Title – BHAGAT MAAL.

Creator – Murattiba Bhagat Munshi Tulsi Ram.

Publisher – Matba Munshi Nawal Kishore (Lucknow).

Date – 1937

Pages – 474.

Subjects –

کوٹان کوٹ

ڈنڈوت ہین اوس نرگن نکار پورن

برہمہ سچدانندگھن اوده بہاری گوردھن دھاری شیام سندر مُراری مورمکٹ واری کو

کہ اوسکی خاص کرپا اورنج دیالتا سے پرم پوتر پوتھی اپنے بگیان وپ پرکاش سے انیک اوہم

اور پاتکیون کی اگیان وپ اندھیری کو دور

کرنے والی پردین

بھگت مال

مولفہ و مترجمہ

سکل گن ندھان سرب اوپمان پرم بھگت منشی تلسی رام صاحب

سررشتہ دار کمشنری دہلی جنھون نے ہر بھگت نروپن کے لیے سری شبدر ابن باس ختیار کیا

اور اسی جگہ بیکنٹھ کو سدھارکے پرمانند اور سوبھاگتا کی نرگن نرنکار برن کیا ہے

निर्विकार

مطبع منشی نول کشور مقام لکھنؤ میں چھاپی گئی

سمت ۱۹۳۷

श्रीजानकीवल्लभो जयति

سری سیتاپت اودھ بہاری کے چرن کملوں کو ڈنڈوت کر کے فہرست کتھا مندرجہ بھگت مال شروع ہیں کہ جو جس صفحہ پر واقع ہے لکھتے ہیں

श्री सीता पति अवध विहा-
री कविसमुद्र शोभा धाम।
सच्चिदानन्द घन चरणकम-
लों में प्रीति का देने वाला हो॥

ॐ श्री जानकी वल्लभो जयति श्रीगणेशायनमः वैदेही
सहितं सुरद्रुमतले हैमे महामराडपे मध्येपुष्पक मासने मणि
मये वीरासने संस्थितम् अग्रेवाच यति प्रभञ्जनसुते तत्वञ्च वि-
ज्ञे ; परं व्याख्यातम्भरतादिभिः परिवृतं रामम्भजे श्यामलम् १
रामंरत्नकिरीट कुराडलयुतं केयूर हारान्वितं सीतालंकृत वाम
भाग ममलं सिंहासनस्थंविभुम् सुग्रीवादि हरीश्वरैः सुरगणैः
संसेव्यमानं सदा विश्वामित्र पराशरादि मुनिभिः संस्तूयमा
नं प्रभुम् २ यन्मायावशवर्त्तिविश्व मखिलं ब्रह्मादि देवाः
सुरा- यत्सत्वाद मृषैव भाति सकलं रज्जौयथा हेर्भ्रमः यत्पा-
दप्लवमेक मेवहिभवांभोधेस्तितीर्षावतां वन्देहं तमशेष

ہر ایک کے قالب مین موجود ہی لیکن تمام جیو عاجز و رنجور ہین اور جب اسی جیو نے نام کو جپا اور نام کا ہی خیال رکھا
تو وہ نرگن برمہہ خود بخود ظاہر ہو جاتا ہے یعنی اپنی سروپ کو وہ جیو جان لیتا ہی پس غور کرنا چاہی کہ برمہہ بڑا ہے
یا نام اور سگن برمہہ سے بدین سبب بڑا ہی کہ جب بھگتون کو دکھہ ہوا تب ایشر نے خود اپنے اوپر تکلیف گوارا کر کے طرح طرح کے
اوتار دھارن کیے اور بکمال محنت سے ان دکھون کو دور کیا اور نام کیسا ہی کہ جب بھگتون نے جپا بلا تکلیف و تکلف
سب دکھہ دور ہو گئے غرض یہ نام واسطے دینے ہر چہار مطلب یعنی ارتھہ دھرم کام موکھہ کے خود مالک و مختار ہی کچھہ ضرورت
اور کسی سادھن کی نہین اور اس کلجگ مین سواے رام نام کے اور کوئی وسیلہ باعث نجات نہین باون پوران مین
لکھا ہی کہ جتنی بھگوت کا نام جپا اشومیدھ وغیرہ سب جگ کیے بھاگوت کا مقولہ ہی کہ جسکو بہت دکھہ ہی یا سنسار کے دکھون سے
ڈرتا ہی اگر وہ دھوکے سے بھی بھگوت کا نام لیوے تو جلد سب دکھون سے چھوٹ جاتا ہی اسکند پوران مین تحریر ہی کہ گوبند کا نام ایسا ہی
کہ پاپون کے ہزارون ٹکڑے کر دیتا ہی نارد پوران مین ذکر ہی کہ جو نارایَن نام کو نت نیا جان کر کہتے سنتے ہین اور امرت جان کر
جپتے ہین وہی جیون مکت ہین اور علی ہذا القیاس ہزارون اشلوک اور بید شرتی نام مہما مین ہین سواے اسی نام مبارک
کو جپ کر اور ڈنڈوت کر کے ابتداے تحریر ترجمہ بھگت مال کی کرتا ہون

سری گورو کی مہما

اول سری گورو کے چرن کملون کو ڈنڈوت ہین کہ جنکی کرپا واسطے دور کرنے تاریکی دل کے آفتاب سے زیادہ روشنی بخش ہے
بید شرتی فرماتی ہی کہ اگیان کی تاریکی کے اندھے کو گورو کی نین سلائی گیان انجن کی ہی یعنی بھگوت کہ جسکی مہما مہما اور شیش بھی
نہین کہہ سکتے گورو مہاراج کی باتون سے حاصل ہوتا ہی بید اور شاستر مین سواے گورو کے اور کوئی تدبیر واسطے جیو کے نہین لکھی

بھگوت بھگتی کی مہما

بعد اسکے سری بھگوت بھگتی کو کرورون ڈنڈوت ہین اگرچہ بھگوت مین اور بھگتی مین کچھہ فرق نہین لیکن ایک لطیفہ
خیال مین آیا کہ اوس سے بھگوت بھگتی کو بزرگی حاصل ہوتی ہی یعنی بھگوت تو موافق اعمال ہر ایک کو دکھہ اور سکھہ
دونون دیتا ہی اور بھگتی مہارانی دکھون کو دور کر کے سکھہ ہی دیتی ہی اور دکھہ کو کبھی نزدیک نہین آنے دیتی بھگتی کی
مہما بید اور شاسترون مین اسقدر لکھی ہی کہ جسقدر بھگوت کی بلکہ بھگوت سے بھی زیادہ پدم پوران مین لکھا ہی
کہ جسطرح بہت روشن آگ سبطرح کی لکڑی کو جلا دیتی ہے اسیطرح بھگوت بھگتی اس جنم اور جنم ہاے
گذشتہ کے گناہون کو فی الفور خاک سیاہ کر دیتی ہے اوسی پوران مین لکھا ہی کہ دیوتا بھگوت سے خواستگار ہین
کہ جو ہمنے تپ جپ وغیرہ کیا ہے اسکے پھل سے ہمارا جنم بھرت کھنڈ مین ہو کہ تمہاری بھگتی کرین

نارد پوران کہتا ہی کہ بھگوت صرف بھگتی سی حاصل ہوتا ہی نہ دولت وغیرہ سی جو بھگتی سے پوجن اوسکا کرتے ہین
سب تمنا حاصل ہوتی ہین اور وصف یہ ہے کہ صرف پانی یعنی آب وغیرہ سی پوجن کرنیکی بدولت سب
دکھ دور کر دیتا ہی باون پوران کا مقولہ ہی کہ جن شخصون کی سنکھ چکر دھاری نارائن مین لاشرک بھگتی ہی
وہی لوگ بالضرور نارائن کو پہونچتی ہین مہابھارتھ کا قول ہی کہ ہزارون جنمون مین جو تپ اور دھیان کرکے
پاپ دور ہوتی ہین اونکی بھگتی بھگوت مین ہوتی ہی بیساکھ مہاتم مین لکھا ہی کہ اول تو بھارت کھنڈ مین
پیدا ہونا مشکل پھر آدمی جسم پایا اور آدمیون مین اپنی کرم کا کرنیوالا اور اونمین بھگت ہونا بہت مشکل ہی مقولہ
پدم پوران جنکی دل مین پریم اور بھگتی موجود ہی اونکو جمراج خواب مین بھی نہین دیکھ سکتا مقولہ ایضاً جو شخص
بھگوت بھگت ہین انکا پریت پشاچ راچھس وغیرہ و نیز دیوتا کسی طرحسی نقصان نہین کرسکتی نارد پوران مین
لکھا ہی کہ دھرم ارتھ کام موکچھ کی واسطی لوگ محنت کرتی ہین اور یہ چارون بھگوت بھگتی سی بآسانی حاصل ہوجاتی ہین
قول پدم پوران بھگوت بھگتون کو مکت کا دروازہ کھلا ہی اور بیشک و شبہ ثابت کیا گیا کہ بھگتی سی سوای اور کچھ
سادھن نہین قول برہمانڈ پوران جو بشن کی بھگت نہین انکو کروڑون کلپ تک مکت خواہ گیان نصیب نہین ہوتا
قول بھاگوت نارائن کی بھگتی کی واسطی براہمن کل مین جنم کی ضرورت نہین نہ دیوتا ہونیکی نہ رکھیشر کا جسم چاہیی نہ برت
نہ دان نہ جگ وغیرہ بھگتی سی نارائن خوش ہوتی ہین اور سب سوانگ ہین بھاگوت مین اودھو سی بھگوت کہتی ہین
उद्धव वैराग्य
کہ سانکھیہ اور بید کا پڑھنا اور بیراگ یعنی ترک مجکو بس نہین کرسکتی ایک بھگتی بس کرتی ہی قول اسکند پوران
اس سی سوای اور کوئی راستہ نہین کہ بھگوت بھگتی کیجاوی بھاگوت نی فرمایا ہی کہ بھگتی کی ذریعہ سی گوپی اور گواور درخت
اور بہائم اور سانپ وغیرہ پاک ہوکر مجکو پہونچی قول بھاگوت جو کرمون سی اور تپ سی اور جوگ اور گیان اور بیراگ
اور دان اور سب دھرمون سی پھل ہوتا ہی وہ صرف ایک بھگتی سی ہوجاتا ہی برہنارد پوران مین لکھا ہی
کہ اکثر مکت کا ہیتو گیان سی کہتی ہین سو وہ گیان بھگتی کی متعلق ہے مقولہ ایضاً بلا نارائن بھگتی کی جو ہزار اشومید جگ
अश्वमेध
اور بید کی موافق کرم کیی جاوین سب نسپھل ہین مقولہ اسکند پوران جہان نارائن کا بھگت رہتا ہی وہان
برہما بشن شیو اور دیگر دیوتا اور سب تیرتھ موجود رہتی ہین بھگوت گیتا کا قول ہی کہ صرف بھگتی سی جانا جاتا ہون
جیسا مین ہون قول ایضاً لاشرک بھگتی سی جانا جاتا ہون قول ایضاً ارجن نی بھگوت سی پوچھا کہ گیان اور بھگتی مین بہتر
کیا ہی بھگوت نی فرمایا کہ میری بھگت جگت تم یعنی از ہمہ بہتر ہین اور اگرچہ گیان سی بھی حاصل ہوتا ہون لیکن اسمین کلیس
یعنی رنج زیادہ ہی اور اسی قسم کی ہزارہا شلوک و بید سرتی ہین بخوف طوالت قلم انداز کیی و نیز بموجب شاسترون کا اور بید کا صاف

یہ مطلب ہو کہ واسطے حصول بھگوت کے و نیز دیگر مطالب کے ایک بھگوت بھگتی کافی ہے تو کمال کم نصیبی ہے کہ
اوس بھگتی کو چھوڑ کر اور کسی طرف دوڑ دھوپ کیجاوے

بھگوت بھگتی کا سروپ کہ کسکو کہتے ہین

اب یہ بیان واجب ہوا کہ جس بھگتی کی یہ مہما ہے وہ کیا چیز ہی اور کیا حال اُسکا ہی سو واضح ہو کہ بموجب سند شانت (शांडिल्य)
بید اور سوترون کی یہ بات ثابت اور قائم ہوئی ہی کہ بھگوت مین پرم انراگ یعنی کامل محبت کا ہونا بھگتی ہی چنانچہ سانڈل (शांडिल्य)
رکھیشر نے اپنی سوترون مین یہ بات لکھی ہے واضح ہو کہ سوتر اُسکو کہتی ہین کہ حکم متفرق بید کو رکھیشرون نے سلسلہ وار
بعبارت مختصر مین ایک جگہ تالیف کیا (सायानुरक्तिरीश्वरे) یعنی ایشر مین کامل محبت کا ہونا بھگتی ہی اور مفصل شرح
اس سوتر کی پریم لکشنا مین ہوگی اس سوتر مین یہ اعتراض پیدا ہوا کہ گیتا جی مین بھگوت نے بھگتی اُسکو فرمایا کہ جو
لاشرک بھجن اور دھیان کرتی ہین دوسری جگہ بھگوت سیوا کو بھگتی بیان کیا تیسری جگہ فرمایا کہ دل اور جان کا لگانا
اور بھگوت کو ہی سمجھنا اور بھگوت کا ہی بیان کرنا اُسکا نام بھگتی ہی اور رانج و یادھو اچارج و نمارک و شن سوامی وغیرہ
آچارجون (आचार्यों ने) نے تحقیق اور یقین کیا ہی کہ ذات بلا نزول جسطرح سری گنگا جی کا پرواہ جاری رہتا ہی ہمیشہ بھگوت کا تصور
قائم رہتا اُسکا نام بھگتی ہی اور ایک جگہ بھگوت کہتی ہین کہ جسطرح مجکو بین (भावना) ہوتی ہین اسیطرح اونکو ملتا ہون اور ایک جگہ
بھگوت رضامندی کو بھگتی لکھا ہی اور لنگ پوران مین لکھا ہی کہ من کرم بچن سی جو بھگوت سیوا ہی اُسکا نام بھگتی ہی تنتر شاستر
کا قول ہی کہ بھگتی کی تین حرف ہین اول یہ (भ) یہ حرف بھو یعنی آواگون کی دکھ کو دور کرتا ہی دوم گ (ग) یہ حرف گلیان
کرتا ہی سوم تی (ति) یہ حرف گیان کو دیتا ہی اسواسطی بھگتی نام ہوا اور سنت کمار سنگھتا کا مقولہ ہے کہ جو سب دکھ دور کرے
اوسکو بھگتی کہتی ہین اور ایک جگہ لکھا ہی کہ بھگوت کو مالک اور آقا اور اپنی آپ کو غلام اور بندہ سمجھنا اسی کا نام بھگتی
ہی بھاگوت کا مقولہ ہی کہ بسبب تخالف بھاو بھگتون کے بھگتی چند طرح کی ہین سو بھاو کو ہی بھگتی جاننا چاہیے
بشن پوران مین لکھا ہی کہ موافق شاستر کی عمل کرنا اور جو کام لائق ترک کی ہین اونکو چھوڑ دینا اور بھگوت اجازت کا
پابند رہنا اسکا نام بھگتی ہی کہ اوسکی سبب سے بھگوت کی کرپا ہوگی ساہت شاستر مین کہ عشق و شاعری اور رس
وغیرہ کو بیان کرتا ہے درج ہے کہ ساتوک بھاو سے جو عقل درست ہووے اوسکو بھگتی کہتے ہین غرض ان
سب قولون سے بہت اختلاف بھگتی کے سروپ مین پائے گئے اصل ایک بات کیا ہے سو واضح ہو
کہ اوسی انراگ یعنی بھگوت مین عشق ہونے کو بھگتی کہتے ہین یہ سب اختلاف ظاہری ہین اگر
غور ہوتی ہے تو اون سب کا انجام بھگوت کی محبت ہے جس قاعدہ علحدہ علحدہ سے دل کا روکنا

مجھداران ۱۲
اقسون
علوی کا علم ۱۲
مطلب
ونیا منتخب شدہ ۱۲

اور بھگوت مین لگانا شاستروں نے لکھایا سالک جس قاعدہ علیحدہ علیحدہ سے بھگوت کو پہونچے اوسکو بھگتی لکھا
اسواسطے اختلاف معلوم ہونے لگے حقیقت مین کچھ اختلاف نہین اور تشریح اوس انراگ یعنی محبت کی
یہ ہے کہ جب اوپاسک یعنی سالک کے جملہ حواس ظاہری و باطنی دوست و دشمن رنج و راحت سے علیحدہ
ہو کر موافق فرمودہ بید و سمرتی و پوران و نارد پنچراتر وغیرہ شاستروں کی شرون کیرتن پوجا وغیرہ مین بلا خواہش
و آرزو کسی شے کے لگی ہوئی ہین ایسے اوپاسک برتی یعنی توجہ دل سب بھگوانون کی سوبھاؤ اور خوبصورتی کا سار
جو بھگوت کی مورتی اوسمین سوبھاوک یعنی خود بخود بلا خوف شاستر و دوزخ وغیرہ کے سبب لذائذ دو جہان سے
ملے ہوئے اکھنڈ یعنی بلا تنزل ہر وقت لگی رہے اوسکا نام بھگتی ہے سو دو طرح کی ہے ایک بہت دوم
ابہت بہت اسکو کہتے ہین کہ جسطرح شاستر مین قواعد و احکام مندرج ہوئے اوسکے موافق ہو سو وہ بہت
چار قسم کی ہے ایک کام یعنی خواہش سے مثل گوپکا وغیرہ وغیرہ دوم دویش یعنی دشمنی ہے مثل راون و سسپال
وغیرہ سوم بھے یعنی خوف ہے مثل کنس و بانج وغیرہ چہارم سنیہہ یعنی محبت ہے مثل نارد و سنکادک وغیرہ منجملہ اونکے
دو قسم پہلے یعنی دشمنی دوم خوف حسب قاعدہ اوپاسنا کے متروک ہین طرح دوم ابہت اوسکو کہتے ہین کہ جو سوابھاوک
یعنی خود بخود عقل کی تمیز سے بلا شاستر کے اجازت کی محبت ہو اور یہ درجہ اخیر و انجام کا ہے اگرچہ یہ درجہ اخیر محتاج
کسی شرح و تفصیل کا نہین لیکن اسکی بعض و تفصیل بیان کرتے ہین ایک گیان انگا یعنی گیان کو
پیار کے مکت دیتی ہے دوم سوتنتر یعنی مختار یعنی خود مکت دیتی ہے گیان اوسکا جزو ہے چنانچہ بھگوت گیتا کا قول
ہے کہ میری بھگت میری مایا کو ترتے ہین پھر فرمایا کہ میری بھگت مجکو پہنچتے ہین سترہ بارہ اخیر گیتا مین کہا کہ جو سنسار سے
چھوٹا چاہے تو میرا سیون کر اور علی ہذا القیاس بیاس سمرتی و سب سمرتی و پوران وغیرہ اس بات مین متفق ہین
پھر اوسی بھگتی کی تین قسم ہین اوتم مدہم پراکرت یعنی جو بھگوت کو سب جگہہ بیاپک اور موجود دیکھتا ہے اور
سبکو بھگوت مین جانتا ہے مثل پانی اور ترنگ کے سو اوتم یعنی بدرجہ اعلے ہے اور جس شخص
کا بھگوت مین عشق ہے اور بھگوت بھگتون کو دوست اپنا سمجھتا ہے اور متوسط بھگتون پر رحم و عنایت
اور دشمنون سے علیحدگی رکھتا ہے وہ مدہم یعنی بدرجہ اوسط ہے اور جو شخص بھگوت اور بھگوت
کی ارچا مورتی یعنی پرتما وغیرہ کو ایشر جانتا ہے اور بھگوت بھگتون سے محبت نہین وہ پراکرت یعنی
بدرجہ ادنے ہے پھر وہی بھگتی ساتوک راجس تامس کی تفریق سے ہے جیسا بھاگوت کو تین طرح کی ہے
جو نسکام یعنی بلا خواہش کسیطرح کی ہے وہ ساتوک ہے مثل پرہلاد وغیرہ اور جو کسیطرح کی خواہش اور

اور جس کسی نے اون پر جہہ تتو اور اہنکار اور ہر پنج عنصر کو اپنا و کیا اوسکو حساب مین دسوان ہین اور علی ہذا القیاس
تا چھبیس نوبت پہونچی ہی اصل بنیاد ایک بھگوت ہی دوسری تمثیل اور ہی کہ کسی نے درخت بر گد کی ابتدای
دو شاخ دیکھکر دو شاخ والا بیان کیا پھر دوسرے نے اون شاخون مین اور شاخ دیکھی اونسے چار یا زیادہ
شاخ والا بیان کر دیا حقیقت مین درخت برگد ایک ہی اسیطرح بھگتی ایک ہی وہ بموافق رجوعات طبع
بھگتان کے چند قسم کی معلوم ہوتی ہی اور خلاصہ سب کا یہ ہی کہ کوئی شخص کسی طور سے اور کسی قاعدہ کے واسطے اور
کسی قاعدہ سے بھگوت آرادھن کرے انوراگ یعنی عشق کا ہونا ضرور ہی جبتک وہ عشق انتہا کے درجہ کو نہین پہونچا تبتک
سادھن روپ ہی اور جب وہ استھائی بھاو یعنی مستقل درجہ کو پہونچ گیا وہ ہی پھل یعنی ثمر ہی اور وہ مستقل بھاو
کسی اور چیز کا سادھن نہین ہیون مکت لوگ اوسی کو کہتے ہین اور مفصل حال بھگتی کا اپنے موقع پر خاتمہ کتاب مین درج ہوگا

بھگوت بھگتون کی مہما

اب اون بھگوت بھگتون کے کہ اوس بھگتی مصرحہ بالا کی عمل کرنیوالی ہو ئی یا آیندہ ہونگی اور اب ہین بھگوت روپ
جانکر ڈنڈوت کرتا ہون اگرچہ سادھو سیوا کے مہاتم مین کچھ ذکر انکا تحریر ہوگا لیکن یہان بھی واسطے منگلاچرن اوس
پوتھی کے پرتاپ اونکا تھوڑا سا لکھتا ہون بھاگوت مین لکھا ہی کہ جنکے سمرن کرنے سے لوگ مع خاندان کے پاک ہوجاتی ہین
اونکے درشن اور ملاقات اور خدمت کرنیکا کیا کہنا ہی پھر بھاگوت کی اکادس اسکندھ مین درج ہی کہ اودھو جی اچھلی کو
سنسار سمدر مین بھگوت بھگت مثل کشتی کے ہین پھر بھگوت نے بھاگوت مین فرمایا ہی کہ مین بھگتون کے اختیار مین ہون
اور بھگت خود مختار ہین پدم پوران مین بھگوت کا قول ہی کہ جو میرے بھگتونکے بھگت ہین وہ میرے ہی بھگت ہین
گنشا مین تلسی داس جیو نے چوپائی لکھی ہی اوسکے معنی چند ہین منجملہ
اونکے یہہ بھی ہین کہ آدمی کو بھگتون کی ست سنگ سے بڑا بشن بھیشن کا درجہ حاصل ہوتا ہی اسواسطے انکی بانی سکھاتی ہی
کہ ہم اور ہماری مایا کا ساختہ پرداختہ بھگوت بھگتونکی ہین ہم کیا انکی مہمان بیان کرین خوب جو خبر سے نگاہ کیجاتی ہے
تو جس کسی کو جو درجہ نصیب ہوا وہ بھگوت بھگتون کی ست سنگ سے ہوا ایک دفعہ مہرگ بسوا متر اور پربت رکھیشر کے
بحث ہوئی کہ بسوامتر جی تپ کو بڑا کہتے تھے اور پربت رکھیشر ست سنگ کو ہر وقت فیصلہ شیش جی نے فرمایا کہ برای لحظہ
کوئی تم دونون مین سے زمین کو اپنے سر پر رکھ لو بسوامتر جی نے کئی لاکھ برس بلکہ تمام عمر کی تپ کا پھل لگایا زمین
نہ ٹھہری پربت رکھیشر نے ایک لحظہ ست سنگ کا پھل دیا کہ زمین ٹھہر گئی اور ثابت ہوا کہ انصاف ہو گیا ست سنگ
منگل مولا سوئی پھل سدھ سب سادھن پھولا یعنی ست سنگ خوشی اور آنند کا درخت ہی اور وہی یعنی ست سنگ

کا ہی ہونا ثمرہ ہی اور سب سادھن پھول ہین اور یہ بھی معنی ہین کہ مکتی ثمرہ ہی اور سب سادھن پھول ہین اب غور
کرنا چاہیے کہ بھگوت بھگتونکو کسقدر بزرگی ہوگی کہ جنکو ست سنگ کی یہ مہما ہی اور خیال کرنا چاہیے کہ بھگوت کو سب
موجودات اپنا مالک تصور کرکے پرستش کرتی ہی اور بھگت کیسے ہین کہ وہی بھگوت اونکو قابو مین ہوکر خود خدمت اونکی
کرتا ہی اور ذکر ہی کہ ایک شاعر نے چاہا کہ جو سب سے بزرگ ہو اوسکی تعریف تصنیف کرون زمین کو سب سے بڑا جانا اور
اوس سے بزرگ شیش کو اور شیش سے شیوجی کو اور شیو سے برہما کو اور برہما سے بزرگ بھگوت کو پھر جو خوب سوچا تو بھگوت
سے زیادہ بھگت جانے کہ جنہون نے بھگوت کو بھی زبردستی سے اپنے قابو مین کرلیا ہی اور اپنے دل سے باہر نہین جانے دیتے غرض
بھگوت بھگتونکا جو کچھ درجہ ہی اور جو اونکی بزرگی ہی وہ اندازہ تحریر و تقریر سے باہر ہی اور ان دونون بھگوت بھگت مین کچھ فرق نہین

سبب تالیف

معمول ہی کہ دل آدمی کا کسی وقت خالی از تعلقات ظاہری یا باطنی نہین رہتا جو بھگوت کے بھگت ہین اونکا خیال بھگوت
کے چرترونمین اور نیک باتونمین رہتا ہی اور اوروں کا حسب رغبت طبیعی سو اس خاکسار کا دل اکثر خیالات ناقصہ مین
رہتا تھا اوسکو واسطے جو سوامین مان گرجی مہاراج سے کہ اس زمانہ مین غنیمت و آچارج ہین اور سب شاستر ونمین
اونکو داخلت اچھی ہی بالخاص بیدانت اور اوپاسنا شاستر کو خوب پڑھا اور سمجھا اور دونون مذہب کے صاحب کمال لوگ
سے ست سنگ اور تحقیقات واقعی کرکے صفائی بہم پہونچائی جو علاج پوچھا تو فرمایا کہ پوتھیونکا ٹیکا یعنی شرح کرنی چاہیے
حسب ارشاد انکے جو ارادہ شرح کا کیا تو وہ مادہ اپنے مین نہ دیکھا کہ شرح سنسکرت پوتھی کی لکھون کیواسطے کہ سب
علمون سے بے بہرہ ہون لیکن ترجمہ کرنا کسی پوتھی بھاشا کا مناسب سمجھا اور بعد غور واسطے ترجمہ پوتھی بھگت مال
کو شری رگھنندن سوامین نے دلکو ہدایت فرمائی اس پوتھی کے ترجمہ کرنے کے تین سبب ہین اول یہ کہ چند ترجمہ فارسی
کہ جسکا ذکر آئندہ ہوگا موجود ہین اور اصل بھگت مال اور اوسکی شرح مصنفہ سوامین پریا داس جی کی برخلاف الفہم
ہی اونکے موافق اردو مین ترجمہ لکھدینا آسان سمجھا بقول گسائین تلسی داس جی دوھرہ اتی اپار جے سرت
بر جو نرپ سیتُ کرانہہ + چڑھ پپیلکا پرم لگھو بن شرم پار ہی جانہہ + دوم مدار مغفرت کا اور بھگتی کو ہے
اور اس بھگت مال مین بیان بھگتی کا مفصل ہے سوم اس پوتھی مین بھگوت بھگتون کا بیان ہے
کہ اونکی بدولت بھگوت اور بھگتی دونون حاصل ہوتی ہین بھاگوت مین لکھا ہے کہ بھگوت چرترون کا
بیان کرنا واجب ہی ورنہ بھگوت بھگتون کے چرترون کا اور رامائن مین لکھا ہی مور من کچھ اس بسواسا
رام تین ادھک رام کے داسا + اسواسطے بھگوت بھگتون کا چرتر لکھنا سب سے بہتر جانا

حال مصنف اصل بھگت مال و مترجمان آن

نارائن داس عرف نابھاجی مصنف اصل بھگت مال کی ہوی ہنومان بنس مین اونکا جنم ہوا ہنومان بنس کا یہ
حال ہی کہ تیلنگ دیس دکھن مین متصل گوداوری سمت شمال رام بھدراچل ایک پہاڑ ہی وہان سری
رگھنندن سوامین نی وقت تشریف بری ڈنڈک بن کی چندی قیام فرمایا تھا اور وہ مقام اب بھی بڑا پرتاپی ہی
وہان رام داس نامی برہمن مہاراشٹر ہنومان جی کا انس اوتار ہوی چنانچہ چھوٹی سی دم بھی تھی سری
رگھنندن سوامین و پریم بھگتی مین بھی پچاس ہزار اشلوک آریا چھند مین رام چرتر زبان مرہٹی مین تصنیف کیا
کہ اس ملک مین ازبس مشہور اور معروف ہی اور یہ صنعت اوسمین رکھی کہ اول مین ہر ایک اشلوک کی
حرف گایتری کا لکھا جب چوبیس حرف گایتری کی چوبیس اشلوک مین ختم ہوی تب اوسی ترتیب سی آیندہ
تصنیف کری گویا وہ سب تصنیف اونکی گایتری روپ ہی اور ہزارہا لکھہا آدمیون کو سری رام اوپاسنا
مین رجوع کیا اور آخر مین بھگوت روپ کو پراپت ہوی اور اونکی بھائیونکی اولاد بسبب ہنومان اوتار ہونی
رام داس جی کی ہنومان بنس مشہور ہی اون لوگون کو علم موسیقی مین ازبس مہارت ہی راجاؤنکی دربار مین
گانی پر نوکر رہتی ہین ایام خوردسالی سی یہ نابھاجی نابینا تھی جب والد انکا مر گیا اور قحط سال ہوا تو والدہ انکی
ایک جنگل مین ڈالکر خود کہین چلی گئی اتفاقاً اوسطرف کو گذر سوامین کیلہ جی اور اگرداس جی کا ہوا اور رحم
کر کی پانی اونکی آنکھون سی چھڑکا کہ بینا ہو گئی اور پوچھا کہ تو کون ہی نابھاجی نی جواب دیا کہ ایک تو جسم پنچ عناصر
کا ہی اور دوسری آتما یعنی روح ہی تم کسکو پوچھتی ہو یہ سنکر سوامین اگرداس جی اونکو اپنی ساتھہ گلتا جی مین کہ
بعلاقہ جیپور متصل امیر واقع ہی لائی اور اپنا چیلہ کر کی نارائن داس نام رکھا اور خدمت ٹھاکر دوارہ و بیشنوی
بیشنونکی تفویض کر کی اوسکی کہانی بقیہ پرشاد یعنی اوشٹ ساودہان کو اجازت فرمائی ایک روز سوامین اگرداس جی
مانسی پوجن مین مصروف تھی اوسوقت اونکی ایک سیوک کا جہاز [illegible] ڈوبنی لگا اوسنی سوامین اگرداس جی کو
یاد کیا سوامین جی نی دل اوسطرف کو متوجہ کیا تھا کہ نابھاجی نی جو خدمت مین حاضر تھی عرض کیا کہ مہاراج جہاز بچ گیا اور رہا ہوا
آپ پوجا مین مشغول ہون سوامین جی نی فرمایا کہ جو درجہ تمکو ملنا چاہیی تھا وہ حاصل ہوا اب ٹھاکر دوارہ اور بیشنوان کی خدمت
سی معاف کیا مناسب ہی کہ جن بھگتونکی بدولت یہ صفائی دل تمکو حاصل ہوئی ہی اونکا حال مفصل قلمبند کرو نابھاجی نی عرض کیا کہ کیا تاب
و طاقت ہی جو بھگتونکا حال لکھہ سکون کسواسطی کہ بھگوت کی چرتر و نیز بھگتونکی چرتر اپار ہین سوامین جی نی فرمایا کہ جس بھگوت اور
بھگتونکی کرپا سی یہ درجہ تمکو ملا ہی اوسی کی لیاقت سی سب بھگتونکا حال بھی خودبخود تمکو معلوم ہو جائیگا نابھاجی نی اپنی گرو کا ارشاد کو

تسلیم کیے بہاشا مین کہ اکثر چھپّے چھند مین بھگتون کا نام اور اونکے چرتر لکھکر بھگت مال نام رکھا یعنی بھگوت
छप्पै छंद
بھگت جو جواہر مین انکی یہ مالا ہے اور دیگر مالاؤن سے فضیلت اس مالا کو اسواسطے ہی کہ مالا کا ہونا براے
بھگوت بھجن ہی یا براے زیب تن سو دیگر مالاؤن سے یہ دونون مطلب بدیر حاصل ہوتی ہین اور یہ مال ایسی ہی کہ جو شخص
اسکو پہنا اوسکو دونون مطلب فی الفور برآر ہوئی یعنی جس شخص نے ورد اوسکے پڑھنے کا رکھا ممکن نہین کہ ایشور کو نہ جانے
اور زیب تن اسو بہ ہی کہ وہ بزرگ و مقبول ہر کہ و مہ کا ہو جاتا ہی جسطرح دیگر مالاؤن مین ایک سو آٹھہ دانہ ہوتی ہین
اسیطرح اس بھگت مال مصنفۂ نابھاجی مین ایک سو آٹھہ شعر یعنی چھند وغیرہ ہین سوامی پریا داس جی نے شرح
प्रियादास
اسکی بھاشا مین کبت بند تصنیف کی یہ سوامین مادہ سیردا کی بشنو تھی اور پریم و بھجن مین مشہور و معروف سری
माध्व संप्रदाय
برندابن مین رہتی تھی اسکی بعد اول ترجمہ لالہ لعل جی داس صاحب نے ۱۲۵۸ ہجری مین بعد تحقیق از بشنو داس نیرہ
سوامین پریاداس شارح کی کیا اور بھگت اروبسی اوس ترجمہ کا نام رکھا یہ صاحب رہنے والے کاندلہ کے تھے اور
لچھمن داس نام ہی یا نام خدمت چکلہ داری وغیرہ نواح متھرا کی اونکو ست سنگ ہوا اور سیوک گادی ہت ہرنس جی
اور پاشاک سری رادھا لچھمہ لعل جی کی ہوئی اور گورو سری اجلی داس نام پایا یہ ترجمہ از بس صاف اور حسب قاعدہ
اور بہاشا کو سریع الفہم ہی اور بھگتی اور محبت مصنف کی عبارت ترجمہ سی مثل آفتاب کی روشن و ظاہر دوسرا ترجمہ اور ایک
صاحب نے لکھا لیکن ورق اول و آخر کتاب کی جاتی رہی نام مصنف معلوم نہین ہوتا عبارت ترجمہ کی نشیانہ ہی اور ایسی
بھگوت کی محبت پیدا کرتی ہی کہ خواہ نخواہ طبیعت نرم ہو جاتی ہی تیسرا ترجمہ لالہ گمانی لال صاحب کا تھہ ساکن
رہتک نے سمت ۱۹۰۸ مین ختم کیا او تحقیقات اور ترجمہ کرنے مین بہت محنت کی کہ تادو اپر بھگت علحدہ فصل مین
اور کلجگ کے علیحدہ فصل مین انتخاب کیے اور عبارت نشیانہ و رنگین و مفصل ہی اور محبت بھی مترجم کی معلوم ہوتی
ہی اب یہ غلامان غلام بارگاہ سری رگھنت سوامین اودھ بہاری پورن برہم سچدانند لچھمن کا تلسی رام ولد لالہ رام پرشاد
اگروال ساکن میرانپور اوس اصل بھگت مال اور شرح اور ترجمون کو موافق سمت ۱۹۱۱ مین بماہ پوکھہ بدی دوج
ترجمہ شروع کیا ہی اور در باب انتخاب بھگتان و شرح الفاظ سنسکرت وغیرہ کی برخورداران جانکی داس و
سیتا رام داس پسران لالہ سالگرام برادر کلان سی کچھہ مدد لیگا کہ وی بھی اس ثواب عظیم مین شامل ہون اگرچہ
سو جب اصل پوتھی و شرح وغیرہ کی بزبان اردو ترجمہ لکھہ دینی مین چندان محنت نہ تھی لیکن منظور یہ ہوا کہ علاوہ
از حال بھگتان مندرجہ پوتھی ہاے ممدوحہ کی جو ضروری قواعد طریق بھگتی کی ہین وہ بھی مندرج اس نسخہ
کے ہو جاوین اور جو لوگ ناواقف ہین اونکو اپنے دھرم و اصول سے واقفیت حاصل ہو اسواسطے

اسکی تحریر و تلاش مین بہت فکر کرنا پڑا تاکہ کوئی امر خلاف شاستر اور قاعدہ کی تحریر نہ ہو جاوے اور جو حال خاکسار کو معلوم نہ تھا اسکو شاستر کی موافق حسب ہدایت پنڈتان و اوپاسکان کی فراہم کیا لیکن بخوف طوالت سب مندرج نہ کرسکا بلکہ جو قول بید شرتی اور پورانون کی جمع کئے تھے اونکا کسی مقام پر ترجمہ اور کسی جگہ مطلب لکھدیا اور جو بزرگ نشٹھا مقرر کی اکثر وہ قاعدے اون نشٹھاؤنمین اور نیز کتھہای بھگتونمین تحریر کیے جو بھگت جس نشٹھا مین مندرج کرنا
निष्ठा
مناسب جانا اوس نشٹھا مین درج کیا اور وقت اندراج و انتخاب مراتب ذیل پر نگاہ ہوئی اول سیوا بھگت پر دوم اعتقاد پر کہ جس نشٹھا کی سبب سے کمالیت اوس بھگت کو ہوئی سوم بعد کمالیت جس نشٹھا کی طرف طبیعت بھگت کی رجوع رہی چہارم بعض بھگت کا نام اوس نشٹھا مین درج ہوا کہ جس نشٹھا کو متعلق کہتا اوس بھگت کو مندرج پوران اور بھگت مال کی ہی بیشک و بلا تکلف عبارت اس ترجمہ کی سبطرح قاعدہ شاعری و فصاحت و بلاغت وغیرہ سے خالی و عاری ہے اور ایسی نہین کہ لائق پسند دانایان علوم و واقفین محاورہ کی ہو وے بلکہ بعض جگہہ خود دیدہ و دانستہ محاورہ غلط کر دیا لیکن چونکہ بھگوت اور بھگتونکی چرتر اور مہاتمی کی اسمین مندرج ہوئی اور نیز اشخاص نیک بسبب اپنی نیکی کی بری کو بھی بھلا سمجھہ لیتے ہین اسواسطے امید ہوتی ہے کہ مقبول اچھے لوگونکی ہو وے اور ہرگز مجکو اوپر
चित्रगुप्त
گناہون پر جیسکا حساب چتراگپت سے بھی نہین ہوسکتی نگاہ کرنی نچاہیے صرف یہ اعتقاد تسکین کافی ہے کہ اگر ست سنگ کی مہاتمی اور شاستر نے سچ لکھی ہے تو اس کلام اور ترجمہ کو بھگوت اور بھگتونکی نام و چرترون کا ست سنگ ہوا ہے بس کیا شک اوسکی ایجاب مین بھگوت بھگتونکا ہوگا بھاگوت مین لکھا ہے کہ جو تصنیف نادان و نالائق شاعر کی خالی از قواعد شاعری ہووے لیکن بھگوت کی نام اور چرتر کا اوسمین بیان ہو تو بھگوت بھگت کی مثل ہنس کی ہین اوسکو مثل مان سروور کی جانکر اوسمین قیام فرماتے ہین اور گسائین تلسی داس جی کا قول ہے سب گن رہت کو کبت کرت بانی - رام نام جس انکت جانی - سادر کہین سنین بدھ تاہی - مدھکر سرس سنت گن گراہی معنی اسکی حسب قول بھاگوت کی یہ ہین کہ گو سب ہنرون سے خالی ناقص شاعر کی تصنیف کا کلام ہو لیکن رام نام کی چرترون سی منقش ہو تو سنت جن تعظیم کرتے ہین اور سنتی ہین عاقل اسکو بھنورا کی موافق سنت جن قبول کرتی ہین سہو اور خطا کا ذکر ضرور نہین کہ مجسم سہو اور خطا ہون جیسا کہ پنگار نہ کوئی آجتک ہوا نہ ہو نہ ہو گا پس بہ کمال منت و الحاح سے گدا رش ہے ناظرین کی یہ ہے کہ بصورت پسند و آگاہی فائدے کے و بصورت ناپسند واسطے قصہ اور ہنسی میری ناواقفیت و نادانستگی کی چھپنی سے دریغ نہ فرماوین جسقدر کسی شاعر کی تلاش مضمون تازہ و باریک کی ذہنی ہے اسیقدر تلاش مہمات کی خاکسار کو ہے کہ بسم ربع الفہم ہوا ہم اس ترجمہ کا بھگت مال پرچہ مین اصطلاح

بھگوت عشق سے ہین لیکن قاعدہ عشق حقیقی و مجازی کی یکسان ہین اسواسطے وہ لوگ ان قواعد کو متعلق عشق مجازی
کے سمجھکر قواعد و مدارج سے واقف ہونگے اور حظ اوٹھاوینگے غرض ہر شخص کو انکو مفید و فرحت بخش ہے
اور کیون نہو کہ بھگوت کو مثل اپنے بھگتون کے عزیز و محبوب ہے کہ خود سنتی ہین ایک بیشنو گورو رضن داس نامی ساکن
کامان سرزمین برج کی شہر جیپور مین وارد ہوئے پجاری مندر سری گوبند دیوجی نے کہ نام اونکا سادھا رون بھا
کتھا بھگت مال کی بیشنو موصوف سے سننی شروع کی ہنوز کتھا ختم نہین ہوئی تھی کہ طرف سانبھر کو چلے گئے اور جب واپس
آئے تو لوگون سے پوچھا کہ کہانتک کتھا ہوچکی تھی کوئی نہ بتا سکا اور سری گوبند دیوجی نے نشان دیا کہ فلان بھگت تک
کتھا ہوچکی تھی اسی ثابت ہوگیا کہ خود بھگوت اس بھگت مال کو سنتی ہین دوسرا قصہ یہ کہ سوامی پریا داس جی شارح اصل
بھگت مال کی قصبہ ہوڈل مین کہ برج سے بیس کوس ہی تشریف لیگئے اور بعد اسکے مہنت ٹھاکر دوارہ کو کتھا سنائی
اتفاقاً مندر مین چوری ہوگئی اور اشخاص خالی الذہن نے نسبت کتھا کے اس چوری ہونیکو تعبیر کیا لیکن مہنت موصوف
کو کچھ خیال نہوا اور سوامی پریا داس جی سے واسطے کتھا کہنے کے کہا سوامی جی نے فرمایا کہ سری ناتھ اس کتھا کو خود بھگوت نے
جبتک سنگھاسن بھگوت کا واپس آویگا تبتک کتھا بند رہیگی غرض کتھا بند رہی اور سب لوگ ٹھاکر دوارہ کے اوس روز
صاحب بھگوت سے دور و خواب رہے جب رات ہوئی تو بھگوت نے ان چورون کو ایسا خوف دیا کہ صبح کو سنگھاسن
सिंहासन
بھگوت کا سر پر رکھکر مع اسباب مہنت جی کی خدمت مین حاضر ہوئے سب کو سری بھگت مال پر اعتقاد ہوا اور خالی الذہن
لوگونکی منہ مین خاک پڑی اور کتھا شروع ہوئی یہ بات بعید از قیاس نہین کسواسطے کہ جب حالتین خود بدولت
واسطے سہای بھگتونکے نجدھام کو چھوڑ کر چلے آتے ہین اور طرح طرح کے اوتار دھارن کرتے ہین تو کیا بعید ہے
निजधाम
اب دو ایک بات وہ تحریر ہوتی ہین کہ جنکے مقاصد صرف پوتھی کی اعتقاد سے حاصل ہوئے سمیر دیو برہمن ساکن
گوڈ بنیاپید دریای نربدا نے گلتاجی مین بشوق تمام کتھا بھگت مال کی سنی اور پوتھی کی نقل لیکر گھر کو روانہ ہوا
راستہ مین غارتگرون نے قتل کیا اور پوتھی مع اسباب کے لیگئے چونکہ پوتھی جہان رہتی ہے
سیاہی دل کی دور کر دیتی ہے اسواسطے چورون کو افسوس اپنی حرکت کا ہوا اور سری بھگت مال
نے بصورت خوفناک خواب مین ہدایت فرمائی کہ نعش سمیر دیو کو اوسکے گھر پہونچا دو اور پوتھی کو اوسکے
سرہانے رکھدو کہ زندہ ہوجاویگا چورون نے اوسی کے موافق عمل کیا اور وارثان مقتول کو ہاتھ سے پوتھی سرہانے
سمیر دیو کے رکھوائی کہ فوراً زندہ ہوگیا گویا خواب مین تھا اس حال کو دیکھکر سب کو تعجب ہوا اور بھگت مال کے
معتقد ہوگئے بھگت سمرن ... بیشنو ہوکر گرفتار عشق ہوگئے اسیطرح ایک تاجر نے اس پوتھی کی کتھا سوامین

پریا داس جی ہو سنی اور اعتقاد کرکے پوتھی کی نقل لیگیا کچھ عرصہ بعد موت اوسکی آپہونچی اور بحالت نزع بخوف جم دوتان[۹۱]
کے اپنے وارثان کو کہا کہ میرے سینہ پر پوتھی کو رکھدو ہنوز پوتھی نہ آئی تھی کہ جان اوسکی نکل گئی اور وارثان نے
بعد مرگ بھی پوتھی اوسکی سینہ پر رکھی اوسکے پرتاپ سے جمدوت تو فوراً بھاگ گئے اور تاجر مذکور اوٹھ بیٹھا اور
کہنے لگا کہ جمدوت تو مجھے لوک کو لیے جاتے تھے بھگوت بھگتون نے چھوڑایا ہے اب مین بیکنٹھ کو جاتا ہون اور وصیت
کرتا ہون کہ جو میری اولاد مین ہو اس پوتھی کو پڑھتا اور سنتا رہے اور بروقت مرگ اپنے چھاتی پر رکھے یہ (مکان ۱۲ / बैकुण्ठ)
کہکر سرم دھام[۹۲] کو گیا اور اوسکی اولاد مین اب تک وہ دستور وصیت کردہ جاری ہے لالہ گمانی لال صاحب مترجم
ثالث اپنا حال لکھتے ہین کہ ایک بیٹا اونکو کمال آرزو و تمنا سے نصیب ہوا بیماری ام الصبیان کی اوسکو ہوتی تھی
ایک روز لالہ موصوف ترجمہ مین مصروف تھے کہ آواز گریہ و زاری کی گھر مین سے آئی اوٹھکر اندر گئے دیکھا
کہ لڑکا بیہوش و حواس زمین پر پڑا ہے اور والدہ اوسکی روتی ہے اونسے شدت غم سے کلمات غصہ آمیز کہی اور نسبت
پوتھی کے بھی ایک لفظ ثقیل زبان پہ آیا چونکہ لالہ موصوف کو اعتقاد کامل اس پوتھی پر تھا اسواسطے کلمہ ثقیل کو
برداشت نہ کرسکا اور کہا کہ پوتھی کو اس لڑکی کے سر پر رکھکر دیکھ لو کہ بھگوت بھگتون کا اور اس پوتھی کا کیا پرتاپ
ہے اوسنے پوتھی جو طفل کے سینہ پر رکھی گویا جان بدن مین ڈالدی کہ فی الفور لڑکا اوٹھ بیٹھا اور بیماری
اوسکو ہوئی الغرض جو کچھ مہا پرتاپ و بزرگی اس پوتھی کی لکھی جاوے وہ کم از کم ہے اور ہرگز جای تعجب کی
نہین کسواسطے کہ جس حالت مین اس پوتھی کی کرپا سے سنسار یعنی آواگون کے دکھ دور ہوجاتے ہین تو
دیگر صعوبات دنیاوی کی کیا حقیقت ہے

بیان رس بھید
(रसभेद)

اگرچہ دیباچہ ختم ہوگیا لیکن جو چیزین[۱۲] انشاء تحریر ہونگے وہ متعلق رسون کے ہین اور اصل بھگت مال میں پانچ
رس متعلق بھگتی کے لکھتے ہین لیکن اصل یا کسی شرح مین کچھ صورت اور اصلیت رسون کی مندرج نہین بعد
تحقیق لکھتا ہون واضح ہو کہ بنیاد رسون کی بید سرتی ہے ... الشرپر ماتما رس[۹۳] روپ ہے صورت و معنی رس
کے یہ ہین کہ ایکاگرچت کی برتی یعنی یکسو دل کی توجہ جس آنند سروپ کی طرف کو جھککر محو ہوجاوے یعنی سچدانند گھن پر برہمہ
انکے سوا مین کا جو تصور یہ سروپ ہی او مین وہ توجہ مستقل ہوجاوے وہ رس ہے کیونکہ اوسی کی دوسری شرح ہے کہ جس روپ
بھگوت کا سرنگار یا بانسل یا سکھا وغیرہ رسون کے سامان ہے کہ وہ سامان مفصل موقع خود تحریر ہونگے سالک کے
دل مین نمودار ہو اوس سروپ مین دل کی توجہ مستقل ہوجاوے اوسکو رس کہتے ہین اور بعض شارحان رس بھید نے

ذکر وغیرہ جدا ہین اور جسقدر رس متعلقہ شاعری وغیرہ کے ہین اور جن سے دل کو لطافت و حظ حاصل ہوتا ہے اونکا ذکر یہان نہین ہے ۱۲

اوس سروپ نمودار شدہ کا نام بھاو لکھا اور اوس بھاو مین توجہ دل کا مستقل ہونا رس قرار دیا سو وہ رس ایک
اور بیاپک پورن برھم سچدانند گھن ہی سامان جو اوسکے نمودار ہونے کے علحدہ علحدہ ہین اسواسطے جدا جدا نام ہوگئے
حقیقت مین وہ رس ایک اور بیاپک ہی جسطرح ایک مٹی سے چند قسم کی کوزہ جدا جدا نام اور صورت کے ہوتے ہین
لیکن مٹی سب مین ایک اور بیاپک ہی وعلی ہذا القیاس پانی مین جیسا رنگ ملایا جاوی ویسا ہی معلوم ہونے لگتا ہی
لیکن پانی چند رنگ اور چند قسم کا نہین اسیطرح وہ رس جب جگہ حسن و آرایش و ناز و ادا وغیرہ کے سامان سے
ظاہر ہوا اوسکو سرنگار کہتے ہین اور جہان شجاعت و طاقت و صلاح و امنگ وغیرہ کے سامان سے ظاہر ہوا
اوسکو بیر رس وعلی ہذا القیاس دیگر سامان باتسل و سکھیہ وغیرہ کی جدا جدا و مختلف باہم گر ہین غرض رس ایک
ہی سامان مختلف کی سبب سے علحدہ علحدہ نام ہوی اب ایک اعتراض یہ لازم آیا کہ پہلے تو دل کی مستقل توجہ کو رس لکھا
اور پھر رس کو بیاپک سچدانند ایشر بیان کیا دونون مین درست کیا ہی سو واضح ہو کہ رس بھگوت روپ بیاپک ہے
دل کی مستقل توجہ کو جو رس لکھا تو سبب یہ ہی کہ جسطرح کہنے مین آتا ہی کہ غذا کیا ہی ایک زندگی ہی سو حقیقت مین غذا
زندگی نہین زندگی کا سامان قوی ہی اسیطرح وہ مستقل توجہ سامان قوی رس کا ہی اور اوسکو ہی رس کہا جاتا ہی
رسون کی تعداد مین باہم گر شاسترون کی اختلاف ہی سرنگار اوپاسک کہتی ہین کہ آنند سروپ صرف سرنگار سے حاصل ہوتا ہے
دیگر رس ناحق ہین جواب یہ ہی کہ اگر اصول آنند کا صرف سرنگار ہو تو شیر اور بیٹھا اور ہاتھی وغیرہ کی لڑائی دیکھنے
و دیگر ایسے امور سے کہ جنکا سرنگار سے تعلق نہین آنند کیون پایا جاتا ہی کوس شاستر والی آٹھہ رس کہتی ہین شانت رس بیان
نہین کرتے اور نند شاستر والی شانت رس بیان کرتے ہین دیگر رس اوسکی فرع بتلاتی ہین شانت شاستر اونکے
کہ وہ شاستر عشق اور شاعری اور رس بھید و تیرہ کا ہی ۹ رس بدین تفصیل سرنگار ہاسیہ
بھیانک بیبھتس ادبھت کرنا شانت کہتے ہین بھگوت اوپاسک
کسی کا نسخ نہین کرتے لیکن اوپاسنا کے کار آمد منجملہ ۹ رس مرقومہ بالا کے دو رس ایک سرنگار دوم شانت
اور تین رس علاوہ ازان یعنی سکھیہ داس باتسل کل پانچ رس قبول کرتے ہین اگرچہ سب رسون سے
بھگوت کا چنتون ہوسکتا ہے کہ بھگوت سب رسون مین بیاپک ہی لیکن اوپاسنا والون نے جو پانچ رس
قبول کری تو وجہ یہ ہے کہ اون پانچون رسون کو بھگوت کی جلد اور بالضرور حاصل ہو جانی مین خصوصیت
ہے دیگر رسون سے بقدر جلد بھگوت کا حصول نہین بلکہ بعض منجملہ ۹ رس مرقومہ بالا کے مثل بھیانک و بیبھتس کے
ایسی ہین کہ کوئی طالب اون رسونکو ذریعے اوپاسنا نہین کرتا ہرن کشپ و راون کنس وغیرہ کو جو اوسکے روپ سے

بھگوت نے مغفرت اوبکتی عنایت فرمائی اسواسطے رسون مین شمار ہوئی غرض اوپاسنا کی متعلق پانچ رس ہین اوراس ترجمہ مین
وہ پانچون رس بنا مفرد نشٹھا لکھے جاوینگی مالتی نشٹھا اون رسونکا ضمیمہ ہین اور کوئی شخص کسی بھاوا وکسیطرح اورکسی عقیدا و
اور کسی قاعدہ اونشٹھا سی بھگوت آرادھن کری رس سی خالی نہین اب جو بات کہ شامل اور متعلق سب رسون کی ہین وہ تو
یہان تحریر ہوتی ہین اور جو خاص رسون کی تعلق ہین وہ انکی موقع پر تحریر ہونگی لیکن واسطے سریع الفہمی کی تمثیلات سنگار
رس کی یہان لکھی جاوینگی واضح ہو کہ رس مرقومہ بالا چار سامان سی ظاہر ہوتا ہی یکے विभाव بہاو دوم अनुभाव انوبہاو
سوم सात्विक ساتوک چہارم व्यभिचारी بیبھچاری بہاو اوسکو کہتے ہین کہ جو باعث وموجب ظاہر ہونے رس کا ہو اسکی
دو قسم ہین یکے आलंबन آلنبن سو دو نوع کا ہے اولاً आश्रयालंबन آشریالنبن یعنی رس کے رہنے کا
یا عقود کا مقام سو وہ تصور کنیوالا یعنی بھگت و عاشق ہی ثانی विषयालंबन بشیالنبن یعنی مجسم رس مذکور کہ جسکا
تصور کیا جاوی یعنی بھگوت و معشوق قسم دوم उद्दीपन اودیپن چار طرحکا ہی اول गुण گن یعنی حسن وخوبصورتی
ونوجوانی و لینہ یرخواہ بالک روپ و خوش گفتاری و اخلاق وغیرہ دوم चेष्टा چیشٹا یعنی آب وتاب وناز و ادا و
نازکی وغیرہ سوم अलंकार النکار یعنی لباس وزیور و آرایش وغیرہ چہارم तटस्थ تٹستھ یعنی عطر پھول پان
وغیرہ بہاو کی شرح ہوچکی اب دوسرا سامان انوبہاو وہ ہی کہ عاشق و معشوق کی یکجا ہونے سے جو بات ظہور مین آتی ہین
اور اوس سبب سے رس نمودار ہوتا آیا ہی گر ملنا گلیا ہین بیٹھنا کھیلنا ایک بستر پر لیٹنا ہنسی قہقہہ بوسہ کنار وغیرہ
اب باقی ہے سامان سوم و چہارم یعنی ساتوک و بیبھچاری اونکا حال یہ ہی کہ متقدمین نے اون دونوں کو حالت متزلزل
عاشق کی سمجھکر صرف بیبھچاری ایک نام لکھا ساتوک کا اطلاق نہ کیا چنانچہ بھرت مکھیشر نے صرف بیبھچاری لکھا ہے
لیکن متاخرین نے یہ باریکی نکالی کہ جو ایک حالت سب رسون مین برابر عمل رکھتی ہو اوسکا نام ساتوک ہو اور جو حالت
کہ ایک رس میں عمل کرتی ہو اور دوسری میں ویسا عمل نہین کرتی وہ بیبھچاری ہی کہ مثل روپک وغیرہ رس بھید کے
شاستر مین ساتوک و بیبھچاری علیحدہ علیحدہ لکھی ہین سو ساتوک اوسکو کہتی ہین کہ معشوق کو یا معشوق کی جانب سے
راحت و رنج کے پہنچنے سے دل کی توجہ کو ایک حالت عائد ہو کر ظاہر کی حالت اصلی سے متغیر کردیوے سو وہ حالت آٹھ مین
اور واضح رہی کہ جسطرح سامان اول و دوم یعنی بہاو و انوبہاو سب رسون کے جدا جدا ہین اسطرح یہ ساتوک
یعنی سامان سوم سب رسون کی جدا جدا نہین یکسان عمل سب رسون مین ہے اول حالت کا نام स्तम्भ استنبھ
ہے یعنی جیون کا تھم رہ جانا دوم प्रलय پرلی یعنی غش سوم रोमांच روماںچ یعنی جسم پر بال
کھڑے ہوجانے چہارم स्वेद سوید یعنی عرق آجانا پنجم विवर्ण بیبرن یعنی رنگ چہرہ کا متغیر ہونا ششم कम्प کمپ

یعنی لرزہ ہفتم वेपथु انسو یعنی آنسو ہشتم स्वरभंग سربھنگ یعنی آواز مین تغیر کا ہوجانا اور یہ بھی واضح رہے کہ
یا آٹھوین حالت اور ایک حالت مرن یعنی موت کی کہ منجملہ سبچاری کے لکھی جاویگی بحالت نہایت خوشی و نہایت
غم یا ہجر یا وصال دونون صورت مین یکسان و برابر ہوتی ہین اور چونکہ حالت موت سب رسون مین برابر عمل
نہین کرتی اسواسطے وہ حالت سبچاری کے متعلق رس کے جاننے والون نے شمار کی ہے سامان چہارم
سبچاری اوسکو کہتے ہین کہ جو حالت قبل مستقل ہونے رس کے یا بعد مستقل ہونیکے ظاہر ہوکر جاتی رہے سو
وہ حالت سی ۳۳ قسم ہین اور سب رسون مین برابر سب کا عمل نہین اول निर्वेद نربید یعنی محبوب کی جدائی
یا رقیب کے ساتھہ محبت یا بات بالعکس سمجھہ لینے کا رنج ۲ ग्लानि گلانی طاقت کم ہونی اور اومنگ کا نہ رہنا
۳ शंका سنکا محبوب کے ملنے مین کسی خلل کا خیال ہونا ۴ श्रम شرم راہ چلتے یا بعد وصال تھک جانا
۵ धृति دھرتی تسلی دل ۶ जड़ता جڑتا ہجر وغیرہ کی شدت رنج سے بے حس و حرکت ہوجانا ۷ हर्ष ہرکھہ
محبوب کو دیکھکر یا ہم کلام ہوکر یا بسبب دیگر خوش ہونا ۸ दीनता دینتا بیقراری سے دل کا گھٹنا اور جدائی
کو نہ سنبھارنا ۹ उग्रता اوگرتا قصور جو محبوب سے ہوا اسواسطے غصہ کا آجانا ۱۰ चिंता چنتا محبوب کے ملنے
کے واسطے فکر کرنا اور سوچنا ۱۱ त्रास تراس یکایک کسی خوف کا آجانا ۱۲ ईर्षा ایرکھا اپنے محبوب مین غیر
کی شرکت نہ سہارنی اول مین جو ذکر رقیب کا ہوا وہ بات اور ہے اور یہ اور ۱۳ आमर्ष آمرکھہ محبوب
نے جو قصور کیا اوسکا رنج ہونا اور نہ سہارنا اس حالت مین اور نہم حالت مین فرق بہت ہے ۱۴
गर्व گرب اپنے سے دوسرے کو زیادہ نہ جاننا یعنی غرور ۱۵ स्मृति سمرتی اپنے محبوب کو یا اوسکے
گنون کو یاد کرنا ۱۶ मरण مرن موت کی تدبیر کرنی یا مرجانا ۱۷ मद مد خوشی اور غرور کے یکجا ہونے سے
جو حالت ہوتی ہو یعنی یہ خیال نہ کرنا کہ یہ کام کرنا چاہیے یا نہین ۱۸ निद्रा ندرا ظاہری امور سے اندر
کی طرف رجوع ہونا مثل خواب ۱۹ सुप्ति سپت اٹھارھوین حالت کی زیادتی ۲۰ अवबोध اپ بودھ
ہوش کا آنا بعد بیہوشی ۲۱ व्रीड़ा بریڑا شرم ۲۲ अपस्मार اپسمار دکھہ اور غفلت سے دل
کو تشویش ہونی ۲۳ मोह موہ تنزلزل دل اور رنج اور خوف سے جو غفلت ہو ۲۴ मति
مت اصل راہ کو تحقیق کرکے یقین کرلینا ۲۵ आलस्य آلسیہ کامون مین تدبیر کی غفلت ۲۶
आवेग آویگ دل کی خواستہ یا ناخواستہ کا یکایک ظاہر ہوجانا اور ۳۱ اسواسطے
دل کو تنزلزل ہونا ۲۷ वितर्क بترک شتباہ سے طرح طرح کے خیال ہونے ۲۸ अवहित्था اوہتھا

دھارن کیی کانون مین کنڈل اور ہاتھین سری مہارانی جی پھولون کی گچھے گتھ کر ڈالے ہین بڑی آرایش کی ساتھ
لباس فاخرہ زرق برق کا پہنے ہوئے اور اوسپر بالا جواہرات اور پھولون کے پڑے ہوی موتیون کے کنٹھے گلے مین
ہاتھون مین کڑے اور پہونچی انگلیون مین انگوٹھی چھلے چرن کملون مین گھونگرو کڑے براجمان اور سوبھت ہین
اور ایسی ہی سوبھا کی ساتھ سری جنک نندنی اکھل برہمانڈیشری بام انگ سوبھایمان عکس چہرہ اور زیورات

अखिलब्रह्माण्डेश्वरी जनकनन्दिनी

بھگوان کا زیورات اور چہرہ مبارک پر جو پڑتا ہی تو ایسا ایک سما اور بہار ہی کہ موجودین خودی سی محو ہین بشٹ جی
راج تلک کرتے ہین بھرت لچھمن شترگھن جی چھتر چنور مورچھل پان وغیرہ لی ہوئی سامہنی دست بستہ
کھڑے ہین شیو برہما دیوتا اور راجہ ہر دیس دیس کی بھینٹ لئے موجود ہین اور ہر ایک سامان آرایش
راج تلک کا جو بھگتون کے ذہن اور دلمین سمایا ہی موجود ہے اور یہ خانہ زاد بھی اپنے عمدہ
کفش برداری پر حاضر دو بہرہ کا تی ہی اور پیار جم تو بھی ہی پریہ جم دائم ایسی ہو کہ مین لاک تلسی کو من بام

آغاز کتھای اول دھرم و کرم کتھا

سری رگھنندن سوامی کی چرن کملون کو اننت پرنام ڈنڈوت ہی کہ جسکا دھیان کرنی سی من جو مثل ہاتھی مست
کی ہی فی الفور قابو مین ہو جاتا ہی اور بھگوت کے تئین اوتار کو ڈنڈوت ہین کہ واسطے ہدایت جہان کی اصرت دیو

रेवा अकुश

श्रुतिवेद

کو دھرم کا اوپدیش کیا اور اپنی مایا اوسکو دکھلا کر چھپا کری ہی جب بید اور سو تر دن کے جو عمل یعنی کرم
نیک لکھے ہین وہ داخل دھرم کے ہین اور برعکس اوسکے داخل ادھرم کی ہین اختیار کرنا عمل نیک کا
اور چھوڑنا اعمال قبیحہ کا بموجب اجازت بید کی ازبس واجب ہی اور جو کوئی خلاف حکم بید کی مرتکب ہوتا ہی تھیمی
ہوکر انواع کی عذاب سخت مین گرفتار ہوتا ہی علاوہ از عذاب دوزخ کی چوراسی لاکھ جسم مین پیدا ہونیکی
ایسی سزا شدید ہی کہ اوسکا بیان نہین ہو سکتا کیا معنی کہ دوزخ کی عذابون سی تو ایک میعاد معینہ پر رہائی ہو جاتی
ہی لیکن آواگون کی عذاب سی چھوٹنی کی کوئی میعاد معین نہین کسواسطے کہ آواگون مثل دورہ ہر ٹ کے ہی
جب ایک دفعہ ختم ہوا پھر شروع ہو گیا اتفاق سی جسم انسانی ملتا ہی اور واسطے دریای ناپیدا کنار آواگون کی مثل کشتی کی
ہی اگر اس جسم کو پاکر تدبیر واسطے اپنی رہائی کی کیجاوی تو بیڑا پار ہی ورنہ پھر اوہی عذاب مین گرفتار ہوتا ہی تعمیل حکم
کرن شاستر کی مثل سیڑھی کی ہی کہ جلد و باسانی درجہ اعلی کو پہونچ جاتا ہی اور جو کوئی اس سی محروم ہی وہ ہمیشہ کی لئے
سی محروم ہی بعض آدمی ایسی دیکھے کہ کرم کرنی مین تو محبت نہین اور درجہ اعلی کی باتین بناتی ہین ایسی شخص ہرگز منزل المقصود
کو نہ پہونچین گی خیال کرنا چاہیے کہ خود بھگوت تو واسطے اجرای احکام بید تعمیل کرم شاستر کی اوتار لیتا ہی جو شخص کہ بلا کرم

کرنی کی مغفرت چاہی یہ کب ممکن ہے اور جس حالتین کہ خود بھگوت نے اپنے آپ کو کرم کرنے سے بری نہ کیا یعنی گیتا جی مین
بھگوت نے فرمایا ہے کہ مین خود کرم کرتا ہون اگر کرم نہ کرون تو دیگر اشخاص بھی چھوڑ دیوین اور ورنہ صورت
مین ہی کہ اس جگت کا برن سنکر اور ناس کرنیوالا ہو جاؤن سری رگھنندن سوامین کو بعد قتل راون کے یہ معلوم ہوا کہ راون کا
جنم براہمن بنس مین تھا واسطے رفع گناہ کے چند اشمید جگ کیے اور تعمیل کرم شاستر سے قدم باہر نہ رکھا پس آدمی کی کہ انواع
انواع کے عذابون مین گرفتار ہی کیا حقیقت ہی کہ بلا کرم کرنیکے عذاب آواگون سے رہائی پاوے اگر یہ اعتراض ہو کہ کرم خود غیر حس
یعنی جڑ ہین اس آدمی چیتن یعنی با حس کو کسطرح چھوڑاوینگے جواب یہ ہی کہ جسطرح کشتی جڑ ہی بہ ستیاری ملاح کے
ہزارون کو پار اوتار دیتی ہی یا سیڑھی بھی جڑ ہی بلا اوسکی ہرگز بالاخانہ پر نہین جا سکتا اسیطرح کرم ہین کہ واسطے پار اتارنے کے
سنسار ساگر سے سہای ہوتے ہین اور درجہ اعلیٰ کو پہونچا دیتے ہین اگر یہ اعتراض ہو کہ جو نیک کرم کرینگے تو انکے بھوگنے کے واسطے
جسم ضرور ہوگا اور جبکہ جسم ہوا تو اوسکو ایک روز موت آویگی اور اسیطرح پیدا ہوتے اور مرتے رہینگے اعمال نیک سے
صورت رہائی کی کیا ہوگی حال یہ ہی کہ کرم نیک دو قسم کے ہین ایک سکام یعنی جو واسطے کسی مطلب برآری کے
کیے جاوین وہ تو ضرور باعث آواگون کے ہوتے ہین کیونکہ واسطے کہ جب اوس کرم کا پھل ختم ہو گیا سرگ وغیرہ سے
زمین پر آکر جنم لیتا ہی دوسری نشکام کہ وہ باعث مغفرت و رہائی کے ہین نشکام کے یہ معنی ہین کہ
بلا کسی کامنا یعنی خواہش مطلب کے کرنے مین آوین صرف آرزو بھگوت رضامندی اور بھگتی کے ہو مطلب یہ
کہ جو کرم کرے تو پھل یعنی ثمرہ اوسکا ہرگز نہ چاہے بھگوت کو ارپن کر دیوے چونکہ بھگوت اچت یعنی کبھی نہ گرنے والا اور
اننت یعنی بیشمار والا اور اوناسی یعنی جسکا ناس نہ ہووے ہے اسواسطے وہ پھل بھگوت کو پہونچکر ویسا ہی اچت
و اننت و اوناسی ہو جاتا ہی اور اوسکی بدولت بھگوت اپنا روپ اوس شخص کے دل مین ظاہر کرتا ہی یعنی بھگوت چرنون
مین محبت ہو جاتی ہی جسطرح کوئی غریب آدمی کسی مہاراج ادھراج کی خدمت مین کوئی تحفہ دو چار پیسے کا لیجا کے
نذر گذرانتا ہے اوسکو بہ نظر قیمت تحفہ یا حیثیت اوس آدمی کے انعام نہین دیتا بلکہ اپنی طرف نگاہ کرکے دیتا ہے اور اوسکا
افلاس مدت العمر کا دور کر دیتا ہی علاوہ ازان لوگون کا قاعدہ ہی کہ اگر کسی نے کسی کو کچھ شے مفت دی تو اوسکے
احسانمند ہو کر کار برآری کر دیتے ہین اسیطرح وہ بھگوت بھی کہ سب احسان کے قاعدے جاننے والونکا مالک اور
افسر ہے سب کام کر دیتا ہی غرض جب اس آدمی کی بھگوت چرنون مین محبت ہوئی تو دن بہ روزہ کرم روز بروز
بھگوت کی محبت زیادہ کرتی ہوئی ایسے اننت ہو جاتی ہین کہ دل صاف ہو کر بھگوت کی بھگتی مستقل ہو جاتی ہے
اور اوس بھگتی کی بدولت کرتارتھ ہو کر بھگوت کو پہونچ جاتا ہے اور پھر جنم نہین ہوتا علاوہ ازان کرم شاستر

بھگوت کا حکم ہے اور قاعدہ ہے کہ جو کوئی غلام اپنے آقا کی تعمیل حکم مین سرگرم رہتا ہے تو وہ آقا اوس غلام پر خوش
ہوکر سب مطلب براری کر دیتا ہے پس وہ بھگوت کہ سب آقاؤن کا آقا ہے جو بندہ کہ تعمیل حکم کریگا اوسپر
خوش ہوکر کیون نہ کار برآری کر دیگا اور کیون نہ عذاب آواگون سے چھوڑا دیگا اور وصف یہ ہے کہ
نسکام کرمون کے سبب سے دنیاوی مطلب خود بھگوت کر دیتے ہین کہ پرصلاد ارجن جد ھشٹر دہرو وغیرہ بھگتون
کی کتھا سے ظاہر ہے اب یہ اعتراض لازم آیا کہ نیک کرم تو اسواسطے نہ رہے کہ بھگوت مین جا ملے لیکن اگر
بدکرم بھی تو آدمی سے ہوجاتے ہین وہ کسطرح جاوینگے سو واضح ہو کہ روزمرہ کے گناہ صغیرہ جو بروقت
اشنان وچوکہ و رسوئی وغیرہ ہوتے ہین سندھیا و ابھیاگت پوجن و بل بیش شرادھ سے جاتے رہتے ہین
اور گناہ کبیرہ جو شخص کہ بھگوت کی طرف رجوع ہین اونسے سرزد نہین ہوتے اور اگر شاذ و نادر بسبب
زبردستی اعمال سابقہ کے کوئی ہوگیا تو پرایشچت یعنی کفارہ سے جاتا رہتا ہے علاوہ ازان وہ بھگوت
جو نیک کرمون کا مالک ہوتا ہے وہ بدکرمون کے گناہ کو رفع کر دیتا ہے چنانچہ بید سمرتی مین صاف
لکھا ہے اور انصاف سے بھی قرین قیاس ہے کہ جس شخص نے نیک کرمون کا پھل تو بھگوت کے
نذر کیا ہو بدکرم اوسکے ذمہ کیون رہینگے اس معاملہ سکام اور نسکام کرمون مین ایک تمثیل یاد آئی کہ جو کوئی نوکر
یا اجورہ دار کسی کا ہوتا ہے اور اوس سے کچھہ نقصان کسی شی مفوضہ کا ہوجاوے تو اوسی نوکر کے ذمہ عاید ہوتا ہے
اور اگر غلام سے نقصان ہوجاوے تو بذمہ مالک کے ہے غلام سے کچھہ تعلق نہین مطلب یہ کہ سکام کرم کرنیوالا مثل نوکر
اجورہ دار کے ہے اور نسکام کرم کرنیوالا مثل غلام کے غرض نسکام کرمونکا کرنا موافق حکم بید کے از بس واجبات سے ہے
جو گیانی اور بھگت زمانہ سابق مین گذرے اور جواب ہین یا آیندہ ہونگے صرف کرمونکی بدولت مدارج اعمال اونکو
حاصل ہوے اور ہونگے چنانچہ بھگوت گیتا مین لکھا ہے کہ کرمونکی بدولت جنک وغیرہ کو دل کا قرار نصیب ہوا ہے لکھا ہے
کہ بلا کرم کئے نیکو ہرگز نہین چھوٹتے چونکہ سب شاستر اس باب مین متفق ہین کہ بلا کئے کرم کے مغفرت نہین ہے اسواسطے ترجمہ بید سمرتی و اشلوک
وغیرہ کا فضول سمجھا اگرچہ حکام حال مین جو ون چرا کو دخل نہین یعنی یہ بات عقل سے مخفی کہ ایسا حکم جو بید نے دیا فلان فائدہ کرواسطے
ہوگا ممنوع ہے لیکن ضرورتاً لکھا جاتا ہے کہ دو احکام امر و نہی کے اگرچہ برای عاقبت کے ہین لیکن دنیا کے فائدہ کو بھی اکسیر ہین مثلاً
صبح کا اٹھنا اشنان کرنا ماباپ گورو کی خدمت تعظیم راست گوئی خوش خلقی شیرین گفتاری صحبت اشخاص نیک پڑھنا علوم کا
کسی کو برا نہ کہنا آقا کی خدمت اکل حلال دیانت داری بھگوت بھجن وعلی ہذا القیاس ہزارہا اسی قسم کے اعمال نیک کا اختیار کرنا
دروغگوئی دزدی زناکاری جان آزاری قمار بازی میخواری صحبت اشخاص فسادی کم خلقی جہالت وغیرہ کا ترک کرنا

دریا مین غسل کرتے حجامت کراتی یا بارش مین چلتے ہوئی دوسری طرف متوجہ نہ ہونا باستی ثقیل کسی کا جو تھا بہت تیز
وترش وشور کا نہ کھانا مثل خوش خوش ذائقہ شیرین لطیف خوشرنگ غذا کا کھانا رات کو پہاڑ پر نہ چلنا علی ہذا القیاس
صد ہا ہزار ہا احکام قابل خیال کرنے کے ہین کہ دنیا مین کسقدر فائدہ بخش ہین فقط بعض کرم ایسے ہین کہ اگر ہر روز نکیے جاوین
تو آدمی اپنی قوم سے جاتا رہتا ہی مثل سندھیا وغیرہ اور بعض کرم ایسے ہین کہ اونکے کرنے سے ثواب تو عظیم ہی اور نکرنے سے خطا ہوتی ہین
ہو جاتی ہین لیکن ایسی کم قسمتی نے زور کر رکھا ہی کہ ہرگز اوسطرف توجہ نہین ہوتی بلکہ اکثر لوگ یہ فرماتی کہ اجی صاحب
شاستر کیموافق کس سے عمل ہو سکتا ہی قدم رکھنے کو ٹھکانا نہین گو نکو کا معاملہ ہی سو معلوم ہوتا ہی کہ اون صاحبان کو
قطع نظر از تعمیل اون احکام کے سننے کی بھی نوبت نہین پہونچی کیا معنی کہ جو احکام امر و نہی کی ہین ایسے آسان ہین کہ ہر ایک
اوسپر عمل کر سکی اور جہان کوئی قاعدہ ایسا بھی ہی کہ وہ بمشکل انجام ہووے تو اوسکے پاس ہی دوسرا قاعدہ ایسا لکھدیا ہی
کہ سب مشکلات رفع ہو جاوین مثلاً چراغ کو ہاتھ لگ جاوے تو اسقدر مٹی لگا کر ہاتھ دھونے لکھے ہین کہ تعمیل اوسکی
مشکل ہی وہان ہی یہ بات لکھدی ہی کہ زمین سے ہاتھ ملکر دھو ڈالے اکثر جگہ واسطے کفارت کسی گناہ کے چندراین
चान्द्रायण
برت لکھے ہین اور وہان ہی یہ بھی لکھا ہی کہ اگر نہ ہو سکی تو کرچھ ورنہ تین روز یا ایک روز کا برت کری مطلب
یہ ہی کہ احکام سب ایسے ہین کہ بآسانی ہو سکین لیکن اول تو سمجھنا اور پھر تعمیل پر کمر باندھنی مشکل ہو رہی ہی
اور یہ بھی تو غور واجب ہی کہ اگر تعمیل اون احکام کی غیر ممکن ہوتی تو شاستر مین مندرج کیون ہوتے اکثر
قوم جو ناستک اور ملیچھ کہی جاتی ہین تو وجہ یہ ہے کہ وہ بید کے احکام کو نہین مانتے اور اوس کی خلاف ہین
پس جو بید و شاستر کے فرمودہ پر عمل نہ کرے وہ ناستک و ملیچھ ہے اور جو شخص بید اور شاستر کو نہین مانتے اور
خلاف کہتے ہین یا مثل دیگر علوم کے سمجھتے ہین اونکے ناستک اور جہنمی ہونے مین کچھ شبہ ہی نہین اور جو دوزخ
بہشت کو خلاف کہتے ہین وہی بھی بیشک دوزخی ہین یہ قول سمرتی کا ترجمہ کیے گئے اب کہتا اون صاحبان صاحب کمال
کی کہ جو اس پنتھ مین ثابت قدم ہو کر اور بھگوت بھگتی کو پاکر بھگوت پاراین ہوئے تحریر ہوتی ہی وہ چہرہ راقم بام دریا
جانکی لکھن واہنی اور دھیان پرم کلیان یہ تلسی سر تر تور کہتا हरिश्चन्द्र راجا ہرشچندر سورج بنس مین
اجودھیا کے راجا عظیم الشان اور دھرم آتماؤن مین ایسے نامور ہوئے کہ جنکی کہتا شاستر اور پرانون مین بڑی عظمت
اور بزرگی کے ساتھ لکھی ہے اور ابتک زبانزد خلائق ہے مختصر بیان یہی لکھتا ہون کہ راجہ موصوف
کی زبان سے بخدمت بسوامتر رکھیشر بعد اختتام جگ کے یہ کلمہ سرزد ہوا کہ دچھنا جو ارشاد ہو حاضر کرون
بسوامتر جی نے براے امتحان راجہ و نیز بسبب ایک عداوت کے کہ بششٹ جی پروہت راجہ تھے

بالکل راج و سہ بھار طلا کی درخواست کی راجہ نے راج تو فی الفور دیدیا اور جب سہ بھار طلا کے دینے لگا
تو بسوامتر جی نے منجملہ راج کو قرار دیا آخر یہ ٹھہرا کہ واسطے ادای ہر سہ بھار کے راجہ و رانی و کنور روتاس فروخت ہو ویں
لیکن جس شہر میں واسطے فروخت ہونے گئے وہ ہی شہر منجملہ راج کے پایا بششٹ جی نے راجہ کو اشارہ کیا کہ کاشی
کسی راج میں شمار نہیں وہاں جاؤ اسواسطے کاشی جی کو گئے راجہ کو ایک مہتر خاکروبان و جلادان نے خرید لیا
اور خدمت لینی کفن اور محصول جلانی مردگان کی تفویض کی رانی و کنور کو ایک براہمن نے خرید کر کے رانی کو واسطے
چوکہ و ظروف شوئی کے رکھا اور کنور کو واسطے لانی لکڑی و پھول کے مامور کیا جب بسوامتر جی نے دیکھا کہ راجہ باوجود
اسقدر مصائب کے اپنے دھرم سے برگشتہ نہ ہوا تب ایکروز سانپ ہو کر کنور روتاس کو کاٹ کھایا رانی شدت غم سے
بیتاب ہو کر واسطے جلانی کے اوسکی نعش لیگئی راجہ نے جب محصول مانگا تو رانی نے سرگذشت سابقہ بیان کیا کہ ای راجہ
پسر وہ تیرا فرزند دلبند ہے یہ کیا سخت دلی ہے کہ قطع نظر از غم و الم محصول کا مطالبہ کرتا ہے اگرچہ رانی نے
کلمات دردآمیز اور غمناک بہت کہے لیکن راجہ کہ دھرم میں مستقل و سمادھان تھا اوس حالت میں بھی دھرم
سے نہ گذرا یعنی رانی کو فرمایا کہ یہ نہیں ہوسکتا کہ بلا لینے محصول کے اجازت جلانی نعش کی دوں چونکہ رانی کے
پاس کچھ واسطے دینے کے نہ تھا نعش کو لیکر گنگا کنارہ رات کو بیٹھی رہی بسوامتر جی نے جب استقلال راجہ کا
اس درجہ پر دیکھا تو ایک اور شعبدہ برپا کیا کہ رات کو بیٹا شہر کے راجہ کا مار کر متصل رانی ممدوحہ کے ڈال دیا
اور پھر والی شہر سے کہا کہ گنگا کے کنارہ ایک ڈاین عورت رہتی ہے طفلان کو کھایا کرتی ہے شاید یہ لڑکا بھی
اوسی نے مارا ہو راجہ شہر نے جو تلاش کرائی تو نعش اس طفل کی جہاں رانی بیٹھی تھی وہاں پائی والی موصوف
نے بلا تحقیقات واسطے قتل رانی ممدوحہ کے مہتر جلادان کو حکم دیا مہتر نے راجہ ہرچندر کے پاس بھیجدیا راجہ
ممدوح لغو بسنتی حکم اپنے آقا کے شمشیر کھینچ بے تامل اوٹھا اور ارادہ تلوار مارنے کا گردن رانی پر کیا تھا کہ زمین
و زمان مثل بید کے کانپنے لگے اور آسمان سے آوازہا ہای کی آئی اور سب دیوتا برہما بشن مہیش وغیرہ دوڑ کے
اور راجہ کے پاس آکر ہاتھ راجہ کا پکڑ لیا اور کمال مہربانی سے بھگوت نے فرمایا کہ ہم سب دیوتا تیرے دھرم اور
استقلال کامل سے از بس خوشنود و رضامند ہوئے جو کچھ تمنا ہو وے بیان کر کہ سب پورن ہونگی راجہ نے عرض کیا کہ
بجز آپ کی بھکتی کے اور کسی چیز کی تمنا نہیں چنانچہ بھگوت نے بھکتی کا بردان دیا اور پھر راجہ کا کنور و پسر والی بنارس کو
زندہ کر کے راجہ ہرچندر کو اجازت فرمایا کہ ہماری اجازت سے اجودھیا جی میں جاؤ اور بدستور اپنا راج کرو راجہ نے بعد
مبالغہ قبول کیا اور تمام عمر انصاف اور بھگوت بھکتی میں صرف کی اور رعایا کا حال بھی مثل بھکتی راجہ کے ہوا جب راجہ

تمنا میری یہ ہی کہ آپ کی قدموں مین رہکر ہمیشہ فیضیاب درشنونکا رہون بھگوت نے منظور کیا اور اتبک راجہ بل سکے دروازہ پر براجمان ہین اس چرتر مین اگرچہ بھگوت نے بید مریادکو قائم رکھا یعنی جب ستغفا نہ دیوتاؤن کو راج اندرلوک کا اوسکو دلادیا اور عوض ذلت و بدحرمتی کی خود راجہ بل کو گرفتار کرلیا لیکن بھگوت نے کرپالتا اور بھگت بتسلتا کو بھی ہاتھہ سی نہ دیا کیونکہ اگر کسی اور تقریب سی انصاف دیوتاؤن کا کرتے تو یہ جا ی گفت ہوتی کہ فلان بھگت کو فلانے کی ہاتھہ سی ذلت ہوئی اسواسطے خود اوتار دھارن کیا اور تسپر بھی اپنی خواہش پوری ہونیکو واسطی اپنی ہی بھگت سی بھیکہ مانگی و باختیار خود کچھہ نہ کیا تاکہ دل شکنی بھگت کی نہووے اور پھر جب اس پر بھی دل کو صبر نہوا تو سب دھرم کرم اور سب جگ منظور و مقبول فرماکر مستقل راج اندرلوک کا بیخوف آئندہ بخش دیا اور جب یہ بھی کم جانا تو اور کوئی بات خیال مین نہ آئی سوای اسکے کہ میری بھگتونکو میرا درشن جیون دھن ہی اسواسطے خود راجہ کی دربان ہوگئے اگر یہ دل کم بخت ایسی کرپالتا و دیالتا بھگوت پر غور کرکے اور نرم ہوکر چرن کملون مین نہ لگے اور تپت پر نہ ہو تو بفرور سنگ خارا سی بھی زیادہ تر سخت ہی اس چرتر سی چند ہدایت اور بھی ثابت ہوتی ہین اول یہ کہ جو کوئی دان وغیرہ سی ممانعت کرتا ہی اوسکی یہ حالت ہوتی ہی کہ جو شکر جی کی ہوئی بقول کسی شاعر کے ❊ دیت کوئی اور لیت کوئی ❊ پر شکر نے آنکھہ ناحق کھوئی ❊ دوسری اگر بھگوت سنمکھہ ہونیکو واسطے گورو بھی منع کرے تو اوسکا کہنا نہ ماننا چاہیئے جسطرح راجہ بل نے شکر کا کہنا نہ مانا تیسری بھگوت آتم نویدن کی مہما ثابت کرتے ہین دیکھو آتم نویدن کی بدولت مین کسطرح راجہ بل کی بسی بھبوت ہوگیا چوتھی کرمون کی بزرگی دکھلاتی ہین کہ کرمون کا استقلال کیا کیا نعمت غیر مترقبہ بخشتا ہی پانچوین بھگوت یہ سمجھاتی ہین کہ اگرچہ مین نے راجہ بل کا کچھہ نقصان نہین کیا الا ظاہری اندر کے نقصان نظر آتا ہی سو باوجود اسکے کہ مین ایشر و مالک ہون لیکن بھگت کے نقصان اور اوسکے ساتھہ کپٹ کرنے سی انکے واسطے بھی مین نے سزا تجویز کرلی یعنی ہمیشہ کو دربان راجہ موصوف کا ہوگیا اگر کوئی اور شخص نقصان بھگت کا یا اوسکے ساتھہ کپٹ کریگا تو نہ معلوم اوسکو کسقدر سزا دونگا اور کس جہنم کو پہونچاؤنگا ❊ کتھا ❊ وبہج رکھیشر اگرچہ گیانی بھگت تھی لیکن چونکہ پر اوپکار کے واسطے اور برای محافظت دھرم کہ مانگنے والے کو نہ دینا دھرم شاستر مین ممنوع ہی جان سی بھی دریغ نہ کیا اور کرم شاستر کو مقدم دکھایا اسواسطے اس نشٹھا مین انکو لکھا کہ جب باہم برتراسُر اور راجہ اندر کی عداوت ہوئی اور برتراسُر غالب آیا تب اندر نے بھگوت آرادھن کیا وہانسی اجازت ہوئی کہ اگر وبہج رکھیشر کے استخوان سی کوئی سلاح طیار ہووے تو برتراسُر باسانی قتل ہوسکتا ہی راجہ اندر پاس رکھیشر موصوف کی گیا اور بمنت و الحاح ایسی نرم بیان سی کہ رکھیشر ممدوح کو رحم آجاوے درد دل ظاہر کیا رکھیشر نے پر اوپکار مقدم تر سمجھہ کر

خیال کیا کہ مانگنے والے کو محروم کرنا دھرم سے بعید ہے اسواسطے درخواست اندر کی منظور کر کے جوگ ابھیاس سے اپنی روح
کو بھگوت دھام میں پہونچا کے جسم اپنا اندر کو بخش دیا اندر نے استخوانوں سے سلاح بجر بنوا کر اپنی کاربرآری کی اب
غور کرنا چاہیے کہ جو لوگ درجہ انتہا کو پہونچ گئے تھے اور کرم کر کرنے بیان کرنے سے اونکو کچھہ تعلق باقی نہیں رہا تھا اونکو بھی
کرم شاستر کی کسقدر پیروی تھی اب ہمارا یہ حال ہے کہ تعمیل حکم شاستر تو ایک طرف رہی یہ بھی نہیں جانتے کہ دھرم شاستر کسکو
کہتے ہیں صد آفرین ہے ہم کہتے ہیں کہ دشرتھہ مہاراج اودھراج پرم بھاگوت ہوے لیکن بعض کا قول یہ ہے کہ خفیف دھرم
یعنی عورت کے ساتھہ جو عہد کیا تھا اوسکے راست کرنیکو جو سب دھرموں کا خلاصہ اور سب شاستر اور بیدوں کا سار
اور برہما شیو وغیرہ پرم جوگیوں کا دہیہ سری رگھنندن سوامین کو چھوڑ دیا یعنی بن باس دیا اسواسطے راجہ دشرتھہ
کرم شاستر کے عامل بھگت ہیں سو یہ ناٹیب قول اونکا اس ٹھا میں مندرج کیا اور جو نظر بغور کیجاتی ہے تو کرم اور بھاگوت
دھرم میں کچھہ فرق بھی نہیں کہ حاصل دھرم دونوں کا ایک ہی نسکام کرم جو بھگوت کی ارپن کیجاوین وہ ہی
بھاگوت دھرم ہے ان مہاراج اودھراج کے بھاگ کی بڑائی شیش اور ساردا بھی بیان نہیں کرسکتے اس پر گناہ ومت مند
سے تو کیا بیان ہو سکتا ہے اور انصاف بھی شرط ہے کہ جس پورن برہمہ سچدانند کو کوئی نرگن اور کوئی سگن روپ
سے طرح طرحکے سمادہی لگا کر دھیان کرتے ہیں وہ ان مہاراج کی بھگتی اور پریم کے بس ہو کر خود ظاہر ہوے اور انواع
انواع کی بال چرتروں سے پرمانند بھی پورن کر دیکھہ ایسکو تاب اور طاقت ہے کہ اونکی بھگتی اور بھاگ کی بڑائی لکھہ سکے پہلے جنم
میں یہ مہاراج سوایمبھو منو تھے اونکے اور ست روپا اونکی رانی کے تپ سے برہما اور شیو جی خوش ہو کر آئے لیکن راجہ موصوف نے
کسی سے کچھہ درخواست نکری اور یہ تمنا رکھی کہ جو سب کا مالک سوامین ہے اوسکے ہمکو درشن ہووین سو بسو باس بھگتا انکول
وہ مہربان دھارمی مہاراج مع سیتا سکل گن کاری اکھل برہمانڈ پتی کے ظاہر ہوئے راجہ اور رانی پرم منوہر روپ دیکھکر
لو بھایمان ہو گئے اور یہ درخواست کی کہ مہاراج تمہارے موافق ہمارے پتر ہووے اور راجہ نے اسقدر زیادہ چاہا کہ میری
زیست آپکے درشنوں سے متعلق ہو بھگت سکھہ دایک مہاراج نے اونکو بھاو سے آنند ہو کر حسب خواہش اونکے بردان دیا
سو وہ ہی راجہ اجودھیاجی میں دشرتھہ مہاراج ہوئے اور وہ ہی ست گن سے آنندگھن پورن برہمہ حسب وعدہ پتر روپ
ہو کر ظاہر ہوا اور جو چرترکہ بالمیک جی رکھیشیر نے سنو کروڑ اشلوک میں لکھے اور پھر بھی پار نہ پایا بلکہ برہماجی اور نارد و
سنکادک و شیو و شیش وغیرہ اور رکھیشیر اب تک کیرتن کرتے ہیں اور اختتام کو نہیں پہونچے جب مہاراج اودھراج نے یہ
چاہا کہ سری رگھنندن سوامین کو راج تلک اپنی حیات میں کر دوں کیکئی نے حسب دو بردان سابقہ کے درخواست
کری کہ ایک بر سے تو رگھنندن سوامین کو چودہ برس کا بن باس ہو اور دوسرے سے بھرت میرے پتر کو راج ملے

چنانچہ سری رگھنندن سوامین مع جانکی مہارانی اور لچھمن جی کے بن کو تشریف لے گئے اور مہاراج ادھراج
نے چار روز تک انتظار ہی واپسی کی دیکھی جب سومنت وزیر واپس آیا اور پیغام سری رگھنندن سوامین
کا سنایا اور واپسی کی مایوسی ہوئی تب مہاراج ادھراج موصوف نے اپنے جسم کو فی الفور اسطرح چھوڑ دیا
کہ جسطرح بید یعنے تنکا توڑ ڈالتے ہین اور سرگ لوک کو تشریف لیگئے ایک اعتراض عظیم اس موقع پر اکثر
لوگون نے یہ بیان کیا اور کرتے ہین کہ جسوقت مہاراجہ موصوف نے جسم کو چھوڑا تو زبان پر رام نام اور
دلمین تصور بھگوت سروپ کا تھا اور بموجب قاعدہ شاستر کے یہ بات ثابت ہی کہ ان دونو مین سے کوئی ایک
یعنی خواہ تصور بھگوت سروپ کا خواہ رام نام زبان پر ہووے وہ شخص مکت ہوجاتا ہی اور نام مہاتمین یہانتک لکھا ہی
کہ اگر کوئی دھوکھہ سے بھی نام لیوے تو مکت ہین شک نہین بھاگوت وغیرہ پوران و منتر شاستر و سمرتی و سوتر و بید
اس بات پر متفق ہین اور اجامیل کی نظیر بڑی کامل دیتے ہین کہ دھوکھہ مین نام لینے سے مکت ہوا پس کیا سبب ہے
کہ راجہ دشرتھہ مکت نہوئے اور سرگ کو گئے سو اسکا جواب بعض بعض رامائنون مین مندرج ہی اور شرح کرنیوالون نے دلائل
کے ساتھہ خوب جواب لکھے ہین اور سب درست ہین لیکن یہان صرف دو جواب لکھتا ہون ایک یہ کہ راجہ کی درخواست
مکت کی نہ تھی بلکہ یہ تمنا تھی کہ مجکو بھگوت بھگتی ہوتی رہی اور بھگتی کا ہونا تعلق بجسم ہی اسواسطے سرگ لوک کو گئے دوسرا یہ
کہ بروقت مرگ راجہ کو خواہش اور یا بہنا بھگوت کو درشن کی تھی اور نام کا لینا اور تصور سروپ اوس تمنای درشن سے
متعلق ہو رہا تھا اسواسطے مکت نہوئی اور بعد قتل راون جب تمنا کو درشن نصیب ہوئی فی الحقیقت جنکو بھگوت سروپ کا
لطف حاصل ہی اونکی نظر مین مکت کی کیا حقیقت ہی [illegible] ہین ہر بھگت سیانی مکت [illegible] بھگت لبھانے
دلکھائی بھیشم جی پرم بھگت بھگوت کی ہوئی یارہ مہا بھاگوت [illegible] مین اونکی شمار ہی اس کرم [illegible] مین جو اونکو شامل کیا
تو وجہ یہ ہی کہ باوجود حاصل ہونی بھگتی اور گیان کی [illegible] چنانچہ سرادھہ کو وقت اونکی والد نے
خود آکر ہاتھہ پھیلا لیکن پنڈ کو اونکی ہاتھہ مین نہ دیا [illegible] وقت شروع جنگ مہا بھارتہ
باوجودیکہ بھگوت بطرف جدھشٹر کے تھے اور بھیشم جی کو [illegible] لیکن بقدم کرم شاستر
کہ درجہ دھرم کا نمک کھایا تھا درجہ دھن کی طرف [illegible] بھگوت کی تعمیل حکم [illegible] شاستر
مین بھی ان وجوہ سے اس [illegible] مین انکو مندرج کیا [illegible] غیرہ پانڈوان سے
دادا یعنی جد کو برادر کلان تھا اسواسطے پتامہ مشہور ہوئی [illegible] گنگا جی کی بطن سے پیدا ہوئے
راجہ سنتن کا گنگا جی سے یہ اقرار تھا کہ میری اعمال افعال کا متعرض نہووی چنانچہ سات پسر گنگا جی سے پیدا ہوئے

گنگا جی ذا نیچ جل مین اونکو چھوڑ دیا بروقت ولادت بھیشم جی کی راجہ موصوف متعرض ہوا گنگا جی چلی گئین راجہ کو از بس
غم اونکی مہاجرت کا ہوا بھیشم جی برای خاطر داشت اپنے والد کے ستوتی کو کہ جوجن گندھا بھی اوسکو کہتے ہین اور
(योजनगन्धा) (सत्यवती)
جسکے بطن سے بیاس جی تولد ہوئے لائے اور اقرار کرلیا کہ راج اسکی اولاد کو ملیگا چنانچہ بعد فوت راجہ سنتن بپایک ابد
اقرار کا نباہ کیا کہ اپنی شادی نہ کی بدین خوف کہ ایسا نہ ہو جو اولاد ہو وہ دعوی راج کا کرنے لگے اور پسر کلان ستوتی کو راج
پر بٹھلایا اور خود مثل نوکران کے اوسکی اور اوسکی اولاد کے سامنے کام کرتے رہے راجہ بنارس کی دختر کے سبب سے کہ نام
اوسکا انبا تھا نوبت جنگ کی پرسرام جی سے پہونچی لیکن شادی اوس عورت کے ساتھہ نہ کی اور پرسرام جی کے ساتھہ
(अम्बा)
ایسی لڑائی کہ اونکو بجز آشتی کرلینے کے اور کچھہ علاج نظر نہ آیا رحم اور پیار اونکا رہانتک تھا کہ اپنی جان سے بھی دریغ نکیا
یعنی ہراول فوج درجودھن کے بروقت جنگ مہابھارتھہ بھیشم جی موصوف تھے راجہ جدہشتر نے جب دیکھا کہ تا حیات
بھیشم جی کے ہرگز فتح ممکن نہین رات کے وقت بھیشم جی کی خدمت مین حاضر ہوا اور اپنا درد دل ظاہر کیا بھیشم جی کو
رحم آگیا اور اپنے قتل کی تدبیر بیان کردی اور اگلے روز ارجن نے حسب فرمودہ اونکے سکھنڈی کو درمیان مین کھڑا کرکے
(सरशय्या)
ایسے تیر مارے کہ سرسجیا یعنی تیرون کے بچھونے پر آرام فرمایا بھگوت کو رضامندی بھیشم جی کی اسقدر منظور تھی کہ اونکی
بھگتی کے بس ہوکر اپنے عہد کو چھوڑ دیا اور اونکا عہد پورا کیا یعنی بروقت سامان جنگ باہم کوروان
اور پانڈوان کی بھگوت سے ایک اچھوہنی فوج بطرف درجودھن کے بھیجدی اور بعوض اوسکے خود تنہا
(अक्षौहिणी)
طرف پانڈوان کے رہے لیکن درجودھن سے اقرار نہ لینے سلاح کا اپنے ہاتھہ مین کرلیا بھیشم جی نے جو یہ سنا
تو رہنا بھگوت کا طرف پانڈوان کے صرف بباعث بھگت بتسلتا کے جانکر بحالت پریم بے محابا یہ بات
زبان پر لائے کہ جو بھگوت کو چکر نہ پکڑوا دون تو گنگا اپنی ماتا کو شرمانے والا ہون اور راجہ سنتن کا بیٹا نہین
(चक्र)
جب لڑائی شروع ہوئی تو ایک روز بھیشم جی نے فوج پانڈون کو زیر و زبر کرکے ارجن کو اپنے تیرون
سے ایسا دبایا کہ قریب تھا تنگ اور عاجز ہوکر ہلاک ہوجاوے بھگوت جو رتھہ بان تھے یہ حال متغیر
اور پریشان اپنے بھگت کا نہ دیکھہ سکے اور بمقتضاے بردھ بھگت رچھکتا کی سے چکر ہاتھہ مین لیکر
(रसिकता)
طرف بھیشم جی کے دوڑے بھیشم جی بھگوت کو آتا دیکھکر اور بھگت بتسلتا کا خیال کرکے پریم آنند مین
مگن ہوگئے اور شور سروپ بھگوت کا دیکھنے مین اسقدر مصروف ہوئے کہ کچھہ خبر اپنی اور تیر و کمان
غرق ۱۲
کی نہ رہی بھگوت جب نزدیک پہونچے اور یہ حال بھیشم جی کا دیکھا تب اپنا اور اونکا عہد یاد آیا اور ہنسکر
لوٹ آئے اس چرتر سے ہرگز یہ خیال نہین ہوسکتا کہ بھگوت ایک بھگت کی خاطر دوسرے بھگت کا قتل کردیتے لیکن

یہ بات ثابت ہوتی ہی کہ بھگوت اپنی بھگتونکی دلجمعی فرماتے ہین کہ مین اپنی بھگتون کی سہای یا انکا عہد پورا کرنے کے واسطے اپنی عہد اور بید مرجاد پر نگاہ نہین کرتا ایک اعتراض خفیف یہ پیدا ہوا کہ بھگوت بھگت مثل عورت پتی برتا کی تابع مرضی مالک کی ہوتے ہین بھیشم جی نے جو یہ ہٹہ کی کہ بھگوت کو سلاح پکڑوا دونگا اسکی کیا وجہ ہے سو واضح ہو کہ بھگتون کی چرترون مین مثل بھگوت چرترون کی چون و چرا کو دخل نہین ہے معلوم اوسوقت کیا خیال تھا اُلا نظاہر دو ایک سبب یہ معلوم ہوتی ہین کہ بھیشم جی کو شاسترون سی معلوم تھا کہ جو بھگوت چکر سی قتل ہوتا ہے اوسکو آواگون نہین ہوتا اسواسطے بھیشم جی کو یہ خیال ہوا کہ آخر اس لڑائی مین قتل فوج درجودھن شدنی ہے لیکن جو بھگوت چکر سی مارا جاوی غنیمت ہی اسواسطے بھگوت کو چکر پکڑوانے کا عہد کیا علاوہ ازان بھگوت بھگتون کا دستور ہی کہ کسی حالت مین ہون بھگوت دھیان سی خالی نہین رہتی سو بھیشم جی کو یہ خیال ہوا کہ ایسا نہو بروقت لڑائی کی بھگوت کا دھیان چھوٹ جاوی کسواسطے کہ بھگوت کی بیرس روپ کو کبھی نہین دیکھا تھا مادھرج روپ کا دھیان کیا کرتے تھے سو واسطے دیکھنے بیرس روپ کی یہ تدبیر کری اور یہ بات اون اشلوکون کی مطلب سی پیدا ہوتی ہے کہ جو بروقت پرم دھام ہونے بھیشم جی کے بھگوت دھیان مین لکھے ہین اور سورداس جی کا پد بھی مؤید اس مطلب کا ہی کہ مطلع اوسکا یہ ہے پد واپٹ پیت کے پھہران + کر گہ چکر چرن کی دھاون نہین بسرت وہ بان + عرصہ تک سر شیّا پر رہنی کا سبب بموجب نوشتہ مہابھارتھ کے یہ ہی کہ اونکے والد نے دعا قادر رہنے کی ملک الموت پر اونکو دی تھی سو واسطے مشہور ہونے بزرگی و شکتی اپنے والد کے باون روز تک سر شیا پر رہی و باختیار خود جسم کو چھوڑا اور اصل سبب یہ ہے کہ بھیشم جی کو یہ منظور تھا کہ بھگوت کا روپ انوپ دیکھتے ہوئے دیہہ تیاگ کرون سو اگرچہ مابین اس عرصہ کے ایک دو دفعہ بھگوت سے درشن ہوئے لیکن حسب دلخواہ فرصت نہ تھی اسواسطے باون روز تک سر شیا پر رہی جس روز خوب فرصت مین بھگوت کے درشن ہوئے اوس روز اسطرح سے بھگوت دھام کو گئے کہ سامنے آنکھون کے خود بھگوت سب سوبھا کے دھام موجود تھے اور دل مین بھگوت کے چرتر اور زبان پر نام مبارک تھا

کتھا ۳

सुरथ सुधन्वा سورتھ سودھنوان ہر دو برادر حقیقی پسران راجہ ہنس دھج ایسے پرم بھگت اور شاستر دان و عامل ہوئے کہ بھگوت نے جنکو درشن دیے اور بھگوت روپ کو دیکھتے ہوئے پرم دھام کو پہونچے جب اسپ جگ راجہ جدھشٹر کا راجہ ہنس دھج موصوف کے ملک مین پہونچا تو راجہ نے گھوڑے کو پکڑ لیا اور محافظان اسپ کے ساتھ واسطے لڑائی کو طیار ہو کر حکم دیا کہ صبح کو جو رزمگاہ مین حاضر نہوگا تو گرم تیل کے کڑاہ مین ڈالا جاویگا سو سب فوج حسب الحکم حاضر ہوئی لیکن

پتی برتا

چکر

۵۱ بھیشم جی کا ... بھگوت کو ... زیادہ ... ۱۲

۵۲ اس ... کا پد ... مانند ... چکر ... نہ ... ۱۲

سودھنوان پھر خود راجہ جب طیار ہوکر چلا تو اوسکی استری نے کہا اوسی روز استری دھرم یا ہیانہ سو فارغ ہوئی تھی
درخواست رت دان کی کری سودھنوان نے دھرم کو بچار کر تعمیل حکم شاستر کی اور ادای فرض استری کا اول
جانا اور بعد فراغ رزمگاہ میں حاضر ہوا اسلیے اور لکھت وزیران راجہ کو سودھنوان کے ساتھہ حسد تھی اسواسطے
بحضور راجہ شاکی دیر سی اور عدول حکم کی ہوئی اور عذرات سودھنوان پر فتوا عدم جواز کا لگایا آخر گرم تیل
کے کڑاہ میں ڈالدیا بھگت رچھک مہاراج نے جسطرح پرہلاد پر آتش سوزان کو سرد کر دیا تھا اسیطرح اوس تیل
مجسم آتش کو بھی سرد کر دیا کہ سودھنوان اوسمیں اشنان کرنے لگا معاندین کو خیال ہوا کہ شاید تیل خوب گرم
نہوگا واسطے امتحان کو ایک ناریل اوسمیں ڈالا کہ فی الفور جلکر پھٹ گیا اور ایک ٹکڑہ اسکا شنکہ کی پیشانی پر
اور دوسرا لکھت کی اس زور سے لگا کہ دونوں مر گئے اور سزا اپنے کردار کو پہونچے فی الحقیقت بھگت دروہ
(دشمنی ۱۲)
کرکو اون پانچو رلکھت نہیں بھگت کرو ہی یہ ہیرن کرپا سندھو کو سانچھ بعد ازان سودھنوان ارجن کے
مقابل ہوا اور ایسا لڑا کہ ارجن کو تنگ کر دیا خود بھگوت کہ اسوقت رتھبان ارجن کے تھے اوسکی ہر ایک حملہ اور
تیر کے زور کو دیکھکر واہ واہ اور آفرین کرتے تھے ارجن یہ ستایش اور تعریف نہ سہار سکا اور ایک تیر تیز و
تند نکالکر بولا کہ اس تیر سے سودھنوان کو ہلاک کرونگا سودھنوان نے جواب دیا کہ میں اس تیر کے راستہ ہی میں
دو ٹکڑے کر دونگا جب ارجن نے اوس تیر کو چھوڑا تو سودھنوان نے ایسا تیر مارا کہ راہ میں ہی دو ٹکڑے ہو گیا لیکن چونکہ
ارجن پرم بھگت تھا عہد اوسکا اسطرح پورا ہوا کہ بعد کٹ جانے اوس تیر کے نصف تیر کہ جسمیں پیکان تھی سیدھا
سودھنوان کے سر پر پہونچا اور سر اوسکا تن سے جدا کر دیا پھر سورتھ اوسکا بڑا بھائی مقابل ہوا اور وہ بھی سودھنوان
سے بڑھکر لڑا ارجن نے ایک تیر لیکر عہد کیا کہ اس تیر سے قتل کرونگا اور سورتھ نے کہا میں تجکو رتھ سے اولٹ دونگا
بعدہ ارجن نے اوس تیر کو چھوڑا کہ سر سورتھ کا علیحدہ ہو گیا لیکن بعد جدا ہونے کے اس زور سے ارجن کے رتھ میں
آکر لگا کہ رتھ ارجن کا اولٹ گیا اور ارجن و سری کرشن مہاراج زمین پر گر پڑے سر ان دونوں بھائیوں کے
شیوجی کی رنڈمال (کھوپڑیوں کی مالا) میں پہونچے اور پران بھگوت میں سما گئے مطلب شیوجی کا اپنی رنڈمال رکھنے سے واسطے اس
ہدایت کے ہے کہ بھگوت بھگتون کے درجہ کو دیکھنا چاہیے کہ جنکا سر سبب تن ایشرون کے ہوتا ہے یا یہ بات
شیوجی نے سمجھی کہ یہ دونون بھائی ایسے پرم بھگت تھے کہ انکا درشن ہر وقت واجب ہے اسواسطے اپنی مالا میں اون سرون کو رکھا
یہ خیال فرمایا کہ بھگوت کے حصہ میں تو اونکے پران آئے ہمکو بھی تو کچھ ملنا چاہیے اسواسطے دو سر اپنی مالا میں رکھکر شاستر کے
احکام کی تعمیل اور بھگت بھگتی کو سب کچھ طاقت ہے [illegible]

راجہ ہنسدھوج

پرم بھگت اور سادھ سیوی ہوئی لیکن دھرم شاستر کی تعمیل از بس واجب اور لازم سمجھتے تھے اسواسطے انکی کتھا مین
تحریر کیے گئے یہ راجہ پاٹن شہر کے راجپوت تور بنیاد دہی بین مثل راجہ شیوی کے اور دان دینے مین مثل
دھیچ کے اور ایفاے وعدہ مین مثل بل راجہ کے اور بھگوت بھگتی مین مثل پرھلاد کی تھے کہ ان سب کا ذکر
اس بھگت مال مین مندرج ہی اور رچھوار نشٹھا بین مثل راجہ جگدیو کے ہوئے کہ حال اوسکا اسجگہ لکھا جاتا ہے
راجہ جگدیو موصوف شجاع وعادل وسخی تھا اور رچھوار نشٹھا اسقدر تھی کہ ایک نٹنی نے تماشا راجہ کے روبرو کیا
اوسکو راگ اور ناچ اور کلا وغیرہ سی محظوظ ہو کر فکر واسطے انعام کے کرنے لگا لیکن بمقابلہ اوسکی ہنر کے کچھ
خیال مین نہ آیا بجز اسکے کہ سر اپنا اوسکو بخش دیوی نٹنی نے عرض کیا کہ جب ضرورت ہوگی لیجاؤنگی اور یہ عہد کیا
کہ انعام کا دینا اس راجہ پر ختم ہو گیا واسطے انعام کے دست راست کسی کے سامنے دراز نہ کرونگی بعد اسکے
دوسرے راجہ کے سامنے جو تماشا اوس نٹنی کا ہوا اور وہ انعام دینے لگا تو نٹنی نے دست چپ واسطے انعام کے پسارا
راجہ ناراض ہوا اور سبب پوچھا نٹنی نے بیان کیا کہ دست راست راجہ جگدیو کے نذر ہو چکا ہی اوسکی سوای اور
کون ایسا دانی ہی کہ جسکے روبرو ہاتھ پھیلاؤن راجہ مذکور نے کہا کہ مین دہ چند راجہ جگدیو سے دی سکتا ہون بیان کر
کہ اوسنے کیا دیا ہی بعد گفتگوی بسیار کے راجہ نے عہد کیا کہ جو راجہ جگدیو نے دیا ہی اوس سے دو چند بالضرور دونگا نٹنی پاس
راجہ جگدیو کے گئی اور اوسکا سر لیکر راجہ کے پاس آئی اور روبرو رکھکر بیان کیا کہ راجہ جگدیو نے سر اپنا مجھکو
بخشا تھا سو موجود ہی تو بھی ایفاے اپنے وعدہ اور عہد کا کر راجہ مذکور شرمندہ ہو کر اوٹھ گیا اور پھر نٹنی کو صورت
اپنی نہ دکھائی نٹنی مذکور نے سر راجہ جگدیو کا اوسکی نعش پر رکھکر وہ راگ کہ جس سے راجہ موصوف خوش ہوا تھا گایا کہ فی الفور
زندہ ہو گیا اور یہ رچھوار نشٹھا اوسکی تمام جہان مین مشہور ہوئی ایک اور ذکر راجہ جگدیو کا ہی کہ کسی راجہ کی لڑکی
اوسپر عاشق ہو گئی اور پیغام شادی کا بھیجا راجہ جگدیو نے قبول نہ کیا والد دختر مذکور نے کسی بہانہ سے راجہ جگدیو کو اپنے
شہر مین بلوا کر معرفت وزیران کے اوسکو فہمایش کرایا اور دختر نے بھی اپنا تعشق اور اضطراب ظاہر کیا لیکن راجہ جگدیو نے
قبول نہ کیا آخر یہ نوبت پہونچی کہ اوس دختر بد اختر نے سر راجہ جگدیو کا واسطے دیکھنے کے کٹوا منگایا لیکن اس حالتین بھی
بھگوت نے راجہ جگدیو کا ایسا عہد پورا کیا کہ بیجان سر نے صورت اوس دختر کی نہ دیکھی حالانکہ چند دفعہ وہ دختر مقابل
چہرہ کے گئی لیکن جسوقت وہ سامنے آتی تھی اوسیوقت چہرہ راجہ کا دوسری طرف کو پھر جاتا تھا مطلب یہ نکلا کہ
عورات سے پرہیز ہو تو اسقدر ہو اور بیشک قرب عورات کا واسطے سالک کے ایسا مضر ہی کہ کبھی بھگوت کی حصول کا
پرم آنند نزدیک نہین آنے دیتا بھگوت وغیرہ پورانون مین ہزار جگہ اس بات مین ہدایت ہی قصہ کوتاہ یہ راجہ سر داس بھی

رجھوار نشٹھا مین ایسی ہی تھی گویا تو وہ کل مین مثل آفتاب کے ہوئی ہے ارجن کی کلجگ مین یہ راجہ دھرماتماؤن مین
بڑی جس والی گذری ہے اور تلک و مالا وغیرہ بھگوت بھیکھہ و سادھوسی جو کچھہ محبت تھی اوسکا تو بیان نہین ہوسکتا
یکہزار یہ ہی کہ ایک دفعہ نصف شب کو واسطے رفع حوائج ضروری کے بالاخانہ پر جانیکا اتفاق ہوا وہان اپنی دختر کو
ایک فقیر کی بغل مین برہنہ سوتا دیکھا چادر اپنی اون دونون پر ڈالکر چلے آئے صبح کو جو وہ دونون اٹھے تو چادر کو پہچان کر
خائف و ہراسان ہوئے اور فقیر نابکار نے ارادہ فرار کا کیا لیکن راجہ نے بنظر دھرم کو بچار کر کچھہ نہ کہا بلکہ جب اوس
فقیر کو نادم اور پشیمان دیکھا تو اوسکے قدمون مین اپنا سر رکھا اور صرف اسقدر ہدایت کافی سمجھی کہ ایسے کامون سے
تمھاری طریق کی مذمت ہوتی ہے اور مجھکو سننا مذمت کا ناگوار ہے اسواسطے ایسے کام پردہ کے ساتھہ کرنا چاہیے چونکہ راجہ بھگوت
بھگت تھا اسقدر ہدایت واسطے اس فقیر کے مثل پرم منتر کے ہوئی کہ بدکاری کو چھوڑکر بھگوت بھجن مین مصروف ہوا
غور کرنا چاہیے کہ اسقدر تحمل اور رحم و عیب پوشی و اعتقاد سواے ہر بھگتان کے اور کس مین ہے ۔

نشٹھا دوم بھاگوت دھرم پرچارک یعنی رواج دہندگان بھگوت بھگتی مشتمل بر کتھا بست بھگت

سری رگھنندن سوامین کی بیاس اوتار کو ڈنڈوت ہی کہ واسطے اودھار جگت کی بیدون کو ترتیب اور برمھہ سوتر اور
مہابھارتھہ اور اٹھارہ پوران و سمرتی کو تصنیف کرکے بھاگوت دھرم کا رواج دیا اور چرن کملون کی کلس ریکھا کو
ڈنڈوت ہی کہ مہا مدہ بتر اشر اور پاپ کے پہاڑون کو نیست و نابود کنندہ ہی بھاگوت دھرم اسکو کہتی ہین کہ بھگوت
بھگتی کے متعلق جو کچھہ کیا جاوے یعنی سیوا پوجا بھجن سمرن کیرتن وغیرہ اور پرچارک کے معنی رواج دہندہ کے ہین
اگر کسی کو یہ شبہ ہووے کہ دھرم نشٹھا جو اول تحریر ہوئی اوسمین اور بھاگوت دھرم مین کیا فرق ہے سو واضح ہو کہ
دھرم نشٹھا تو مراد کرم سے ہے خواہ وہ کرم سکام ہون یا نسکام اور بھاگوت دھرم اوسکو کہتے ہین کہ جو نسکام کرم
اس جنم خواہ جنمہای ماضیہ مین کیے ہین اور اونکو بھگوت کی نذر کرکے بھگتی حاصل ہوئی ہے اوس بھگتی کے
متعلق جو کچھہ کرنا واجب ہے وہ بھاگوت دھرم ہے جبکہ بھاگوت دھرم مین سالک کا دل لگا اور ہر وقت
ظاہر و باطن کی توجہ اوسطرف رجوع ہوئی تو دیگر کرم کرنے نکرنے کا اختیار ہے اور اکثر آچارجون کا اتفاق
اس بات پر ہے کہ کرمون کے بدولت بھگوت بھگتی حاصل ہوتی ہے جب تک کہ استغراق اور
محو کے درجہ کو نہ پہونچے تب تک جو کرم مثل سندھیا وغیرہ کے فرض ہین اونکو کرتا رہے اور واضح ہو کہ
اگرچہ بظاہر یہ دو بات مختلف سی معلوم ہوتی ہین لیکن حقیقت مین کچھہ اختلاف نہین کسواسطے کہ جو
شخص بھاگوت دھرم مین بدل متوجہ ہے وہ جو کرم کرتا ہے وہ سب متعلق بھگوت بھگتی کے ہین اونکو کرم

نہ سمجھنا چاہیے سو اوس بھاگوت دھرم کے کہ جسکا بیان ہوا پرچارک یعنی رواج دہندہ مثل کشتی کے ہین کہ خود
پار جاوین اور اورون کو بھی اتار دیوین ترن تارن جو لفظ مشہور ہے وہ سالکان موصوفین کے واسطے ہے
اگرچہ رواج دہندہ بھاگوت دھرم کے خود بھگوت ہین کہ برہما جی کو بید کا اوپدیش کیا اور بید کے موافق بھاگوت
دھرم نے رواج پایا لیکن بمقتضای کلیوگ اسقدر توجہ اوس دھرم کے رواج مین فرمائی کہ بید اور برہما بھی چھپ
پڑ رکھا اور چند تدبیر دیگر پیدا کردی یعنی بھگتون اور رکھیشرون کی زبان سے سوتر اور تنتر اور سمرتی اور بیدانت
वेदान्त स्मृति तंत्र सूत्र
پاتنجل نیایا وغیرہ چھہ شاستر و بالمیک رامائن و مہابھارت وغیرہ اتہاس و پوران تصنیف کراکر اونکے موجب رواج
इतिहास मीमांसा पातञ्जल
اس بھاگوت دھرم کا ہوا اور لوگ انکا سرون کیرتن کرکر کرتارتھ ہوئے اور ہوتے ہین بعد ازان جب بھگوت نے دیکھا
کہ لوگون کی طبیعت طرف مضامین شاعرانہ کے راغب ہے تو بذریعہ ناٹک و چمپو و کاویہ و ساہت شاستر کی ہدایت کی
साहित्य काव्य चम्पू नाटक
اور جب اونکی فہم سے لوگونکی عقل کو کوتاہ دیکھا تو تصنیف شرح کا رواج دیا اور جب اونکو بھی لوگ بخوبی نہ
سمجھ سکے تو بہاشا اچاریون کو جیسے گسائین تلسی داس و سورداس و نابہا و اگرداس و نند داس کرشن داس وغیرہ کے
کلجگ مین پیدا کرکے بہاشا مین چرتر اور بھاگوت دھرمون کو تصنیف کرایا اور اوسکا رواج دیا علاوہ ازان دوسری
تدبیر واسطے رواج اس بھاگوت دھرم کے یہ کری کہ خود زبان مبارک سے فہمایش اون دھرمونکی فرمائی اور بھیر
بھیشم جی مہارانی اور اپنے پارشد و برہما و شیو و سنکادک و نارد و شنکر اچارج و برہسپت و بشسٹ و بیاس وغیرہ
ہزارہا رکھیشرونکو دنیا کر ہدایت اور افزایش اون بھاگوت دھرمون کی کری اور زمانہ کلجگ مین شری اچارج
اور رامانج سوامین و نمبارک سوامین و مادھو اچاریہ و بشن سوامین و ولبھ اچارج و ہت ہربنس جی وغیرہ مہان
اچارج اپنے بہبوتی کلا و انس و آویش اوتار سے ظاہر کرکے ابتک جن کی کرپا سے کرورون جیو مہاپاپی تکا
आवेश अंश विभूति
اودھار ہوتا ہے پھر تیسری تجویز یہ کی کہ اپنے مندر و مورتی و عبادتخانہ مثل بدرکا شرم وغیرہ اور
اپنے دھام مثل اجودھیا و متھرا وغیرہ اور تیرتھ مثل گنگا جمنا پشکر وغیرہ پیدا کیے کہ اونکی بدولت بھگتی کا
رواج ہوا مطلب اس تحریر سے یہ ہے کہ بھگوت کو رواج دینا اپنے بھاگوت دھرم کا اور قائم رکھنا اوسکا اسقدر
منظور ہے کہ جب کبھی اندک بھی اوسمین خلل آتا ہے یا کوئی حارج ہوتا ہے تو خود اوتار لیکر اون حارجان کا
قتل کردیتے ہین اور اپنے دھرم کو قائم رکھتے ہین چنانچہ گیتا مین بھگوت نے فرمایا ہے کہ ای ارجن جب جب
دھرم مین کمی آتی ہے اور ادھرم کی ترقی ہوتی ہے تب مین خود واسطے سہای اپنے بھگتون کے اور ناس
کرنے دشٹون اور قائم کرنے اپنے دھرم کے اوتار لیتا ہون پس بہت ضرور اور لابدی ہے

کہ جہانتک ہوسکے رواج بھاگوت دھرم مین سعی و کوشش کری کہ اوس سے رضامندی بھگوت کی جو سب مقدمات پر
مقدم تر ہے ہوتی ہی اور رواج دہندہ بھی بھی اوتار بھگوت کا تصور کیا جاتا ہی ایک جگہ شاستر مین لکھا ہے
کہ جو کوئی ایک شخص بھی کو بھگوت کے سنمکھہ کر دیتا ہے اوسکو دس ہزار اسمید جگ کا پھل ہوتا ہی بھگوت کتھا
کرانی ٹھاکر دوارہ وغیرہ دیومندر عبادتخانہ دھرم سالہ باغ تالاب پاٹھہ سالہ چاہ وغیرہ ایسی عمارت کہ جنکے
سبب سے بھگوت بھجن کرنیوالون اور خلقت کو آرام ہو طرح دینی بھگوت چرترون کو تصنیف کرنا اور شرح پوتھی ہای
متقدمین کی بنانی ادھرم سے ہٹا کر بھاگوت دھرم مین لگا دینا سدا برت وغیرہ ہر جگہ اور بالخاص مثل بدکاسرم
و اجودھیا و ہردوار وغیرہ معبد کلان پر جاری کرنی بروز ایکادشی و دیگر بھگوت برت مین جاگرن (जागरण) کرنا اور سماج
بھگوت کیرتن کا ہونا اور جس روز کہ بھگوت کے اوتار ہوئے ہین اوس روز اور دیگر تیوہارون کو بھگوت کا
تیوہار جانکر کمال خوشی اور محبت اور دھوم دھام کے ساتھہ اوتساہ کرنا اور برہمیا یعنی علم کے پڑھنے مین کوشش
کرنی و علی ہذا القیاس ایسے ہی اور کام کہ جنکے سبب سے لوگون کو طرف بھگوت کے رجوعات اور رغبت ہو کرنی (उत्साह)
یہ سب اسباب افزایش بھاگوت دھرم کے ہین جو شخص کہ بھگوت بھگت ہین اور صرف واسطے اودھار اور
اوپکار لوگون کے اونکی توجہ ہے اونکی تعریف توصیف تو کس سے ہوسکتی ہے کہ کرتار تھہ روپ ہین لیکن
جو شخص واسطے نیکنامی اور نمایش وغیرہ دنیا کے اس بھاگوت دھرم کا پرچار کرتا ہے وہ بھی بھگوت کو
عزیز ہے کہ اوسکے بدولت ہزارون لاکھون کو فیض عام ہوتا ہے اور بالیقین کہ اوس دھرم کے ثواب
اور کسی بھگت کی دعا سے اوسکا دل کبھی بھگوت مین رجوع ہو جایگا مہا بھاگوت دھرم کے رواج
دینے والون کی شاسترون مین اس درجہ نہایت سی لکھی ہے کہ جسکا بیان نہین ہوسکتا اور ایک کتھا
(अनन्ताचा) چارج کی جو پوتھی پرپن امرت مین مندرج ہی یاد آئی کہ اوس سے مہا ایسے بھگتون کی ظاہر ہوتی ہے
مابین ٹھاکر دوارہ اور شہر کے راہ آمد و شد مین غار پڑ گیا اور راستہ خراب ہو گیا اننتا چارج موصوف خود ٹوکری (प्रपन्नामृत)
اور پھاوڑا لیکر اوس غار کو بھرنے لگے تا کہ لوگون کو تکلیف آمد و رفت کی نہووی اور استری کہ حاملہ تھی
اوسکو بھی اس خدمت مین شامل کیا جب ایام وضع حمل کے قریب آئی اور استری ممدوحہ کو بسبب ڈھونی
ٹوکری کی تکلیف ہونی لگی تو بھگوت نے مزدور کا روپ بنا کر استری ممدوحہ کو فرمایا کہ تمھاری عوض مین ٹوکری ڈھوتا ہون
تم آرام کرو بعد تھوڑی دیر کے اننتا چارج نے دیکھا کہ بجای عورت کے کوئی مزدور ٹوکری ڈھوتا ہی سونٹا لیکر دوڑے
اور فرمایا کہ تو کون ہی جو ہماری حصہ مین زبردستی شریک ہوتا ہی جب نزدیک پہونچے تو بھگوت کو بخبر گرنے کے اور کوئی

تدبیر نہ سوجھی اور مندر مین جا گھسے نندا چارج جی کہ سونٹا لیے پیچھے تھے جو مندر مین پہونچے تو بھگوت کا جسم مبارک مٹی او
گرد مین بھرا دیکھا جان گئے کہ خود بھگوت اسی پر رحم کرکے ٹوکری ڈھوتے تھے نندا چارج جی نے دست بستہ پریم مین
مگن ہو کر عرض کیا کہ مہاراج کار غلامی غلامون کو لائق ہے نہ آقا کو درینصورت ہر ایک کو بقدر اپنے اپنے حوصلہ اور اعتقاد
کو لازم واجب اور لازم ہی کہ اس پریم دھرم کی سواج مین ہمہ تن دل وجان سی کوشش کری جس کسیکو جس
کسی زبان مین علم نصیب ہوا ہے اور شاعری کی طرف توجہ ہے تو بھگوت چرترون کو تصنیف کرے لیکن صدہا شاعر
دیکھنے مین آئے سوای واہیات بکواد کے مطلق اونکو اسطرف توجہ نہین بعض سے جو گفتگو ہوئی کہ تم بھگوت کے چرتر بیان
کرکے کسواسطے اپنی گویائی او ظاہر باطن کو پاک نہین کرتے تو کسی نے جواب دیا کہ صاحب ہم وحدانیت کا بیان کرتے ہین
اور بعض نے فرمایا کہ بندش مضمون کی اسی طرز پر اچھی ہوتی ہے کہ جیسا رواج ہے اور بعض کا یہ قول ہے کہ شاعرون
کا دل سوای فکر مضمون کے دوسری طرف نہین جاتا یہی تو عبادت ہے اور علی ہذا القیاس ایسے ہی دیگر جوابات معقول
وواہی دئیے مین شرح اون جوابات کی اور پھر اونکا قدح کرنا داخل مزخرفات مثل انکی شاعری کے سمجھا خلاصہ
کلام کا یہ ہے کہ جس شاعری و تصنیف مین بھگوت چرترون کا بیان نہین وہ محض ناکارہ اور پوچ ہے گو سبب قاعدے
شاعری کے اوسمین اواہوی ہون گسائین تلسی داس جی نے ایسی تصانیف کے واسطے راست فرمایا ہے بدہ بدّی سب
بہانت سنواری + سوہ نہ لسن بنا بر ناری + یعنی بلا بھگوت چرترون کے جو تصانیف سب قاعدے سے درست بھی ہون
لیکن ایسی ہین کہ جسطرح کوئی عورت خوبصورت مثل ماہتاب کے بلا پارچہ و برہنہ اچھی معلوم نہین ہوتی اکثر معاملات کا
رواج دھرم پر دولت ہے سو دولتمندون کو خوب معلوم ہے کہ دولت کسی کے گھر نہ پہلے قائم رہی نہ اب رہیگی ہاتھ خالی آئے
اور اسیطرح چلے جاوینگے اس دولت کا نام مایا اور لچھمی یعنی بھگوت کی لونڈی برتا اسی سے ہے جہان اسکا خاوند رہیگا وہین
وہ رہیگی ورنہ فوراً چلی جاویگی مطلب یہ ہے کہ اگر دولت کو براے دوام قائم کرنا چاہے تو بھگوت کی راہ پر اوسکو خرچ کرکے
ہمیشہ بھجن اور سیوا مین مصروف رہے ہزارہا ساہوکار اور امیر ہو گذرے کسی کا نام بھی کوئی نہین جانتا اور جن لوگون نے
دیو مندر تالاب دھرم سالہ معابد وغیرہ بنوائے اب تک اونکا نام روشن ہے اور آیندہ رہیگا پس بڑی افسوس کی بات ہے
کہ دولت کو پاکر بھگوت و دھرم کا رواج نہ دے الیشر اور جیوا اور سنسار اور سرگ (بہشت ۱۲) اور نرک (دوزخ ۱۲) اور بھگتی اور گیان اور بیراگ
اور دیگر بیوہار مذہب کا جاننا دھرم اور بدیا یعنی علم کے ہے جب سے چارون برن یعنی براہمن چھتری بیس شودر مین سے
شاستر کا پڑھنا موقوف ہوا تب سے سب دھرمون کا ناس ہو گیا ملک دکھن یعنی چینا پٹن مین تیلنگ دیس اور
و بارہ ملیبار مین دستور ہے کہ اگر کسی کا لڑکا شاستر پڑھنے مین شرارت کرتا ہے تو والی اوسکے باطلاع

حاکم یا بجولانہ پاٹھ شالہ مین بھیجتے ہین اور جبتک شاستر نہین پڑھ لیتا جولانہ نہین نکالتے اس سبب سے
اوس ملک کے سب لوگ اپنے دھرمون پر قائم ہین بلکہ براہمن سے لیکر نیچ قوم تک کوئی شخص اسلئے اوپاسنا سے
उपासना
خالی اور ناواقف نہین اور دام تزویر مخالفین مین کم آتے ہین اسواسطے جہانتک ممکن ہو خویش و بیگانہ کو شاستر
کی پڑھنی پڑھانی کی ہدایت کرتا ہو اور اگر سنسکرت نسمجہ نہ پڑھ سکے تو بھاکھا پڑھ لینا مطلب کو پہونچا دیتا ہے گسائین تلسی داس جی
کی رامائن اور سورساگر کو سمجھا دیگر مصنفون کو بھگوت نے یہ پرتاپ اور معجزہ بخشا ہے جو نیم کرکے پڑھتے ہین ضرور بھگوت
کی پریت ہو جاتی ہے وعلی ہذا القیاس نند اس کرشن اس اگرداس چھیت سوامین پرمانند وغیرہ کی تصانیف کا
حال ہے اور بھگت مال کا ذکر ابتدا مین تحریر ہوا بھگوت کتھا کا کرانا اور اوسکے سننے کی ترغیب دینی لواحقین
اور اولاد کو جسطرح واسطے حصول دنیا کے علم مروجہ پڑھانے کی فکر ہوتی ہے اسیطرح بھگوت کی طرف رجوع کرنا اور
بشن سہسر نام و گیتا و استوراج وغیرہ بھگوت استوترون کا پڑھا دینا بہت ضروریات سے ہے جو شخص اپنی اولاد اور
لواحقین کو بھاگوت دھرم مین رجوع نہین کردیتے اور دھرم کے متعلق علم نہین پڑھاتے تو جو گناہ اونسے مدت العمر
مین ہوتے ہین اونکے بزرگون کے ذمہ ہے کیونکہ اسواسطے کہ بموجب شاستر کے پڑھا دینا اون علوم کا اونپر فرض تھا اور جنکی
اولاد بھگوت بھگت ہوتی ہے تو اپنے بزرگان کو بھی دوزخ سے نکالکر مکت کردیتے ہین گواہی پر ہلاد وغیرہ بھگتون
کی کافی ہے جگر پاسندھو نندن بندہ سے سکھنندن مہاراج کچھ اس خانہ زاد کی طرف بھی نگاہ ہے کہ سوا آپ کی
دینبندھو
चरन कमलों —
چرن کملون کے اور کوئی سرن و پناہ مجھکو نہین اگر میرے اعمال افعال پر نظر ہو گی تو ہشیار جنمون تک ٹھکانا میرا
لگنا غیر ممکن ہے اسواسطے صرف کرپا اور رحم کا امیدوار ہون اگرچہ یہ بات جانتا ہون کہ جسقدر مکھیہ اور سنساری
لوگون کے سامنے دست بستہ اپنی عاجزی وغیرہ کا بیان کرکے چاپلوسی اور منت خوشامد کرتا ہون اور خوف سے
جیواس ہو کر اونکی رضامندی کے سب مقدمات پر مقدم تر سمجھتا ہون اگر اوس سے ہزاروان حصہ بھی آپکا خوف کرکے
بھجن مین مصروف ہون تو ایک لحظہ مین بیڑا پار ہے لیکن یہ دل کم بخت ایسا مہاپاپی اور زبردست ہے کہ بھول کر بھی
اوسطرف متوجہ نہین ہوتا اگر اب بھی یہ نالائق و مت مند ایسا جتنون آپ کا کرتا رہے تو جلد از جلد اپنی مراد کو پہونچ جاوے
جمنا جی کے کنارہ ایک باغچہ پرم منوہر ہے کہ جسمین نہرین جاری ہین اور روش بندی کمال خوبصورتی کی ساتھ بنی ہے سب
قسم میوہ جات اور پھولون کے درختون پر بیل سرسبز چھائی ہین اور بیچ مین پھلواری رنگا رنگ پھولونکی بہار دیتی ہے
مور او طوطی اور مینا اور سارس اور ہنس اور کبوتر وغیرہ اپنی آواز اور چہچہے سے خواہ نخواہ طبیعت کی کشش
کرتی ہین اس باغچہ مین سری نند نندن سوبھا دھام اپنے سکھاون کے ساتھ طرح طرح کی سیر اور بازی مین

مصروف ہین چہرۂ مبارک کی سوبھا کو تمثیل سورج و چندرمان و جواہرات یا کسی پھول کمل و گلاب وغیرہ کی دیجاوے تو
اونمین ایک ایک قسم کی زیبایش ہی اور اس چہرہ دلربا مین اون سب کی خوبصورتی یکجا جمع ہی مکٹ جڑاؤ مور پچھہ
کا سر پر کانونمین کنڈل کہ پھولونکے گچھے انہین گتھے ہین اور لٹکن یعنی چھوٹا سا بلاق کہ جسمین موتی لٹکتا ہی ناک مین
گلے مین موتیون کی کنٹھے اور سبزہ وغیرہ جواہرات کی مالا اور سپید پھولون کی مالا ہی کڑے اور پہونچی ہاتھون مین
زردوزی باگھے پر دوپٹہ کہ جیسا بروقت کھیلنے کے باندھا جاتا ہی بندھا ہوا پیتامبری دھوتی پہنی ہوئے
چرن کملون مین کڑا اور جھانجھن سوبھت ہین اور کھیل کی دوڑ دھوپ مین جو پسینا آگیا ہی تو اوسکے چھوٹے چھوٹے
بوند چہرہ پر جھلکتے ہین اور زلفین گھونگھر والی کہ ہوا کے لگنے اور دوڑ نے سے پریشان ہو کر رخسارون پر آتی ہین
ایسی بہار اور سماں پیدا کرتی ہین کہ دیکھنیوالون کا دل زبردستی ہاتھ سے جاتا ہی + کتھا ब्रह्माजी برہماجی جگت
کی پتا بھگوت بھگتون اور سب دھرم پرچارکون مین اول بھگوت روپ ہین جب ناپھہ کمل سے انکا جنم ہوا اور پیدا
کرنیکو اپنے سنسار کی پیدا کرنی کی خبر و طاقت پائی تو بھگوت نے بید اونکو عنایت کیے اونکے موافق اول تو سنکادک اور
مریچ وغیرہ رکھیشرون کو ہدایت فرمائی اور پھر اون بھاگوت دھرمونکا جگت مین رواج دیا بلکہ اب تک اونکا برابر
اوپدیش چلا جاتا ہی یعنی برہمہ لوک مین نارد اور سنکادکون کو اپدیش فرماتے ہین اور جو کوئی نیک کرم کر کے اونکے
لوک مین جاتا ہی اوسکو اوپدیش بھگتی اور گیان کا کرتے ہین کہ اوسکی بدولت مکت ہو جاتا ہی چنانچہ یہ بات
سب پرانون سے ثابت ہی جب کبھی اوس بھاگوت دھرم مین خلل آتا ہی اور دیوتا و بھگوت بھگتون کو تکلیف ہوتی ہی
تو برہماجی تدبیر بھگوت کے اوتار ہونی کی کرتے ہین اور دشٹونکا ناس ہو کر بھگوت بھگتی کا رواج ہوتا ہی برہماجی
کی کتھا مفصل پرانونمین تحریر ہین یہان اسقدر لکھنا کافی سمجھا + کتھا शिवजी شیوجی مہاراج کا بھگوت
بھگت اور بھاگوت دھرم پرچارکون مین اول درجہ ہی اگرچہ برہماجی بھی درجہ اعلے مین شمار ہوتے ہین
لیکن بھگت راج خطاب شیوجی ہی مہاراج کے واسطے شاسترون مین لکھا ہی بیانتک بھگوت بھگتی کی رواج مین
کوشش اور فکر ہی کہ کیلاس سے آکر جابجا رکھیشرونکو اوپدیش کیا بلکہ خود اکثر آچارج اور گورو ہوئے چنانچہ
بشن سوامین سنپردا کے آچارج شیوجی مہاراج ہین اور سمارت سنپردا جو بسبب فساد اور
زیادتی سے بودھون کے کم ہوگئے تھے تو شنکر سوامین کا اوتار لیکر پھر جگت مین اوسکا رواج
دیا جو سنپردا مشہور و معروف و مروج ہین اونکی شیوجی ہی مہاراج نے اول شاسترون مین بیان
کیا ہے کہ اوسکے موافق رکھیشر و آچارج جیسے ودیا سنپہ ہوئے بھگوت نام مین اسقدر

سلسلہ ناف کا کمل یعنی ناف ۱۲

اختلاف

اعتقاد ہی کہ کاشی بین صرف اوسکی ذریعہ سی ہر ایک کو مکت دیتی ہین اور جسوقت سمدر بین سی زہر قاتل نکلا اور اوسکی
حدت سی دیوتا جلنی لگے تو سب دیوتا شیوجی کی سرن بین گئی شیوجی مہاراج نی بمقتضای کرم اور رحم کے بھگوت کا
رام نام لیکر اوس زہر کو پان کر لیا اور دیوتاؤن کو اس عذاب عظیم سی چھڑایا ابتک جو شیوجی کی کنٹھ بین
علامت اوس زہر کی قائم اور موجود ہے تو اس ہدایت کی واسطے ہی کہ بھگوت نام کو یہ پرتاپ اور طاقت ہی
کہ زہر قاتل بھی آب حیات کا ثمرہ دیتا ہی یعنی وہ زہر اپنی خاصیت کو چھوڑ کر کنٹھ کا بھوشن ہو گیا بھگت
بھگتی کی رسک اور معتقد اسقدر ہین کہ ایک دفعہ پریم پر ستی جی سی اندکے قصور ہو گیا تھا فی الفور انکا ترک
کیا اور محبت و اختلاط انکی ساتھ بعید از قاعدہ بھگتی و سوامی دھرم سمجھا کہ مختصر حال اوسکا یہ ہی کہ ایک دفعہ
شیوجی مہاراج واسطے سیر کے بھو منڈل بین مع وجہ نندی ستی جی کے تشریف لائی کہین تو رکھیشرون کو
بھگوت بھگتی اور گیان کا اوپدیش کیا اور کہین رام چرترا ون سے سنا بعیہ کے جب کیلاس کو واپس چلے
تب جانا کہ ہری رگھنندن سوامین نی جو اوتار لیا ہی تو اوسی طرف حسب اجازت راجہ دسرتھ کے برای بن باس
تشریف لائی ہین از بس مشتاق درشنون کے ہوئے اور اوس حالت بین درشن پائے کہ جسوقت سری
رگھنندن سوامین تلاش بین سیتا جگت جننی کے جنگل اور پہاڑون بین مثل مجہورون کے پھرتے تھے
واسطے قدمبوسی کے نزدیک جانا تو مناسب نہ جانا دور سے پرنام کرکے اور جی سچدانند جگت پاون کہا ل پریم
سے کہکر روانہ ہوئی ستی جی نی جو وہ حالت پریم شیوجی کی دیکھی تو متعجب ہوئی کہ شیوجی خود ایشر ہین کیا
سبب ہی کہ اونھون نے راجہ کی پتر کو پرنام کیا اور پورن برہمہ کہا اگر یہی اوتار ہو تو کیون مثل اگیانیون کے
تلاش بین پھرتے غرض ایسا شبہ و سنسے ستی جی کو ہوا اگرچہ شیوجی نے بہت سمجھایا کہ یہ راج پتر نہین وہی ایشر ہین
کہ جنکی بھگتی رکھیشرون کو بین نی اوپدیش کری اور جسکو سب پنڈت اور منیشر اور جوگی اور سنت صاف دل سے
دھیان اور بید و پران اگم نیت کہکر بیان کرتی ہین اور پورن برہمہ وبیاپک و سب سے نیارا اور مایا سے
سوا ہین ہین لیکن ستی جی کو کچھ گیان نہ ہوا اور سیتا مہارانی کا روپ دھارن کر کی سری رگھنندن مہاراج کی سامنے
گئی اور رگھنندن سوامین نی فی الفور ستی کا کپٹ جان لیا اور پرنام کر کر پوچھا کہ دھرم کی مریاد شیوجی کہان ہین
اور تم جنگل بین اکیلی کسواسطے پھرتی ہو ستی جی ان الفاظ کی کنایات کو سمجھکر شرمندہ ہوئی اور شیوجی کی طرف چلی راہ بین
کچھ اور بھی پرچا اور مایا رگھنندن سوامین کی دیکھی شیوجی مہاراج نی دھیان کر کی سب حال ستی جی کا جان لیا
اور دلبین کہا کہ ستی نی سیتا میری ماتا کا روپ بنایا اب اسکی جسم سی محبت و اختلاط واجب نہین اوسیوقت ستی جی کو تیاگ کیا

اور پھر اوس ستی تن سے ملاقات نہ کی جب اوس جسم کو چھوڑ کر ہماچل کے یہان جنم لیا اور پاربتی نام ہوا تب حسب الحکم
سری رگھنندن سوامین کے بعد تپ و محنت لیا شیو جی کو ملی اور سری رگھنندن سوامین کا چرتر شیو جی سے سنکر
پرم بھگت ہوگئی بھگوت کے ہزار نام لیکر بھوجن کیا کرتی تھی ایک دفعہ شیو جی نے بلایا پاربتی جی نے عذر کیا کہ
بھگوت کے نام نہین لیے شیو جی نے فرمایا کہ رام نام مثل ہزار نام کے پھل دیتا ہی سو رام نام لیکر چلی آؤ پاربتی جی
موافق فرمودہ شیو جی کے اعتقاد اور عمل کیا شیو جی مہاراج اوس اعتقاد و بسواس سے کمال خوش ہوئے
اور اپنے نصف جسم مین پاربتی جی کو جگہہ دی ایک دفعہ بھگوت نے شیو جی کے واسطے اپنا مہاپرشاد بھیجا تھا
شیو جی کمال خوش ہوئے اور بسبب غلبہ پریم کے پاربتی جی کی یاد نہ رہی خود اوس مہاپرشاد کو بھوجن کر لیا پاربتی جی کو
جب یہ خبر ہوئی تو غصہ آیا اور فرمایا کہ جو کوئی تمھارا جھوٹھا کھاویگا وہ نرگی ہوگا چنانچہ اوس روز سے شیو نرمالیہ
निर्माल्य
کھانا موقوف ہی شیو جی مہاراج سیر کو جہان جاتے تھے راستہ مین دو کھیڑہ ویران دیکھے سواری سے اوتر کر دونون کو
مہاراج ایسا اشٹانگ ڈنڈوت کرے پاربتی جی متعجب ہوئی اور پوچھا کہ کیا سبب ڈنڈوت کا ہر دو ویرانہ کو ہے
साधुता
فرمایا کہ دس ہزار برس ہوئے ایک ویرانہ مین ایک ہری بھگت ہو گیا ہی اور دس ہزار برس بعد دوسرے
ویرانہ مین ایک ہری بھگت ہوگا اسواسطے یہ ہر دو ویرانہ لائق ڈنڈوت و پرستش کے ہین اس قسم کے چرتر
شیو جی مہاراج کے لا انتہا و بیشمار ہین کہ شیش اور سارد بھی بیان نہین کر سکتے بعض کا یہ قول ہی کہ شیو جی
مہاراج بال سروپ رگھنندن سوامین کے اوپاسک ہین سو اگرچہ درست ہی لیکن جیسے کرشن اوتار کے بھی
ویسی ہی محبت تھی چنانچہ سری کرشن اوتار مین بروقت راس بلاس کے سکھی روپ ہوکر شامل ہوئے علی ہذا القیاس
بیربس وغیرہ چرترون کو کمال شوق سے جاکر دیکھا و شیو جی مہاراج گیارہ ہی بھگت بھگوت سے کہے ہین +
کتھا अगस्त्य اگست جی رکھیشر پرم بھگت اور آچارج اکثر علم و عملی پر تگلی کے ہین اور بھگوت بھگتی کی رواج مین اسقدر
سعی و کوشش کی کہ جسکا بیان نہین ہوسکتا انکی بدولت قواعد اوپاسنا کی جو یہان مین جاری ہوئی تو اب تک مہاپاپی
اور گنہگار ونکو اس سنسار سمندر سے اوتارتی ہین اور دکھن دیس مین جو زیادہ تر بھگتی کا رواج ہی تو انکی ہی چرنون کی
عنایت سے ہی ورنہ اوس ملک کے رہنے والون کو جو کچھ شاسترون مین لکھا ہی وہ ہر ایک کو ظاہر ہی اگست سنگھتا جو مشہور
اور معروف اور سب رکھیشر اور آچارجون کے نزدیک معتبر و مقبول ہی اوسکی آچارج اگست جی مہاراج ہوئے
اوپاسنا کی قواعد بالخصاص رام منتر اور رام بھگتی کی بزرگی اوسمین مفصل مندرج ہی حال پیدایش کا اونکا شاسترون مین
اسطرح پر لکھا ہی کہ ایک راجہ نے پتر کامہ جگ کرایا اور کھیر سے آدہ بھاگ بسبب بیمار ہوجانے استری کے
यज्ञ पुत्रकाम

ایسے سوچ مین رکھ دی اوس سوچ سے اگست جی کا جنم ہوا جنگل مین جا کر بھگوت کے بھجن اور سیوا مین مصروف ہوئے
تھوڑے عرصہ مین رام منتر کے پرتاپ سے سدّہ و ہمہ دان و جیون مکت ہوگئے اور اسقدر پرتاپی ہوئے کہ اندک گستاخی
سے سمدر کو تین آچمن کر کے خشک کر دیا روایت جذب کرنے سمدر کی مختلف ہین ایک جگہہ لکھا ہے کہ بسبب
گستاخی کے خشک کر دیا اور دوسری جگہہ لکھا دیکھا کہ ایک پرند کے استغاثہ پر جذب کیا تیسری جگہہ لکھا پایا کہ بعد مارے جانے
بترا سُر کے ہمراہیان اوسکے سمدر مین جا چھپے اگست جی نے سمدر کو خشک کر کے اونکو قتل کیا اور ایک راماین مین یہ
تحریر پائی کہ بسبب اول دیتاپان راچھسون کے خشک کیا لیکن اصل وجہ خشک کرنے اور پھر بدستور پھر دینے سمدر
کی بدالت ناقص یہ ہی کہ اگست جی پرم بھگت و ترکال دَرشی تھے اونھون نے اپنے دلمین یہ خیال کیا کہ بھگوت
کو بروقت جانے لنکا کے براے قتل راون ضرورت سمدر سے اترنے کی ہوگی سو ابھی سے کچھہ خدمتگاری کرنی چاہیے
اسواسطے سمدر کو خشک کر دیا تھا کہ بروقت اوترنے فوج مہاراج ادھراج کے دیر نہ ہووے لیکن پھر جو یہ خیال ہوا
کہ وہ البتہ ایک لحظہ مین کروڑان کوٹ برہمانڈ کو سیدا کر کے پھر ناس کرسکتا ہے ایسا سمجھنا کہ واسطے سہولیت بھولے شکر
اوس پورن برہم کی تدبیر خشک کرنے سمدر کی کرنی چاہیے داخل گستاخی ہے اس خوف سے پھر بدستور کر دیا شیوجی مہاراج
کا جب بیواہ ہوا اور برات بخانہ ہماچل آئی تو بسبب گرانی کے کہ تمام دیوتا اور رکھیشر وغیرہ ایک جگہہ جمع ہوگئے
تھے زمین جانب شمال سمدر مین ڈوبنے لگی اور جنوب کی زمین اونچی ہوگئی سب دیوتاؤن کو فکر ہوئی اور ایسا پایا
اگست جی مین جانا کہ زمین کو برابر کر دینگے چنانچہ اگست جی حسب فرمودہ برہما اور شیوجی کے دکھن مین آ ٹکے
اور اپنے قدم سے زمین کو ایسا دبایا کہ شمالی زمین اونچی اور جنوبی نیچی ہوگئی اور ابتک اوسیطرح ہے اگست جی ہمیشہ
دکھن ہی مین رہتے ہین اور جانب شمال نہین آتے وجہ یہ ہے کہ ایک دفعہ مندراچل نے خیال کیا کہ آفتاب سمیر پربت کی
پیکرمان کرتا ہے میری کیواسطے نہین کرتا سو راہ آمدو شد آفتاب کی بند کر دینا چاہیے اسواسطے اپنا جسم بڑھانا شروع کیا
سب دیوتاؤن کو فکر ہوئی اور اگست جی کی پناہ مین آئے اگست جی مندراچل کے پاس گئے اور مندراچل نے ساشٹانگ
ڈنڈوت کر کے عرض کیا کہ جو ارشاد ہو بجا لاؤن اگست جی نے فرمایا کہ تا معاودت میرے جسطرح تو اب پڑا ہے اسیطرح بنا
چنانچہ ابتک اگست جی جنوب سے بطرف شمال نہین آئے اور مندراچل ویسا ہی پڑا ہے کتھا رامانج
سوامین قبل از تحریر کتھا سوامین موصوف کی توضیحاً لکھنا واجب ہوا کہ جسطرح بھگوت نے واسطے اودھار
سنسار کے چوبیس اوتار دھارن کرے اسیطرح کلجگ مین چار اوتار دھارن کر کے بھاگوت دھرم کا نفاذ
دیا اور چار سنپردا تجویز فرمائی ایک سری سنپردا کہ اسکے آچارج و رواج دہندہ رامانج سوامین ہوئے

دوم شیو سنپردا اوسکے آچارج لیشن سوامی ہین سوم برہمہ سنپردا اسکے آچارج مادھواچارج ہین چہارم
سنکادک سنپردا اوسکے آچارج نمبارک سوامی ہین کہ مفصل حال ہر ایک سنپردا کا تحریر ہوگا آئندہ بیاس پو
وہت ہربنس وغیرہ نے جو سنپردا نکالی تو ضمیمہ ہر چہار سنپردا مذکور کا ہے کہ انہین سے قواعد استنباط کیے
ہر چہار سنپردا مذکور واسطے قائم رکھنے زمین بھگتی کے مثل دگج کے ہین سو منجملہ ہر چہار سنپردا موصوف کے
سری سنپردا کے آچارج حسب نوشتہ بالا یہ رامانج سوامی ہوئے کہ جنکی بدولت کوٹان کوٹ مہا پاپی اور
پاپکی سنسار سمدر سے پار ہوئے اور ہوتے ہین بھگتی اور پرتاپ اور مہما سوامی موصوف کی مثل آفتاب کے
روشن وظاہر ہے محجوب و پوشیدہ نہین اور پوتھی پرپن امرت مین مفصل حال سوامی ممدوح کا روز تولد
سے تا جانی پرم دھام کے مندرج ہے اوسمین سے دو چار بات لکھی جاتی ہین جب بھاگوت دھرم جہان مین کم ہوگیا
تب بھگوت نے شیش جی کو واسطے رواج کے اجازت دی سو بھارت رکھیشر کے خاندان مین بخانہ کیشو جو نامی برہمن
بطن کانتمتی سے بموضع بھوت نگری کہ وہ گانون دراوڑ دیس مین کانچی پوری سے جانب گوشہ شرق وجنوب
واقع ہے اوتار ہوا زیادہ آٹھہ سو برس سے گذرے جادو نامی پنڈت سمارت کے پاس تعلیم علم کی پائی جب بید پڑھتے تھے
ایک سرتی مین کپیاس لفظ آیا اور پنڈت موصوف نے یہ معنی بیان کیے کہ بھگوت کی آنکھہ ایسی ہین جیسے کپ یعنی بوزنہ
کا [illegible] اسکی مراد سرتی آنکھہ سے سمجھہ لینی چاہیے یا [illegible] سوامی رامانج نے یہ معنی تسلیم نہ کیے اور قاعدہ بیاکرن سے
کمل کے معنی نکالے چونکہ بات معقول تھی پنڈت موصوف بظاہر کچھہ نہ کہہ سکا لیکن دلمین ناراض ہوا اسی عرصہ مین
دختر راجہ شہر پر ایک عفریت فریفتہ ہوگیا اور انواع انواع کی تکلیف دینے لگا اوسکے دفع کے واسطے ہزارہا لوگ
[illegible] جانے والے گئے اور پنڈت موصوف بھی اپنی پنڈتائی خرچ کر گئے لیکن کچھہ فائدہ نہ ہوا بعد ازان راجہ مذکور
[illegible] ایک کسی شخص کے رامانج سوامی سے ملتجی ہوا چنانچہ سوامی موصوف گئے اور صرف اونکے قدمونکی برکت سے وہ جن چلا گیا
اگرچہ سوامی موصوف نے راجہ سے پنڈت جی کو نقد اور جنس کثیر دلایا اور خود کچھہ نہ لیا لیکن پنڈت جی راضی نہ ہوئے
بلکہ دشمن جانی ہوگئے اور صریحاً تلف کرنا اونکی جان کا مصلحت نہ سمجھکر یا رادہ غرق کر دینے کے گنگا مین طرف پریاگ
کے روانہ ہوئے گوبند نامی برادر خالہ زاد سوامی رامانج کو کسیطرح یہ حال معلوم ہوگیا اور اونکو مطلع کر دیا سو سوامی
موصوف ایک جنگل لق و دق مین پوشیدہ ہوگئے اور رات کو اوسی جنگل مین [illegible] لچھمی جی اور بھگوت بہ صورت بھیل بھیلنی کے آئے
کہ رات کو وقت خوف جنگل و تنہائی سے تکلیف نہ ہو اور سوامی موصوف سے پانی طلب کیا صبح کو سوامی جی نے پانی پلایا اور
کانچی پوری مین چالیس آدمی کا چی پورن نامی [illegible] آچارج سے یہ حال بیان کیا اونہون نے فرمایا کہ بھگوت کو پانی

اوس چاہ کا کہ جبکا پانی تمہی پلایا بہت مرغوب ہے اور جو کوئی اوس چاہ کے پانی سے بھگوت کا پوجن کرتا ہے ضرور مراد کو
پہونچتا ہے سو بھگوت نے تمکو ہدایت فرمائی ہے تم اوس چاہ کے پانی سے بھگوت کی سیوا کرو رامانج سوامین نے بہت تک
سیوا ابرواج مہاراج کی کہ کانچی پوری مین براجمان ہین کری بعد ازان واسطے لینے منتر اوپدیش کے یامن آچارج
سے سری رنگ ناتھ جی کو روانہ ہوئے وہان پہونچے ہی تھے کہ یامن آچارج پرم دھام کو روانہ ہوئے اونکو
ہاتھ کی تین انگلی بند تھین رامانج جی نے کہا کہ اگر یہ ہر سہ انگشت واسطے ہدایت سہ مطلب کے ہین یعنی سری پنیروا
جہان مین مشہور اور مروج کیجاوے دوم برہمہ سوترون پر بھاشیہ بنایا جاوے سوم الیشر اور جیو اور مایا اور
منتر و دیگر مطالب ضروری کی تشریح ہووے بند ہین تو کھل جاوین چنانچہ کھل گئین پھر مہا پورن چیلہ یامن
آچارج سے منتر کا اوپدیش ہوا یامن آچارج کے پانچ چیلہ تھے پانچون سے ایک ایک بات کا اوپدیش پایا یعنی
کانچی پورن سے تو اوپدیش پوجا بردراج جی کا اور مہا پورن سے بھگوت منتر کا اور گوشٹی پورن سے منتر کے ارتھ
وغیرہ کا اور شیل پورن سے رامایین کی ارتھ کا اور مالادھر سے سہسر گیتا کے ارتھ کا بعد ازان سوامی موصوف
نے ترک خانمان کیا اور سنیاسی ہوکر رنگ ناتھ پوری مین رہنے لگے اور ہر سہ امور بالا کے حسب منشاء سوامین
یامن آچارج کی بخوبی تعمیل کی جو اوپکار جگت کے واسطے سوامین رامانج نے کیے تحریر سے باہر ہین یہ مرکوز
خاطر رہتا تھا کہ کسطرح آدمی بھاگوت کے سنمکھ ہووے چنانچہ جب اونکے گورو نے سرناگتی منتر اوپدیش کیا
اور یہ ہدایت فرمائی کہ یہ منتر جو کوئی سنتا ہے پھر اوسکو جنم نہین ہوتا تم کسی سے اس منتر کو نہ کہنا تب سوامین جی
نے یہ سمجھا کہ اگر مجھکو گناہ عدم تعمیل گورو کا ہووے تو تا عذاب دوزخ گوارا ہے لیکن کسی طرح اس جہان کا
بھلا ہو اسواسطے منتر مذکورہ باواز بلند لوگون کو سنایا اوسوقت جس جس نے وہ منتر سنا سب بھگوت کو
پراپت ہوئے وگر بچگے وقت ہزار ہا لکہا کو بھگوت سرن کیا اور معابد و تیرتھ پنہان شدہ جابجا قائم اور ظاہر کیے
ایک راجہ سریوڑون کا معتقد تھا اوسکو بحث کرکے بھاگوت دھرم مین لائے اور دس ہزار سریوڑہ اوس راجہ
کے پاس رہتے تھے اکثر بھگوت سرن ہوئی اور کچھہ بھاگ گئے اور باقی جہنم کو پہونچے ایک راجہ چول دیس نے
مذہب کی تکرار پر مہا پورن گورو وکرویش چیلہ سوامین موصوف کی آنکھین نکلوا دین سو مہا پورن تو وہین
روز بعد پرم دھام کو گئے اور کرویش بخدمت سوامین مخدوم کے حاضر آئے چند روز بعد اونکی آنکھہ پھر روشن
ہوگئین چنانچہ بھاگوت دھرم اور آچاریہ کا جو رواج دیا تو پرشوتم پوری مین بھی اوسی موافق رواج ہونا چاہا لیکن جگناتھ جی
سوامین کو یہ منظور ہوا کہ دستور قدیمی جاری رہے اسواسطے خود بھگوت نے معافی اوس رواج کی رامانج سوامین سے

کرائی اور جگناتھ پوری سے ایک رات مین رنگناتھ پوری مین پہونچا دیا جا دو پنڈت مذکورہ بالا اور کرو ریش
چیلہ سوامین موصوف کے آپسمین چرچا ہوا اور پنڈت ممدوح مغلوب ہوکر بھگوت کے سرن ہوا اکثر لوگ سوامی
معز الیہ کی گفتگو اور اپدیش سے براہ راست آگے مثل کرو ریش و داسرتھی و پسران مہاپورن و تیل پورن وغیرہ
اور صدہا ایسے شخص بھگوت کے سرن ہوئے کہ اونکی طبیعت کو سوامین موصوف نے بزور اپنی بھگتی اور عبادت کے کشش
کرکے اور گمراہی و اعمال قبیحہ سے فی الفور چھوڑا کر بھگوت کے سرن کیا مثل دھنرداس کنکا نگا وغیرہ غرض منجملہ
कनककागा धनुर्दास
سیوک ہاے دیس ویس کے بارہ ہزار تو ایسے تھے کہ ہمیشہ ساتھ رہتے تھے اور انمین ہفتاد و چہار ایسے تھے کہ سرنشاء دیگر سیوکا
خادم ۱۲
کے وہ خاص تھے اور ہر ایک نے سلسلہ منتر اوپدیش اور بھگوت دیکھیا کا جدا جدا جاری کیا اور اونمین بھی کرو ریش
दीक्षा
و داسرتھی خاص الخاص تھے ایکسو بیس برس کی عمر سوامین ممدوح کی ہوئی سرناگتی سری سنپردا کی نشٹھا ہے کہ
مفصل قاعدہ اوسکا سرناگتی نشٹھا مین مندرج ہوگا اور تلک وغیرہ پنچ سنسکار کا حال بھی اسی نشٹھا مین لکھا جاویگا
पञ्चसंस्कार
اس سنپردا والون کے صدہا مقام اور گورودوارہ ہر چہار سمت و ہر ایک ملک مین مشہور و معروف ہین مثل گلتاجی
و پنڈرپوری و کانسی و گوردھن وغیرہ لیکن چند مقام زیادہ تر معزز ہین پہلے رنگناتھ سوامین کہ جہان یامن اچارج
रंगनाथ यादवाचल
رہتے تھے دوم جادواچل کہ وہ قدیمی تیرتھ ہے لیکن پوشیدہ ہوگیا تھا رامانج سوامین نے اوسکو ظاہر کیا اور ایک
مورتی بعد چند مدت کے راجہ دہلی لے گئے اور سنپت تیرتھ سوم اسکے برابر جانا گیا سوم توتادری کہ غلط العام
طوطادری کہتے ہین چہارم بھوت پوری جہان رامانج سوامین کا جنم ہوا پنجم نیبلٹ آوری ششم وہ مقام کہ جہان شٹھکوپ
व्यंकटाद्री
سوامین نے تپ کیا سری سنپردا اسواسطے مشہور ہے کہ اول نارائن نے طریق اس اوپاسنا کا سری یعنی لچھمی جی کو اپدیش کیا
اور لچھمی جی سے بسوکسین مہاراج کو اور بسوکسین سے بسلسلہ متعدد کہ شجرہ بھگت مین رواج پایا رامانج سوامین کو اعتقاد اپنے
گورو مین مثل بھگوت کے تھا چنانچہ ذکر مندرجہ پرپن امرت کہ دو شخص کا ذکر یہان لکھتا ہون دھنرداس ایک شخص رہنے
شہر کے عیاش تھا میلہ رنگناتھ سوامین کو مع اپنی معشوقہ کنکانگا کے آتا تھا رامانج سوامین نے اوسکو دیکھا کہ ہزارہا آدمیون
کی انبوہ مین اوس عورت پر چھتری کا سایہ مثل غلامون کے کیے ہوئے آتا ہے اور سوا اوس عورت کے کسی اور طرف خیال نہین کرتا
اور نہ کسی کی شرم و حیا ہے سوامین موصوف کو اوسکی حال استقلال پر رحم آیا اور اپنے روبرو طلب کرکے کچھ ایسی نظر سے دیکھا
اور گفتگو کی کہ وہ اور اوسکی معشوقہ فورا بھگوت سرن ہوئے اور اپنے گھر کو چھوڑ کر رنگناتھ پوری مین بخدمت گذاری اپنے گورو کے
رہنے لگے اسقدر گورو بھگوت مین انکا پریم اور بھاؤ ہوا کہ سوامین ممدوح خوش ہوا اکثر دھنرداس کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین
لیکر چلتے پھرتے قدمی فرمایا کرتے تھے اور سادھو لوگ عزیز رکھتے تھے دیگر سیوکان سوامین موصوف کو یہ رشک ہوا کہ یہ شخص

دس روز کا آیا ہوا تو ایسا عزیز ہو گیا کہ سب طرح سے مورد مراحم ہے اور ہم لوگون کو کہ قدیم کہ خدمتگذار ہین نوبت گفتگو کی بھی نہین پہونچتی یہ حال سوامین ممدوح کو بھی گوش زد ہوا اور واسطے رفع رشک و اظہار پریم و اعتقاد و نیز دا س کے ایک روز کسی بشنو کو اجازت کر دی کہ اونسے سب بشنوان (वैष्णव) کی دھوتی اور لنگوچھے کسی مکان مین مخفی کر دے اور تھوڑا تھوڑا اونکو چاک کر دیا صبح کو جب تلاش ہوئی تو بکمال جست جو اونکو ہاتھ آئی اور دریدہ و چاک دیکھکر باہم لڑنے لگے یہانتک نوبت درشت گوئی اور سخت کلامی کی پہونچی کہ سوامین ممدوح کو رفع فساد کرنا پڑا دس پانچ روز بعد سوامین ممدوح نے اون لوگون کو فرمایا کہ دھنر داس مالدار ہے اوسکا مال مع زیور وغیرہ سب چورا لاؤ تمھارے خرچ ضروریات مین آویگا سب بشنو حسب اجازت گئے اور سب مال نکال لیا کنگا لگا اوسکی جورو نے خبر کروٹ لیے سوتی تھی اوسکا زیور بھی اوتارا اوسکی آنکھ کھل گئی اور جانا کہ یہ شخص سوامین جی کے سیوک ہین خوب ہوا جو زیور اور اسباب اونکے کام مین آیا لیکن دوسری کروٹ کا زیور بھی اگر اونکے ہاتھ آجاوے تو بہتر ہے اسواسطے اوسنے دوسری طرف کو کروٹ لی سب بشنو بخوف کروٹ لینے کے بھاگ گئے صبح کو یہ حال اوس عورت نے دھنر داس سے بیان کیا دھنر داس کو از بس غصہ آیا اور خوب زد و کوب کر کے گھر سے نکال دیا وہ عورت گریان و نالان سوامین جی کی خدمت مین گئی اور حال کہا سوامین جی نے دھنر داس سے پوچھا کہ اسکا اعتقاد و بھاو تو بہت درست تھا تو نے کسواسطے اوسکو مارا دھنر داس نے عرض کیا کہ فی الحقیقت الا اسقدر مدول بھگتان کا اس عورت سے ہوا کہ خود اپنے خلاف خواہش بھگتون کے کسواسطے کروٹ لی کہ وے بھاگ گئے مناسب یہ تھا کہ بدستور پڑی رہتی تاکہ جو اونکی خواہش تھی پوری ہو جاتی علاوہ ازان جسقدر روپیہ تک بھگوت اوس گھر مین رہتے اوسیقدر خوش نصیبی اوس گھر کی تھی سوامین ممدوح نے اون اشخاص رشک کرنیوالون سے فرمایا کہ تم جتی (यति) و سنیاسی و بشنو (वैष्णव) کہلاتے ہو کہ ترک کرنا اور دیکھ سکھ برابر جاننا تم لوگونکا زیور ہے سو تمھارا تو واسطے پارچہ لنگوٹی کے وہ حال ہوا کہ نوبت بہ بدکلامی و کشاکشی پہونچی اور یہ دھنر داس دینادار ہے کہ بلا مال و دولت اوسکو گزیر نہین اوسکا یہ حال کہ تمنے سنا اور دیکھا پس غور کرو کہ واجب الرحم و عنایت یہ شخص ہے یا تم ایک دفعہ سوامین موصوف کو اتفاق جانیکا ایک گانون مین ہوا وہان دو سیوک سوامین ممدوح کے رہتے تھے ایک بقال ساہوکار سو اوسکے گھر تو بسبب غرور و نالایقی اوسکی کے تشریف نہ لے گئے دوسرا بردا اچارج (वरदाचार्य) براہمن کہ مفلس تھا اوسکے گھر تشریف لائے اوسوقت بردا اچارج موصوف واسطے گداگری کے گیا تھا اور عورت اوسکی گھر پر موجود تھی سوامین جی کو آتا دیکھکر کمال خوش ہوئی لیکن چونکہ غایت مفلسی سے ایک پارچہ دریدہ جسم پر تھا بسبب شرم کے گھر مین چھپ گئی جب سوامین

ممدوح کو یہ حال معلوم ہوا تو اپنا پارچہ اوسکے گھر مین پھینک دیا اوسکو پہنکر باہر آئی اور ڈنڈوت کرکے اسقدر
خوش ہوئی کہ گویا دولت ہر دو جہان کی حاصل ہوئی پھر فکر ہوئی کہ واسطے رسوئی کے سامان کہان سے آوے
اسی عرصہ مین اوسکا شوہر آگیا اور سوامین کو ڈنڈوت کرکے بعد لینے چرن امرت کے فکر سامان رسوئی مین ہوا
لیکن کچھہ تدبیر نظر نہ آئی عورت نے بیان کیا کہ ایک بقال بدخصال مجکو بنظر خوش دیکھا کرتا ہے اور اوسنے
زیور وغیرہ بھی میرے پاس بھیجا تھا کہ مین نے واپس کر دیا اگر اجازت ہو تو اوسکے پاس سے کچھہ لے آؤن
برہمن آچارج نے اجازت دی کہ جسطرح ہوسکے جلد لاؤ براہمنی اوس بقال کے پاس گئی اور وعدہ رات کے
آنے کا کرکے سامان ضروری لے آئی اور رسوئی وغیرہ سنے مع تمامی ہمراہیان کی خدمت کری جب رات ہوئی
تو سوامین کو کسیطرح سب حال معلوم ہو گیا اور براہمنی کو تھوڑا سا بھگوت کا پرشاد دیا کہ اوس بقال کو دینا
براہمنی جب بقال کے پاس پہونچی اور بھگوت کا پرشاد اوسکو دیا تو وہ اپنے اعمال قبیحہ سے کانپا اور اوس براہمنی
کے چرنون پر بیتاب ہو کر پڑا اپنی والدہ قرار دیکر درخواست عفو تقصیرات اور بھگوت سرناگتی کی کری سو
براہمنی نے اوسکے حال پر رحم کرکے سوامین سے سفارش کی سوامین نے اوسکو اپنا سیوک کرکے بھگوت بھگت
کر دیا شجرہ از ابتدائے سنپردا تا رامانج سوامین یہان مندرج ہے اور آیندہ صرف ایک گادی کا رامانند جی کی
کتھا مین لکھا جاویگا ہفتاد چہار گادی کا شجرہ ملنا غیر ممکن تھا۔
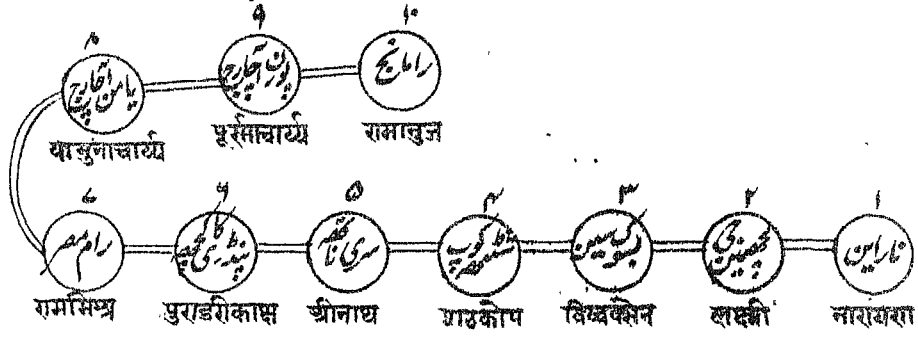
کتھا سوامین رامانند جی پرم بھگت وسیوم آچارج وبھگتی کو رواج دہندہ ایسے گذرے کہ گفتنی آنکی سوامی نے
جسطرح واسطے عبور فوج ظفر موج کو سمدر کا پل باندھا تھا اسیطرح رامانند جی نے واسطے اترنے سنسار سمدر کو اپنی کرپا
و سنپردا کا پل باندھا انتا نند وسر سیر آنند و سکھا آنند وبھاوآنند و پیپا وسین ودہنا جٹ و ریداس و کبیر وغیرہ کو
انکا ہی فیض او پدیش ہوا تھا کہ ہر ایک نے لکھہا و کروڑ ہا کا اودھار کیا او سبب سے وہ ناجی گرا جی گذرے رامانند سے
سنپردا جو مشہور و معروف ہے اوسکا آچارج و موجد سوامین موصوف ہوئے یہ سوامین تحقیق لیس مین نقل عبد و سمارت سنپردا کا ایک

سنیاسی کی اوپدیش سے بھگوت آرادھن کیا کرتے تھے ایک روز باغ مین واسطے لینے پھولون کے گئے وہان راگھوآنند
سوامین کے کہ رامانج سمپردا مین تھے درشن ہوئے اونہون نے رامانند جی کو فرمایا کہ تمکو کچھ اپنا حال بھی معلوم ہے کہ عمر تمھاری
باقی نہین رہی اس اخیر وقت مین بھگوت کے سرن ہونا چاہیے رامانند جی سنیاسی اپنے گورو کے پاس گئے اور حال کہا سنیاسی
نے بکشف دل باطن جانا کہ حقیقت مین عمر رامانند جی کی ختم کو پہونچی لیکن کچھ تدبیر نہ کر سکا اور دونون راگھوآنند جی کی خدمت مین
حاضر ہوے واسطے کامیابی ہر دو جہان کے اونکے سرن ہوئے چونکہ بھگوت بھگت چارہ فرمای بیچارگان مثل بھگوت کے
ہوتے ہین اور غیر کے دکھ سے مثل ماکھن کے نرم ہو جاتے ہین اسواسطے راگھوآنند جی نے اونپر رحم کر کے منتر اوپدیش کیا اور
رامانند جی کی روح جوگ ابھیاس سے دسوین دروازہ یعنی تارک شر پر پہونچا دی جب وقت موت کا گذر گیا تو پھر بدستور
(جسم کی عبارت ہے ۱۲)
زندہ کر لیا اور عمر کثیر کا بردان دیا بعد اوسکے رامانند جی عرصہ تک گورو کی سیوا مین حاضر رہے پھر واسطے تیرتھ جاترا کی طرف
بدرکاشرم وغیرہ کے آئے اور چند روز کاشی جی مین اوپر گھاٹ پنچ گنگا کے قیام کیا کہ ابتک کھڑاؤن انکی وہان موجود ہین جب
واپس ہو کر گورو کی خدمت مین حاضر ہوئے تو ہم مذہب اور ہم مشربان نے حال اونکی کریا و آچار کا پوچھا اور معلوم ہو گیا کہ
کبھی کبھی عمل و نیم و آچار مین کچھ فرق آگیا ہے واضح ہو کہ رامانج سمپردا مین آچار سوتی وغیرہ کا از بس ہے اور سبب
یہ ہے کہ چوکا دینا پانی لانا رسوئی بنانی و دیگر کام روز مرہ کے یہ لوگ اپنی ذات کے واسطے نہین سمجھتے بلکہ واسطے بھگوت کے سب
کام کرتے ہین چنانچہ جب بھگوت بھوگ لگایا جاتا ہے تو پردہ وغیرہ کچھ نہین رکھتے اور قبل بھوگ لگنے کے کوئی شخص اگر رسوئی
کو دیکھ لیوے تو پھینک دیتے ہین اگرچہ اس باب مین سب سمپردا متفق ہین لیکن بالخاص سری سمپردا کی کریا و آچار
کو کچھ خصوصیات بھگوت سیوا کی جانتی ہین غرض جب رامانند جی کا حال اونکے مذہب والون کو معلوم ہو گیا کہ کریا و آچار انکا
قائم نہین رہا تو اپنے شمول سے علحدہ کر دیا راگھوآنند اونکے گورو نے اجازت دی کہ تم اپنا طریق علحدہ جاری کرو سو
علحدہ جاری کیا کہ رامانندی سمپردا مشہور ہے اگرچہ عقاید و قواعد موافق سری سمپردا کے ہین لیکن اکثر رام اوپاسک ہوتے ہین
کریا و آچار وغیرہ جسقدر سری سمپردا مین ہے اوسقدر اوس سمپردا مین نہین تاکہ وغیرہ کا بیان کچھ کچھ نقشہ مین ہوگا
بعد ازان سوامین موصوف نے رو سے شاسترون کے یہ ثابت کیا کہ جو شخص بھگوت کے سرن ہو کر بھگوت بھگتی اختیار کرے
تو اوسکی نسبت پابندی برن آسرم کی فضول ہے اسواسطے یہ طریق جاری کیا کہ جو کوئی ہر چہار برن والا کسی
(वर्णाश्रम)
سمپردا مین بھگوت سرن ہو کر بھگوت بھگتی اختیار کرے سب کا خورد و نوش شامل ہو کچھ خصوصیت برن یعنی
(नारद पंचरात्र)
قوم کی نہ رہی اگرچہ اس باب مین احکام کثیر پائے جاتے ہین لیکن صرف ایک کا ترجمہ لکھا جاتا ہے نارد پنچراتر
مین لکھا ہے کہ جسطرح باپ و گورو کے گوت سے اس آدمی کا گوت مشہور ہوتا ہے اسیطرح بھگوت بھگتی

اختیار کرنے سے اچیت یعنی بھگوت کا گوت ہوجاتا ہے سو سب بھگت باہمد گر بھائی ہین اگست سنگھتا مین لکھا ہے کہ جسطرح برہمچرج گرہستہ بانپرستہ سنیاس چار آشرم ہین اسیطرح بھگوت بھگتی آشرم ہے یعنی سب بھگوت بھگت ایک قوم ہین بھاگوت مین لکھا ہے کہ جو برہمن سب اپنے کرمون مین سادھان ہے لیکن بھگت نہین اوس سے کوئی پنچ قوم جو بھگوت بھگت ہو وہی تو بہتر ہے اور ایک تصدیق یہبھی ہے کہ بھگوت نے بعد ختم ہونے جگ راجہ جدھشٹر کے بالیک پنچ قوم کی بسبب بھگوت بھگتی کے سبب برن آشرم والون سے زیادہ عزت کری اور خاص رسوئی راجہ جدھشٹر مین بٹھلا کر دروپدی کے ہاتھ سے بھوجن کرایا غرض اسیطرح کی بہت گواہی ہین جو یہ طریق جاری کیا وہ رامانند جی کا اون اقوام مین کہ جو دنیادار ہین مروج نہین الا جو قوم کہ دنیا کو چھوڑ کر کسی سنپردا مین بھگوت سرن ہوئی یعنی برکت ہوگئی اونمین ابتک مستعمل ہے مشہور ہے کہ جہان گنگا سنگم ہوا ہے اور کبیر جی کا وہان استھان ہے وہ جگہ مدت سے بے نشان ہوگئی تھی رامانند جی نے اوس جگہ کو ظاہر کیا کہ ابتک پرستگاہ خاص وعام کی ہے اور بیراگی و سنیاسی وہان کے پوجاری ہین اور بعض کہتے ہین کہ شنکر سوامی نے وہ جگہ ظاہر کی شجرہ ابتدائی رامانج سوامی تا گوبند داس رواج دہندہ بھگت مال اور وہ گادی یعنی گلتا و رام گڈہ کا احوال

تحریر ہوتا ہے ٭

رامانج
دیواچارج
ہریانند
راگھوانند
رامانند
اننتانند
کرشن داس پیہاری
اگر داس
نارائن داس
مصنف بھگت مال
گوبند داس رواج دہندہ بھگت مال
وہ سلسلہ متصل رام گڈہ ستہ ۱۹ موجود
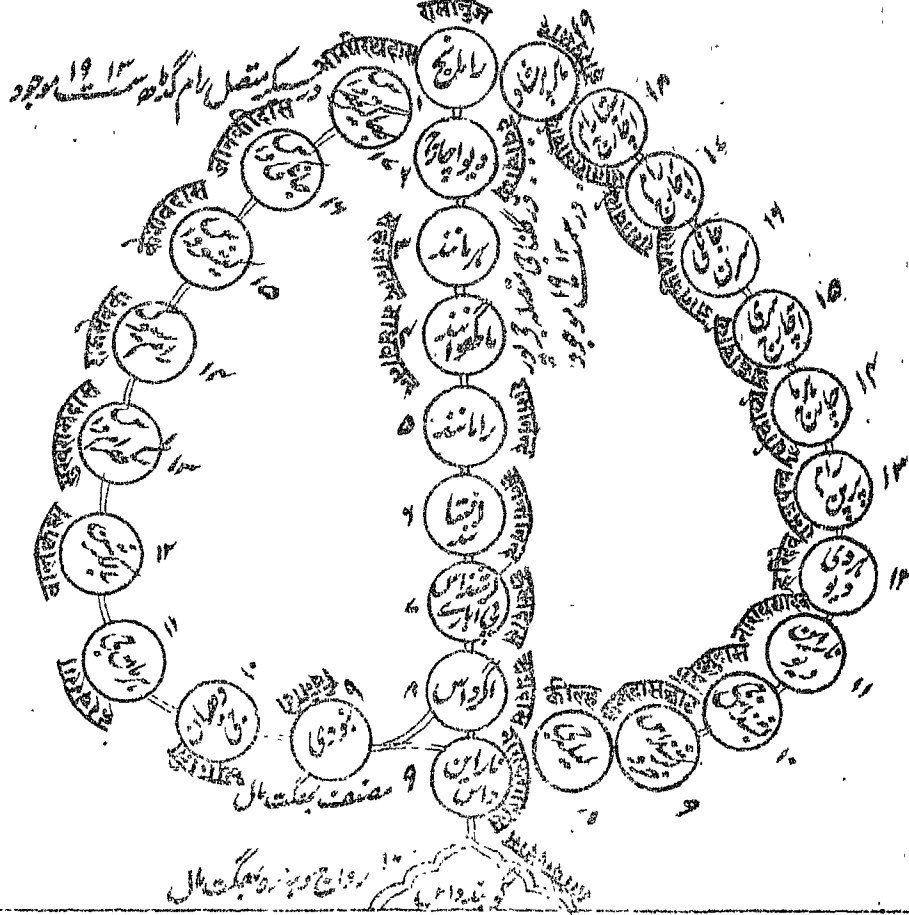
کتھا कृष्णदास کرشنداس جی ایاری مندرجہ شجرہ بالا ایسے پرم بھاگوت اور بھگتی کے رواج دہندہ ہوئے کہ
جنکی کرپا کا منصوبہ وا مستقل ابتک کروڑون پاپی اور گنہگارون کو اس سنسار سمدر سے پار کرتا ہے جسکے سر پہ ہاتھ
دھرا وہ دونون جہان سے ایسا مستغنی و بیفکر ہوگیا کہ پھر کسی کے روبرو ہاتھ نہ پسارا بلکہ نربان درجہ کو فائز ہوا
بھگوت بھجن کی پرتاپ سے کلجگ مین مہانیشر اور رکھیشرون کے مراتب کرشنداس جی کو حاصل ہوئے اور جنکے
چرن کملون کو دیس دیس کے راجہ و رانا سیوا کر کے مراد دلی کو پہونچے و اہمہ براہمن جو مشہور ہین انکو نفس مین مثل
آفتاب کے ہوئی کہ بھگوت بھگتون کے دل مانند کمل کے کھلائے اور اگیان کا اندھیرا دور کیا کیلہ واگر داس و کیول رام
ہتھی نارائن و پدم نابھہ و گدا دھر و دیوا و کلیان وغیرہ صدہا چیلے ایسے پرم بھگت ہوئے کہ ہر ایک سے
لاکھون کا اودھار کیا یہ مہاراج اگرانند چیلہ رامانند جی کے چیلے تھے گلتا کہ متصل آمیر کے گوروددوارہ مشہور
و معروف ہے ظاہر و قائم کردہ انکا ہے اور گوروددوارہ پنڈوری جو پنجاب مین ہے اور اوس گادی کی ہزار ہا سیوک
ہین وہ بھی چیلہ ہای کرشنداس موصوف سے قائم ہوا پہلے گلتا جی مین جوگی رہا کرتے تھے وہان برای سیر اتفاق
جانا کرشنداس موصوف کا ہوا سرتاسر جوگیان نے مکان پہ ٹھہرنے نہ دیا کرشنداس جی وہان سے علیحدہ جا بیٹھے
اور جو آگ دہونی کی جلا رکھی تھی وہ بھی بسبب بیہودہ گوئی اونکے اپنی پارچہ مین اوٹھا کر لے گئے جوگی نے
وہان کا یہ حال دیکھا واسطے نمایش اپنی عظمت و سطوت کے شیر کی صورت بنا کر کرشنداس جی کو دھمکانے کو آیا کرشنداس جی کو
نصیحت دینا اوسکا ضرور ہوا فرمایا کہ یہ شخص کیا گدہا ہے کہ ناحق تنگ کرتا ہے جوگی مذکور فی الفور گدہا ہوگیا اور جسقدر اوسکے
سیوک تھے سبکے کان مین سے مدرا کہ مدار اعظم اونکو فرقہ فقیری کا ہے نکلا کرشنداس جی کے پاس آگئے پرتھی راج والی آمیر چیلا
جوگی مذکور کا تھا واسطے درشن اوسکے آیا اوسکو نہ دیکھا اور دیگر جوگیون کے کان مین مدرا نہ پائی در پی تفتیش حال ہوا
اور بعد دریافت کیفیت کرشنداس جی کے حاضر ہو کر قدمون مین گرا سب جوگی حاضر آئے اور دست بستہ کھڑے ہوکر
بعد ڈنڈوت و پرنام کی منت و زاری کی واسطے عفو تقصیرات کے ہوئے چونکہ بھگوت بھگت مجسم رحم اور کرپا کے
ہوتے ہین اسواسطے کرشنداس جی نے اونکی تقصیرات کو معاف کیا اور اونکے سرشتہ کو بدستور آدمی بنا کر فرمایا کہ اس
مکان مین بھگوت بھگت رہا کرینگے تم اپنے واسطے کچھہ اور تجویز کرلو اور بھگوت بھگتون کی خدمت کرتے رہو سو جوگیون نے
وہ مکان چھوڑ دیا اور گوروددوارہ بیشنوان کا قرار پایا چنانچہ ابتک قائم ہے اور جوگی لوگ خدمت اوس
مکان کی کرتے ہین راجہ پرتھی راج نے جو پرتاپ کرشنداس جی کا دیکھا تو چیلا ہوگیا اور اسقدر کرپا
کرشنداس جی اور بھگوت کی اوسپر ہوئی کہ بھگوت کے درشن ہوئے سو حال مفصل اوسکا کتھا میں اونکی ہوگا

کلو دیس جو پہاڑ مین واقع ہی وہان جانیکا اتفاق کرشنداس جی کو ہوا ایک شخص مفلس کی طفل نی خدمت کری اور شیر بادہ گاد
کا لایا کرشنداس جی کو اوسکے حال پر رحم آیا اور فرمایا کہ بلندی پر چڑھ کر ہر طرف نگاہ کر جہان تک نظر پہونچیگی وہانتک
کا تیرا راج ہوگا چنانچہ دیگا دھارانی ذکر اونکا مندر وہان تھا اوس طفل کو بلندی پر چڑھا کر دکھایا جہانتک اوسکی
نظر گئی وہانتک کا راج اوسکو ہوگیا پھر کرشنداس جی نے کرپا کرکے اپنا چیلا کیا اور ایسا پرم بھگت کر دیا کہ قلیل عمر
مین بھگتون مین مشہور ہوگیا مختصر حال اوسکا یہ ہی کہ ایک دفعہ واسطے بھگوت بھوگ کے جلیبی آئی تھین ایک جلیبی
زمین پر گر پڑی اوسکو پسر نے کہ خورد سال تھا اوٹھا کر اپنی زبان سے لگائی یہ حال دیکھکر راجہ موصوف کو کمال
غصہ آیا اور فرمایا کہ اس کمبخت کو بھگوت مین محبت نہین کہ بدون بھوگ لگی جلیبی کو کھایا اسواسطے واجب القتل
ہی اور تلوار لیکر مستعد بقتل ہوا سادھو موجود تھے اونھون نے اوس طفل کو اپنا بیان کرکے بچایا اور راجہ کو سمجھا کر
بقیمت اوسکے ہاتھ فروخت کر دیا کہ یہ پرم دھام ہونے راجہ موصوف کے وہ لڑکا راجہ ہوا اور ایسی نشٹھا اوسکی
بھگوت مین ہوئی کہ تمام اوس دیس مین بھگوت بھگتی کا رواج ہوگیا اور ابتک اولاد اوسکی راج بخشندہ کرشنداس جی
پر موجود ہی کرشنداس جی نے ایک دفعہ بھنڈارہ کیا ایک سادھو کی استری حاملہ تھی دو پنوارہ اوسکو دیے اور فرمایا کہ
اسکے شکم سی میرا اشٹ دیو یعنی بھگوت بھگت پیدا ہوگا ابھی سے خدمت واجب ہی کوئی شخص بلباس لباسی سادھو
کے اپدیش فروشی کیا کرتا تھا ایک دفعہ کرشنداس جی کی خدمت مین ملتجی بھگوت بھگتی کے اوپدیش کا ہوا
کرشنداس جی نے وہ پیشہ اوس سے چھوڑا دیا کہ لباس سادھوان ترغیب ہی اور پھر بھگوت سمرن کیا سادھو مذکور اگرچہ
بھجن سمرن کیا کرتا لیکن اکثر یاد اوس پیشہ اور دولت وعیش وعشرت کی رہتی کرشنداس جی نے بکشف باطن حال اوسکی
اندرونہ کا جانا اور اسقدر ہمت بیقیاس عنایت فرمائی کہ مستغنی ہوکر سب مزخرفات کا تارک ہوگیا اور بھگوت کے
بھجن سیوا مین بدل معروف ہوکر کرتارتھ ہوگیا + کتھا गोविन्ददास گوبندداس جی چیلہ نارائنداس عرف
نابھا مصنف بھگت مال کی پرم بھگت نیک طبع خوش اخلاق راحم سب کو برابر دیکھنے مین مثل ابر باران کہ دوست
دشمن اوسکی نزدیک برابر ہوتا ہی ہوئی پرم آنند کو دینی والے جو بھگوت چرتر ہین اونکی کھان اور نودھا بھگتی اور پنچرس
کی اوپاسک جو بھگت ہین اونکی کتھا اور چرتر کی فہیم اور چرتر تھے بھگوت بھگت جو مثل جواہر قیمتی ہین اونکی مالا
یعنی بھگت مال جب طیار ہوئی تو یہ دولت لازوال کہ ہر ایک کو فیض عام ہے اور دنیا و دین دونون بآسانی حاصل
ہوتی ہین اور جسقدر اوسکے پڑھنے اور سننے مین توجہ ہو اوسیقدر سب مدارج کی روز بروز ترقی ہوتی ہے سب
سے پہلے گوبنداس موصوف کو نصیب ہوئی یعنی نابھاجی نے اونکو پڑھائی تب اونھون نے تمام جہان مین

مشہور کیا ہر وقت پڑھنے و سنانے کے زیر و زبر یا حرف کا فرق و تجاوز نہیں ہوتا تھا اور لسوباٹس جو رگھنندن سو ابین
ہین اونکی بھگتی کا اعتقاد اور داس بھاونا کی بزرگی اور بھگتون کی مہما اور اونکی معجزات ایسی بیان کرتے تھے کہ سامعین
بھگوت سرن ہو کر تیار تھے ہو جاتے تھے لوگون کو اودھار مین دل و جان سے کوشش کرے اور ابتک اونکی بدولت
چشمہ فیض کا جہان مین جاری ہے چونکہ یہ بھگت مال پرم بھاگوت دھرم ہے اسواسطے اون مہاراج کی کتھا
بھاگوت دھرم پرچارکون مین درج کی گئی ہے کتھا विस्नुस्वामी بشن سوامین مہاراج پرم بھاگوت اور
رواج دہندہ بھگوت بھگتی کے براہمن بنس مین ملک دکھن ہوئے ہر چہار سنپرداؤ مین جو رودر سنپردا مشہور ہے
रुद्र
اوسکی آچاریہ سوامین موصوف ہین اگرچہ یہ سنپردا قدیمی ہے لیکن زیادہ تر رواج اوسکا جو سوامین موصوف سے ہوا
اسواسطے اونکے نام سے مشہور ہے اور وجہ شہرت شیو جی مہاراج کے نام سے یہ ہے کہ اصل موجد و آچارج اس سنپردا کے
شیو جی مہاراج ہین یعنی اول اوپدیش اس اوپاسنا کا شیو جی مہاراج نے پرمانند منی کو کیا تھا پرمانند موصوف
بشن کانچی مین ہوئے ٹھاکر دوارہ برورداج مہاراج مین بھگوت آرادھن کیا کرتے تھے اونکی بھگتی کی بھاو سے بھگوت
پرورداج مہاراج خوش ہوئے اور شیو جی کو اجازت منتر اوپدیش کی فرمائی شیو جی نے درشن دیکر منتر اوپدیش کیا
اور سب قواعد اوپاسنا کی ہدایت فرمائی اور چونکہ شیو جی مہاراج کو زیادہ تر بال سروپ سے محبت ہے اسواسطے سری کشن
शुद्धाद्वैत
مہاراج کے بال روپ کا دھیان اور سری کشن سرناگتی کا منتر اوپدیش کیا اس سنپردا مین ایشر کو شدّھ ادویت
مانتے ہین یعنی وہ ایشر سچدانند مگن پورن برہمہ سری کشن ایک اور سب سے علیحدہ ہے بلکہ مایا کا بھی پریرک نہین
اور مایا اوسکی قریب خود بخود سب کام برہمانڈون کی پیدایش وغیرہ کا کرتی ہے جسطرح سنگ مقناطیس کہ تحریک کنندہ
وہ آہن کو واسطے حرکت کے متحرک نہین ہوتا لیکن آہن جب سنگ مقناطیس کے نزدیک جاتا ہے خود بخود حرکت کرتا ہے
اور وہ ایشر موصوف بالانند نندن بندرابن چند گولوک نواسی ہمیشہ مثل طفل ہفت سالہ کے اپنے سکھاؤن کے ساتھ
کھیل اور بہار کرتا ہے برج کی زمین اور گولوک مین کچھ کمی بیشی نہین تلک اور سنیاس کا حال بھگت مال نشٹھا مین
विहार
مندرج ہوگا جو قواعد خاص اس سنپردا والون کے ہین اوسکے پیرو او معتقد گجرات مین اکثر ہین لیکن جب تو ا
مروجہ ولبھ آچارج کے زیادہ تر رواج اس سنپردا کا ہے اور اگرچہ قواعد قدیما اور بشن سوامین اور ولبھ آچارج مین
کچھ فرق نہین کہ سب بال سروپ کے اوپاسک ہین لیکن ولبھ آچارج جی نے بعض بعض بھاو اور قاعدے
मधुरभाव
حسب جذبہ محبت دلی ایسی نکالے کہ زبردستی سے دل کو کشش کرتے ہین سو انکا حال قدرے قلیل ولبھ آچارج
کی کتھا مین اور باقی نشٹھا مین مندرج ہوگا اور بابا لعل کہ جنکا معتقد دارا شکوہ برادر عالمگیر تھا وہ بھی اسی نشٹھا

اور سنپرداین تھا اگرچہ بعض مادہ سنپرداین کہتی ہین لیکن تحقیقاً اسی سنپرداکا پیرو ہوا اوسنی ایک قاعدہ مین کمی بیشی کرکے
اپنے طور پر اوس سنپرداکو رواج دیا واضح ہو کہ یہ سنپردا بشن سوامین مہاراج کی ایسی پرم پوتر اور حلہ بھگوت مین دل لگا دینے والی ہے
کہ اسکا بیان نہین ہو سکتا کرورون بھگت اس اوپاسنا کی بدولت اپنی مراد کو پہونچے اب گوروددوارہ کلان اور مشہور اس
سنپردا کے گوکل مین ہین کہ جنکا ذکر بلبھہ آچارج کی کتھا مین ہوگا اور باقی گوروددوارہ گجرات مین ہین مگر مثل گوکل وناتھہ
دوارہ کے کہ وہ بھی گوروددوارہ گوکلستہ یعنی بلبھہ آچارج کے خاندان والونکا ہے مشہور و نامی نہین مگر بنڈرپور کا گوروددوارہ
पंढरपुर गोकुलस्थ
کہ وہ حسب قاعدہ متقدمین کے ہے اور مجتہدان اس سنپردا سے قائم ہوا گجرات مین زیادہ تر نامی ہے اب شجرہ از ابتدای شیوجی تا
بشن سوامین بیان لکھا جاتا ہے اور آیندہ کا بلبھہ آچارج کی کتھا مین مندرج ہوگا اور یہ شجرہ باعتبار گورو چیلہ کے ہے +

کتھا वल्लभाचार्य بلبھاچارج مشہور بلبھہ آچارج پرم بھاگوت اور بیپی اور شیپردا کی آچارج اور سنسار سمدر ڈوبنیوالون
کو شل کشتی کی ہوئی تین سو ایمن شیپردا ہین اگرچہ آچارج اور بھگت بہت گذری لیکن اخیر مین یہ مہاراج سب سی بڑھکر
و سرنشتہ ہوئی انہو مقام قیام کو چھوڑکر اول گوکل مین اور پھر برندابن مین آئی اور بھگوت آرادھن مین مشغول ہوئی
بخواہش بھگوت کی یہ تمنا ہوئی کہ باتسل نشٹھا کا رواج اس سنسار مین خوب ہووی تاکہ پاپی اور گنہگارون کا اودھار ہو
اسواسطے برندابن سی پھر گوکل مین آئی اور بھگوت نی خواب مین واسطے رواج اس اوپاسنا کی ارشاد فرمایا سو اونھون بھگوت
مورتی براجمان کرکی لوگون کو ہدایت اور تلقین فرمائی اور پھر بھگوت سیوا کا ایسا طریقہ جاری کیا کہ خواہ نخواہ طبیعت
گرویدہ ہووی چونکہ باتسل نشٹھا مین طیاری اشیای راگ بھوگ و سینگار بال روپ بھگوت کی وقت بوقت علحدہ علحدہ
قسم و طور سی ضروری ہی اسواسطے بھگوت نی واسطی شادی کرلینی کی اجازت فرمائی اور جو سوامین ممدوح نی کچھہ انکار کیا تو بھگوت
کی جانب سی مبالغہ ظہور مین آیا سبب مبالغہ کا یہ ہی کہ جو کوئی بھگت جس اعتقاد و رانسی سی بھگوت آرادھن کرتا ہی تو بھگوت
اوسی بھاو اوسکی دلمین وینیز بروقت کمال کو پہونچ جانی بھگتی کی ساکھیات ظہور فرماتی ہین سو بھگوت کو خیال ہوا کہ بجای
نند بابا کی خود بلبھہ آچارج جی موجود ہین لیکن بجای جسودھا مہارانی کی والدہ کسکو کہونگا اسواسطے مبالغہ کیا بلکہ ایک
براہمن کی دل کو پریرنا کرکی لڑکی اوسکی بھینٹ کرادی پھر تو ایسا آرادھن و رواج اس باتسل بھاو کا ہوا کہ گویا بھگوت نی
پھر اوتار دھارن کیا ہی کچھہ عرصہ بعد بٹھل ناتھہ مہاراج پیدا ہوئی کہ اونکا ذکر باتسل نشٹھا کی بھگتون مین ہوگا اونکی
سات صاحبزادی ہوئی کہ ہریک کی نام سی سات گادی گوکل مین اتبک موجود ہین بعض گادی مین سات دفعہ اور بعض
مین پانچ دفعہ سیوا آرادھن ہوتا ہی اگرچہ رادھکا مہارانی کو سوکیا بھاو سی بھگوت کی پریم پریا جانکر آرادھن کرتی ہین
स्वकीया
لیکن پورن برہمہ سچدانند گھن سری کرشن مہاراج کو مانتے ہین اوس سنپردا کی الوکک بھاو کی کچھہ تعریف نہین ہوسکتی
अलौकिक
جو یا بانند اور جسودھا مہارانی لاڈ لڈاتی ہونگی اوسیقدر گوسائیان گوکل کی بھاونا سے صحن سی مکان کو زیادہ اونچا
نہین رکھتی بدین خیال کہ ایسا نہو لالا کا ٹھنیون چلتے گرپڑے بروقت آرام بھگوت کی بلند آواز سی نہین بولتی بدین سبب
کہ پریم سکمار لڑکا کچی نیند نہ جاگ پڑی علیٰ ہذا القیاس ہزار ہا در ہزار الوکک بھاو ہین اور یہانتک پختگی اور اعتقاد
اپنی نشٹھا مین ہی کہ جسوقت بھگوت خواب مین ہوتی ہین یا دیگر کسی غیر معمول وقت کوئی شخص ہر دو جہان کی
دولت کا چڑھانیوالا آجاوی تو کیا ممکن ہے کہ مندر کھولین چنانچہ والی جیپور نے ایک دفعہ امتحان بھی کیا تھا
اور اتبک وہی بھاو اور قاعدہ بدستور جاری ہین کسی گادی مین پچاس ہزار اور کسی مین تیس چالیس ہزار روپیہ
سال کی آمدنی ہی سب بھگوت آرادھن اور طیاری آرایش و اسباب بال سروپ و راگ بھوگ بھگوت مین

خرچ کردیتے ہین بلکہ قرضدار رہتے ہین یہ گوسائین بلفظ گوکلستہ مشہور ہین جیسا اونکا بھاو ان گوکلستہ گوسائیونکا
دیکھا اور سنا تحریر مین نہین آسکتا اور اونکی چیلون کو جسقدر بھاو و بھگتی اپنی گورو مین ہے وہ کبھی بیان نہین ہو سکتی
بیشک اور کسی سنپردا مین اسقدر اعتقاد اپنی گورو مین نہین مارواڑ و گجرات مین سیوک اس سنپردا کے بکثرت ہین
بلبھ آچارج جی کے خاندان مین اکثر بھگت کامل و سدھ گذرے اور جو اونکی کرپا کے ذریعہ سے بھگوت پراین ہوئے
اونکی شمار تو کسی سی ہو سکتی ہی بلبھ آچارج سوامین کے بھاؤ کو خیال کرنا چاہیے کہ اپنا نام بھی موافق اپنی بھاؤ
مشہور کیا یعنی بلو گوپ قوم کو کہتے ہین کہ جس قوم مین نند بابا تھے سو اپنی خاندان کو بلو کل مشہور کیا یعنی گوپ کل
ایک دفعہ ایک سادھو برج مین آیا اور ٹھوہ سالگرام کا درخت چھو کر کے شاخ پر لٹکا کر واسطے ملاقات بلبھ آچارج
کے گیا جب واپس آیا تو ٹھوہ مذکور شاخ پر نہ پایا اور اونکی خدمت مین حاضر ہو کر حال کہا اونہون نے فرمایا
کہ تم کیسے سیوک ہو کہ سوامین کو چھوڑ کر چلے جی پھرتے ہو سادھو مذکور نے عذرات پیش کیے اور پھر آکر جو دیکھا
تو صدہا ٹھوہ ایک قسم کے اوس درخت پر پائی پھر آچارج ممدوح کی خدمت مین آیا اور جو حال دیکھا تھا بیان کیا
آچارج نے فرمایا کہ تم اپنی سوامین کو کسواسطے نہین پہچان سکتے سادھو خاموش ہوا اور مطلب دلی بلبھ آچارج جی
کا سمجھکر قدمون مین پڑا اور اپنا ٹھوہ سالگرام جی کا لیکر بھگوت آرادھن و سیوا مین دل سے مصروف ہوا
واضح ہو کہ اوپاسک کو بھگوت مین ایسی نشٹھا چاہیے کہ جیسے بڑ قوت کو اپنی جسم مین ہوتی ہے نہ یہ کہ سوا
ہر شاخ و خود رسیر۔ اب شجرہ خاندان بلبھ آچارج کا باعتبار توالد تناسل کے لکھا جاتا ہے لیکن منجملہ سات
گدیون کی چند گدی بسبب نہ ہونے اولاد پسری کے نواسون کے پاس ہین اور تین چار گدی پر اصل اولاد
بٹھل ناتھ جی کی ہے سو اونمین سے ایک گدی کا شجرہ لکھنا کافی سمجھا۔

کتھا مادھو آچارج سوامین (माधवाचार्य) برہمہ سنپردا مین پرم بھگت و آچارج و رواج دہندہ اس سنپردا کے ہوئے
اگرچہ سنپردا قدیمی ہی لیکن مادھو آچارج سوامین نے اس سنپردا کو تمام جہانمین ایسا پھیلایا کہ بخوبی ہر یک دیس مین
رواج ہوگیا اسواسطے بنام فرد مادہ سنپردا (माध्वसंप्रदाय) کے مشہور ہے اور برہمہ (ब्रह्म) سنپردا اسواسطے کہتے ہین کہ اول بھگوت نے اس
سنپردا کے قواعد برہماجی سے بیان کیے برہماجی نے بسلسلہ گورو چیلہ کے بھگتان مندرجہ شجرہ کو اوپدیش کیا اور رواج دیا
بعض جو گوڑیہ اور بعض مہاپربھو سنپردا بیان کرتے ہین تو وجہ یہ ہے کہ نت آنند و سری کرشن چیتن و مہاپربھو ساکن گوڑ دیس
کہ اسی سنپردا مین آچارج اور بھگت نامور بھگوت کا اوتار ہوئے اور تمام دیس گوڑ (गौड़िया) بنگالہ کو ہدایت کرکے بھگوت کا شکیہ (?) کیا
اسواسطے مہاپربھو گوڑیہ نام سے مشہور ہے مادھو آچارج موصوف براہمن نبس مین بموضع اوڈپی کرشنا کہ کانچی پوری
سے گوشہ غرب و جنوب مین واقع ہے ہوئے (उडपी क्षेत्र) برہمہ سوتر اور گیتاجی پر بھاشا تصنیف کیا اعتقاد اس اوپاسنا والون کا
یہ ہے کہ ایشور تشبیہ ہے کہ اسکو پربرناسی مایا جگت کو رحیق (?) ہے (माध्व) اگرچہ قاعدہ متقدمین اس نشٹھا سو دھیان کا و
بشن نارائن کا پایا جاتا ہی لیکن اب بلکہ روبرو مادھو آچارج سے (तटस्थ) اوپاسنا سری کرشن اوتار کی اس سنپردا مین
مروج ہی اور ایشر پورن برہمہ سچدانند گھن سری کرشن سوامین کو لوک نواسی کو مانتے ہین اور مادھرج نشٹھا ہی
کہ اوسکا ذکر نشٹھا ہی نوز دہم مین ہوگا دھیان و تصور کرتے ہین (निवासी) اگرچہ مادھرج نشٹھا مین جگل سروپ کا دھیان
و تصور لازم ہے اور جگل سروپ کا ہی آرادھن و سیوا (माधुर्य) اس سنپردا مین مروج ہی اور رادھکا مہارانی مین پرکیا (परकीया)
بھاؤ رکھتے ہین لیکن ایشرتا اور وحدانیت اور پورن برہمتا (युगल स्वरूप) سری کرشن سوامین مین تصور کرتے ہین کہ اونکی بھاشا
اور دیگر گرنتھون سے یہ بات ظاہر ہے (ब्रह्मा) اس سنپردا مین لکھوکھا بھگت اور سدہ نامور گذرے اور ہوتے ہین
واسطے دور کرنے دکھ آواگون کے بھگوت نے ایک اوپائے ایسا تجویز کیا ہے کہ بلا محنت و مشقت اس سنپردا کے
ذریعہ سے کروڑون مہا ادھم بھگت کو پراپت ہوتے ہین اگرچہ دکھن دیس مین رواج اس اوپاسنا کا بکثرت ہی
اور گورودوارہ عظیم الشان وہان ہین لیکن درمیان برج اور بنگالہ مین بھی یہ سنپردا زیادہ تر مروج ہے اور
برندابن مین چند گورودوارہ مشہور و معروف (श्रृंगारवट) مثل مندر گوبند دیو و مدنموہن و سنگار بٹ وغیرہ کے ہین کہ فیض
عام بھگوت کے درشنون اور دیکھا لینے کا ہوتا ہے (मदनमोहन) (गोविंददेव) معجزات مادھو آچارج سوامین کے لکھنے کی کچھ ضرورت
نہین اسیقدر کافی ہے کہ اونکے نام اور اونکے قاعدہ مقررہ (सीता) کے عمل سے کروڑہا مہاپاپی بھگوت بھگت
ہوکر اپنی مراد کو پہونچے اب شجرہ خاندان باعتبار گورو چیلہ کے بابت ایک دو گورودوارہ کے تحریر ہوتا ہے
اس سنپردا مین ہزارہا درہزار گورودوارہ ہین سب کا شجرہ ملنا اور لکھنا غیر ممکن تھا + +

سری نارائن
श्रीनारायण
برہما
ब्रह्मा
نارد
नारद
بید بیاس

کتھا नित्यानन्द نت آنند جی مہاراج ایسے پرم بھگت اور بھاگوت دھرم پرچارک ہوئے جنکی مہما اور پرتاپ
تمام جہان میں مشہور اور معروف ہے جنہوں نے گوڑ دیس بنگالہ میں پاکھنڈ اور ادھرم کو دور کر کے بھاگوت بھگتی اور
اوپاسنا کا رواج دیا اور ایسے ایسے مہا پاپی اور گنہگاروں کو بھگوت پراین کر دیا کہ جنکو اجامیل بھی شرف تھا
بلدیو جی مہاراج نشے اپنی حال میں مخمور و مسرور رہتے تھے اسیطرح یہ مہاراج کہ بلدیو جی کا اوتار ہیں بھگوت کے روپ
مادھری اور پریم کے نشہ میں مدہوش و متوالے رہتے تھے کہ جس پریم اور بھاو کو دیکھ سن کر دیگر اشخاص بھی پریم آنند
کے رس میں غرق اور مگن ہوتے تھے جنم مہاراج موصوف کا ندیا شانتی پور بنگالہ دیس میں ہوا سری کرشن چیتن مہاپربھو
کے یہ بھائی تھے جب دیکھا کہ گوڑ دیس کے لوگ بھاگوت دھرم سے بیگانہ ہیں تو اون پر رحم آیا اور چند عرصہ تک سخت تپ
کر کے بھگوت کو خوشنود کیا بھگوت نے جب خواہش انکو بردان دیا اور بموجب بھگوت بھگتی کو تمام اوس دیس میں مہاراج
موصوف نے ضحبت اور گورو روپ ہو کر مروج فرمایا اب تک اوس دیس میں اسقدر بھگتی کا رواج ہے کہ اکثر بھگت پیدا
ہوتی ہیں اور ترک خانمان کر کے برنداہن میں باس کرتے ہیں جو بھاو اور پریم اوس دیس کے رہنے والوں کا برنداہن
اور سری برنداہن میں دیکھا تحریر اور تقریر سے باہر ہے اب بھی برنداہن میں قریب نصف لوگوں کے یہ لوگ
موجود ہیں اور بھگوت کے بھجن و کیرتن میں رہتے ہیں ۔ کتھا श्रीकृष्णचैतन्य سری کرشن چیتن برادر خرد نت آنند جی
سری کرشن مہاراج کا انس اوتار ہوئے چونکہ بھگوت کا مہدا ارشاد ہے کہ جب دھرم کم ہوتا ہے تب واسطے قائم
کرنے بھاو کی اور دور کرنے ادھرم کے میرا اوتار ہوتا ہے کہ یہ بات گیتا جی میں مندرج ہے سو گوڑ دیس بنگالہ میں بھگوت
بھگتی موقوف ہو کر بالعکس دھرم کا رواج ہوا تھا اسواسطے بھگوت نے واسطے قائم کرنے بہار کے جسطرح برج میں
اوتار لیا تھا اسیطرح بنگالہ میں چیتن جی کی بطن سے ظہور فرمایا اگر کسی کو یہ اعتراض ہو کہ بھگوت کا شیام رنگ شاستروں میں
لکھا ہے یہ مہاراج گورہ رنگ کسواسطے تھے سو واضح ہو کہ بوقت کھیل بہار کے گوپیکا اپنی پریم پرتیم نند کشور کو طعنہ دیا
کرتی تھی کہ تو کالا ہے اور ہم گوری ہیں تیری خوبصورتی اور تیرا حسن ہماری خوبصورتی اور صفائی چہرہ کے مقابلہ پر کب
برابر ہے اسواسطے سری کرشن چیتن مہاراج نے گورہ رنگ دھارن کیا جسطرح سری کرشن مہاراج نے پریم اور رس کا دریا برج
میں جاری کیا تھا اوسیطرح سری کرشن چیتن مہاراج بھی بیشمار پریم آنند اور رس کا پریم اور سکھ جگل سروپ کے تصور میں محو
اور تدروپ ہو کر اپنے سیوکان کو دل میں ظاہر کیا یہ مہاراج خورد سالی ہی سے بھگوت روپ کے دھیان اور بھگتی میں مگن
رہتے تھے ہفت سالہ عمر کا ذکر ہے کہ کیشو بھٹ کاشمیری تمام جہان کے براہمنوں کو مناظرہ اور بحث میں فتح کرتا ہوا اونکے
مسکن میں پہونچا پنڈت کہ ہمراہ تھے سری کرشن چیتن موصوف نے ایک لحظہ میں وہ غرور اوسکا رفع کر دیا اور پھر ایسی کرپا کری

کہ وہ بھگوت بھگت ہوگیا مفصل یہ حال کیشو موصوف کی کتھا مندرجہ نشتھا ۹ نو زدہم سے واضح ہوگا ایک دفعہ مہاراج
ممدوح روبروی جگناتھ رای (जगन्नाथराय) سوامین کی کیرتن (कीर्तन) کرتے تھے بحالت کیرتن بھگوت چرتروں کی ایسے پریم و تصور بھگوت مین
محو اور بیخبر ہوئی کہ تدرو پتا کی نوبت پہونچ گئی اور موجودین کو چترنج روپ نظر آیا لوگون نے بادہ گریہ گفتگو کی
کہ اس پرسوتم پوری مین ہر ایک کی روح چترنج ہی اگر سری کرشن چیتین کا چترنج (तनुभुज) روپ نظر آیا ہی تو کیا تعجب اور بزرگی (तद्रूपता)
ہی یہ خبر مہاراج موصوف تک پہونچی اور دلمین خیال کیا کہ منجملہ ان اشخاص کی اکثر ہماری سیوک ہین اگر اونکی دلمین اعتقاد (पुरुषोत्तमपुरी)
کامل نہ ہوگا تو بھگوت بھگتی اونکو حاصل نہ ہوگی اسواسطے چھٹہ بھجا دھارن کرکے درشن دیا اور سب کا اعتقاد
درست کر دیا ابتک چھٹہ بھجی مورتی اونکی پرشوتم پوری مین ہی کہ درشن ہوتی ہین مہاپربھو جی کو اونکا چھوٹا بھائی مشہور
کرتے ہین وہ بھی آچارج اس سمپردا کی اور پریم بھگت ہوئی کتھا रूपसनातन روپ و سناتن جی دونون بھائی
حقیقی پریم بھگت اور بھاگوت دھرم پرچارک ہوئی اور ایسا اس جگت کا اوپکار کیا کہ سنسار سمدر کا پار ہونا
ازبس آسان ہوگیا یہ ہردو صاحب گوڑ دیس بنگالہ کے رہنی والی بادشاہی منصب دار فدوی الاقتدار تھی خزانہ
کثیر رکھتی تھی ایک رات شمار اور حساب خزانہ کا کرتی کرتی صبح ہوگئی کمال مغموم و متردد ہوئی اور باہم کہنی لگی کہ افسوس
تمام رات فرخرفات اور کار بیہودہ مین گذر گئی اگر بھگوت سماج اور کتھا مین بیٹھتی تو دم بدم خبر منگاتی کہ کسقدر
رات گذری آج کچھ بھی خیال نہ ہوا یہ عمر بلا بھگوت کی بھجن ناحق رایگان گئی اور جاتی ہی یہ کہکر اوسی وقت تمام نعمت
اور دولت کو مثل ریزہ خاک کی ترک کیا اور خدمت مین نت آنند و سری کرشن چیتین مہاپربھو جی اپنی گورو کی حاضر ہوکر
ہدایت خواہ ہوئی اونھون نی اجازت فرمائی کہ برج کھوم مین جاؤ اور وہانکی بن اور مقامات بہار سری کرشن سوامین کی
جو مدت سی پوشیدہ اور خفیہ ہوگئی ہین ظاہر کرکر گرنتھ بہاری چرتر و لیلا و مادھوریہ برج و رس بلاس کا رواج دو حسب الارشاد
ہر دو صاحب موصوف روانہ ہوئی اور جسوقت برج کھوم (माधुर्य) مین پہونچی تو خود بخود تاثیر اوس زمین اور ہوائی خوشگوار و (मध)
سبزہ و دلکش سی روپ ماڈھری بھگوت مین محو اور بیہوش ہوگئی اور ایسی لو عشق پیدا ہوئی تیم مہاراج کی دماغ جان کو پہونچی
کہ نیاک جیوہ جنکھہ سکھہ سب کو فراموش کرکی پریم آنند مین مگن ہوئی جب کچھ ہوش ہوئی تو فرارعات سی پوچھا کہ برج کہان ہی
ایک نی جواب دیا کہ کیا تیرا تولد کنندہ اندھا ہوگیا ہی یہ برج نہین اور کیا ہی گنتا ئین جی مہاراج اس گالی سی ایسی خوش ہوئی
کہ جیسا کوئی سگن پرچھہ کی اوپدیش سی خوش ہوتا ہی اور شادمان و فرحان نشا تصور مین چھکی ہوئی اول متھرا جی مین اور پھر
برندابن مین پہونچی دیکھا کہ جمنا جی جاری ہین اور ایسا بن گنجان سرسبز و شاداب ہی کہ آفتاب کا طلوع و غروب معلوم نہین ہوتا
بعد تلاش کی دو چار گھرون کی آبادی پائی اور دریافت ہوا کہ باشندی اوس آبادی کی وسطی چاپ برندا دیوی (वृन्दादेवी) کی گئی ہین

وہان سے برنداون کی تلاش کرتے ہوئے روانہ ہوئے دیکھا کہ وہ لوگ ایک جگہ پر دودھ دہی چڑھا کر روانہ ہو گئے اوسی جگہ
قیام کیا رات کو برنداوبنی نے درشن دیا اور فرمایا کہ ہمارا سروپ اسی جگہ ہے تم نکال کر استھاپت کرو سو گسائین جی نے
स्थापित
حسب الارشاد عمل کیا اب تک برنداوبنی موجود ہین اور جنگل میں ایک گاو بیٹھی رہتی ہے اول دودھ دہکا جی ممدوح کو چڑھایا
جاتا ہے بعد ازان سری گوبند دیوجی نے گسائین روپ ممدوح کو خواب مین ہدایت فرمائی کہ فلان مقام پر ہمارا سروپ موجود
ہے اور ایک مادہ گاو اپنا دودھ وہان چڑھاتی ہے تم ظاہر کرو گسائین موصوف نے اوس سروپ کو نکالکر استھاپت کیا
اور واسطے پوجا کے جیو گسائین اپنے برادرزادہ کو کہ اوسی عرصہ مین بعد ترک خانمان کے آگئے تھے اجازت دی اور فرمایا
जीवगुसाईं
کہ راجہ ہا کے کلان بھوگ وغیرہ کا لوازمہ جاری رکھین گے راجہ مان سنگہ والی امیر کا بشوق درشن گسائین موصوف کے آیا
اور بعد درشن بروقت رخصت کے عرض کیا کہ کچھ اجازت کسی چیز کی مجکو ہووے جیو گسائین جی نے فرمایا کہ ہم کچھ نہین چاہتے
اگر چاہو تو مندر گوبند دیوجی کا بنوا دو راجہ نے قبول کیا اون دنین ایام مین قلعہ اکبرآباد کا طیار ہوتا تھا اور سنگ سرخ اور
کسی جگہ نہین جا سکتا تھا راجہ موصوف نے بادشاہ سے حکم لیکر مندر سنگین گوبند دیوجی کا طیار کرا دیا تیرہ لاکھہ روپیہ صرف
اجرت اور مصالح مین خرچ ہوا اب تک وہ مندر برنداون مین مشہور اور موجود ہے کہ نظیر اپنی نہین رکھتا لیکن واضح ہو کہ
عہد محمد شاہ بادشاہ مین راجہ جے سنگہ نے بارہ پوران مین یہ بات سنی کہ جو کوئی گوبند دیو کی درشن کرتا ہے پھر اوسکو آواگون
نہین ہوتا کمال منت و آرزو سے وہ سروپ گوبند دیوجی کا جےپور کو لیگیا کہ وہان براجمان ہین اور برنداون مین دوسری
مورتی استھاپت ہوئی گسائین روپ موصوف کو بروقت رخصت اونکے گورو نے فرمایا تھا کہ گرنتھ رس پرکاش کی تصنیف کرنا
संग्रह
اوسکی بجا آوری گسائین موصوف سے بدین خیال کہ دوات قلم کاغذ وغیرہ کا سنگرہ کرنا پڑیگا اور ترک براگ مین خلل آویگا
نہین ہوئی تھے شیوجی بھگت راج مہاراج نے خواب مین ارشاد فرمایا کہ فراموشی ہدایت گورو دیو کی ممنوع ہے گسائین جی
نے بانقیاد حکم بہت گرنتھ مثل رس سدھانت و اوجل نیلمن و بھگت رس امرت و بھاگوت امرت وغیرہ سب پانچ
भागवत भक्तरसामृत उज्ज्वलनीलमणि रससिद्धान्त
لاکھ اشلوک مین تصنیف کیے کہ مشہور و معروف ہین اور بھگتون کو پریم کے رس سے پورت کرتے ہین ایک اشلوک مین
یہ وصف بینی یعنی چوٹی سری لاڈلی جی کی یہ تمثیل لکھی کہ مثل ناگنی کے ہے گسائین سناتن جی کو یہ خیال ہوا کہ گسائین
वेणी
روپ کی شاعری اگرچہ دلپذیر ہے لیکن بھاو پریا پریتم کا خوب نہین سمجھا کہان تو لاڈلی جی پریم سکمار کہ جنکی ناسکی
اور کو ملتائی کے مقابلہ مین گلاب کے پھول کا پھول بھی سخت ہے اور جن کی سوبھا کے اوپر سوبھا بھی تصدق ہوتی
ہے اور کہان موذی کی تمثیل کہ اگر وہ پریم سکمار جی تصویر بھی سانپ کی دیکھتی ہی تو خوف کرتی ہے غرض
اس خیال سے اکثر گسائین سناتن جی کو اوس تمثیل کا قلق رہتا تھا ایک روز سیر کنان جاتے تھے درخت کے

نیچے ایک طفل کمال خوبصورت اور چند دختر برجباسیوں کو دیکھا کہ جھولا ڈال کر جھول رہی ہین اور بازی و نقشہ
مین مصروف ہین اور اگرچہ سب دختر موصوفہ حسین و خوبصورت ہین لیکن ایک لڑکی اسقدر حسین اور نازک
ہے کہ ایسی سندر نادرت لعمر نہین دیکھی تھی وہ لڑکی ایک چھڑی باریک اوڑھے ہوئے تہی اور اوسمین بینی یعنی
چہوٹی مثل ناگن کے ایسی لہلہاتی ہے کہ سر سے بھی ناگن ہین اور اوسمین فرق نہین گسائین سناتن جی
نے جا بجا دیکھا لوکا نہی کہ مارنا کوئی دوڑ کر ناگن کو اس پریم سندری کے سر سے اوتارو اور یہ کہکر بیہوش ہوگئے جب
ہوش آئی تو اشلوک گسائین روپ کا یاد آیا اور جانا کہ سری لاڈلی جی نے واسطے رفع شک اوس اشلوک کے یہ
چرتر کیا ہے گسائین روپ جی کی خدمت مین آئے اور پرکرمان کر کے سرگذشت بیان کری واضح ہو کہ گسائین
سناتن جی بڑے بھائی روپ گسائین کے تھے لیکن بھاگتی مین اونکو شاہجانکر ڈنڈوت و پرکرمان کری گسائین روپ جی
[illegible] اور گسائین سناتن جی سکہارا اور ہر روزہ پرکرمان برج کی کیا کرتے تھے ایک روز بعد پرکرمان جو روپ
گسائین کے پاس آئے تو گسائین روپ موصوف کو خیال ہوا کہ سناتن جی اپنے گھر غذا ہی لطیف کہ ہر ایک کو نہین ملتی
کھایا کرتے تھے اب نان خشک گداگری کس طرح سیری ہوتی ہوگی یہ خیال ہوا ہی تھا کہ سری لاڈلی جی شیر و برنج
و دیگر لوازمہ [illegible] لطیف بلباس دختر برجباسی کے لائین اور کمال کومل گفتار سے فرمایا کہ ہماری گاے نے آج
بچہ جنا ہے میری والدہ نے یہ لوازمہ [illegible] تمہارے واسطے بھیجا ہے ہر دو گسائین موصوف نے اسکا بموجب طیار
کر کے بھوگ لگایا تو وہ مزہ پایا کہ مدت العمر کسی غذا مین نصیب نہین ہوا تھا سناتن جی نے سبب اسکا گسائین روپ
سے پوچھا اونھوں نے سب حال اپنے خیالات کا بیان کیا سناتن جی نے فرمایا کہ باوجود ترک و علحدہ گی دولت و حشمت
کے [illegible] زبان کا باقی ہے کہ جسکے سبب سری لاڈلی جی کو تکلیف ہوئی آیندہ کو خیال رہے جب نت آنند و سری کرشن
چیتن و مہا پربھو جی گورو روپ و سناتن جی کا اس جہان کا ترک کر کے پرم دہام کو گئے تو مہاجیان گورو موصوفین کے
شاگرد و دارہ کو کمال غم ہوا بعد عرصہ کے خیال آیا کہ اب سوا روپ و سناتن جی کے اور کوئی قدر شناس بھگوت کے
کیرتن و بھجن کا نہین ہے اسواسطے برندابن مین آئے اور ایک روز سماج ہوا سب بھگوت بھگت اور سادھو اور
سماج مین جمع ہوئے اور ایک بڑی سبھا ہوگئی ایسی لطف اور پریم سے کیرتن اور بھجن ہوا کہ حاضرین بپایاں پریم
کے پریم مین بیہوش اور از خود رفتہ ہوگئے لیکن گسائین روپ اپنی طبیعت کو مستقل کر کے کھڑے رہے
گسائین کرن پوری نے دیکھا کہ روپ جی سب بیہوشون کے سر دفتر ہین اونکو جو بھگوت پریم سے بیہوشی نہ ہوئی
تو اوروں کے واسطے بہتر نہین گسائین روپ جی کے پاس گئے اور جب قریب پہونچے تو اونکی سوانس یعنی دم لگی

کہ آپکو ودار ہوا گنسائین روپ جی نے فرمایا کہ مہاراج جنکو کچھہ تعلق جسم کا باقی ہی پہونچتی اونکو ہی اور جن لوگونکو جسم سے
تعلق نہین رہا اونکا دل دیکھنا چاہیے جسم فقط بیابانک کہتا روپ گنسائین کی تحریر ہوئی سناتن جی اسواسطے
لنگوٹی اور گودڑی کے اور کچھہ اپنے پاس نہین رکھتے تھے سیر کنان ایک بادفروش کے گھر پہونچے اوسکے گھر مین سری
سری مدنموہن جی کا براجمان تھا سناتن جی درشن کرکے عاشق ہو گئے اور ہر روزہ اوس بادفروش کے گھر جایا کرتے
اور ہر چشم کا جل انکھون سے جاری رہتا بادفروش نے کہ پہلے ساہوکار تھا اور اب مفلسی آگئی تھی جانا کہ جیسا اس مورتی نے
مجکو خراب و پریشان کیا ہی شاید اس شخص کو بھی ایسا ہی خراب کیا ہو کہ اس مورتی کو دیکھکر روتا ہی بادفروش نے
گنسائین جی سے پوچھا کہ مہاراج کیا تمکو بھی دھن و دولت گھر بار سب اس مورتی نے لیکے آرام کر دیا ہی گنسائین جی نے لے
بڑا اعتقادی بادفروش کی تصور فرما کر جواب دیا کہ بھائی تیرے ساتھہ اس مورتی نے کچھہ بھی نہین کیا برتاؤ اسکے کہ جو
میرے ساتھہ کیا ہی بادفروش نے کہا کہ کیا علاج کرون گنسائین جی نے فرمایا کہ اس بھاگوان کو جلد اپنے گھر سے نکال
ورنہ نہ معلوم کہ آئندہ کیا کریگا اسنے کہا کہ اگر یہ ایسا بد خوہ ہے تو کون لیویگا گنسائین جی نے فرمایا کہ میرے ساتھہ
جو کچھہ اوسکو کرنا تھا سو کر چکا مین لیجاؤنگا چنانچہ لے آئے اور برندابن مین براجمان کرکے پوجا سیوا شروع کی
گداگری کرکے بھگوت کو بھوگ لگایا کرتے ایک روز بھگوت نے خواب مین فرمایا کہ تھوڑا سا نمک بھی چاہیے اوس روز
سے نمک کا لانا شروع کیا پھر اجازت ہوئی کہ اندر کو روغن زرد بھی ضرور ہے لاچار اوسکی بھی گداگری شروع کی پھر انکا
ارشاد ہوا کہ ترکاری خودرو کا جنگل سے لانا بہت آسان ہی وہ بھی لایا کرو تب سناتن جی نے محبت دلی سے خیال کیا
کہ مدنموہن جی چٹوری ہو گئے میرے بیراگ کو خاک مین ملا کر مجکو بھی چٹورا کیا چاہتے ہین عرض کیا کہ اگر ایسا ہی مزہ زبان
کا ہی تو کوئی دولت والا غلام تلاش فرما دین یہ کہکر باہر آبیٹھے اتفاقاً کسی ساہوکار کی کشتی بہار مال اگرہ کو جاتی تھی
جسوقت برندابن مین متصل کالیادہ کے پہونچی تو چلنے سے رہ گئی ساہوکار نے مضطرب ہو کر اپنے ملازمان کو ہر چہار طرف
بھیجا کہ دیکھو اس جنگل مین کوئی فقیر سادھو ہی کہ جس سے چارہ جوئی کری جاوے ملازمین نے جا کر کہا کہ ایک سادھو بیٹھا ہی
شاید اوسکے سبب سے کشتی نہین چلتی ساہوکار آیا اور قدموں پر گرا گنسائین جی اوسکو بھگوت کے روبرو لیگئے
اور ساہوکار سے فرمایا کہ جو کچھہ کرتوت ہے اس بابا کی ہے غرض عرض کرکے ساہوکار کہ بدولت درشن و مکالمہ
گنسائین جی و درشن بھگوت کے سردھاوان و با اعتقاد ہو گیا تھا دست بستہ بامید اجازت کسی خدمت کے
کھڑا ہوا بھگوت نے اجازت بخشی کہ مندر ہمارا خوب سنگین طیار ہو جاوے اور راگ بھوگ کے واسطے بھی کچھہ
مقرر ہو ساہوکار نے قبول کیا اور اوسیوقت کشتی روانہ ہو گئی ساہوکار نے مندر نفیس اور کلان کمال بھگتی سے

طیار کرایا اور راگ بھوگ کے واسطے ماہیانہ مقرر کیا جب خوب سامان بھگوت سیوا کا مہیا ہو گیا تو گسائین جی نے دان کا
ادہکار گرشنداس برہمچاری کو سپرد کیا اور خود واسطے سیر کرنے برج بھوم کے روانہ ہوئے ایک دفعہ متصل
نندگانون کے کنارہ مان سروور زیر درخت ہنس بیٹھکر تین روز تک واسطے خورد ونوش کے نہ اوٹھے
بھگوت نے خیال فرمایا کہ جو کوئی مسافر کسی مفلس غریب کے گھر جاتا ہے تو وہ دل وجان سے خبرگیری کرتا ہے
یہ شخص میری بستی کا مہمان ہے افسوس ہے کہ بھوکھا رہے اسواسطے خود بدولت بلباس طفلان برجباسی کے
دھوتی باریک ابریشمی دوپٹہ زردوزی کسی ہوئے چہرہ سرخ سر پر رنگین چھڑی بغل مین دبائے ہوئے
تھالی شیر برنج خاص بھوگ کی لیکر آئے اور گسائین جی کو دیکر فرمایا کسواسطے آبادی کے قریب جاکر نہین بیٹھتا
کہ لوگ تیری خورد ونوش کی خبر لیوین یہان جنگل مین کون تیرے واسطے کھانا لایا کرے بھگوان نے ہاتھ پاؤن
دیکھین حنا خوری بیکر یا نہتی ابھی نہین گسائین جی ان کلمات کو سنکر پریم آنند مین مگن ہو لئے اور عرض کیا کہ
تمھاری ہاتھ سو حنا خوری وغیرہ سب رہ گئی ہین اسیطرح ناسترو ہند ج جیت مہاراج کھانا پہونچا گئے رہتے ہے
بعد اوسکے گسائین جی نے اپنے محبوب مرغوب کو تکلیف کا دینا گوارا نہ کیا اور طفل ممدوح سے نشان مکان اور
گانون کا پوچھا اگلے روز حسب نشان بیان کردہ کے جو تلاش طفل موصوف کی کرنا تو کہین سراغ نہ ملا بیقرار ومضطرب
ہو کر اپنی فہم اور عقل پر افسوس ونفرین کرنے لگے خواب مین بھگوت نے فرمایا کہ وہ طفل شیر برنج والا مین ہون
اگر ایسی ہی تمھاری خوشی ہے تو حاضر ہون گسائین جی نے عذرات کیے اور اوس پریم منوہر مورتی کا تصور و دھیان
کرتے ہوئے پریم آنند مین مگن ہو گئے **کتھا** नारायण भट्ट گسائین نارائن بھٹ پرم بھاگوت ہوئے گیان
وسمارت دھرم وغیرہ کو اور بھگوت بھگتی کو تقدیم اور بزرگی ثابت ومستقل کر کے بھاگوت دھرم کا رواج دیا
بھگوت نے واسطے اوپکار جگت کے نارائن بھٹ کے برابر نارائن بھٹ کو ہی پیدا کیا دوسرا کوئی ہوا اور نہ ہوگا
جنکا اوپکار آواگون کی اندھیری کو مثل آفتاب کرتا اور واسطے حاصل ہونے بھگوت کے پریم اور بھگتی کی پریم سار گسائین جی
کرشنداس برہمچاری چیلہ سناتن جی پوجاری مندر مدن موہن جی کے سیوک ہوئے گورو سیوکھتا دھرم اسکندہ میری
بھاگوت کی سنی اور جو چرتر بھگوت نے اپنی لیلا کی بابت اور جسودھا ماتا کو دکھائے اور جو بہار گوپیون کے
ساتھ اور چند کھیل اور سکھ سدامان وغیرہ اپنے سکھاؤن کے ساتھ برندابن وغیرہ مین کیے سب گسائین جی
کے دل مین سمائے اور یہ تمنا ہوئی کہ وہ سب مکانات اور بن جہان جہان چرتر کیے ہین دیکھنے چاہیے
چونکہ اون سبکا نشان ملنا مشکل تھا کسواسطے کہ پانچہزار برس کے قریب بھگوت اوتار کو گذرنے گئے اور

بسبب صدمات سخت کے سب مخفی اور پوشیدہ ہو گئے تھے اسواسطے بھگوت کے آرادھن اور دھیان مین مشغول ہوئے اور غایت شوق بیقراری سے کچھہ خیال خواب و خور کا نہ رہا بھگوت کہ پورن کرنے والے خواہش اپنے بھگتون کے ہین دلمین گسائین موصوف کے ظاہر ہوئے اور جہان جہان جو چرتر کیے تھے موافق باراہ سنگہتا کے سب دکھادیے موافق اوسکے گسائین جی نے بن اور اوپ بن و مکانات و کنج و بہار استھان ظاہر کیے تفصیل و تعداد اونکی کس سے بیان ہو سکتی ہے بعض مشہور مکانات و مندر وغیرہ کا نام لکھا جاتا ہے کہ اونکے نام لینے سے خوانندگان کو فیض و ثواب حاصل ہو اور اوس ذریعہ سے بالیقین کہ درشن اور جاترا بھی نصیب ہو جاوے ؀

تفصیل مکانات گوکل و مہابن ؀

روہنی مندر و سیام مندر کہ وہان جنم بھگوت کا ہوا قلعہ مہابن مین مشہور ہے ؀ — रोहिणीमंदर / श्याममंदर

چوراسی کھنبہ و آٹھہ کھنبہ حضرات بلونی جسودھا مہارانی کی جگہہ ؀ — खारखंभा

برہمہ گھاٹ جہان نند نندن مہاراج نے مٹی کھائی اور اپنی ماتا جسودھا جی کو اپنے مکہہ مین برہمنڈ دکھلائی ؀ — चौरासीखंभा

رمن ریتی جہان جسودھا نندن مہاراج نے طرح طرح کے لیلا و چرتر سکھاؤن کے ساتھہ کیے ؀ — रमणरेती

پوتنا کھال جہان نند کمار مہاراج نے پوتنا کی جان بچپانہ دودھہ پیونے کے کھینچ لی ؀

جملہ رجن لیبران کہیر جہان جسودھا ماتا نے اوکھل سے بھگوت کو باندھہ دیا اور بھگوت نے اونکا اودھار کیا ؀ — यमलार्जुन

گوپ کوپ کہ بروز سومواتی ماوس کنارہ تالاب پانی آکر فرو ہو جاتا ہے ؀ — गोपकूप

درشن ساٹت مندر گوکلت گسائیان کہ جنکا ذکر بعد آچاریہ جی کی کتھا مین ہوا ؀

درشن نند بابا جسودھا ماتا ؀

ٹھکرانی گھاٹ و جسودھا گھاٹ و بلبھہ گھاٹ وغیرہ ؀ — ठकुरानीघाट

تفصیل مکانات متھراجی ؀

بسرام معروف بسرانت گھاٹ جہان کنس کو مار کر بسرام فرمایا ؀ — विश्राम

مندر کیشو دیو جی جہان چترجہ روپ ہو کر ظاہر ہوئے ؀ — केशवदेव

رنگ بھوم جہان کنس کو مارا ؀ — रंगभूमि

کنس کھال جہان کنس کو مار کر ڈالا ؀ — कंसखाल

جاہ سات سمندر +

درشن ٹھاکر پایاہ جی +

درشن دوارکاناتھ جی کہ اب پارکھ نامی ساہوکار نے بنوایا +

چکر وغیرہ متفرق + مستھرا دیوی بھوتیشر مہادیو بسنت سکھ بل ٹیلا دساسمیدہ چکر تیرتھ

وغیرہ جھیتر سرستی کنڈ جوگ مارگ راون کوٹی جھاک بہاری کرشن گنگا کنکھل

گھاٹہای مثل پراگ گھاٹ ورام گھاٹ واکرور گھاٹ وبکنٹھ گھاٹ وبنگالی گھاٹ وسورج گھاٹ وغیرہ +

تفصیل مکانات سری برنداہن +

مندر سری گوبند دیوجی وگوپی ناتھ و مدن موہن ورادھا بلبھ وبانکے بہاری واٹل بہاری ورتنک بہاری و

رادھا رمن وسرنگار بٹ وچھیل چکنیا مشہور ہین اور دو مندر جدید کلان ایک سرکرشن مہاراج کالا بابو

بنگالی و دوسرا رنگنا تھ کا راد ھا کرشن پسر پارکھ ساہوکار نے کہ تعریف بھگتی وبہادان دونون صاحبان

کی اکثر گوش زد ہوئی بنوائے علاوہ ازان ہزارہا دیگر برکنارہ سری جمنا جی کالیا دہ گھاٹ وبنسن گھاٹ و

کاک گھاٹ وبہار گھاٹ وچیر گھاٹ وکیشی گھاٹ وسورج گھاٹ وغیرہ گھاٹ کثیر ہین +

وبن وسیوا کنج یہ بھگوت لیلا او بہار کے کنج ہین اور راجگان وامیران وساہوکاران وغیرہ نے جو کنج ومندر

بنائے وہ علحدہ ہین — وہیر سمیر وبنسی بٹ وگیان گودڑی وموتی داس جی کی ٹٹی ودیگر مکان قیام سادھان وغیرہ

کے مشہور ومعروف ہین + برہم کنڈ وگوبند کنڈ وغیرہ تالاب وہین کوپ وغیرہ صدہا چاہ +

رادھا باغ ومیوا باغ وباغ دیبی سنگہ والا ودیگر باغ بسیار قابل درشن وسیر کے ہین +

تفصیل اون بن اور مکانات وغیرہ کی کہ بن جاترا کے وقت جنکے درشن ہوتے ہین واضح ہو کہ جاترا کرنے والے

تا بہادون بدی چھٹ متھرا جی مین پہونچ جاتے ہین جس کسی کو جنم اشٹمی برنداہن مین کرنی منظور ہوتی ہے وہ

بعد اشنان گھاٹہای درشن وغیرہ کے برنداہن کو چلا جاتا ہے اور جسکو گوکل مین جنم اشٹمی کرنی منظور ہوتی ہے

وہ گوکل کو او بعض متھرا ہی مین مقیم رہتے ہین سب لوگ جنم اشٹمی کرکے بروز نومی شام تک متھرا جی مین آجاتے ہین

ایکادشی کو جاترا شروع ہوتی ہے پندرہ روز مین بالکل جاترا اور پرکریان برج منڈل چوراسی کوس کی

کرکے بروز بہادون سدی دسمی یا ایکادشی متھرا جی مین آجاتے ہین اور دوادسی کے روز متھرا جی

کی پرکریان ہوتی ہے دوسری جاترا بلبھ آچارج کی کل والون کی یعنی گوکلستہ گسائیون کی ہوتی ہے

لیکن ہرسال معمول نہیں یہ گسائین اسوج بدی دوج کو واسطے جاترا کے اوٹھتے ہین اور دیپ مالکا یعنی دیوالی کو بزمتھرا جی
ہین کرکے کاتک سدی دوج کو شامل میلہ متھرا جی کی ہوتے ہین یہ جاترا بڑی فراغت اور دلجمعی کے ساتھ ہوتی
ہے اور اکثر لوگ اونکی ہی فریق کر شامل ہوتے ہین اب تفصیل منزل اور مقامات درشن وجاترا پانزدہ روزہ
کی لکھی جاتی ہے ۔ روز اول صبح کو بسرانت گھاٹ پر اشنان کرکے واسطے جاترا کے پیادہ وپا برہنہ اوتھتے ہین
اور بھگوت بھجن کا نیم وبرت واجب ہے پہلی منزل ہین درشن وجاترا मधुवन مدھوبن तालवन تال بن
کومدبن کے ہوجاتے ہین कुमुदवन
कल्याणनारायण کلیان نارائن وجھو دھانندن وکپل منی
وگردھر رائے کو درشن ہوتے ہین وسناتن کنڈ کے اشنان ۔ روز دوم बहुलावन بھلا بن ہین
مقام ہوتا ہے اور درشن ٹھاکر دوارہ موہن لال جی کے ہین ۔ روز سوم گوردھن جی ہین پہونچتے ہین
गोवर्द्धन
روز چہارم وہان مقام ہوتا ہے گیراج یعنی گوردھن کی پرکرمان ہوتی ہے
हरिदेव ہر دیو جی
नाथ ناتھ جی وہان براجمان ہین اور ایک مندر سری سنپرداوالون کا بھی ہے مانسی گنگا وسنکرکھن
والسرا کنڈ وپونچھری کنڈ وراسولی وگاکھولی وگلال کنڈ وہرجی کنڈ وسورکنڈ وبجی ناتھ وسنکراو رادھا کنڈ
وکرشن کنڈ وکسم سرور وناردکنڈ وایراوت کنڈ وسرچی کنڈ ودیگر تالاب ومکانات بناکردہ راجہ ہاے
بھرت پور کے اشنان ودرشن ہوتی ہین دیپ مالکا کو گوردھن جی ہین ہجوم کثیر ہوتا ہے اور تمام گوردھن جی
کے اوپر روشنی ایسی ہوتی ہے کہ اوسکی کیفیت نہین ہوتی اور بروز کاتک سدی پروا انکوٹ اور پوجا گیراج
کا ارتساہ دھوم دھام سے ہوتا ہے ۔ روز پنجم دیولا ڈیک ہین مقام ہوتا ہے وہان عمارات والی
भरतपुर
بھرت پور کی کثیر ہین پہلے یہان مقام نہین ہوتا تھا ۔ روز ششم कामां کامان ہین پہونچتے ہین اور
وہان درشن ٹھاکر گوکل چند جی گوپی ناتھ جی و مدن موہن جی و برندابن چندر جی و سیتارام جی کے ہوتے ہین و
دیگر مندر پرسدھ وبراجمان ہین ۔ روز ہفتم کامان ہین مقام ہوتا ہے اور پرکرمان کامان جی اور دیگر مقامات
کی اور بمل کنڈ و دھرم کنڈ کے اشنان ہوتی ہین و بھوجن تھالی و بیٹھی سلا پرکرمان ہین آتی ہین ۔ روز ہشتم
बरसाना برسانہ ہین پہونچتی ہین کہ جنم بھوم سری لاڈلی جی برکبھان سندری کی ہے سری لاڈلی جی کا مندر بلند وعظیم الشان
بالاے کوہ ہے وبابا برکبھان و ماتا کیرت جی و سری دامان جی کو درشن ہوتی ہین اور دانگڈھ کہ جہان دان لیلا ہوئی
اور مانگڈھ جہان برکبھان کشوری نے نند کشور سے مان کیا اور بلاس گڈھ کہ جہان پر پیارے پریتم نے بہار وبلاس کیا و
مور کوٹی کہ جہان باواز مور لاڈلی جی کو بولایا و سانکری کھور کہ جہان تنہا دیکھکر نند کشور نے
सांकरीखोर

لاڈلی جی کو پکڑ لیا اور جو چاہا سو کیا او دیکھیرن کہ وہ بھی مہا استھان ہی و دیگر استھان و مندروں کے درشن ہوتے ہین
وہیانو کھرو سری پوکھر و پریم سرور و غیرہ کنڈ اور لاڈلی جی کی جھولنے دیکھیل کے مقامات ہین اور موضع
اونچہ گانون وطن گسائین نارائن بھٹ جی کا کہ جنکی کتھا بین یہ سب حال لکھا جاتا ہی برسانہ کے قریب ہی اور
ایک مندر بلدیوجی کی بھی درشن ہوتے ہین اور دیہہ کنڈ و تر بینی وہان ہی۔ روز نہم نند گانون وطن بابا نندجی مین
پہونچتے ہین وہان بابا نندجی و جسودھا ماتا جی و جسودھا نندن و بلدیوجی و بہاری بہارن کی مندر وہان سرورو
للتا کنڈ و بساکھا کنڈ و جسودھا کنڈ و مدسودن کنڈ و موتی کنڈ و کرشن کنڈ کدم کھنڈی وغیرہ تیرتھہ ہین متھانی
کہ جہان جسودھا مہارانی نی دودھ بلویا تہا و کہ جہان نند نندن کو ہاؤ کہکر ڈرایا وہان ہین جاوبت کہ جہان لاڈلی
کی چہین جاوک لگایا و کوکلا بن کہ جہان کوکلا کی آواز سی لاڈلی جی کو بلایا و راسولی کہ جہان راس کیا و منتھین
کہ جہان لاڈلی جی کی بینی یعنی چوٹی گوندھی و رنگ محل و سنکیت بہاری ٹھاکر و سنکیت دیوی براجمان۔ روز دہم
شیش سائی مین پہونچتے ہین اور چونکہ بھگوت شیش سائی مہاراج وہان براجمان ہین اسواسطے اوس گانون کو بھی
شیش سائی کہتے ہین کچھمی نارائین کا مندر و چھیر ساگر تیرتھہ ہی اثناء راہ مین کٹیلہ و کدم کھنڈی و چھیرین کی درشن
ہوتے ہین یہان سی اکثر لوگ تو سیدہی کہ ذرا دہسا اشٹمی کی برسانہ کو چلے جاتی ہین اور وہان مثل جنم اشٹمی کی لاڈلی جی کی جنم کا
اوتسو کہ بہادون سدی آشٹمی کو جنم ہوا ہوتا ہی اور بعض برندابن کو چلے آتے ہین اور باقی و اعلی پورا کرنی پر کرمان بیچ
منڈل کی جمنا پار عبور کرتے ہین۔ روز یازدہم نند گہاٹ سی عبور کرکے شیرگڈھ مین پہونچتے ہین متصل گہاٹ مذکور چیرہرن
و کاتیانی دیوی کی درشن ہوتے ہین اور بھگوت مندر شیرگڈھ مین دو ہین بیل بن و بہانڈیر بن و کھنڈ بن کی جاترا
ہوتی ہی۔ روز دوازدہم مانٹ بن مین مقام ہوتا ہی بھگوت مندر وہان ہین لیکن منجملہ مندر ہای قدیم اور مشہور کے
کوئی نہین۔ روز سیزدہم لوہ بن مین مقام ہوتا ہی اور راستہ مین نندی دیوی و بندی دیوی کی درشن ہوتے ہین
روز چہاردہم بلدیوجی مین پہونچتے ہین اور بلدیوجی مہاراج کی درشن ہوتے ہین یہ مقام مشہور ہی ایک مندر بھگوت کا اور دو تیرتھہ
بھی وہان ہین۔ روز پانزدہم متھرا مین پہونچتے ہین راستہ مین گوکل و مہابن کی درشن ہوتے ہین کہ تفصیل تیرتھہ و مقامات
وہانکی اول تحریر ہوئی علاوہ از مقامات و بن ہای مصرحہ بالا بن و مقام کثیر ہین کہ بروقت جاترا راستہ مین نہین آتی
جب استھان و بن ہای مصرحہ بالا ظاہر ہوگئی تب نارائن بھٹ کو کثرت شوق بھگوت چرترونسی یہ تمنا ہوئی کہ جسطرح سری برج چند
مہاراج نی ان مقامات پر راس بلاس چرتر کیے ہین وہ سب پرتچھہ ورساکچھات ملاحظہ کرین سو بھگوت نی اونکو ہدایت فرمائی کہ بلبھہ
ناچی ترنگ باد شاہی نوکری چھوڑ کر برندابن باس کرتا ہی تم اور وہ براہمنون کی لڑکون کو میرا اور گوپیکاؤن کا روپ بناکر

لیلا نوکرن سے سیری چترون کا ملاحظہ کرو چنانچہ گسائین جی نے بلیمہ مذکور سے ارشاد فرمایا اور باونی ایک براہمن کے بالک کو برج چند کا روپ اور ایک کو لاڈلی جی کا روپ اور آٹھ لڑکون کا للتا و بساکھا وغیرہ سکھیون کا روپ بناکر سب سادھنا نرت دگان کے سکھائے اور جہان جہان جو چترو راس بلاس وغیرہ بھگوت کو کیے تھے سب چتر کیے گویا سری کرشن اوتار کو نوتن کر دیا اور ابتک وہ سلسلہ راس لیلا کا جاری ہے جب یہ سبا و بچار جگت کو واسطے کر دیا تب قصد پرم دھام کا کیا اور اپنے سیوکان سے فرمایا کہ ہمارا جسم تربینی پر لیجانا اونھون نے پوچھا کہ تربینی کہان ہے نشان دیا کہ اوچہ گانو مین متصل برسانہ کے ہے سو یہ تیرتھ بھی ظاہر ہوا اور ابتک اولاد گسائین جی کی اس گانون مین موجود ہے جب راس یا سماج ہوتا ہے تو اول اولاد کو سردار و مکھیا قرار دیکے بٹھلاتے ہین ❊

کتھا **निम्बार्क स्वामी** نمارک سوامین پرم بھگت یکمیشر بھاگوت دھرم پرچارک ہوئے مہارا نشٹر براہمن تھے مونگیر مین گوداوری کے قریب بطن جیتی دھرم پتنی اُرن رکمیشر سے جنم ہوا سنکادو سنپردا جو مشہور اور معروف ہے اوسکو راج دہندہ و آچارج سوامین موصوف ہین اگرچہ سلسلہ اس سنپردا کا بھگوت کے ہنس اوتار سے ہے لیکن چونکہ اس جہان مین نمارک سوامین سے جاری ہوا اسواسطے سوامین ممدوح کے نام سے شہرت پائی اور چونکہ ہنس مہاراج نے اول اوپدیش سنکادکون کو کیا تھا اسواسطے سنکادی سنپردا کہتی ہین شجرہ سے حال گورو چیلہ پشت در پشت کا معلوم ہوگا اگرچہ سیوکان اس سنپردا کے برہمہ سوتیرون پر نمارک بھاشن بیان کرتے لیکن اس ملک مین نہین ملتا جو استوتر خاص مصنفہ سوامین موصوف کے ہین وہ البتہ ملتے ہین اون استوترون مین طریق اوپاشنا اور ایشر مایا جیو کا نردھار اور قواعد اوپاشنا کے مندرج ہین اور شرح اونکی طوالت کے ساتھ ہین کہ مفصل حال اوپاسنا کا اُنسے معلوم ہوتا ہے منجملہ انکے مقدم ترد شلوکی استوتر ہے اون استوترون سے خلاصہ اعتقاد اس سنپردا کا یہ معلوم ہوا کہ ایشر دویتا دویت ہے یعنی جسطرح سانپ کا کنڈل سانپ سے علیحدہ نہین اور پانی ترنگ سے جدا نہین اسیطرح یہ جگت ایشر سے جدا نہین لیکن برائے نام علیحدہ سا معلوم ہوتا ہے وہ ایشر ایک پورن برہمہ سچد انند گھن سری کرشن گولوک نواسی ہے قواعد یا دھرم سے کہ فرع سنگار کی ہے اور مفصل حال اوسکا ذکر تشبیہات نو رو ہم مین ہوگا دھیان و تصور کرتے ہین اگرچہ اس اوپاسنا مین جگل سروپ یعنی سری رادھا کرشن کی جوگل مورتی کا دھیان اور سیوا مروج ہے لیکن اصل آچارج کی تصنیفات سے پورن برہم سری کرشن سوامین اور اونکا ہی تصور کرنا پایا جاتا ہے چنانچہ ترجمہ سد دھانت سوامین نمارک کا یہ ہے نہین نظر آتی کوئی گت یعنی پہونچ کی جگہہ سوای کرشن چرن آربند کے جسے ہین وہی چرن کہ برہما اور شیوا اونکو ڈھونڈت کرتے ہین اور سری کرشن مہاراج کیسے ہین کہ بھگتون کی خواہش کے واسطے طرح طرح کے اوتار دھارن کرتے طرح طرح قیاس مین آسکتی مورتی

جسکے اور نہ قیاس مین آسکتا ہو مافی الضمیر جسکا اور نتر مین بھی کہین رادھکا جی کا ذکر نہین لیکن دھیان کی شلوکون
مین جو ہمراہ پدہتی کو دیکھنے مین آئی ایک جگہہ جگل مورتی کا دھیان لکھا ہو اور دوسری جگہہ صرف سری کرشن سع ابیر کا
سو یہ اختلاف منصرفہ بالا حقیقت مین کچھہ اصل نہین رکھتا صرف اسقدر غور و قیاس کر لینا کافی ہو کہ جب
گولوک نواسی کو اوپاسنا قرار پائی تو جگل سروپ کا دھیان و تصور خود بخود ضروری لازم آیا تلک وغیرہ کا حال
بھیک نقشہ مین درج ہوگا اگرچہ معجزات سوامین نمارک کو بہت ہین لیکن منجملہ انکو اس معجزہ کا ذکر لکھا جاتا ہی
کہ جسکے سبب سے نمارک نام مشہور ہوا ایک دفعہ ایک جتی یعنی سنیاسی اونکے مقام پر وارد ہوا اونکی ضیافت سوامین
موصوف نے کری لیکن رسوئی کی طیاری مین شام ہو گئی سنیاسی نے شام کو وقت کھانے سے انکار کیا سوامین
موصوف کو رحم آیا اور درخت نیم کہ صحن خانہ مین تھا ارک یعنی آفتاب کو دکھا دیا کہ اوسنے بیتجی بھوجن کیا
جب بھوجن کرکے اوٹھا تو چار گھڑی رات گذری معلوم ہوئی اوس روز سے نام سوامین موصوف کا نمارک مشہور ہے
اور بعض اصلی نام ارک کہتی ہین ناحق گرگی کو روکا رچا ایک مقام اونکا دکھن مین ہی بمقام سلیم آباد ہو باقی ہزارہا در ہزارہا

हंसभगवान
सनकादिक
नारद
श्री विलासाचार्य
स्वरूपाचार्य
माधवाचार्य
पद्माचार्य
श्यामाचार्य
बलभद्राचार्य
गोपालाचार्य
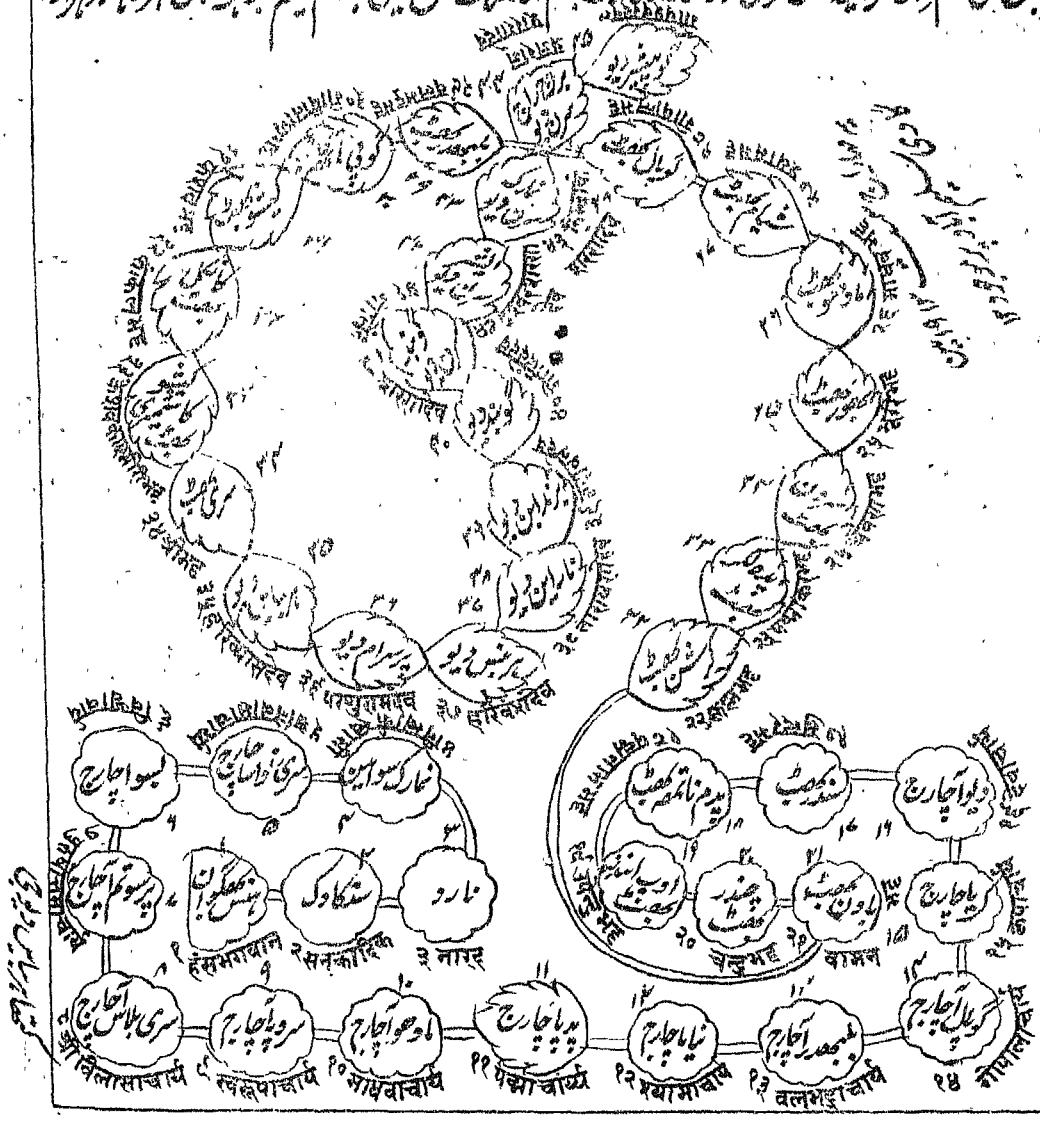
کتھا ॥ हरिव्यासदेव ॥ ہربیاس دیوجی پسر سوموکھن شکل براہمن نمارک سنپردا مین پریم بھگت ایسے ہوئے کہ اتبک
جنکی کرپا سے ہزارون لاکھون کو بھگوت پراپتی ہوتی ہے جسطرح بھگوت مین یا نودھا بھگتی مین ہر بھگتون کو محبت کامل
ہوتی ہے اوسیقدر بیاس جی موصوف کو بھگوت بھیکھہ یعنی تلک اور مالا مین ہوئی اصلی نام ہر بیام اور باشندہ تلنگ
کے تھے سمت ۱۶۲۰ مین اپنے مسکن کو چھوڑکر بعمر چہل و پنج سالگی برندابن مین تشریف لائے اور بھگوت دھرم کو مقدم تر از جملہ
مقدمات سمجھکر اوسکا رواج دیا اگرچہ ہزارون کو سیوک کرکے بھگت کردیا لیکن بارہ سیوک تو ایسے سدھ اور پریم بھگت
و پرتاپی ہوئے کہ جنکے نام سے علیحدہ علیحدہ گوردوارہ قرار پائے اور اتبک اون گوردوارہ سے فیض عام بھگوت بھگتی
کا ہر ایک کو ہے گوردوارہ مذکور بقاعدہ اصلی نمارک سنپردا کے مشہور ہین اور جو چند قاعدہ خاص بیاس جی موصوف نے
جدید جاری کیے وہ گوردوارہ علیحدہ دوازدہ گوردوارہ موصوف سے ہے یعنی خاص اولاد جو بیاس جی موصوف کی
ہوئی اوس قاعدہ کے موافق اونکا گوردوارہ ہے اور بلقب گسائین برندابن و اونچہ مین مشہور ہین اس گوردوارہ
کے سیوک بلقب ہربیاسی مشہور ہوتے ہین جب بیاس جی موصوف نے برندابن مین باس کیا تو اسقدر محبت اوس پریم دھام
اور بھگوت مین ہوئی کہ ایک دم بھی برندابن سے علیحدگی گوارہ نہین ہوتی تھی بلکہ جو کوئی واسطے جانے کے کہتا تھا اوس سے
ناراض ہوتے تھے مگر پانی راجہ اونچھہ کہ سیوک بیاس جی کا تھا بتمنا لیجانے کے برندابن مین آیا اور بکمال عاجزی اور
منت کی بیاس جی نے فرمایا کہ شاخ و درخت و بن وغیرہ برندابن کی پناہ و سایہ مین آباد ہوا ہون انسے رخصت ہوکر
چلونگا چنانچہ واسطے رخصت ہونے کے چلے اور راجہ موصوف بھی ہمراہ ہوا جس درخت کے پاس جاتے تو دست بستہ عرض کرتے کہ مہاراج
تمھارے سرن آیا تھا اب کیا اجازت ہے راجہ نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اسیطرح کہتے کہتے دیس کو چلے چلینگے اسی عرصہ مین
ایک حلال خوری کو جو دیوجی کے مندر کی بہوارہ سے پرشادی ہر بھگتان اور پرشاد بھگوت کو اوٹھا کر اوس رستہ کو جاتی تھی
بیاس جی نے پوچھا کہ کیا ہے حلال خوری نے جواب دیا کہ مہاپرشاد ہے بیاس جی نے دوڑکر اور ایک کٹھولی مہاپرشاد کی اوس سے
لیکر بھوجن کرلی راجہ مذکور نے یہ جانا کہ گورو دیو مہاراج کو چیت بھرم یعنی خفقان ہوگیا ہے اگر دیس مین جاوینگے
تو لوگون کو خراب کرینگے اسواسطے رخصت ہوکر اپنے وطن کو روانہ ہوا اور بیاس جی اوسکا جانا غنیمت سمجھکر مشکور
بھگوت کرپا کے ہوئے ہمیشہ سری کشور کشوری جی کی سیوا پوجا مین مصروف رہتے تھے ایک روز بروقت سنگار بھگوت
کی چیرہ زرکشی باندھتے تھے اور بباعث چکنائی زری کی باندھنے مین درست نہین آتا تھا چند دفعہ باندھا لیکن
راست نہ آیا بیاس جی نے غصہ ہوکر فرمایا کہ اگر لڑکاپن مین یہ حال شوخی کا ہے تو نہ معلوم پھر کیا ہوگا اگر میرا
باندھنا خوش نہین آتا تو خود باندھ لو اور یہ کہکر کنج سے باہر جا بیٹھے تھوڑی دیر بعد جو لوگ درشن

کر کے گئی تو بیاس جی نے کہا کہ آج بھگوت کا چہرہ خوب بندھا ہے بیاس جی بشوق تمام آئی اور دیکھ کر کہنے لگے کہ جہان ایسی
کا پگڑی معلوم ہوتی تو دوسری کی بندش دستار کب پسند ہو سکتی ہے ایک روز بھگتون کا سماج واسطے بھوجن
کرنے کو بیٹھا تھا اور استری بیاس جی کی بھوجن پروستی تھی اتفاقاً دودھ کی ملائی بیاس جی کے کٹورہ میں گر پڑی
بیاس جی کو خیال گذرا کہ باعث محبت شوہری یہ ملائی بنسبت دیگر سادھوان کے مجھکو زیادہ دی ہے اوسیوقت
استری کو سنگت سے نکال دیا اور سادھو سیوا سے موقوف کیا اور جو عورات آئیں کہ تمکو کچھ نہ استری محدود فر
باعث رنج و ملال کے تین روز تک خورد و نوش نہ کیا اور سب بھگتون نے بیاس جی کو سمجھایا تب اوسکو پھر
دخل دیا لیکن جرمانہ یہی سبب زیور اوسکا فروخت کر کے بھنڈارہ کر دیا اونکی دختر کی شادی تھی اور پکوان
چند قسم کا واسطے برات کے طیار ہوا تھا بیاس جی نے وہ طعام لذیذ قابل بھگوت بھگتون کے سمجھا اور اوسیوقت سے
تمام بھگوت بھگتون کو بھوجن کرا دیا جب برات آئی اور کوٹھہ پکوان کا خالی پایا تو فی الفور لوگون نے پکوان طیار
کر کے برات کی ضیافت کی مگر لوگ بیاس جی سے کمال ناراض ہوئے اور شکایت کری بیاس جی نے اوسیوقت لشن پد
بھگوت نے بھیجے کیا مضمون اوسکا یہ تھا جن لوگون کو سمدھی عزیز ہو اور وہ لوگ بھگوت بھگتون کو خشک آرد
دیتے ہیں اور سمدھی کو طعام لذیذ لوٹے گرا ہوں کہ جسم کو بہت کھینچے کھینچے بار جاتے ہیں ایک دفعہ بیاس جی بھاگوت
کو اچھی طرح بیان کرتے تھے اوسوقت مرتنگار کی دو تین اور سے کچھ خراش بھاگوت کی انگلی میں آگیا کہ خون نکل آیا
بیاس جی نے معلوم کر کے فوراً اوس بھگوت کی انگلی پر کپڑا پانی میں تر کر کے باندھا کہ اتک یہ رسم ہر وقت مرتنگار کشور مہاراج
کی جاری ہے اس سے یہ بھگوت شانڈلنگ ست سنگت کی اور صرف بھاؤ کو پختہ اور مضبوط کر کے ہدایت فرماتی ہیں کہ جس بھاؤ سے
سیوا کرنا ہے اوسیطرح بھگت کرتے ہیں اوسی بھاؤ سے ظاہر ہوتا ہوں ایک براہمن اونچھ کا رہنے والا بیاس جی کے
پاس آیا اور جہان کہ واسطے بھگتون کے رسوئی طیار ہوتی تھی وہان شامل نہ ہوا بیاس جی نے خشک جنس دلادی اور وہ
براہمن جس جگہ کہ چوکا لگا کر بہت پانی لا کر رسوئی کرنے لگا بیاس جی پاپوش میں روغن زرد لیکے اور اوسکی رسوئی میں کہدیا
براہمن ناراض ہو کر اٹھا اور کلمات ناراضی کے کہنے لگا بیاس جی نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ناراضی کی کوئی بات نہیں جس
دیہات کا ظرف وہ اوسطرح پانی کا آپ اپنے پاس رکھتے ہیں اوسی دیہات کے کٹورہ میں روغن زرد لایا ہوں وہ شخص شرمندہ ہو کر مطابق
بیاس جی کے کہا سمجھا اور بھگت صرف ہو کر بھگت ہو گیا ایک سادھو عرصہ تک بیاس جی کی خدمت میں رہا کشور جی کے
روبرو کبھی جواب کیا کرتا تھا جب ارادہ روانگی کا کرتا تب بیاس جی اوسکو سمجھا کر ٹھہرا لیا کرتے کہ برنداین کو چھوڑ کے کہان
جاتے ہو ایک روز استبداد کر کے رخصت ہوا اور تھوڑا سا کام جی کا کہ مندر میں براجمان کر دیا تھا مانگا بیاس جی نے کہا کہ

سالگرام جی کی ایک چڑیا یعنی گنجشک ڈبہ مین بند کر کے حوالہ کری سادھو سادہ لوح لیکر روانہ ہوا جب جمنا جی کی کنارہ پر واسطے
سیوا پوجن کی ڈبہ کو کھولا تو چڑیا اوڑ گئی سادھو مذکور بیاس جی کے پاس گیا اور کہا کہ مہاراج میری سوامین اسطرف کو گئی ہین
تلاش کرادو بیاس جی نے جواب دیا کہ فی الحقیقت تمھاری سوامین کی ملاقات کشور جی مہاراج سے ہوگئی تھی شاید محبت
کر کے چلی آئی ہون سو تلاش کرینگے یہ کہکر بندر بن گئے اور آکر سادھو سے بیان کیا کہ تمھاری سوامین کشور جی کے پاس ہین
جس حالتین کہ تمھاری سوامین برندابن سے جانا نہین چاہتی تو تم کسواسطے جاتی ہو سادھو مذکور نے ارادہ اسطرف کا
موقوف کر کے برندابن مین باس کیا سردیپونون کو بھگوت کا راس سماج برندابن مین ہوتا تھا سب رشک چمن پریا
پریتم کی چھب سے چھکے ہوئے پریم مین مگن تھے بحالت نرت پرپاجی کی چرن سے نوپر ٹوٹ گیا اور تال مین فرق آنے لگا
بیاس جی نے فی الفور اپنا جگیوپویت (यज्ञोपवीत) توڑکر نوپر کو درست کر دیا اور بیان کیا کہ مدت العمر اس جگیوپویت کو گردن کا بھار
سمجھتا رہا آج اوسکا رکھنا سپھل ہوا بھگت مال مین جو بیاس جی کی تعریف مین نابھا جی نے یہ لفظ لکھے ہین بھگت اشٹ
ات بیاس کے یہ سنکر ایک جھنت برای امتحان لاہور سے آیا جماعت کثیر ہمراہ تھی سادھو ہمراہی اوسکے گرسنگی ظاہر کرنے لگے
بیاس جی نے فرمایا کہ اب رسوئی طیار ہوکر بھگوت بھوگ لگایا جاتا ہے کچھ دیر نہین لیکن سادھو مذکور اوس گفتگو سے
باز نہ آئے بیاس جی نے جو بھگوت پرشاد طیار تھا حاضر کیا اونھون نے دو چار لقمہ تناول کیا اور بہ بہانہ درد وغیرہ کے
اوٹھ کھڑے ہوئے بیاس جی نے اوس طعام پس خوردہ کو باحتیاط تمام رکھ لیا اور دست بستہ گذارش کیا کہ آپ نے کمال
مہربانی فرمائی کہ پس خوردہ اپنا عنایت کیا اور چند روز کا توشہ ہو گیا آپ کرپا کرین کہ دیگر طعام طیار ہوتا ہے اور اوسکو منظور
فرماوین جھنت مذکور معتقد ہوا اور جانا کہ اسقدر سردھا و اعتقاد بھگتون کا سوای بیاس جی کی اور کسی مین کب
شدنی ہے بیاس جی نے ایک پد بھگوت کی تصنیف کیا کہ اوس سے مہاتمیت پرشاد بھگوت بھگتونکی ظاہر ہوتی ہے مضمون اوسکا
یہ ہے کہ جو ہر بھگتون کا اولش نہین کھاتی اونکی دہن مثل دہن خوک اور سگ کی ہین کسواسطے کہ طفل خورد سالہ جسکی ناک
سے رینٹ بہتا ہے اور رخسارون تک لگا ہوا ہے اوسکا منہ چومتے اور کام یعنی شہوت کی قابو مین ہو کر عورت کی رال چاٹتے
تو دل کو کراہیت نہین ہوتی اور بھگوت بھگتون کا سیت پرشاد یعنی اولش کھانی نفرت کرتے ہین تو کیون نہ جہنمی
ہونگے اور کسواسطے مثل خوک اور سگ کے نہین بیاس جی کے تین صاحبزادہ تھے واسطے رفع نزاع کی تقسیم کردینا مال و
منال کا مناسب سمجھا اور اسطرح پر تین قرعہ بنائے ایک تو تمام روپیہ دولت کا اور دوسرا کشور کشوری جی مہاراج کا اور تیسرا
تلک چھاپ و سامندی کا سو قرعہ اول و دوم تو پاس داس و بلاس داس پسران اول و دوم نے لیا اور کشور داس کی
حصہ مین تلک وغیرہ آیا اونھون نے وہ تلک اور چھاپ لیکر اور سوامین ہر داس جی سے دھارن کرکے بھگوت بھجن

شروع کیا اور چند عرصہ مین سدّھ و صاف دل ہوکر بھگت کامل ہو گئے ایک روز کشور داس جی موصوف ہمراہی
بیاس جیو و سوامین ہر داس جیو کی جمنا پر گئے وہان ایک لشن پد مصنفہ خود کیرتن کیا اور چلی آئی بیاس جی نے اوسی
پد کو بحالت اصل راس بھگوت پوران پڑھکر للتا جی کی زبان سے سنا بیاس جی اس سبب سے کشور داس جی کو بھگتی
کو معتقد ہوئی ہر بیاس جی کی بارہ چیلہ سدّھ اور صاحب کمال ہوئی منجملہ اونکی پرسرام جی کا شجرہ کہ تھا نمارک سمپرداین
تحریر ہوا اور سوبھورام جی کا اونکی کتھا مین تحریر ہوگا اور اگرچہ شجرہ خاندان توالد تناسل ہر بیاس جی کا حاصل
ہوا تھا مگر اشتباہ واقع ہو گیا اسواسطے نہ لکھا ہر دو شجرہ مصرعہ بالا کافی سمجھے کتھا सोम्भूराम سوبھورام جی
چیلہ ہر بیاس دیو کہ جنکی کتھا اوپر گذری قوم برہمن رہنے والے بوڑیہ کے پرم بھگت نمارک سمپرداین ہوئے اب تک
مندر اور باغیچہ قیام اونکا بوڑیہ متصلہ جگادھری سے ایک یا دو کوس پر موجود ہی اور ایسا گورودوارہ مشہور و نامی و
پرتاپی ہی کہ جسکی بدولت لکھہا کو فیض عام بھگوت بھگتی کا ہوا اور ہوتا ہی جب سوبھورام جی مہاراج اپنی گورو سے
رخصت ہوکر آئی تو لوگون کو سنسار کے دکھہ مین گرفتار دیکھکر ایسی کرپا و کوشش کی کہ تھوڑے عرصہ مین بھگوت بھگتی
نے اوس ضلع مین رواج پایا پیشتر جمنا نیر بوڑیہ جاری تھی ایک دفعہ جمنا جی کی طغیانی ہوئی اور شہر مذکور ڈوبنے لگا لوگون
نے سوبھورام جی کی پناہ لی اور واسطے بچانے شہر کے آفت مذکور سے بلتجی ہوئی سوبھورام نے جمنا جی سے عرض کیا کہ والدہ تو ہمارا
کی پرورش کرتی ہی نہ غرق اور اگر ایسی ہی مرضی ہی تو مین بھی واسطے مدد کی موجود ہون چنانچہ بھیا و لیکر راہ آنے پانی کا
بنانے لگے جمنا جی ہٹ گئین اور اب تک وہان نہین آئین چند دفعہ آرتی مین سنکہ و گھنٹہ ہوا کرتی تھی حاکم مخالف مذہب
متعصب کو ناگوار ہوئی اور دلمین ارادہ کیا کہ سوبھورام جی کا کالا منہ کرکے گدہے پر چڑھانا چاہیے سوبھورام جی صبح
کو ویساہی سامان بناکر دروازہ حاکم پر موجود ہوئی حاکم نے جو اونکی تشریف آوری کی خبر بلباس مذکور سنی تو معتقد ہوا
اور نادم و پشیمان قدمون مین گرکر ملتجی معافی قصور کا ہوا آتمارام جی برادر اونکی اونکی کرپا و دیکھا سے ایسے بھگت ہوئے
کہ گویا کرشن بھگتی کا ستون تھے اور برہمن کل کو روشن کرنے والے حلیم و سلیم اور سب گنون کے ماہر اور سادھو سیوا مین
اسقدر محبت تھی کہ جو پاس ہوتا تھا سب اونکی خدمت مین خرچ کردیتے تھے اور مخلوقات سے بعنایت و مہربانی
پیش آتے تھے اور سنت داس و مادھو داس دو برادران دیگر کی بھی بھگتی و مہما ایسی ہی ہوئی کہ سنت داس جی
نے تو اپنی نیک عادات اور بیراگ یعنی ترک اور گیان سے اس جہان کی تمامی لذاید کو مثل خاک کے سمجھا اور بھگوت
بھگتی کی مہما کو بچاکر اعتقاد کامل کیا اور مادھو داس جی نے اپنی بھگتی کی طاقت سے جوگیونکو تنگ کرکے معجزہ دکھایا
یعنی اونکا گدہ جوگیون کے مکان پر ہوا اور آگ روشن کرکے بیٹھہ رہی سرغناہ جوگیان سخت نت و درشتی پیش آیا

مادھوداس جی آتش افروختہ کو اپنی چادر مین اوٹھاکر علیحدہ جا بیٹھے جوگی مذکور معتقد ہوکر قدمون مین پڑا مصنف اصل بھگت مال کا لکھتا ہے کہ یہ دونون ایسے روایت نزدیک والے بھگوت بھگتی کے ہوئے کہ گویا انکی واسطے اوٹھون نے اوتار لیا تھا اور ایک زمانہ کو جنکے قدوم مبارک سے فیض عام ہوا۔

ماطھوداس در گوردوارہ واقع لوٹہ بیرون شہر سرہند موجود ۱۹۱۲
اسکے گرودوارہ اندرون شہر اوس شاخ مین اشکر اشتباہ ہے ۱۲

گوپال داس
گردھاری داس
آتما رام
کنہر داس
سوکھ رام
ہربانس دیو

کتھا ہت ہرنبس گسائین کی بھجن و بھاو کو ایسا کون ہے جو بیان کر سکے جنسے سری رادھکا مہارانی کے پر دھانتا اور تقدیم کر کے دل کو مضبوط اعتقاد سے لگایا اور پریا پریتم کی نت بہار اور کنج محل مین تصور دل شامل ہوکر سکھی بھاو سے خدمت اور سیوا سرنگار وغیرہ کی کرتے بھگوت کے مہا پرشاد مین یہ اعتقاد تھا کہ انپا سر بین جانتے تھے اور امر و نہی کے قواعد سے علحدہ ہوکر انن بھگتی مستقل مین رہتے تھے بیاس سون یعنی لپسر بیاس کا اعتقاد اور طریق پر جو شخص ہووے وہ بخوبی اوس طریق کو جان سکتا ہے مصنف نے جو لفظ پسر بیاس اصل بھگت مال مین لکھا تو اوسکے معنی نسبت سکھدیو جی کے بھی سمجھے جاتے ہین اور نسبت ہرنبس جی موصوف کی بھی کہ اونکے والد کا نام بیاس تھا یہ گسائین مہاراج رادھا بلبھی سمپردا کے آچارج اور موجد ہوئے کہ جنکی بدولت ہزارہا بھگوت سنمکھ ہوکر سدگت کو پہونچے ہین بیاس اونکے والد گوڑ برہمن ساکن دیوبند علاقہ سرکار سہارنپور مین منصب دار بادشاہی تھے لیکن اولاد نہ تھی نرسنگ آسرم برادر کلان اور پاسک نرسنگ جی کی دعا و کرپا سے

ہربنس جی موصوف از بطن تارا اہلیہ بیاس ممدوح سمت ۱۵۵۹ مین پیدا ہوئے ابتدا سے بھگتی سری رادھا کرشن مہاراج کی تھی سری رادھکا مہارانی نے پیپل کی درخت پر منتر کا نشان خواب مین دیا اور ایک بھگوت موقی کا جاء بز گسائین جی نے وہ منتر و مورتی حاصل کر کے منتر کا تو جپ شروع کیا اور بھگوت کی مورتی اور بجای سری رادھکا جی کے گادی پر استھاپن کر کے سیوا پوجن کرنے لگے بطن رکمنی نامی استری سے دو پسر اور ایک دختر پیدا ہوئی جب شادی وغیرہ اونکی ہو گئی تو بندرابن سیون (सेवन) کا ارادہ کر کے چلے قصبہ چرتھاول مین حسب اجازت بھگوت کے دو دختر اور سری رادھا بلبھ جی کی مورتی ایک برہمن نے بھینٹ کری بندرابن مین پہونچکر مندر بنوایا اور بھگوت کی مورتی اور بجای سری رادھکا جی کے گادی استھاپت کر کے طریق رادھا بلبھی سنپردا کا رواج دیا اس سنپردا مین رادھا کرشن جگل سروپ کی اوپاسنا ہے لیکن سری رادھکا مہارانی کی بھاونا (स्थापित) بہ نسبت سری کرشن سوامین کے زیادہ ہے اپنے آپ کو سکھی اور داسی سری رادھکا جی کی جانکر دھیان جگل سروپ اور سنگار (भावना) سری رادھکا مہارانی مین مگن رہتے ہین اور یہ قول ہے کہ کرپا و انگرہ سری رادھکا مہارانی کا ہونا چاہیے سری کرشن سوامین خود بخود کرپا کرینگے مابقی حال سنگار و تلک وغیرہ کا نشٹھا سنگار اور بھیکھ مین مندرج ہوگا رادھا سدھا ندھ گرنتھ سنسکرت مین کہ اوسکی تعریف (अनुभव) پریم و بھگتی و شاعری و فصاحت و بلاغت کے بیان سے باہر ہے اور بھاکھا مین ہت چوراسی (हितचौरासी) (राधासुधानिधि) مصنفہ گسائین ممدوح کے مشہور و معروف ہین گسائین جی کو بھگوت پرشاد مین اسقدر نشٹھا تھی کہ بیڑہ پان بھگوت پرشادی کو کروڑ ایکادشی برت پر فائق تر سمجھے تھے بعض مادہ سنپردا والے کہتے ہین کہ گسائین موصوف اول مادہ سنپردا کے سیوک اور خادم تھے ایکادشی برت کے روز جو بیڑہ پان کا کھالیا تو اوس سے کچھ تکرار ہوئی اسواسطے طریق جدید نکالا لیکن اسمین کچھ شک نہین کہ نمارک سنپردا اور مادہ سنپردا سے احتیاط قاعدہ کیے ہین رادھکا مہارانی مین اس سنپردا والونکا پرکیا بھاو ہے اولاد گسائین موصوف کی دیوبند و بندرابن دونون جگہ موجود ہے اور سری رادھا بلبھ جی کی اوپاسنا کا اوپدیش و فیض عام جاری ہے کہتا + چترنج جی (चतुर्भुज) چیلہ ہت ہربنس جی کی بھگوت بھگت ایسے کہ بھگوت بھگتی اور بھجن کا پرتاپ منقوش خاطر ہر ایک کی کر کے بھگوت کی طرف رجوع کیا اور سری رادھا بلبھ جی کی ایسے چھتر پور شاعری دلپذیر مین تصنیف فرمائی کہ ہزارہا اونکو پڑھ سنکر سدگت (प्रताप) کو فائز ہوئے ہر بھگتون کی ایسی سیوا کری کہ اونکی چرن رج کو اپنے سر کا نور سمجھا اور ست سنگ کا یہ اعتقاد تھا کہ اوسی مین مگن رہتے تھے جنھون نے گور و چرن (सद् गति) کی کرپا سے گونڈوانہ دیس کو بھگوت بھگت کر دیا یعنی اس دیس مین مطلق بھگوت بھگتی کا رواج نہ تھا کالی جی کی اوپاسنا تھی کہ آدمی کو مار کر چڑھا دیا کرتے تھے چترنج جی کا اتفاق اوس ملک مین جانیکا ہوا اور یہ حال دیکھا تو اول کالی کو بھگوت بھگت نام و جانکر

بھگوت کا منتر سنایا کالی جب بہر بھگت ہوئی تو لوگون کو خواب مین ہدایت فرمائی کہ تم لوگ سوامین چتر بھج جی کے چیلے
ہوکر بھگوت بھگتی اختیار کرو ورنہ سب کا ناس ہو جاویگا سب لوگ دوڑے آئے اور چیلے ہوئے بااتفاق دھارن کر کے
بھگوت بھگت ہو گئے اور عنداہنا ہے گذشتہ سے بری ہوئے سوامین موصوف نے چندے اوس ملک مین قیام رکھکے بھاگوت
ارادھنا اور اوپاسنا اور سادھو سیوا کا بخوبی رواج دیا اور سری مدبھاگوت کی کتھا سنا کر بھگوت پریم مین لبریز کر دیا
ایک اوچکہ کسی بقال کی تھیلی اوٹھا کر چلا مالک پیچھے ہوا اوچکہ مذکور نے جب کوئی جگہ پوشیدہ ہونے کی نہ دیکھی
تو سوامین جی کی کتھا مین جا بیٹھا اوسوقت یہ کتھا تھی کہ جو کوئی حسب قاعدہ دیکچھا لیتا ہے اوسکا جنم جدید
ہو جاتا ہے یہ سنکر اوچکہ بھی چیلہ سوامین جی کا ہو گیا بعد ازان مالک تھیلی جا پہونچا اور سوامین جی سے فریاد کی
سادھو نے کہا کہ اس جنم مین کسی کا مال نہین چورایا چاہو قسم لیلو آخر یہ تنازعہ روبرو راجہ کے پہونچا اور گولا آہنی
گرم کر کے سادھو کے ہاتھ پر رکھا بھگوت کرپا سے کچھ آسیب سادھو کو نہ پہونچا اور راجہ نے حکم دیا کہ اس بقال کو
سولی پر چڑھا دو ناحق لوگون کو تہمت لگاتا ہے جب واسطے سولی دینے کے لے چلے تو سادھو موصوف کو رحم آیا اور راجہ
سے کہا کہ حقیقت مین تھیلی مین نے چورائی ہے راجہ نے فرمایا کہ تیرا امتحان بخوبی ہو چکا کسواسطے اقرار کرتا ہے
سادھو نے سب حال اول سے آخر تک اور سوامین جی کی مہما کا اور بھگوت کرپا کا بیان کیا راجہ معتقد سوامین جی کا
کا ہوا اور سیوک ہو کر بھگوت بھگت ہو گیا ایک روز سادھو آئے تھے سوامین موصوف کا کھیت پختہ کھڑا تھا
اوس مین گھس گئے اور خوشہ توڑ کر کھانے لگے رکھوالے پکارے کہ یہ کھیت سوامین چتر بھج کا ہے چلے جاؤ سادھون
نے جواب دیا کہ اگر یہ کھیت سوامین چتر بھج کا ہے تو ہمارا ہے تم کسواسطے شور و غل کرتے ہو یہ خبر سوامین جی کو پہونچی
باعث خوشی کے جسم مین نہ سمائے کہ آج بھگتان نے میرا مال اپنا تصور کیا اور دیگر سامان شکر وغیرہ لیکر آئے ڈنڈاوت پرنام
کر کے اپنے مکان پر لیگئے اور سب طرح سے خدمت مین حاضر رہے [illegible] کتھا سوامین کلجگ مین دھرم کرپا کے
اور بھاگوت دھرم کو رواج دیا وہند ہشیر جی کا اوتار اور آچارج ہوئے گیان کا سلسلہ کہ کوئی شخص بھگت کو بلا بھگوت جانتا تھا
اور کوئی جین بودھی اور کوئی پاکھنڈی اور کوئی آکبہ اور کوئی ناقص العقل تھا کہ شاستروں کے طریق پر سب کو
वाममार्गी जयन
چلایا مہاراج موصوف کو دکھن دیس مین بعہد راجہ بکرماجیت اوتار ہوا عہد بعہد جب قاعدہ بھارت دھرم کے ڈنڈی سنیاسی
ہوئے اور اوسی دھرم کے قواعد سے بھاگوت دھرم کا رواج دیا اوس عہد مین بسبب کثرت سیوڑہ وغیرہ اقوام مخالف از بید کے
اکثر دھرمون مین تخالف واقع ہو گیا تھا اونکو سوامین موصوف نے از سر نو درست و مروج کیا [illegible]
कणाद
اونکو مین بیمانسا شاستر کے عالم وعامل نامی گرامی تھے اونکو بحث کر کے لاجواب کیا واضح ہو کہ بیمانسا شاستر مین کرم کو ہی
मीमांसा

ایتھر لکھا ہی مصر موصوف کی استری نی بحث شروع کی اور کام کلا یعنی عیاشی کی معاملات مین سوال کیے چونکہ سوامی موصوف
جتی یعنی سنیاسی تھی اور اس کو چہہ بھی مطلق واقفیت نہین رکھتی تھی اسواسطے راجہ امروک کی جسم مین کہ اوسی روز
مرگیا تھا جوگ کی طاقت سی اپنی روح کو ڈالکر چھہ مہینی تک اوس جسم مین رہی اور ایک گرنتھہ امروک شتک کہ مضامین
اوسکی ازبس دلچسپ ہین اوس جسم مین تصنیف کیا چند رانی امروک مذکور کی تھین اونھون نی جان لیا کہ یہ اصلی
راجہ امروک نہین کوئی جوگی ہی اور اصلی جسم اسکا کہین پوشیدہ ہوگا سو اوس جسم کو جلا دینا چاہیی تاکہ یہ جسم اور
راج اور ہمارا سوہاگ بنا رہی اسواسطے اوس جسم کی تلاش کراکر جلانیکا حکم دی دیا آگ دی ہی تھی کہ روح سوامی نی
جسم امروک کو چھوڑکر اصلی جسم مین پرویش کیا اور واسطے حفاظت اپنی جسم کی آتش سوزان سی سری نرسنگہ جی مہاراج
کا تصور اور آرادھن کیا بھگوت نی وہ آتش سرد کردی اور سوامی نی جو جا مین تھی نکلکر استری منڈن مصر کو لاجواب کیا
مصر موصوف چیلہ سوامی کی ہوئی بعد ازان چارواک مذہب والون کو جواب کرکے دھرم مین رجوع کیا واضح ہو کہ اب چارواک
مذہب کا پیرو برای تمثیل بھی نہین ملتا البتہ مسلمانون مین سنی جاتی ہین کہ اونکو دہریہ کہتے ہین پھر سانکھہ (सांख्य) شاستر اور
ہٹھہ جوگ والون کو تلقین کیا بعد اوسکی سر بوڑون کی ساتھہ معرکہ عظیم پیش آیا یعنی اول تو بحث مین اونکو لاجواب
کرکی پھر اونکی دغابازی اور سحر کو دور کیا اور طلسم جو اونھون نی کیا تو وہ بھی اونکی ہی گردن پر پڑا یعنی بالای بام سی گرکر کچھہ
اور کچھہ دریا مین غرق ہوئی اور باقی کو بادشاہ وقت نی کشتیون مین بھرواکر غرق کردیا اور جسقدر بھگوت سرن
ہوئی سب آفات سی محفوظ رہی غرض جو کوئی بھگوت سی بیکھہ تھا یا خلاف قاعدہ چلتا تھا اوسکو بزور علم و معجزات یا
خلاف ۱۲
جسطرح اونکی اطمینان چاہا بھاگوت دھرم پر مستقل کردیا بعد ازان جا بجا بھگوت مندر و شوالہ وغیرہ بنوائے اور
ہر ایک دیوتا کی تعریف مین استوتر تصنیف کیے اور قاعدہ پوجا وغیرہ کی ہدایت فرمائی گیتا جی و اوپنشد و برہم سوتر
و وشن سہسرنام پر بھاشیہ کہ ایک قسم کی شرح ہی جدا جدا تصنیف کیا اکثر وغیرہ کا قاعدہ جو بیکھہ نشستہ مین
تحریر ہوگا مفصل لکھا سوامی ممدوح کی شنکر دگ بجی مین مندرج ہی یہان برای نام مختصر حال لکھا گیا نرگن اوپاسک
शंकर दिग्विजय
تو یہ بات کہتی ہین کہ سوامی صرف نرگن برہم کی اوپاسک تھی اور سگن اوپاسکون کا یہ قول ہی کہ بیشنو تھی اور دلائل
معقول اونکی بیشنو ہونیکی پیش کرتی ہین سمارت سگن اوپاسنا کا قاعدہ یہ ہی اپنی اشٹ کو انگی اور باقی دیوتاون کو
अंगी
انگ مانتی ہین یعنی دیگر دیوتا تو مثل عضو کی ہین اور اون سب عضو کا مجسم اپنا اشٹ وحدانیت بھگوت کی جسطرح
अंग
دیگر سنپردا اون مین مقدم ہی اسیطرح اس سنپردا مین ہی و علی ہذا القیاس پوجا و سمرن جپ وغیرہ کی قواعد نرگن مت کا
ذکر خاتمہ اوس پوتھی مین لکھا جاویگا سوامی ممدوح کی اگرچہ چیلہ کثیر سدھ اور کامل ہوئی سو ہستا ملک و سریشٹر
हस्तामलक

آچارج وغیرہ مگر چار چیلے ایسے ہوئی کہ اونسے اوس سنپرداکا رواج بکثرت ہوا شجرہ بہی نام اونکی معلوم ہونگی و علی ہذا القیاس مٹھ یعنی گوردوارہ بہی بکثرت ہین لیکن چار مکان ہر چار سیوک مذکور کو سب سی مقدم تر ہین کہ اون مٹھون کا نام بہی باپس نام ہر چار چیلون کی شجرہ مین مندرج ہوتا ہی اور چونکہ ہزار ہا در ہزار گوردوارہ ہین اسوقت شجرہ اونکا تا بحال نہ لکھا صرف تا چیلہای شنکر سوامین کے لکھا
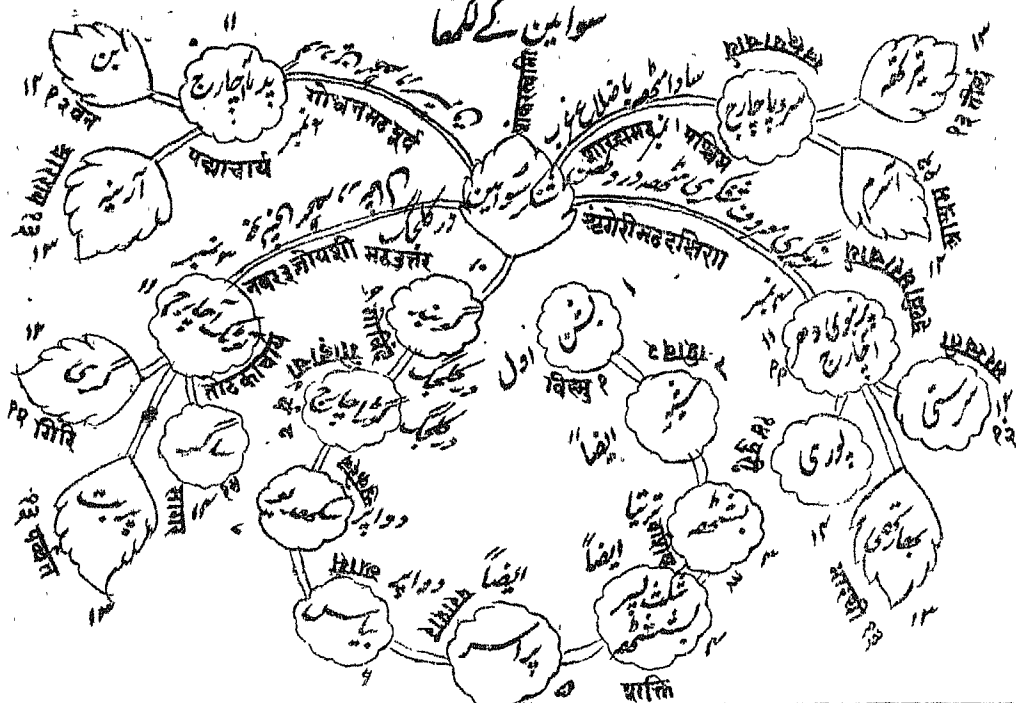
نشٹھا سوم سادھو سیوا وست سنگ مشتمل بر کتھا شنی بھگت

سری رگھو نندن سوامین کی چرن کمل کی انبر یکہا کو دنیر بار ہ اوتار کو دنڈوت ہین کہ بحد ہام برہمہ پوری مین شیخ اوتار دھارن کرکے زمین کو سمندر سی نکالا اور ہرن اکچھ کو قتل کرکے سدگت فرمائی سب شاستر و پوران متفق ہین کہ واسطے رہائی اس جیو کی قید آوا گون سی سوای ست سنگ کی اور کچھہ سادھن نہین اور نہ کوئی اور پناہ ہے بھگوت نے ست سنگ کو وہ مہا عنایت فرمائی ہی کہ فی الفور بھگوت کی پراپتی ہوتی ہی اگرچہ اوسکے وصف اور صورت لکھنے مین قلم کی بہی زبان قلم ہی لیکن بیشمار اور لا انتہا سی ایک شمہ لکھا جاتا ہی اور چونکہ حصول ست سنگ کا اوپر سادھو سیوا کی منحصر ہے اسواسطے سادھو سیوا کی مہا بہی اسی نشٹھا مین مندرج ہوگی واضح ہو کہ اگرچہ اصلی معنی لفظ ست سنگ کی یہ ہین کہ ست یعنی بھگوت بھگتون کا سنگ لیکن بعض اوس ست سنگ کی چند قسم بیان کرتے ہین اور اون اقسام مین مقدم تر دو قسم ہین ایک ست سنگ شاستر و تیرتھون کا اور دوسرا بھگوت بھگتون کا شاستر ست سنگ سی یہ مراد ہی کہ اوسکا پڑھنا اور بچارنا اور دیکھنا اور اوسکی موافق عمل کرنا تاکہ اوسکی بدولت سنسار اور اسار اور اتنبر یا جیو کا

ناراسنت ونا پایدار ۱۲

گیان ہوگا اور دوزخ کے دکھون سے ڈر کر روپ انوپ مادھری اور پریم سو بھا بھگوت مین کہ سب بید او شاسترونکا
خلاصہ اور اصل مطلب ہے ایسی طبیعت لگ جاویگی کہ مستقل و بلا تزلزل ہوکر یہ جیو کرتا رہتا اور سب رنج و راحت
نیک و بد سے علیحدہ ہو جائیگا سو پڑھنے اور ورد کے لائق وہ شاستر ہین کہ جنمین بھگوت سروپ اور مہما وغیرہ کا
بیان ہے مثل رامائن و بھاگوت و گیتا وغیرہ پوران و سمرتی و بید یا دیگر تصانیف رکھیشران و مہر بھگتان کی
اور اگر اونکے پڑھنے اور ورد سے بسبب ناواقفیت از سنسکرت مجبوری ہو تو بھاکھا گرنتھہ مثل تلسی کرت رامائن
विनयपत्रिका भाषा
و بنی پترکا و سور ساگر و نیلم و برج بلاس و تصانیف کرشنداس و نندداس وغیرہ کا شغل ہر وقت رکھے
کہ اوسکے ذریعہ سے مثل سنسکرت کے کار براری ہو جاویگی اور جان لینا بھاکھا کا دو چار مہینے مین تھوڑی محنت
سے ہو سکتا ہے دون ہمتی اور کم نصیبی امر دیگر ہے بعض اشخاص ترجمہ مصنفہ مخالفین کا اکثر شغل رکھتے ہین میری دانست
مین متروک ہین اس باب مین چند دفعہ لوگون سے گفتگو ہوئی اگرچہ سب صاحبان نے دلائل بیان کردہ خاکسار کو
تسلیم کیا مگر اخیر مین یہ فرمایا کہ جس حالت مین ہم لوگون کو استعداد علم سنسکرت و بھاکھا کی نہین تو اون ترجمون کو
پڑھکے کس واسطے واقفیت بہم نہ پہونچاوین شاید مطلب براری ہو جاوے اور اوس قول صاحبان ممدوحین کی ایک
پنڈت شاستردان نے بھی خاطراً خواہ حقیقتہً تائید کی لیکن بانیہ نفرت اور ترجمون سے بسبب گستاخی اور کلمات
ناملائم کے اسقدر طبیعت کو ہو گئی ہے کہ ہرگز قلم کی زبان سے حرف جواز پڑھنے اون ترجمون کا نہین نکلتا اگرچہ دلائل
کہ جس سبب سے ترجمون مصنفہ مخالفین کا پڑھنا ناجائز ہے بشرح لکھی جاوین تو طویل ہین لیکن ایک دو بات
لکھتا ہون اول یہ کہ مترجمین مذکورین سے اصل مطلب مصنف کا ادا نہین ہو سکا چنانچہ کوئی سا اشلوک بھاگوت
و گیتا و مہابھارتھہ کا ترجمہ سے پڑھکے پھر بموجب شرح مصنفہ اپنے مذہب کے مقابلہ کرین کہ مطلب اصل گم و مفقود ہے دوم
کوئی ترجمہ ایسا نہین کہ مترجمین نے بسبب تعصب و مخالفت مذہب کے اسمین ہر جگہ خواہ حیلتہً یا کنایتہً ہجو [illegible] کی
نہ لکھی ہو چنانچہ خطبہ ابوالفضل ابتدای مہابھارت و دبستان مذاہب کہ قابل جلادینے کے ہے اور اوسمین اکثر
مضامین کا ترجمہ لکھا ہے و ترجمہ جوگ باشسٹ و بھاگوت سے ظاہر ہے اور اگر کسی نے بلا تعصب لفظ بلفظ ترجمہ لکھہ دیا ہے
تو بھی اوسکی تحریر ایسا ہے کہ نسبت بھگوت اور بزرگون کے مطلق رعایت ادب کی نہین ہوئی بلکہ الفاظ سخت و ثقیل مثل ترک
کے لکھتے ہین سوم جو اثر لفظہای برآمدہ زبان رکھیشرون اور بھگتون مین ہے وہ لفظان ترجمون مین نہین کہ موافق
اوسکے اثر ہوکر کار براری ہووے بلکہ بالعکس اثر ہوتا ہے یعنی جیسا دل مخالفین کا تھا ویسا ہی وہ ترجمہ اثر بخشتے ہین
اور اسیواسطے کوئی مراد کو نہین پہونچتا بلکہ آج تک کوئی اون ترجمون کا پڑھنے والا بھگوت بھگت نہ دیکھا ہوگا

بجز اسکے کہ براہمن سے بحث کرکے رنجیدہ کر دیا یا کھا دست سنگ سے بے اعتقادی ہو گئی جیسا ہم جو ستر رکھیشر اور بھگوت بھگتون نے
اصل گرنتھون مین مخفیہ نظا ہر مندرج کئے ہین ہے وہ اون درجون مین نہین کہ جسکی بدولت دل بھگوت مین لگے نصیحت
ہر گز اونکا پڑھنا جائز نہین اور خود بخود فرماتے ہین کہ جن لوگون نے سنسکرت اور بھاکا تھوڑی سی بھی پڑھی ہووے سب کم و
بیش بیسراہ ہین اور جن لوگون نے صرف ترجمہ بھاگوت و راماین و مہابھارت و جوگ باشسٹ و دیگر چند یا ترجمہ مصنفہ
مخالفین کی پڑھا اور دھوکھے کبھی کسیکو کچھ بھی اثر نہین ہوا قطع نظر از مراتب مصرحہ بالا اگر خواہ نخواہ یہ استبعاد ہو کہ بلا
ترجمہ فارسی کے ہمارا مطلب نہین نکلتا تو ترجمہ مصنفہ ہنود کئی موجود ہین اونکو کسواسطے نہین پڑھتے مثل ترجمہ راماین
مصنفہ تودڑمل و ترجمہ بھاگوت مصنفہ بیکس کایستھ صاحب و ترجمہ گیتا مصنفہ بیکس کاشمیری
و علی ہذا القیاس دیگر اشخاص کے آدم سیم طلب تیرتھ ست سنگ سے مراد اشنان گنگا و جمنا تیرتھ وغیرہ
تیرتھون اور جاترا وغیرہ سے ہے اوسمین بعض کا قول یہ ہے کہ جل تیرتھون کو بھگت نے سیر تا پا سمجھتا ہے کہ
اوسکو درشن و اشنان اور بیان کرنے سے دل صاف ہو جاتا ہے اور بعض یہ کہتے ہین کہ بھگوت بھگت جو ایک وقت
بعد و پیا ایک جگہ جمع ہوتے ہین اسواسطے اوس موقع کا نام تیرتھ کہا جاتا ہے اور اون بھگتون کی صحبت کے ثواب اور جل کے
اشنان وغیرہ کی بدولت کہ جنمین جیرت اون بھگتون کے بڑے آدمی کو صفائی قلب حاصل ہوتی ہے اس قول سے
شاستر نے بہ نسبت تیرتھ کے بزرگی بھگوت بھگتون کو ظاہر کری ہے مگر بہر حالت اسمین کچھ شک باقی نہ رہا کہ تیرتھون کو
ست سنگ و جاترا سے یہ آدمی صاف ہو کر بھگوت مین لگ جاتا ہے اور قاعدہ تیرتھ اشنان کا دھرم شاستر مین مندرج
ہو گا تشریح ست سنگ اول قسم کی ہو چکی اب ذکر ست سنگ قسم دوم یعنی ویدیا خبر کا ہوتا ہے اور جو ستا ست سنگ
کی ابتدائی شلوکون مین مندرج ہوئی اور کچھ ذکر دیباچہ مین گذرا اور سب شاسترون نے جو ست سنگ بیان کیا وہ
مراد بھگوت بھگتون کی ست سنگ سے ہے بیشک جس کسی نے بھگتون کا ست سنگ کیا اپنی مراد کو پہونچ گیا بھگتون
ملنا بھگوت کا ملنا ہے چنانچہ بھاگوت کا قول ہے ایک لحظہ ست سنگ کے مقابلہ پر سرگ و اپبرگ یعنی مکتی کا مقابلہ برابر
نہین ہوسکتا و ہم اسکند کا قول ہے کہ اس سنسار سے چھوٹنے کو اور اپبرگ یعنی مکتی کے حاصل ہونے کو ست سنگ [illegible]
ایکادس مین بھگوت فرماتے ہین کہ مین جوگ وغیرہ کے بس نہین ہوتا لیکن ست سنگ کے بس مین ہو جاتا ہون [illegible] اور
لیشن پران وغیرہ مین بھی مضمون بالا کے ہین اب یہ اعتراض پیدا ہوا کہ سب سادھن وغیرہ [illegible] بھگوت بھگتون
کو ست سنگ کو بزرگ اور زیادہ لکھا اسکی کیا وجہ ہے سو واضح ہو کہ اول تو بھگوت شیوجی مہاراج کا قول ہے کہ جہان بھگوت
کے بھگت رہتے ہین وہان خود بھگوت [illegible] جب اس شخص کو بھگوت بھگتون کا ست سنگ ہوگا بیشک بھگوت

کہ وہان موجود ہی ملجائیگا کہ یہ حال پرچیتا اور نارد جیو کی کتھا مندرجہ بھاگوت سی مفصل معلوم ہوسکتا ہی دوم دیگر سادھن
یعنی تیرتھ و برت و جپ و تپ و نیم و سنجم وغیرہ سب ایسی ہین کہ ہر وقت سالک کی طبیعت اونمین نہین لگتی بلکہ
دوسری طرف رجوع ہوکر لذائذ دنیا مین جا لگتی ہی اور بھگوت بھگتون کی ست سنگ سی ہر وقت بھگوت مین رہتی ہی
کسواسطے کہ وہان سوای بھگوت چرتر اور بھگوت کتھا و سیوا و بھجن وغیرہ کی اور کچھہ کام نہین ہوتا اگر کسی وقت طبیعت
اوس شخص کی دوسری طرف متوجہ ہوئی تو پھر بھگوت کی طرف رجوع ہوجاتی ہی سوم دیگر سادھن یعنی شاستر وغیرہ
سب کا یہ حال ہی کہ کہین تو قاعدہ عمل اور بھگوت بھگتی کا موجود ہی لیکن وہان عامل نہین اور بعض جگہہ سالک واسطی
عمل کی مستعد و موجود ہی لیکن اوسکو قاعدہ نہین ملتا اور بعض جگہہ ایسا اتفاق ہی کہ قاعدہ اور عمل کا طریق معلوم ہی لیکن
شکوک کا رفع کرنیوالا کوئی نہین یا کوئی غارتگر اوس راہ کا مثل شہوت و غصہ و طمع و حسد و بغض وغیرہ آگیا کہ اوسنے
وہ سب متاع اندوختہ ایک لحظہ مین غارت کیا سو دیگر سادھن تو اسواسطے کمتر ہین کہ وہ جامع سب امور کی نہین اور بھگوت
بھگتون کی ست سنگ کو اسواسطے برتری ہی کہ جس امر کی تلاش ہو وہ سب سامان ایک جگہہ مہیا و موجود ہین اور واسطی
پہونچانی منزل مقصود تک بھگتی گیان بیراگ کی بیراق لیکر ہمراہ حاضر سو جس کسی کو خواہش بھگوت بھگتی کی ہی اور اس سنسار
سمدر کو اوترنا چاہتا ہی تو ست سنگ کری اور واضح ہو کہ ست سنگ سب جگہہ حاضر و موجود ہی لیکن یہ اپنی بدگمانی
و بدبختی ہی کہ نظر نہین آتا کیا معنی کہ بسبب خود گنہگار و معیوب ہونی کی دوسری کو بھی مثل اپنی ہی جانتی ہین اور اوسکی
عادات نیک اور بھجن وغیرہ پر نظر نہ ہوکر عیوب کو ترجیح دیتی ہین اگر برعکس اوسکی عمل ہو یعنی عیوب پر تو نگاہ نہو اور
ہنر و نیک عادات پر ایجاب کی نظر ہو تو ست سنگ کی ہر جگہہ موجود ہونی مین کیا شک رہا اگر ایسی ہی بدگمانی اور
عیب جوئی ہی تو کوئی ذی روح وغیر ذی روح عیب سی خالی نہین علاوہ قاعدہ مذکور کی یہ مقام تیرتھہ مثل برنداون و
چترکوٹ و پریاگ و اجودھیا و کاشی و جگناتھہ و دوارکا و اوجین و کانچی و ہردوار و پشکر وغیرہ صدہا مقام پر ست سنگ
حسب لخواہ ملتا ہی لیکن سالک کو واضح ہو کہ ست سنگ کی یہ معنی نہین کہ جناب صاحب فلانی سادھو آئی ہین پرشن کر آوین
ست سنگ اوسکا نام ہی کہ بھگتون کو بھگوت روپ جانکر اونکی قول پر اعتقاد کامل ہو کہ ہرگز بی اعتقادی نزدیک نا
نہ آنی پاوی اور وہ ست سنگ ہر وقت و ہر لحظہ اوس وقت تک ضرور ہی کہ جبتک خوب استقلال بھگوت چرنون مین نہ ہو جاوی
اب زیادہ طوالت ضرور نہین نارد و اور بیاس و بالمیک و اجامیل و شوری و بار مکھی و اگست و پرچیتا و ہر دیو پرہلاد
وغیرہ ہزارہا بھگتون کی کتھا مندرجہ پوران ہا و بعض اس بھگت مال کو پڑھہ سن لیوی کہ ست سنگ کی بدولت کیسی
کیسی گنہگارون کو کیا کیا درجہ نصیب ہوا ہی سو ست سنگ موصوفہ بالا اوسوقت اس آدمی کو بلا محنت ملتا ہی کہ بھگوت

بھگتون کی خدمت اور سیوا مین جان و دل سے کمر ہمت کی باندھے جسطرح بھگوت کی سیوا مین نشٹھا و اعتقاد بھگوت
بھگتون کو ہوتا ہے اُسیقدر سادھو سیوے کو سادھان مین ہو بھاگوت مین بھگوت کا قول ہے کہ اے کھیشر میرے بھگت
میرا جسم ہین اور وے ہی پوجنے کے لائق ہین دیگر تیرات کو چھوڑکر اونکی خدمت کرے پدم پوران مین بھگوت کا قول
ہے کہ میرے بھگتون کو کھانا کھلانا اور خدمت کرنی مجکو کھلانا اور میری خدمت ہے اور جسطرح میرے بھگت بدون
میرے کھلائے کچھ نہین کھاتے اسیطرح مین بھی بدون اونکو کھلائے کچھ نہین کھاتا آدپوران مین بھگوت نے کہا ہے کہ جو میرے
आदिपुराण
بھگتون کے بھگت ہین وے میرے بھگت ہین پھر بھگوت بچن ہے کہ گنگا تو پاپ اور چندرمان تاپ یعنی تپش اور کلپ برچھ
कल्पवृक्ष
دلدر یعنی افلاس دور کرتے ہین اور میرے بھگتون کا درشن کیسا پوتر ہے کہ وے ہر سہ دُکھ لحظہ مین دور ہو جاتے ہین پھر
رکھیشر اونکا قول ہے کہ تیرتھ وغیرہ نہین پاک کر سکتے کہ جو سادھو بلا توقف پاک اور ہر دو جہان کی فکر سے پاک کر دیتے ہین
اس قسم کے ہزارہا قول ہین پس جس کیسکو تمنا بھگوت کی نت آنند اور سنتا سے چھوٹنے کی ہے اوسکو خدمت ہر بھگتان
کی جان و دل سے واجب ہے اور کچھ خیال قوم وغیرہ کا مطلق نہین چاہیے جو کوئی جس قوم کا بھگوت بھگت ہو وے وہ
بھگوت روپ ہے مہابھارتھ مین بھگوت نے فرمایا ہے کہ جو ہر بھگتون مین قوم وغیرہ کی تفریق کرکے اونکی خدمت نہین کرتے
وے دوزخی ہین سادھو سیوا طریق کے پانچ رہزن ہین ایک غرور قوم کہ سادھو کو کم قوم جانکر خدمت نہ کرے دوم غرور
علم کہ بعلم سادھو کو کمتر جانے سوم غرور دولت کہ اوسکو نشہ مین کچھ برا بھلا معلوم نہو چہارم حسن کہ سادھو کو بیہودہ تصور
کرکے خدمت سے باز رہے یا غرور حسن کے سبب سے کچھ خیال مین نہ لاوے پنجم طاقت کہ اوسکے غرور سے بھی اکثر خیال نیک و بیکا نہین رہتا
سواان ہر پنج غرور کو تو طاق بلند پر رکھدیوے اور وہی جیتر بھگوت کے ہر وقت یاد رکھے کہ بھگوت نے خود بالمیک پنچ قوم کو جو شودر
کی خاص رسوئی خانہ مین بٹھلاکر دروپدی کے ہاتھ سے خدمت گذاری کرائی اور خود بدولت سبری رکھنی ان سوا مین نے
بھیلنی کے جھوٹھے پھل کھائے ایک سادھو سیوی کا ذکر ہے کہ بیمار تھا عورت کو واسطے خدمت سادھو کے تاکید کری اوسنے
عذر درد سر کا کیا اتفاقاً اوسیوقت داماد آگیا وہ عورت فوراً اوٹھی اور حلوا وغیرہ طیار کرنے لگی سادھو سیوی نے اوسیوقت
اوس عورت کو گھر سے نکالدیا اور کہا کہ جب میرا داماد آیا تھا اوسوقت تو درد سر ہو گیا اور جب تیرا داماد آیا وہ درد سر فوراً
دور ہوا مطلب یہ ہے کہ جسطرح فاسق فاجر کو عورت حسین اور طامع کو زر عزیز ہے اسیطرح بھگوت بھگتون کو عزیز اور
محب صادق سمجھکر سیوا کرے تن من دھن سب سیوا مین لگادے جن اشخاص کو بھگوت بھگتون مین محبت نہین ہرگز
کسی مطلب دنیا و دین کو نہین پہونچے اور آج تک ایسا اتفاق مطلق نہین ہوا کہ خدمتگذار بھگوت بھگتون کا مقاصد
ہر دو جہان سے محروم رہا ہو جو شخص کہ بھگتون سے بکھہ نہین اور ہجو کرتے ہین راندۂ درگاہ ہین اور جو اونکے ساتھ خصومت کرتے ہین

یا تکلیف پہونچاتی ہین اونکا ناس ہو جاتا ہی اور بیشک تحت الثرا کو جاتی ہین راون اور دریودھن وغیرہ کوروان اور کنس نی
بھگوت بھگتون کو ستھ ستاو کرکا انھین کو دروازہ کو قفل لگا دیا بھگوت کو ہر گز شب ہر گز غصہ نہ آیا باوجودیکہ
سب دیوتاؤن نی گریہ وزاری کیا لیکن جب پرہلاد بھگت کو دکھ دیا ایک لحظہ کو توقف کی برداشت نہ ہوسکی
اور دیگر اشخاص کا تو کیا ذکر ہی خود بھگوت نی اپنی خاندان کا ناس کر دیا یعنی جب دوارکا مین جادوان سی بخدمت بھگوت
بھگت کی گستاخی ہوئی تو سب جادوان پر بخواہش چھتیر پر بامہد گرانہ کا قتل کرادی اور دوارکا سمدر مین غرق کر دی
پدم پوران مین لکھا ہی کہ بھگوت بھگتون کی دروہی تینون لوک مین دکھ کو پراپت ہوتی ہین جسطرح دربا ساکر جہان گیا
کسی نی اوسکا دکھ دور نہ کیا اور نہ پناہ دی اب اس خاکسار کی عرض بخدمت بھگوت بھگتون کو یہ ہی کہ کچھ نظر رحم کی
اس گنہگار پر بھی ہو وے اگر میری گناہون پر نگاہ کرو گی تو اوس قول پر اعتراض آویگا کہ سادھو مثل ابر باران کی ہین دوست
دشمن نیک و بد پر یکسان رحم فرمایا کرتی ہین درنصورتیکہ نگاہ واجب ہی نہ میری گناہون پر علاوہ ازان
ایک استحقاق بھی رکھتا ہون کہ تمھارا بھاٹ ہون اگر یہ فرماؤ گی کہ یہ بادفروشی تیری دل ہی نہین ظاہری ہی تو عرض
یہ ہی کہ سب بھاٹ ظاہری تعریف کیا کرتی ہین لیکن جیجمان اونکو محروم نہین کرتا سوای اس حق کی ایک رشتہ بھی تمھاری
جناب مین ہی کہ میری رگھنندن سوامی کا خانہ زاد ہون اگر یہ ارشاد کرو گی کہ ایسی پورن برہم سچدانند گن کا غلام
ہو کر بھی کیا درخواست کرتا ہی اوسکا خوف ہی سو عرض یہ ہی کہ نالائق خانہ زاد ہون سوامی کی فرمودہ پر عمل نہین
اور نہ قبول کر کبھی ... مطلب میرا سب بات بتانی یہ ہی کہ کسطرح بھگوت چرنون مین یہ کم بخت دل لگی
اور اوس سماج کا چنتون کرتا ہی جو دھیان مین کلپ برچھ کی نیچی مہا منڈپ ہی وہان ایک سنگھاسن پر
کروڑ سورج کا پرکاش ... لباس شاہانہ پہنی ہوئی اوس پر براجمان ہین اور تمام بھاگ
میری ... سی ایسا منہ ہر روپ اپنا ہی کہ کمال شرم سی چھپی اور شش بھی چھپر ... مین جا چھپی حضرت
لچھمن ... منتگزاری مین حاضر ہین چارون بید ... وغیرہ استت کرتی ہین اور ایک
طرف سنک ... وغیرہ اور دوسری طرف سب وزیر اور سامنی دست بستہ ہنومان جی کھڑی ہین * کتھا

* बिदुर जी * ... ساکن موضع چھتیر علاقہ جودھ پور بھگوت بھگت سادھو سیوی ہوئی جو کچھ کاشت زراعت
سی پیدا ہوتا سب سادھو سیوا مین خرچ کر دیتی ایک دفعہ خشک سال ہوا زراعت خشک ہو گئی یہ ارادہ کیا کہ
ملک کو چھوڑ کر کسی اور ملک مین چلا جاوین کسواسطی کہ اگر سادھوان کو بھوجن نہ ملا تو دھرم سی بعید ہی بھگوت کہ
خواہش ہوئی اپنی بھگتون کی اور محافظ اونکی دھرم کی ہین خواب مین تشریف لائی اور فرمایا کہ تم ہنوز زراعت

خشک شدہ کو دور کرکے صاف کرو اسمین سے دو ہزار من غلہ ملیگا بہ نے حسب الارشاد جب زراعت درو کرنے لگے
تو دیگر مزارعان نے خندہ کرکے کہا کہ تو کیسا نادان ہے ایسی زراعت مین کہین غلہ ہوتا ہے بہ نے ان کے کہنے پر کچھ عمل نکیا
اور موافق حکم بھگوت کے زراعت کو کاٹکر جمع کیا دو ہزار من غلہ اسمین سے حاصل ہوا اور بہ مجمعی تمام سیوا بھگوت بھگتون
کی کری سب کو بھگوت بھگتی اور سادھو سیوا کا اعتقاد ہوا اور بھگوت سرن و سادھو سیوی ہوگئے بیشک سادھو سیوا درخت
خشک دنیا و آخرت کا پھل پھول لگا دیتی ہے + کتھا **भगवानदास** ٹھاکر بھگوانداس ولد بھیم سنگھ قوم راجپوت
تنور پریم بھگت اور بھگوت بھگتون کی سیوا مین سادھان اور بکمال معتقد ہوئے ہر سال متھرا مین جاکر اور نہایت
کمال خوشی و فیاضی و کشادہ پیشانی سے بیٹھ اور سادھو اور براہمن وغیرہ کی خدمت و سیوا نقد و جنس سے حسب
دلخواہ کیا کرتے اور راس بلاس و بھگوت او تساد و کتھا وغیرہ مین زر کثیر خرچ کرتے غرض جو کچھ پاس ہوتا سب خرچ
کرکے اپنے گھر آتے بسبب انقلاب زمانہ کے کچھ افلاس آگیا اور موافق ہر سال کے روپیہ موجود نہ ہوا تاہم کچھ سامان قرض کشتی
وغیرہ سے بہم پہونچا کر متھرا جی مین آئے اور بہ نسبت سالہای ماضیہ کے کچھ کمی سے ارادہ تقسیم کا کیا چوبہای متھرا نے کہا کہ حسب دستور
قدیم کے لیوینگے ٹھاکر موصوف نے استطاعت نہ دیکھی اور جو کچھ روپیہ موجود تھا سب انکے روبرو رکھکر کہا کہ بالکل یہ سرمایہ ہے
جسطرح چاہو خرچ کرو آخر یہ تجویز قرار پائی کہ اس سال مین خشک جنس براہمن و سادھان کو تقسیم کرنی چاہیے سو حسب
صلاح جنس منگاکر مع نقد موجودہ ایک کوٹھہ مین رکھدی اور خرچ شروع ہوا بد ذاتان نکوہیدہ کار کہ ہمیشہ دشمن
بھگوت بھگتون کے رہتے ہین اس تدبیر مین ہوئے کہ کسیطرح بجبر متی اونہی ٹھاکر موصوف کی ہووے اسواسطے بجای ایک
سیہ ہاکو دس سیہ ہا دلانے شروع کیے چونکہ بھگت تپسل کرپا سے بھگوت نگہبان اور حفاظت مین اسطرح رہتے ہین کہ جسطرح
والدہ اپنے طفل شیرخوارہ کی اسواسطے تشریف لائے اور نقد و جنس کو مثل پارچہ و روپیہ کے بڑھا دیا یعنی اوسمین سے جسقدر
لا انتہا و بیشمار نکالا گیا اصل مین کمی نہ آئی اور چاندی اور سونے کی لوٹ ہوگئی غرض وے لوگ خرچ کرتے کرتے ہار گئے اور کوٹھہ
نقد و جنس سے بدستور بھرا رہا سب نالائق خجل و شرمندہ ہوئے اور بھگوت بھگتی و سادھو سیوا پر اعتقاد لائے + کتھا
वारमुखी ॥ ایک شہر بلاد دکھن مین بارمکھی یعنی طوائف بہت مالدار رہتی تھی مکان اقامت اوسکا نہایت
پاکیزہ و صاف اور دروازہ پر ایک درخت سرسبز و شاداب تھا کہ ہر چہار طرف اوس درخت کے چبوترہ صفائی اور
خوبصورتی کیساتھہ بنا ہوا تھا ایک روز گذر سادھان بیشنوان کا اسطرف کو ہوا اور مکان مرغوب و دلکش جانکر مقیم ہوئے
درخت پر جا بجا سالگرام جی کے بٹوہ لٹکا دئے اور اشنان و دھیان کرکے بھگوت کی سیوا پوجن مین مصروف ہوئے شام کے وقت
وہ طوایف سنگار کرکے دروازہ پر آئی تو ہجوم بھگوت بھگتون کا دیکھا کہ بھجن اور کیرتن کر رہے ہین شرمندہ ہوئی اور دل مین

خیال کیا کہ اگر میری حال سی اونکو خبر ہو جاویگی تو دلمین افسوس کرینگے کہ ایسے مقام پر کیون ٹھہری اسواسطے اپنی مکان مین
جا کر پوشیدہ ہو گئی اور رات کو وقت ایک رکابی مین اشرفی رکھکر بخدمت ہر بھگتون کو حاضر ہوئی بشنیوان نی اوسکی
ذات و صفات پوچھی اوسنی کچھہ جواب نہ دیا آخر جب مبالغہ ہوا اور سمجھایا گیا کہ کسیطرح کا خوف مت کرو تب اوسنی اپنی
قوم اور پیشہ کو ظاہر کیا سادھوان نی ہدایت فرمائی کہ تو اپنی مال اندوختہ کا مکٹ تیار کرکے سری رنگناتھہ سوامین کے
بھینٹ کر اوسوقت ہر ایک کو تیرا مال مقبول ہوگا طوائف مذکور نی عرض کیا کہ جس حالت مین براہمن اور بھگتون کو
میری مال سی اسقدر پرہیز ہی کہ نزدیک نہین آتی تو بھگوت میری مال کو کسطرح قبول کرینگے جواب دیا کہ اوس جناب مین محبت
اور اعتقاد چاہیی ذات اور پیشہ کا استفسار نہین غرض اوس طوائف نی تمام مال اندوختہ اپنا خرچ کرکے ایک مکٹ جڑاؤ
بصرف تین لاکھہ روپیہ کی با اعتقاد و شردھا تمام طیار کرایا اور بکمال محبت و اوتساہ شادیانہ بجا کے گاتی ناچتی بھگوت
پریم کی نشہ مین مست اور چھکی ہوئی اور خود رفتہ اس مکٹ کو لیکر چلی جب نزدیک مندر سری رنگناتھہ سوامین کی پہونچی
استری دھرم ماہیانہ ہو گیا اور اسواسطی مندر مین نہ جا سکی بکمال مضطرب و بیقرار ہوئی اور اپنی کم نصیبی اور واژگونی
طالع پر افسوس کرتی ہوئی بیہوش و حواس گر پڑی انتر جامی دین بتسل مہاراج نی اوسکا پریم دلی دیکھکر پوجاریان کو
ارشاد فرمایا کہ باعزاز و اکرام تمام دست بدست روبرو لاؤ چنانچہ پوجاری دوڑی اور باوجود انکار کی اوس پریم ونتر
شدہ انکا کو زبردستی لیجا کر روبرو کھڑا کر دیا اوسنی جو بہ پریم انکرہ اور کرپا بھگوت کی دیکھی تو مکٹ موصوف بھگوت کی
سر پر رکھنی کو ہاتھہ اوٹھائی لیکن سنگھاسن بھگوت کا اونچا تھا ہاتھہ نہ پہونچ سکا پھر کچھہ ایک ملال اور دلگیری ہوئی
کو تھی کہ بھگوت نی اوسکی اعتقاد اور پریم سی نرم اور محظوظ ہو کر اپنی گردن نیچی کو جھکا دی اور اوس بڑبھاگی نی بحیثیت تمام
مکٹ بھگوت کی سر پر پہنا دیا اور پریم بھگتون اور مہا بڑبھاگیون مین مشہور و معروف ہوئی واہ واہ ایک لحظہ کی
ست سنگ بھگوت کی کرپالتا اور واہ میری سخت دلی و بیحیائی کہ باوجود کہنی اور پڑھنی اس کتھا کی اوسطرف کو
متوجہ نہین ہوتا

کتھا तिलोकजी تلوک جی قوم زرگر پریم بھگت ایک شہر پورب دیس مین ہوئے
بھگوت بھگتون کی سیوا مین اسقدر لپٹتا اور محبت تھی کہ ہمیشہ اوسی مین مصروف رہتے تھے اور جو کچھہ اپنی پیشہ سے
پیدا کرتی تھے سادھو سیوا مین خرچ کر دیتے تھے اوس دیس کی راجہ نی بضرورت شادی اپنی دختر کے زر کثیر واسطے
بنانی زیور کی اونکو دیا اونھون نی وہ سب روپیہ سادھو سیوا مین خرچ کر دیا اور ملازمان راجہ جو برای تقاضا
آتی تھے تو اونسے وعدہ امروز فردا کا موافق دستور زرگران کے کرتے رہے جب دو چار روز شادی
دختر مین رہ گئے تب تاکید شدید ہوئی اور صبح کے وعدہ پر راجہ سے رخصت ہو کر چلے آئے اوسوقت

چند سادھو آگئے اور اونکی سیوا اور ست سنگ کی خوشی مین وعدہ اور زیور کچھ یاد نہ رہا صبح کو جب تاکید راجہ کی
یاد آئی تو بھاگ گئے اور ایک جنگل مین پوشیدہ ہو کر بھگوت بھجن مین مصروف ہوئے بھگوت کہ اپنے بھکتون کے
نگہبان اور اونکے وعدہ کے پورا کرنے والے ہین بلباس تلوک جی زیور مطلوبہ راجہ کا طیار کرکے لیگئے اور راجہ کو کہ ایسا
زیور خوشنما اوسنے کبھی نہین دیکھا تھا کمال خوش کیا راجہ مذکور نے انعام کثیر دیا بھگوت نے اوس زر انعامی سے
مہوتساہ کہ جسکو مہوچھہ کہتے ہین کر دیا اور بصورت بشنو پرشاد لیکے تلوک موصوف کے پاس گئے فرمایا کہ تلوک کے
گھر مہوتساہ تھا اوسکا یہ پرشاد ہے تلوک جی نے پوچھا کہ کون تلوک بھگوت نے جواب دیا کہ چھپلے بہاتر تلوک یعنی
ہرشہ جہان مین کوئی نہین تلوک جی نے قرینہ سے جانا کہ یہ سب چرتر بھگوت کے ہین اپنے مکان پر آئے اور بہتو سادھو سیوا بھجن
سمرن مین مشغول ہوئے ہ کتھا **तिलोचन** تلوچن دیو چیلہ گیان دیو جی بیس برن بھگوت بھگت مشہور معروف
مثل چندرمان کے ہوئے جو سمپرداے بشن سوامین کی ہے اونکی ہو سادھو سیوا مین کمال اعتقاد اور پریم تھا لیکن چونکہ
آمدورفت بھگتان کی بہ کثرت تھی اور سیوا کرنیوالے صرف تلوچن موصوف اور اونکی استری تھی اسواسطے یہ خیال ہوا کرتا تھا
کہ حسب دلخواہ سادھ سیوا نہین ہوتی اگر کوئی ایسا خدمتگار ملے کہ سادھان کے دل کی بات جانکر خدمت کرتا رہے تو
نوکر رکھہ لین ایسے ٹہلوہ کی تلاش مین رہتے تھے اور بسبب نہ ہونے خدمت حسب دلخواہ سادھان کے کبھی کبھی پژمردہ
دل ہو جاتے تھے بھگوت نے اپنی بھگت کی پژمردگی دل گوارا نہ کری اور ایک ٹہلوہ مفلس کے روپ سے ٹوٹی جوتی اور پھٹی
کملی پہنے تشریف لائے تلوچن جی نے پوچھا کہ تم کون ہو اور کہان سے آئے ماباپ گھربار تمھارا ہے یا نہین جواب دیا کہ ماباپ
در کچھہ نہین رکھتا ٹہلوہ ہون پانچ سات سیر کھاتا ہون ہر چہار قوم کا قاعدہ میرے ہاتھہ مین ہے بھگوت بھگتون کی
خدمت بلا شرکت دیگرے خوب کر سکتا ہون میری عمر ہر بھگتون ہی کی خدمت مین گذری ہے انترجامی میرا نام ہے تلوچن جی
از بس خوش ہوئے اور کہا کہ جسقدر تمھارے دلمین آوے خوب کھایا کرو اور اشنان کرا کے کپڑے بنا دیے پھر استری سے کہا
کہ انترجامی کی مثل کنبہ کے پہنانا اور جو کھاوے خوش ہو کر کھلانا اوسکے عادات اور زیادہ خوری سے کبھی کدورت نہ کرنا
اور رضاجوئی اوسکی مقدم سمجھنا بھگوت انترجامی نے خدمت سادھان کی رسوئی و آب کشی و پاشوئی اور پانون
دبانے اور اشنان کرانے وغیرہ کی ایسی کری کہ تلوچن جی سادھ سیوا مین مشہور ہو گئے اور ہجوم سادھان کا و ست سنگ
حسب دلخواہ رہنے لگا تیرہ مہینے اسیطرح گذرے ایک روز استری تلوچن جی کی اپنے ہمسایہ کے گھر گئی تھی اوسنے
جو سبب ملین رہنے اور لاغری کا پوچھا تو جواب دیا کہ میرے سوامین (شوہر) نے ایک ٹہلوہ نوکر رکھہ لیا ہے اور وہ
اسقدر کھاتا ہے کہ تمام دن آرد سائی اور روٹی بنانے مین گذرتا ہے یہ بات استری موصوفہ کی زبان سے

برآمد ہوئی تھی کہ انترجامی انتردھیان ہوگیا بدین سبب کہ اول روز تلوچن سی شرط ہوگئی تھی کہ جب میری شکایت زیادہ خوری کی زبان پر آویگی تب ہی چلاجاؤنگا بعد ازان بروقت پہنچنے سادھوان کی جو تلاش انترجامی کی ہوئی تو نہ ملا تلوچن جی ازبس غمگین ہوئے اور اپنی استری کو لعنت ملامت کرکے کہنے لگے کہ تیری ہی خباثت سی وہ ٹہلوہ چلا گیا جب تین روز تک اوس غم مین بخور و نوش پڑے رہے تب آکاش بانی ہوئی کہ تلوچن جی وہ ٹہلوہ مین تھا تمہاری جو یہ تمنا تھی کہ دل کی بات جاننے والا ٹہلوہ ملے اسواسطے ٹہلوہ ہوگیا تھا اگر تمہاری مرضی ایسی ہی تو مجکو دریغ نہین تلوچن جی وہ غم تو بھول گئے اور اس غم مین مبتلا ہوگئے کہ ہای مین نے انکو سوامین کو نہ پہچانا اور خلاف اوسکے کہ مین خدمت کرون اوسسے خدمت کرائی بھگوت بھگتون نے سمجھایا کہ بھگوت نے اپنے بھگتون کے واسطے کیا کیا نہ کردنی کام نہین کیا یہانتک کہ باراہ اور مچھہ کا روپ بنالیا اگر ٹہلوہ ہوکر آگئے تو کیا عجب ہی تلوچن جی کو تسکین ہوئی اور بھگوت کی بھجن اور دھیان مین مصروف ہوئے ؕ کتھا **जसस्वामी** جسوسوامین ہنود کے دو آبہ گنگا و جمنا کی بھگوت بھگت ہوئے پیشہ زراعت کا تھا جو کچھہ پیدا ہوتا سادھو سیوا مین خرچ کردیتی ایک دفعہ چور اونکی بیل چرا کر لیگئے بھگوت نے دیکھا کہ اب میرا بھگت سادھو سیوا کسطرح کریگا اسواسطے ویکر نہ کا وکہ جسطرح بروقت چوری جانے گوال بال اور بچھڑون کو دیگر گوال بال اور بچھڑہ واسطے رفع کرنے غرور برمہا جی کی پیدا کردیتے پیدا کردیے اور جسوسوامین کو مطلق یہ حال معلوم نہ ہوا ایک دفعہ وہ چور پھر آئے اور دیکھا کہ وہی بیل جسوسوامین کے گھر مین متوہم ہوکر اپنے گھر گئے وہان بھی ویسی ہی بیل دیکھے دو چار دفعہ آئے گئے اور دونون جگہہ یکسان بیل دیکھکر زیادہ تر متعجب ہوئے اور جسوسوامین سی اپنے وہم کا حال کہا سوامین نے جواب دیا کہ یہ سب چرتر بھگوت کی ہین تم اپنا کام کرو اور ہم اپنا کام کرتے ہین چور معتقد ہوئے اور اون بیلون کو لاکر حوالہ اونکے کردیا جسوقت اصلی بیل آگئی تو بیل بھگوت بنایا کی غائب ہوگئی اور چورون نے بھگوت بھگتی پر اعتقاد کرکے پیشہ اپنا چھوڑ دیا سوامین جی کے چیلہ ہوکر بھگوت سرن ہوئے اور بقیہ عمر سادھو سیوا اور بھگوت بھجن مین گذرانی ؕ کتھا **रामदासजी** رامداس جی ہنود والی برج کی پرم بھاگوت اور سادھو سیوا مین ایسے ہوئے کہ جسطرح کمل سورج کو دیکھکر شگفتہ ہوتا ہی اسیطرح ہر بھگت کو دیکھکر خوش ہوا کرتے ایک دفعہ کوئی سادھو تعریف اونکی بھگتی اور سادھو سیوا کی سنکر آیا اور پوچھا کہ رامداس کہان ہین رامداس جی اوٹھے اور اوس سادھو کی چرن دھوئے اور چرن امرت لیکر عرض کیا کہ رامداس آیا جاتا ہی آپ بھوجن پرشاد کریئے سادھو موصوف نے کہا کہ مجکو رامداس سی ملنا ہی رامداس جی نے عرض کیا کہ رامداس یہ سیوک ہے سادھو خوش ہوا اور قدمون کو پکڑکر ملاقات کی رامداس جی کی دختر کا بیاہ تھا پکوان طرح طرح کا طیار ہوا پسر و نبیرگان

امداس جی کو خوف سے کوٹھہ پکوان کو مقفل رکھتے تھے ایک روز جماعت بھگوت بھگتون کی آگئی اور رامداس جی کو
خبر ہوئی دوسری تالی سے قفل کھولکر سب پکوان بھگوت بھگتون کو اوٹھا دیا اور کچھہ خیال نہ کیا کہ جب برات
آویگی تب کیا ہوگا اسیطرح سادھو سیوا اور سری بہاری لعل جی کو دھیان اور بھجن مین عمر بسر کری ۔ کتھا
सन्तभक्त سنت جی ساکن جودھپور بھگوت بھگت سادھ سیوی مشہور و معروف ہوئے گداگری کرکے
سیوا سادھان کی کیا کرتے تھے ایک روز اونکے گھر سادھو آئے اوسوقت سنت جی واسطے گداگری کے گئے تھے
سادھان نے استری سے پوچھا کہ سنت جی کہان ہین استری نے کہ اوسوقت بسبب کثرت کار کچھہ ملول تھی جواب دیا
کہ چولھہ مین ہین سادھان نے یہ کلمہ ناموزون سنکر اپنی راہ لی راستہ مین سنت جی ملے اور سادھان نے
اونسے بھی پوچھا کہ مہاراج کہان گئے تھے سنت جی کہ صفائی قلب اور غیب دانی سے جواب سخت اپنی استری کا
جان گئے تھے وہی لفظ زبان پر لائے کہ چولھہ مین گیا تھا سادھو متعجب ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ کیسی حال سادھو
سیوا ہی ایسے کلمات زبان پر آتے ہین سنت جی نے عرض کیا کہ مراد چولھے مین جانے سے یہ ہے کہ صبح سے مجھکو یہ فکر ہوئی
کہ بھگوت کی رسوئی پاک کرکے بھگتون کو بھگوت پرشاد بھینٹ کرون اور اونکا سیت پرشاد مجھکو حاصل ہو پس
فکر رسوئی کا ہونا مراد چولھہ مین جانے سے ہے سو وہ مطلب میرا حاصل ہوگیا کہ آپ کو درشن ہوئے اور تمہارا سیت پرشاد
مجھکو ملیگا سادھو اس گفتگو سنت جی سے خوش ہوئے اور اونکے مکان پر جاکر ست سنگ اور بھگوت بھجن و سمرن
کی آنند مین مگن رہے ۔ کتھا सेन سین بھگت قوم حجام چیلہ سوامی رامانند رہنے والے باندھون گڈھ کے ایسے
پرم بھگت ہوئے کہ بھگوت نے جسطرح گائے اپنے بچھیرے کی پالنا کرتی ہے اوسیطرح اونکی پالنا اور سہائی کری حال یہ ہے
کہ بھگت موصوف سادھو سیوی تھے اور سیوا بھگتون کی مثل سیوا بھگوت کے کیا کرتے تھے ایک روز حسب دستور
ہر روزہ کی برای مالش تیل وغیرہ راجہ کی خدمت مین جاتے تھے راستے مین سادھو ملگئے بھگت جی نے سادھان
کی خدمت کو مقدم تر سمجھا اور اونکو اپنے مکان پر لاکر سیوا مین مصروف ہوئے یہ بھی تمام رسوئی اور بھگوت پرشاد اونکو جمایا
اور مطلق خوف راجہ کا نہ کیا جب راجہ کی خدمت کا وقت آیا تو خود بھگوت سین بھگت روپ بناکر گئے اور مالش وغیرہ
سے راجہ کو راضی و خوشنود کرکے چلے آئے بعد ازان سین بھگت راجہ کے پاس پہونچے اور عذرات اپنی دیر سے کی کرنے لگے
راجہ نے کہا کہ اسیوقت تم خدمت کرکے گئے تھے عذرات کی کیا وجہ ہے سین بھگت نے کہا کہ مین نہین آیا شاید میرے
مقدم ہی کے سبب سے آپ ایسا ارشاد فرماتے ہین راجہ کے دل اوسکا بسبب سیر ہونے بھگوت ہاتھہ کے صاف ہوگیا تھا
واقف ہوگیا کہ عذر اسطرح سہای سین بھگت کی بھگوت نے خود روپ بھگت موصوف کا بنایا معتقد ہوا اور سین بھگت کے قدم لئے

مین بڑا کمال اعتقاد و پریم سے چیلہ سین بھگت کا ہوکر بھگوت سرن ہو گیا اور اب تک اوس راجہ کی اولاد مین
یہ دستور جاری ہے کہ سین بھگت موصوف کی اولاد کی چیلہ ہوتی ہین ۞ کتھا ساہوکار साहूकार सदाव्रती
سدابرتی قوم بنیہ پریم بھگوت بھگت بجا روان ہوئی سادھو سیوا از بس محبت و اعتقاد کے ساتھہ کیا کرتے تھے
ایک سادھو آرام و آسایش دیکھکر اونکے گھر مقیم رہا اور طفل خورد سالہ سدابرتی کو اوسکے ساتھہ محبت ہو گئی اوس
سادھو کے پاس کھیلتا اور تماشا کرتا ایک روز سادھو مذکور نے طفل موصوفہ کو جنگل مین لیجا کر مار ڈالا اور
زمین مین دفن کر دیا لیکن جب شہر مین آیا تو اپنے اس گناہ عظیم سے از بس نادم و پشیمان ہوا والدہ اوس طفل
کی منتظر رہی جب شام تک نہ آیا تو شور و غل کیا جا بجا تلاش شروع ہوئی اور شہر مین منادی کرا دی گئی ایک سپاہی
نے اوس ساہوکار سے کہا کہ طفل کو اوس سادھو نے مارا ہے کہ جو تمہارے گھر رہتا ہے چنانچہ جہان دفن کیا تھا وہ جگہ
دکھا دی ساہوکار نے وقوع اس حال کا اپنے اعمال سے جانکر دلشکنی سادھو مذکور کی بسبب از سادھو سیوا کبھی
اور واسطے اخفاے اس حال کے یہ تدبیر کری کہ اوس سپاہی کو گرفتار کر لیا اور کہا کہ تو نے ہی یہ کام کیا ہے سپاہی
گھبرایا اور بولا کہ میرا کیا قصور ہے مین نے نفس الامر حال کی اطلاع کر دی تھی اب واسطے بھگوان کے مجکو رہائی دو
ساہوکار نے فرمایا کہ اگر اس حال کو کسی سے بیان نہ کرے اور اس شہر سے چلا جاوے تو البتہ چھوڑ سکتا ہون اوسنے قبول کیا
اور رہائی پائی جب ساہوکار اپنے گھر آیا تو دیکھا کہ سادھو مذکور شرمندہ و خجل ہے واسطے رفع اوسکی شرم و ندامت
کے اپنی استری سے صلاح پوچھی استری نے کہا کہ اور کسی طرح اس سادھو کا قیام معلوم نہین ہوتا اگر شادی دختر
ناکتخدا کی اوسکے ساتھہ کر دی جاوے تو توقع قیام کی ہے ساہوکار اپنی استری پر کمال خوش ہوا اور اوسکی بھگتی کو
اپنے سے زیادہ دیکھا ہزار تحسین و آفرین فرمائی سادھو مذکور کو بلا کر اول گردش فلکی اور اعمال گذشتہ کی حکایات
بیان کی اور پھر بھگوت خواہش کو تقدیم دیکر ما فی الضمیر بیان کیا سادھو کہ اپنے حرکت مذموم سے از بس خجل
اور محجوب تھا بولا کہ مہاراج کیا مین ہتیارا اسقدر رحم اور دلجوئی کے لائق ہون بلکہ رحم نسبت میرے وہ ہے کہ طرح
طرح کی عقوبت و عذاب سے میرا قتل کیا جاوے ساہوکار نے پھر سمجھایا اور آخر کار ندامت اوسکی رفع کر کے شادی اپنی
دختر کی اوسکے ساتھہ کر دی یہ نیکنامی و بلند ہمتی ساہوکار ممدوح کی جب عالمگیر ہوئی تو ساہوکار کا گورو بھی
حسب ایماے بھگوت کے اوسکے گھر آیا اور اپنے قدوم مبارک سے اوسکے گھر کو رشک افزاے تیرتھون کا کیا ساہوکار کمال
خوشی سے اپنے جسم مین نہ سمایا اور سیوا خدمت پوجا وغیرہ حسب قاعدہ شاستر کے بجا لایا گورو نے پوچھا کہ تمہارا طفل
کہان ہے ساہوکار نے جواب دیا کہ تھوڑا عرصہ ہوا مر گیا پھر پوچھا کہ کیا سبب ہوا عرض کیا کہ سنسار اس دنیا کا

تمام ہی مورت کا کیا سبب عرض کیا جاوے گورو نے جب خوب اوسکی استقلال اور سادھو سیوا کا امتحان کر لیا تب
فرمایا کہ مجھکو سب حال کی خبر ہے جو کچھہ ہوا اسواسطے تیری امتحان کی ہوا اب نشان دے کہ وہ لڑکا کہاں دفن ہے
ساہوکار گورو ممدوح کو مدفن پر لے گیا اور نعش طفل کی نکالی بھگوت کی خواہش اور گورو کرپا سے لڑکا فورًا
زندہ ہوگیا اور سب لوگون کو اعتقاد بھگتی اور سادھو سیوا کا ہوا + کتھا केवलकूवा کیول کوبا قوم
کمھار ایسے بھگوت بھگت ہوئے کہ اپنے تمام کل کو پوتر کر کے بھگوت کو پراپت کیا سادھو سیوی ایسے ہوئے کہ تن من
دھن اسی کام مین لگا تھا ایک دفعہ اونکے گھر سادھو آئے گھر مین کچھہ سامان موجود نہ تھا اور قرض دام بھی کچھہ
ہاتھہ نہ آیا آخر بعد تدبیر بسیار ایک دوکاندار نے بشرط کھود دینے چاہ کے کچھہ دینا منظور کیا کیول جی نے وہ شرط
قبول کی اور جنس وغیرہ لاکر خدمت سادھوان کی کری حسب وعدہ جب چاہ کھودنے لگے تو دس بیس گز پر
ریت نکلا اور گر کر سب کیول جی کے اوپر پڑا لوگ دوڑ گئے اور زندہ رہنا اوس بیشمار مٹی کے نیچے محال سمجھ کر
اپنے اپنے گھر چلے آئے ایک برس کے بعد کسی شخص کا گذر اوس طرف کو ہوا اور آواز سری رام نام کی سنکر گانون مین دوڑا آیا
اور لوگون کو اوس حال کی خبر کری سب لوگون نے خیال کیا کہ کیول ممدوح بھگوت بھگت تھا بیشک زندہ ہے
تمام گانون آیا اور دست بدست وہ مٹی علحدہ کر کے دیکھا کہ کیول جی آسن لگائے بیٹھے ہین اور رام نام کہہ رہے ہین
سامنے ایک لوٹہ مین پانی رکھا ہے اور ایک طرف نیوارا جو ایک مہینے تک کھانا کھا کر ڈال دیتے تھے پڑے ہین سب
کیول جی کی بھگتی اور سادھو سیوا کے معتقد ہوئے اور شادیانہ بجاتے ہوئے گھر پر لائے چونکہ ہزارہا من مٹی کا بوجھہ سر
کیول جی کے اوپر ہوگیا اسواسطے اوس روز سے بلقب کیول کوبا مشہور ہوئے ایک دفعہ سادھو بھگوت کی مورتی واسطے
استھاپن کرنے کے لیے جاتے تھے کیول جی کے گھر ٹھہرے کیول جی نے بھگوت کا موہنی روپ دیکھکر دلمین تمنا کری کہ اگر
یہ بھگوت مورتی کرپا کر کے میرے گھر رہے تو خوب ہے صبح کو وے سادھو مورتی کو اوٹھانے لگے تو اسقدر گرانبار ہوگئی
کہ ہرگز جگہ سے نہ اوٹھی لاچار ہو کر چھوڑ گئے اور کیول جی نے استھاپن کر کے سیوا شروع کی کہ ابتک وہ مورتی چیترا
گانون مسکن کیول جی مین موجود ہے اور درشن ہوتے ہین چونکہ بھگوت اپنے بھگت کی محبت دلی جانکے مقیم رہے
اسواسطے جہان رہے اوس مورتی کا نام مشہور ہے کیول جی کی یہ آرزو ہوئی کہ سنکھہ چکر کی چھاپ دوارکا مین لینے جا
بہین ارادہ گھر سے چلے بھگوت کی اجازت ہوئی کہ تم اپنے مقام پر رہو اور باعتقاد و محبت سیوا بھجن کرتے رہو اس
جگہہ سب مطلب دلی تمہارے حاصل ہو جاوینگے چنانچہ واپس آئے اور اپنے جسم کو جو دیکھا تو سنکھہ چکر کے نشان ہو گئے
اس قسم کی معجزات کثیر کیول جی موصوف کے ہین گومتی سمندر سے قریب ہے اور درمیان گومتی کے مندر کے

गोमती

ریت حائل ہی جب لہرین سمدر کی اوٹھکر گومتی تک آتی ہین تو گومتی وسمدر ایک ہوجاتا ہی اور جب وہ لہر اوتر
جاتی ہین تو پھر وہ ریت حائل ہوکر گومتی وسمدر علیحدہ علیحدہ معلوم ہوتی ہین ایک دفعہ گومتی وسمدر کا ملنا موقوف
ہوگیا اور آب وہوا مین تخالف پیدا ہوکر تکلیف ملک کو ہونی لگی سب لوگ کیول جی سے ملتجی ہوئی اور اونکو ملا موقع پر
لیگئی کہ اوسکے پرتاپ سے ملنا گومتی وسمدر کا شروع ہوگیا جب یہ پرتاپ کیول جی کا لوگون نے دیکھا تو ہزارون
آدمی اونکے چیلہ ہوگئی اور بھگوت بھگتی وسادھو سیوا کا رواج اوس ملک مین بکثرت ہوا ایک روز کیول جیو کے
گھر سادھو آئی تھے اونکے واسطے استری نے خشک روٹی بنائی اتفاقاً اوس عورت کا بھائی بھی آگیا اوسکے واسطے اوسنے
کمال خوشی سے کھیر لطیف طیار کری کیول جی کو کمال افسوس ہوا کہ حیف بھگوت بھگت تو خشک روٹی کھاوین
اور یہ بکھیہ کھیر کھائی اسواسطے یہ بہانہ پیاس کی سادھان کے تمام پانی خرچ کرکے استری کو واسطے لانے پانی کے بھیجدیا
اور کھیر سادھان کو کھلادی استری نے آکر یہ حال دیکھا تو کمال ناراض ہوئی اور کلمات سخت کہنے لگی کیول جی
نے اوسکو بکھیہ جانکر گھر سے نکال دیا اور اوس کم نصیب نے دوسرا خصم کرکے بیٹا بیٹی پیدا کیے اتفاقاً قحط سال ہوا اور
وہ عورت فاقہ کشی اور بھوکھہ سے مرنے لگی لاچار ہوکر کیول جیو کے سرن آئی اور دیکھا کہ بھنڈارہ جاری ہی اور انواع
انواع کی بھوجن بھگوت بھگتون کو تقسیم ہوتی ہین کیول جی نے جو اوس عورت کا حال دیکھا تو کمال دیا آئی اور
فرمایا کہ ای بیوقوف اگر تجکو خصم کرنا تھا تو ایسا کیون نہ کیا جیسا میرا خاوند ہی اور اسقدر کارخانہ عظیم جسکا جاری ہے
کہ تیرا خصم بھی جسکا بھکھاری ہوا اور ہزارہا کو جسکے بھنڈارے سے بھوجن ملتا ہی عورت شرمندہ ہوئی اور کیول جی
نے اوسکو جاروب کشی راہ سادھان پر مقرر کردیا جب تک قحط سال رہا بخوبی اوسکی پرورش کری اور جب
وہ ایام گذر گئی تو رخصت کیا وہ اپنی بیوقوفی اور حماقت پر افسوس کرتی ہوئی اپنی قسمت بد اور نصیب واژگون
سے لڑتی ہوئی روانہ ہوئی اور کیول جی بھگوت دھیان اور بھجن مین مصروف ہوئی ۔ کتھا [illegible] گوال جی
ایسے بھگوت بھگت سادھو سیوی ہوئے کہ جو کچھہ اونکے ہاتھہ آتا اور جو اپنی پیشہ سے پیدا کرتے اور جو کچھہ اونکی والدہ
واسطے کھانی کے دیتی سب سادھو سیوا مین خرچ کردیتی اور شب وروز اوسی کام مین مصروف رہتی ایک روز
اونکو کچھہ پکوان ملا اوسکے کھلانی سادھان کی جنگل مین چلے گئے چور روت نے اونکی بھینس کو بلا حفاظت دیکھا اور
لیگئے گوال جی نے جب بھینس نہ دیکھی تو بخوف والدہ کے یہ بات بنائی کہ بھینس گم ہو گئی براہمن کو سپرد کردی ہی
گاومیش ۱۲
اوسنے یہ اقرار کرلیا ہی کہ بعد گذرجانے قحط سال کے بھینس کو مع قیمت روغن زرد واپس دیگا والدہ اونکی
جان گئی کہ چور لیگئے لیکن بسبب الفت پسر کے خاموش ہو رہی دیوالی کے روز چوروں نے اوس بھینس کو

واسطے پوجا کے ہنسلا نقرئی پہنایا اور خود کسی کام کو چلے گئے بھگتون کے قول راست کرنے والا اور براہمنان کے برہمن بھگوت
نے بہن توڑ کر گوال جی کے گھر پہونچا دیا گوال جی نے بھینس کو دیکھکر اپنی والدہ سے کہا کہ اری ماں دیکھو وہ براہمن کیسا
راست گو ہے کہ بھینس کو مع قیمت روغن زرد کے پہونچا گیا اور بھگوت کی کرپا تا اور بھگت بتسلتا کو معتقد ہوکر
زیادہ تر سادھو سیوا اور بھگتی مین مصروف ہوئے ❊ کتھا गोपाल گوپال جی بھگوت بھگت کرشن اوپاسک
جو نیر گانون علاقہ جے پور مین ہوئی وسادھو سیوا مین اسقدر سچا اعتقاد تھا کہ بھگوت مین اور بھگتون مین
سر مو تفاوت نہین جانتے تھے جب اونکی شہرت سادھو سیوا اور بھگتی مین بہت ہوئی تو کوئی بزرگ اونکے
خاندان کا ترک خانمان کرکے برکت ہو گیا تھا واسطے امتحان گوپال جی موصوف کے آیا گوپال جی نے کمال محبت
اور سردھا سے اونکی خدمت کری اور جب رسوئی طیار ہوئی تو عرض کیا کہ حویلی مین واسطے بھوجن کرنے کے
تشریف لے چلیے اونھون نے بیان کیا کہ مین عورت کی صورت کبھی نہین دیکھتا اسواسطے حویلی مین جانے سے عذر ہے
گوپال جی نے عرض کیا کہ عورات سب علیحدہ ہو جاوینگی جب حویلی مین گئے تو استری گوپال جی کی بدین سبب کہ بھگوت
بھگتون کے درشن مثل بھگوت درشن کے ہین چھپ کر دیکھنے لگی سادھو موصوف نے غصہ ہو کر ایک طمانچہ گوپال
موصوف کے منہ پر مارا اور فرمایا کہ دیکھو یہ چھپ کر کون دیکھتا ہے گوپال بھگت سادھو موصوف کے قدمون پر گرے
اور بکمال منت سے عرض کیا کہ مہاراج آپنے بڑی کرپا کری کہ ایک طرف کا رخسارہ تو پوتر کر دیا لیکن امیدوار ہون
کہ دوسرا رخسارہ بھی پوتر ہو جاوے سادھو ممدوح کہ صرف برای امتحان آیا تھا ازبس خوش ہوا بکمال شوق اور
تپاک سے ملا اور ستایش و آفرین کرکے کہا کہ ایسی ہی اولاد پرم پوتر سے کل پوتر ہوتی ہین پھر اپنا قصور گستاخی کا معاف
کرا کر رخصت ہوا ❊ کتھا गोपाल बिस्नुदास گوپال جی ساکن بابولی متصلہ کاشی پوری سب گنون
کے جاننے والا اور بشن داس جی کا شیر اضلاع دکھن مین بھگوت بھگت اور دونون گروبھائی ہوئے بھگوت
بھگتون کی سیوا مثل گورو اور پرماتما کے کرتے تھے جسکو تلک اور کنٹھی دھارن کیے دیکھتے بھگوت روپ جانتے
جو کچھ بھگوت کا حکم واسطے اعتقاد واجب کل کے ہے اوسکی تعمیل اس کلجگ مین ہر دو برادران ممدوحین سے
अच्युतकुल
ایسی ہوئی کہ اونکی پرم پوتر بھاو کا بیان نہین ہو سکتا بھنڈارا خواہ مہوتساہ مین جو کوئی اونکو طلب کرتا تو اپنے گھر
سے جنس سب قسم کی گاڑی پر لاد کر لیجاتے بدین خیال کہ اگر کمی کسی جنس کی ہو جاوے تو بھنڈارا کرنیوالے کی ہانسی
نہ ہو گورو اونکے سدھو اور تمام جہان مین مشہور تھے دونون بھائیون نے اونکی خدمت مین عرض کیا کہ اگر
اجازت ہووے تو مہوتساہ کرین گورو نے اجازت دی اور برای طلب بھگوت بھگتون کے چل اپنے پرچا طرف ڈالکر فرمایا کہ تم

سامان مہوتساہ کا طیار کرو پیروی سب سادھو آوینگے دونون بھائیون نے گورو کے قول پر اعتقاد کر کے کچھ ضرورت
کسی کے بھیجنے کے واسطے اطلاع کی نہ سمجھی اور سامان طیار کیا جو یوم کہ مقرر کیا تھا تمام جہان کے سادھو آئے اور بڑی دھوم
دھام سے بھنڈارا ہوا سب کی تعظیم و تکریم کمال اعتقاد سے کری اور پانچ روز تک قسم قسم کے بھوجن جمائے اور بروقت
رخصت نقد اور پوشش ہر ایک کو بھینٹ کری اونکے گورو نے فرمایا کہ اس میلہ مین نامدیو اور کبیر بھی تشریف لائے ہین
اور نامدیو جی سفید پارچہ پہنے ہوئے برسرِ راہ براجمان ہین تم جاؤ اور اونکے درشن کرو چنانچہ جائے قیام و علامت کا
نشان دیا اور یہ بھی فرمایا کہ نامدیو جی کبیر جی کو بھی درشن کرادینگے دونون بھائی دوڑے اور نامدیو جی کی کمال
محبت و اعتقاد سے قدم پکڑ لیے اسقدر پریم مین بیخبر ہوگئے کہ تا دیر قدم نہ چھوڑے نامدیو جی نے نوازش و عنایت
فرما کر کہا کہ جہان بھگوت بھگتون کی پریت اور محبت نہین وہان ہم نہین جاتے اور جہان اونکی خدمت تعظیم
و تکریم ہوتی ہے وہان ہم ضرور آتے ہین سو تمھاری سادھ سیوا اور بھگتی اور اعتقاد کو دیکھکر ہم بہت خوش ہوئے
اب تم کبیر جی کو بھی درشن کرو جب یہ دونون بھائی رخصت ہو کر چلے تو راہ مین کبیر جی کو درشن ہوئے اور اونھون
نے مثل نامدیو جی کے عنایت اور رحمت زبانی فرما کر رخصت کیا پھر یہ دونون بھائی اپنے گورو کی خدمت مین آئے
اور سادھو سیوا کو ہی توسل کامل واسطے ملنے بھگوت کے تصور کرکے سادھو سیوا اور سمرن بھجن مین مشغول ہوئے +

کتھا **गणेशदेइरानी** رانی گنیش دئی مدھکر شاہ راجہ ملک اوندچھہ کی دھرم پتنی بھگوت بھگتی مین
یکتا اور سادھ سیوا مین ڈوبتا ہوئی جو آمدنی خراج ملک کی ہوتی سب سادھ سیوا مین خرچ کر دیتی ایک
سادھو مدت تک اونکے گھر مین مقیم رہا رانی ممدوحہ کو تنہا پا کر کہا کہ جو خزانہ و دفینہ ہے مجھکو نشان دو ورنہ ہلاک
کرونگا رانی نے عرض کیا کہ سادھو سیوی کے گھر خزانہ اور دولت کا کیا واسطہ جو کچھ آتا ہے خرچ ہوجاتا ہے اوس بیرحم
اور سادھو نے یہ گفتگو رانی کی مثل اپنے لباس لباسی کے سمجھی اور ایک چاقو رانی کی ران پر مارا کہ بیہوش ہوگئی
وہ شخص بخوف جان بھاگ گیا اور شب کو جب راجہ محل مین گیا تو رانی نے بدین خوف کہ راجہ سب سادھوان سے
بے اعتقاد ہوجائیگا مطلق ذکر اپنی سرگذشت کا نہ کیا بخوابی کے واسطے عذر استری دھرم ماہیانہ کا کردیا اور بعد
گذرنے تین روز کے عذر بیماری پیش کیا راجہ کو بظاہر بیماری کچھ نہ معلوم ہوئی مبالغہ استفسار اصل حال مین کیا
رانی نے مجبور ہو کر بعد کر لینے شرط سادھ سیوا کے اصل حال بیان کر دیا راجہ اس اعتقاد اور استقلال سادھو سیوا رانی سے
کمال خوش ہوا اور ایسی رانی کے ہونے سے اپنی خوش نصیبی اور بزرگی تصور کرکے پرکرمان کری اور بہت معزز و محترم
رکھا + **کتھا** **लाखा** لاکھا جی ہنومان جنس مین مارواڑ دیس کے رہنے والے مثل ہنس کے ہوئے سری رام نام

نشترمین از بس اعتقاد رکھتے تھے اور سادھو سیوا اور بھگوت بھگتی مین اسقدر شہرت اونکی تھی کہ راجہ اوس دیس کے بجا آوری اونکو ارشاد کی باعث اپنی افتخار اور خوش نصیبی کا جانتے تھے اتفاقاً قحط سال ہوا اور سادھان کی آمد بکثرت ہو نے لگی ضرورت برائی دشوار سمجھکر ارادہ کیا کہ کسی اور گانو مین جاکر قیام کرین چونکہ بھگت کی بدنامی سے بھگونت کی بدنامی ہے اسواسطے بھگت بتسل مہاراج نے رات کو خواب مین فرمایا کہ تم بدستور اسی گانو مین قیام رکھو صبح کو ایک گاڑی پچاس من غلہ گندم کی اور ایک گاو میش تمھارے پاس آویگی تم گندم مذکور کو ٹھی مین پر کرکے بقدر ضرورت خرچ کرتے رہنا کہ اوسمین کبھی کمی نہوگی اور دودہ و روغن زرد بقدر ضرورت روزمرہ کو ہوتا رہیگا بعد اس خواب کے لاکھاجی کی آنکھہ کھل گئی اور یہ حال اپنی استری سے کہا جب صبح ہوئی تو گندم اور گاو میش ایک شخص پہونچا گیا اور لاکھاجی بدلجمعی تمام سادھو سیوا کرتے رہے اوس گاو میش اور غلہ کے پہونچانے کے واسطے ایک چرتر بھگوت نے خوب کیا کہ ایک گانو مین کوئی مزارعہ مفلس اور کم سامان ہو گیا تھا سب برادری نے جمع ہو کر کچھہ کچھہ غلہ اوسکو دیا اور اس دستگیری کی ہر روزہ چوپال مین بیٹھکر تعریف کیا کرتے ایک شخص برادری نے کہا کہ تھوڑا تھوڑا غلہ دیکر کیا لاف زنی اور خودستائی کرتے ہو سخاوت امر دیگر ہے ایک شخص نے اوسکو جواب دیا کہ ہان بھائی اس زمانہ مین آج کل کچھہ تیری ہی اوپر سخاوت ختم تھی دیکھین گے کہ بہت سا غلہ اور گاو میش لاکھا بھگت کو دیکر آویگا وہ شخص یہ طعنہ برداشت نکرسکا اور گاو میش و غلہ مذکور لاکھاجی کے گھر پہونچا گیا جب آکال گذر گیا تو لاکھاجی نے ارادہ کیا کہ جگناتھہ رای جی کے درشن کرنے چاہیے مارواڑ دیس سے ساٹھا سانگ ڈنڈوت کرتا ہوا روانہ ہوئے جب قریب پہونچے تو بھگوت نے پوجاریان کو اجازت فرمائی کہ ایک میرا بھگت دور سے آتا ہے اور میرے واسطے ایک سمرن لایا ہے تم اوسکو پالکی مین بٹھلا کر جلد لاؤ کہ اوس سمرن کے پھیرنے کا مشتاق ہون پوجاری پالکی لیکر جلد آئے اور لاکھاجی کو واسطے سوار ہونیکے کہا لاکھاجی نے عذر کیا کہ میرا عہد ساشٹانگ کرتا ہوا بھگوت کے دروازے پہونچنے کا ہے پوجاریان نے فرمایا کہ اجازت بھگوت کی سب مقدمات اور عہود پر مقدم تر ہے لاچار بعد مبالغہ سوار ہو کر بھگوت کے دربار مین پہونچے اور درشن کرکے وہ سمرنی بھینٹ کری روپ انوپ بھگوت کا دیکھکر تن مین نہ سمائے اور چند روز زیر قدوم بھگوت کے پرشوتم پوری مین رہے لاکھا موصوف کی ایک دختر نا کتخدا تھی اور چونکہ مال موجودہ خانہ کو مال بھگوت بھگتون کا جانتے تھے اور اوس دختر کی شادی مین خرچ نہین کرتے تھے اسواسطے دختر مذکور بالغ ہو گئی جگناتھہ رای جی نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے خزانہ سے روپیہ لیکر شادی کردو لاکھا بھگت چشم پرنم ہوئے بدین سبب کہ واسطے راگ بھوگ کے کچھہ نذر کرنا چاہیے نہ کہ بھگوت سے لینا واجب ہے

اور بلا رخصت پرشوتم پوری سے روانہ ہوئے خواب مین ایک راجہ کو بھگوت نے ارشاد فرمایا کہ واسطے خرچ شادی
کے کچھ روپیہ لا کھا جی کو بھیٹ کرے اوسنے ایک ہزار روپیہ کی ہنڈوی بھیٹ کری اگرچہ لا کھا جی کو اوس سے
بھی انکار تھا لیکن اجازت بھگوت کو تسلیم کر کے قبول کیا اور گھر پر آکر پچاس سو روپیہ مین تو اوس لڑکی کی
شادی کردی اور باقی روپیہ سادھو سیوا اور مہوتسا مین خرچ کیا بلکہ بہ بہانہ شادی دختر کے جو کچھ جہان
سے ملا سادھان کو کھلا دیا اور بھگوت بھجن اور سادھو سیوا مین مدت العمر مصروف رہے کیتھا

रसिकमुरारि

رسِک مراری پلیہ سیا نندجی پرم بھگت بھگوت کے ہوئے اور جسم اور دل سب بھگوت بھگتون کا سمجھتے تھے
بھگوت سیوا پوجا اس اعتقاد اور اوتساہ سے کرتے تھے کہ بیان نہین ہو سکتا پریا پریتم کے رنگ مین رنگے ہوئے
اور جگل سروپ مادھری کے پریم آنند مین مگن رہتے تھے بھگوت اور گورو کو اپنی خدمت اور سیوا سے راضی کرکے
ہزار بار کا اس سنسار سمدر سے اودھار کیا یہ عہد اور قاعدہ تھا کہ سواے چرن آمرت بھگوت بھگتون کے
اور کسی طرح کا جل نہین پیتے تھے چرن آمرت ظروف بڑی مین جمع رہتا تھا اور اوسکو مثل گنگا جل کے
سمجھتے تھے ایک دفعہ دیس دیس کے سادھو جمع ہوئے اور بارہ روز تک بڑی دھوم دھام سے اوتساہ رہا
سب قسم کی شیرینی اور غذا بھگوت بھگتون کو بھوجن کرائی اور ست سنگ حسب دلخواہ ہوا ایک سادھو کو
واسطے لانے چرن آمرت سادھان کے بھیجا جب وہ لایا اور گسائین جی نے آچمن کیا تو فرمایا کہ جو لطف چرن آمرت
مین ہر روز ہوتا تھا وہ آج نہین آتا کہ چرن آمرت کے سبب پوچھا اوسنے عرض کیا کہ سب سادھان کا چرن آمرت
لایا ہون لیکن ایک سادھو مجذوم کا بسبب کراہیت ریزش خون و پیپ کے نہین لایا گسائین جی کمال ناراض ہوے
اور فرمایا کہ فی الفور اوسکا بھی چرن آمرت لاؤ چنانچہ لایا اور اوسوقت لطف اور سواد چرن آمرت کا ظاہر کیا
ایک سادھو بروقت جمانے بھگوت پرشاد کے تقسیم کنندگان سے کہنے لگا کہ ایک پاؤ سیر میرے سوٹے کا بھی لاؤ اونھون
نے عذر کیا کہ کہین سوٹا بھی کچھ کھاتا ہے سادھو ناراض ہو کر اور اوٹھکے نیم خوردہ پتوا لے کہ رسک مرارجی کے
سر پر مارا اوسوقت بارہ راجہ عظیم الشان کہ سیوک رسک مرارجی کے تھے بارادہ فہمایش سادھو ندکور کو اوٹھے
لیکن رسک مرارجی نے سبکو ہٹا دیا اور خود اوٹھکر دست بستہ اوس سادھو سے عرض کیا کہ آپ کی کرپا اور عنایت کا
کیا شکر ادا کرون کہ چرن آمرت سادھان تو مجکو نصیب تھا لیکن سیت پرشاد یعنی آولیش سادھان نصیب
نہین ہوتا تھا سو آپ نے خود قدم رنجہ فرما کر عنایت کیا یہ کہکر چند بار سر اوس سادھو کو ولا دیے
اور سب توابعین کو تاکید کردی کہ آیندہ کسی سادھو کو ناراض نہ کرین ہمیشہ سادھو باغ مین آکر ٹھہرے اور

گسائین جی واسطے درشنون کے گئے ایک سادھو حقہ نوشی کر رہا تھا پاس ادب گسائین جی کے حقہ پوشیدہ کر دیا گسائین جی نے خیال کیا کہ میرے سبب سے سادھو مذکور کی حقہ نوشی مین خلل واقع ہوا اور شرمایا اسواسطے اپنے توابعین کو فرمایا کہ اگر کسی کے پاس حقہ اور تماکو ہوے تو لاؤ کہ درد شکم ہے وہ لوگ فی الفور طیار کر کے لائے گسائین جی نے دو چار دم کھینچکر اوس سادھو کو دیدیا کہ اس چرتر سے اوس سادھو کی شرم بھی جاتی رہی اور بکشادہ پیشانی روبرو گسائین جی کے حقہ نوشی مین مصروف ہوا دو چار گانون گسائین جی کی جاگیر مین تھے ایک راجہ دشٹ نے گانون ضبط کر لیے شیامانند گسائین جی کے گورو نے خط بھیجا کہ جس حالتین ہو فی الفور حاضر ہو گسائین جی سوتی ملتی تھے اوسیوقت بلا دھوئے ہاتھہ اور منہ کے روانہ ہوئے گورو موصوف نے جو سبب اضطراب سے آنیکا پوچھا تو عرض کیا کہ بموجب حکم کے جس حالتین تھا اوسی حالت سے حاضر ہوا ہون شیامانند جی ازبس خوشنود ہوئے اور گسائین جی کو اپنی چھاتی سے لگا کر پریم مین مگن ہو گئے بعد ازان حال ضبطی دیہات کا بیان کر کے حکم دیا کہ راجہ کے پاس جاؤ چنانچہ راجہ کے شہر مین پہونچے متصدیان راجہ سیوک گسائین جی کے تھے اونھون نے عرض کیا کہ یہ راجہ مہا دشٹ ہے آپ قدم رنجہ نفرماوین ہم عرض معروض کر کے جاگیر بحال کرادینگے تین روز تک گسائین جی وہان رہے اور اوس راجہ کو بھی اونکی تشریف آوری کی خبر پہونچی لوگون سے کہا کہ گسائین جی کو ہمارے پاس لاؤ ہم بھی تو دیکھین کہ کیسے بھگت اور کراماتی ہین گسائین جی پالکی پر سوار ہو کے حشم وجاہ کے ساتھہ واسطے اوسکی ملاقات کے روانہ ہوئے اوس پاپی راجہ نے ایک فیل مست واسطے مارنے گسائین جی کے روانہ کیا اور فیلبان اوس فیل کو راست گسائین جی کے سامنے لایا کہاران تو پالکی چھوڑ کر بھاگ گئے اور گسائین جی نے ہاتھی کی طرف دیکھکر فرمایا کہ رے یہ کیا حماقت و نادانی و شور ہے ہر یکرشن ہر یکرشن کسواسطے نہین کہتا ہاتھی مذکور بمجرد سننے اوس بھگوت نام پرم منتر کے سب شور و شر و کجروی کو چھوڑ کر گسائین جی کے نزدیک آیا اور آنکھون سے پریم کا جل جاری کر کے سر اپنا گسائین جی کے قدمون پر رکھا گسائین جی نے رحم کر کے اوسکے کان مین بھگوت نام منتر اوپدیش کیا اور گوپال داس اوسکا نام رکھکر مالا گلے مین پہنا دیا راجہ نے جب یہ حال سنا تو شرمندہ ہوا اور اپنی عادت نالائق کو چھوڑ کر گسائین جی کی خدمت مین حاضر آیا قدمون مین گر کر خطا معاف کرائی اور چیلہ گسائین جی کا ہو کر بھگوت سرن ہوا جو گانون ضبط کیے تھے معاف کر دیے اور چند گانون اپنی طرف سے بھینٹ کیے ہاتھی مذکور جب بھگوت بھگت ہوا تو سادھو سیوا اختیار کری جہان کہین بھگتون کا سماج دیکھتا تو پرنام کرتا اور بنجارون کی جنس وغیرہ لا کر سادھوان کو بھوجن کراتا بھنڈارا و مہوتساہ مین سب سے پہلے جاتا اور سیت پرشاد بھگوت بھگتون کا

بھوگ لگایا کرتا جن لوگون کا نقصان ہوا تھا اونھون نے گسائین جی سے فریاد کری گسائین جی نے سمجھا دیا کہ
کسیکا نقصان اچھا نہین اوس روز سے وہ طریق توچھوڑ دیا اور بطور مہنتون کے رہنے لگا یعنی پانچ سات سو سادھو
کی جماعت ہوگئی اوس جماعت کو لیکر جس گانو مین جاتا وہان کے لوگ سب سامان رسوئی کا لاتے اور نذر بھینٹ
چڑھاتے اس حال کی شہرت زمانہ مین ہوگئی اور عامل حاکم نے بھی سنا واسطے گرفتاری کے حکم دیا لیکن کسی کے ہاتھ نہ آیا
آخر ایک شخص سادھو کا روپ بنا کر بسہولیت لے آیا اور قیدخانہ مین بند کیا چونکہ گوپال داس موصوف سوائے بھگوت پرشاد یا
سیت پرشاد کے اور کچھ نہین کھاتا تھا تین روز تک ترک آب و خور مفارقت سادھان سے ملول و مغموم پکڑا رہا صوبہ دار
نے کہا کہ گنگا جی مین لیجاؤ گنگا جل تو پان کریگا جب گنگا جی مین گیا تو جسم کو چھوڑ کر پرم دھام کو روانہ ہوا یہان
ایک بات نازک اور باریک بھی ہے جسکے شرح نہین کرسکتا ہر ایک اپنے حوصلہ اور اعتقاد کے موافق سمجھ لیویگا
واہ واہ ہر بھگتی اور ہر بھگتون کی کیا ذکر ہے मनसुखदास منسکھ داس جی توم کا بنیا ایسی بھگوت
بھگت ہوئے کہ جنکو اپنے بھگوت ذکر یا کرتے تھا بھتا ت درشن دیتے ہر بھگتون کے چرنون مین اسقدر محبت تھی کہ حقیقہ
सा सात
طامع کو نہین اتفاقاً افلاس آگیا اور نوبت بفاقہ کشی پہونچی اوس حالت مین بہ ورغلانیدن حاسدان کے
کہ ہمیشہ دشٹ لوگ ہر بھگتون کے دشمن رہے ہین ایک سادھو سائل شیرینی کا ہوا منسکھ داس جی نے سادھو کو ڈنڈوت
کر کے ٹھہرایا اور اپنی استری کے پاس گئے کہ سادھو کے واسطے کہان سے شیرینی کی تجویز کرے چاوے استری نے کہ منسکھ داس
سے زیادہ بھگت تھی حلقہ نتھ اپنا اوتار کر حوالہ کیا اوسکو گرو رکھ کر سادھو کے بھگوت دونون سے
بھگتی سے کمال خوش ہوئے اور بصورت منسکھ داس جی زر ہمان بقال کو ادا کر کے حلقہ نتھ لے آئے اوس وقت
استری منسکھ داس جی کی بھگوت رسوئی کا چوکا دیتی تھی اوس بھگوت کو منسکھ داس جانا اور کہا کہ یہ نتھ طاق میں
رکھ دیا تم پہنا دو بھگوت نے کہا کر کے خود وہ نتھ پہنا دی اور انتردھیان ہو گئے بھگوت نے جو استری کو
درشن دیے اور ہاتھ مبارک سے اوسکے جسم کو سپرش کیا اور منسکھ داس جی کو درشن نہوئے تو وجہ یہ ہے کہ استری کی
کی بھگتی بہ نسبت منسکھ داس جی کے بھگوت نے غالب تصور کری کسواسطے کہ عورات کو زیور از بس عزیز ہوتا ہے اور
جب کہ حالت افلاس ہو تو اوس وقت کے عزیز ہونیکی کچھ انتہا ہی نہین اور اوس حالت مین بھی صرف ایک ہی زیور ہو
اور وہ بھی ایسا کہ جسکو عورات مدار اپنے سوہاگ کا جانتی ہون پس جب کہ ایسے زیور کو رکھتا وہ بیشانی واسطے سادھو سیوا کے
اوتار دیا تو بھگوت کیون نہ ایسی بڑبھاگی پر خوش ہون اس جگہ نہین ایک ہدایت بھی بھگوت نے فرمائی یعنی ایسی
سہاگن آجتک کوئی نہین ہوئی کہ جسکو مین نے اپنے ہاتھ سے نتھ پہنائی ہو یہ میری بھگتی اور سادھو سیوا کا پرتاپ ہے

که دونون جہان کا سہاگ بین نے انہی ہاتھہ سے نتھہ پہنا کر عنایت فرمایا بعدازان جو سنکھہ داس جی آئے اور استری کو نتھہ پہنے دیکھا تو پوچھا کہ یہہ نتھہ کہان سے آئی ہے استری نے جواب دیا کہ اسقدر سہو اور فراموشی کہ اسوقت اپنے ہاتھہ سے پہنا کر گئی ہو اور پھر ایک لحظہ مین پوچھنے لگے سنکھہ داس جی نے بھگوت کا چرتر سمجھا اور کمال شادمانی سے تن مین نہ سمائے اوس استری کی بھاگ بڑائی کرتے ہوئے سعہ چنیر لگے که مجھہ سے کیا قصور ہوا ہے جو درشن نہوئے مشتاق بھگوت درشنون کے ہو کر زیاده تر بھگوت بھجن مین مصروف ہوئے اور خورد و نوش ترک کیا بھگوت نے خواب مین فرمایا کاشی جی مین جاؤ وہان درشن ہونگے چنانچہ کاشی جی مین آئے اور دنرات ایسے بھجن اور دھیان مین مصروف ہوئے کہ تن کی خبر نہ رہی جب نوبت تصور کی بدرجہ استقلال اور انتہا کی پہونچی تو بھگوت نے ایسے چتربھج روپ سے درشن دیے که سنکھہ داس جی ہر معانہ مین سما گئے بھگوت نے فرمایا کہ مجھکو پریم پرشن جانکر جو خواہش ہو بر مانگو که وه تمنا پوری ہوگی سنکھہ داس جی نے عرض کیا کہ یہہ روپ انوپ آپ کا ہر وقت میرے دلمین بسا رہے اس سے سوا اور کچھہ تمنا نہین چنانچہ حسب خواہش بردان پایا اور اوس روپ مادھری کے تصور مین جگت کے کارخانجات کو بھول کر آخر عمر اوسی پریم سنوہر موسی کو پراپت ہوئے کتھا हरिपाल هرپال براہمن بھگوت بھگت اور ایسے سادھو سیوی ہوئے کہ اول تو جسقدر اونکے پاس ہزار ہا روپیہ کا مال و متاع تھا سب سادھو سیوا مین خرچ کر دیا پھر جسقدر جہان سے قرض وغیره ملا وه ہر بھگتون کو کھلا دیا بلکہ بلفظ لشکچین مشہور ہوئے جب اوس سے بھی ہاتھہ بند ہوا تب چوری اور رہزنی شروع کری لیکن جس کسی کی پیشانی پر تلک اور گلے مین مالا دیکھتے یا بھگوت بھگت جانتے تو اوسکو مال سے کچھہ واسطہ اور تعلق نہ رکھتے جسکو بھگوت سے بےتعلق جانتے تو اوسکا مال چرا لیتے ایک روز جماعت سادھان کی آئی اونکو بہت اعزاز اور اعتقاد سے ٹھہرا کر خود اپنے تلاش جنس اور نقد کو نکلے لیکن کہین سے کچھہ ہاتھہ نہ آیا مضطرب اور بیقرار ہوئے چونکہ بھگوت مضطر اپنے بھگتون سے خود مضطرب ہو جاتے ہین واسطے سہای اپنے بھگت کے دوارکا سے چلے رکمنی جی نے پوچھا که مہاراج مضطربانہ کسواسطے اوٹھے فرمایا که میرا بھگت بیقرار ہے رکمنی جی بھی ہمراه ہوئین اور بھگوت بصورت ساہوکار اور رکمنی جی ساہوکارنی ہو کر آئے لشکچین جی سے کہا کہ اگر ہمکو بحفاظت فلان گانون تک پہونچا دیوے تو روپیہ دیوین چنانچہ ایک روپیہ حوالہ کیا لشکچین جی تیر و کمان وغیره لیکر ہمراه ہوئے اور راه مین خوب خیال کر لیا که یہہ ساہوکار خوب چکنا چاند نا موٹا تازه ہے اور بھگوت سے بھی کچھہ معلوم ہوتا ہے کہ تلک اور مالا نہین رکھتا اسکا مال لینا چاہیے جب جنگل مین پہونچے تو تلوار سے اوس لالہ کو ڈرا کر کہا کہ سب زیور اور اسباب حوالہ کرو ورنہ مارتا ہون ساہوکار موصوف ہلتا کانپتا بولا کہ کہا یہہ مال تمہارا ہے تو ہی لیلو پر ہمکو مار و مت اور سب زیور اور اسباب اپنا اور بالکل زیور ساہوکارنی کا اوتار دیا ایک چھلا ساہوکارنی

کی انگلی مین رہ گیا لشکچھن جی اوسکو بھی بزور اتار نی لگی ساہوکار نی ذ کہا کہ ای نگوڑی توڑا بیرحم اور کٹھور ہی کہ سارا میرا گہنا لی لیا اور ایک چھلہ کی واسطی میری انگلی مڑوڑتا ہی لشکچھن جی ذ کہا کہ چل باولی کہان کی کٹھورتا اور نرمی لائی ہی تیرا خصم تو تجکو ننلو چھلہ گڑھا دیگا مین بدون اس چھلہ کی دس ہزار بھگتون کی سیوا کہان سی کرونگا بھگوت بھجر دسننی اوس لفظ استقلال سادھ سیوا کی کرپا لتا اور بھگت تبسلتا اور بھگتی کی بس ہوکر شاکچھات پرم منوہر سو بھا یمان روپ سی مع رکمنی جگت جننی کی ظاہر ہوئی اور لشکچھن کو اپنی چھاتی سی لگا کر زبان مبارک سی بھگتون مین راجہ کا خطاب فرمایا اور بعد نوازش و مراحم انتردھیان ہوگئی غور کرنا چاہیی سادھو سیوا کی معان کو کہ جسکی بدولت گناہ تو ثواب ہو جاتی اور جو بھگوت کال کا بھی کال اور خوف کا بھی خوف ہی وہ بسی بھوت ہو کر بھگت کی خواہش پورن کرنی کو نجدھام چھوڑ کر آتا ہی **کتھا** ۱۱ हरिराम ہریرام جی ایسی پرم بھگت ہوئی کہ بھگوت بھجن مین ہی استبداد رکھتی تھی یعنی بھگوت بھجن کو سب سادھن اور نیم برت وغیرہ پر مقدم سمجھکر اوس سی سوای اور کوئی ذریعہ واسطی حصول بھگوت کی نہ جانکر بھگوت بھجن مین مصروف رہتی تھی پرتاپی داتا عقیل ہوشیار بھگوت پریم کی مجسم تھی اور پریا پریتم کی تصور مین ذرات انکا گذرتا تھا سادھو سیوا کی اعتقاد کا تو بیان ضرور نہین کہ لازمہ بھگتی کا ساد سیوا ہی ایک سادھو کی زمین کسی سنیاسی نی بزعم ہمنشینی و دوستی رانا والی ملک کی چھین لی اوسنی جو استغاثہ بحضور رانا موصوف پیش کیا تو قطع نظر از حضور سی معتوب و مغضوب ہوا سادھو بیچارہ نی ہریرام جی سی حال اوس ظلم کا ظاہر کیا ہریرام جی اوسکو اپنی ہمراہ رانا کی دربار مین لی گئی اور اول باسہولیت سعی کری جب کار براری نہ دیکھی تو دنیا کا نہ گرم اور سخت ہو کر کہا کہ ای رانا کیا تجکو معلوم نہین کہ جو بھگتون کا ایذا دہ کرتا ہی تحت الثرا کو جاتا ہی ہرن کشپ نی پرہلاد کو دکھ دیا تھا اوسکا کیا حال ہوا اب وہ بھگوت کیا کہین دور ہی کہ ظالم کو سزا نہ دیگا رانا خوفناک ہوا اور اوسیوقت زمین سادھو کو دلادی فی الحقیقت بھگوت بھگتون کی بھجن کا وہ پرتاپ اور زور ہی کہ جنکی آنکھون مین کال اور جم مثل پشہ اور مور کی ہی رانا وغیرہ راجگان کی تو کیا حقیقت ہی **کتھا رانی و راجہ** ایک راجہ پرم بھاگوت اور سادھ سیوی ایسا ہوا کہ ہر روز بھگوت بھگتون کا ہجوم اوسکی گھر رہتا تھا اور خود اپنی ہاتھ سی اونکی خدمت سبطرح سی کیا کرتا تھا ایک دفعہ جماعت سادھان کی آگئی مہنت اوس جماعت کا پرم بھگت اور گیان وان تھا اوسکو راجا نی منت و آرزو سی ٹھہرایا اور ایسی محبت اوس مہنت کی ساتھ ہو گئی کہ جب وہ جانیکا ارادہ کرتا تب راجہ برداشت مہاجرت کی نہ کر کی بیقرار ہو جاتا مہنت مذکور ایک سال تک مقیم رہا ایک روز ارادہ بالجزم ہوا کہ صبح کو ضرور جاوینگا اور راجہ کو بھی مایوسی قیام کی ہو گئی گریان اور

بیتاب گھر آیا اور رات کو رانی سے گفتگو ہوئی کہ اوسکو بھی کمال غم ہوا اور یقین ہو گیا کہ اگر مہنت جی چلے گئے تو ضرور راجہ
مر جائیگا یہ تجویز کری کہ فرزند دلبند کو زہر دیدینا چاہیے کہ اس بہانہ سے اور چند روز قیام رہیگا چنانچہ ایسا ہی کیا
اور جزع فزع کا شور و غل محلسرای راجہ میں پڑ گیا یہ خبر مہنت موصوف کو پہونچی اور جانا ملتوی کر کے محلسرای راجہ میں
آیا لڑکے کا رنگ نیلگون دیکھکر جان لیا کہ کسی نے اوسکو زہر دیا ہے اور رانی راجہ سے حال پوچھا اونھون نے اول
تو چھپایا اور جب مبالغہ ہوا تو سب حال مفصل کہدیا مہنت پریت اور محبت رانی اور راجہ کی دیکھکر اونکو پریم میں
مگن ہو گیا اور واسطے زندہ ہو جانے اوس طفل کے یہ تدبیر کری کہ سب سنتون کو جمع کر کے بھجن شروع کیا تھوڑی دیر
گذری تھی کہ وہ لڑکا اوٹھہ بیٹھا اور کھیلنے لگا پھر مہنت نے سب سادھان کو رخصت کر دیا اور راجہ رانی کی
محبت میں پابند ہو کر وہیں مقیم ہوا فی الحقیقت جو شخص کہ بھگوت بھگتون کی مہما اور ست سنگ کے سکھہ سے
واقف ہیں اونکو صاحبت بھگوت بھگتون کی کڑور روز رج کر دھر سے بھی زیادہ مکھ کی دیووالی ہے کتھا دختر
یک راجہ دختر ایک راجہ بھگت سادھو سیوی کی ایسے شخص منکر اور بہکہ کے ساتھہ کتخدا ہوئی کہ وہ شخص قطع نظر
از بھگت بھگتی و سادھو سیوا کے یہہ بھی نہیں جانتا تھا کہ بھگوت اور سادھو کسکو کہتے ہیں دختر موصوفہ نے کہ اپنے باپ کے
گھر ست سنگ اور بھگوت بھگتون کے درشن کا سکھہ اور نارائن چرتر اور اوتار وغیرہ کا پریم آنند دیکھا تھا جو
اپنے سسرال کا حال دیکھا تو اندوہناک اور غمگین رہنے لگی اور اپنی کنیز کو سمجھا دیا کہ جس روز بھگوت بھگت اس شہر
میں آویں تب خبر کرنا چنانچہ ایک روز جماعت سادھان کی باغ میں آکر مقیم ہوئی اور کنیز مذکورہ نے دختر ممدوحہ
کو اطلاع کری اوسنے واسطے درشن بھگوتون کے تدبیرات سوچی لیکن کوئی تدبیر نظر نہ آئی آخر اپنے فرزند دلبند دو سالہ
کو زہر قاتل دیدیا کہ فی الفور جان بحق ہوا اور اطفل غم فرزند لخت جگر سے بیہوش و حواس ہو کر خاک سر پر ڈالنے لگا
اور اس حالت کو پہونچا کہ قریب المرگ ہو گیا دختر نے اپنے شوہر سے کہا کہ ایک علاج مجھکو معلوم ہے اگر ہو سکے تو بالضرور یہ
لڑکا زندہ ہو جاوے اور مجھکو یاد ہے کہ میرے والد کے گھر بھی ایسا ہی اتفاق ہوا تھا باختیاری سادھو سیوا کے مطلب
بر آیا تھا شوہر نے پوچھا کہ سادھو کسکو کہتے ہیں اور کیسے ہوتے ہیں جواب دیا کہ یہ کنیز واقف ہے شوہر اوسکا اوس کنیز کو
ہمراہ لیکر واسطے تلاش کے روانہ ہوا کنیز نے راہ میں سب قواعد بجا آوری آداب و تعظیم کے انکو بھی سمجھا دیے جب ہمراہ
کنیز کے اوس باغ میں پہونچا اور بدستور تعظیم کر کے دست بستہ بہ تضرع و زاری واسطے قدم رنجہ فرمانے اپنے گھر کے عرض کیا
بھگتون کا دل اکثر غیر کے ... فی الفور نرم ہو جاتا ہے اوسکی حالت تباہ دیکھکر نرم ہو گیا اور اوسکے گھر آئے
دختر موصوفہ کہ بامید درشن کے سب غم وغیرہ کو بھولکر نہایت شوق سے منتظر اور چشم براہ تھی غایت شادمانی

تن مین قدم بھائی اور قدم سادھان کو کپڑا لیوے کہ تادیر نہ چھوڑے سادھان نے جو اس اعتقاد اور یقین سے اوس دختر کو دیکھا تو زیادہ تر گرویدہ محبت کے ہو گئے اور واسطے علاج اونکے دکھ کے زندہ ہو جانا طفل کا ضرور جانا بھگوت چرنون کا تصور کرکے بھجن شروع کیا اور چرن آمرت اوس طفل کے مونہ مین ڈالا بھگوت اور بھگوت بھگتون کی کرپا سے اوسیوقت وہ لڑکا جیطرح خواب سے اوٹھتا ہے اوٹھ بیٹھا اور کھیلنے لگا شوہر دختر منکر دیکھکے جو پرتاپ بھگوت بھگتی اور بھگتون کا دیکھا باعتقاد سر دھا تمام بھگوت سرن ہوکر بھگتی اختیار کی اور دیگر باشندگان شہر بھی معتقد ہوکر بھگوت بھگت اور سادھو سیوی ہو گئے دیکھنا چاہیے ست سنگ کی مہما کو ایک دختر خوش اختر بڑ بھاگا کے پرتاپ سے کسقدر لوگون کا اودھار ہوا اور چونکہ بھگوت بھگت جنم اور مرن کا دکھ دور کرکے لاکھون کروڑون کو زندہ جاوید کر دیتے ہین ایک لڑکا زندہ کر دیا تو کیا بڑی بات ہے + کتھا नाभा نیوان قوم راجپوت ایسے بھگوت بھگت اور سادہ سیوی ہوئے کہ جو بھگوت بھگت اونکے گھر آتے تو نہایت محبت اور پریم سے اونکی تعظیم کرتے اور اونکے چرنون کو دھوکر اور ڈنڈوت کرکے اپنے گھر ٹھہراتے جا بجا بھگوت کتھا ٹھہلا کر بھگوت بھگتون کی شیرین گفتاری اور خدمت سے ہر طرح کی دلجوئی کرتے اور دل سے ایسی خدمت کرتے کہ کوئی دقیقہ از دقائق سیوا باقی نہ چھوڑتے تمام عمر بھگوت مین اور بھگوت بھگتون مین ایسی ہی محبت رہی بھگوت نے اس کلجگ مین اونکی سیوا ایسی نباہی کہ بیان نہین ہو سکتا + کتھا कमदास کرشنداس جی گلتا علاقہ جیپور مین بھگوت بھگت ہوئے ونرات سری رگھنندن سوامین کے چرن کملون مین مثل بھنور کے دل لگائے رہتے تھے دوست و دشمن دکھ سکھ برابر تھا عورت کبھی خواب مین بھی نہین دیکھتی تھی ابھیاگت سیوا کا جو پرم دھرم ہے کلجگ مین موافق اونکے اور کس سے ہو سکتا ہے بلکہ جو کچھ دو چیج رکھیشر نے ست جگ مین کیا تھا وہ کرشنداس جی نے اوس زمانہ مین کیا گویا کلجگ کو جیت لیا حال یہ ہے کہ گوپھا مین بیٹھے بھجن کر رہے تھے دروازہ پر ایک شیر آیا خیال کیا کہ آج ابھیاگت یعنی مہمان آیا ہے بھوجن دینا چاہیے اور اپنی ران کاٹ کر شیر کے روبرو رکھدی شیر نے بسبب پرتاپ بھگت کے کھانے مین جب تامل کیا تب فرمانے لگے کہ مہاراج بھوجن کرو یہ آپ کا طعمہ ہے بھگوت نے جو یہ اعتقاد و راستی و صفائی قلب دیکھی تو سانچھات ظاہر ہوکر درشن دیئے اور پریم دھرم کے قائم رکھنے سے خوش ہوکر اپنی بھگت کی خود تعریف کری زبان بھگتی کا بردان دیکر انتردھیان ہو گئے اور ران بدستور ہو گئی کہ ذرا بھی دکھ نہ معلوم ہوا غور کرنا چاہیے اس چرتر پر کہ اب ہم لوگ تھوڑا سا پانی اور چٹکی آٹا دیتے روتے ہین + کتھا । राजा नवाई راجان بالی دھرم تپنی رام راجا ایسے کمال بھگوت اور گورو اور بھگتون کے ایسے اور سیوا کرنیوالے ہوئے کہ سب نے کرپا کرکے سرخرو دونون جہان کا کر دیا جنھنے اپنے سوامین یعنی شہر کی ہدایت

نجوبی سن سمجھکر اوسی کے موافق عمل کیا اور نووہا بھگتی بھگوت کو مقدم تر سمجھکر دل لگایا دیگر سب دھرم چھوڑ دیے اور
اوس بھگتی حاصل ہونے کے واسطے سوای محبت بھگوت بھگتون کے اور کوئی تدبیر نہ کری حقیقت اور غیر حقیقت کی
اصل مطلب کو بخوبی پہونچکر لاشرک غلامی بھگوت مین مستقل ہوئے اور جسکا پریم اور بھاو راجہ موصوف نے خود بھگوان
سے بیان کیا سخاوت اسقدر تھی کہ ایک دفعہ مع رام راجہ اپنے شوہر کے براے درشن سری متھراجی مین تشریف لائے
اور جو کچھہ پاس تھا سب برہمنان اور ہر بھگتون کو دیدیا ایک دام تک اپنے پاس نہ رکھا اور نہ یہ کچھہ خیال کیا کہ واسطے
واپس جانیکے کہان سے خرچ آویگا اتفاقاً ایک کڑہ طلائی قیمتی ایکسو پانچ روپیہ کا ہاتھہ مین رہ گیا تھا جب گھر کو چلنے
کا قصد ہوا تو اوسکے فروخت کرنیکا ارادہ کیا اسی عرصہ مین نابھا مصنف بھگت مال گنگورانی ممدوحہ نے وہ کڑہ
نابھاجی کی بھینٹ کیا اور راجہ کو بولا کر کہا کہ آج تک کڑہ مذکور جسم پر مثل بار گران کے تھا آج کام آیا کہ بھگوت
بھگتون کی بھینٹ ہوا راجہ بہت خوش ہوا بعدہٗ قرض دام لیکے دونون اپنے راجدھانی کو رونق بخش ہوئے فی الحقیقت
اگر بروقت سادھو سیوا کے فکر امروز فردا کا کیا تو وہ سادھو سیوا کیا کریگا **کبت** नन्ददास نندداس براہمن
ساکن بریلی پرم بھگت سادھو سیوی ہوئے پیشہ زراعت کا تھا اور جو کچھہ اوسمین پیدا ہوتا تھا سب سادھو سیوا اور
بھگوت اوتساہ مین خرچ کرتے تھے ایک منکر اور دشٹ نے بمقتضاے اپنی جبلّی اور بدخوئی کے بسبب عداوت کھیت مین
بچھیا مردہ ڈال دی اور گانون مین آکر نندداس جی اور سب ہر بھگتون کو دشنام دینے لگا اور مشہور کیا کہ
نندداس اپنے آپ کو بھگت کہا کرتا تھا اوسنے گئوہتیا کری ہے نندداس جی و دیگر اشخاص یہ حال سنکے کھیت پر گئے
गोहत्या
بچھیا مردہ کو دیکھکر نندداس جی کو تعجب ہوا اور جسطرح نامدیوجی نے مردہ گئو کو زندہ کر دیا تھا اوسیطرح اوس
بچھیا کو زندہ کر دیا سب بکھیہ اور دشٹ معتقد ہوکر قدمون مین پڑے اور بھگوت بھگتی اختیار کی بھگوت اوس
چرتر سے سادھو سیوا کرنیوالون کو ہدایت فرماتے ہین کہ جسطرح مجکو اختیار و قدرت پیدا کرنے اور مارنے اور زندہ
کرنے کی ہے اسیطرح میرے بھگتون کو بھی حاصل ہے اسواسطے میرے سروپ اور میرے بھگتون کے سروپ مین کچھہ
فرق نہین **کبت** हरिदास जी ہرداس جی جوگانند مہاراج کے نبس مین پرم بھگت ہوئے اونکی بھلائی اور
بھگتی کو جلد کسطرح ترقی ہوئی کہ جسطرح باون جی کا جسم تھوڑی دیر مین بڑھا تھا اچت کل یعنی سادھو بھیکھہ
دھاری کی بے اعتقادی اور خطا بھول کر بھی ذہن مین نہ گذری بھگوت بھگتون کو اپنے گورو کے برابر جانتے تھے اور
تلک مالا سے ازبس محبت تھی باوجود خانہ داری کے بیراگ اسقدر تھا کہ راجہ جنک کے برابر جاننا چاہیے اور سری ٹھاکرجی
سوامین کے چرن کملون مین اسقدر بھگتی اور محبت تھی کہ ہر وقت تصور اور دھیان مین [illegible] رہتے تھے اندری

کہ بلا سرون بھگوت چرترونکی بھگتی حاصل نہین ہوتی اگرچہ باہم بھگر کی گفتگو بین بھگوت چرترون کا سننا اور راگ
وبشن پد وغیرہ کا سرون سب داخل سرون نشٹا کی ہین لیکن عمدہ ترین سرون وہ ہی کہ بھگوت بھگتون کی
ست سنگ مین چرتر سنی جاوین کسواسطی کہ اوس سرون کا عمل بھی وہان موجود ہوتا ہی اور جو کچھ شک اور شبہ
عائد ہوتا ہی وہ فوراً رفع ہو جاتا ہی یا پوران وغیرہ کی کتھا کرانا یہ بھی عمدہ قسم سرون کی ہی کسواسطی کہ خود بخود
ست سنگ حاصل ہو جاتا ہی سو کتھا کرانے کا رواج بعض بعض جگہ البتہ ہی لیکن جو شخص متمول اور سردار اور
ملازم سرکار ہین اونکی کتھا کرانیکا عجب حال ہی کہ انکو لکھتا ہون اول تو بھگوت چرترون مین کسی کو محبت
ہی نہین بلکہ بعض کمبخت کم نصیبون کا یہ قول ہی کہ صاحب کتھا سننے سے کیا ہوتا ہی کرنی پروان ہی اور
اون مردود اور مرتدون کو اس بات پر غور نہین کہ لکھنا پڑھنا دینا کی کام کرنی ہوشیاری تمام کارخانہ
داد وستد وکار سرکاری وغیرہ سب بذریعہ سماعت اونکی ذہن مین آیا ہی پس جب تک بھگوت کتھا سماعت
مین نہ گذریگی تب تک بھگوت کا روپ کسطرح ذہن مین آویگا اور بعض خاندان مین یہ حال بچشم خود دیکھا
کہ کبھی اونکی خاندان مین کتھا نہین ہوئی بلکہ نحس اور باعث آجانی کسی آفت کا اور مرجانی کسی عزیز کا
سمجھتے ہین سو اس قسم کی گفتگو اور فہمید اونکی اسواسطے ہی کہ بھگوت کو بہت جلد اونکی دولت اور حشمت
ومراتبات اور اونکی خاندان کا ناس کردینا اور رو دینا ہی اونکا نام ونشان اوٹھا دینا منظور ہی اگر کسی نی جبراً
قہراً مروتاً کتھا کہلائی تو ایسے شخص سی کہ وطن وارثی رویت پا پادھا یا پروہت یا لڑکا پن خواہ جوانی کا
یار یا بسبب حاضر باشی وغیرہ کا مستحق ہو وہ کسی پریمی وبھگوت بھگت کی تلاش کرکی کہلانی کا تو کیا فکر ہے
جب وہ کتھا شروع ہوتی تو کوئی سننی کو نہین آتا کسی کو عذر عدیم الفرصتی کا ہی اور کسیکو محنت کام کا اور کوئی
کہتا ہی کہ میان ہمنی کیا گناہ کیا ہی جو کتھا سنین اور کوئی فرماتا ہی کہ بروز اختتام حاضر ہونگا اور کوئی اپنے آپ کو
بڑا آدمی یا بڑا عہدہ والا سمجھکر غریب یا کم عہدہ والی کی کتھا مین نہین جاتا حالانکہ اون صاحبان کو بجز
شطرنج وگنجفہ بازی وشعر خوانی ولہو ولعب وتماشہ بینی ودیگر اسی قسم کی خرافات کی اور کچھ کام نہین
اور اگر بر تقدیر کوئی شخص اتفاقیہ چلا بھی گیا تو مطلق دل نہ لگا اور جاتی ہی سو رہا اور بعد اسکی جو کسی نی کچھ پوچھا تو کتھا
اور پنڈت دونون کی ہجو کرنی شروع کی کہ نہ کچھ پنڈت جانتا ہی اور نہ کتھا سمجھہ مین آتی ہی صرف وہ کتھا کہلانیوالا
اکیلا سنتا رہا اور جب خاتمہ کتھا کا دن آیا اور اون اشخاص کو بولایا تو دس بیس دفعہ کی طلب کرنی سی اوسوقت آئی کہ
جسوقت عین روپیہ چڑھانی کا وقت ہو بدین سبب کہ کوئی حرف کان مین نہ پڑجای اور اگر کچھ دیر پوری ہونے

کتھا مین ہوئی تو آدمی بولانی والی پر غصہ ہوئی کہ اسقدر پہلے کسواسطے بولا لایا اور کوئی پنڈت جی سے کہتا ہی کہ مہاراج جلدی کرو شام نزدیک آئی اور کوئی گردن اوٹھاکر صفحہ ورق کو دیکھتا ہی کہ شرح سطر خاتمہ کی قریب آئی یا نہین اور کوئی صاحب خانہ کو کہتا ہی کہ آرتی وغیرہ کا سامان طیار رکھو کہ دیر نہو اور کوئی دل ہی دلمین کہتا ہی کہ کس آفت مین آپھنسے اور کسی نی روپیہ بھی بھیجدیا اور قدم رنجہ نہ فرمایا غرض اس حال سے کتھا پوری ہوئی لیکن اسقدر اور بھی لطف ہی کہ اگر قابو پایا تو کھوٹا روپیہ چڑھا گئی واہ کیا تعریف کیجای کہ اگر ناچ مین جاوین تو خواب مین بھی خواب نہ آوی اور اسکی شوق مین خور و نوش سب بھول جاوین اور سب سی پہلے جا موجود ہون اور بھگوت چرترون کی سننی کا اور کتھا مین جانیکا یہ حال کہ گویا کسی نی توپ کی منہ پر کھڑا کر دیا ہو دست بستہ گذارش خاکسار کی یہ ہی کہ اس گنہگار نی اپنا حال لکھا ہی کسی کو رنج نہووی اور یہ حال میرا منجملہ کٹھوروں کا ایک حصہ ہی ہی گھمنڈ اور ابھمان مین ہر دین تبسل ہی پر تبارت بھجن ہی دین بندہ کو کوئی روز ایسا بھی آویگا کہ آپ کی چرترپوتر تو مثل چندرمان کی ہونگے اور میرا دل مثل چکور کی اور کوئی وہ ساعت بھی ہوگی کہ آپ کو روپ انوپ کا چیتون اور تصور مثل دولت اور دھن کی ہوگا اور میرا دل مثل شخص طامع کی ہی کرتا کہ مہاراج جو اپنی کم نصیبی اور گناہون کو خیال کرتا ہون تو کٹھورون جنم تک کچھ ٹھکانا اپنا نہین دیکھتا اور جو پتت پاون دین تبسل ادھم ادھارن کرنا ندھان وغیرہ نامون پر نگاہ ہوتی ہی تو کوئی فکر اور خوف کا مقام نہین لیکن اسمین بھی ایک لطیفہ یہ ہی کہ یہ تحریر میری صرف برای نام ہی نہ دل سی اگر اس اپنی تحریر پر مستقل ہو کر مستغنی رہون تو بھی بیڑا پار ہی کہان تک گذارش کرون جو عادات میری ہین ایسی اونمین ایک نہین کہ پسند خاطر بندگان والا کی ہون پس اب اسیقدر عرض کافی ہی کہ جیسا ہون آپکا ہون یہ منوہر سماج آپ کی چرتر کا سب بھگتون کی چیت کو پرم آنند کا دینی والا ہو جب برجبان نندنی برج چند نی جی کو یہ خبر پہونچی کہ نندنندن برج ناگر مہاراج ساز و سامان ہوری کھیلنے کا لیکر مع ہزارون لاکھون اپنی سکھاؤن و سنترون کی قریب آ پہونچی تو فی الفور مع کڑورون سکھیون اور رنگ گلال وغیرہ کی پرم آنند اور منگ مین بھری ہوئی گاتی بجاتی روانہ ہوئی جب مان سرور کی قریب پہونچی تو نندنندن مہاراج کا غول آ پہونچا اور طرفین سی بارش رنگ کی کہ گلاب و کیوڑہ و مشک و زعفران و چندن وغیرہ کی عطریات سی معطر تھا شروع ہوئی بعد ازان قمقمہ کہ عبیر اور گلال ہمرنگ سفید و زرد و سبز و عباسی و گلابی سی بھری ہوئی تھی چلائی یہ حال تو دور سی گذرا جب طرفین مل گئی تو اس دھوم سی رنگ پاشی اور گلال ملنی اور بعد گیری ڈالنی کی کثرت ہوئی کہ زمین و زمان رنگین ہو کر آنند روپ ہو گیا چونکہ سامان سب قسم کا جانب لاڈلی جی کی کثرت تھا

اور فوج ظفر موج بھی اوس آراستہ اور سجی ہوئی کہ اوسمین للتا و بساکھا و شیاما و ہری پتی و دھنیا و پدما و بھدرا و

चन्द्रावली भद्रा पद्मा धन्या श्रीमती श्यामा मंगला विशाखा ललिता

چندراولی مع ہزارہا لکھوکہا سکھی سہیلیوں کے مفرشتہ تھی اسواسطے برج کشوری جی کا فریق غالب آیا اور اگرچہ

نند ناگر مہاراج کی جانب بھی شریدامان و بدرو منگل و سبل و سباہو و ارجن و مدھو منگل سرمنشہ مع بسیارے

मंगल भोज अर्जुन सुबाहु सुबल मधुमंगल मधु श्रीदामा

ازبسیار سکھا اور بال گوپال تھے لیکن بسبب چستی و چالاکی اور تیزدستی فریق ثانی کے سب مغلوب ہوئے اور جانب

برج کشوری جی کی کمک بھی پہونچی کہ چندربھاگا اور چارپتی و اندرانی وغیرہ جو لیوانوں پر سوار ہو کر واسطے دیکھنے اس بزم

کے آئی تھیں واسطے رضامندی شری برج ناگری جی کے رنگ و گلال اور کلیپ برچھڑک کر پھولوں کی بارش کر دی گئیں

یہاں تک نوبت گذرا کہ ایک ایک نند نندن جی کے سکھا کو دس دس برج ناگریوں نے گھیر لیا اور بالش گلال و رنگ پاشی سے سب کا

ہاتھ بند کر دیا اپنی چالاکی و تیزدستی و حسن تجلیاں اور ہنسی مکان اور دیکھنے سے تجیبی نگاہ کے دام میں سب کو گرفتار کیا نند کشور

مہاراج کو بسر کیھان نند رانی جی نے پکڑا اور گلے میں ہاتھ ڈال کر اپنی طرف کھینچ لیا اور للتا و بساکھا و دھنیا وغیرہ جو وہیں

موجود تھیں اونکی امداد ہوئی برج چند [illegible] سب نے ملکر رنگ و گلال سے خوب خبر لی چندراولی کہ لاڈلی جی سے مخالف

تھی یہ حالت دیکھکر تشریف لائیں اور برج کشور مہاراج سے فرمایا کہ خبردار رہو ہم تمہاری مدد کو مع سامان موجود ہیں

چنانچہ [illegible] کا برج ناگر مہاراج نے برج ناگری جی کو [illegible]

وہاں سے رنگ پاشی وغیرہ و ہنسی و قہقہہ و گفتگو موقع اوس سماج کی ہوئی کہ [illegible] لیا اور اس [illegible]

ہو یا [illegible] ہو و سامان جو

[illegible] کی زیبائش شری برج کشوری کی کس سے بیان ہو سکتی ہے کہ گویا [illegible]

مجسم [illegible] چندرمان کی سوبھا کو شرمندہ کرتی ہے گوری [illegible] چہرہ پر نقش چھوٹی چھوٹی

چندرکا [illegible] پھول [illegible] کشوری اور زعفران کا ٹیکا [illegible] کانوں میں [illegible] اور [illegible]

[illegible] باریک زری کا دوپٹہ سبز اور دیگر پوشش [illegible] وغیرہ کی کمال زرق و برق کے ساتھ اور

زیورات مناسب ہر ایک عضو پر سجے ہوئے ایک ہاتھ برج ناگر مہاراج کے گلے میں اور دوسرے ہاتھ میں گلال

اور اسیطرح نند نندن مہاراج بڑی [illegible] سانولی صورت چہرہ پر زلفوں کے بال بکھرے ہوئے سر پر مکٹ

کانوں میں کنڈل اور [illegible] دیگر زیورات ہر ایک عضو پر [illegible] و دوپٹہ باریک سے کمر کسی ہوئی ایک ایک

ہاتھ تو برج ناگری جی کے گلے میں لگا ہوا ہو کر تا سینہ اونکے آیا ہوا اور دوسرے ہاتھ میں گلال اس جھانکی

پریا پریتم کو دیکھکر برہما اور شیو وغیرہ دیوتاؤں کی تو کیا تاب و طاقت ہے کہ اپنی خودی اور ہوش میں رہیں

بلکہ خود پریا پریتم ہوگئے روپ کو دیکھکر [illegible] اور [illegible] ہوگئے کہ

नारदजी تا ہو جی مہاراج

جملہ نشٹھاؤن بھگوت بھگتی مین سرنشٹھا اور اول ہین اور بالخاص بھاگوت دھرم پرچارک ہین کہ بالمیک اور بیاس وغیرہ
رکھیشران کو اونکا ہی اوپدیش ہوا اور علی ہذا القیاس کیرتن مین کہ ہر وقت نباہی بھگوت چرترون کا گان کرتے
ہین شاسترون مین جہان جہان اونکے چرتر لکھے ہین تو بھاگوت دھرم پرچارک اور کیرتن مین زیادہ تر ہین اون
ہر دو نشٹھا نکورہ مین جو اونکو مندرج نکیا اور سرون نشٹھا مین لکھا تو وجہ یہ ہی کہ نارد جی کو جو یہ نصیب ہوا
صرف بذریعہ سرون نشٹھا کی ہوا اور بھگوت چرترون کو سرون کر کی جیسا عمل چاہیئے وہ جو چمتکار تھا اونکی جانب سے
ظہور مین آیا علاوہ ازان اب بھی جہان بھگوت کتھا اور چرتر بیان ہوتی ہین تو نارد جی بالضرور واسطی سرون کے
آتی ہین اسواسطے اس نشٹھا مین مندرج کیا نارد جی بھگوت کا انس اوتار ہین اور بھگوت کا من بھی اونکو لکھا
ہی بھید برہما جی کو فرزند ارجمند اور سب چرترون مین عزیز تر ہین اور سب دیوتاؤن کی ہادی اور گورو کہ دیوتاؤن کے
رکھیشرون مین اونکو گیتا جی مین بھگوت نے فرمایا ہی بھگت کی اوپکار اسقدر محبت اور کوشش ہی کہ دو گھڑی سے زیادہ
ایک مقام پر نہین رہتے اور جا بجا خود جا کر ہدایت فرماتی ہین سری رامائن بالمیکی اور سری مد بھاگوت وغیرہ
کلان جو واسطی اوتار کی مخرق شدہ کان سنسار سمدر کی طیار ہوئی نارد جی نی اول اپدیش فرمایا تھا جن اشخاص پر
نظر مہربانی کی ہوئی اور اونکو جو درجہ نصیب ہوا اونکا بیان تو کس سے ہو سکتا ہی کہ سب بھگوت روپ ہو گئی
مثل پرھلاد و دھرو و شقدیو ہزار ہا پسر وغیرہ پرچاپت و پرچیتا وغیرہ ہزار ہا لکھ ہا لیکن جنکی اوپر نگاہ تھوڑی
ہوئی انجام کو وہ بھی بھگوت کو پراپت ہوئی اور وہ تھوڑ مثل ہزار ہا در ہزار عنایت و مہربانی کی ہو گیا لیلا اور
چرتر نارد جی کی بیشمار ہین اس جگہ صرف ابتدا کا چرتر واسطی ظاہر ہونی مہما سرون بھگوت چرترون کا اور
ست سنگ وسیت پرشاد بھگوت بھگتون کی تحریر ہوتا ہی بھاگوت مین لکھا ہی کہ نارد جی پہلی کلپ مین اسی طرح
یعنی کنیز زادہ تھی والدہ اونکی بسبب پڑنی مصیبت کی رکھیشرون کی استقبال مین لگی اور خدمت رکھیشرون کی
کر کی سیت پرشاد یعنی اوچش رکھیشرون سے شکم سیری اپنی اور نارد جی کی کرتی رہی جب والدہ نارد جی کی کسی
کام کو واسطی جاتی تو اونکو رکھیشرون کی پاس بٹھلا کر جاتی اور وہی جو گفتگو باہم رکھیشران کی ہوا کرتی سنا کرتی
شنیدہ شدہ بہ برکت سرون بھگوت چرتر اور سیت پرشاد اور ست سنگ بھگوت بھگتون کی دل نارد جی کا تنزل
اور خیالات باطلہ کو چھوڑتا ہوا ایسو ہونی لگا اور بھگوت مین اور رکھیشرون کی قول مین روز بروز اعتقاد اور یقین
کی ترقی ہوئی جسقدر اعتقاد اور دل کو قرار ہوتا گیا اوسیقدر رکھیشرون نی نظر عنایت اور رحم کی زیادہ فرمائی
یہانتک کہ جو جو راز بھگوت بھگتی اور گیان کے لائق پوشیدہ رکھنے کی تھی سب اوپدیش کر دیئے

اور یہہ بھگوت دھیان کی ہدایت فرمائی اوسپر نارد جی نے ایسا عمل کیا کہ عرصہ قلیل مین صفائی قلب کی بہم پہونچی اور گیان بیراگ نصیب ہوئی جب والدہ نارد جی کی مر گئی تب جنگل مین چلے گئے اور بھگوت دھیان مین مصروف ہوئی ایک دفعہ بھگوت کی روپ انوپ کا جلوہ اونکو دلمین نمودار ہوکر پھر انتردھیان ہوگیا نارد جی اوسی روپ کی شوق مین مضطرب و بیقرار ہوکر بھگوت بھجن مین مصروف ہوئی اور انجام کار اس کلپ مین یہ درجہ اونکو ملا کہ برمھاجی کی خلف الرشید اور ترن تارن ہوئی کہ برمھاجی بھی حال اونکی بیان نہین کرسکتے

کتھا گرڑ جی گरुड़ जी

گرڑ جی بھگوت پارشدون مین ہین اگرچہ اونکا لکھنا سیوا انشٹھا مین واجب تھا کہ ہر وقت بھگوت کی سامنی حاضر رہتی ہین اور ظاہر و باطن بلکہ ہر ایک عضو اور جان کو بھگوت سیوا مین لگا رکھا ہی لیکن سروَن نشٹھا مین اونکی لکھی جانی کی یہ وجہ ہوئی کہ ایک دفعہ اونکو بھگوت مایا کی پرتاپ سی کچھہ شبہ اور بھرم ہوا اور وہ شبہ بھگوت چرترون کی سننی سی رفع ہوا اسواسطی سروَن نشٹھا مین مندرج کیا جب سری رگھنندن سوامین واسطی فتح لنکا کی تشریف لیگئی اور اندرجیت پسر راون واسطی لڑائی کی آیا تو اندرجیت نی تمامی فوج اور اوس رگھنندن سوامین کو کہ جنکی مایا کی پھانسی مین بیشمار برمھانڈون کی برمھا اور دیوتا پھنسے ہین اور وہ سچدانند گھن پورن برمھہ کہ جنکا ایک دفعہ نام لینا لا انتہا مہا مہا پاپی اور گنہ گارون کو ایک لحظہ مین آواگون کی سخت و مضبوط زنجیرو چھوڑا دیتا ہی ناگ پھانس[سلہ] مین باندھ لیا تو نارد جی نی گرڑ جی کو بھیجا کہ اونھون نی سب سانپ کھا لیے اور مایا دور ہوئی تب گرڑ جی کو یہ بھرم ہوا کہ اگر سری رگھنندن سوامین ایشر اور بھگوت اوتار ہوتے تو کب ممکن تھا کہ ایک ناچیز راچھس اونکی ناگ پھانس مین باندھ لیتا یہ خیال گرڑ جی کو ہوا ہی تھا کہ بھگوت کی مایا نی اونکی عقل کو اگیان سی آلودہ کرکے ایسی بیقراری اور پیچ و تاب مین ڈالا کہ ہر چند دل کو فہمایش کی لیکن گیان نہ ہوا آخرش برمھاجی کی پاس گئی اور اپنا حال بیان کیا برمھاجی نی شیوجی کی پاس بھیجا شیوجی نی جانا کہ بھگوت نی برای رفع غرور کی گرڑ جی کا گیان انکی مایا سی دور کردیا ہی سو وہ اگیان کاگ بھشنڈ کی ذریعہ سی دور ہونا مناسب ہی کہ پرند کی گفتگو پرند خوب سمجھتا ہے چنانچہ کاگ بھشنڈ کی پاس بھیجا جب گرڑ جی متصل مکان قیام کاگ بھشنڈ کی پہونچی تو وہ مایا اوسیوقت دور ہوگئی کسواسطی کہ مایا اونکی مکان کی قریب حسب دعا اوس رکھیشر اور خواہش سری رگھنندن کی نہین آتی بعد ازان کاگ بھشنڈ جی کی خدمت مین حاضر ہوئی اور سری رام چرتر ابتدا سی انتہا تک سنا اوس پرم امرت سی اونکی گیان کو ایسی زندگی جاوید حاصل ہوئی لोमस کہ مایا کی موت ابتک نزدیک نہین آتی اور نہ اگیان کا مرض ستاتا ہی فی الحقیقت بھگوت چرترونکا سننا اگیان کی اندھیری کو مثل آفتاب روشن کی ہی کہ فی الفور اوس تاریکی کا ناس ہوجاتا ہے اور واسطے دینے مطالب دنیا

اور عاقبت کو مثل کام دھین اور کلپ برچھ کی کتھا **परीसित** راجہ پریچھت پسر ابھیمن نبیرہ ارجن برون
نشستہا مین سردار اور سرفراز ہوئی اونکے ہی سبب سے شری مدبھاگوت نے اس دنیا مین رواج پایا ہے کہ جسکی بدولت
کروڑہا ان کوٹ مہاپاپی اور گنہگار اس سنسار سمندر سے پار ہوئے اور ہوتے ہین پریچھت نام ہونیکی یہ وجہ ہے کہ جب وے
حمل مین تھے تب اسوتتھامان پسر درونا چارج نے براے قطع نسل پانڈوان کو برہماستر سر کیا بھگوت نے شکم مین
اوترا کے اپنی قدرت کاملہ سے جاکر اس برہماستر سے پریچھت کی رچھیا کری اوسیوقت جو بھگوت کو پریچھت نے دیکھا
تو بامید دیکھنی روپ انوپ کے آنکھین بند نہ کین جب بعد ولادت بھگوت کو دیکھ لیا تب آنکھ کھولنا اور بند کرنا
شروع کیا اسواسطے پریچھت نام ہوا بعدہ جب وہ چار سالہ ہوئے تو زرد پوش کو دیکھکر اوسکے پاس جاتے اور
باشتباہ بھگوت کے اوسکو دیکھتے اسواسطے بھی پریچھت نام ہے بعد انتردھیان ہونے سری کرشن سوامین کے
پانڈوان نے پریچھت کو راج دیکر ترک دنیا فرمایا تو پریچھت نے اوس عدل اور دھرم سے راج کیا کہ رعایا راجہ
جدھشٹر کو بھول گئی ایک دفعہ راجہ پریچھت موصوف کو خیال ہوا کہ اگرچہ کلجگ نے ہنوز کچھ دخل میری راج مین
نہین کیا لیکن تاہم خبرگیری واجب ہے اسواسطے دگ بجے کو سوار ہوئے اور ہر ایک کو اپنے اپنے دھرم مین سادھان پایا
لیکن کورکھیتر مین یہ حال دیکھا کہ ایک شودر راجہ کا لباس پہنے ہوئے بیل کو کہ حقیقت مین وہ دھرم تھا اور
ایک چرن اوسکا باقی رہ گیا تھا تنبیہ کر رہا ہے اور زمین گؤ روپ اوسکی پاس کھڑی روتی ہے راجہ نے تلوار کھینچکر
اوس شودر کو کہ کلجگ تھا فرمایا کہ اگر اپنی زندگی چاہتا ہے تو میرے راج سے باہر ہو کلجگ نے دست بستہ عرض کیا
کہ مہاراج آپ کی عملداری و حکومت تمام روے زمین پر ہے جہان آپ ارشاد فرما دین وہان رہون راجہ نے پانچ جگہ
واسطے اوسکی رہنے کی تجویز کر دی یکم میخانہ دوم قمارخانہ سوم مسلخ جانوران چہارم مکان زن فاحشہ پنجم طلا کہ جو کام
خیرات اور بھگوت بھجن مین نہ آوے کلجگ نے بخوف جان وہ پانچ مقام قبول کیے اور راجہ نے دھرم اور زمین کی
تسلی و دلاسا کرکے پانچ امور بالا کا ایسا انتظام کیا کہ کلجگ کو کہین ٹھکانا رہنے کا نہ ملا ایک دفعہ راجہ موصوف طلا کا
کریٹ مکٹ سر پر پہنکر واسطے سیر کے گیا تھا چونکہ طلا مکٹ مذکور کا بھگوت بھجن و خیرات دونون باتون سے خالی تھا اوسوقت
کلجگ کو وہ جگہ واسطے قیام کے ملی اور اوسکی تاثیر سے راجہ کو خیال شکار کرنے کا ہو گیا بحالت تلاش شکار کے
تشنگی غالب ہوئی اور سمیک رکھیشر کے آسرم مین جاکر پانی مانگا رکھیشر موصوف سمادہی مین تھے جب جواب
حاصل نہوا تو غضب ناک ہوکر ایک سانپ مردہ اونکے گلے مین ڈالدیا اور گھر آکر جب مکٹ کو سر سے اوتارا
تب اوس اپنی حرکت نالائق کا کمال افسوس کیا سرنگی پسر رکھیشر موصوف نے باستماع اس خبر کے

پر غضب ہوکر سراپ دیا کہ ساتوین روز تچھک ناگ راجہ کا کام تمام کریگا اوسکو رکھیشر موصوف کو خبر ہوئی اور کمال افسوس کیا کہ ایسے راجہ دھرماتما اور بھگوت بھگت کب پیدا ہوتی ہین لیکن خواہش بھگوت کو لاعلاج سمجھکر راجہ کو مطلع کردیا کہ اپنی کچھہ تدبیر کری راجہ موصوف نی فی الفور سب تعلقات کا ترک کرکی جنمیجے پسر کلان کو راج گادی پر بٹھلادیا اور گنگاجی کی کناری پر آکر بامید چارہ جوئی اپنی مغفرت اور سدگت کی رکھیشران اور برہمنان کو جمع کیا اتفاقاً شری شکدیو جی اوس مجمع مین تشریف لائی اور شری بھاگوت راجہ کو سنائی راجہ نی اس توجہ دل سی بھگوت کتھا امرت کو پان کیا کہ اوسی میعاد ہفت روزہ مین بھگوت پراپت ہوگیا اور قریب تھا کہ مابین بھگوت کتھا کی سمادہی لگ جاوی لیکن چونکہ بھگوت کی چرترون کا سرون کرنا بھگوت تصور کی سمادہی سی زیادہ ہی اسواسطے راجہ کا دل بھگوت چرترون مین لگا رہا جسوقت شری شکدیو جی کتھا کی بیان سی خاموش ہوئی تو راجہ فی الفور بھگوت دھیان مین ایسا محو ہوگیا کہ دل بھگوت چرنون مین سماگیا اوس حالت مین تچھک ناگ نی بھی آکر براہمن کا بچن پورا کردیا اور پران راجہ کی دیہہ کو چھوڑکر اوس پرم دھام کو کہ جہان سی نہین پھرتا پہونچی فی الحقیقت جو ایسا دل بھگوت چرترون کی سرون مین لگاتا ہی اوسکو سب پدارتھہ یعنی ارتھہ دھرم کام موکچھہ اسی دیہہ مین موجود ہین ❊ کتھا लालदास لعل داس جی ایسے پرم بھگت ہوئی کہ دل اونکا بھگوت کی روپ اور چرترون کا مقام ہوگیا تھا اور جسقدر نشٹھا اور پریت بھگوت مین تھی اوسیقدر گورو کی چرنون مین رکھتے تھے بھگتون کی ست سنگ سی اسقدر محبت تھی کہ دن رات ست سنگ سیون مین رہتے تھے جسطرح برگ کمل ہر وقت پانی مین رہتا ہی لیکن پانی اوسمین نہین ٹھہرتا اسیطرح اس دنیا مین طمع لعل داس جی کی نزدیک نہ آئی بھگوت چرترون کی سرون مین وہ حال تھا کہ جو راجہ پرکھیت کا چنانچہ اوسیطرح پرم دھام کو گئی کیا معنی کہ موضع بکھیرہ مین کتھا شری بھاگوت کی ہوتی تھی جسوقت وہ کتھا پوری ہوئی اوسیوقت بھگوت تصور کی سمادہی لگاکر جسم کو ترک کیا اور اوسی پرم پد کو پہونچی کہ جہان راجہ پرکھیت گئی تھے سب بھگوت بھگت تو مثل براتی کی تھی اور لعل داس جی مثل دولہہ کی بیشک دونون جہان لعل داس جی کو باسانی حاصل ہوئی کہ اس لوک مین زندگانی کا جس پایا اور پرلوک مین بھگوت کے پرم پد کو پہونچے ❊

चितधर — نشٹھا پنجم در تعریف کیرتن مشتمل بر کتھا پانزدہ بھگت — निष्ठा पञ्चम

شری رکھنندن سوامین کی جو رکھیا چرن کملون کو او روت اوتار کو فضیلت ہین کہ اتری رکھیشر کی گھر جیت کر بہاٹ پردہ اوتار دھارن کرکی الرک اور پرہلاد وغیرہ کو بھگوت کا گیان اوپدیش کیا اگرچہ لفظی معنی کیرتن لفظ کے یہ ہین

کہ جو کہنے مین آوے لیکن حسب منشاء شاستر اور پرانون کے یہ لفظ خاص واسطے بھگوت چرترون کے مختص ہوگیا ہے یعنی بھگوت چرتر جو کہنے مین آوین وہ کیرتن ہے سو وہ کیرتن چند قسم کا ہے باہمہ گر گفتگو بھگوت کی یا گانا یا بھگوت چرترون کو بذریعہ شاعری تصنیف کرنا یا کتھا کہنی یا منتر اور نام کا زبان سے کہنا یا استوتر وغیرہ کا پاٹھ یا پڑھانا (पादसेवना) اسیواسطے جسقدر بھگت اقسام مذکورۂ بالا کے ذریعہ سے پار اترے ہوئے اونکو اس نشٹھا مین مندرج کیا لیکن یہ بھی واضح رہے کہ سب بھگت جسقدر پہلے گذرے یا اب ہین اور آیندہ ہونگے کیرتن نشٹھا مین سب کو اعتقاد کامل ہوا اور سب اسی نشٹھا کے ذریعہ سے بھگت ہوئے سو سب کا اندراج اس نشٹھا مین غیر ممکن تھا اسواسطے چند بھگتون کی کتھا اس نشٹھا مین لکھی گئی اور چونکہ نام نشٹھا علحدہ قرار پائی ہے اسواسطے نام کے اوپاسکان کا ذکر اس نشٹھا مین ہوگا اس کیرتن نشٹھا کی مہما اور تعریف کس سے بیان ہوسکتی ہے ترن تارن لفظ جو جہان مین مشہور اور معروف ہے وہ واسطے اوپاسکان اسی نشٹھا کے راسخ اور درست ہے بہ سبب بھگتی اور مکتی کا سب (तरणतारण) اس نشٹھا یعنی بھگوت چرترون کی کیرتن پر ہے جو کوئی جس درجہ کو پہونچا صرف بذریعہ کیرتن کے پہونچا نہ اور کسیطرح سرون نشٹھا مین جو بیان ہوا کہ سرون کی بدولت بھگوت حاصل ہوتا ہے تو مطلب یہ ہے کہ جب بھگوت کی مہما اور بھگوت چرترون کو سرون کریگا تب بھگوت چرترون کا کیرتن کریگا اور اگر کسی نے بھگوت چرترونکو صرف سن لیا اور پھر کیرتن نہین کیا تو کسطرح بھگوت حاصل ہوگا خلاصہ یہ کہ بھگوت کیرتن کے واسطے سرون ایک سادھن ہے اور ثمرہ اوسکا کیرتن اور اسیواسطے بعد سرون نشٹھا کے کیرتن نشٹھا شاستر مین مندرج ہوئی ہے اور یہ بات دیکھنے مین آتی ہے کہ ہزارون آدمی بھگوت کتھا وغیرہ سنتے ہین لیکن بعد سرون کے جو بھگوت کیرتن نہین کرتے تو اسواسطے کسی مراد کو نہین پہونچتے اور قیاس بھی مقتضی ہے کہ جب تک دیکھے یا سنے ہوئے حسن یا کسی اور امر کا ذکر ہی نہوگا تو کسطرح دلمین رہیگا بھگوت کا قول آدپوران مین ہے کہ مین بیکنٹھ مین رہتا ہون اور نہ جوگیون کے دل مین صرف وہان رہتا ہون کہ جہان میرے بھگت میرا کیرتن کرتے ہین بھاگوت کے ایکادس مین لکھا ہے کہ ست جگ (सत्ययुग) مین دھیان سے اور تریتا (त्रेता) مین جگ (यज्ञ) سے اور دواپر (द्वापर) مین بھگوت پوجا سے مکت ہوتی تھی اور کلجگ مین بھگوت کیرتن پرمان (प्रमाण) ہے بشن دھرم (विष्णुधर्म) اوتر مین لکھا ہے کہ بھاگوت کا کیرتن سب سکھونکا دینے والا اور پاپون کا ناس کرنے والا اور دلکو صفائی بخشنے والا اور دھرم کا بڑھانیوالا اور بھگت مکت کا دینے والا اور پرم سار ہے مخالفین بھی اِس بات مین متفق ہین سہ نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ٭ بسا کین دولت از گفتار خیزد ٭ غرض بلا بھگوت کیرتن کے کوئی صورت مخلصی کی سلسلۂ جنم مرن سے نظر نہین آتی پانی ملونے سے اگر روغن زرد اور ریت مین سے تیل حاصل ہوجاوے تو ہوجاوے

لیکن بلا بھگوت بھجن کے سننا سیاگر کو اوتر جاوی یہ ہرگز ممکن نہیں اگرچہ قواعد بھگوت کیرتن مین یہ لکھا ہی کہ وہ کیرتن
ایسا ہووی کہ توجہ دل کی اوسمین مگن ہو کر محو ہو جاوی چنانچہ ایک ذکر یاد آیا کہ دو شخصون نے بھگوت کتھا ایک گوشہ
مین کہی سنی دونون محو ہو کر وہین مر گئی لوگون نے دونون کو یکجا کر کے جلا دیا اونکی عورات نے آکر استخوان اپنے اپنے شوہر کے
علحدہ علحدہ انتخاب کر لیے کسی نے پوچھا کہ تمکو امتیاز اپنے اپنے شوہر کے استخوان کی کسطرح ہوئی کیرتن کرنیوالی کی استری نے
جواب دیا کہ میرا شوہر بھگوت چرتر چرترون کے رس مین ایسا غرق ہو گیا تھا کہ استخوان تک گل گئے تھے اس علامت
سے مین نے اپنے شوہر کے استخوان انتخاب کر لیے دوسری نے بیان کیا کہ بھگوت چرترون کے تیر جو کیرتن کرنیوالے کی زبان
کمان سے چھوٹے تو میرے شوہر کے دل مین ایسے لگے تھے کہ استخوانون مین سوراخ ہو گئے تھے اس علامت سے مین نے اپنے شوہر کی
استخوانون کو شناخت کر لیا سو اسقدر توجہ کیرتن اور سرون مین ہووے لیکن بقول اکثر مقامات شاستر کے کیرتن بھگوت
کا خواہ بدل خواہ بظاہر خواہ براے نمایش خواہ براے مطلب وغیرہ کے کسیطرح ہووے یا بضرور بھگوت بھگتی حاصل ہو جاویگی
اور اسی ظاہری کیرتن سے دل متوجہ ہو جاویگا اس بات کا ذکر کچھ نام نشٹھا مین ہوگا منجملہ اقسام کیرتن کی ایک قسم
بھگوت کتھا کیرتن کی جو مشہور ہی تو اس زمانہ مین اوسکا عجیب حال ہی کہ کیرتن کرنیوالے تو بلا سبب صرف براے
بھگوت بھجن کیرتن نہیں کرتے بلکہ پڑھنا پورانون کا صرف براے حصول معاش سمجھتے ہین اور سرون کرنے والون کا
حال تھوڑا سا سرون نشٹھا مین مندرج ہوا اکثر براہمن جو بھاگوت وغیرہ بغل مین دبائے امیدوار کتھا کے
پھرتے ہین اور اونکی کتھا نہیں ہوتی تو سبب یہ ہی کہ جس روز سے انھون نے اوس کتھا کو پڑھا ممکن نہیں کہ پھر
کبھی اوسکو بچارا یا دیکھا ہو اگر ہر روز اوسکا کیرتن کرتے رہین تو بلا تلاش خود بخود ہزارون شخص واسطے
کتھا کرنے کے اونکو بولا یا کرین بدین وجہ کہ راماین و بھاگوت وغیرہ پوران بھگوت روپ ہین جو کوئی بھاگوت کیرتن
اور آرادھن کریگا بیشک مطلب اوسکا حاصل ہوگا بعض سننے والے جو یہ بات کہتے ہین کہ آج کل کوئی کتھا کہنے والا
پریمی اور بھگوت بھگت نہیں ملتا یہ قول اونکا محض غلط ہی ہزارون لاکھون پنڈت پریمی ملتے ہین مگر ہم لوگون
کو اونکی تلاش نہیں اور بسبب اپنے عیوب کے اونکے ہنرون کو تمثیل بعیوب کر لیتے ہین پریم اور بھگتی پر نگاہ نہیں ہوتی
جسطرح دو شخص ایک سراے مین رات کو مقیم ہو کر تمام رات اپنے اپنے شوق مین شب بیدار رہے صبح کو جو دونون نے
ہمدگر کو دیکھا تو فاسق فاجر مے خوار نے بھگوت بھگت کو سمجھا کہ اوسنے تمام رات مجھ سے زیادہ تر عیش کیے ہونگے اور جو شخص
بھگوت بھجن مین تمام شب بیدار رہا تھا اوسنے اوس فاسق فاجر کو اپنے سے زیادہ بھجن آنند جانا علاوہ ازان اگر ہم لوگ
بھگوت بھجن کرنیوالے اور پریمی ہووین تو کتھا کہنے والے بلا تلاش ملجاوین بلکہ وہ لوگ خود ہماری تلاش کر لین

جسطرح شکدیو جی نے راجہ پریچھت کو اور سوت جی نے سونک وغیرہ کو خود تلاش کر لیا دستور مشتہرہ ہے کہ جیسا یہ آدمی ہوتا ہے
اوسکو ویسا ہی آملتا ہے قطع نظر اسکے اگر یہی اور بھگت نہین ملتے تو جیسے ملتے ہین اونپر اعتقاد واجب ہے کہ ہمسے
بہرصورت واقف ہین تو اول تو شاستر کو خوب جانتے ہین دوم برہمن ہین اور براہمنون کی صاحب بید اور شاستر وغیرہ
لکھی ہے کہ بھگوت روپ ہین چنانچہ بھگوت نے فرمایا ہے کہ برہمن باعلم ہو یا بے علم میرا انگ ہے بعض شخص دو چار ترجمہ
پوتھیون کے پڑھکر اور اپنے آپ کو گیان وان اور برہمہ وان سمجھکر یا بڑا عہدہ اور دولت پاکر کہتے ہین کہ ہم مین اور
براہمنون مین کیا فرق ہے براہمن وہ ہے جو برہم کو جانے جیسے وہ آدمی ہین ویسے ہی ہم ہین سو واضح ہو کہ برہمن
آدمی نہین دیوتا ہین بھوسر اور بھودیو اونکا نام ہے اور بالفرض اگر آدمی ہے بمقتضای بے اعتقادی تصور کیجاوے
تو دیگر آدمیون سے اسقدر فرق ہے کہ جسقدر ستارون سے آفتاب کو اور دیگر بہایم سے گؤ کو ایک ذکر یہ آیا کہ کوئی
شخص زیر درخت پیپل بول کیا کرتا تھا برہمنان نے منع کیا باز نہ آیا پھر تاکید سے منع کیا تو بغضب ہو کر کہنے لگا کہ
پیپل اور دیگر درختان مین کیا فرق ہے کہ سب درخت برابر ہین ایک براہمن لطیفہ گو نے جواب دیا کہ تمھاری جورو
اور والدہ مین کیا فرق ہے کہ دونون عورت برابر ہین مطلب یہ کہ برہمنان کو سب طرح بزرگی حاصل ہے
علاوہ ازان سب قواعد دنیا و دین کی برہمنان نے جاری کیے اور سلف مین خواہ اب جس کسیکو بزرگی حاصل ہوئی
اور بھگوت بھگتی کا رتبہ نصیب ہوا تو سب کو بعنایت و غلامی و شیوکائی برہمنان کی ملا اور اب بھی جہان
کہین گورو ہین تو برہمن ہین پس کمال کم نصیبی ہے کہ برہمنون مین اعتقاد نہ ہووے اگر کسی کے اعمال اطوار
بسبب زمانہ کلجگ کے ناقص بھی دیکھنے مین آوین تو بھی بے اعتقادی ہرگز واجب نہین بلکہ یہ سمجھنا چاہیے کہ اگر
آتش روشن کو راکھ پوشیدہ کر لیتی ہے تو آتش کی بزرگی رفع نہین ہوتی جسقدر رہا پرش و سادھو وغیرہ کہلائے
سب برہمنون کی بدولت ہوئے کہ اونکو خواہ اونکے گورو یا پرم گورو کو برہمنون سے فیض اور اوپدیش ہوا جس
شخص کو کہ برہمنون مین اعتقاد نہین راندۂ درگاہ ہے اور ہر دو جہان سے کم نصیب جس کسی نے اونکے ساتھ عداوت
کی بیشک اوسکا ناس ہو گیا اور جسنے خدمت کی وہ اس جہان مین نیک نام ہو کر بھگوت بھگتون مین شمار ہوا
غرض واسطے کتھا کرنے کے جیسے برہمن ملتے ہین ویسے ہی آچارج اور بھگوت روپ ہین اعتقاد شرط ہے
مطلب اس سب تحریر کا یہ ہے کہ بھگوت کیرتن سب مقدمات پر مقدم تر ہے کہ بلا محنت دنیا و دین فوراً
حاصل ہوتے ہین ہجر گھسندن ہے دین بندہ ہی کرتا کہ افسوس کہ مجھ نالائق و مت مند نے آجتک کبھی
آپ کی کیرتن چرترون مین دل نہ لگایا لڑکا پن تو کھیلنے کھانے مین کھویا اور جوانی طرح طرح کے گناہ

اور لذائذ دنیا مین اب قریب ضعیفی کے پہونچا مگر ہرگز آپکے چرن کملون کی طرف توجہ نہین کرتا حالانکہ خوب معلوم ہی
کہ بلا آپکی سرن ہوئے برمھا بھی اس سنسار سے چھوٹنا چاہیے تو ممکن نہین لیکن مایا کے جال مین ایسا گرفتار ہون
کہ مطلق اپنی نفع نقصان پر نظر نہین کرتا چونکہ سوای قدوم مبارک کی اور کچھہ پناہ اور ٹھکانا نہین رکھتا
اسواسطے امیدوار رحم کرنیکا ہوکر عرض پرداز ہون کہ یہ سماج آپکا میرے دل مین بسا ہے سرجو کے کنارے پر
اکھاڑہ پرم سوبھایمان کہ دیوارین اوسکی چھوٹی چھوٹی اور اوپر تصویرات اور نقش زرنگار ہین بنا ہے صبح شام
خود بدولت مع برادران اور ہم عمرون کے تشریف لیجاکر طرح طرح کی بازی اور کھیل مین مصروف ہوتے ہین
کبھی تو شارک اور طوطی اور کبوتر اور تعل اور ہنس اور سارس اور طاؤس وغیرہ پرندگان کی بازی اور ناچ
اور لڑائی کا شغل ہے اور کبھی پتنگ بازی کا اور کبھی گھوڑون کے پھیرنے اور دوڑانے اور بحالت سواری کثرت
کرنیکا شوق فرماتے ہین اور کبھی گرز و پٹہ وغیرہ بازی و تیر اندازی کا کبھی چوگان وغیرہ کا اپنے دوستون کے
ساتھہ کھیل ہے اور کبھی کشتی کا اور کبھی تماشا ہاتھی و پیدہ وغیرہ کی لڑائی کا دیکھتے ہین اور کبھی ذوق اپنے
ہم عمرون کے ساتھہ ہاتھی و [illegible] و دنگل مشتی کا کبھی کشتی پر سوار ہوکر واسطے سیر دریا کے جاتے ہین اور کبھی ناچ
راگ وغیرہ دیکھہ سنکر حسب دلخواہ نذر و انعام فرماتے ہین کبھی فیلخانہ و اصطبل کی سیر ہے اور کبھی سلح خانہ اور
توشکخانہ کی کبھی برہمنان اور بھگتون کی اوپر نظر رحم اور عنایت کی ہے اور کبھی غلام و خانہ زادون پر پرورش
کریمانہ کی برمھا و شیو و سنکادک و نارد وغیرہ واسطے درشنون کے آتے ہین اور دلکو نثار قدوم مبارک کے
کرکے غم مہاجرت سے با دیدۂ گریان و سینہ بریان چلے جاتے ہین چہرہ مبارک پر کہ کرورون کام دیو اور چندرمان تصدق
ہوتے ہین زلفین گھونگھر والی چھوٹی ہوئی کانون مین کنڈل اور سر پر جڑاؤ کریٹ مکٹ چھوٹا سا بولاق ناک مین
بازوبند کڑے پہونچی ہاتھون مین انگلیون مین انگوٹھی اور چھلا پیتامبری باگا کہ اوسپر چپکاپ اور منقش جابجا ٹکا ہے
زیب بار زردوزی دوپٹہ سے کمر کسی ہوئی بن مالا کے اوپر جواہرات اور موتیون کی مالا پڑی ہوئے ہیکل پہنے ہوئے
دھوتی پیتامبری پاجامان چرن کملون مین گھونگرو اور کپڑے سو بہت عمر مبارک بارہ برس کی اور ایسے ہی ساز
و سامان کے ساتھہ بھرت و لچھمن و شترگھن اور دیگر راجکمار ونکے ہمراہ ہین چھوٹی چھوٹی کمان و تیر ہاتھون مین
گویا حسن اور سنگار مجسم ہوکر [illegible] آرائش سب برمھانڈون کی جمع ہوکر جو دکھائی دی
ہین دیکھنے والون کے دل کو اپنی طرف [illegible] ہے

वाल्मीकि जी کتھا

بالمیک جی برہمن
بنس مین پیدا ہوئے اور کسی اتفاق سے [illegible] کے ہاتھہ آگئے کہ اونکے بجاے فرزند کے

پرورش کری اور ایک مصلحی کرنا مصر شادی کردی ابتدا سی پیشہ قطاع الطریقی اور صید افگنی کا کرتو رہی ایک دفعہ کشت اتری بھرودواج لشٹ گوتم بسواتر جمدگن سپت رکھی کا گذر اوسطرف کو ہوا بالمیک جی نی ارادہ اونکے

सप्तऋषि यमदग्नि विश्वामित्र गोतम वशिष्ठ, भरद्वाज अत्रि कश्यप

لوٹنی کا کیا رکھیشرون نی پوچھا کہ کسواسطے ایسا دُشٹ کرم کرتا ہی جواب دیا کہ واسطے پرورش اپنی عیال واطفال کے پھر رکھیشرون نی پوچھا کہ اگر کوئی مصیبت پیش آوی تو وی تیرے شریک ہونگے یا نہین جواب دیا کہ مجکو معلوم نہین چنانچہ حسب ارشاد رکھیشران واسطے دریافت کے گیا کسی نی اقبال نہ کیا کہ ہم تیری مصیبت اور گناہون کے شامل ہین واپس آکر سب حال بخدمت رکھیشرون کے عرض کیا اونھون نی فرمایا کہ اگر وی تیرے شریک نہین تو واسطے اونکے تو کیون اپنی دنیا وآخرت کو خراب کرتا ہی بالمیک جی کو بسبب پرتاپ و درشن او قلیل سنگت رکھیشرون کی بیراگ اور خوف پیدا ہو گیا اور بکمال منت وزاری بدست بستہ رکھیشرون سی عجز والحاح کیا کہ میری بہتری کی کچھ تدبیر کرو رکھیشران نی ارشاد دیا اور کرپالتا کی سری رام نام کہ سب منترونکا خلاصہ اور نچوڑ ہے اوپدیش کرکر رخصت کیا لیکن بالمیک جی کو بجای رام رام کی مرا مرا یاد رہا اور سیطرف سے دلکو یکسو کر کر اوس نام کو جپنے لگے بعد عرصہ جو سپت رکھی پھر اوسطرف کو آئے اور تلاش بالمیک جی کی کری تو ایک جگہ یہ تماشا دیکھا کہ ایک بالمیک یعنی بانبی کے قریب جو چرندہ یا پرندہ آتا ہی رام رام نام کہنے لگتا ہے اس علامت سی جانا کہ بالمیک جی اسی جگہ ہین چنانچہ وہان سی اونکو نکالا اور دیکھا کہ سبطرح سے سدہ اور سدہ ہو گئے اور کسی بید یا شاستر اور

सिद्धि

دھرم کرم سکھانی اور پڑھانی کی ضرورت نہین رہی کہ خود بخود رام نام کی پرتاپ سے معلوم ہو گئی ہین اسواسطے رخصت ہو گئی اور چونکہ بالمیک جی کے جسم پر مٹی جمکر سر پر کو گذر گئی تھی اور سانپ وغیرہ نے بالمیک یعنی بانبی اور اپنی گھر بنا لیے تھی اسواسطے بالمیک نام رکھا جب بالمیک جی ہمہ دان اور ترکالگیہ ہو گئے تو ایک دفعہ

त्रिकालज्ञ

خیال ہوا کہ جسکے نام کی بدولت یہ میرا مرتبہ پہونچا ہے اوسکے چرترونکا کیرتن کرنا چاہیی بمجرد اس خیال کے بھگوت نی الہام سی بلکہ صریحا بھیل روپ ہوکر اجازت دی اور نارد جی نے آکر اوپدیش کیا اور نیز جو چرتر رام اوتار مین بھگوت کو کرنے منظور تھی سب دھیان مین بالمیک جی کو دکھلا دیے اسکو موافق دس ہزار برس پہلے اوتار موصوف سی سو کرور اشلوک مین رام چرتر برعایت اپنی باتسل اوپاسنا کی تصنیف کیا باتسل اوپاسنا کے رعایت کا مطلب یہ ہی کہ بالمیک جی نی ظاہر مین راج نیتر اور راجہ کی بیان کیا کہ باتسل اوپاسک تیر بھاو بھگوت مین رکھتے ہین او حقیقت مین ہر یک اشلوک اوس رامائن کا بھگوت کی ایشوریتا اور وحدانیت کو ظاہر کرتا ہی بعد ازان اوس رامائن کو شیو جی نی ہر سہ لوک مین تقسیم کیا کہ باشندگان اون لوکون کے سرون اور کیرتن کر کے

جہان ۱۲

کرتارتھہ ہوتی ہین اور واسطے بھگتی و مکتی اور مغفرت و نجات کے ذریعہ کامل و مستقل ہی غور کرنا چاہیے کہ بالمیک جی
اول تو وہ تھی کہ جنکو سایہ سے رکھیشرون نے پرہیز کیا تھا اور پھر بدولت رام نام اور کیرتن رام چرتر کے وہ ہی بالمیک
اوس درجہ کو پہونچے کہ جنکی کتھا اور کتھن آواگون کی دھوپ دور کرنے کو چھتر چھایا ہو گئی ایک امر یہ بھی لائق تحریر
कथन
ہے کہ بالمیک جی کو ایک دفعہ یہ خیال ہوا کہ افسوس بھگوت کے بال چرتر نہ دیکھے سری رگھنندن سوامین نے خواہش
اپنی بھگت کی پورن کرنی از بس ضرور سمجھی اور سری جانکی مہارانی کو اونکے آسرم مین بھیجدیا وہان صاحبزادگان
بلند اقبال بھگوت روپ کش اور لو مہاراج پیدا ہوئے اور انکے بال چرترون سے بالمیک جی کو پرمانند مین مگن کیا
लव कुश
بعد ازان بالمیک جی نے رامائن موصوف ہر دو صاحبزادگان ممدوحین کو پڑھائی انکو اوسکی سمجھ اور کیرتن نے
یہ پرتاپ اور اقبال بخشا کہ خود رگھنندن سوامین کو فتح کر لیا یعنی جب گھوڑا اسومیدھ جگ سری رگھنندن سوامین
کا بالمیک جی کے آسرم مین پہونچا تو صاحبزادہ چھوٹے کنور لو نے اوس گھوڑی کو پکڑ لیا شترگھن اور لچھمن اور بھرت
مہاراج سے لڑائی ہوئی ہر دو برادر با اقبال نے سبکو شکست دی اور ہنومان و انگد و جامونت و نیل وغیرہ کو گرفتار
کر کے قید کر لیا آخر کار خود بدولت با اقبال سری رگھنندن سوامین رزمگاہ مین تشریف لائے اور شکست پائی اسی
عرصہ مین بالمیک جی کہ واسطے جگ کرانے برن دیوتا کی پاتال لوک مین گئے تھے آگئے اور حال مذکور دیکھکر رام نیر کا جل
پاشیدہ کیا کہ تمام فوج زندہ ہو گئی بیہوش اپنی ہوش مین آئی اور اسیر قید سے رہا ہوئے پھر صاحبزادگان ممدوح جگ مین
تشریف لیگئے اور جگ پورن ہوا بھگوت اس چرتر سے اپنے بھگتون کو ہدایت فرماتے ہین کہ دیکھو میرے نام اور
چرترون کی مہما کہ جسکا جپ اور کیرتن کرکے میرے بھگت میری سہائے کرتے ہین اور مجکو جیت کر اپنے قابو مین کر لینا
تو امر قلیل ہے فی الحقیقت جو کوئی جو کچھ مہما رام نام اور کیرتن بھگوت چرترون کی بیان کرے اور جو پرتاپ ظہور مین آوے
وہ کم از کم ہے کتھا शुकदेवजी ایسا جگت مین کون ہے کہ شکدیو جی کی مہما بیان کرسکے جنکا ہستہ زبان سے
سری بھاگوت امرت اس سنسار مین ایسا جاری ہوا کہ آواگون کی موت کو دور کر کے زندہ جاوید کر دیتا ہے اور سبکو جگہہ
باآسانی حاصل شکدیو جی مہاراج بھگوت چرترون کے رس مین ایسے مگن اور محو رہتے تھے کہ ہرگز خبر اپنی اور دوسری کی
نہتھی چنانچہ ایک دفعہ کسی تیرتھہ کے کنارہ پر گذر ہوا وہان دیوتاون کی استری اشنان کرتی تھین کچھ پردہ
شکدیو جی سے نہ کیا بعد ازان بیاس جی آگئے اونکو دیکھکر سب نے اپنے لباس پہن لیے اور ہنسی جلسیل کو چھوڑ کر خاموش
بیٹھ رہین بیاس جی نے پوچھا کہ شکدیو جوان تھا اوس سے تمنے پردہ نہ کیا اور مجھہ پیر ضعیف کو دیکھکر پردہ کیا
اسکا کیا سبب ہے جواب دیا کہ شکدیو جی بھگوت روپ کے تصور مین ایسے مستغرق اور محو رہتے ہین کہ اونکو

کچھ امتیاز عورت مرد وغیرہ کی نہین سب جگہ وہ ہی بھگوت کا روپ دیکھتی ہین اسواسطے اونسی پردہ کی کیا
ضرورت تھی اونکو امتیاز سب قسم کی ہی اسواسطے تمسے پردہ کیا اور ڈنڈوت کری شکدیوجی مادرزاد بھگوت
بھگت اور گیان وان ہوئے اور سبب یہ ہی کہ پاربتی جی نے شیوجی سے تتوگیان کی مہماسنکر استدعا اوسکے واسطے اوپدیش
اوس گیان کی کیا شیوجی اپنے آسرم ہی سب ذیروح کو علیحدہ کرکے اوپدیس کرنے لگے اتفاقاً پاربتی جی کو
غنودگی آگئی ایک بچہ طوطی کہ بخواہش بھگوت اوس آسرم مین رہ گیا تھا بجای پاربتی جی کے ہون ہون
کرتا رہا اور وہ گیان سنکر زندہ جاوید ہوگیا بعدازان جب شیوجی کو یہ حال معلوم ہوا تو مستعد ہلاک اوس بچہ
طوطی کے ہوئے وہ بخوف جان وہان سے پرواز کرکے ستیاوتی دھرم پتنی بیاس جی کی شکم مین جا گھسا بارہ برس بعد
بالتجا دیوتا اور رکھیشورون کے شکدیو مہاراج پیدا ہوئے اور اوسیوقت جنگل کی راہ لی بیاس جی بسبب
الفت پدری شکدیو شکدیو کہتے ہوئے پیچھے ہو لئے جب دور تک گئے تو ہرسمت جنگل درخت وغیرہ نے
جانب شکدیوجی سے جواب دیا کہ جو مین اور تو وغیرہ سب بھرم ہی اس جگت مین نہ معلوم تم
کتنی دفعہ میرے والد ہوئے اور مین تمہارا جو نظر آتا ہی سب بھگوت روپ ہی علوم کا جاننا واسطے جاننے
بھگوت کے ہے اگر وہ فی الواقع نہوئی تو سب علم لاحاصل ہین بیاس جی یہ جواب پاکر واپس آئے لیکن اسی
تدبیر مین رہے کہ کسیطرح شکدیوجی آوین اور رہین اسواسطے چند لڑکون کو سری مدبھاگوت کے اشلوک سکھاکر
جس جنگل مین شکدیوجی رہا کرتے تھے وہان بھیجدیا ایک روز شکدیوجی نے کسی طفل کی زبان سے یہ اشلوک
سنا تعجب کیا یہ بات اٹھا پوتنا زہر لگا کر واسطے مارنے کے گئی لیکن اوسکو وہ گت حاصل ہوئی کہ
دوسری کو نہ مل سکی سو ایسا دیالو اور کون کہ جسکی سرن جاوین شکدیوجی سنکر گرویدہ ہوگئے اور طفلان
سے آکر پوچھا کہ یہ اشلوک تمکو کس نے سکھائے اونھون نے بیاس جی کا نشان دیا شکدیوجی آئے اور کمال
شوق سے سری مدبھاگوت کو پڑھا بعدازان یہ تمنا ہوئی کہ کسی پریمی کو سنانی چاہیے لیکن کوئی ادھکاری
نظر نہ آیا آخر راجہ پریچھت کو لائق سمجھا اور گنگا کنارہ پر اسکو سنا کر سات روز مین بھگوت پراپت
کردیا اور جس جس نے اس جلسہ مین سنی سب بھگوت پراپت ہوئے بلکہ اب بھی جو کوئی سنتا ہی پریم پد کا ادھکاری
ہوتا ہی

کتھا جيदेवजी

سب شاعر مثل راجہ ہای منڈلیک کے اور اونکے راجہ چکروتی سواین جیدیوجی ہوئے
گیت گوبند ہر لوک مین ایسا ظاہر کیا کہ کوک اور شاعری اور نو رس اور سنگار کا سمندر ہی جسکی اشٹ پدی کو جو کوئی
پڑھتا ہی بالضرور عالم اور ناشاستر کا ہوتا ہی بھگوت جسکو سننے کے واسطے جہان جو کوئی کیرتن کرتا ہی بالضرور

خوش ہوکراتی ہین اور بھگوت بھگت جو مثل کمل کی ہین اونکی شگفتی اور آنند کو واسطے مثل آفتاب کی ہی وینہ
بھگوت کا آنند دینیوالا واضح ہو کہ کوک اور سرنگار لفظ سی خیال کوک و سرنگار مروجہ مزاج و عقل لِشبّی لوگون کا
نہ ہووی بلکہ سرنگار لفظ سی مصنف اصل بھگت مال کا یہ مطلب ہی کچھہ دیباچہ مین گذرا اور کچھہ نشتھائی نوزدہم مین
ہوگا اور رس راج جسکا نام ہی اور جسکی تعریف مین یہ بیدسمرتی ہی کہ رس وہ ہی کہ جسکو حاصل کر کی ضرور پرم آنند
بھگوت کا ملتا ہی وہ رس جیدیوجی نی اس گیت گوبند مین بیان کیا ہی اور کوک اوسکی فرع ہی سوا مین موصوف
کندیل مین کب راج ہوئی رس راج جو سرنگار ہی اوسکی مجسم اور مخزن تھی لیکن اوس رس کا انجہی دلمین لطف
اوٹھاتی تھے بدین سبب کہ بیراگ یعنی ترک اسقدر تھا کہ ایک درخت کی نیچے دو شب نہین رہتی تھے اور بجز ایک
گدڑی اور کمنڈل کی کچھہ اپنی پاس نہین رکھتی تھے دوات قلم کاغذ وغیرہ کی سنگرہ کا تو کیا ذکر تھا بھگوت کو واسطے
اودھار جگت کی منظور ہوا کہ اوس رس راج کا پرکاش جگت مین ہووی اسواسطے یہ تدبیر کری کہ ایک برہمن کا
عہد واسطے بھیٹ کرنی اپنی دختر کی جگناتھہ رای سوا مین کو تھا جب وہ برہمن دختر کو واسطے بھیٹ کی لایا
تو حکم ہوا کہ جیدیوجی میرا روپ ہین انکی بھیٹ کرو اور ہماری اجازت بیان کرو وہ برہمن جیدیوجی کی
پاس لگیا اور حال بیان کیا سوامین ممدوح نی فرمایا کہ لڑکی کا دینا اشخاص لائق اور دولت مند کو مناسب
ہے نہ فقیرون کو برہمن نی عرض کیا کہ حکم بھگوت سی چارہ نہین سوامین جی نی فرمایا کہ بھگوت مالک اور سمرتھہ ہین
اونکو ہزارون اور لاکھون عورت زیبا ہین اور ہمکو ایک مثل لاکھہ کی ہی غرض جب چند بار گفتگو ہوئی اور برہمن
سمجھاتی سمجھاتی ہار گیا تب اپنی دختر کو چھوڑ گیا اور سمجھا گیا کہ بھگوت اجازت کی خلاف نہین ہوسکتا مناسب ہے
کہ تو جیدیوجی کی خدمت مین حاضر رہکر استری دھرم کا پرتپال کر وہ دختر ہمہ وقت مثل سایہ کی خدمت مین رہنی لگی
جیدیوجی نی اوس سکماری سی کہا کہ تم گیان وان ہو سوچ سمجھکر اپنی واسطے کچھہ تدبیر کرو مجھہ سے تمھاری
سنبھال اور پرتپال نہین ہوتی اوسنی دست بستہ عرض کیا کہ عاجزہ کا کیا زور ہی آپ کو اختیار ہی جو چاہین
سو کرین لیکن آپکی تصدق ہوں ہرگز قدم نچھوڑونگی جیدیوجی نی جانا کہ بھگوت نی میرے اوپر زبردستی کری
لاچار ایک جھونپڑی بناکر اور بھگوت مورتی براجمان کرکی بھگوت سیوا مین مصروف ہوئی اور گیت گوبند کی
تصنیف شروع کی کہ ایک اشٹپدی مین رادھکاجی کی مان کا بیان کرتی تھے یہ مضمون خیال مین آیا
کہ سری کرشن سوامین وقت منانی رادھکاجی کی اپنی قصور کا اس عاجزی کی ساتھہ رادھکاجی سی عرض کرتی ہین کہ
کام دیو کا زہر دور کرنیوالا جو تمھارا چرن کمل ہی اوسکو میری سر پر سوبھایمان کرو لیکن بپاس ادب نہ لکھہ سکے

کہ وہ سوا ہین سرکرشن مہاراج مان اور امان سے علحدہ اور سب مان یعنی بزرگی کا دینے والا اور ہان یعنی غرور وغیرہ کا دور کرنے والا ہے اوسکو واسطے ایسا لکھنا کب شایان ہے اور بفکر مضمون دیگر واسطے اشنان کے چلے گئے بھگوت جیدیوجی کا روپ بناکر تشریف لائے اور جو مضمون جیدیوجی کے خیال مین گذرا تھا موزون کرکے لکھ گئے کہ ترجمہ اوسکا اوپر لکھا گیا جب جیدیوجی اشنان کرکے آئے اور مضمون اندیشہ خود بعبارت مناسب لکھا دیکھا تو پدماوتی جی اپنی استری سے پوچھا جواب دیا کہ مہاراج آپ ابھی آئے تھے اور خود لکھکر چلے گئے پھر کیا پوچھتے ہو جب جیدیوجی نے یہ خبر بھگوت کا جانا اور اوسکے ذریعہ سے تمام گیت گوبند کو پریم پوتر سمجھا اس گیت گوبند کی شہرت جابجا ہوگئی اور سب کو مقبول ہوا ایک راجہ جگناتھ پوری کا پنڈت تھا اور اوسنے بھی ایک پوتھی تصنیف کرکے گیت گوبند نام رکھا تھا بلکہ واسطے رواج کے برہمنان کو اجازت دی تھی کہ جابجا نقل اوسکی بھیجین برہمنان نے گیت گوبند جیدیوجی کا راجہ کو دکھایا اور مطلب برہمنان کا یہ تھا کہ روبرو گیت گوبند جیدیوجی کے تمھاری تصنیف کی کچھہ حقیقت نہین جسطرح آفتاب کے روبرو چراغ لیکن راجہ بمقتضائے نفسانیت نہ سمجھا اور دونون گیت گوبند سری جگناتھہ رای جی کے مندر مین رکھہ دیئے کہ جو مقبول ہووے وہی رواج پاوے سو بھگوت نے گیت گوبند راجہ کا توڑ ڈال دیا اور جیدیوجی کا اپنی چھاتی سے لگالیا راجہ نادم ہوکر بشدت حماقت اور رشک کے سمدر مین غرق ہونے کو روانہ ہوا کہ بھگوت نے میرا اپمان کیا بھگوت نے راجہ سے بھی کرپا کری اور فرمایا کہ غرق ہونا عبث اور ناحق ہے انصاف شرط ہے کہ جیدیوجی کی شاعری اور بھگتی کو تمھاری شاعری اور بھگتی نہین پہونچتی لیکن فی سرگ ایک اشلوک تمھارا بھی ہمراہ گیت گوبند جیدیوجی کے مشہور ہوگا چنانچہ جملہ دوازدہ سرگ یعنی فصل گیت گوبند مین ایک ایک اشلوک راجہ موصوف کا بھی ہے ایک مالی کی لڑکی اشٹ پدی پانچوین سرگ گیت گوبند کو

धीरसमीरे यमुनातीरे [illegible]

دھیر سمیری جمنا تیرے بستی ہئی بن مالی بڑے شوق سے گاتی اور بادنجان توڑتی پھرتی تھی جگناتھہ سوامی اوسکے پیچھے جسطرف وہ جاتی تھی سننے پھرنے لگے جسم مبارک مین جھنگا باریک تھا خارستان بادنجان وغیرہ سے پارہ پارہ ہوگیا راجہ جو واسطے درشن کے گیا تو حال پوشش بھگوت کا دیکھکر متعجب ہوا اور پنڈون سے پوچھا کہ راست کہو کیا سبب ہے جگناتھہ جی نے سب حال راجہ کے دل پر ظاہر کردیا اور راجہ نے معتقد ہوکر تمام شہر مین منادی کرادی کہ جو کوئی گیت گوبند کو پڑھے تو صاف اور پاکیزہ جگہہ مین پڑھے کہ خود بھگوت واسطے سننے کے جایا کرتے ہین ایک مغل یہ حال سنکر کمال شوق سے پوتھی موصوف کو پڑھا کرتا تھا ایک روز گھوڑے پر سوار اور شوق ذوق مین محو ہوکر اشٹ پدی کو گاتا تھا اوسکو درشن ہوئے کہ واسطے سننے کے ہمراہ ہین اس گیت گوبند کی مہما اور پرتاپ کا بیان کس سے ہوسکتا ہے کہ سرگ لوک مین دیوکنیا گان کرتی ہین جیدیوجی کو رستہ مین ٹھگ ملے

اوسوقت کچھ نقد اوسکی پاس تھا ٹھگان سی پوچھا کہ کہان جاتی ہو جواب دیا کہ جہان تم جاتی ہو جیدیوجی نی اونکو ٹھگ جانکر
جو کچھ پاس تھا حوالہ کر دیا بیچ نظر کہ پاپ کی بنیاد دولت ہی اور بیماری کی اصل زیادہ خوری اور دکھ کی مول
محبت دنیا سو ان ہر سہ کا ترک واجب ہی ٹھگون نی سمجھا کہ یہہ شخص بڑا فریبی ہی اب تو ہمکو اپنا نقد و اسباب دیتا ہے
پیچھی شہر مین گرفتار کرا دیگا بہتر یہہ ہی کہ قتل کر دین دوسری ٹھگ نی کہا کہ قتل کیا ضرور ہی دولت سی مطلب تھا
سو مل گئی آخر کو یہہ صلاح ٹھہری کہ ہاتھ پانون کاٹکر چاہ تنگ و تاریک مین ڈالدو سو ایسا ہی کیا جیدیوجی پر اوس
بھوگ بھگتکر اوس چاہ مین بھگوت کی بھجن اور دھیان مین خوش رہی اتفاقاً اوس چاہ پر ایک راجہ آگیا بخواہش
بھگوت اونہی جیدیوجی کو چاہ سی نکالا اور حال دریافت کیا پوچھا جیدیوجی نی جواب دیا کہ مادر زاد ایسا ہی ہون
سماعت گفتگو سی راجہ نی جانا کہ یہہ شخص کوئی بھگوت بھگت اور پرتاپی ہی اور میری خوش نصیبی ہی کہ درشن ہوئی پالکی مین
سوار کرکی اپنی راجدھانی کو لی گیا اور اعزاز و اکرام تمام سی ایک مکان پر مقیم کرا کر سب سامان آرام خورد و نوش کا
حاضر کیا اور دست بستہ ملتمس ہوا کہ کچھ اجازت کسی خدمت کی ہو جیدیوجی نی واسطی سادھو سیوا کی ارشاد فرمایا
راجہ نی کمال خوشی اعتقادی اور کشادہ دلی سی سادھو سیوا اختیار کی کہ چند روز مین شہرت ہو گئی ٹھگان
مذکور مین نی حال سادھو سیوا کا شناسا و جہان کا سنکر آئی اور اول جیدیوجی سی ملاقات ہوئی جیدیوجی نی اونکو
پہچان لیا اور راجہ کو بلا کر کہا کہ یہہ ہمارے بھائی اور بڑی مہاپرش ہین تمھاری قسمت نیک تھی کہ دور
ہو کر سیوا اور خدمت کرو راجہ نی اونکو باعزاز تمام اپنی محل مین لیگیا و تواضع و مدارات و خدمت گذاری سے
پیش آیا لیکن چونکہ اون ٹھگون نی بھی جیدیوجی کو شناخت کرلیا تھا اسواسطی خائف و ہراسان ہوکر ملتجی اپنی
رخصت کی ہوتے تھے آخر ایک روز جیدیوجی نی زر کثیر دلا کر رخصت کرایا اور چند سپاہی واسطی نگہبانی کی ہمراہ دیے کہ
گھر تک پہونچا دین راہ مین سپاہیان مذکور مین نی ٹھگون سی پوچھا کہ سوامی جی نی جسقدر خاطر اور خدمتگذاری
راجہ سی تمھاری کرائی آج تک ایسی کسی کی نہین ہوئی تمھارا سوامی جی کا کیا رشتہ ہی ٹھگون نی کہا کہ ہم کیا بیان کرین
کہنی کی لائق نہین سپاہیان نی اونسی اقرار کیا کہ ہم کسی سی نہ کہین گی تم راست بیان کرو ٹھگ بولی کہ تمھارے
سوامی اور ہم ایک راجہ کی پاس نوکر تھی راجہ نی بنظر قصور حکم قتل تمھاری سوامی کا دیا ہمنی صرف ہاتھ پانون
کاٹ لیے اور جان سی امان دی اوس احسان کی سبب سی یہہ خدمت کرائی ہی بھگوت یہہ تہمت بسبب اپنی بھگت کی برداشت نکر
سکی اسواسطی زمین شق ہو گئی اور ٹھگ تحت الثری کو چلی گئی سپاہیان راجہ یہہ ہولناک دیکھ کر سوامی جیدیوجی کی پاس آئی
اور یہہ حال کہا سوامی جی بباعث شدت رحم کی کانپ اٹھی اور نہایت افسوس سی ہاتھ ملنی لگی اوس حالت مین ہاتھ پانون

سوامین کو پیدا ہوئی اور بیشتر جیسی اول تھی ویسی ہو گئی یہ دونوں تعجب سے یہ بیان نے راجہ سے بیان کی راجہ آیا اور ڈنڈوت
کر کے مستفسر اصل حال کا ہوا سوامین جی نے کچھ نہ کہا جب مبالغہ جانب راجہ سے از حد ہوا تب بالکل سرگذشت بیان کی
راجہ از بس معتقد ہوا اور جانا کہ یہ شخص سادھو کے لباس میں کسی دیوتا کا اوتار ہے فی الحقیقت بھگوت بھگتوں کا قاعدہ
مستمرہ ہے کہ جو کوئی اونکے ساتھ بدی کرے وہ ہرگز اپنی نیکی اور سادھتا سے دریغ عنایت کا نہیں کرتے جسطرح بدی
سے سوامین جی کا ارادہ روانگی سمت اپنے مسکن کے ہوا راجہ مذکور نے قدموں پر سر جھکا کر عرض کیا کہ یہ دیس بہ برکت قدوم
میمنت لزوم آپ کے کچھ ایک بھگوت کی طرف رجوع ہوا ہے اگر آپ چلے جاوینگے تو پھر سب لوگ بیمکھ ہو جاوینگے چندے اور
کرپا کریں اور بعد ازاں خود جا کر پدماوتی جی کو لے آیا اور راج محل میں مقیم کرا کر رانی کو واسطے خدمت کی تاکید بلیغ کی
اوس رانی کا بھائی مر گیا تھا اور عورت اوسکے ساتھ ستی ہوئی تھی رانی مذکور نے ایک روز روبرو پدماوتی جی کے
فخریہ اور تعجبات کے ساتھ ذکر اپنے بھائی اور بھاوج کا کیا پدماوتی جی سنکر ہنسی اور رانی نے جو سبب خندہ کا پوچھا
تو جواب دیا کہ جسم کا جلا دینا شوہر کے از قاعدہ محبت کے از بس بعید ہے اصل محبت اور عشق وہ ہے کہ بمجرد خبر مرگ
اپنے شوہر کے اوسیوقت جان نثار کرے یعنی اپنے پران چھوڑ دیوے رانی نے کہا کہ اس زمانہ میں تو ایسی ستی آپ ہی ہیں
اور دریے امتحان ہو کر راجہ سے درخواست کری کہ سوامین جی کو ایک روز باغچہ میں لیجاؤ اور شہر میں مشہور کر دو
کہ سوامین جی مر گئے راجہ نے اوس رانی کو سمجھایا کہ ایسا خیال ناقص جسمیں میری صاف گلو تراشی ہے بھولکے بھی کرنا
نہ چاہیے لیکن جب عورت کی جانب سے چند بار ابتدا ہوا اور ناراض ہونے لگی تو مجبور ہو کر حسب درخواست اوسکے
عمل کیا رانی مذکور باستماع خبر فوت سوامین جی کے پدماوتی جی کے پاس آئی اور ملول ہو کر گریہ وزاری کرنے لگی
پدماوتی جی نے کہا کہ کسواسطے گریہ وزاری کرتی ہو سوامین جی خوش و خرم ہیں رانی مذکور شرمندہ ہوئی اور
دس بیس روز کے بعد پھر اوسیطرح شہرت کرائی پدماوتی جی نے سمجھا کہ رانی دریے امتحان ہے رانی کی زبان سے
وہ خبر سنکر فی الفور پران چھوڑ دیے یہ حال دیکھکر رانی اور راجہ کا رنگ سفید ہو گیا اور راجہ کو اسقدر غم اور
رنج ہوا کہ زندگی تلخ ہو گئی اور واسطے اپنے جلنے کے چتا طیار کرائی سوامین جی کو یہ خبر پہونچی اور اوسیوقت آئے دیکھا کہ
راجہ مثل مردہ کے شدت غم و رنج سے واسطے جلنے کے تیار ہے بہت سمجھایا لیکن راجہ کو اسقدر خجالت و ندامت ہوئی
کہ کچھ نہ سمجھا اور دست بستہ گذارش کیا کہ مہاراج میرا جلنا اور مرنا واجب ہے ایسا مہاپاپی ہوں کہ جو اوپدیش
آپ نے کیے تھے اوپر لوغاک ڈالی اور آپکی ستری کے قابو میں ہو کر بانی مبانی مرگ پدماوتی جی اپنی والدہ کا ہوا میری
عقل جاتی رہی اور بھگوت اور سوامین سے بیمکھ ہو گیا ایسے شخص کی زندگی بدتر از ہزار موت سے ہے

سوامین جی نے دیکھا کہ بلا زندہ ہوئے پدماوتی جی کے زندگی راجہ کی امر محال ہے اشٹ پدی گیت گوبند کے گائے کہ پدماوتی جی اُٹھ بیٹھی اور آلاپ مین شامل ہوئی اگرچہ پدماوتی جی زندہ ہو گئی لیکن راجہ کی ندامت رفع نہوئی ہر چند لوگون نے سمجھایا مگر ویسا آپ کٹھات رہا القصہ سوامین جی اوسکو بہت بخوبی فہمایش کر کے اپنے وطن یعنی موضع کندبلا مین چلے آئے اوس گانون سے گنگاجی اٹھارہ کوس تھی ہر روز واسطے اشنان کے جایا کرتے تھے جب ضعیف ہوئے تب گنگاجی نے سمجھایا کہ اب ہر روز تکلیف کرنی ضرور نہین جیدیوجی نے کہا نیم نہ چھوڑا جائیگا گنگاجی نے فرمایا اگر تم آنا نہین چھوڑتے تو ہم تمھارے آسرم مین آتی ہین جیدیوجی نے پوچھا کہ کسطرح اور کب آپکا آنا معلوم ہوگا گنگاجی نے جواب دیا کہ ہماری پہچان یہ ہے جس روز کمل شگفتہ دیکھو اوس روز یقین کرنا سو حسب وعدہ گنگاجی کا پرواہ انکے آسرم کے نیچے جاری ہوا اور ابتک جاری ہے اور بنام جیدیوجی گنگا مشہور ہے

تلسی داس جی کی کتھا

گسائین تلسی داس جی کو مصنف بھگت مال نے بالمیک رکھیشر کا اوتار لکھکر لکھا ہے کہ جسطرح بالمیک رکھیشر نے تریتا جگ مین سو کروڑ راماین تصنیف کر کے جگت کا اودھار کیا اور ایک ایک حرف اوس راماین کا برہم ہتیا وغیرہ مہاپاتک اور پاپونکا دور کرنیوالا ہے اسیطرح گسائین جی موصوف نے کلجگ مین اوتار لیکر بھاکھا مین چترسریم امرت کا سمندر بہایا کہ جسکی بدولت سنسار سمدر واسطے اوترنے کے گئوپد جل سے بھی کمتر ہو گیا یا ایسی برم پوتر گنگا ہے کہ ہر ایک شخص اور ہر ایک قوم کو ہر جگہ ہر وقت حاصل ہے علاوہ از بیان مصنف بھگت مال کے چند مقامات تحریری دیگر اشخاص سے بالمیک اوتار ہونے گسائین موصوف مین کوئی مقام شک کا نہین اور قیاساً معلوم ہوتا ہے کہ جو اثر رکھیشرون کے کلام کو ہے وہی بلکہ اوس سے بھی زیادہ گسائین موصوف کے کلام اور تصنیف کو ہے اگر رکھیشر کا اوتار نہ ہوتے تو اسقدر اثر نہ ہوتا اور بھاگوت دھرم پر چار کے نشہا مین ذکر ہوا کہ جب دھرم مین کمی آتی ہے تو بھگوت اور پہلے آچارج یعنی رکھیشر واسطے رواج دھرم کے اوتار لیتے ہین تو اوس قاعدہ کی رو سے بھی بالمیک اوتار ہونا ثابت ہے اگرچہ تصانیف گسائین ممدوح کی بکثرت ہین بلکہ تمام عمر اونکی بھگوت چرترون کی کیرتن مین گذری لیکن چودہ رامائن یعنی چوپائی سد کہ جو ہر ملک و ہر قوم مین مشہور و معروف ہے و بنے پترکا و کبتاولی و گیتاولی و دوہاولی و رام شلاکا و ہنومان ناٹک و جانکی منگل و پاربتی منگل و کرکا چھند و پروا چھند و دوہرا چھند و چھپا چھند و دیگر شائق و اوپاسک کو ہر ایک جگہ بستی مین بھگوت بھگتون کی زبانی تحقیق ہوا اور تجربہ بخوبی ہو گیا ہے کہ جو کوئی نیم کیکے ہر روز کسی رامائن کا پاٹھ کرتا ہے بیشک سری رگھنندن سوامین کے چرنون مین محبت ہو جاتی ہے اور امتحان ہوا ہے کہ رامائن پاکا یعنی فصل کے آخیر مین جس کام کے واسطے جو پھل ہونا اوسکے پڑھنے سے لکھا ہے چند روز کے پاٹھ کرنے

चौपाई १ विनयपत्रिका २ कवितावली ३ गीतावली ४ दोहावली ५ रामशलाका ६ हनुमानबाहुक ७
जानकीमंगल ८ पार्वतीमंगल ९ किरकांछंद १० बरवांछंद ११ रोलाछंद १२ झूलना १३ सकलाप्रमोदमाल १४

سو وہ مطلب بیشک و بیشبہ حاصل ہوتا ہی رام شلاکا پرتاپ دیکھنی مین آیا کہ جب قاعدہ مندرجہ اوسکو جو کوئی فال
اوسمین دیکھتا ہی جو امر کہ شدنی ہی مطابق اوسکی دوہرہ ایسا حکم قاطع کا نکلتا ہی کہ کبھی خلاف نہین ہوتا اگرچہ سنسکرت
مین تصنیف کرسکتے تھے اکثر چوپائی بند راماین و بنی پترکا وغیرہ مین اشلوک و ڈنڈک سنسکرت لکھی ہین مگر اس زمانہ کے
لوگون کو اوس سی بہرہ دیکھا اور اودھار اونکا مدنظر ہوا اسواسطے بھاکھا مین تصنیف کری کہ فیض عام ہر ایک
کو ہووی اور اسی سبب سی سب پنڈتان شہر کاشی اور خود شیو جی مہاراج اور بھگوت نی منظور اور مقبول کرکے مثل
بھاگوت وغیرہ پورانون کے ادھکار بیاس گادی کا عنایت فرمایا یعنی جب چوپائی بند رامائن گسائین جی تصنیف
کر چکے تو سب پنڈتان کاشی کی سبھا ہوئی اور اول سی آخر تک بغور سب نی پڑھا سب مطالب اوسکی موافق بید اور
سوترون کی اور گیتا وغیرہ شاسترون کو پایا سب نی دستخط اپنی کردیئی بعض پنڈتان نی بسبب کسی تعصب کی جو تکرار کیا تو
یہ قرار پایا کہ اگر بسویسر ناتھ جی جو مالک تمام کاشی پوری کی ہین منظور کرلیوین تو ہمکو منظور ہی چنانچہ مندر بسویسر ناتھ جی
مین ایک سنگھاسن پر سب پوران وغیرہ رکھکر سب سی نیچی رامائن کو رکھہ دیا بعدہ روبروی سب پنڈتون کی جو مندر
کھولا تو یہ رامائن سب پستکون سی اوپر پائی اور دستخط منظوری کی ثبت دیکھی سو یہ رام چرتر امرت ہر ایک کو بلا محنت
و خرچ حاصل ہوسکتا ہی جس کسیکو عذاب جنم مرن سی چھوٹنا اور زندگی جاوید کی تمنا ہو نوش کری گسائین جی موصوف
براہمن قنوجیہ تھی بایام خانہ داری اپنی استری سی محبت زیادہ رکھتی تھی یہانتک کہ لحظہ کو اوسکی علحدگی گوارہ نہوتی
ایک روز وہ واسطی ملنی اپنی والدین کی چلی گئی گسائین جی تاب مفارقت کی نہ لاسکی اور اپنی سسرال مین پہونچی
استری نی بباعث شرم کی گسائین جی سی غصہ ہوکر کہا کہ یہ جسم استخوان و گوشت پوست وغیرہ کا ناپایدار ہی سری رگھنندن
सवामين نت निर्विकार
سوامین نت نروکار برہم مین کسواسطی محبت نہین کرتی کہ دنیا اور دین دونون حاصل ہون گسائین جی کو کہ پنڈت
اور گیان وان تھی اور کسی سنسکار سی وہ گیان جسطرح آگ کی انگارہ پر راکھہ آجاتی ہی پوشیدہ ہو رہا تھا گیان اور
بیراگ اوسیوقت پیدا ہو گیا اور کاشی جی مین آکر سری رگھنندن سوامین کی بھجن کیرتن مین مصروف ہوئی اور
اور ایسا نیم و برت سری رگھنندن کی تصور کا ہوا کہ دن رات اسی رس مین مگن رہتی تھی واسطے سیوا پوجا کی بھگوت
مورتی کا استھاپن کرلیا لیکن ہروقت تمنا یہ رہتی تھی کہ بھگوت کی ساکچھات درشن ہون واسطی رفع حاجت کی
جو جنگل کو جایا کرتی تو پانی باقیماندہ طہارت کا ایک جگہہ ڈال دیا کرتی وہان ایک بھوت رہتا تھا اور اوس پانی سی
اوسکی تشنگی دور ہوتی تھی اوسنی ایک روز گسائین جی سی خوش ہوکر کہا کہ جو کچھہ تمکو خواہش ہو بیان کرو گسائین جی نی
فرمایا کہ اول خود تو اس ناپاک جسم سی رہا ہو اوسنی کہا کہ یہ طاقت مجکو حاصل نہین الا تمھاری کام براری کرسکتا ہون

گسائین جی نے فرمایا کہ رگھونندن سوامین کو درشن کرا دو بھوت نے کہا کہ یہ بھی طاقت نہین رکھتا لیکن ہنومان جی
کو درشن کی تدبیر بیان کرسکتا ہون اور وہ یہ ہے کہ فلان جگہ کتھا رامائن کی ہوتی ہے اور ہنومان جی سب سے
پہلے بصورت کریہ و متنفر کہ سکو اوس سے خوف و نفرت ہو کتھا مین آتے ہین اور سب سے پیچھے جاتے ہین گسائین جی جب
اوس نشان کے کتھا مین گئے اور ہنومان جی کو شناخت کرلیا جب کتھا اوٹھی تو پیچھے ہوئے اور جنگل مین پہونچکر
چرنون مین لپٹ گئے ہنومان جی نے بہت چھپایا لیکن گسائین جی نے چرن نہ چھوڑے اور عرض کیا کہ ایسے کرپال کو پاکر
کب چھوڑ سکتا ہون ہنومان جی خوش ہوئے اور ساکھشات درشن دیکر ارشاد فرمایا کہ کیا تمنا ہے بیان کرو عرض کیا
کہ سری رگھونندن سوامین انوپ روپ سروشٹی کو درشن چاہتا ہون ہنومان جی نے چترکوٹ مین درشن ہونیکا وعدہ کیا
گسائین جی بہزار جان و تمنا چترکوٹ مین آئے اور حسب وعدہ منتظر ہے ایک روز اوس سروپ کے درشن ہوئے کہ سری
رگھونندن سوامین شیام سندر راجکمار کے سروپ کو لباس تکلف پہنے ہوئے اور دھنش بان کسے ہوئے زرق برق کے
ساتھ گھوڑے پر سوار اور لچھمن جی گورمورتی ویسی ہی آرایش کے ساتھ ہمراہ ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا اوڑائے جاتے ہین
اگرچہ سوامین کی مورتی دل اور آنکھون مین سما گئی لیکن یہ جانا کہ یہ سوامین ہی ہین اون کے بعد ہنومان جی آئے
اور گسائین جی سے پوچھا کہ درشن کیے گسائین جی نے عرض کیا کہ دو راجکمار سوبھایمان البتہ دیکھے ہین ہنومان جی
نے کہا کہ وہی رام اور لچھمن تھے گسائین جی اوسی روپ کا تصور کرتے ہوئے اصلی مراد کو فائز ہوئے ایک ہتیارہ نے
اول رام نام لیکر کہا کہ ہتیارہ بھچھا دو گسائین جی کو تعجب ہوا کہ یہ کیسا شخص ہے اول رام نام لیتا ہے اور پھر اپنے
آپ کو ہتیارہ قرار دیتا ہے بولایا اور پریم سے ہو جانکر اوسکو اپنے ساتھ بھگوت پرشاد جمایا پنڈتان شہر کاشی نے
سبھا کری اور گسائین جی کو بولا کر پوچھا کہ بلا پرائشچت یعنی کفارہ کس طرح اوسکا پاپ دور ہوا گسائین جی نے
جواب دیا کہ شاسترون کو دیکھو کہ ایک دفعہ نام لینے کا کیا مہاتم ہے سو اس شخص کے زبان سے تو صدہا مرتبہ
وہ نام برآمد ہوا ہے بہرحال شاستر پر اعتقاد واجب ہے اور اگر اعتقاد نہین تو گیان کا اندھیرہ دور نہین ہوسکتا
پنڈت مذکور اگرچہ لاجواب ہوگئے اور نام مہاتم اور شاسترون کو تسلیم کیا لیکن بسبب اپنی بد اعتقادی کے کہنے لگے
اگر شیو جی کا ناندیہ اس ہتیارہ کے ہاتھ سے بھوجن کر لیوے تب ہمکو یقین ہو گسائین جی نے قبول کیا اور بھگوت پرشاد
کا تھال ناندیہ کے روبرو رکھکر کہا کہ اگر رام نام کے کہنے سے گناہ اس شخص کے رفع ہوگئے ہین تو اس پرشاد
کا بھوگ لگاؤ ناندیہ نے اوس مہاپرشاد کو بھوگ لگایا اور سب پنڈت خجل اور شرمندہ ہوکر رام نام مہما
اور گسائین جی کی بھگتی کے معتقد ہوئے ایک رات گسائین جی کے مکان پر چور واسطے چوری کے آئے

رگھنندن سوامین نے دیکھا کہ صبح کو میرا بھگت سوا کس چیز سے کریگا اور بھوگ وغیرہ کہاں سے لگاویگا اسواسطے
خود دھنش بان لیکر واسطے حفاظت کے موجود ہوئے جسطرف کو چور واسطے اندر جانے مکان کے ارادہ کرتے اسیطرف
خود بدولت تیرکمان سے اونکو ڈراتے تھے تمام رات گذر گئی اور چور چوری نہ کرسکے صبح کو وے چور گنسائین جی کی
خدمت مین حاضر ہوئے اور پوچھا کہ مہاراج وہ سیام سندر کشور مورتی پرم سوبھایمان منوہر کون ہے کہ رات کو
آپکے مکان کی حفاظت کرتا ہے گنسائین جی سب حال سنکر بھگت بتسلتا اور کرپالتا کے پریم مین مگن ہو گئے
اور بہت خیال اس بات کا کہ بھگوت کو رات بھر بسبب دولت و اسباب کے تکلیف شب بیداری کی ہوئی مضطرب
اور بیقرار ہوکر زار زار رونے لگے اوسیوقت سب اسباب خیرات کر دیا اور کچھہ اپنے پاس نہ رکھا چور یہ حال دیکھکر
بعد ترک خانمان بھگوت سرن ہوئے اور کرتارتھہ ہو گئے ایک براہمن کی استری واسطے ستی ہونے کے ہمراہ جنازہ
شوہر کے جاتی تھی اوسنے گنسائین جی کو پرنام کری گنسائین جی کی زبان سے نکلا کہ سوہاگ وتی عورت نے کہا کہ مہاراج
میرا خاوند مر گیا اور یہ کنیز واسطے ستی ہونے کے جاتی ہے سوہاگ کہاں ہے گنسائین جی نے بعد تامل فرمایا کہ اگر بھگوت
بھگتی مع قبائل قبول کرے تو بھگوت کو سب کچھہ طاقت ہے چنانچہ سب نے بھگوت بھگتی اختیار کی اور وہ براہمن
زندہ ہوگیا جب یہ معجزہ و دیگر حالات اسی قسم کے مشہور عالم ہوئے تو بادشاہ وقت کو خبر پہونچی ایک معزز بھیجکر انکو بعزت
و اکرام سے بلایا اور تعظیم و تواضع کے ساتھہ پیش آیا اور اونچے سنگاسن پر بٹھلا کر بشیرین کلامی بولا کہ آپ کے
معجزات مشہور ہین کچھہ دکھلاؤ گنسائین جی نے فرمایا کہ سواے سری رگھنندن سوامین کے معجزات و کرامات وغیرہ
کچھہ نہین جانتا اور نہ کچھہ ایسے مزخرفات سے کام ہے بادشاہ نے کہا کہ اپنے سوامین کے ہی درشن کرادو
اور یہ کہکر قید کر دیا گنسائین جی نے ہنومان جی کو یاد کیا اوسیوقت ہنومان جی کی فوج موجود ہوئی اسقدر کہ
ہر یک کنگورہ قلعہ پر اور سب مکانات مین سواے بندرون کے اور کچھہ نظر نہین آتا تھا سپاہیان [illegible]
بادشاہ بسبب خوف اور زد و ضرب کے ہاے ہاے کرتے بھاگے اور بیگمات کا یہ حال ہوا کہ کوئی تو مکان کے
اندر جا گھسی اور کیواڑ بند کر لیے کوئی خوف سے بیہوش ہو گئی کسی نے آنکھہ بند کر لی کسی کے جو پارچہ
بندرون نے پھاڑ ڈالا تو بسبب برہنگی کے روتی تھی غرض کسیکو کوئی جگہ پناہ کی نظر نہین آتی تھی بادشاہ
مسطور جب چارپائی سے اولٹا گیا تب ہوش مین آیا اور اوس ہنگامہ حشر کو دیکھکر آنکھین روشن ہوئین
بحواس اور مضطرب گنسائین جی کی سرن ہوا اور قدمون مین سر رکھکر التجا کری کہ اب یہ تمام خلقت
آپ کے [illegible] ہے رحم کرکے امان بخشو گنسائین جی نے از راہ کرپا و دیالتا کے ہنومان جی کو

تبتی کری کہ اوسیوقت ہنومان جی کی فوج انتردھیان ہوگئی اور بادشاہ کو اجازت دی کہ اب یہ مکان رکھنا تمہی
کا ہوا انکے واسطے کوئی اور مکان تجویز کر لیوی چنانچہ بادشاہ نے اوسیوقت اوس مکان کو چھوڑ دیا اور آجتک
کوئی وہان نہین رہتا گسائین جی کاشی کو تشریف لیگئے اور ایک شخص مخالف بھگتان نے کوئی منتر واسطے مارنے گسائین جی کے چلایا
گسائین جی نے جواب اوسکی ایک پد مین کچھ ذکر بخدمت شیوجی مہاراج کی لکھا کہ اوسکا منتر جب کچھ نکر سکا بلکہ
وہ شخص نادم و پشیمان ہوا پھر گسائین جی برندابن مین آئے اور نابھاجی مصنف بھگت مال سے ملاقات کرکے
اور اونکی تصانیف کو سنکر بہت خوش ہوئے یہ بات جو مشہور ہے کہ گسائین جی نے مدن گوپال جی کے
درشن کرکے یہ کہا تھا کہ جب دھنش بان دھارن کروگے تب ڈنڈوت کرونگا یہ شہرت محض غلط اور بیہودہ
ہے کیواسطے کہ گسائین جی نے رامائن و بنے پترکا وغیرہ اپنے گرنتھون مین قطع نظر سب دیوتاؤن سے پاپی
اور دشٹ لوگون تک کو ڈنڈوت کری ہے بلکہ تمام جہان کو رام روپ جانکر پرنام کیا ہے سیا رام مے سب جگ جانی
کرون پرنام جوری جگ پانی ہے پس کب خیال مین آتا ہے کہ بھگوت کے سامنے گسائین جی نے وہ استدعا کیا ہو
اصلیت اوس شہرت کی یہ ہے کہ بموجب قاعدہ شاستر کے معمول ہے کہ اوپاسک جب دیوتا کے مندر مین جاتا
ہے اپنی اشٹ کا تصور کیا کرتا ہے سو گسائین جی جب مدن گوپال جی کے سامنے گئے اور پریم سے مورتی
کو دیکھا تو سری رگھنندن دھنش بان دھاری تصور کرکے ڈنڈوت کری چونکہ گسائین جی بھگت صادق
اور پریمی تھے اسواسطے مدن گوپال جی نے بھی جیسا تصور اونکے تھا ویسا اونکو دکھایا اور جبتک گسائین جی
سامنے رہے دیگر درشن کرنیوالون کو بھی دھنش بان دھاری نظر آئے اور لوگون نے کہا کہ مرلی کو دھنش بان
کا ہو جانا عجب خواہش گسائین جی کے جانا اسواسطے وہ شہرت ہوگئی اور کسی نے ایک دوہرہ بھی بنا لیا ایک
شخص نے برندابن مین گسائین جی سے یہ سوال کیا کہ سری کرشن پورن برہم اور اوتاری ہین اور رگھو
باون پرسرام رگھنندن سو اوتار وغیرہ سب اوتار اس اوتاری کی انس اور کلا سے ہین تم سری کرشن
مہاراج کی واسطے اوپاسنا نہین کرتے گسائین جی اگرچہ اس سوال کا جواب بموجب بید سمرتی و رام تاپنی و
واگست سنگھتا و رام ادیپ نشد وغیرہ شاسترون سے ایسا دیسکتے تھے کہ اوسکا قول منسوخ ہو جاتا لیکن چونکہ
آچارج سے ہمہ دان تھے اور دستور ہے کہ آچارج کسی کا اعتقاد کسی دیوتا سے کم نہین کرتے بلکہ جس دیوتا مین جسکی
اعتقاد ہوتا ہے بموجب گواہی شاسترون کے زیادہ کر دیا کرتے ہین اور اوتار آچارجون کا بڑائی اور دھار لوگون کو ہے
نہ برام فصل اسواسطے گسائین جی نے عقد اوسکا سری کرشن مہاراج سے ضعیف کرنا مناسب سمجھکے بموجب اصول بھگتی مارگ کی

ایسا معقول جواب دیا کہ اوسکا اعتقاد بنا رہا اور لاجواب ہوگیا اور وہ یہ ہی کہ ہماری طبیعت شری رام چند دسرتھ نندن کو خوبصورت نازک بدن منوہر مورتی پریم سوبھا یمان دیکھکر لگ گئی ہی کہ نہین چھوٹتی اگر بقول تمھارے کچھ الیشرتا بھی اونکو ہی تو نعم المراد و مزید بر آن ۞ کتھا ۵ सूरदास سورداس جی کی تصانیف کو سنکر ایسا کون ہی کہ جسکا دل پریم سے نہ اوبلے اور سر نہ ہلجاے جسمین لطف اور مضمون اور حرف کی نشست اور انہراس اور محبت یعنی بھگوت کے عشق کا نباہ اور معنی صاف اور سنجیدہ اور قافیہ تنگ اور شگفتہ از بس ہین اور بھگوت نے جو چرتر کیے ایسے مفصل بیان کیے کہ غیب دانی تصور کرنا چاہیے یا بھگوت نے خود عکس اور پرتوہ اون چرترون کا اونکے دل مین ڈالدیا تھا بھگوت کے جنم اور کرم اور گن اور روپ ایسے ظاہر کیے کہ جو اونکو پڑھتا ہے یا سنتا ہے بالضرور بدہ نرمل اور دل صاف ہوکر بھگوت پرا ہین ہوجاتا ہے اور وہ جو بھگوت سری کشن مہاراج کے رشتہ دار قریب و مشیر تدبیر و مصاحب و دوست تھے اونکا اوتار داخل اسٹ چھاپ کے ہین اگرچہ سورداس جی کی دلی رغبت بھگوت کی بال چرترون مین تھی کسواسطے کہ کشن سوامین سنپردا مین تھے لیکن سرنگار نشٹھا مین اور سکھا بھاو کا پریم بھی از بسکہ سورساگر سے ظاہر ہی جہاں سورداس جی اور سورساگر کی کس سے بیان ہوسکتی ہی کہ جنکی کرپا سے ہزارون گنہگار سدھ اور بھگوت بھگت ہوگئے اونکا ارادہ تھا کہ سوا لاکھ کشن پد مین بھگوت چرترون کا کیرتن کرین لیکن جب ہفتاد و پنجہزار تصنیف کرچکے تو پرم دھام کو چلے گئے بھگوت نے کہ ہمیشہ ستنکلپ اور عہد اپنے بھگتون کا پورن کیا ہی مابقی کشن پد خود تصنیف کردیے اور بھوگ از نام سورشیام مندرج کیا خانخانان وزیر اکبر بادشاہ نے کہ اوسکو علم سنسکرت اور بھاکھا مین دستگاہ تھی اور خود بھی شاعر تھا پد سورداس جی کے جابجا سے تلاش کرکے جمع کیے اور ایک اشرفی فی پد مقرر کردی اکثر لوگ بطمع زر خود تصنیف کرکے اور مقطع مین نام سورداس جی کا لکھکر لیگئے جو کثرت آمد کشن پدون کی ہوئی تو یہ تجویز کی کہ ایک پد سورداس جی کا بجاے وزن کے رکھ لیا اور پد آمد جدید اوس کے ہموزن کرنا شروع کیا جو پد تصنیف سورداس جی کا ہوتا تھا باوجود سبک ہونے کاغذ اور کمی اشعار کے ہموزن ہو جاتا تھا اور اگر کسی غیر شخص کا تصنیف کردہ ہوتا تھا تو باوجود گرانی کاغذ و طوالت اشعار کے سبک اوترتا تھا اسیطرح امتحان کرکے سورساگر طیار کیا بعض کی یہ روایت ہی کہ بادشاہ مذکور نے سورساگر جمع کرایا اور سوا لاکھ کشن کی نوبت پہونچی امتحان یہ کیا کہ آگ مین سورساگر کشن پد ڈالدیے جو کشن پد کہ مصنفہ سورداس جی کا تھا وہ بجلائے مابقی جل گئے غرض دونون روایت سے جو راست ہو خالی از معجزہ سورساگر کے نہین

اگر روایت مذکورہ مشہور نہوتی تب کیا آفتاب پوشیدہ رہتا ہی سور ساگر کو بھگوت نی وہ معجزہ اور پرتاپ بخشا ہی
کہ ایک ایک حرف اوسکا مثل منتر کے ہی * کتھا नंददास نند داس جی ولد چندر داس قوم براہمن
ساکن رام پور بھگوت بھگت پرسیا مشہور و معروف ہین سوای بھجن و کیرتن بھگوت کے اور کچھہ کام نہ تھا
تصانیف اونکی مثل پنچ ادھیایی و رکمنی منگل و دوم اسکندہ و نام مالا و انیک ارتھہ و دان لیلا
و مان لیلا وغیرہ و ہزار ہا و ہزار ہا شبد مثل اونکی بھگتی کی تمام زمانہ مین مشہور ہین شاعران کا
وصف انکی شاعری مین یہ مقولہ ہی کہ اور سب گھڑیا اور نند داس جڑیا یعنی مرصع کار مضامین باریک
صاف و شستہ اس لطف اور خوبی کی ساتھہ ہین کہ خواہ نخواہ بھگوت پریم سی دل اوگتا ہی بھگتان اچھا پ
مین انکی شمار ہی اور اشٹ چھاپ کی نام بموجب تلسی شبد ارتھہ پرکاش گرنتھہ مصنفہ گوپال سنگہ جی کی یہ ہین
سور داس کرشن داس پرمانند کنبھن داس یہ ہر چہار صاحب چیلہ سوامین بلبھہ آچارج جی کے ہوئے
कुम्भनदास परमानंद कृष्णदास सूरदास
چھیت سوامین نند داس گوبند داس یہ ہر چہار صاحب چیلہ بیٹھل ناتھہ جی خلف
गोविंददास नंददास छीतस्वामी चतुर्भुजदास
بلبھہ آچارج جی کے غرض ہر ہشت صاحب بلبھہ کل سے فیضیاب ہوئے گرنتھہ ہاے مصنفہ اونکے
متھرا برنداین اور خصوص گوکل مین شائق اور اوپاسک کو بآسانی مل سکتے ہین * کتھا चतुर्भुज
چتربھج جی بھگوت بھگت پریم رسیک ہوئی برنداین باس کرکے بھجن اور کیرتن مین مصروف رہتے تھے
ہر روز بہاری جی کی مندر مین ایسی پریم اور بھاو سے نرت کرتے اونکی حالت دیکھکر اور لوگ بھی محو
ہوجاتی ایک روز بحالت نرت لنگوٹی کھل گئی اوسوقت یہ خیال ہوا کہ اگر جھانجھہ کا بجانا بند کرکے
لنگوٹی درست کرتا ہوں تو بسبب بند ہونی تال کی ناز کی (ی) پریم سبھا ٹھاکر سوامین کا خوف ہی اور
اگر نہین درست کرتا تو لوگ قہقہہ کرینگے یہ خیال ہو اہی تھا کہ بھگوت نرت اور کیرتن کی رسک نے
دو ہاتھہ چتربھج جی کی جسم مین اور پیدا کردی اور ان ہاتھون سے چتربھج جی نے لنگوٹی اپنی درست کرلی اور
تال جھانجھہ کا بنا رہا یہ حال دیکھکر چتربھج جی کی بھگتی پر اور خود بدولت کی کرپالتا اور رسکتا پر سب کو اعتقاد ہوا
کتھا मथुरादास متھرا داس جی چیلہ پرسمان جی بھگوت بھگت دھرم مین سادھان صابر نیک اطوار
متحمل ہوئی بھگوت نند نندن مہاراج کا اعتقاد کامل اور بھگوت کا زور اور طاقت رکھتے تھے بھگوت
سوامین مین یہ محبت تھی کہ اپنے سر پر کلس پانی کا رکھکر لاتی اور اوس پریم اور بھگتی سے اس چترکا سر نگار
کیا کرتی کہ گویا انکا ہاتھہ واسطے روشن کرنی بھگوت چترا و را و سرج بھاو کی مثل آفتاب کی تھا اس چتر

یا کیرتن کرنے مین کبھی طمع نزدیک نہ آئی ایک دفعہ کوئی شخص بلباس لباسی سادھو کے وارد ہوا سالگرام جی کی
مورتی اوسکے پاس تھی کہ خود بخود سنگھاسن سے حرکت اور جنبش کرتی تھی جب شہر مین یہ کرامات اوسکی
مشہور ہوئی تو ایک چیلہ سوامین موصوف کا یہ حال دیکھ آیا اور سوامین جی نے درخواست قدم رنجہ
فرمانے کی کری سوامین جی کہ ہمہ دان تھے اوسکے سحر اور حال سے واقف ہو گئے اور وہان جانے سے
انکار کیا بدین وجہ کہ شاید مورتی حرکت سے بند رہے اور اوس شخص کو رنج ہو لیکن اوس چیلہ نے قدم پکڑکر
استبداد کیا لاچار تشریف لیگئے اور بفور اونکے پہونچنے کے وہ مورتی حرکت سے باز رہی ہر چند اوس ساحر نے
تدبیرات کری لیکن کچھ پیش رفت نہ ہوا اور سوامین جی کے سبب سے اپنی کرامات کا موقوف ہونا جانکر موٹھ
منتر واسطے مارنے سوامین جی کے چلایا لیکن وہ منتر کچھ نہ کرسکا اور واپس ہو کر اوسی ساحر کو لپٹ گیا جب
وہ مثل مردہ کے ہو گیا تو سوامین جی کو رحم آیا اور زندہ کر دیا ساحر مذکور نے یہ پرتاپ بھگوت کا جو دیکھا تو
معتقد ہوا اور سوامین جی کا چیلہ ہو کے بھجن اور سیوا مین مصروف ہو گیا + کتھا सुखानन्दजी سکھانند جی
سنسار یعنی آواگون کا خوف دور کرنیکو اور بھگتی دان دینے کو یکتا اپنے عصر کے ہوئے تصانیف اونکی مثل گرو
منتر یا منتر شاستر کے مشہور و معروف ہین مقطع مین جہان اپنا نام مندرج کیا وہان بھگوت کا نام سکھ ساگر
لکھا جسطرح چند سکھی نے ہر ایک پد مین بعد اپنے نام کے بالکرشن نام اور میران بائی جی نے گردھر ناگر نام لکھا ہے
بھگوت گن اور چرتر اور کتھا کے بھجن کیرتن مین محبت کمال تھی اور سپریمی اسقدر تھی کہ ہر وقت بھگوت
پریم کا جل آنکھون سے جاری رہتا تھا بھگوت بھگت جو مثل کمل ہین اونکی خدمت اور پالن کرنیکے
واسطے مثل نرمل سرودر کے تھے + کتھا श्रीभट्ट سری بھٹ جی نے آنند کند برج چند مہاراج اور
برکھبھان کشوری کے بھجن سمرن کا ایسا سامان قوی اس جہان مین کر دیا کہ سنسار سمدر سے اوترنے کو
مثل کشتی کے ہے یعنی مادھرج اوپاسنا کے جو سوبھایمان چرتر پریا پریتم مہاراج کے ہین وہ اپنی تصانیف
مین اس فصاحت اور خوش کلامی اور خوبصورتی کے ساتھ بیان کیے کہ بالضرور دل نرم ہو کر نول کشور
اور نول کشوری مہاراج کے چرتر اور پریم مین مگن ہوتا ہے جنکا سوجس واسطے دور کرنے تاریکی دل اور شدائد تکلیف کے
مثل چندرمان کے ہے واضح ہو کہ تاریکی سے مراد اگیان کی ہے یعنی یہ نجاننا کہ ایشر کسکو کہتے ہین اور جیو کیا ہے شبہ
اس بات کا کہ جیو اور جسم علحدہ علحدہ ہین یا جیو کو ہی جسم اور جسم کو ہی جیو کہتے ہین سنسار کیا چیز ہے اور مایا کیا ہے
تکلیفات کا مطلب جنم لینے اور مرنے سے تاپیکی وغیرہ مذکورہ بالا سری بھٹ جی کی سوجس اور چرترون سے

دور ہو جاتی ہی + کبت ۱۱ वर्द्धमानवंगल بردھمان وگنگل ہر دو برادر پسران بھیشیم بھٹ پرم بھگت اور بھگتی کو ستند
کرنیوالی ہوئی بھگوت چرتر اور شری مدبھاگوت کی کیرتن کا دریا جاری کرکی اس جہان کو نرمل اور گناہون سی
پاک کر دیا بھگوت بھگتون سی اسقدر محبت کہ ہر وقت اونکی ہجوم اور ست سنگ مین رہتی تھے شری جسودھا نندلال
مہاراج کی بھجن و سمرن سی عشق تھا اور عاجز اور محتاجون پر رحم + کبت ۱۲ कृष्णदास کرشنداس جی معروف
چالک کی تصنیفات چرچری چھند و بشن پد وغیرہ کی ایسے جہان مین مشہور و عالمگیر ہوئی کہ سمندر کی کنارہ تک
پہونچی جدا جدا اگیتھ ہر ایک چرتر مثل گوردھن چرتر و نیج ادھیای ور کمنی منگل و بھگوت بھجن بدھ وغیرہ کی
تصنیف کیی شعر مین بعد اپنی نام کی گرراج دھرن نام بھگوت کا مندرج کیا کرتی تھے اور بھگوت بھگت جو ان کی
طالب ہین کو ہین اونکو سکھ دینیوالی مثل ابر کی ہوئی بیشک لوگون کو بھگوت سنمکھ کرنی کو واسطے انکا اوتار ہوا
کبت ۱۳ नारायण نارایین مصر نوالانبس مین پرم بھگت ہوئی بھاگوت کی کیرتن مین تو مادر زمانہ نے
ایک انکو ہی پیدا کیا مطلب اسکا یہ ہی کہ بدرکا شرم کیوارن خود سکھدیو جی نی بھاگوت اونکو پڑھائی لیس یکتا ہونا
ثابت ہو گیا کہ خاص سکھدیو جی سی بھاگوت کا پڑھنیوالا سوای اونکی دوسرا کوئی اور نہین ہوا جنکی پاس
بھگوت بھگتون کا سماج ہمیشہ رہتا تھا اور دس طرح کی جو بھگتی ہی اسکے عامل اور مخزن تھی تنتر شاستر اور
بید اور پوران وغیرہ کو بخوبی سمجھ اور بچار کر اوسکا مطلب اور خلاصہ وہ تحقیق اور انتخاب کیا کہ جو برہسپت اور
شکدیو اور سنکادک اور بیاس اور نارد وغیرہ کی مقبول اور منظور ہوئی بالیوہ یعنی امرت کی برابر جنکی دلبستگی
اور واقفیت تھی اور گنگا کی برابر جنکا درشن تھا اتپاک جنکی پرم پوتر جسکا سائبان و اسطی دور کرنی دھوپ آواگون
کی جہان پر تنا یا ہوا ہی سہرمالیوہ لفظ لکھنی سی مطلب اصل مصنف کا یہ ہی کہ خود نارایین مصر کی زندہ جاوید ہونی
مین کچھ شک ہی نہین لیکن بھگوت چرترون کا آب حیات جس شخص نی انسے نوش کیا یعنی بھاگوت کو انکی زبان سے
سنا یا کچھ اوپدیش پایا تو وہ بھی بالضرور زندہ جاوید ہو گیا + کبت ۱۴ कमलाकर کملاکر بھٹ جی پرم بھگت اور پنڈت
شاستر ون کی جاننیوالی ہوئی اور پاسنا شاستر کی تو ویجا تھی کہ مخالفین کو بحث مین فہم کرکی بھگوت بھگتی پر قائم کیا اور
مادہ سنپردا مین ایسی تھی کہ گویا مادھواچارج کا اوتار ہین مادھواچارج موصوف نی جو بھاگوت کی دگ بجی شرح
تصنیف کری ہی اوسکی موافق بھاگوت کا کیرتن اور بیان کیا کرتی تھی سب سمرتی اور پوران کی موافق بھگوت
کی سنمکھ بھگتی کی بزرگی اور مہما بیان کرکے خود علامت انکی دھارن کری اور بھگوت کے جو اوتار ہوئی سب کو
پورن اوتار سمجھا کسی مین کچھ فرق نہ کیا + کبت ۱۵ परमानंदजी پرمانند جی گو پکاؤن کے موافق بھگوت کے

عشق اور پریم مین محو اور مستغرق رہتے تھے سری برج کشور سوامین کو چہرہ بتصور عمر دوازدہ سالہ و شانزدہ سالہ
ایسی کیرتن کئی کہ مشہور و معروف ہین آور جو اونھون نے سوبھا اور خوبصورتی اور حسن اور لیلا نٹ ناگر مہاراج
کی نہایت پریم سے بیان کی تو کچھ تعجب نہین کہ وہ سوبھا جو تیرا انکو سمہای ظاہر و باطن کے روبرو تھی بھگوت کے
پریم اور تصور مین ایسے مگن رہتے تھے کہ ہر وقت آنکھون سے پریم کا جل جاری رہتا تھا اور آواز مین تغیر اور استادگی
سوی جسم کی ہر لحظہ ہوتی تھی سوبھا دھام مہاراج کی سوبھا مین بگہ ہوئے اور اوس رنگ مین رنگے ہوئے تھے اور
تصانیف مین بعد اپنے نام کو سارنگ لقب بھگوت کا اکثر تحریر فرمائے تھے انکی تصانیف بھگوت پریم کو از بس
بڑھاتی ہین اور ممکن نہین کہ بھگوت کے تصور اور دھیان مین طبیعت نہ لگے شٹ چھاپے مین انکی بھی شمار ہے ✦

نشٹہای ششم در بیان بھیکھ مشتمل کتھا ہشت بھگت

سری رگھنندن سوامین کے چرن کملون کی وچار بکیا کو ڈنڈوت کرکے جگت اوتار کو پرنام کرتا ہون جنسے یہ سوبھ
وغیرہ راجگان جگت اور دھرم کا اوپدیش بالکسنار سے پار ہوئے واضح ہو کہ واسطے حصول بھگوت کے
دو قسم کے لباس ہین ایک انتریہ یعنی اندرونہ کے بچار یعنی سوچنا اور سمجھنا سار اور اسار کا شٹراگ یعنی ترک کرنا
برمھا کے لوک تک کے لذائذ اور نعمات کا شم یعنی دل کا روکنا دم یعنی ضبط اور نیم کے ذریعہ سے محسوسات کو قابو مین
کرنا اپرتی یعنی دل کو پھیر اون لذائذ کی طرف نہ جانے دینا تتیکھیا یعنی برداشت دکھ سکھ نیک و بد وغیرہ کی
سردھا یعنی اعتقاد گورو کے قول اور بھگوت مین سمادھان یعنی بھگوت تصور کی سمادھی دوم لباس باہیہ
یعنی ظاہر مین کہ جنکو پنچ سنسکار کہتے ہین اول اوردھ پنڈر یعنی تلک دوم مدرا یعنی سنکھ چکر بھگوت ستروں کی
علامت جسم پر لگانے سوم مالا چہارم منتر پنجم نام اور یعنی بجای نام کے بچار بھی کہتے ہین اور یہ پانچون سنسکار
گرہستھی یعنی دنیادار ہو یا تارک دنیا سبکو واجب ہین کہ پدم پوران و مہابہارت و پراسر وغیرہ سمرتی و غیرہ
شاستر کے قول اس بات مین متفق ہین اور بید سمرتی کے خاص حکم ملتے ہین اسقدر فرق ہے کہ جو دنیادار ہین
اونکا نام اگرچہ بروقت سنسکار تجویز ہو جاتا ہے لیکن مشہور وہی رہتا ہے کہ جو بروقت پیدایش کے رکھا گیا تھا
اور جو گرہستھ یعنی خانہ داری سے علیحدہ ہو جاتے ہین اونکا نام وہ مشہور ہوتا ہے کہ جو بروقت سنسکار گورو نے
عنایت فرمایا لباس مدوحہ کی کیا مہما اور بزرگی لکھی جاوے کہ واسطے حصول بھگوت کے ذریعہ کامل سب سے
اول ہے پدم پوران مین لکھا ہے کہ جنکے گلے مین تلسی خواہ کمل کے پھلون کی مالا اور بھگوت

شستروں کا نشان ہاتھوں پر اور تلک پیشانی پر ہو ایسے بیشنو تمام جہان کو پوتر کرتے ہیں اگم ساتنتر کا حکم
ہے کہ جو صرف مالا دھاری بیشنو ہو یعنی لباس لباسی بیشنو کا رکھتا ہو وہ شخص برہما وغیرہ کو بھی پرستش
کے لائق ہو اور آدمیوں کی تو کیا حقیقت ہے پھر تنتر شاستر کا قول ہو کہ مالا اور تلک اور بھگوت شستروں
کے نشان جس شخص کے جسم پر موجود ہیں اگر وہ چانڈال بھی ہو تو بھی لائق پرستش کے ہے مہابھارت [illegible] بھیشم پرب
مین لکھا ہو کہ براہمن ہو خواہ چھتری خواہ بیش خواہ شودر جس کسی نے لباس مذکورہ بالا دھارن کیا ہو وہ
پوجا اور ڈنڈوت کرنیکے لائق ہے اور وہی سب کرموں کا عامل ہو اگر شودر بھی ہو تو ایسا ہو کہ براہمنوں کو
زمین پر ملنا مشکل ہو اور علی ہذا القیاس صدہا ہزارہا اشلوک ہیں اور کیوں نہ اسقدر مہما و بزرگی اس
لباس کی ہووے کہ بلا اسکے کوئی راہ واسطے مغفرت اور نجات کے نظر نہیں آتی فرض کیا کہ کسی نے بلا کسی سمپردا کے
بھجن کیرتن کا ارادہ کیا تو وہ بھجن کیرتن کس قاعدہ اور طریق سے کریگا یا تو یہ بات ہوگی کہ بسبب نہ ملنے
کسی طریق اور قاعدہ کے سب ارادہ بھجن وغیرہ کا چھوڑ دیگا اور اگر ارادہ مستقل اور مضبوط ہے تو بارے
بھٹکا بھٹکی کسی سمپردا کو قبول کریگا کسواسطے کہ جس قاعدہ اور طریق سے بھجن شروع کریگا وہ کسی نہ کسی
سمپردا سے متعلق ہوگا اور جب کہ کسی سمپردا کے متعلق ہوا تو بالضرور قواعد اوس سمپردا کے قبول کرنے پڑینگے اور
جبکہ قواعد قبول کیے تو سب سے اول قاعدہ سنسکار مذکورہ کا ہے اور سب بیشنو اور شیو و سمارت و شاکت وغیرہ
शाक्त स्मार्त शैव वैष्णव
اس بات میں متفق ہیں چنانچہ جسقدر رکھیشر اور بھگت تا برہما گذرے ہیں سب کو اول سنسکار گرو منتر اور دیکشا
ہوا ہو بلا منتر وغیرہ کے کسی کی مغفرت نہ آجتک ہوئی نہ آیندہ ہوگی اور شاستروں کا حکم عام ہر ایک جگہ پر ہے
اگر براہمن بالک کا سنسکار آٹھہ برس کی عمر میں اور چھتری کا گیارہ بارہ برس کا اور بیش کا سولہ برس کی عمر
میں نہ ہووے تو وہ اپنی قوم یعنی برن سے پتت ہو جاتا ہو یعنی گر جاتا ہو پس بہرحال سنسکار مذکورہ کا ہونا مقدم
اور واجب تر ہو اگر کسی کو یہ گفتگو ہو کہ ظاہری لباس بنانے سے کیا فائدہ ہوگا دل کا لباس درست کرنا چاہیے
تو واضح ہو کہ اولاً اس بات میں گفتگو اور دلیل کی گنجایش نہیں کسواسطے کہ شاستر کے احکام میں کسکو
طاقت چون و چرا کی ہو اوسکے موافق عمل واجب ہے قطع نظر ازان غور کر لینا ضرور ہو کہ کسی شخص کو آجتک
از روز پیدایش دنیا یکایک بلا ظاہری لباس و بھجن کے باطن کی صفائی نصیب ہوئی ہے جو مقتضین
کو ہوگی جب ظاہری بھجن برت نیم جپ تپ وغیرہ کرتے ہیں تب صدہا جنم میں باطن کا درجہ نصیب ہوتا ہے
علاوہ ازان ظاہر ہو کہ سنگ پارس آہن کو طلا کر دیتا ہے سو یہ لباس ظاہری مثل پارس کے ہو بیشک

اندرونہ کی نقص کو دور کر دیتا ہی پھر تلسی اور بھگوت کی سنکھ چکر وغیرہ کا ست سنگ سے اور ست سنگ کا مہاتم پہلے
تحریر ہو چکا ہی پھر مثل تیر تحفہ کی ہی کہ دل کو صاف کر دیتا خاصہ تیر تحفہ کا ہی سپاہی اوسوقت کہلاتا ہی کہ جب تلوار
باندھتا ہی بلا دھیا علیحدہ علیحدہ قسم کے ٹھاکر دوارہ و شیوالہ وغیرہ کی اشیا نہین ہوتی ہیل پتر سول کا داغ
لگا دیتے ہین شیوجی کا نادیہ مشہور ہوتا ہی کالو کمہار گورو کمہاران کا ذکر ہی کہ کسی راجہ دھرماتما کی عملداری مین
مچھلی پکڑتا تھا راجہ کو آتا دیکھکر بخوف جان کی جال تالاب مین چھوڑ دیا اور گل تالاب کا تلک کر کے اور دانہ کا
جال کی مالا لیکر بطور سادھان کی بیٹھ گیا راجہ نے اوسکو سادھو جانا ڈنڈوت کری اور کچھ نذر کر کے روانہ ہوا کالو
مذکور اوسیوقت تارک دنیا ہو کر بھگوت سرن ہوا اور یہ دوہرہ پڑھا + بانا بڑا دیال کا تلک چھاپ اور مال
جم ور ڈکا لوٹے کہے بانی بھوپال ہے دو مشہور ثابت واجب اور ضرور ہے کہ اول لباس بیشنوی پہنکر
گورو سے حاصل کرے منجملہ ہر پنچ سنسکار مذکورہ کی اول اوردہ پنڈ یعنی تلک ہی اوسکو واسطے حکم اتھربن بید کے
اور پد نشد مین یہ ہی کہ بھگوت چرن کی علامت یعنی تلک اپنے فائدہ کو جو کوئی دھارن کرتا ہی اور وہ تلک
درمیان سے خالی ہووے اور اوچا یعنی کھڑا ہو وہ شخص بھگوت کو عزیز ہے اور صاحب ثواب اور مکتی والا ادیگر
پرانون کی قول بسبب ترجمہ کرنے بید شرتی کے لکھنے ضرور نہ سمجھے سو بہ تعمیل حکم بید اور پرانون کی ہر چہار
سنپرداےمین رواج تلک مذکور کا ہی لیکن صورت تلک کی بنائی مین باہم کچھ اختلاف ہی سری سنپردا مین ہر دو
طرف مابین پیشانی کی بھگوت چرنون کی علامت بناکر سنگھاسن مابین ہر دو ابرو کے لگاتے ہین اور درمیان
مین رولی سرخ یا زرد کا خط مثل شعلہ چراغ کے کھینچتے ہین کہ اوسکا نام سری ہی اور وجہ ایزاد کرنے سری
کی واسطے یاد و تصور اس بات کی ہی کہ یہ علامت اون چرن کملون کی ہی جنکا سیون سری یعنی لچھمی ہر وقت
کرتی ہی واضح ہو کہ اس سنپردا مین دو فریق ہین یکی ٹنکل دوم تنگل سو ٹنکل سنگھاسن کو لگاتے ہین اونکے
فرق مابین ہر دو فریق کے یہ ہی اور تنگل سنپردا مین دو خط باریک اونچے لگا کر سنگھاسن زیر ہر دو ابرو کے لگاتے ہین
اور سنگھاسن کے نیچے ایک علامت مثل پیکان تیر جانب ناک کے نمودار کرتے ہین نمارک سنپردا مین دو خط
باریک بیچ مین ایک بندی گول و شیام مندی کی یا سفید کی لگانے کا دستور ہے اور سنگھاسن باریک خط کا مثل
خط تلک کی بشن سوامی سنپردا مین دو خط باریک اور نیچے اونکے سنگھاسن لگا کر بیچ مین خالی چھوڑ دیتے ہین اور
بعض بندی بھی لگاتے ہین بیاس جی نے جو اختراع اپنی سنپردا کا کیا تو نمارک سنپردا سے اونکے تلک مین یہ فرق
قلیل ہی کہ نمارک سنپردا مین تلک کا سنگھاسن زیر ہر دو ابرو کے لگایا جاتا ہے اور بیاس جی کی سنپردا مین

سنگھاسن نوک بینی پر لگا کر وہین سے تلک شروع کرتے ہین ہت ہربنس جی کی سنپردا کا تلک موافق نمارک سنپردا کے ہی
اور رامانندی جی کی سنپردا کا موافق سری سنپردا کے ہی چہار سنپردا مین بارہ عضو پر تلک کرنا لکھا ہی اور جملہ تلک کے
نشتر علیحدہ علیحدہ ہین نمارک سنپردا مین ہر دو خطون کے بیچ مین بندی یعنی نقطہ کا لگانا اور مادہ اور بشن سوامین
سنپردا مین نہ لگانا جو رائج ہی تو وجہ یہ ہی کہ ایک اشلوک مین حکم واسطے لگانے تلک کے یہ ہی کہ درمیان سونیہ رکھی
سونیہ لفظ کے دو معنی ہین ایک خالی دوم نقطہ سو نمارک سنپردا مین تو نقطہ کے معنی تصور کیے گئے اور مادہ اور بشن سوامین
سنپردا مین خالی کے شری سنپردا مین سوای گوپی چندن کے دیگر تیرتھون مثل چترکوٹ و تو وادری وغیرہ کے
مرتکا یعنی گل کا تلک لگانا جائز ہی باقی ہر سہ سنپردا مین گوپی چندن کا و بہ لاچاری دیگر تیرتھون کے
مرتکا کا لیکن بشن سوامین سنپردا مین زعفران وغیرہ کا بھی لگا لیتے ہین اگرچہ چند تفریق دیگر متاخرین کامل نے تلک کے
بنا لئے ہین کرلی ہین لیکن اصل آچارجون نے جو رواج دیا تھا اور زیادہ تر مروج ہی وہ حال تحریر ہوا اور علامت تلک کی یہ ہی
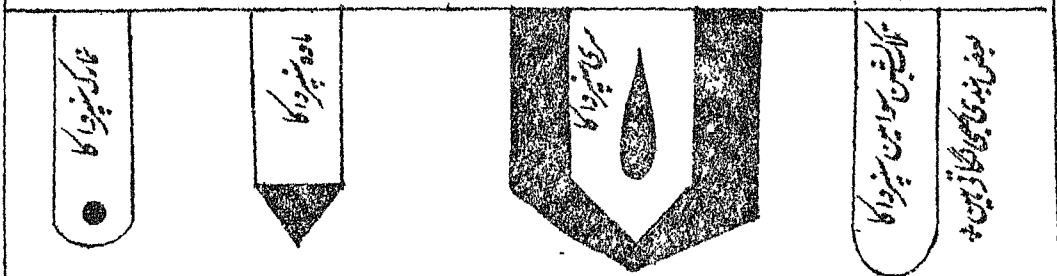
نمارک سنپردا کا — مادہ سنپردا کا — شری سنپردا کا — بشن سوامین سنپردا کا

دوم سنسکار مدرا کا ہی اور اتھرون بید (अथर्ववेद) کی سرتی حکم دیتی ہی کہ جو کوئی شخص بھگوت کے سنکھ چکر استرون کے تپت مدرا
دونون بازو پر لگاتا ہی سو بشن مہاراج کے پرم پد کو جاتا ہی اور اسیطرح دوسری سرتی مطابق مضمون بالا کمی
بیشی چند الفاظ کی ہی پدم پران و اسکند پران وغیرہ مین بھی ایسا ہی حکم ہی اگرچہ چارون سنپردا والی تسلیم احکام
مذکورہ مین متفق ہین لیکن شری سنپردا مین یہ دستور ہی کہ بوقت دکھیا فی الفور تپت مدرا دھارن کرا دیتے ہین
دنیادار ہو خواہ تارک دنیا اور باقی ہر سہ سنپردا مین بشہادت ایک پران کے سیتل (शीतल) مدرا کا دستور ہے یعنی
گوپی چندن سے علامت سنکھ چکر کی بازو اور سینہ پر کر لیتے ہین اگرچہ متقدمین بعض سنپردا نے بشہادت پران کے
تپت مدرا دھارن کرنے خاص ایک مقام دوارکا مین تحریر کی ہی لیکن دنیاداروں مین رائج نہین بوجہ ترک
خانہ داری ضروری اور فرض ہے سوم سنسکار مالا کا ہے تلسی کی خواہ کنول کے پھلون کی جائز ہے تلسی کا مہاتم
جابجا ہر ایک پران مین مندرج ہے اسواسطے حرف بحرف ترجمہ ضرور نہ سمجھا خلاصہ یہ ہے کہ تلسی کو دھارن
کرنے والے کو بالضرور بھگوت کی پراپتی ہوتی ہی اور وقت مرگ کے تلسی کی مالا یا کنٹھی خواہ تلسی دل اوس

شخص کی جسم پر ہو تو جمراج کا خوف نہین ہوتا سدگت کو جاتا ہی پدم پوران مین لکھا ہی کہ جو مالا چوب کینت
وغیرہ اشجار برندابن سی بنی ہو اوسکا مہاتم مثل تلسی کی مالا کی چہارم سنسکار منتر ہی سو اوسکی مہما ہر ایک کو
معلوم ہی کہ بنیاد سب سنپرداؤن کی اور سب بید و شاسترون کا سار و خلاصہ اور بھگوت کو جلد
پہونچا دینیوالا اور بر آرندہ حاجات دنیا و آخرت کا منتر ہی سو بھگوت مین اور منتر مین فرق نہین ہے
بھگوت منتر کی قابو مین ہی سب بید اور پوران اوس منتر کی مہما کو بیان کرتی ہین اسواسطی کسی سمرتی وغیرہ
کی ترجمہ کی ضرورت نہین سو منتر چارون سنپردا و نیز دیگر سنپرداؤن کے جدا جدا ہین اگر یہ اعتراض ہو کہ
ایک ایشر کا منتر جدا جدا کسواسطے ہی سو یہ تمثیل اس اعتراض کو بخوبی رفع کرتی ہی کہ ایک شخص کو کوئی باپ
کوئی دادا کوئی بیٹا کوئی بھائی کوئی چچا کوئی تایا وغیرہ صدہا نام و لقب سی پکارتے ہین اور وہ شخص ہر ایک
نام و لقب سی مخاطب ہوتا ہی اسیطرح وہ بھگوت جس نام اور منتر سے یاد کیا جاوی مخاطب ہوتا ہے
پنجم سنسکار نام کا تبدیل کرتا ہی اسکے واسطی کسی تحریر و دلیل کی حاجت نہین جس فریق مین جو کوئی ہوتا ہے
اوسکا نام رکھا جاتا ہی پلٹن مین نوکر ہو تو سپاہی کہتے ہین اور سوارون مین نوکر ہو تو سوار سری سنپردا کے
سنیاسی بلفظ त्रिदंडी تردنڈی مشہور ہوتی ہین ایک ڈنڈ بھوت ڈھاک کا دوم سکھا یعنی چوٹی کا سوم سوتر
یعنی جگیوپویت کا نام گری پوری تیرتھ من وغیرہ وقت سنیاس کے رکھی جاتی ہین پوشش یا پارچہ
سفید یا رنگ گل کانی مثل گیرو و شنجرف وغیرہ کی مروج ہی اور قبل از سنیاس سب سنپرداؤن مین سب رنگ
کی پوشش جو مثل نیل وغیرہ کی خلاف شاستر نہ ہو وہ جائز ہے ماوہ سنپردا مین یہی قاعدہ سنیاس کا
جاری ہی اونکے قواعد کچھ سری سنپردا سے اور کچھ سمارت سنپردا سے ملتے ہین اور نام بھی حسب دستور
سری سنپردا کی رکھے جاتی ہین نمارک سنپردا مین دستور سنیاس کا معلوم نہین ہوتا لیکن سوامین سنپردا مین
(संप्रदाय) (ब्रह्मसम्बन्ध)
بجای سنیاس کی سمرپنی مارگ ہی اوسکو برہمہ سمبندھ بھی کہتے ہین اور ایشور رچہ کا نام مرجادا پالن ہی کہ
(मर्यादापालन)
بعد سنسکار معمولی اپنی سنپردا کی دھارن کرتے ہین برکت نہین ہوتی برن نبا رہتا ہی سمارت سنپردا جو علاوہ
ہر چہار سنپردا مذکورہ بالا سی ہے اور اوسکے اخیر آچاریہ شنکر سوامی ہوئے اسکے تلک کا دستور ترپنڈ
خواہ بٹ آکار یعنی علامت مثل برگ برگد چندن خواہ بھسم خواہ گوپی چندن یا تیرتھ کی مٹی کا سے ہے ۔

त्रिपुंड

वटाकार

بٹ اکار

ترپنڈ

زمین پہ گر پڑے مرشد ہمراہ تھا غش سمجھکر وسے علاج ہوا اور پکارا کہ آنکھیں کھولو رسکھان جی نے آنکھ کھولدی اوسیوقت
سب علوم اور مطالب ظاہر و باطن و شاعری سے بہرہ ہوگیا تھا کبت مین اوس منوہر مورتی کا جو دیکھی تھے
دھیان بیان کر کر اخیر مین کہا کہ آنکھیں کیا کھولون وہ مورتی دلمین بس گئی ہے مرشد نے کہا کہ کعبہ کو چلو رسکھان جی
نے جواب دیا کہ کیا کعبہ اور کیا قبلہ جو ہے سو سب یہان موجود ہے اور اب مین کہان جاتا ہون برج کا ہو چکا
اور ایک کبت مین نے بیان کیا کہ اگر آدمی جسم ملیگا تو برج کے گوال اور لوگون مین ہونگا اور اگر
پشو جنم ہوا تو نند بابا کی گئو بچھڑون مین اگر سنگ ہونگا تو گری راج کا اور اگر پرند ہوا تو برج کے درختون کا مرشد کو
ان کلمات سے تعجب ہوا اور چاہا کہ زبردستی پکڑ لیجاوین رسکھان جی بھاگ کر برن مین جا چھپے اور برندابن
مین باس کر کر ہزارہا کبت برندابن کی صفت و بھاؤ سے بھا پریا پریتم کی تصنیف کر کے تصنیف کی اور لباس
بشنوی دھارن کیا مالا کنٹھی پہنا کرتے تھے کسی نے پوچھا کہ ایک دو مالا بھی کافی ہین اسقدر کثرت کی کیا ضرورت
ہے جواب دیا کہ مالا اشخاص مثل سنگ کے بھی سنسار سمندر سے پار اتار دیتا ہے سو جو شخص مثل چھوٹے پتھر کے
ہو اوسکو تو ایک دو کافی ہین اور مین کہ مثل سنگ گران کے ہون مجکو بہت مالا رکھنے واجب ہین ۔ قصہ

भगवानदास بھگوانداس جی ساکن متھرا بھگوت کے جاننے اور بھاؤ مین مستقل اور مشکل شعرون کو آسانی
جاننے والے سری مدبھاگوت کی پریمی سے پڑھتا اور اسکے پوشیدہ رموز اور اسرار کے واقف بھگوت بھگتون کے معتقد اور
خوبصورت کہ جنکو دیکھنے سے طبیعت کو فرحت ہو اور بھگوت کے جو دھام ہین انکے خادم متحمل نیک باطن نیک
خصلت نیک مزاج نیک اوصاف ہوئے ایک دفعہ بادشاہ کا گذر متھرا جی مین ہوا تلک مالا وغیرہ کا رواج یکقلم
دیکھکر امتحانا حکم مشتہر کرایا کہ جو کوئی تلک مالا دھارن کریگا مارا جاویگا ۔ بھگوانداس جی نے کچھ پروا
نہ کچھ خوف نہ کیا بلکہ مع تو احقان پہ نسبت سابق کے بہت روشن تلک دھارن کر کر اور بجائے ایک مالا کے
دو مالا پہنکر بادشاہ کے روبرو اسوقت آئے بادشاہ نے چھین لینے کے بعد حکم سے عدول حکمی کا پوچھا بھگوانداس جی
نے بلا خوف و اندیشہ جواب دیا کہ ہمارے مذہب مین اگر بھی ایسی ہو گی تلک اور مالا کی جان جاوے تو مغفرت
ہوتی ہے اب کہ مجکو اپنی موت معلوم ہو گئی تو تلک اور مالا اچھی طرح دھارن کیکر بلا شکایت مغفرت ہے
بادشاہ پہ اعتقاد کامل بھگوانداس جی کا دیکھکر کمال خوش ہوا اور فرمایا کہ جو کچھ مطلوب ہو درخواست کرو
بھگوانداس جی نے کہا کہ متھرا جی سے باہر جانا نہین چاہتا بادشاہ نے متھرا جی کو التمغا لکھدیا اور پھر
کسی سے کچھ تعرض تلک اور مالا کا نہ کیا بعد ازان بھگوانداس جی نے مدت تک عالی متھرا جی

کی کری ہر دیوجی کا مندر اور رانسی گنگا تالاب گوردھن جی مین اونکا بنوایا ہی ✤ کتھا चतुर्भुज چترنبھج
راجہ کرولی الیسے بھگوت بھگت سادھو سیوی بھیکھ نشٹھی ہوئی کہ اونکی تمثیل کو کوئی راجہ نہین ملتا بھگتون
کی آمد کا حال سنکر اسطرح واسطے استقبال کو جاتے تھے کہ جسطرح کوئی خادم اور نوکر اپنے آقا کی خدمت مین
جاتا ہی گھر پر لاکر بھگوت کو موافق اوسکی پوجا اور بڑائی کیا کرتے اور راجہ رانی اپنے ہاتھ سے اونکے
چرن دھوتے اور دھوپ دیپ وغیرہ دیکر اونکے آگے نرت اور کیرتن کرتے شہر کے ہر چہار طرف چار چار کوس
پر چوکی متعین تھی کہ جو کوئی شخص مالا دھاری آوے اوسکی اطلاع کرین ایک راجہ نے یہ حال بھیکھ سیوا
اور بھگتی کا سنا کہنے لگا کہ اگر لائق نالائق کی امتیاز نہین تو تعریف بھگتی کی کیا ہی اوسکے پنڈت نے جواب دیا کہ کیا
معلوم ہی دل مین سمجھ لیتے ہونگے او ظاہر نہ کرتے ہونگے راجہ مذکور نے بادفروش ایک کو واسطے امتحان کے بھیجا
اور سمجھا دیا کہ تلک مالا دھارن کرکے اور نام سوامی ہرداس جی راجہ چترنبھج کے پاس جانا بادفروش آیا اور فہمایش
اپنے آقا کی بھول گیا حسب دستور بادفروشان کے بادفروشی کرنے لگا جب گذر بخدمت راجہ مشکل دیکھا تو فہمایش
آقا کی یاد آئی اور اوسی لباس اور نام سے گیا چوبدار نے کچھ تعرض نہ کیا اور بھیکھ دیکھکر اندر جانے دیا جب
روبرو پہونچا تو راجہ نے موافق اپنے دستور کے تعظیم اور تکریم کری اور بھگوت پرشاد جمایا بعد ازان بھگوت چرچا
شروع ہوئی بادفروش کہ اوس کو کچھ واقفیت نہ تھا ہان ہون کرتا رہا راجہ نے جانا کہ کسی نے برائے
امتحان بھیجا ہی لیکن تواضع اور مدارات مین قصور نہ کیا اور رخصت کے وقت خزانہ کھولکر بادفروش کو کہا
کہ جو مطلوب ہو لیجاو پھر ایک ڈبیا مین چھوٹی کوڑی یعنی خرمہرہ رکھکر اور زری و کمخاب سے لپیٹ کر
سر بمہر اوسکو حوالہ کی بادفروش جب اپنے آقا کے پاس آیا تو سب حال بھگتی و بھاو راجہ چترنبھج کا بیان کیا
اور جو نقد اور اسباب لایا تھا مع اوس ڈبیا کے روبرو رکھدیا راجہ متعرض نے ڈبیا کو کھلوا کر جو دیکھا تو
مطلب نہ سمجھا اور اوسی پنڈت سے کہ راجہ کو بھاگوت سنایا کرتا تھا مستفسر اوس معما کا ہوا پنڈت نے
ہنسکر کہا کہ صاف بات ہی راجہ چترنبھج فرماتا ہی کہ اس بادفروش کو بھگوت بھگتی نہین اسواسطے اندرونہ اسکا
مثل چھوٹی کوڑی کے ہے اور اوسنے جو لباس بھگوت بھگتون کا بنایا اسواسطے ظاہر اسکا زرق برق کے ساتھ
اور قیمتی ہی راجہ متعرض نادم ہوا اور پنڈت سے کہنے لگا کہ تم خود جاؤ اور بھگتی بھاو راجہ چترنبھج کی خبر لاؤ
پنڈت موصوف ست سنگ کو غنیمت جانکر روانہ ہوا راجہ چترنبھج نے جب خبر آنے پنڈت موصوف
کی پائی تو فوراً براے استقبال آیا اور تعظیم و اعزاز سے ڈنڈوت کرکے لے گیا اور چند روز تک

بھگوت چرچا اور ست سنگ کا سکھہ رہا اس عرصہ مین پنڈت نے بار ہا درخواست رخصت کی کری لیکن جانے نہ دیا
آخر جب ارادہ مصمم ہوا تو خزانہ کھولکر کہا کہ یہ سب مال آپکا ہی پنڈت نے کچھہ نہ لیا لیکن ایک جوڑا مینا طوطی
کا تھا اوسمین سے مینا کی درخواست کری اگرچہ راجہ کو افسوس اوسکی جدائی کا ہوا لیکن انکار کرنا سادھو سیوا سے
بعید سمجھکر حوالہ کیا جب پنڈت مع مینا اپنے راجہ کے پہونچا تو مینا سبھا کو دیکھہ دیکھکے کہنے لگی کہ کرشن کرشن کہو
جو تمہارا اودھار ہوے سنسار بے ثبات اور آگم اپائی ہے بدون بھگوت نام کے کسیطرح اودھار نہین ہوگا راجہ
نے پنڈت سے حال چترنج کا پوچھا پنڈت نے جواب دیا کہ استفسار کی کیا ضرورت ہے ایک مینا راجہ موصوف کی
دیکھہ لو کہ بھگوت مین کسقدر محبت ہے اور پھر کہا کہ اگر کروڑ زبان ہووین تو بھی راجہ چترنج کے پریم اور
بھگتی کا بیان نہو سکے راجہ معترض کو کمال اعتقاد ہوا اور بھگوت بھگتی و سادھو سیوا اختیار کی جب اوس
راجہ کو کچھہ بھاؤ اور بھگتی بھگوت مین ہو گئی تب شارک نے رخصت ہو کر راجہ چترنج کے پاس پہونچی
اور رنج مہاجرت کا رفع ہوا ۔ कथा एक राजा की کتھا ایک راجہ بھگوت بھگت ایسا ہوا کہ لذت
طعام اور عیش دنیا کی اور راج اور دولت وغیرہ کو بے حقیقت و ناپائدار سمجھکر ہر وقت بھگوت کے بھجن
سمرن مین رہتا تھا جسکے چرتر بھگوت چرنون مین محبت پیدا کرنے والے ہین جسکو تلک اور کنٹھی دھارن
کیے دیکھتا بھگوت روپ جانکر ڈنڈوت کرتا جو کچھہ مال خزانہ مین تھا سب واسطے بھگوت اور سادھ
اور بھگوت بھگتون کے تھا جو کوئی بھانڈ وغیرہ بھگوت بھیکھہ آتا تو اوسکو کچھہ نہ ملتا بھانڈون نے صلاح
کی کہ کچھہ روپیہ راجہ سے اوڑانا چاہیے بھگوت بھگتون کا لباس بنا کر آئے راجہ نے موافق اپنے دستور کے اونکا
پوجن کیا اور اعزاز سے بٹھلایا بھانڈون نے اپنا ساز و سامان ناچ راگ کا شروع کیا اور نقل بنانے لگے
راجہ کو مطلق خیال اونکے حرکات کا نہ ہوا اور نہ کچھہ ندامت ہوئی بلکہ خوش ہو کر فرمانے لگا کہ دھن ہے
بھگوت بھگتون کو اور اونکی مہما کس سے بیان ہو سکتی ہے کہ اپنے سیوکون کو ڈھول بجا کر اور ناچ گا کر کرتارتھ
کرتے ہین بہت تعظیم اور ادب کے ساتھہ بھگوت پرشاد جمایا اور بروقت رخصت کے ایک تھال مین
اشرفی رکھکر بھینٹ کی بھانڈون نے جو یہ اعتقاد راجہ کا دیکھا اور ست سنگ ہوا تو سب کو بیراگ
اور گیان پیدا ہو گیا بھگوت سرن ہو کر بھگت ہو گئے ۔ गिरिधरग्वाल کتھا گردھر گوال جی
سکھا بھاؤ بھگوت مین رکھتے تھے اور اسقدر بھاؤ اوس نشٹھا مین مستقل ہو گیا تھا کہ ہر وقت بھگوت
کے قریب اوسیہی کھیل مین شامل رہتے تھے بھگوت چرترون کو کیرتن کرتے ہوئے گد گد کنٹھہ ہو جاتے حالانکہ

اپنی اندرونیہ کی محبت اور پریم کو کمال پوشیدہ کیا کرتے لیکن عشق کب پوشیدہ رہ سکتا ہی جب چند روز مین مشہور
و معروف ہو گئی تب جنگل مین جاکر کیرتن اور زیارت مین مصروف ہوئی ایک دفعہ موضع مال پور مین بھگوت کا ابر
چہڑ کرایا اور پریم مین بے طاقت ہو کر سب مال و منال بھگوت کو بھینٹ کر دیا بھگوت بھگتون مین اونکی
سیوا مین اسقدر اعتقاد کامل تھا کہ جس کسیکو سادھو ایا ہمیں دیکھتے بھگوت روپ جانتے ایک دفعہ کوئی
سادھو مردہ نظر آیا اپنے دستور کے موافق اوسکا بھی جنازہ اٹھا لیا دیگر برہمنان نے یہ عادت ناپسند کر کے بھائی
اور گرودھری کو منع کیا لیکن اونکا کہنا نہ مانا اور جواب دیا کہ بھگوت بھگت کو کبھی موت نہین یہ تمھاری
بداعتقادی ہی جو مردہ بیان کرتی ہو سب لاجواب ہوئی واضح ہو کہ گوال لقب اسواسطے مشہور ہوا کہ بھگوت کی
شکھا تھی کتھا लालाचार्य لالاچارج داماد رامانج سوامی کے ایسے بھگوت بھگت ہوئے کہ جنکی کتھا
سنکر ہر و بھگوت چرنون مین محبت ہوتی ہی بروقت نذر اوپدیش کے گورو نے ہدایت فرمائی کہ بھگوت بھگتون مین
جسقدر محبت اور اعتقاد ہو از بسکہ اولی تر ہی لیکن اقل درجہ بھائی سے کم اونکو نہ جاننا اسکے موافق اوس حکم کے
عمل کرتی رہی ایک دفعہ کوئی سادھو مالا دھاری اور تلک دار دریا مین بہا جاتا تھا اوسکو نکالکر اپنے گھر لائے
اور بیان بنا کہ بھگوت کیرتن کرتی ہوئے ندی کے کنارہ پر لیگئے اور داہ کیا پھر مہوتسا مین برہمنان ہمقوم کو نیوتا دیا
اون برہمنان نے نیوتا تو قبول کر لیا لیکن بعد کہنے لگے کہ شخص متوفی لالاچارج کا رشتہ دار تھا نہ معلوم کون
قوم تھا اسواسطے اونکے گھر بھوجن نکرنا چاہیے لالاچارج نے جو یہ حال سنا تو متفکر ہوئے اور اپنے گورو کے پاس کہ وہ سوامی
رامانج کی خدمت مین لیگیا اور ڈنڈوت کر کے حال کہا سوامی موصوف نے ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ بھگوت پرشاد
کی مہما سے واقف نہین اگر واقف ہوتے تو بسر و چشم حاضر ہوتے تم بیفکر رہو اور طیاری بھوجن کی کرو بھگوت
پارشد بیکنٹھ لوک سے تشریف لاکر بھوجن کرینگے سو روز مہوتسو جب آیا تو گروہ بھگوت پارشدون کا اوس روپ
اور لباس سے کہ کسی نے خواب مین بھی نہ دیکھا ہو آیا اور وہ پرشاد جو طیار ہوا تھا نہایت پریم سے بھوگ لگایا برہمنان
مذکورین کو اول تو تعجب ہوا کہ ایسے براہمن کہان سے آئے ہین اور پھر بمقتضای تعصب وغیرہ ورود نے سبکے
صلاح کی کہ جب بھوجن کر کے آوین تو ایسی ہنسی کرو کہ نادم ہون بھگوت پارشد اونکے ارادہ ناقص سے
واقف ہو گئے اور بعد بھوجن پرشاد کے براہ آسمان سدھارے ہوئے برہمنان مذکورین نے جو یہ حال اور پرتاپ
دیکھا تو از بس خجل ہوئے اور غرور کو چھوڑ کر آچارج موصوف کی خدمت مین آئے نہایت شرم اور ندامت
سے آنکھین مقابل نہ کر سکے اور پتوارون سے سیت پرشاد لیکر کھانے لگے پھر لالاچارج کے عرضون مین

توکچھ دوا منگاکر راجہ کے بدن پر ملوائی کہ شفا کامل ہو گئی راجہ کمال خوش ہوا اور جنہون کو اوسی وقت چھوڑ دیا طبیب کی خدمت مین عرض کیا کہ یہ مال ومنال راج وغیرہ سب آپ کا ہے جو کچھ مطلوب ہووے ارشاد ہو کہ پیش کرون طبیب نے فرمایا کہ فی الحقیقت سب ہمارا ہے اب تم بھگوت بھگتی اور سادھو سیوا اختیار کرے آدمی جسم کہ کمال مشکل سے نصیب ہوتا ہے سپھل کرو راجہ نے قبول کیا اور چونکہ بھگوت بھگتون کے اور بھگوت کے درشنون سے دلکو صفائی ہو گئی تھی ایسا بھگت ہوا کہ تمام راج مین بھگوت بھگتی کا رواج ہو گیا یہہ نص پرسنگ لائق سمجھنے کے ہے کہ جانوران کو تو یہ بھگتی ہو اور آدمی کہ صاحب تمیز اور عقل ور ہوتا ہے وہ نکمہ ہووے تو وہ آدمی ہے یا جانورون سے بدتر ہے اور جنمی ہوگا یا نہین ✻

نشٹھا ہفتم دربیان گورو مہاتم کتھا یازدہ بھگت

سری رگھنندن سوامین کے چرن کملون کی گوپد ریکھا کو ڈنڈوت کرکے پرنھ اوتار کو ڈنڈوت کرتا ہون کہ اجودھیا جی مین ظاہر ہو کر سب دھرم از سر نو ایجاد کیے اور زمین کو برابر کرکے سب اپنشد وغیرہ نکالی شاستر کا قول ہے کہ گورو تین ہین اول گورو پتا یعنی والد دوم سنسکار کرتا کہ جسنے جگیوپویت وغیرہ دیا ہو سوم بھگوت منتر اور بھگوت طریق کا اوپدیش کرنیوالا اور ایک قول ہے عورت کا گورو شوہر ہے سو اگرچہ درجہ اور مہامین سب برابر ہین لیکن اس نشٹھا مین اوس گورو کا ذکر ہوتا ہے کہ جو گورو واسطے حاصل ہونے بھگوت کے کیا جاوے واضح ہو کہ بید اور سب شاستر اس بات پر متفق ہین کہ گورو اور بھگوت مین کچھ فرق نہین بھاگوت کے اکادس مین بھگوت نے فرمایا ہے کہ گورو کو میرا روپ جان مصنف بھگت مال کا قول اول ہی سندرج ہوا کہ بھگت اور بھگتی اور گورو اور بھگوت براے نام چار ہین اور حقیقت مین ایک ہین گورو کیا ہے کامی کرودھی لوبھی موہی بے عقل گورو بنے ہووے اوسکو بھگوت روپ جاننا چاہیے کسی پوران مین ذکر ہے کہ اگر گورو کامی ہو تو سری کرشن سروپ ہی اور اگر کرودھی ہو تو نرسنگھ اور اگر لوبھی ہو تو باون اور اگر موہ مانتا ہو تو رام روپ بھاگوت مین لکھا ہے کہ جو شخص گورو بھگوت کو گیان دینیوالا کو مثل دیگر آدمیون کی جانتا ہو اوسکی عقل مثل ہاتھی کی ہے کہ غسل کرکے پھر خاک سر پر ڈال لیتا ہے آجتک نہ کوئی دیکھا نہ سنا کہ بلا گورو کے ایشر کو پراپت ہوا ہو اور غور کا مقام ہے

کہ جس حالت مین ظاہری علوم بلا گورو کے حاصل نہین ہوتے تو بھگوت بلا گورو کسطرح حاصل ہوگا چھاندوگیہ مین
لکھا ہے کہ جب تک گورو نہین کرتے تب تک کچھ حاصل نہین ہوتا اسواسطے گورو کرنا ضرور ہے اور حکم ہے
کہ بید پوران شاستر جپ تپ وغیرہ بلا گورو کسی کام کے نہین اور بید کی اجازت ہے کہ بلا گورو اوپدیش کے جو پوجا
وغیرہ کرتے ہین سب لاحاصل ہے پس بوجوہ و حکم مصرحۂ بالا کمال واجب آیا کہ اگر بھگوت اور بھگتی کے حصول کی
تمنا ہے تو گورو کے سرن ہو بعض قومون مین رائج ہے کہ اجاب سنسکار کے گورو نہین کرتے اور بعض
قوم مین یہ رواج ہے کہ بعد سنسکار واسطے حصول بھاگوت طریق کے گورو علیحدہ کرتے ہین سو واسطے دریافت ضرورت
و عدم ضرورت گورو ثانی و نفع نقصان کے ایک تمثیل یاد آئی کہ اندھیری کوٹھری مین ایک سوئی باریک ہے
اوسکو ایک تو اسقدر جانتا ہے کہ ضرور سوئی اس کوٹھری مین ہے اور دوسرے شخص کو یہ معلوم ہے کہ فلان
طرف اور فلان گوشہ مین زمین سے اسقدر اونچی دیوار مین گڑی ہے دونون کے شاگرد واسطے تلاش
اوس سوئی کے گئے شخص اول کا شاگرد تلاش کرتا پھرنے لگا اگر مل گئی تو بہتر ورنہ سرگردان اور پریشان
ہو کر چلا آیا اور اگر تلاش کرتا رہا تو نہ معلوم ملے یا نہ ملے اور ملے تو کب تک اور دوسرے شخص کا شاگرد
موافق نشان بتلائے ہوئے اپنے گورو کے سیدھا موقع پر چلا گیا اور بلا تکلف وہ سوئی مل گئی اور یہ
نہین ہوسکتا کہ نہ ملے مطلب اس تحریر سے یہ ہے کہ بعد ہوجانے جگیوپویت وغیرہ سنسکار کے جب کچھ
تمیز اور فہمید ہو تو بھگوت طریق کے جاننے والے کو گورو ضرور کرے بلا گورو کچھ نہین ہوسکتا اور اگر
اوس گورو سے کچھ شبہ باقی رہ جاوے اور اپنی مراد حاصل نہ ہو تو دوسرے گورو کرنے مین کچھ حرج نہین
شاستر کی اجازت ہے چنانچہ دتاتریہ جی نے چوبیس ۲۴ گورو کیے اگرچہ دھرم گورو اور چیلہ کے شاسترون مین
کثرت سے پائی جاتی ہین لیکن گورو کی چار دھرم مقدم تر ہین ایک تو شاسترون کو جاننے والا ہو دوم بھگوت
بھگت سوم سم درسی یعنی سبکو برابر دیکھنے والا چہارم موافق بید کے عمل کرنے والا علاوہ ازان ایک دھرم
سب جگہ مطابق تحریر ہے کہ گورو واسطے دور کرنے اگیان کے ہے تو جسطرح ہوسکے چیلہ کو بھگوت سنمکھ کردیو
اور اس حکم کو خود معنی لفظ گورو کی تصدیق کرتے ہین गु گو جو اگیان کا اندھیرا اوسکو रु رو یعنی دور کرے
وہ گورو ہے اسیطرح چیلہ کو واسطے چار دھرم مقدم ہین اول خدمت گورو کی از جان و دل دوم بروقت
ترک لذائذ سوم ترک غرور چہارم اعتقاد کامل قول گورو مین منجملہ دھرمہا سے مذکورہ بدانست ناقص
دو دھرم مقدم تر ہین ایک خدمت دوم اعتقاد کسواسطے کہ اگر یہ دونون دھرم مستقل موجود ہونگے

تو باقی دھرم خود بخود موجود ہو جاوینگے چنانچہ بید سرتی فرماتی ہو کہ جسکی بھگوت مین بھگتی ہو اور اسیقدر
گورو مین ہو تو اوس مہاتما کو سب مقاصد اور مطالب خود بخود حاصل ہو جاتے ہین سو وہ اعتقاد
اسقدر ہو کہ جسقدر بھگوت بھگتون کو بھگوت مین ہوتا ہی اور خدمت ایسی ہو کہ جسطرح اگیانی اپنے جسم کی
کرتے ہین مہابھارتھ کی آدپرب مین لکھا ہی کہ دھوم رکھیشر کے چار شاگرد تھے چارون بسبب اعتقاد اور
خدمت گورو کے صرف دعای گورو سے سب علوم کے دانندہ اور یابندہ مقاصد دینی و دنیوی کے ہو گئے
اگر یہ اعتراض ہو کہ بلا محنت صرف اعتقاد کے ذریعہ سے کسطرح سب علوم وغیرہ حاصل ہوے تو واضح ہو
کہ گورو مین جو اعتقاد کیا تو بھگوت روپ جانکر کیا سو بھگوت نے گورو دوارہ سے مراد دلی حاصل کر دی
قطع نظر ازان جا بجا ذکر آیا ہے کہ فلان رکھیشر کے استھان کو یہ پرتاپ تھا کہ شیر بکری کو نہین کھاتا تھا
سو کہین شیر مین کبھی ایسی عادت ہوتی ہی کہ رحم کرے لیکن وہ تصرف اور رحم اوس رکھیشر کا ہے
کہ شیر کے دل مین بھی اوسکا اثر ہوا اسیطرح گورو بھی اپنا تصرف کر کے لحظہ مین منزل مقصود کو پہونچا دیتا ہی
چنانچہ اکثر ایسا ہوا اور ہوتا ہی اور بعید نہین کسواسطے کہ صاف پانی کپڑے کا پانی الفور میل دور کر دیتا ہے
نیک دعا اور بد دعا فوراً اثر کرتی ہی اس تحریر و تقریر سے پایا جاتا ہے کہ گورو صاحب کمال چاہیئے
اور ایسے گورو اس زمانہ مین نہین ملتے بلکہ ایسے ہین کہ اونکو صرف اپنی زندگی سے کام ہی چیلا چاہے
دوزخ مین جاوی یا بہشت مین ششماہی یا سال مین تشریف لائے اور ظاہر داری کی دکانداری پھیلا کر
چڑھاوا لیکر آیا سو لیگئے اور اگر کسی چیلہ نے کوئی بات واسطے رفع اپنے شک اور شبہ کے پوچھی تو اوسکو
جواب ملا کیا ذکر بیچارہ اس عذاب مین آگیا کہ گورو جی جا بجا متہم بہ تہمت نا ہنجاری کرنے لگے اور چیلون
کا یہ حال ہی کہ گورو جی کی نصیحت پر عمل کرنا اور منتر کو جپنا تو کیا ذکر تھا لیکن اگر سال دو سال مین گورو جی
بطور سیر یاترا تشریف لائے تو گویا جسم درد نظر آئے بدین وجہ کہ پانچ چار روز رہینگے اور خوراک حسب دلخواہ
لینگے اور پھر کچھ نقد بھی دینا پڑیگا درینصورت جب کہ اس زمانہ کے گورو چیلون کا یہ حال ہو تو جو بات
تصرف گورو اور صاف کرنے دل چیلہ کے تحریر ہوئی فضول معلوم ہوتی ہے سو واضح ہو کہ گورو بہت
ملتے ہین الا چیلون کی آنکھ بند ہین کہ اونکو دیکھین اگر تھوڑا سا عاقبت کا خوف کر کے متلاشی بھگوت
اور گورو کے ہون تو ممکن نہین کہ نہ ملین بقول معروف جو یندہ یابندہ اور جب کہ قدم تو گھر سے
نہین نکالا جاتا اور عاقبت کا خوف نہین اور نہ بھگوت کی تلاش ہے تو کہان سے گورو ملے کہ

کسی کو چھپر پھاڑ کر دولت نہین ملتی تحریر بالا سے کوئی صاحب یہ مطلب نہ سمجھ لیوے کہ جب گورو صاحب کمال ملیگا
تب ہی گورو کرینگے بلکہ بنظر حال زمانہ خاص مقصود اور اصل مطلب اس تحریر کا یہ ہے کہ گورو کرنا چاہیے
جیسا ملے صرف اسقدر دیکھہ لینا کافی ہے کہ اوپاسنا کا جاننے والا ہو اور اوسکو منتر کا اوپدیش گورو سے پہونچا
ہوا ہو دوسری یہہ کہ کوئی پوتھی دیکھکر منتر اوپدیش کردیا اور چیلا بنا لیا اور اوس گورو کی قول اوپدیش کردہ
و منتر پر اعتقاد کامل و مستقل ایسا ہووے کہ ہرگز تزلزل و بد اعتقادی کو دخل نہ ہو لیس وہ گورو ہی اس
شخص کو نسبت بدست اس سنسار سمدر سے آبار دیگا اعمال افعال اوس گورو کی بد ہوویں یا نیک اس شخص
کو واسطے سبب اعمال اوسکے مثل اعمال صاحب کمال اور بھگوت کو کارگر ہونگے کسواسطے کہ وہ اعتقاد کامل
جو اس شخص مین موجود ہے رہبر ہوکر سب مقاصد دینی و دنیوی موجود کردیگا اور اگر اعتقاد نہوگا تو کیسا ہی
صاحب کمال گورو ملیگا تب کچھہ حاصل نہوگا غرض گورو کے قول اور گورو مین اعتقاد موجب رستگاری
کا ہے اور بلا اوسکے بیشک جہنمی ہے اور غور کرنا چاہیے کہ اگر آدمی ایشر سے نکھہ ہووے تو گورو کی ذریعہ سے ایشر مل سکتا ہے
اور جبکہ گورو نہ کیا یا اوسکے قول پر اعتبار نہ کیا تو پھر کیا ٹھکانا ہے اکثر ایسا ہوا ہے کہ چیلون کی اعتقاد کی بدولت
گورو بھی تر گئے ہین کہتا بعض گورو بھگتان سے جو اس ٹیکا مین تحریر ہونگی واضح ہوگا اوسی سوا ایک
اور ذکر ہے کہ کسی کھتری کی لڑکی نے اپنے گورو سے سنا کہ سری نند نندن مہاراج برج مین نت رہتے ہین کہین
نہین جاتے اور جو دل سے تلاش کرے تو اوسکو ملجاتے ہین یہ لڑکا کمال شائق درشنون کا ہوکر برج مین گیا اور
تلاش کری کچھہ پتا نہ لگا لوگون سے پوچھا کسی نے کہا کہ گولوک مین ہین اور کسی نے بیکنٹھہ مین بتایا اور کسی نے کہا
کہ اگر برج مین ہین تو نظر نہین آتے اور کسی نے کہا کہ پرم دھام کو گئے اس لڑکے کو کسی کے قول پر اعتبار
نہ ہوا اور کہنے لگا کہ میرے گورو کا قول ہرگز جھوٹھہ نہین لیکن میری ہی تلاش کا قصور ہے غرض خواب خور
چھوڑکر مضطرب و بیقرار مصروف تلاش ہوا جب چند روز گذری کہ نہ کھایا نہ سویا نہ بیٹھا جا بجا پھرا ہی کیا
تو کرنا کر دین بتسل پر گھٹ ہوئے اور کہا کہ جسکی تلاش مین تو پھرتا ہے وہ مین ہون یہ شخص روپ دھری
ظاہر ۱۲
اور چھب انوپ دیکھکر قدمون مین گر پڑا اور عرض کیا کہ بیشک آپ وہی ہین کہ جسکی مجکو تلاش تھی لیکن
مین نے سنا ہے کہ آپ چور اور چھلیا بھی ہین جب تک میرے گورو تمکو پہچانکر تصدیق نکر دینگے تب تک
مجکو یقین نہین بھگت بتسل مہاراج بسبب اوسکے پریم اور اعتقاد کے کچھہ عذر نہ کرسکے اور ساتھ
ہو لیے اور اس شخص نے بخوف دغابازی اور چھل کے ہاتھہ پکڑ لیا غرض فی الفور جہان اوسکے

گورو بھی آ پہونچ نصف شب تھی اور گوروجی بالاخانہ پر آرام مین تھے اس لڑکے نے پکارا کہ مہاراج برج سندر موہن
مہاراج کو لایا ہون آپ شناخت کر لین گوروجی کو دو چار دفعہ کی پکار نے سے خبر ہوئی اوسکے قول کو واہی سمجھے
لیکن روشنی چہرہ واچھو لکھن سو بھادھام کی براہ روشندان اندر بالاخانہ کے دیکھی تو گھبرا کر اوٹھے اور نیچے
سے جھانکا تو کیا دیکھتے ہین کہ فی الحقیقت نٹ ناگر عجب سمدرہین کہ چہرہ کی آب و تاب سے ہر چہار طرف روشنی
ہو رہی ہے اور زلفین گھونگروالی چھوٹی ہوئی رسیلی آنکھون مین سرمہ مور مکٹ جڑاؤ جواہرات کا سر پر ہے
کانون مین کنڈل کہ اوسکے موتیون کی جھلک کپولون پر اور کپولونکی جھلک موتیون پر پڑتی ہے ناک مین جھوٹا سا
بلاق کہ اوسمین سبز اٹکا ہوا ہے کنٹھا بیجرنگی مالا جواہرات اور موتیون اور خوشبودار پھولون کے گلے مین
कंठीपत्र श्री
نازنین جسم مین پاگا زری کا اوسپر پٹیس مین موتی پرو کر گوپیون نے بطور جھالر کے لگا دی ہین اوسکے اوپر
ہیکل جڑاؤ جھلکتی ہے دھانی دوپٹہ زردوزی سے کمر کسی ہوئی ہاتھون مین کنگن اور پہونچی اور بازوبند
جڑاؤ انگلیون مین انگوٹھی گھٹنا گلناری گلبدن کا گوٹہ وٹپھہ کی گلکاری اوسپر ہو رہی ہے مزیب چرن کملون
مہاور لگا ہوا اوسپر گھونگھرو اور کڑے ہین اور کسی گوپکا کے ساتھ جو کچھ چھیڑ چھاڑ کری تھی اور اوسنے کیسر
کی چھینٹے دیدیے تھے وہ چہرہ پر نمایان ہین اور اوس گوپکا کے چھیڑنے کی اور اوس سے جواب پانے کی ہنسی ابتک
نہین جاتی پھول جا بجا گتھے ہوئے ہین اور سمرتی بھیٹ مین غرض یہ دیکھکر گوروجی بیتاب ہو کر پکارے
کہ ارے تو کس گستاخی سے ہاتھ پکڑ رہا ہے یہ نند نندن مہاراج پورن برہم سچدانند گھن ہین اور مین بھی آتا ہون
یہ کہکر گوروجی آتے ہی سے کہ خود بدولت مہاراج مع اوس لڑکے کے انتردھیان ہو گئے گوروجی جو آئے تو کچھ نہ دیکھا
کبھی اپنے چیلہ کے اعتقاد پر نگاہ کر کے اپنے اوپر لعنت اور کبھی بسبب درشن پانے کے اپنی خوش نصیبی پر آفرین
کہکر تارک ہو گئے اور بدولت اعتقاد اپنے چیلہ کے بھگوت کو پراپت ہوئے سو گورو مین اعتقاد کرنا بھی باعث
نجات ہے صاف حکم شاسترون کا باتفاق سب پرانون و سمرتی کے یہ ہے کہ گورو کو آویش خواہ بھوتی اوتار
بھگوت کا باعتقاد دل جانے اے دل نادان و نالائق کبھی اوس سروپ کی طرف تو رجوع ہو کہ جو لکھا گیا
اور غور کر کہ بلا بھگوت چرن کملون کے کیا کبھی کچھ حاصل ہوا ہے برھما دک دیوتا تو جسکے چرن کملون کو رنج کو
اپنی خوش نصیبی سمجھتے ہون اور تو ایسا غافل ہو کہ کبھی اوسطرف کو توجہ بھی نہ کرے تو بجز تیری کم نصیبی
کے اور کیا تصور کیا جاوے بس اب بھی سمجھ اور مہربانی کر کے اوس روپ انوپ کا چتون کیا کر سب سے
پہلے تیری ہی کشتی کنارہ پر پہونچی کتھا पादपद्माचार्य پادپدماچارج جی پرم بھگت بھگوت کی

اور گورو نشتھ ہوے گنگاجی کے کنارہ پر گورو سیوا مین رہا کرتے تھے ایک دفعہ گورو واسطے تیرتھ جاترا کی جانے لگے
اور پدم آچارج موصوف کو واسطے خبر گیری سیوا بھگوت و دیگر سادھان کے ارشاد فرمایا پدماچارج جی مہاجرت
گورو سے ملول ہونے لگے تب گورو نے فرمایا کہ گنگاجی کو بجای ہمارے تصور کرنا پدم آچارج جی حسب ارشاد گورو کے
گنگاجی کی پوجا پرستش کیا کرتے اور بپاس ادب قدم اندر نہ رکھتے اسنان وغیرہ کریا کوپ یعنی چاہ کے جل سے
کر لیتے دیگر سادھان نے یہ قاعدہ ناپسند کیا بلکہ جب گورو آئے تو شکایت کی گورو موصوف بمقتضاے
صفائی قلب اصل صافی الضمیر پدم آچارج جی کو جان گئے لیکن واسطے رفع بد اعتقادی لوگون کے ایک روز
بروقت جانے گنگا اشنان کے پدماچارج جی کو ہمراہ لیا اور گنگاجی کے اندر جاکر انگوچھہ مانگا پدماچارج جی
کو فکر ہوئی کہ اگر انگوچھہ لیکر جاتا ہون تو گستاخی گنگاجی کی ہوتی ہے کہ گورو روپ ہین اور اگر نہین جاتا تو
تعمیل حکم گورو مین عدول ہوتا ہے یہ تردد دامنگیر تھا کہ گنگاجی مین کمل نمود ہوگئے اور پدم آچارج جی اون
کملون پر قدم رکھتی ہوئی انگوچھہ گورو کی خدمت مین پہونچا آئے اور اوسیطرح کنارہ پر واپس آئے گورو نے
جو یہ پرتاپ بھگتی پدماچارج جی کا دیکھا تو کمال خوش ہوئے اور اپنی چھاتی سے لگایا بلکہ قدم پکڑ لیے اور نام پدماچارج
نام سے موسوم کیا گنتھا विष्णुपुरी بشن پوری بھگوت بھگتی اور بھاگوت دھرم مین ایسے یکتا ہوے کہ
جسطرح طلا کرو بر و تمثیل دیگر فلزات کی بحقیقت ہوتی ہے اسیطرح اونکی بھاگوت دھرم کر دیدہ و دیگر دھرم
ہیچ ہو گئے اور ست سنگ مین ایسے ہوئے کہ استقلال بھگتی پر بھی شرف لیگئے سری مدبھاگوت جو مثل سمدر کے ہے
اوسمین سے جواہر دیبا یعنی اشلوک ایسے انتخاب کر کے نکالے کہ کلجگ کے جیو جو بھاگوت دھرم دولت کے مفلس ہین
اونکو نہال کر دیا یہ بشن پوری جی مادہ سنپردا مین چیلہ سری کرشن چیتن جی کی ہوے جگناتھ پوری مین بسبیل
تذکرہ دیگر سادھان نے اعتراض کیا کہ بشن پوری کاشی مین بدین خیال مقیم ہے کہ کاشی مین مکت ہوجاتی ہے
اونکے گورو نے جواب دیا کہ یہ بات ہرگز نہین بشن پوری کو نہ مکت سے کام ہے نہ کسی دیوتا سے نہ کاشی سے سری کرشن
ستولہ ہین کہ چرن کملون سے سوای اور کسیطرف بھولکر بھی اوسکی طبیعت نہین جاتی اور کاشی مین صرف برای ست سنگ
مقیم ہے یہ سنکر لوگون کو یقین نہ آیا انھون نے ایک چٹھی بنام بشن پوری جی کی بھیجی کہ ہمکو جواہرات کی مالا درکار
بشن پوری جی نے اپنے گورو کے دل کی بات خوب سمجھہ لی اور بھاگوت سمدر سے پانچ سو جواہر یعنی اشلوک منتخب کرکے
اور بھگت رتناولی نام رکھکر اپنے گورو کی خدمت مین روانہ کیے سادھان نے جو اوسکو پڑھا اور سنا او بھگوت
دھیان اور بھگتی کے رس مین مگن ہوئے تو اعتقاد ہوا کہ بشن پوری جی سب سے افضل بھگتان مین

اول درجہ کی بھگت ہین اور علی ہذا القیاس گورو شٹ ہین واضح ہو کہ بھگت رتناولی کی تیرہ ادھیاے
یعنی فصل ہین ہر ایک فصل مین جدا جدا اندازسی بھگوت بھگتی اور دھیان اور بیراگ وغیرہ کا بیان ہو کتھا
پنچھی راج کچھواہہ والی امیر ایسے بھگوت بھگت ہوئی کہ دوارکا ناتھ مہاراج کا درشن پائے
اور کرشنداس جی کی کرپا سی سب دھرمون کی جانیوالی اور انکے خلاصہ کے مجسم ہو گئی نرگن و سگن کہ بھگوت
کی اوپاسنا مین انکی عدم واقفیت کا اگیان دل سی دور کیا بیگیانہ مثل بھیشم پتامہ کے اور دھرماتما مثل
راجہ یدھشٹر کی اور بھگوت کی پوجا کرنیوالی مثل پرہلاد جی کی ہوئی شنکھ چکر کا نشان بحالت موجودگی خاکی
خود بخود جسم پر عیان ہوا غرض ہر دھرم کی دھجا ہوئی جسطرح کرشنداس جی کی چیلہ ہوئی وہ حال کرشنداس جی کی
کتھا مین بیان ہو چکا کرشنداس جی موصوف جب دوارکا کو جانے لگی تو راجہ نی ہمراہ چلنی کی درخواست کی
اور بعد حصول اجازت کے سامان روانگی کا طیار کرنا شروع کیا کار پردازان راج نے جو راجہ کے جانے سے
[illegible] کیا تو کرشنداس جی کی خدمت مین عرض کیا کہ راجہ سی بھگوت بھگتی اور سادھو سیوا نے رواج پایا ہے
اگر راجہ دوارکا کو چلا جاویگا تو بھگتی کی رواج مین خلل پڑ جاویگا کرشنداس جی نی راجہ کو فرمایا کہ تم اپنی دیس مین رہو
راجہ نے ملول ہو کر عرض کیا کہ مہاراج مجکو دوارکا ناتھ مہاراج کی درشن کا اور گومتی اشنان کا اور بھگوت
بھگتون کی چرچا حاصل ہونیکا فائدہ تھا اور تند ہوسی آپ کی علاوہ رہی اب مین اون سب فوائد عظمے
سی محروم ہوتا ہون کرشنداس جی نی فرمایا کہ فکر ضرور نہین اون سب کا حصول اسی مقام پر ہو جاویگا اور یہ
فرما کر روانہ ہوئے راجہ کو محرومی ہمراہی اپنے گورو کا اسقدر غم اور الم ہوا کہ زار زار رونے لگا تین روز گذر گئے
تیسرے روز رات کو کرشنداس موصوف کی آواز راجہ نے پہچانی اور دوڑ کر گیا دیکھا کہ خود بدولت دوارکا ناتھ
جی مہاراج ہین پریم مین بیطاقت ہو کر ڈنڈوت اور پرکرما کری اور بموجب اجازت گومتی مین
اشنان کیا بعد ازان جو اپنے جسم کو دیکھا تو شنکھ چکر کے نشان موجود پائی اوسیوقت رانی بھی آگئی کہ راجہ
[illegible] اشنان گومتی مین کیے کرتارتھ ہوئی راجہ اور رانی اپنی قسمت کی بڑائی کرتی ہوئے
[illegible] گورو کی کرپا کے پریم سی جسم مین نہ سمائے صبح کو اوس معجزہ اور بھگوت کرپا کی شہرت تمام شہر
اور ملک مین ہوئی اور باشندگان شہر اور جا بجا کے سنت و مہنت نامی گرامی واسطے درشنون کی
آئی [illegible] قسم کی پیشش ہوئی اور گورو بھگتی اور بھگوت بھاو کا اعتقاد ہوا بعد ازان راجہ نی
بھگوت [illegible] پایا اور بھگوت مورتی براجمان کر کے سیوا پوجا مین شب و روز مصروف ہونے لگا

ایک براہمن نابینا بیجناتھ جی مین مدت تک پڑا رہا اگرچہ چند دفعہ اوسکو جواب ہو گیا کہ اب بینائی ملنی مشکل ہے
लेकिन वैजनाथजी
لیکن اوسنے دروازہ کو نہ چھوڑا شیوجی مہاراج آسوتوش نے رحم کرکے فرمایا کہ پتھی راج کا انگوچھہ آنکھون پر
आसुतोष
ملنے سے بدستور بینائی ہو جاویگی براہمن مذکور نے آکر راجہ سے درخواست کی راجہ نے اول تو یہ خیال کیا کہ براہمن
کو اپنے انگ کا انگوچھہ کسطرح دون لیکن بنظر رحم و پراوپکار کے نیا کپڑا منگا کر اور اپنے جسم کو لگا کر براہمن موصوف
کو دیا کہ فی الفور آنکھیں کھل گئیں اور بھگوت بھگتی کا معتقد ہو کر بھگوت سرن ہوا۔ کتھا

तत्वा जीवा

تتوا و جیوا ہر دو برادر قوم براہمن پدم ناتھ دیس کو کہ مثل کمل کے ہے شگفتہ یعنی بھگت کرنیکی واسطے
مثل آفتاب کی ہوئی یا بھگوت بھگتی جواہرات کا سمدر ہے اوسکے دو کنارہ جنکے بدولت بھگتون کو بھاؤ اور
بھگتی کا پرم آنند روز بروز ترقی و تزائد کو پہونچا اور لاکھون کو فیض عام ہوا رکھہ کل وا لکہ خوش خلق و
شجاع و راحم و مستقل مزاج و سخی و عاقل و نیک طینت و اننیہ بھگت بھگوت کے مشہور و معروف ہین
अनन्य
اور اپنا عدیل و نظیر نہین رکھتے ویسے ہی یہ دونون بھائی ہوئے اور سادھو سیوا انشٹھا کی تو تعریف نہین ہو سکتی
عہد کیا تھا کہ جب سادھو کے چرن امرت سے چوب خشک جو دروازہ پر ایستادہ کر رکھی تھی سبز ہو جاوے
اوسکو گورو کرینگے چنانچہ کبیر جی کے چرن امرت سے سبز ہو گئی کبیر جی نے اول حیلا کر کے انکار کیا اور
جب عشق اور استبداد دونون بھائیونکا زیادہ دیکھا تو نام منتر اوپدیش کیا اور بروقت روانگی کے
ارشاد فرمایا کہ بروقت ضرورت ہمکو یاد کرنا بعد اوسکے برہمنان ہم قوم نے بسبب اسکے تولاہ کے چیلے ہوئی
دونون بھائیون کو ذات سے علحدہ کر دیا اور رشتہ اونکی دختر کا نہ لیا متفکر ہوئے اور ایک شخص کاشی
کو جاتا تھا یہ حال اپنے گورو کو کہلا بھیجا کبیر جی نے جواب دیا کہ یہ لوگ بھگوت سے بکھہ ہین تمھاری رشتہ داری
کے لائق نہین تم دونون بھائی باہم گھر مین اپنی اولاد کا رشتہ کر لو چنانچہ موافق حکم گورو دیو کے ارادہ کیا
ہمقوم گھبرائے اور فراہم ہو کر دونون بھائیون سے کہا کہ ایسا رواج مناسب نہین ہے جواب دیا کہ ہمکو
خلاف حکم اپنے گورو کے اور کچھہ عمل کرنا ہرگز منظور نہین ہے جو حکم گورو کا ہوگا سو کرینگے وہ لوگ اپنے
اعتقاد کے معتقد ہوئے اور پھر واسطے موقوفی اوس رواج کے التجا کی لاچار ہر دو برادر کبیر جی کی خدمت مین آئے
اور حال کہا کبیر جی نے فرمایا کہ اگر وے لوگ بھگوت بھگتی اختیار کرین تو مضائقہ نہین اونکی درخواست قبول کرو
سو اون لوگون نے بھگوت بھگتی قبول کی اور پھر رشتہ داری برادری مین شروع ہوئی بھگوت بھگتون
کا سماج اور پرتاپ بھگتی و اعتقاد ہر دو برادر موصوف کا دیگر اشخاص نے دیکھا تو سب بھگوت سرن

هو کر کرتا رتھه هو گئے۔ **کتھا खोजी** کھوجی پرم بھگوت بھگت هوئے اور گورو مین مثل بھگوت کے اعتقاد رکھتے تھے اونکے گورو نے ایک گھنٹه اپنی مکان پر آویزان کر کے چیلون کو فہمائش کی تھی که جب ہم بھگوت کی پرم دھام کو جاوینگے تو یه گھنٹه آواز دیگا جب گورو مهاراج نے دیهه تیاگ کیا تو گھنٹه نے آواز نه دی سب چیلون کو فکر هوئی اوسوقت کھوجی موصوف موجود نه تھے جب آئے اور یه حال سنا تو جس جگه گورو نے دیه تیاگ کیا تھا وہان لیٹ گئے اور دیکھا که مقابل چہره کے ایک آنب پخته لگا هی فوراً اوٹھی اور آنب کو توڑا اور تراش کر دیکھا تو ایک کرم موجود پایا اوسیوقت وه کرم مر گیا اور گھنٹه نے خوب آواز دی سب کو تصدیق معجزه گورو موصوف اور پرم دھام کو جانے کی هو گئی اس حال سے اگرچه کھوجی موصوف کی بزرگی توبخوبی ظاهر هوئی لیکن گورو کی مهاتمین اندکی کمی آتی هی سو واضح هو وے که گورو کے معجزه مین کیا مقام شک هی که قبل از مرگ بھگوت دھام کا جانا بیان کر دیا تھا اور اوسکی تصدیق حسب دلخواه هو گئی دوم کسی سبب سی گورو موصوف کو اوس امر کا ثبوت کر دینا اپنے چیلون کو ضرور هوا تھا که بروقت مرگ جس کی طبیعت جسطرف هوتی هی وه اوسی بھاو کو پهونچ جاتا هی که بھگوت گیتا مین بھگوت نے فرمایا هی سو اوسکا ثبوت بخوبی کر دیا بلکه یه چرتر گورو موصوف نے قصداً کیا تھا سو هم بھگتی بھاو بھی گورو کا ثبوت هوتا هی که بروقت نزع اونکو آنب لائق بھگوت آرپن کے نظر آیا سو دیه تیاگ کر کے اور اوس آنب مین جا کر بھگوت آرپن کیا۔

کتھا सुतनिष्ठ ایک گورونشٹھ بھگوت بھگت ایسے هوئے که گورو کو ایشٹ روپ جانکر خدمت پوجا کرتے تھے اور سوا ہی گورو سیوا کے کسی سادھو سنت کی سیوا کا اعتقاد نه تھا بلکه یه سمجھ لیا تھا که گورو کی خدمت کو سب کی خدمت هو جاتی هی گورو کو یه خیال هوا که یه شخص جیسی هماری خدمت کرتا هی اگر سادھو سیوا بھی کری تو خوب هی لیکن بدین خیال که شاید قبول کری یا نه کری کبھی واسطے سادھو سیوا کے نه کہا اور اول امتحان اس امر کا ضرور جانا که هماری قول مین کسقدر اعتقاد اس شخص کو هی ایک دفعه گورونشٹھ موصوف واسطے تیرتھه جاترا کے طیار هوا گورو نے فرمایا که جب تم واپس آؤگے کچھه هدایت کرینگے بعد تیرتھه جاترا جس روز واپس آنیکا دن هوا تو گورو نے اپنے پران چھوڑ دیے اور لوگ اونکی نعش واسطے جلانے کے لیچلے گورونشٹھ موصوف بھی اوسیوقت آپہونچے اور حال لیجانے نعش گورو کا سنکر بیتاب و بیقرار هوئے دوڑ کر لوگون سی کہا که میری گورو کا وعده تھا که بعد واپسی کچھه هدایت کرونگا اور قول میری گورو کا هرگز خلاف نہین سو جبتک گورو وه هدایت نفرمالین گے نعش کو جلانے نه دونگا غرض بعد گریه وزاری و منت و سماجت

اور قسم دھرم نعش واپس لائی اور بدستور سنگھاسن پر بٹھلا کر عرض کیا کہ حسب وعدہ ہدایت کا امیدوار ہون
گورو موصوف اوسکے اعتقاد سے خوش ہوئے اور زندہ ہو کر ہدایت سادھو سیوا کی فرمائی گورو نشٹھ نے
عرض کیا کہ آپ تو پرم دھام کو جاتے ہین میری سادھو سیوا کو کون دیکھے گا اور جناب کو کسطرح معلوم ہوگا کہ
مجھہ سے تعمیل حکم ہوئی یا نہین گورو موصوف اس گفتگو اعتقاد و عقلمندی سے زیادہ تر مہربان ہوئے اور
ایک سال اور زندہ رہے ۔ کتھا घाटम گھاٹم قوم مینہ ساکن موضع کھوڑی علاقہ جے پور گورو بھگتی
اور قول کا اعتقاد سے اوس درجہ او کو پہونچے کہ کرتارتھہ ہو گئے اور بھگوت بھگتون مین اونکی شمار ہوئی
پیشہ چوری اور رہزنی کا تھا ایک دفعہ خیال آیا کہ اگر اسیطرح عمر گذری اور بھگوت بھجن نہ کیا تو آدمی اور بہائم
مین کیا فرق ہے کسی ہر بھگت کے پاس گئے اونسے ہدایت فرمائی کہ چوری چھوڑ دو گھاٹم نے عرض کیا کہ میری
معاش چوری سے ہے کسطرح چھوٹ سکتی ہے ہر بھگت موصوف نے کہا کہ بعوض اوسکے یہ چار بات اختیار کرلے
راست گفتاری ۔ دوم سادھو سیوا سوم خورد و نوش بعد بھگوت بھوگ دارپن کے چہارم شامل ہونا بھگوت
آرتی مین بغور سننے آواز کے گھاٹم نے چارون امر قبول کیے تب ہر بھگت موصوف نے چیلہ کرکے منتر
اوپدیش کیا گھاٹم ممدوح موافق اجازت گورو کے عمل کرتے رہے جو کچھہ چوری سے ہاتھہ آتا سادھو سیوا
مین خرچ کر دیتے ایک روز چند ہر بھگت آگئے اور کچھہ گھر مین موجود نہ تھا خرمن طیار تھے وہان پہونچے اور
بھگوت خواہش سے سب محافظ بیخبر ہو گئے غلہ گندم چرا لائے اور سادھو سیوا مین مصروف ہوئے
لیکن خدمت کرتے وقت اسقدر خیال ہو جاتا تھا کہ ایسا نہ ہو مالکان غلہ سراغ نکالکر گرفتار کرلین اور
سیوا سادھان مین فرق آجاوے انترجامی بھگوت نے یہ چرتر کیا کہ کمال زور شور کی آندھی آئی اور مینہہ
برسا سب سراغ جاتا رہا اور گھاٹم نے بدلجمعی تمام خدمت کی ایک دفعہ گھاٹم کے گورو نے بھگوت اوتساہ مین
اونکو بلایا اوسوقت بسبب خرچ سادھو سیوا کے کچھہ پاس موجود نہ تھا فکر مین ہوئے اور دولتسرای راجہ پر آئے
دربانان نے جو استفسار کیا تو جواب دیا کہ چوبہوان اور گھاٹم میرا نام ہے اونہون نے لباس امیرانہ دیکھکر جانا کہ
ہنسی سے اپنے آپ کو چور کہتا ہے کچھہ تعرض نکیا اندر گئے اور اصطبل سے ایک گھوڑا عمدہ مشکی انتخاب کرکے
اوسپر سوار ہو کر چلے دروازہ پر جو محافظان قلعہ نے روکا تو جسطرح گفتگو راست راست اول ہوئی تھی [illegible]
کرکے چلے آئے اور طرف اپنے گورو کے روانہ ہوئے ۔ شام کو وقت ایک شہر مین بھگوت آرتی ہوتی تھی سنکھہ اور
جھانجھہ کی آواز سنکر وہان گئے اور بھگوت کے درشن اور بھجن مین مصروف ہوئے راجہ نے جو خبر چوری پائی

اسپ کی جستجو کو کوتوال کو تاکید شدید کر کے تعینات کیا اور وہ بجمعیت سپاہیان سراغ نقش پای اسپ
کو دیکھتا ہوا اوسی دروازہ بھگوت مندر پر جہان پر آرتی ہوتی تھی جا پہونچا اور یقین کر لیا کہ اس مندر
مین چور اور گھوڑا دونون ضرور ہین بھگوت بھگت بتسل مہاراج نے خیال فرمایا کہ یہ کوتوال اسپ کو
شناخت کر کے میری بھگت کو دکھ دیوینگا اسواسطے گھوڑا اندکو زیر رنگ نقرہ کر دیا جسوقت گگا ٹھم جی سوار ہو کر
دروازہ پر آئی اور کوتوال نے دیکھا تو مع ہمراہیان مثل رنگ اسپ مذکور کو سفید ہو گیا اور دلمین کہنے لگا
کہ گو سب علامت اسپ مسروقہ کی اس اسپ مین موجود ہین لیکن رنگ وہ نہین جسمنت کہ محنت رائیگان گئی
اور نہ معلوم کہ راجہ کیا سزا دیگا گگا ٹھم جی نے حال متغیر اون لوگونکا دیکھکر پوچھا کہ تم کون ہو اور کسواسطے تمکو فکر
ملال اور ہجوم ہو گیا اونھون نے سب حال بیان کیا اور یہ بھی کہا کہ اگر گھوڑا نہ ملا تو راجہ ہم سب کو زندہ نہ
چھوڑیگا چونکہ بھگوت بھگتون کو دوسرے کے دکھ سوا اپنی جان اور تن کی کچھ خبر نہین رہتی اسواسطے
گگا ٹھم جی نے فرمایا کہ وہ چور مین ہون اور یہ گھوڑا بھی وہی ہی لیکن بھگوت نے اوسکو واسطے میری حفاظت کے
نقرہ رنگ کر دیا ہی اب تم خاطر جمع رکھو کہ مین تمھارے راجہ کے پاس مع اسپ چلتا ہون اور تمکو نجات موت سے
چھوڑاتا ہون چنانچہ والیس آئی اور کوتوال نے سب حال مفصل گذشتہ بیان کیا راجہ کہ بھگوت بھگتی اور بھگتون
کی مہاسے واقف تھا بسر و چشم آیا اور گگا ٹھم جی کی قدم پکڑ لیے پھر عذر تقصیرات کا کر کے ملتمس ہوا کہ جو ارشاد ہو
بجا لاؤن گگا ٹھم جی نے اوسکی عزت اور اعتبار کر کے فرمایا کہ سوا اس اسپ کے اور کچھ مطلوب نہین راجہ نے
وہ اسپ مع دیگر نقد و جنس کثیر نذر کیا اور گگا ٹھم جی نے وہ سب گورو کی خدمت مین لیجا کر بھینٹ کر دیا
بیشک بھگوت بھگتی اور بچن کو ایسا ہی پرتاپ ہی چنانچہ خود گیتا جی مین بھگوت نے فرمایا ہی کہ کسی کے اعمال ناقص
اور بیجا بھی ہین لیکن میرا بھجن ایسا کرتا ہی کہ دوسرے کو ہرگز نہین جانتا اوسکو بیشک سادھو جاننا چاہیے کسواسطے
کہ جو اصل مطلب اور شاسترون کا خلاصہ ہے اوسکو وہ پہونچ گیا ہے اور بالضرور عمل بد بھی جلد چھوٹ جاوینگے
اور تمکو ہدایت ہوگا اے ارجن سچ جان کہ میرے بھگت کا ناس کبھی نہین ہوتا

कथा नरवाहन

نرباہن جی راد ھا بلبھی ساکن بھونگام چیلہ ہت ہربنس جی بھگوت بھگت سادھو سیوی ہوئے اور
گورو کے چرن کملون مین من بچن کرم سے محبت اور بھگتی بلا تکلف تھی ایک شخص تجار کی کشتی لوٹ لی
اور اوس سے تاوان استدعا دیگر مال و منال کے ہوئے جب اوسنے انکار کیا تب قید کر لیا کنیز نرباہن جی
کی بسبب رحم اوسکو کھانا پہونچایا کرتی تھی ایک روز کنیز مذکور نے یہ تدبیر اوسکو بتلادی کہ آدھی رات کو

وقت رادھا بلبھ بہت ہرنبس رادھا بلبھ بہت ہرنبس پکار پکار کہنا کہ آواز نرباہن جی تک پہونچا اور اگر کچھ
استفسار کرین تو بہت ہرنبس جی کا چیلہ اپنے آپ کو بیان کر دینا تجار نے حسب فرمودہ کبیر کے عمل کیا
نرباہن جی بمجرد سننے نام رادھا بلبھ اور بہت ہرنبس جی کے پچھتایا اور بڑے ساہوکار کو ڈنڈوت کر کے
پرسان حال ہوئے اوسنے بیان کیا کہ بہت ہرنبس جی کا چیلہ ہون اور رادھا بلبھ لعل جی کا درم ناخریدہ
غلام نرباہن جی نادم اور پشیمان ہوئے اور بالکل مال اوسکا واپس کر کے تقصیرات کی معافی چاہی
بلکہ قدمون پر پڑ کر عرض کیا کہ تم برادر کلان ہو مجھکو چھوٹا بھائی اور غلام جانکر پرورش کرو کہ اس
حال کی خبر سوامین جی پر ہووے تجار مذکور یہ حال بھگتی اور اعتقاد نرباہن جی کا دیکھکر اوسیوقت بھگوت ہرنبس
اور گسائین بہت ہرنبس جی کی خدمت مین آیا چیلہ ہو کر بھگوت بھگت ہو گیا اور گسائین جی بھی اعتقاد
نرباہن جی سے کمال رضامند ہوئے یہان ایک اعتراض دامنگیر ہوا اور یہ ہے کہ ایک کبتھا تو ٹھگا ئم کی لکھی آئی کہ وہ
چوری کیا کرتا تھا دوسری کبتھا یہ نرباہن جی کی لکھی کہ قزاق و رہزن تھے کیا بھگوت بھگت چوری اور قزاقی
کو گناہ نہین سمجھتے جواب یہ ہے کہ بھگوت بھگت بالضرور رہزنی اور چوری وغیرہ کو اعمال بد سمجھتے ہین اور
اوسکے نزدیک نہین جاتے اور بھگوت بھگتون کے برابر جہان مین طایب اور پرہیزگار کوئی نہین نہ
دیانت دار اور یہ چرتر جو ٹھگا ئم و نرباہن جی سے ہوئے تو چوری مین شمار نہین ہوتی بھگتون کو چوری کرنا
مثل چرتر چوری ماکھن سری کرشن سوامین کا اور بھیکھ مانگنا مثل بھیکھ باون مہاراج کے ہے چوری وہ ہے
کہ اپنی ذات کے واسطے ہووے اور اوس سے حاجت روائی خرچ عیال و اطفال کی ہو اب اور اعتراض
پیدا ہوا کہ اس تحریر سے جواز چوری کا ثابت ہو گیا کہ خوب لوگون کا مال لوٹا کرے اور سادھو سیوا کیا کرے
جواب یہ ہے کہ ہرگز چوری کر کے سادھو سیوا واجب نہین مال طیب اور پاک سے سادھو سیوا واجب ہے اور مطلب
میرا یہ نہ تھا کہ جو کچھ سمجھکر اعتراض پیدا کر دیا مطلب یہ تھا کہ جسوقت صفائی قلب حاصل ہوئی اور یہ جہان فانی
و ناپایدار معلوم ہونے لگا اور دوئی کا پردہ اٹھ گیا اوسوقت جو اعمال از جانب بھگت سرزد ہوتے ہین
وہ سب نیک ہین اگر چوری اور قزاقی کرے تو اوسکے گناہ مین وہ بھگت ماخوذ نہین ہے تاکہ تصدیق
اس تحریر کی ادھیاے پنجم اور اشلوک ہفتدہم مندرجہ ادھیاے ہیجدہم گیتا جی سے بخوبی ہوتی ہے
اور ٹھگا ئم کی کبتھا بھی موید ہے کہ بھگوت نے واسطے دور کرنے سراغ کے آندھی اور مینہہ
برسا دیا اور اسپ کا رنگ مشکی سے سفید کر دیا اور اپنے بھگت کے اعمال کو ثواب سمجھکر جانبداری

اوسکے ہوئی علاوہ ازان سب دھرم کرم واسطے حصول بھگوت بھگتی کے ہین جب کام سی کہ بھگوت بھگتی ہووہ داخل چوری کی نہین بلکہ مثل دیگر سادھن کے ہے چنانچہ ٹھگا ٹم و برہمن دونون سے رضامندی بھگوت اور گورو کی ہوئی اگر یہ چوری اور قزاقی ہوتے تو بھگوت کیون رضامند ہوتے سواے ازین سمرتھ کو کچھ گناہ نہین ہوتا جسطرح گنگاجی بین سب قسم کے پانی ہو کر گنگا جل ہوجاتے ہین اور آتش سوزان مین ہر ایک شی تابہ چہ کہین آتش وا ضح ہو کہ سادھو سیوا وہ پرم دھرم ہے جسکے واسطے بھگوت بھگتون نے خاص بھگوت کا زیور اوتار کر فروخت کر دیا ہے دیگر اعمال کی تو کیا حقیقت ہے بلکہ خود بدولت ساہوکار ہوکر اپنے بھگتون کے ہاتھ سے ہنڈی کراتے ہین اور اوس چیز سے خوش و محظوظ ہوتے ہین کہ تصدیق اسکی ہر بال لنشکیجن کی کتھا سے ہوتی ہے محبت صادق و اعتقاد راسخ واجب ہے ٹھگا ٹم کے اعتقاد کو نگاہ کرنی چاہیے کہ کسقدر گورو کے قول پر راست اور ثابت قدم تھا کہ جان تک سے دریغ نہ کیا اور برہمن جی کے اعتقاد کو دیکھنا چاہیے کہ اپنے گورو راست کا صرف نام سنکر سہ لکھہ یعنی ہزار روپیہ کا مال والپس کر دیا اور اپنے آپ کو بھگت کی ایذا رسانی کا گنہگار سمجھا غرض بھگوت بھگتی مین اعتقاد ہونا از جملہ مقدمات مقدم تر ہے اور ایک وجہ اس باب مین اخیر کتھا ٹھگا ٹم مین مندرج ہوئی سواے اسکے ایک یہ ہے کہ جس قصور پر بالی اور راون رانده درگاه ہو کر قتل کو پہونچے وہی قصور سگریو اور بھبیکھن سے بھی سرزد ہوا لیکن وہی بھگتی کی پرتاپ سے برعرہ مہا بھارت اور بھگوت سکہاون کی شمار ہوئے تو بھگوت بھگتی کو یہ پرتاپ ہے کہ سب گناہ مبدل بہ ثواب ہو جاتے ہین ✽ کتھا گجپت (गजपति) راجہ نیلاچل یعنی پرشوتم پوری مین بھگوت بھگت ہوئے گسائین سری کرشن چیتن اپنے گورو مین اعتقاد کامل رکھتے تھے جب اونکے درشن کر لیتے تب راج کاج کیا کرتے ایک روز گورو موصوف نے حاضری سے منع کر دیا راجہ صاحب کو اسقدر غم اور فکر ہوا کہ راج کاج چھوڑ دیا اور سنیاسی روپ ہو کر آوارہ و سرگشتہ بامید قدمبوسی پھرا کرتے لیکن چونکہ گسائین جی جگناتھ پوری سے باہر نہین جاتے تھے اسواسطے درشن نہوتے ہر روز رتھ جاترا گسائین موصوف کو رتھ کے آگے نرت اور کیرتن کرتے دیکھا راجہ نے دوڑ کر قدم پکڑ لیے اور عاجز اور دین ہو کر قدمون کو نہ چھوڑا گسائین جی نے جو حال راجہ کا دیکھا اور دلی محبت پر لحاظ کیا تو اوٹھا کر چھاتی سے لگایا اور پریم کے سمدر مین غوطہ دیکر خوب سا آنند مین پورا کیا ✽ کتھا چترداس (चतुरदास) سوامی چتر داس جی پرم بھگت جگت گوان ہوئے سواے ہو کر گنگا جین ... اور کبھی ... محبت نہ تھی اوسی پریم آنند مین مگن رہ کر ہمیشہ بھگوت روپ کی

رنگ مین رنگین رہتے تھے جنھون نے متھرا اور برج منڈل مین گشت کر کے سب کو آنند دیا اور بھاگوت دھرم مین مستقل اور مضبوط ہو کر اپنی شیرین کلامی سے جا بجا بھگوت بھگتون کے ست سنگ کا لطف اوٹھایا جنکی مہما کو سنت اور مہنت اور رسیا بھگوت بھگتون نے جہان مین مشہور کیا اور گورو بھگتی مین ایسے ہوئے کہ سب گورو سیوکون کی لیگئے گورو کہ ہمیشہ مکان پر تشریف لایا کرتے بھگوت روپ جانکر بھاو اور بھگتی سے اونکی سیوا پوجا کیا کرتے استری سوامین جی کی حسین اور نوجوان تھی اوسکو گورو کی خدمت مین تعینات کر دیا کہ جو ارشاد کرین اوسکی تعمیل بسر و چشم کیا او خود اپنے دھرم پر ایسے مستقل رہے کہ کبھی راسخ الاعتقادی مین تجاوز نہ آیا بلکہ روز بروز اعتقاد اور محبت کی گورو چرنون مین ترقی ہوتی رہی آخرش سب اسباب و دولت اور استری گورو کو بھینٹ کر کے بعد ڈنڈوت و اجازت برج منڈل مین تشریف لائے صبح ہی منگل آرتی سری گوبند دیو مہاراج کی درشن کیا کرتے اور سنگار آرتی گپتو دیوجی کی اور راج بھوگ نند گانون کا دیکھکر گوردھن جی مین رادھا کنڈ پر ہوتے ہوے برندابن مین آتے اور اسی گشت اور بھگوت چنتون کی پرم آنند مین تمام دن ایک دفعہ نند گانون مین مان سروور پر بے خور و نوش رہے چونکہ نند گانون کی رئیس اعظم نند بابا ہین خبرگیری مسافران کہ جو اونکے مکان پر مہمان ہوتے ہین اونپر واجب ہے اسواسطے نندجی کے صاحبزادہ بلند اقبال یعنی بھگوت بھگت بتسل کرپا سندھو مہاراج اپنی مہمان کو بغیر خور و نوش نہ دیکھ سکے و بلباس طفل دوازدہ سالہ دودھ ایک کٹورہ مین لائے اور سوامین چتر داس جی کو دیا سوامین چتر داس جی نے جو روپ انوپ دیکھا تو بے تاب ہوئے دوبارہ دیکھنے کو پانی کی درخواست کی جب تک وہ پردہ طفل چنچل اور شوخ پانی نہ لایا تو مضطرب اور بیقرار ہو گئے بھگوت نے خواب مین ارشاد فرمایا کہ پانی کی کچھ ضرورت نہین تمکو دودھ ہر روز برجباسیون سے ملتا رہیگا سوامین جی نے عرض کیا کہ برجباسیون کو دودھ از بس عزیز ہے کہ ماتا جسودھا نے دودھ کے واسطے آپ کو چھوڑ دیا تھا پھر وہ لوگ مجکو دودھ کسطرح دینگے بھگوت نے فرمایا کہ ضرور دینگے چنانچہ حسب الارشاد ہر ایک دھام مین سوامین جی کو اور وہان کے باشندہ دودھ لیکر حاضر ہوئے جو کوئی نہ لایا تو خود سوامین جی اوسکے گھر مین جا کر لے آتے بر تقدیر کسی نے انکار کیا تو وہ دودھ خراب ہو گیا اور اگر کسی نے ناراضی و بے دودھ سے ظاہر کی تو پھر اوسکے گھر دودھ نہ ہوا بلکہ ابتک دستور ہے کہ جو کوئی سوامین چتر داس جی کے خاندان کا چیلہ ہے اوسکو دودھ بلا طلب ملتا ہے فی الحقیقت گورو سیوا اور اعتقاد سے کون سی نعمت غیر مترقبہ نہین ملتی کتھا

राघवदास

راگھو داس جی پرم بھاگت بھگوت کے ہوئے اور اپنی تصنیفات مین دو بریا یعنی الاغرض او چیتر تخلص

کیا کرتے تھے اسواسطے اگرچہ لوگ دبلا کہتے تھے لیکن بھگتی بھاو مین فربہ اور موٹے مست تھے بھگوت دھرم کے متعلق
جو آچار ہین اونپر جیسے فرمودہ شاستر کے بخوبی عمل کیا اور گورو چیلہ کے جو قاعدے شاستروں مین لکھے ہین
اونکو ایسا ظاہر اور روشن کر دیا کہ اور کسی سے نہین ہو سکتا یعنی پُرانون مین جو یہ لکھا ہے کہ جو منتر دیوے وہی
گورو ہے اور جو گورو ہے وہی بھگوت ہے جب گورو خوش ہو جائیگا تو بھگوت خود بخود رضامند اور لیسی ہی بھوت
ہوگا سو انگھو داس جی نے اپنے گورو کو بھگوت روپ جانکر ایسی سیوا کری کہ گورو اور بھگوت کو رضامند کر لیا
اور جس کسیکو اپنا چیلہ کیا تو اوسکو فی الفور بھگوت سنمکھ کرکے آواگون کے دکھ سے چھوڑا دیا ظاہر اور باطن سے
ایسے نرمل اور صاف ہوئے کہ کلجگ کی کائی کبھی نزدیک نہ آئی یا ان کی زبان سے کلمہ بیہودہ کبھی سرزد نہوا
دن رات سوای بھگوت چرتر کیرتن کے اور کچھ کام نہ تھا مصنف نے جو تمثیل الماس کی اونکے واسطے لکھی
تو مطلب یہ ہے کہ جسطرح الماس کو اہرن پر رکھکر گھن مارتے ہین اور شکست نہین ہوتا بلکہ اُس اہرن مین گھس جاتا
ہے اور جب اوسکا ہمجنس الماس کے مقابل کرتے ہین تو اہرن سے نکل آتا ہے اسیطرح راگھو داس جی تھے کہ
ہوا ہی گرم و سرد رنج و راحت زمانہ کی اونکے مستقل مزاجی اور شیوہ بھاو بھگتی مین خلل انداز نہین ہو سکتی تھی
اور ست سنگ کو دیکھکر اسطرح آجاتے تھے کہ جسطرح الماس اپنے ہمجنس کو دیکھکر آملتا ہے

اشعار ہشتم در بیان پرتھا و ارچا استھاپن کتھا پانزدہ بھگت

شری رگھنندن سوامین سے چرن کملون کی سنگھیہ ریکھا کو دنڈوت کرکے ہمہ جنس اوتار کو دنڈوت کرتا ہو
کہ پرتھمی پر یہی مین ظاہر ہوکر پرمیشا اور سنکادکون کو اوپدیش کیا شاسترون کا مقصد صاف ہے کہ بھگوت
کی پراپتی کے واسطے بھگوت کی ہی پوجا آرچا جیسے منتر وغیرہ سادھن سے اور پوجا آرچا بدون موجود ہونے
اوسکے کہ جسکا پوجن کرنا چاہیئے ہو نہین سکتی اور بلا پوجا آرچا بھگوت کی پراپتی مشکل ہے اسواسطے
کرنا کر دین تبسل مہاراج کو یہ خیال ہوا کہ جس حالت مین ہمسری پراپتی کا اوپر پوجا کے ہوا اور وہ
بلا موجودگی کے ممکن نہین تو اوتار لوگون کا کسطرح ہوگا اسواسطے خود بھگوت کہ جسطرح واسطے
بھگتون کے اوتار دھارن کرتے تھے اور کرتا ہے اوسطرح پرتمارو پ ہوکر جہان مین ظاہر ہوا چنانچہ
بارہ پرتما مثل بدری نارائن و رنگناتھ سوامین و گوبند دیو وغیرہ سویم بیکت یعنی خود ظاہر شدہ ہین
دیگر ناتھ رام جی و بردراج وغیرہ پرتما ایسے ہین کہ برہماد شیو وغیرہ دیوتاؤن نے استھاپن کری
اور بعض نیشٹھ و رکھیشرون کی استھاپت کردہ ہین جب ان مورتیون کو بھی بھگوت جانا کہ اسکو بیشتر مین

تب سالگرام روپ ہوکر ظاہر ہوئے کہ کثرت لوگون کو میسر ہون لیکن جب یہ جانا کہ یہ بھی ہر ایک کو میسر ہونا دشوار ہے تب اجازت فرمائی کہ سونے چاندی اور پاکھان وغیرہ کی پرتما بناکر اور موافق بید منترون کے پرتشٹھا کرکے پوجن کرین اور سب پرتماؤن کی پوجن اور درشن مین معجزہ دکھایا کہ جیسے اتنیہ ہوکر یعنی لاشریک جانکر آرادھن کیا منزل مقصود کو پہونچ گیا اور بیانتک کرنا اور دیالتا کو کار فرمایا کہ جو کوئی تصویر بھی اگر اور بھگوت جانکر پوجن کرتا ہے بھگوت کو پراپت ہوتا ہے سواس بھگوت بگرہ پوجن درشن کو بھگتون نے چند طرح پر پایا ہے اول یہ کہ بعض تو اوس پرتما کو اصل بھگوت کی تصویر اور مورتی جانکر اسطرح پر پوجن کرتا ہے کہ اول مانسی پوجن کیا اور پھر اوس بگرہ مورتی کا اور بعض کا یہ اعتقاد ہے کہ اوسی پرتما کو پورن برہمہ سچدانند گھن مانتے ہین مانسی پوجن وغیرہ کی کچھ ضرورت نہین اور تیسرے فریق کا یہ قول ہے کہ اصل مورتی اوس سچدانند گھن کی لوگون کے تصور اور دھیان مین جلد نہین آسکتی واسطے جمانے دل کے اوس اصل بھگوت روپ مین اس مورتی کا درشن اور پوجن کرتے ہین اور ہر ایک موافق اپنے عقیدہ اور یقین کے مراد کو پہونچتے ہین سو جب کہ یہ بات ظاہر ہوگئی کہ خود بھگوت نے واسطے اودھار جگت کے اپنا روپ بصورت پرتما کے ظاہر کیا ہے تو کمال واجب ہوا کہ بھگوت بگرہ کو ایشر روپ جانکر باعتقاد کامل درشن اور پوجن کیا کرے ہزارون کروڑ ونکا اودھار بدولت اعتقاد پرماتماؤن کے ہوا اور ہوتا ہی بھاگوت کا قول ہی کہ بلکہ یعنی بھگوت کی مورتی کا درشن اور اوس مورتی کے درشن کرنیوالونکا ملنا یا مورتی کی چڑھی ہوئی پھولون کا سونگھنا اور تلسی دل کا کھانا اور بھگوت مندر مین جانا اور ڈنڈوت کرنی اور یہ سب بھگوت لوگ کو پراپت کرتے ہین نارد پنچراتر مین مندرج ہی کہ سالگرام جی کا اشنان جس ظرف مین کرایا جاتا ہے اوسکا ساتوین دفعہ کا دہون درجہ گنگا جل کا رکھتا ہی سو مہاتم درشن وغیرہ کا اس ہی خیال کر لینا چاہیے کہ کسقدر ہوگا لیکن واضح ہو کہ یہ پوجن آرادھن بھگوت مورتی کا کچھ ایسا آسان نہین کہ راہ چلتے اوس درجہ اعلے کو پہونچا دیوے کمال مشکل ہی کیا معنی کہ بموجب شاسترون کے بھگوت ایک بیاپک پر برہمہ سروبیاپی ہے جبتک کہ دیگر اعتقادات کو اور طرح طرح کے اعتراضات اور خامی طبع کو صفحہ دل سے دور کرکے خاص اوس مورتی مین طبیعت نہ لگیگی تب تک کسطرح ملنا بھگوت کا ممکن ہی اور وہ طبیعت ایسی لگی کہ دوسری طرف نہ جاوے اور نہ دوسرے کی پناہ یا بھروسا ہووے ذکر ہے کہ ایک شخص خواستگار اسباب دنیا کو بھگوت کی پوجن کرنے سے دولت نہ ملی بہدایت کسی شخص کے بھگوت مورتی کو طاق مین رکھکر درگا مورتی کا

پوجن کرنے لگا ایک روز خیال ہوا کہ دھوپ جو دیگا کو دیتا ہون اول بھگوت کو پہونچتی ہوگی اسواسطے
بھگوت پرتما کی ناک مین روئی بھرنے لگا اوسوقت بھگوت خوش ہوے اور فرمایا کہ کیا تمنا ہے بیان کر
اوسنے عرض کیا کہ پوجن وغیرہ سے تو کبھی راضی نہوے اور گستاخی سے خوشنود ہوے اسکی کیا وجہ ہے فرمایا کہ
باہم پوجن تو ہمکو پتھر کی مورتی جانا کرتا تھا اور اسوقت سب طرف سے طبیعت کو کھینچا بھگوت روپ
تصور کیا اسواسطے رضامند ہوا مطلب اس فقرہ سے یہ ہے کہ بھگوت مورتی کو پورن برہم سچدانند گھن جانے
نہ مورتی سنگ کی۔ ایک بائی گجرات مین بھگوت مورتی کا آرادھن بالتسل بھاؤ اور پریم بھگتی سے کیا کرتی تھی
اوسکو وہین بیٹھے پونجا زور ہوا اور چند لڑکون کو بیٹھا یا اوٹھا لیگیا اس بائی کو سنکر ہوش گئے اور مورتی بالتسل
ہاتھہ مین لیکر تمام رات جاگنے لگی عرصہ تک یہ حال گذرا کہ دیکھ بھالی بھوک و نیند سوتی و سرنگار بھگوت مین
رہتی اور رات کو مصروف بحفاظت بھگوت کو کیا کرتی ہوتی اور ساکھیات موجود ہوئے بائی نے جو آواز چھم
چھنا ٹھکنو گھونگھرو وغیرہ کی سنی تو مورتی اوٹھا کر دوڑی دیکھا کہ کوئی لڑکا شیام سندر موہنی روپ ہے پوچھا کہ
تو کون ہے جواب دیا کہ وہی ایشر جسکی تو مورتی کو بالک جانکر آرادھن کرتی ہے سو مجھکو مطلوب ہو
درخواست کر بائی نے خوش ہوکر کہا کہ اگر فی الحقیقت تو ایشر ہے تو یہ مانگتی ہون کہ اس میرے لڑکے کو بھیڑیا
نہ لیجا وے اور وہ بائی جو دھا ہوا کو شلیا روپ مطلب یہ کہ خنقا و کمال بھگوت مورتی مین اسدرجہ
کا ہو وے کہ اگر خود بھگوت ظاہر ہوکر آوے تب بھی اپنا مالک اوس مورتی ہی کو سمجھتا رہے اور اگر دوسری طرف
طبیعت گئی تو عشق کہان اور جسطرح عورت کو دوسرے مرد کی تعریف وخوبصورتی کا بیان ممنوع ہے اسیطرح
اپنے سیوا مورتی کو دیدہ اور کسیکی زیبایش وغیرہ ذہن مین نہ لاوے کہ مورتی کی پوجا پرکار مین یہ بات لکھی ہے
اور جسطرح کوئی غلام اپنے آقا کو جان و زیادہ تر عزیز جانتا ہو اور ہر طرحکا سامان عیش و آرام کا وقتاً فوقتاً اوسکے روبرو
پیش کرتا ہو اسیطرح اپنی سوامی سیوا مورتی کی سیوا اور خدمت واجب ہے مثلاً موسم گرمی ہے تو سامان ٹٹی ہاے
خس و بادکش و خوشبوہات گلفام و آب سرد آب پاشی و مکان ہوادار و پھول و پوشاک زرق برق کی تیار
کرکے ایک روز مین چند دفعہ آرایش بھگوت کی کرے اور علی ہذا القیاس موسم برسات و سرما وغیرہ مین
بموافق لوازمات اوس موسم کا کرے غرض جو کچھ اپنی جان اور اپنی آرام اور نمود کے واسطے تکلفات و
آرایش و طیاری اسباب ملبوسات ہر قسم و اطعمہ و اشربہ وغیرہ کی کرتا ہے اس سے دہ چند و صد چند
بھگوت کے واسطے کرے اور جسقدر کوئی تیوہار مثل ہولی و دیوالی و دسہرا و بسنت پنچمی وغیرہ

یا سانجھی کا موسم یا ماہ ساون جھولا جھولانے کا چرتر یا بھگوت جنم اوتسو مثل رام نومین و جنم اشٹمی و نرسنگھ
چتردشی و باون دوادشی وغیرہ یا پتر تھہ او رپرت کا دن ہو اس دھوم دھام کے ساتھہ اوتسو
آرایش وغیرہ کیا کرے کہ جسطرح اپنے لڑکے کی شادی ہین یا بروز تولد فرزند کیا کرتے ہین کہانتک
شرح کیجاوے کہ یہ امر متعلق اپنی محبت دلی اور بھگوت کرپا اور خوش نصیبی کے ہو یہ اوتسو وغیرہ اس ملک
مین مثل خواب و تعجبات کے ہین البتہ دکھن مین یا متھرا بندرابن و اجودھیا وغیرہ مین رائج ہین مثلاً کسا
کو یاد ہے کہ ایک گسائین برندابنی نے ایک شخص کاردار کے مکان پر بروز بسنت پنچمی پھولڈول بنایا
طوائف حسب معمول جو کاردار موصوف کے مکان پر واسطے انعام اوس تیوہار کے آئی تو اوسنے بلحاظ گسائین
جی راگ نہ سنا اور رخصت کیا گسائین جی نے فرمایا کہ بھگوت کے سامنے راگ کسواسطے نہین ہوتا کاردار نے
پوچھا کہ کیا بھگوت کے سامنے بھی طوائفان کا ناچ راگ ہوتا ہے گسائین جی نے فرمایا کہ اگر ناچ اور راگ کے
شوقین بھگوت نہوتے تو جہان مین رواج ہی کسطرح پاتا جو کچھہ عیش و آرام کا سامان جہانتک مقسم ظاہر اور
باطن کو نظر آوے سب بھگوت کے واسطے ہے کہ اصول ہر ایک امر کا بھگوت ہی ہے شانزدہ قسم کا پوجن جو
مشہور اور معروف ہے وہ واسطے بھگوت مورتی اور مانسی پوجن کے برابر ہے فرق اسقدر ہے کہ واسطے
مورتی پوجن کے تو سامان ظاہر مین کرنے پڑتے ہین اور واسطے مانسی پوجن کے دل اور تصور مین سو منجملہ
شانزدہ قسم مذکور کے اول آواہن ہے سو آواہن اوس دیوتا کا کرنا پڑتا ہے کہ جسکی کبھی کسی روز
پوجا کرنی ہو اور بھگوت پوجن کا آواہن صرف اسیقدر مانتے ہین کہ صبح ہی اپنے سوامی کو خواب سے اوٹھانا
اور ڈنڈوت کرنی اور اشلوک و پد بھگوت جگانیکے پڑھنے اور گانے دوم آسن आसन فرش بنگلہ وغیرہ
وغیرہ کمال آرایش کے ساتھہ بچھانا و چار و بکشی وغیرہ سوم पाद्य پادیہ یعنی چرن بھگوت کے دھونے اور
انگوچھہ سے پونچھنے چہارم अर्घ ارگھہ یعنی ہاتھہ منہ دھولانا پنجم आचमन آچمن یعنی وضو کرانا
ششم स्नान اشنان یعنی غسل کرانا انگوچھہ سے جسم پونچھنا دھوتی کرانی ہفتم वस्त्र بستر لباس سے
و زیورات سے آرایش کرنی ہشتم यज्ञोपवीत جگیوپویت یعنی جنیو سونے کا یا ریشمی یا سوت کا نذر
کرکے پہنانا نہم गंध گندھہ یعنی خوشبویات مثل چندن و زعفران و مشک و عطر یا پتہ وغیرہ لگانی
دہم पुष्प پُشپ یعنی پھول بھگوت کے مکٹ اور جھومکہ وغیرہ ہین گوندہنی اور مالا پھولون کی پہنانی یازدہم
धूप دھوپ یعنی بخورات زعفران و مشک و اگر و عنبر وغیرہ کے دینی دوازدہم दीप دیپ

یعنی چراغ روشن کرنا سیزدہم नैवेद्य نیویدیعنی سب قسم کے کھانے کھلانے نہ آچمن کرانا پانی پلانا کُرلا کرانا
ہاتھ دھولانے انگوچھہ سے ہاتھ منہ پوچھنا پان تیار کر کے دینا چہاردہم दक्षिणा دچھنا یعنی نذر پیش کرنی
پانزدہم नीराजन نیراجن یعنی آرتی کرنے پردچھنا یعنی مطلب پردچھنا کا تصدق ہونی سہی اور پشپانجلی
دینی یعنی پھول اوپر بکھیرنے شانزدہم विसर्जन بسرجن اور یہان مراد بسرجن سے یہ ہے
کہ پلنگ و توشک بچھانا تکیہ چادر لحاف وغیرہ سامان عطردان و خوردنی و نوشیدنی پاس پلنگ کے
تیار کر دینا اور بروقت آرام فرمانے بھگوت کے پانون دبانے واضح ہو کہ اس شانزدہ قسم کا آرادھن
مثل جگناتھ رائے جی و بدری نارائن و رنگناتھ و اجودھیا و بندرابن مین ہر روز سات دفعہ ہوتا ہے
اور بعض جگہ پانچ دفعہ اور اکثر جگہہ تین دفعہ یعنی ایک بوقت صبح منگل آرتی دوم بوقت دوپہر بھوگ
سوم بوقت شام معمولی آرتی سو پرستش اور درشن کرنیوالی کو سات دفعہ یہ آرادھن از بس ضروری ہے
ورنہ تین دفعہ سے کم نہو اور واضح ہو کہ بموجب قول تنتر شاستر و پرانون کے جو مورتی سوئم بھگت یعنی خود ظاہر شدہ
مثل بدری نارائن و رنگناتھہ سوامی و گوبند دیو وغیرہ و سالگرام مورتی و شنکھ چکر وغیرہ تیرتھ ہین
وے چار چار کوس تک شدہ اور پاک کرتے ہین اور جو مورتی دیوتاؤن کی استھاپت کی وے چار چار کوس
اور جو رکھیشر اور سدھ لوگون نے براجمان کی وے دو دو کوس تک اور جو مورتی دیگر اشخاص سے موافق قواعد
شاستر چند روز کی قائم ہوئی وہ ایک ایک کوس تک اور جو مورتی صرف گھر مین براجمان کر لیتے ہین وہ اوسی
گھر کو پاک اور شدہ کرتی ہین بھگوت ذکر یاد کہے سب سامان و طہارت اور دھارا سر جیو کی تیار کر دی کہ کسیطرح
دل چرانے کملون ہین لگے لیکن کوئی ایسے اعمال سخت اور بیہم لوگون کی پیش آرہے ہین کہ ہرگز اس طریق پر کبھی
طبیعت نہین لگتی کوئی شہر اور قصبہ نہین کہ وہان بھگوت مندر اور ٹھاکر دوارہ نہو مگر پوجاری کے سوا کیا حکم
ہے کہ کوئی درشنون کے واسطے جاوے بالخاص دولتمند اور انہین کبھی نوکری پیشہ گنت و سیر چکلہ کے واسطے
جہانتک کوئی ایجاد ہزار دل اور تدبیرون سے موجود اور جو کوئی ٹھاکر دوارہ کے چلنے کو کہے تو گویا دم نکلگیا
بروقت گشت اگر راہ مین کوئی مندر آجاوے تو یہ فرماوین کہ میان شام ہوگئی فرصت نہین پھر کسیوقت
درشن کرینگے اور اگر شاذ و نادر کبھی اتفاق جانیکا ہو بھی گیا تو تمام زمانہ کا جھگڑا و قصہ ڈگری ڈسمس وغیرہ کا
ذکر وہان پایا جاتا ہے تاکہ بیٹھے رہتے وہی ذکر ہے کیا ممکن ہے کہ ایک دفعہ بھگوت نام زبان پر آوے
اگر کوئی ... ہو تو اوسکو بھی اپنی طرف متوجہ کر لیتے ہین یہ حال اکثر شنیدہ ہے بلکہ بچشم خود دیدہ

کہاں تک لکھوں کہ خوف طوالت اور ناراضی اون اشخاص کا کہ جو میری اس تحریر کو نسبت اپنے سمجھ لیوینگے اونکا ڈر
ہے اونہیں اول وجہ اس مت مند و نالائق کا ہے سو صد آفرین کہ اعمال تو ایسے خوبصورت اور تمنا
وہ کہ ضرور پریم وبھاو کو جاوینگے کیون نہ سدگتی ہو گی ارے دل باپی اب بھی شرم کر اور خیال کر کے
دیکھ کہ آدمی جسم بار بار نہیں ملتا نہ معلوم کون سے اعمال نیک سے یہ جسم ملا ہے اس دیکھ کو پاکر جو چرن
کملون مین سری رگھنندن سوامین کے نہ لگا تو تجھسے سوا ہے اور کون کم نصیب ہے بہت روپیہ پیدا کرنا
جھوٹھ سچ بول کر لوگون کو گرویدہ کر لینا بقول گسائین تلسی داس جی کے طوائفان کو خوب آتا ہے اور اگر
یہ جسم برای لذائذ دنیا سمجھ رکھا ہے تو خوک اور سگ وخر وغیرہ کو بھی سب لذائذ شہوات وغیرہ کی حاصل ہے
جسم انسانی اور اون جسمون مین اسیقدر فرق ہے کہ اس جسم کی بدولت بھگوت حاصل ہوتا ہے اگر بھگوت
چرنون مین دل نہ لگایا تو خوک اور سگ وغیرہ سے بھی زیادہ تر نالائق و گنہگار ہے کسواسطے کہ اون جسامہ
برای آیندہ گناہ لازم نہیں آتے اعمال سابقہ کو بھوگتے ہین اور آدمی کو درصورت نکرنے بھگوت بھجن کے
ہزار ہا گناہ عاید ہوتی ہین لیس اب تجکو اوس روپ انوپ کا چنتون کرنا واجب ہے سو یا پاک تو پر او پہونچی
کر کنجن منج بنی بن مال ہیہ + نو تل کلیو بسیت چمکا جھلکین پلکین شرب گوہ لگو + اربند ستر اش روپیر نا انہ ست
تو چین بھر نگ ہی + من مین نہ لیبی اس بالک جو لکھو جات نہین پھل کون جو کتھا

राजा चंद्रहास

راجہ چندر ہاس خورد سالی سے ایسے بھگوت بھگت ہوئے کہ مہا بھاگوتون مین منتخب و شمار ہے ہین اور اتبک
اونکی بھگتی کا جس مثل چندر ہاس یعنی چاندنی کے سب شاستر ون مین مندرج ہے چنانچہ اسمین بھی لکھا ہے
मेधावी
کہ میدھاوی راجہ کیرل دیس کے گھر جب چندر ہانس موصوف پیدا ہوئے تو ایک پانون کی چھہ انگلی تھی
केरल
کہ سامدرک مین منحوس لکھی ہین روز ولادت سے تھوڑے عرصہ بعد کوئی غنیم چڑھ آیا اور میدھاوی موصوف
सामुद्रिक
اس لڑائی مین مارا گیا والدہ چندر ہاس کی ستی ہو گئی اور دایہ اونکو لیکر کنتل پور مین چلی آئی راجہ کنتل پور
कुन्तलपुर धृष्टबुद्धि
کے وزیر کا نام دھرشٹ بدھی تھا اوسکے گھر پہنچے لگے پھر وہ بھی مرگیا اور چندر ہاس جی تنہا اس شہر مین لاچار
پھرنے لگے جو کوئی کچھ دیتا تو اوس سے شکم سیری کر لیتے ایک روز نارد جی تشریف لائے اور سالگرام جی کی پوجا کی
ارشاد فرما گئے کہ جو کچھ کچھ چن وغیرہ کے اس پرتما کو دکھا لینا چندر ہاس جی اور مورتی کو منہ مین
رکھتے اور موافق ارشاد نارد جی کے عمل کیا ایک تھوڑی سی عرصہ مین بھگوت کی محبت ہو گئی ایک روز
اوس وزیر کے گھر تقریب برہمن بھوج براہمن آئے تھے اوسنے براہمنون سے پوچھا کہ میری لڑکی کو بیٹی شوہر

کون اور کیسا ملیگا اونھون نے چندرہاس جی کا نشان دیا کہ یہ طفل اسکا شوہر ہوگا وزیر کو کمال شاق اور
ناگوار ہوا کہ ہای میری دختر کنیز زادہ کے زوجیت مین آویگی جلادون کو کہا کہ اس طفل کو جنگل مین لیجا کر
قتل کرو جلاد جنگل مین لیگئے اور حکم وزیر کا سنا کر کہا کہ اب تمھارا محافظ کون ہے چندرہاس جی کو مطلق
غم اور فکر اپنے قتل کا نہوا اور فرمایا کہ ایک لحظہ میرے قتل مین تامل کرو پس ازان سالگرام جی کا پوجن
کیا اور جلادان کو اشارت قتل کی کری بھگوت دھیان کی سمادھی لگائی بھگت رچھک مہاراج نے
اون جلادان بیرحم کے دلمین ایسا رحم ڈالدیا کہ ایک انگلی فاضل کو واسطے ملاحظہ کرانے وزیر کو کاٹ کر
لیگئے اور چندرہاس جی کو اوسی جنگل مین چھوڑ گئے چندرہاس جی تین روز تک بھگوت دھیان مین
مگن اور مسرور بیٹھے رہے جسوقت دھوپ ہوتی تو پرندے اپنے پرون کا سایہ کرتے اور وقت شب درندے واسطے
حفاظت کے آتے اتفاقاً کلند نامی راجہ چندناوتی کا گذر بسبب صید افگنی اوس جنگل مین ہوا اور چندرہاس
جی کو اپنے گھر لیگیا بسبب نہونے کسی وارث کے اپنا بیٹا تصور کرکے سب علوم کی تعلیم کی بعد ازان راج تلک
کرکے تمام کارخانہ ملکی ومالی سپرد کردیا اور خود بھگوت بھجن مین مصروف ہوا یہ راجہ کلند باج گذار راجہ
کنتل پور کا تھا جب روز حکومت چندرہاس جی محصول معمولی نہ پہونچا تو دھرشٹ بدھی وزیر مع فوج آیا
راجہ کلند خبر پاکر واسطے ملاقات کے گیا اور بہت اعزاز اور تعظیم کے ساتھ شہر مین لایا چندرہاس جی کی ملاقات
کرائی اور حال ولیعہد راج کا بیان کیا وزیر مذکور چندرہاس جی کو پہچان کر مغموم و متفکر در قتل ہوا
اور یہ تدبیر سوچی کہ چندرہاس کو کنتل پور مین بھیجکر وہان مرواڈالنا چاہیے اسواسطے راجہ کلند کو
دھمکایا کہ تمکو مناسب نہ تھا بلا اطلاع ہمارے راجہ کے چندرہاس کو راج تلک کرتے اب چندرہاس کو
بذریعہ خط کے اوسی مدن اپنے پسر کے روانہ کنتل پور کرتا ہون کہ وہ منظوری راج تلک کی کرادیگا چنانچہ
چندرہاس جی مع خط روانہ ہوئے اور متصل کنتل پور اوسی وزیر کے باغ مین ٹھہرے اشنان پوجا کری اور
بھگوت پرشاد کھا چکنے کے بسبب کسل راہ کے سو گئے اتفاقاً بکھیا دختر وزیر مذکور کی واسطے سیر باغ کے آئی
سکھیون سے علیحدہ ہوکر جہان چندرہاس جی آرام مین تھے وہان پہونچی اور بمجرد دیکھنے جمال چندرہاس جی
کے عاشق ہوکر بھگوت سے خواستگار ہوئی کہ یہ شخص میرا شوہر ہووے پھر جو نگاہ اوسکی طرف کمر
چندرہاس جی کے کری تو ایک خط کمر مین دیکھکر نکال لیا اور پڑھا مضمون اوسکا یہ تھا کہ اے مدن
بمجرد پہونچنے حامل خط کے بکھیہ اوسکو دینا اور اگر توقف ہوا تو موجب میری ناراضی کا ہے دختر وزیر نے پڑھکر افسوس کیا

کہ باہی یہ محبوب مرغوب ناحق مارا جاویگا اور پھر یہ خیال بیچ آیا کہ میرا والد مدت سے مبتلا تھی کسی خوبصورت اور
لائق جوان کی میری واسطے تھا اور مجھسے بروقت روانگی بہت جلد شادی کردینے کا وعدہ کیا تھا سو اس
شخص کو میری واسطے روانہ کیا ہے اور بسبب جلدی کی بعد لفظ بکھہ کی حرف یا لکھنا سہو ہوگیا ہی سو حرف
یا بنا دینا چاہیے چنانچہ اپنے سرمہ کی سیاہی سے بنا کر اور خط چندرہاس جی کی کمر مین رکھکر چلی آئی چندرہاس جی
مدن پسر وزیر کی پاس پہونچے اور خط دیا وہ بہت خوش ہوا اور اوسیوقت سامان کرکے شادی چندرہاس
کی اپنی ہمشیر کی ساتھہ کردی جب وزیر کو حسب تحریر مدن کے خبر پہونچی تو ایسا مغموم اور ناراض ہوا کہ رنگ
فق ہوگیا بسبب شدت رنج کی اوسیوقت روانہ ہوکر اپنے گھر آیا اور مدن اپنے پسر کو لعنت ملامت
کرنے لگا اوسنے خط مذکور پیش کیا اور عذرات کیے وزیر مذکور نے اپنے دلمین یہ صلاح کی کہ اگرچہ دختر
بیوہ ہو تو ہو لیکن چندرہاس کو قتل کردینا واجب ہے اسواسطے جلادون کو طلب کرکے اجازت دی
کہ صبح کو جو شخص درگا بھون مین آویگا قتل کردینا اور چندرہاس جی سے کہا کہ ہماری خاندان مین بعد
شادی کی درگا پوجن واجب ہے تم صبح کو درگا بھون مین جاکر پوجن کر آؤ وزیر نالائق نے تو یہ تدبیر کی
اور بھگوت کی یہ خواہش ہوئی کہ کنتل پور کا راج چندرہاس جی کو ملجاوے اسواسطے راجہ کنتل پور کے
دل مین ہدایت فرمائی کہ راج و عمر ناپایدار ہین اور بھگوت بھجن سے سوای اور کچھہ کار آمد نہین سو یہ راج تو
چندرہاس داماد وزیر کو کہ لائق و فائق ہے دینا چاہیے اور باقی عمر بھگوت بھجن مین صرف کرنی واجب ہے
صبح کو جسوقت چندرہاس جی واسطے درگا پوجن کے چلے تو راجہ نے مدن پسر وزیر کو طلب کرکے فرمایا کہ ہم
راج تلک چندرہاس کو دیتے ہین اوسکو جلد لاؤ وہ اس خوشی سے کہ راج اپنے گھر مین آتا ہے جسم مین سمایا
اور چندرہاس جی کی پاس آکر اونکو تو راجہ کی خدمت مین بھیجدیا اور خود درگا بھون مین واسطے پوجا کی
گیا راجہ نے چندرہاس جی کو فی الفور راج تلک کردیا اور سب کارخانہ اونکے سپرد کیا مدن پسر وزیر جب
درگا بھون مین پہونچا تو جلادون کے ہاتھہ سے کام آیا اور وزیر بعد اطلاع یابی قتل پسر کے سر پر خاک
ڈالتا ہوا اوسکی نعش پر پہونچکر اور سنگ سے سر مار کر مر رہا یہ حال چندرہاس جی نے سنا اور درگا بھون
مین آکر شدت رحم اور کرنا سے بیتاب ہو گئے بعد ازان بامید زندگی مقتولان کے درگا کی استت کی اور
جب کچھہ جواب درگا سے حاصل نہوا تو تلوار نکالکر اپنے قتل کو مستعد ہوئے درگا مہارانی ساکھیات ہوئی اور
ہاتھہ چندرہاس جی کا پکڑ کر فرمایا کہ وہ دوشٹ و دہشٹ جو ہمیشہ درپے تمہارے قتل کو رہتا تھا کہ بعوض

اوسکو مع پسر مارا گیا اب زندہ کردینا مصلحت نہیں چندرہاس جی نے عرض کیا کہ درست ہے لیکن آپکو یہ
بھی تو طاقت ہے کہ اونکے دل کو صاف کرکے بھگوت بھگت کردیوین تاکہ پھر کسی کے ساتھ بدی نہ کرینگے
مہارانی خوش ہوئی اور دونون کو زندہ کردیا وزیر نے جو پرتاپ بھگوت بھگتی اور بھگتون کا دیکھا تو معتقد ہوا اور
چندرہاس جی کے چرنون میں کمال محبت سے گر کر بھگوت سرن ہوگیا چندرہاس جی نے تین سو برس راج کیا
اور بھگوت بھگتی کا ایسا رواج دیا کہ تمام ملک بھگت ہوگیا جب راجہ جدھشٹر نے جگ اسومیدہ کیا اور
اسپ جگ کو چندرہاس جی نے پکڑ لیا تو بھگوت سری کرشن مہاراج نے سمجھا کہ جس حالت مین چندرہاس جی
مجھکو پکڑ کر اپنے دلمین ایسا بند کرلیا ہے کہ ہرگز باہر نہین جاسکتا ایسی کسکو طاقت ہے کہ چندرہاس جی کو
لڑائی مین فتح کرسکے اسواسطے خود چندرہاس جی کے پاس تشریف لیگئے اور ارجن کے ساتھ صلح مصالحت
کرا کر اسپ جگ کا واپس کرایا بعد ازان چندرہاس جی نے راج تلک پسر کلان کو کردیا اور خود راجہ جدھشٹر
کے جگ مین شامل ہوئے اب اس کتھا سے غور کرنا چاہیے کہ کسقدر ہدایات واسطے بھگتون کے ہین اول تو پرتما
لنشٹھا کا پھل دوم یہ کہ بھگوت بھگت موت سے کبھی ہراسان نہین ہوتے سوم یہ کہ بروقت آفت کسی صدمہ جہت
کی ممکن نہین کہ بھگوت کا بھجن و تصور چھوٹ جاوے چہارم یہ کہ جو اونکے ساتھ بدی کرتا ہے اوسکو بھی نیک ہی ثمرہ
بخشتے ہین علاوہ ازان یہ بات تو عام ہے کہ بھگوت اپنے بھگتون کے ایسے قابو مین ہوجاتے ہین کہ اپنی رضامندی سے
اونکی رضامندی مقدم سمجھتے ہین چنانچہ چندرہاس جی سے اسپ جگ جو واپس کرایا تو خود جاکر اپنے بھگت سے
التجا کی اور زبردستی روانہ رکھی ورنہ ایک لحظہ مین کروڑ برہمانڈ کو ظاہر اور ناپید کرسکتے ہین کتھا

नामदेव نامدیو جی چیلہ گیان دیو جی سوامین سنپردا کے مجتہد و آچارج بھگتی کا جہان روشن کرنیکو مثل
آفتاب کے ہوے خردسالی ہی مین اپنی بھگتی اور بھاؤ سے بھگوت کو قابو مین کرلیا بھگوت انس سے اونکی پیدایش سے
اور حال یہ ہے کہ پنڈرپور مین بامدیو نامی قوم کا چھیپی بھگوت بھگت ہوا اوسکی لڑکی خردسالی مین بیوہ ہوگئی جب
دوازدہ سالہ ہوئی تو بامدیو نے واسطے بھگوت سیوا اور پوجن کے ہدایت فرما کر کہا کہ بشرط دلی محبت اور بھگتی کے
سب خواہش و تمنا بھگوت پورن کردینگے دختر ممدوحہ نے اوسی روز سے بہ کمال بھگتی و اعتقاد ایسی سیوا پوجا اختیار
کی کہ عرصہ قلیل مین بھگوت رضامند ہوگئے یہانتک کہ بمقتضای جوانی جو اوسکو خواہش کام کی ہوتی تو وہ بھی
بھگوت نے پورن کری اور اوس دختر کو حمل رہ گیا تمام قوم اور شہر مین یہ بات مشہور ہوئی اور معاندین بدبخت
واسطے بدنامی بامدیو کے مراد دلی حاصل ہوگئی شدہ شدہ یہ خبر بامدیو تک پہنچی اور دختر سے پوچھا کہ یہ کیا

بدبختی ہی او سنے کہا کہ تمنے فرمایا تھا کہ سب تمنا تیری بھگوت سی حاصل ہونگی سو جو ہوا وہ بھگوت سی ہوا
نامدیوجی اس مژدہ سی اسقدر خوش ہوئی کہ جسم مین نہ سماتی اور جب لڑکا پیدا ہوا تو تمام مال و اسباب
اوسکی تولد کی خوشی مین خیرات کر دیا نامدیو نام رکھا اور جان سی زیادہ عزیز جانا واسطی رفع اعتراض و
سیہ باطنی نامعتقدان و نالائقان کی علاوہ از کتھا پوران وغیرہ بھگوت کا قول یاد آیا دوسرے اسکندھ
بھاگوت مین لکھا ہی کہ نسکام یا جملہ کامنا یا مکتی کی واسطے مجکو مستقل بھاؤ سی جو سیون کرتی ہین تو
سب کامنا پورن کرتا ہون ایکادش مین لکھا ہی کہ اپنی بھگتون کو تا بہ مکتی عنایت کرتا ہون دنیاوی
کامنا کی تو کیا حقیقت ہی قطع نظر قول مذکور سی جس حالت مین کہ بھگوان اپنی بھگتون کی واسطی مجسم
کو چھوڑ کر چلی آتی ہین اور ایسی جسم مثل باراہ و مین و کچھپ وغیرہ بنا لیتی ہین کہ وہم اور قیاس سی باہر ہین
پس اگر کسی اپنی بھگت خواستگار کام کی کامنا پورن کری تو کیا بعید ہی اگر بھگوت کی اوتار و کرپا و کیجا وغیرہ
کی چرترون پر اعتبار ہی تو نامدیوجی کا پیدا ہونا خاص بھگوت سی بہر حال راست و درست ہی القصہ روز تولد سی ہی
نامدیوجی کو بھگوت کا پریم ہوا اور جس جس قدر عمر بڑھتی گئی اوسی اوسیقدر پریم اور بھگتی مین بھی ترقی ہوتی گئی
جب وہ چار سالہ ہوئی تو کھیل بھگوت آرادھن کی کھیلتی یعنی بھگوت مورتی بنا کر اور اچھوکھن لیکر اوسکو بٹھا کر
جسطرح اونکا نانا سیوا آرتی کیا کرتا تھا سب اوسیطرح کرتے اور بھگوت کی تصور اور دھیان مین محو ہو جایا کرتے
نانا پر ہر روز تقاضا رہتا کہ یہ بھگوت مورتی مجکو بخش دو اور وہ بسبب خوردسالی کی حیلہ بہانہ کر دیا کرتا ایک روز
انکی نانا نی کہا کہ دس پانچ روز مین ایک گانون جاونگا اور تین روز بعد آونگا تم میری غیبت مین سیوا پوجا
بھگوت کی کیجیو اگر بھگوت نی تمہارا بھوگ لگانا قبول کر لیا تو سیوا پوجا تمکو سپرد کر دونگا نامدیوجی خوش ہوئی
اور دن شمار کرنے لگی نانا سی ہر روز یوم روانگی پوچھا کرتے اور کمال خوش ہوا کرتے آخر وہ دن آیا اور نانا بسبب
ترکیب بھگوت سیوا اور دودھ پلانی کی سمجھا کر روانہ ہوا نامدیوجی کو سر شام سے شوق ہوا اور جب گو کے
آنی مین دیر ہوئی تو خود جنگل مین جا کر لائی پھر والدہ نے تقاضا کیا کہ دودھ پلانے کا وقت آگیا اسواسطی
بہت جلدی سی دودھ گرم کیا اور خوشبویات و مصری ملا کر کمال محبت و خوشی سے کٹورہ بھگوت کی روبرو رکھ دیا
لیکن یہ خوف دل مین رہا کہ مجھسے کچھ قصور نہ ہو گیا ہو بھگوت کی سامنی دست بستہ کمال عجز سی عرض کیا کہ مہاراج دودھ
تیار ہی مجکو اپنا غلام تصور فرما کر نوش فرماوین اور اپنی غلام کو پرمانند دیوین اگرچہ بھگوت محبت قلبی نامدیو سی راضی ہوئی
اور انکو دل مین اپنی سروپ کی چاندنی اور بھاؤ اور عقل سلیم کی ترقی کر دی لیکن یکا یک بلا صفائی و امتحان کا ان

اعتقاد کو دودھ نوش نفرمایا نامدیوجی خورد سال تھے اور خیال مین یہ بات تھی کہ بھگوت بھی مثل دیگر لڑکون
کے دودھ پیا کرتے ہین اسواسطے بھگوت کی خاموشی سے ملول ہوئے اور روبرو سے علیحدہ ہو کر دم سرد بھرنے لگے
جب ناامید سے ہوئے تو رونے لگے اور کہا کہ مہاراج کسواسطے دودھ نہین پیتے دیکھو تو مصری بہت ڈالی ہے
اور گرم خوب کیا ہے آخر جب بالکل مایوسی ہوئی تو بادیدہ گریان و دل بیقرار بھوکے سو رہے اور اسیطرح
دو روز گذرے تیسرے روز کہ فردای اوسکے اونکا نانا آنیوالا تھا یہ اضطراب ہوا کہ آج اگر بھگوت نے دودھ نوش نفرمایا
تو صبح کو سیوا پوجا مجھکو نصیب نہ ہوگی اسواسطے بکمال احتیاط دودھ تیار کیا اور بھگوت کے روبرو لیگئے چند دفعہ
عرض معروض واسطے پینے کے کری جب تامل ہوا تو چھری نکالکر اپنا گلا کاٹنے پر مستعد ہوئے بھگوت نے
جو یہ پختگی اعتقاد کی دیکھی تو ایک ہاتھ سے تو اونکا ہاتھ پکڑ لیا اور دوسرے ہاتھ سے کٹورہ دودھ کا اوٹھا کر
نوش کرنے لگے جب دودھ کٹورہ مین تھوڑا رہا تو نامدیوجی نے کہا کہ ہر روز تو خوب کٹورہ بھر بھر پیتے ہو مین
تین روز کا بھوکھا ہون میرے واسطے بھی چھوڑدو بھگوت ہنسے اور اپنا پرشاد عنایت فرمایا فی الحقیقت
بقول اسکندپوران کہ بھگوت نہ چوب کی مورت مین ہے نہ سنگ کی اور نہ دیگر جگہ صرف اس شخص کے اعتقاد مین
موجود ہے دبیصورت اعتقاد کامل واجب ہے فردای اسکے نانا نامدیوجی کا آیا اور حال دودھ پلانے کا پوچھا
نامدیوجی نے کمال آنند سے سب سرگذشت بیان کی اور یہ بھی کہا کہ نہ معلوم کس قصور سے دو روز مجھکو حیران کیا
تیسرے روز جب مین اپنا گلا کاٹنے لگا تب مارے ڈر کے پی گیا اور وہ تو بالکل پیجاتا تھا جب مین نے واویلا کیا
تب تھوڑا سا مجھکو دیا نانا نے جب یہ حال سنا تو پریم آنند مین مگن ہوگیا اور کہا کہ ہمکو بھی تو دکھلاؤ نامدیوجی اسیطرح
کٹورہ طیار کرکے لیگئے اور جب کچھ تامل ہوا تو وہی چاقو دکھلاکر کہا کہ یہ موجود ہے بھگوت نے فوراً نوش کرلیا
واہ واہ بھگت بتسلتا اور پریم کے چھبو اتنا کہ جسکو بیپینیت نیت کہتے ہین اور شیواوک جسکے واسطے طرح طرح
کی سمادھی لگاتے ہین وہ اپنے بھگتون کی اور محبت کے ایسا قابو مین ہے کہ اونکی خواہش کے موافق سب کچھ
کرتا ہے اس بات کی شہرت تمام ملک مین ہوگئی اور بادشاہ ملک نے کہ ملیچھ تھا نامدیوجی کو بلاکر کہا کہ ہمنے
سنا ہے تمکو خدا ملا ہے سو ہماری ملاقات بھی خدا سے کرادو یا کچھ کرامات اور معجزہ دکھلاؤ نامدیوجی نے فرمایا کہ
اگر ہم مین کچھ کرامات ہوتی تو چھیپی کا پیشہ کیون کرتے اور کسواسطے دن بھرتے جو کوئی سادھو سنت
آجاتا ہے اوسکو سیر آٹا بانٹ کھاتے ہین کہ اوسکی بدولت آپ نے طلب کرلیا بادشاہ نے کہا کہ ہم یہ گفتگو
مکر وفریب کی کچھ نہین سنتے مادہ گاو مردہ موجود ہے اوسکو زندہ کردو ورنہ تمہارا قتل کردونگا نامدیوجی نے

ایک بشن پد تصنیف کرکے کیرتن کیا مصرعہ مطلع کا یہ ہے بنتی سُن جگدیس ہماری یہ بفور سننے اس پد کے مادہ گاو
زندہ ہو گئی اور بادشاہ معتقد ہو کر اونکے قدمون مین پڑکر ملتمس ہوا کہ خزانہ وجاگیر وغیرہ جو کچھ مطلوب ہو
ارشاد فرماوین تا کہ نذر کرون نامدیو جی نے فرمایا کہ ہمکو کچھ مطلوب نہین ایک رخصت درکار ہے بادشاہ نے
ایک پلنگ طلائی و مرصع بھینٹ کیا اوسکو سر پر رکھکر چلے اور ملازمان بادشاہ جو ہمراہ آئے تھے سبکو
واپس کر دیا راستہ مین ایک دریا تھا پلنگ کو اوسمین ڈالدیا بادشاہ نے جو خبر سُنی تو متعجب ہوا اور
ملازم اپنا بھیجکر اوس پلنگ کو طلب کیا کہ اوسکے نمونہ کا دوسرا پلنگ بنوایا جاوے نامدیو جی نے اوس پلنگ
سے بہتر بیشمار پلنگ دریا سے نکالکر ڈالدیے اور فرمایا کہ اپنا شناخت کرکے لیجاؤ تب تو بادشاہ کی عقل گئی
اور آکر قدمون مین پڑا نامدیو جی نے بادشاہ کو اجازت فرمائی کہ پھر کسی سادھو کو تکلیف نہ دینا اور کبھی
ہمکو یاد کرنا یہ کہکر اپنے گھر چلے آئے ایک روز واسطے بھگوت درشن کے کنڈپور مین ٹھاکر دوارہ واقع ہے گئے
دروازہ پر کثرت لوگون کی تھی خیال کیا کہ اگر جفت پاپوش دروازہ پر چھوڑتا ہون تو دو دولی رہیگی اسواسطے
پاپوش کمر سے باندھکر مندر مین گئے اتفاقاً کنارہ پاپوش نظر آتا تھا کسی نے دیکھ لیا اور زدہ زدہ مندر سے
نکالدیا نامدیو جی کو مطلق کچھ خیال اس زدوکوب کا نہ ہوا اور نہ غصہ آیا مندر کے پیچھے جاکر بیٹھ رہے اور
بھگوت سے یہ عرض کری کہ جو مجھکو سزا فرمائی بہت مناسب کیا لیکن مجھکو آپ کے سوای کچھ ٹھکانا نہین نہ کچھ
مطلوب ہے اگر درشن دیگر اشخاص کو ہین تو گوش میری کیرتن کے طرف رہین یہ عرض کرکے کیرتن شروع کیا
اور بشن پد کہ محتوی بر طعنہ اور اپنی حقارت کے ہے گایا مطلع کا مصرعہ یہ ہے ہین ہین ذات میری جادون
رایا یہ بھگوت سنتے ہی اس پد کے گرنا اور دیا لتا سے بیقرار ہو گئے اور مندر کو بیخ و بنیاد سے پھیر کر دروازہ اوسکا
نامدیو جی کی طرف کر دیا یہ چرتر دیکھکر سب جمنت وغیرہ نادم و پشیمان ہوئے اور اونکے قدمون پر سر رکھکر
خطا معاف کرائی ابتک دروازہ اوس مندر کا بجانب جنوب واقع ہے ایک روز بیچ ایک نامدیو جی کے گھر کو
آگ لگ گئی بھگوت پریم مین آنند ہو کر جو چیز اوس مکان مین علحدہ رکھی تھی آگ مین ڈالنے لگے اور عرض کیا کہ
سبکو منظور فرماوین بھگوت خوب ہنسے اور فرمایا کہ کیا اس آگ مین بھی مجھکو جانتا ہے عرض کیا کہ یہ گھر آپ کا ہے
آپ کے سوا ہی اور کون دخل کر سکتا ہے بھگوت نے خوش ہو کر خود نیا چھپر ایسا خوبصورت باندھ دیا کہ کبھی کسی نے
نہین دیکھا تھا لوگون نے نامدیو جی سے پوچھا کہ یہ چھپر کسنے چھایا ہے اور کیا مزدوری لیتا ہے نامدیو جی
نے فرمایا کہ مزدوری سخت ہے یعنی تن من دھن چاہتا ہے اور جب یہ مزدوری اول لیلیتا ہے تب

نظر آتا ہی پنڈھرپور مین ایک ساہوکار تھا اوسنی تلادان کرکی زر کثیر تمام شہر مین تقسیم کیا کسی کی کہنے سے نامدیوجی کو
بھی بولایا نامدیوجی نی دو دفعہ کہلا بھیجا کہ ہمکو کچھ مطلوب نہین تیسری دفعہ جب آدمی آیا تو تشریف لیگئے
ساہوکار نی کہا کہ مین نی تمام شہر مین زر کثیر تقسیم کیا ہی کچھ تم بھی لو کہ میرا بھلا ہووی نامدیوجی نے فرمایا
کہ جسمین تیرا بھلا ہوتا ہی کب دریغ ہی اور دلمین خیال کیا کہ جب اس شخص سی غرور دولت کا دور ہوگا
تب بھلا ہوگا اسواسطے ایک تلسی دل پر حرف را کہ نصف نام بھگونت ہی سواین کا ہی لکھکر ساہوکار سی کہا
کہ اسکے برابر سونا وزن کردو ساہوکار نے کہا کہ کیا میرا خندہ کرتے ہو میری فیاضی اور رحم پر کہ تمھاری
نسبت منظور ہے نگاہ کرکے طلب کرو نامدیوجی نے فرمایا کہ ہنسی اور خندہ سی کچھ واسطہ نہین اسی کے
برابر مطلوب ہی ساہوکار نی وزن منگا کر ایک سونے کا سکہ دیا لیکن برابر نہ ہوا تب ترازو منگائی اول پانچ
سات سیر اور پھر اور پانچ سات من سونا رکھا تب بھی پلہ جانب تلسی دل کا زمین پر رہا پھر ہیرا مقومان وغیرہ
سے طلا منگا کر رکھا وہ بھی کم رہا تب تو ساہوکار و دیگر لواحقین کو کمال فکر ہوئی اور نامدیوجی کو معلوم ہوگیا
کہ غرور دولت تو رفع ہوا لیکن جو کچھ ثواب مدت العمر مین کیے ہین اونکا غرور باقی ہے وہ بھی دور کرنا
ضرور ہی اسواسطے ساہوکار سی کہا کہ جو ثواب مدت العمر کیے ہین اونکا بھی سنکلپ کردو شاید برابر ہوجاوے
ساہوکار نی اونکا بھی سنکلپ کردیا جب برابر نہ ہوا تو لاچار کہنے لگا کہ اسیقدر لیجیئے نامدیوجی نی فرمایا
کہ ہمی کیا توقف یہ دولت ہماری کس کام کی ہے ایک بھگونت بھگتی کی دولت چاہیے کہ جسکے تعلق سب
دیوتا اور سب نعمات ہر دو جہان کی ہین ساہوکار نادم ہوا اور معتقد ہوکر بھگونت بھگت ہوگیا جب
یہ معرکہ گذر چکا تو بھگونت نے ارادہ امتحان ایکادشی برت نامدیوجی کا کیا اور لاغر براہمن کی روپ سے
تشریف لاکر نامدیوجی سے مت عی بھوجن کے ہوئے نامدیوجی نے بسبب ایکادشی کے انکار کیا براہمن
نے کہا کہ بسبب گرسنگی کے میری جان برلب ہے اسیوقت کچھ لاؤ غرض براہمن کی طرف سے
استدعا لینے کا اور نامدیوجی کی جانب سے نہ دینے کا اسقدر ہوا کہ دونون باہم گرد پڑے
شور و غل سنکر لوگ جمع ہوگئے اور نامدیوجی کو سمجھایا کہ کچھ سامان رسوئی کا دیکر رخصت کرو لیکن
نامدیوجی نے ایکادشی برت کو مقدم سمجھکر کچھ ندیا اور براہمن کو یہ ہٹھ ہوئی کہ بدون لیے ہرگز نجاؤنگا
دروازہ پر پڑا رہا اور شام کے وقت بسبب گرسنگی کے مرگیا جو لوگ ناواقف قاعدہ برت ایکادشی
سے تھے کہنے لگے کہ نامدیوجی نے برہمہ ہتیا کری نامدیوجی کو مطلق فکر و اندیشہ نہ ہوا اور چتا بنا کر

مع براہمن مذکور کے اوسمین بیٹھہ گئے لوگون کو کہا کہ آگ دیدو بھگوت ہنس پڑے اور صدق دل و اعتقاد کامل نامدیوجی کا دیکھکر کمال راضی ہوئے لوگون نے جو یہ حال دیکھا تو معتقد ہوکر نامدیوجی کے قدمونمین پڑے ایکادشی کو جاگرن نامدیوجی کے مکان پر ہوا کرتا تھا ہر بھگتون کو تشنگی ہوئی پانی موجود نہ تھا کوئی واسطے لانے پانی کے بخوف پریت یعنی خبیث کے کہ باؤری میں رہتا تھا
(چاہ زینہ دار ۱۲)
اوس نصف شب مین نہ جا سکا نامدیوجی گاگر یعنی سبوچہ لیکر خود تشریف لیگئے اور خبیث بصورت مہیب و ہولناک آیا نامدیوجی نے یہ پد کہ مطلع اوسکا تحریر ہوتا ہے تال ہاتھہ مین لیکر کیرتن (कीर्तन) کیا ۵ اہی آئی میرے لنبک ناتھہ ۰ دھرتی پانون سرگ لوماتھو جوجن بھربھر ہاتھہ ۰ بھگوت اوسی بھوت مین سے ظاہر ہوئے اور وہ بھوت بھی نامدیوجی کی کرپا سے بھگوت دھام کو پہونچا نامدیوجی ایکادشی کی جاگرن مین ایسے معتقد اور پریمی ہوئے کہ سب جاگرن کرنے والونمین اول درجہ اونکا ہے اور ابتک دستور ہے کہ جہان جاگرن ایکادشی کا ہوتا ہے اول پد مصنفہ نامدیوجی کا واسطے منگلاچرن کے گاتے ہین ۰

کتھا अल्ह जी الہ جی پرم بھگوت بھگت ہوئے تیرتھہ جاترا کو جاتے ہوئے کسی راجہ کے باغ سرسبز و شاداب مین ایک درخت کے نیچے بھگوت سیوا پوجا کرنے لگے آنب پختہ دیکھکر واسطے بھگوت بھوگ کے باغبان سے مانگے اوسنے جواب دیا کہ اگر یہ دن آنب کھانے کے دل نہین رہتا تو خود توڑ لو چونکہ الہ جی کو اپنی واسطے ضرورت نہ تھی بھگوت کے واسطے درخواست کی تھی اسواسطے بھگوت نے نشانہا اوس درخت کی ایسی نیچی کردی کہ سنگھاسن کے اوپر پہونچ گئی اور الہ جیونے آنب بھگوت کے بھینٹ کیے باغبان نے راجہ کو خبر پہونچائی اور وہ آکر قدمون مین پڑا عرض کیا کہ آپ کے قدمون کی برکت سے مین اور یہ باغ بلکہ تمام ملک پوتر ہوگیا اب کچھہ کرپا زیادہ کرنی چاہیے الہ جی نے بمقتضاے رحم اوسکو بھگوت سرن کرکے بھگت کردیا واضح ہو کہ بھگوت بھگتی اور بھگتون کو یہ پرتاپ ہے کہ شیو برہما دک جنکے چرنون مین اپنا سر جھکاتے ہین ایک درخت خم ہوکر زمین پر آگیا تو کیا تعجب ہے ۰

کتھا पृथ्वीराज پرتھی راج راجہ بیکانیر پسر کلیان سنگہ بھگت بھگت اور پنڈت ہوئے کبت دوہا وغیرہ بھاکھا مین اور اشلوک سنسکرت مین تصنیف کرکے نہایت پریم اور بھگتی سے کیرتن کیا کرتے تھے شاعری کمال موزون اور حسب قاعدہ پنگل (पींगल) شاستر کے تھے اور معنی و شرح اشلوک وغیرہ کی اس خوش کلامی و شیرین گفتاری سے کرتے تھے کہ خواہ نخواہ دلکو فرحت و بھگوت کی طرف نشٹھا ہوتی تھی بھگوت سیوا مین از بس اعتقاد تھا اور تیارک

لذاید و شہوات نفسانی کی اسقدر تھی کہ مدت العمر عورت کی شکل نہین دیکھی تھی اتفاقاً سفر پیش آیا جس بھگوت مورتی
کی سیوا پوجن کیا کرتے تھے بحالت سفر اوسیکا مانسی پوجن کرتے رہے ایک روز بھگوت مورتی دھیان مین آئی
کمال بیقرار ہوئے اور دوسرے روز بھی ایساہی حال ہوا تیسرے روز جب وہ مورتی دھیان مین آئی تب دل
کو قرار ہوا لیکن دو روز تک درشن نہ ہونیکا سبب خیال مین نہ آیا اور واسطے دریافت حال بھگوت
مندر کی اپنے اہلکاران کو لکھا جواب آیا کہ بسبب مرمت ہونے مندر کے دو روز بھگوت کی مورتی مندر سے باہر رہی تھی
راجہ کو تب دلجمعی ہوئی اور بکمال آنند ہوا راجہ موصوف نے اپنے دل مین عہد کیا تھا کہ متھرا جی مین دیہہ
تیاگ کرین یہ خبر بادشاہ وقت کو پہونچی اوسنے بسبب تعصب کے مہم کابل پر تعینات کر دیا راجہ کو اس سفر سے
بہ بین سبب کہ ایام زندگی کے قلیل رہے ہین ایک ایک دن مثل کلپ کے گذرتا تھا جب روز معہود قریب آیا تو
بھگوت نے اوس یوم سے راجہ کو مطلع کر دیا فی الفور سانڈنی پر سوار ہو کر متھرا جی مین آئے اور حسب عہد وہان دیہہ
تیاگ کر کے پرم دھام کو پہونچے جے جیکار کا آوازہ تمام جہان مین پہونچا اور نرمل جس بھگوت بھگتی اور بھگتون
کا مشہور عالم ہوا ایک حال اور بھی راجہ موصوف کا مترجم ثالث نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ سفر مین اتفاق
قیام راجہ ممدوح کا جنگل مین ہوا اور وہان لشکر کو کچھہ سامان خورد و نوش نہ ملا بھگوت نے بمقتضای بھگت
بتسلتا ایک شہر وسیع ظاہر کر دیا کہ سبطرح سے آسایش تمام لشکر کو ہوئی ۞ کتھا धनाभगत دھنا قوم جٹ
پرم بھگت ہوئے ابتدا اونکی بھگت ہونے کی یہ ہے کہ بایام خورد سالی ایک براہمن بھگوت بھگت اونکے
گھر آیا بھگوت کی سیوا پوجا کرتا تھا دھنا بھگت نے اوسکو کہا کہ ایک مورتی مجھکو بھی عنایت کرو کہ مثل
تمھاری سیوا پوجن کیا کرونگا براہمن نے اول تو حیلہ بہانہ کر دئے اور جب استبداد زیادہ دیکھا تو چھوٹا سا
پتھر کالا حوالہ کیا دھنا جی نے کمال محبت سے سر اور آنکھون پر رکھا اور موافق طریقہ اوس براہمن کے سیوا
پوجا شروع کری یعنی اول خود اشنان کیا اور پھر بھگوت کو اشنان کرا کر تالاب کی مٹی کا تلک لگایا اور
بجائے تلسی دل کے برگ سبز چڑھائے اور بکمال خوشی سے ساشٹانگ ڈنڈوت کری جب والدہ روٹی لائی تو
بھگوت کے آگے رکھکر اور آنکھہ بند کر کے بیٹھہ گئے اور بڑی دیر تک منتظر رہے کہ بھگوت بھوگ لگاوین
لیکن جب نہ کھائی تو ملول اور غمگین ہو کر بار بار ہاتھہ جوڑے پھر طفلانہ استبداد کر کے خوشامد کری
جب بھی نہ کھائی تو تالاب مین ڈالدی اور خود بھی بے خورد و نوش رہے چند روز اسیطرح گذرے
اور بسبب نقاہت تشنگی و گرسنگی کے قریب مرگ ہوگئے بھگوت کو بروے بھگت بتسلتا کا جوش مین آیا

اوزظاہر ہوکر روٹی کھانی شروع کی جب نوبت تانصف کھانی کی پہونچی تو دھناجی نی کہا کہ کیا بالکل تو ہی کھا جائیگا کچھ مجکو بھی دیگا یا نہین بھگوت نی ہنسکر باقی روٹی دھناجی کو حوالہ کری اور اسیطرح روزکا معمول ہوگیا دھناجی نے جو پرم منوہر روپ بھگوت کا دیکھا تو ایسا عشق ہوگیا کہ اگر ایک لحظہ اوس روپ کو تصور مین یا ظاہر مین نہ دیکھتے تو بیتاب ہوجاتے بھگوت نی دیکھا کہ جبکی روٹی بمحنت کھاتی ہین اوسکی خدمت بھی کچھ کرنی چاہیے کہ مفت خوری اچھی نہین سو دھنا بھگت سے پوچھکر گو چرالایا کرتے ایک دفعہ وہ ہی براہمن آیا اور مطلق نشان سیوا پوجا کا دھناجی کے پاس نہ دیکھا سبب پوچھا دھناجی نی کہا کہ مہاراج بھلی پوجا دی گئی تھے کہ مجکو چند روز تک بھوکھا مارا اب بڑی مشکلون سے ایسا سیدھا ہوا ہے کہ گائی تک چرالاتا ہے براہمن کو تعجب ہوا اور کہا کہ مجکو بھی دکھلاؤ دھناجی نے برہمن کو بھی درشن کرائے اور وہ براہمن چرن کملون کو ڈنڈوت کرکے پریم کا جل آنکھون سے برساتا ہوا اپنے گھر آیا اور اوسی روپ کو تصور اور سیوا بھجن سے میری کمل دل تو چین سیتا رمین کو خوشنود کرکے کرتارتھہ ہوگیا بھگوت نے دھنا بھگت کو ہدایت فرمائی کہ کاشی مین جاکر رامانند جی سے منتر اوپدیش لو سو رامانند جی کے پاس آئے اور اونھون نے بمقتضای اپنی صفائی قلب کے دھنا بھگت کو پریم بھگت اور مرسلہ بھگوت کا جانکر منتر اوپدیش کیا پھر کمال آدر بھاؤ سے رخصت فرماکر سادھ سیوا کی ہدایت کی چنانچہ اپنے گھر آکر موافق ہدایت گورو کی کاربند ہوئے ایک روز واسطے تخم ریزی زراعت کے غلہ گندم لیے جاتے تھے سادھو آگئے اور وہ غلہ سادھان کی سیوا مین خرچ کردیا اور بخوف والدین کھیت کو مثل تخم ریزی کردہ کے درست کرکے چلے آئے بھگوت نے سمجھا کہ جو کوئی غلہ زمین مین بامید پیدا ہونے کے ڈالتا ہے وہ چند گونہ ہوجاتا ہے اور دھنا بھگت نے میرے بھگتون کے پیٹ مین غلہ ڈالا ہے تو ہزار گونہ ہونا چاہیے اسواسطے کھیت دھنا بھگت کا دیگر کاشتکاران کے کھیت سے ایسا اچھا جمایا کہ لوگ تعریف کرنے لگے دھناجی وہ تعریفات اونکی براہ خندہ و مزاح کے سمجھے اور ایک روز بطور سیر جو کھیت کی طرف گئے تو کہنا لوگون کا راست پایا بھگوت کی کرنا اور پریم کے تصدق ہوکر پرم آنند مین مگن ہوگئے اور زیادہ تر بھگوت اور بھگتون کی سیوا مین مصروف ہوئے اسے راجہ اندر تو کیسا وانا عقیل ہے کہ واسطے بنانے بجر کے وہ پیچ رکھیشر کو تکلیف وہ ہوا میرے اس دل کمبخت کو کسواسطے اوٹھا کر نہ لیگیا کہ گرد بجر سے بھی زیادہ سخت ہے یہ کبھی دھنا بھگت کی پڑھکر اور گرواور بھگت بتلتا اور رہجواریا پرم دیال کی سنگ ذرہ بھی نرم نہین ہوتا ہے کبت اوس کے پرسنگ کے تشریب ایک سندر روپ چھتری سوامین کا ہے

وہان کا پوجاری دیوا نامی براہمن پیر ضعیف ہوا ایک روز جب بوقت شب حسب دستور معہود وہ بھگوت کو آرام کرا کر مالا پھولون کے اوتاری تو اپنے سر سے لپیٹ لیے اور دروازہ مندر کا بند کر دیا اوسیوقت رانا والی اودے پور کا آ گیا اور دیوا موصوف نے وہ مالا اوتار کر رانا کو گلے مین ڈالدی اتفاقاً ایک بال سفید اوس مالا مین رانا کو نظر آیا اور دیوا موصوف سے پوچھا کہ کیا بھگوت کے بال سفید ہو گئے دیوا جی نے جواب دیا کہ ہان مہاراج ہو گئے رانا نے کہا کہ ہم بھی صبح کو دیکھین گے اور یہ کہکر چلا گیا اگرچہ دیوا جی کی زبان سے بیساختہ وہ بات نکل گئی لیکن پھر کمال خوفناک ہوئے سوای بھگوت کے اور کوئی پناہ نظر نہ آئی اور بیقرار ہوکر کہنے لگے کہ ہے رکھی کیش[1] ہے سوامین نہ آپ کی بھگتی میرے دل مین ہے اور نہ سیوا پوجا مین اعتقاد لیکن آپ کے چرن کملون کے سوای کون شرن اور پناہ بھی نہین کہ جہان جاؤن اب آپ کو ہی میری شرم ہے جو چاہو سو کرو بھگوت یہ بنتی اونکی بھگت کی سنکر دیا اور کرپا سے پورن ہو گئے اور اوسیوقت اپنے جسم مبارک پر بال سفید نمایان کر لیے صبح کو جو دیوا موصوف نے مندر کھولا اور جسم پر بال سفید دیکھے تو بھگوت کی کرپا اور دیا لتا کے پریم مین ایسے بیخود اور محو ہو گئے کہ نیک و بد رنج و راحت اپنے بیگانہ کی کچھ خبر نہ رہی بعد ازان جو ہوش مین آئے تو کہنے لگے کہ مجھ سے مہا پاپ آتما پر جسنے بھول کر بھی باوجود قرب ہر وقت کے چرن کملون مین دل نہین لگایا اور نہ کبھی بھگتی بھاؤ سے سمرن بھجن کیا یہ کرپا کی تو شاید میرے اخلاص رشتہ پوجاری ہونے کا جناب والا کو راست کرنا منظور ہوا یا اپنے نام کرپالو دین دیال دین بندہ پر خیال فرمایا غرض اسیطرح بھگتی اور بھاؤ مین چھکے ہوئے بھگوت کی عاجز نوازی اور دین بتسلتا کی مہما اپنے دل مین بیان کر رہے تھے کہ رانا مذکور آیا اور بھگوت کے جسم پر بال سفید دیکھکر خیال کیا کہ اس براہمن نے کسی کے بال لگا دیے ہین براہ امتحان ایک بال بھگوت کا کھینچا بھگوت کو درد معلوم ہوا اور ناک چڑھائی پھر وہ بال ٹوٹ گیا اور خون کی دھار اس زور سے نکلی کہ رانا کے کپڑون تک پہونچی رانا یہ حال دیکھکر اور بسبب خوف کے غش کھا کر پڑا اور ایک پہر تک بیہوش رہا پھر اوٹھکر دیوا موصوف کے قدمون مین پڑا اور واسطے عفو تقصیرات کے معذرات پیش کیے حکم ہوا کہ آئندہ اولاد رانا کو جبتک کنور کا منصب رہے تب تک واسطے درشنون کے اجازت ہے اور جب سے راج تلک ہووے تب سے اوسکی آمد و رفت اس مندر مین نہو چنانچہ ابتک یہ رسم جاری ہے + کتھا دو دختر ایک دختر کسی زمیندار کی اور دوسری راجہ کی

[1] اندریون کا مالک مطلب اس تمام گویا کہ تم ہی آنکھ ہو اور خبر رکھنے والے میرے دونان سے مالک ہو اور دو سب پیدا کردہ تمہاری ہین پس اگر بال سفید ظاہر کرو تو کتنی بات ہے ۱۲

(حاشیہ بین السطور: رحم کی کھان ۱۲ ؛ ہرشی کیش ؛ عاجزی)

بھگوت کرپا کی بدولت اوس درجہ اور مرتبہ بھگتی کو پہونچین کہ جنکی کتھا اتبک بھگوت بھگتون کو زبانزد
ہے اگر اونکو نارایَنی روپ لکھا جاوے تو درست اور بجا ہے حال یہ ہے کہ ایک دفعہ گرو راجہ کی آئے تھے اور
وے بھگوت کی سیوا پوجا حسب قاعدہ کیا کرتے تھے ہر دو دختران ممدوحہ نے اونسے درخواست بھگوت مورتی
کی کری گرو موصوف نے بسبب خردسالی کے اون لڑکیون کو بھگوت مورتی کا دینا تو مناسب نہ سمجھا اور ایک
ایک ٹکڑہ شِل یعنی سنگ کا حوالہ کرکے نام انکا شِلیلی بتا دیا اور اسقدر اوپدیش کیا کہ جلد ہی سیوا پوجا کرنی ہے
سنسار سمدر سے پار ہو جاؤگی ہر دو دختر خوش اختر و فرخندہ خصال نہایت اعتقاد و محبت سے بھگوت سیوا کرنے لگیں
اور ایسا دل لگایا کہ بھگوت نے اونکے دلمین ظہور فرمایا یہانتک حال ہر دو دختر کا شامل تحریر ہوا اب علٰحدہ علٰحدہ
تحریر ہوتا ہے دختر زمیندار کا چچا اپنے بھائی یعنی والد دختر سے عناد رکھتا تھا اوسکی دیہہ سکن پر چڑھ آیا اور
گاؤن کو لوٹ لیگیا اوس لوٹ مین دختر ممدوحہ کی سیوا مورتی بھی گئی اور انپر فراق مہاجرت کی بلای عظیم
اوس معصومہ کی جان شیرین پر ڈال گئی یہانتک غم والم اوس دختر کو ہوا کہ جہان نظر مین تاریک ہو گیا اور
زندگی وبال جان ہوئی جب کہ خواب و خور ترک کیا اور لوگ سبطرح فہمایش کر کے ہار گئے تب لوگون نے اوس
لڑکی کو کہا کہ رشتہ مین جیسے ہم باپ اور بھائی ہین ایسے ہی وے ہین کہ جو لوٹ لیگئے تو خود جا کر اپنے ٹھاکر لیا آؤ
یہ لڑکی گئی اور جہان اسکا چچا چوپال مین بیٹھا تھا اور سب آدمی گاؤن کے موجود تھے وہان جا کر اپنے ٹھاکر کی
درخواست کی وہ بولا کہ پہچانکر لیجا کسی اور شخص نے کہا کہ جیسی تیری محبت ٹھاکر مین ہے ایسی ہی ٹھاکر
کو بھی تیرے ساتھ ہونی چاہیے تو آواز دے اگر اونکو تیرے ساتھ محبت ہوگی تو خود چلے آوینگے وہ لڑکی کہ روتے روتے
آنکھین اوسکی ورم کر آئین تھین اور آواز پڑ گئی تھی عاجز اور دین ہو کر پکاری کہ ہے شِلیلی مہاراج کہان ہو
اور اس باندی کو کیون چھوڑا اوئے بھگوت بمجرد سننے آواز دلی اوس کے بھاگا کی فی الفور آکر چھاتی سے لپٹ گئے اور
اوس جان بلب کو حیات تازہ بخش کر ہر دو گاؤن والون کو معتقد اپنی بھگتی اور بھگتی کا کیا دختر راجہ کو اسقدر
محبت بھگوت مین ہوئی کہ اوسی رنگ مین رنگین ہو گئی اور ہوا و ہوس لذائذ دنیا کی تمنا بالکل دور ہوئی
لیکن شخص مرتد اور بکھ کے ساتھ شادی اوسکی ہو گئی تھی وہ لینے کو آیا اور اوس دختر کو کمال اضطراب بھگوت
سیوا کا ہوا آخر جب والدین نے ہمراہ اوسکے روانہ کیا تو مجبور ہو کر چلی اوس اپنے پریم پرتیم شِلیلی مہاراج کو اپنے
ڈولہ مین بٹھا لیا اور کوئی کنیز ہمراہ نہ لی راستہ مین وہ بکھ پاس آیا اور متمنی گفتگو وغیرہ کا ہوا وہ نیک باطنہ
مطلق متوجہ نہ ہوئی اور نہ کچھ کلام کیا وہ شخص بولا کہ تم کس واسطے نہین بولتی اور کیا تمکو درد ہے

کہ اوسکی تدبیر کری جاوے دختر موصوفہ نے جواب دیا کہ اگر خواہش ہمکلامی کی ہے تو بھگوت بھگتی اختیار کرو ورنہ ہرگز
مجکو ہاتھہ نہ لگاؤ اوسکو غصہ آیا اور ٹھاری بھگوت سیوا کی دریا مین ڈالدی اوس لڑکی کا مہاجرت اپنے سوامین
سے یہ حال ہوا کہ زندگانی مشکل ہوگئی اور خورد و نوش مثل زہر اوس بکھہ نے واسطے رضامندی کے بہت سی
باتین بنائین اور منت خوشامد کری لیکن کچھہ سود مند نہ ہوا اور اپنے گھر آکر سب حال راہ کا بیان کردیا عورات
نے اوس لڑکی کو سمجھایا اور ساس اپنی ہاتھہ سے کھانا کھلانے لگی لیکن اوس ٹھاکر کا نہ بسبب متعلق ہونے
دل کو بھگوت چرنون مین کچھہ نہ سنا اور نہ کچھہ کھایا جب سب تدبیرات کرکے ساس وغیرہ مجبور ہوئین تب اوس
دختر سے کہا کہ جو کہے سو کرین اوسنے فرمایا کہ اگر بھگوت تشریف لاوین تب میری زندگی ہے ورنہ غیر سب
اوس مقام پر آئی کہ جہان بھگوت مورتی اوس شخص نے ڈالدی تھی اور اوس خوش نصیبہ نے بحالت گریہ وزاری
آواز دی کہ ہے سوامین ٹھاکر جی مہاراج کہان ہو اور اپنی کنیز سے کسواسطے ناراض ہوگئے اگر بہت سمپانی مین
اشنان کرنا منظور تھا تو یہ داسی گنگا جل منگا کر اشنان کراسکتی تھی اب کرپا کرو اور درشن دو چونکہ بھگوت
اپنے بھگت کے ایسے قابو مین ہین کہ جسطرح کاٹھی کی مورت جیسن کی ایسی مورت ہوتا ہے وہ آواز عجز کی بھری ہوئی سنکر
فوراً اپنی عاشقہ محبوبہ کو اپنی دیدار سے جان تازہ عنایت فرمائی سبکو بھگوت بھگتی کا اعتقاد ہوا اور بھگوت بھگتی
وسادھ سیوا اختیار کرکے کرتارتھہ ہوگئی + کبت सन्तदास سنت داس جی با وضع ذاتی بجلانے کے
سپرپوہ نجس مین پرم بھگت ہو جسطرح راجہ پرتھو نے اپنی ابتری کے بھگوت سیوا کری تھی اوسیطرح
سنت داس جی نے ذکری اپنی تصانیف مین بھگوت اور بھگتی اور بھگتون کا پرتاپ برابر لکھا اور شاعری انکی
سور داس جی کی شاعری سے مطابق تھی بھگوت کے جنم اور کرم اور چرتر اور وہ لیلا جو پوشیدہ تھی ایسے
مضامین دلچسپ مین لکھی کہ بالضرور دل نرم ہو کر بھگوت چرنون مین لگتا ہے ایک دفعہ انکے دل مین یہ
خیال ہوا کہ بھگوت کو چھپن قسم کے بھوگ لگانی چاہیے سو تصور مین حسب دلخواہ سب بھوجن طیار کیے
اور بھگوت کو بھوگ لگایا چونکہ اعتقاد صادق اور بھگتی راست تھی سری جگناتھہ رای جی نے وہ اتن سے بھوگ
قبول و منظور کیا اور واسطے ظاہر کرنے پرتاپ بھگتی اور بھگت کے پوجاریان کا طیار کردہ بھوجن کو بھوگ
نہ لگایا اور راجہ کو خواب مین ارشاد کیا کہ سنت داس کے گھر ہماری ضیافت تھی اوسنے اسقدر طعام مرغوب
و لذیذ کھلائے کہ زیادہ کھا گئے اور ابتک اوسکی گرانی ہے راجہ سنت داس جی کی بھگتی و پرتاپ کا
معتقد ہوا اور بھگوت بھگتی و بھاو کی ترقی ہوئی + کبت माधोग्वाल و براہمن گوڑدیس

کی رہنے والے منجملہ اونکے ایک پیرانہ سال وخاندانی اور دوسرا نوجوان اور کم خاندان تیرتھ جاترا مین یکجا شامل تھے
جابجا درشن کرکے جب برندابن مین آئے تو ضعیف برہمن بیمار ہو گیا برہمن جوان نے خدمت اوسکی بخوبی کری جب
آرام ہوا تو اوسنے خوش ہوکر وعدہ شادی کردینے اپنی دختر کا کیا براہمن خورد نے بعد مبالغہ بسیار اوسکے کہنے کو
قبول کیا اور جو گواہی کا ذکر آیا تو براہمن ضعیف نے سری گوپال جی کو گواہ قرار دیا جب دونون اپنے گھر آ گئے تو
براہمن خورد خواہان ایفاے وعدہ کا ہوا لیکن بوجہ پسران براہمن ضعیف کی بلحاظ اپنے خاندان وبزرگی کے
منکر ہو گئے اور وعدہ حالت بیماری کو لائق اعتبار کے نہ سمجھا آخر پنچایت جمع ہوئی اور دعویدار سے گواہ پوچھے گئے
تو اوسنے جواب دیا کہ جس حالت مین گوپال جی گواہ ہین تو اور کسی گواہی کی کیا ضرورت ہے پنچایت نے کہا کہ اگر
گوپال جی تشریف لا کر گواہی دیوین تو بلا تامل شادی ہو جاوے اور نوشت بھی اس بات کی کر دی براہمن
دعویدار بندابن مین آیا اور سری گوپال جی کے مندر مین حاضر ہوا استدعای تشریف لے چلنے کی کرکے چند روز تک
بامید جواب بیٹھا رہا جب بھگوت نے بخوبی اعتقاد دلی دیکھ لیا تب ارشاد فرمایا کہ کہین پرتما بھی چلتی ہے
براہمن نے عرض کی کہ اگر چلتی نہین تو بولتی کسطرح ہین بالیقین [لاجواب] ہو گئے اور ساتھ ہو لیے لیکن اوس
براہمن سے فرمانے لگے کہ جب تو پیچھا پھر کر دیکھے گا اوسی جگہ کھڑا ہو جاؤنگا اوسنے عرض کیا کہ جو ایسا بھگوڑا
ہووے کہ باوجود ہزارہا تیرات وتمنعات باہمی شائقہ سہادتی وغیرہ کے دل مین سے بھاگ جاتا ہے اور جسنے گوپیاؤن کا
ماکھن وغیرہ چرا کر خوب کھایا اور جب اونہون نے پکڑنے کا ارادہ کیا تو پھر بھاگ گیا اوسکا کسطرح اعتبار ہووے
کہ پیچھے پیچھے آتا ہے یا نہین اسواسطے ساتھ ساتھ چلنا چاہیے بھگوت نے ہنسکر فرمایا کہ ہمارے گھونگرو کی آواز
تیرے کان مین پڑتی رہیگی اوسنے مجبور آ بھگوت کو پیچھے کی آواز موافق درشن کے سمجھ لی اور بھگوت سے
حسب فرمودہ اونکے وعدہ کر لیا جب نزدیک وہ مسکن کے پہونچے تو برہمن کو تمنا ہوئی کہ اب تو روپ انوپ
کو آنکھ بھر دیکھ لینا چاہیے سو اس خواہش مین وعدہ کو بھول گیا اور پیچھے پھر کر دیکھا تو
تو بھگوت وہین کھڑے ہو گئے اور براہمن حسب الارشاد گانون مین گیا حال تشریف آوری
خود بدولت گوپال جی مہاراج کا بیان کرکے پنچایت کو لایا اور بھگوت نے قرار داد فریقین کی آواز
بلند ہاتھ اوٹھا کر گواہی دی سب کو بھگوت اور بھگتی اور بھگتون کا اعتقاد ہوا اور اوس براہمن
کی شادی کمال خوشی کے ساتھ ہو گئی ابتک سری گوپال جی مہاراج بموضع کھٹروان سے کروہ
از مندر سری جگناتھ راے جی براجمان ہین اور بنام ساکھی گوپال مشہور جو کوئی جاتا ہے درشن پاتا ہے

کہ اوسکی تدبیر کری جاوے دختر موصوف نے جواب دیا کہ اگر خواہش ہمکلامی کی ہے تو بھگوت بھگتی اختیار کرو ورنہ ہرگز
مجکو ہاتھہ نہ لگاؤ اوسکو غصہ آیا اور ٹہاری بھگوت سیوا کی دریا مین ڈالدی اوس لڑکی کا مہاجرت انپوسوا مین
سے یہ حال ہوا کہ زندگانی مشکل ہوگئی اور خوردونوش مثل زہر اوس بھکہہ لینے واسطے رضامندی کو بہت سی
باتین بنائین اور منت خوشامد کری لیکن کچھہ سود مند نہ ہوا اور انپے گھر آکر سب حال راہ کا بیان کردیا عورات
نے اوس لڑکی کو سمجھایا اور ساس اپنی ہاتھہ سے کھانا کھلانے لگی لیکن اوس ٹہ بھاگا نہ بسبب متعلق ہونے
دل کو بھگوت چرنونمین کچھہ نہ سنا اور نہ کچھہ دیکھا یا جب سب تدبیرات کرکے ساس وغیرہ مجبور ہوئین تب اوس
دختر سے کہا کہ جو کہے سو کرین اوسنے فرمایا کہ اگر بھگوت تشریف لاوین تب میری زندگی ہے ورنہ بغیر سب
اوس مقام پر آئی کہ جہان بھگوت مورتی اوس شخص نے ڈالدی تھی اور اوس خوش نصیبہ نے بحالت گریہ وزاری
آواز دی کہ جو سوامین شیتلی مہاراج کہان ہو اور اپنی کنیز سے کسواسطے ناراض ہوگئے اگر بہت سوہائی مین
اشنان کرنا منظور تھا تو یہ داسی گنگا جل منگاکر اشنان کراسکتی تھی اب کیا کرون اور روشن ہو چونکہ بھگوت
اپنے بھگت کی ایسے قابو مین ہین کہ جسطرح کاہی عورت چمبین کی بیبی ہوتی ہے وہ آواز مجبوری کی بھری ہوئی سنکر
فوراً اپنی عاشقہ معجورہ کو اپنی دیدار سے جان تازہ عنایت فرمائی سبکو بھگوت بھگتی کا اعتقاد ہوا اور بھگوت بھگتی
وسادھو سیوا اختیار کرکے گرفتار ہوگئی ؛ کتھا सन्तदास سنتداس جی اوضع ذاتی بجالانے کے
پیر یوہ جنس مین پرم بھگت ہو جسطرح راجہ پرکشت نے اپنی استری کے بھگوت سیوا کری تھی اوسطرح
سنتداس جی ذکری اپنی تصانیف مین بھگوت او بھگتی او بھگتون کا پرتاپ بہ ابر لکھا اور شاعری انکی
سورداس جی کی شاعری سے مطابق تھی بھگوت کے جنم اور کرم اور چرتر اور وہ لیلا جو پوشیدہ تھی ایسے
مضامین دلچسپ مین لکھی کہ بالضرور دل نرم ہو کر بھگوت چرنون مین لگتا ہو ایک دفعہ انکے دل مین یہ
خیال ہوا کہ بھگوت کو چھپین قسم کے بھوگ لگانی چاہیے سو تصور مین حسب دلخواہ سب بھوجن طیار کیے
او بھگوت کو بھوگ لگایا چونکہ اعتقاد صادق اور بھگتی راست تھی سری جگناتھہ رای جی نے وہ انکی بھوگ
قبول ومنظور کیا اور واسطے ظاہر کرنی پرتاپ بھگتی او بھگت کے پوجاریان کا طیار کردہ بھوجن کو بھوگ
نہ لگایا اور راجہ کو خواب مین ارشاد کیا کہ سنتداس کو گھر ہماری ضیافت تھی اوسنے اسقدر طعام مرغوب
ولذیذ کھلائے کہ زیادہ کھاگئے اور اتبک اوسکی گرانی ہے راجہ سنتداس جی کی بھگتی و پرتاپ کا
معتقد ہوا اور بھگوت بھگتی وسیوا کی ترقی ہوئی ؛ کتھا साखीगोपाल دو براہمن گورولیہ

کو پہنچی والی منجملہ اونکے ایک پیرانہ سال وخاندانی اور دوسرا نوجوان اور کم خاندان تیرتھ جاترا مین یکشامل تھے
جابجا درشن کرکے جب برندابن مین آئی تو ضعیف برہمن بیمار ہو گیا برہمن جوان نے خدمت اوسکی بخوبی کری جب
آرام ہوا تو اوسنے خوش ہوکر وعدہ شادی کر دینے اپنی دختر کا کیا براہمن خورد نے بعد مبالغہ بسیار اوسکے کہنے کو
قبول کیا اور جو گواہی کا ذکر آیا تو براہمن ضعیف نے سری گوپال جی کو گواہ قرار دیا جب دونون اپنے گھر آگئے تو
براہمن خورد خواہان ایفاء وعدہ کا ہوا لیکن زوجہ پسران براہمن ضعیف کی بلحاظ اپنے خاندان و بزرگی کے
منکر ہوگئی اور وعدہ حالت بیماری کو لائق اعتبار کے نہ سمجھا آخر پنچایت جمع ہوئی اور وعدہ دار سے گواہ پوچھے گئے
تو اوسنے جواب دیا کہ جس حالت مین گوپال جی گواہ ہین تو اور کسی گواہی کی کیا ضرورت ہے پنچایت نے کہا کہ اگر
گوپال جی تشریف لا کر گواہی دیوین تو بلا تامل شادی ہو جاوے اور نوشت بھی اس بات کی کر دی براہمن
وعدہ دار برندابن مین آیا اور سری گوپال جی کے مندر مین حاضر ہوا استدعای تشریف لیجلنے کی کرکے چند روز تک
بامید جواب بیٹھا رہا جب بھگوت نے بخوبی اعتقاد دلی دیکھ لیا تب ارشاد فرمایا کہ کہین پرتما بھی چلتی ہے
براہمن نے عرض کی کہ اگر چلتی نہین تو بولتی کسطرح ہین یہ گفتگو لاجواب ہو گئے اور ساتھ ہو لیے لیکن اوس
براہمن سے فرمانے لگے کہ جب تو پیچھا پھر کر دیکھے گا اوسی جگہ کھڑا ہو جاؤنگا اوسنے عرض کیا کہ جو ایسا بھگوڑا
ہو دے کہ باوجود ہزارہا تدبیرات و محنت ہای شاقہ سادھی وغیرہ کے دل مین سے بھاگ جاتا ہے اور جسنے گوپیاؤن کا
ماکھن وغیرہ چرا کر خوب کھایا اور جب اونھون نے پکڑنے کا ارادہ کیا تو پھر بھاگ گیا اوسکا کسطرح اعتبار ہووے
کہ پیچھے پیچھے آتا ہے یا نہین اسواسطے ساتھ ساتھ چلنا چاہیے بھگوت نے ہنسکر فرمایا کہ ہمارے گھونگروں کی آواز
تیرے کان مین پڑتی رہیگی اوسنے مجبوراً بھگوت نوپرون کی آواز موافق درشن کے سمجھ لی اور بھگوت سے
حسب فرمودہ اونکے وعدہ کر لیا جب نزدیک وہ مسکن کے پہونچے تو برہمن کو تمنا ہوئی کہ اب تو روپ انوپ
کو آنکھہ بھر دیکھ لینا چاہیے سو اس خواہش مین وعدہ کو بھول گیا اور پیچھے پھر کر دیکھا تو
تو بھگوت وہین کھڑے ہو گئے اور براہمن حسب الارشاد گانون مین گیا حال تشریف آوری
خود بدولت گوپال جی مہاراج کا بیان کرکے پنچایت کو لایا اور بھگوت نے قرار داد فریقین کی آواز
بلند ہاتھہ اوٹھا کر گواہی دی سب کو بھگوت اور بھگتی اور بھگتون کا اعتقاد ہوا اور اوس براہمن
کی شادی کمال خوشی کے ساتھہ ہو گئی اب تک سری گوپال جی مہاراج بموضع کھنڈوان متصل گروہ
از مندر سری جگناتھہ رائے جی براجمان ہین اور بنام ساکھی گوپال مشہور جو کوئی جاتا ہے درشن پاتا ہے

کتھا سیوان بھی سانگن راجہ اپنی قوم کا اور اگے دوارکا دیس مین پرم بھگت ہوئی اگرچہ کہ دیج جی ادہر
تارک سب لذاید دنیا اور تعلقات سے کے مشہور ہین لیکن یہ راجہ باوجود متعلق ہونے راج کاج اور موجودگی
نعمات دنیاوی کے کہ دیج سے زیادہ تارک دلی تھی شجاعت و ہمت و سخاوت و طاقت اسقدر تھی کہ
بھگوت کی سہای کری حال یہ ہے کہ عزیز خان نامی ملازم بادشاہی با فوج جرار دوارکا پر چڑھ گیا اور
رنچھوڑ جی مہاراج کی مندر اور شہر کو آگ لگا کر لوگون پر طرح طرح کے ظلم شروع کیے بھگوت نے اوسوقت
اپنے بھگت سیوان سے امداد چاہی سیوان اوسیوقت مع جرنیلی اپنی ہمراہیان کے سوار ہوا اور ریاشندہ کوب
دوارکا مین پہونچا معاندین کے ساتھ مقابلہ ہوا اور ایسا اونکو تہ تیغ کیا کہ ہزارہا مقتول ہوئے اور بقیۃ السیف
بھاگ گئے عزیز خان بھی وہ داخل جہنم ہوا اور سیوان نے اوس فتح عظیم سے کمال خوش ہو کر اوس نے پران نچھاور
کرکے بھگوت کے پرم پد کی راہ لی اس چرتر مین ایک یہ اعتراض لازم آیا کہ بھگوت ہمیشہ اپنے بھگتون کی سہای
کرتے رہے ہین یہان سیوان سے کسواسطے درخواست اپنی سہای کی کری اور کسواسطے خود یا اپنے شہر والون کے
ہاتھ سے اوس عزیز خان جہنمی کو مغلوب نکر دیا سو واضح ہو کہ جسقدر بھگوت کے چرتر ہین اسواسطے ہین کہ
کیرتن کرکے بھگوت بھگتی لوگون کو ہووے ورنہ خود بھگوت دوست دشمن راحت رنج فتح شکست وغیرہ سے بری
اور سچدانند گھن پورن برہم ہے سو یہ چرتر واسطے افزایش اعتقاد قوم کا اوکی خود کرایا تا کہ موافق سیوان کی
بھگتی اختیار کرین اگر یہ بات منظور نہ ہوتی تو عزیز خان کو دوارکا پر کیون چڑھاتے سوای ازان شاید بھگوت
کو امتحان اعتقاد اور بھگتی سیوان کا منظور ہوا ہوا اور اگر کسی کو یہ گفتگو ہووے کہ سیوان کی جان اس
لڑائی مین کسواسطے گئی سو اوسکا حال یہ ہے کہ سیوان اس لڑائی مین کسان کم بینان کو مردہ نظر آتا ہے ورنہ وہ
مرا نہین بلکہ زندہ جاوید ہوگیا وہ شخص مرتا ہے بلکہ زندہ ہی مردہ ہے کہ جسکو بھگوت بھگتی نہین ایک بات لطیفہ
کی خیال مین گذری کہ دوارکا مین جو رنچھوڑ نام بھگوت مورتی کا ہے اسواسطے ہے کہ لڑائی سے بھاگ کر دوارکا مین آئے
سو اگر بھگوت خود یا اپنے شہر والون سے مقابلہ اوس جہنمی کا کراتے اوس نام مین فرق آتا یا بعد مقابلہ بھاگنا پڑتا اسواسطے سیوان
کی مدد چاہی یا اس چرتر سے بھگوت اپنے بھگتون کو اپنے برابر ظاہر کرتے ہین کہ جسطرح مین اپنے بھگتون کی سہای کرتا ہون
اسیطرح میرے بھگت میری سہای کرتے ہین بلکہ اونکو اسقدر ترجیح ہے کہ وے جان سے بھی دریغ نہین کرتے علاوہ ازین
ایک اور بات ثابت ہوتی ہے کہ جسوقت بھگت نے بھگوت مین دل لگایا تو بھگوت اوسکے دل مین موجود ہوتا ہے اور اس حالت مین
جو کام بھگت سے ہووے وہ بھگوت کا کیا ہوا جانا چاہیے اس دلیل سے یہ چرتر قتل عزیز خان کا خود بھگوت نے کیا ہے اور

سہائی کسی سی نہین چاہی **کتھا** سدن جی قوم قصاب پرم بھگت بیراگوان ہو جیطرح ملا کسوٹی سے بزعیب ہوجاتا ہی اسیطرح سدن جی نے پچھلے جنمون کے گناہ دور کر دیے گوشت اوسدن سے خرید کیجیا کرتے تھے کبھی جان آزاری نہین کرتے تھے سالگرام کی مورتی پاس تھی اوسی سے سیر کا تو استگار ہوتا یا من کا وزن کر دیتے تھے ایک سادھو نے دیکھکر لین کہا کہ یہ مورتی ایسے پیشہ والے کے پاس کب مناسب ہی اسواسطے سدن جی سے درخواست اوس مورتی کی کری اونھون نے بے تامل حوالہ کر دی رات کو وقت بھگوت نے اوس سادھو سے خواب مین فرمایا کہ مجکو جہان سے لائی ہو وہین پہونچا دو سادھو نے عرض کیا کہ مہاراج آپ کا تشریف رکھنا قصاب کے گھر کب مناسب ہی بھگوت نے فرمایا کہ ہمکو اس قصاب سے از بس محبت ہی جسوقت وہ ہمکو پلڑہ ترازو میں رکھتا تو ہم اوسکو جھولا جھولنا سمجھتے ہین اور جو خرید فروخت کی گفتگو کرتا ہی وہ بھجن کیرتن کی ہے سادھو نے فوراً جا کر واپس لایا اور سدن جی کو سپرد کرکے کہا کہ مین نے پچاس مرتبہ مین اشنان کراکے چندن تلسی وغیرہ سے پوجا کری لیکن مقبول نہوئی اور تمسے رضامند ہین مجھسے خطا ہوئی کہ تمھارے پاس سے لیگیا یہ کہکر سادھو روانہ ہوا اور سدن جی پریم مین مگن ہو کر تارک تعلقات ہو گئے وہی بھگوت مورتی انھون نے سر پر رکھ لی اور جگناتھ رائے جی کو روانہ ہوئے راہ مین چند سوداران کو جاتا دیکھکر اونسے پوشیدہ جدا راستہ کو راہ لی بدین خوف کہ کوئی واسطے واپسی کی تکلیف نہ دیوے ایک گانؤ مین کسی گرہستی کے گھر واسطے بھوجن کے گئے عورت اوسکی سدن جی کو نوجوان اور خوبصورت دیکھکر عاشق ہو گئی طعام لذیذ بتکلف کھلا کر ٹھہرایا اور رات کو درخواست اپنے ساتھ رہنے کی کری سدن جی نے فرمایا کہ اگر میری گردن کاٹ لیوے تب بھی یہ بات نہین ہو سکتی وہ بدبخت یہ سمجھی کہ واسطے قتل شوہر کے کہتا ہی اوسیوقت گئی اور اپنے شوہر کو قتل کر کے پھر آئی اور وہ حال سدن جی سے بیان کر کے متدعی اوسی درخواست کی ہوئی سدن جی نے فرمایا کہ ای نالائقہ تیری عقل گئی ہے میرا ایسے امور سے کیا تعلق ہی عورت مایوس ہوئی اور شور و غل کر دیا کہ اس شخص کو سادھو جانکر ٹھہرایا تھا اب میرے شوہر کو قتل کر کے میری بیجانی کا ارادہ رکھتا ہی گرفتار ہو کر حاکم کے روبرو گئے اور عندالاستفسار جواب دیا کہ فی الحقیقت مجھسے یہ کام ہوا ہی حاکم نے ہاتھ کٹوا ڈالا اور چھوڑ دیا سدن جی باوجود اوس صعوبت کے مطلق پیچ و تاب نہ ہوئے اور ظہور اوسکا بسبب کسی گناہ عظیمہ کے سمجھے بھگوت کے تصور مین شادان و فرحان روانہ ہوئے جگناتھ رائے جی نے خوش ہو کر خاص سواری کی پالکی واسطے سدن جی کے بھیجی لیکن سدن جی نے بپاس ادب سوار ہونے سے انکار کیا اور جب مبالغہ ہوا تو عدم بجا آوری حکم اپنے سوامی کی موجب گستاخی کا سمجھکر اوس

سوار ہوکر دربار مین پہونچے اور بھگوت درشنون سے اپنے آپ کو کرتارتھ جانکر ڈنڈوت کری اوسی حالت ڈنڈوت
مین ہاتھ بدستور ہوگئے اور سب دکھہ جنانتر کے رفع ہوئے فی الحقیقت بھگوت بھگتی کا ایسا ہی پرتاپ ہے
چنانچہ بھگوت نے مہابھارتھ مین فرمایا ہے جس شخص مین میری بھگتی نہین اور چارون بید پڑھا ہے
وہ مجکو عزیز نہین اور جو شخص میرا بھگت ہے گو وہ چانڈال بھی ہے لیکن مجکو از بس عزیز ہے اور وہ ہی
لائق پرستش کے ہے بھگوت نے ایکادس اسکند مین بھی اسی اشلوک کے موافق اودھو سے ارشاد فرمایا ہے
کتھا ۱۲۱ कमानन्द کرمانند جی قوم چارن رجواڑہ مین بھگوت بھگت بیراگوان ہوئے شاعری اور
تصنیف اونکی ایسی سریع التاثیر ہے کہ ہر ایک سنگدل پڑھ سنکر نرم ہوجاتا ہے اونھون نے سنسار کو ناپایدار
اور بے حقیقت جانکر ترک کیا اور تیرتھ جاترا کے واسطے روانہ ہوئے بھگوت سالگرام مورتی کا سنگھاسن
سر پر دھارن کرلیا اور ایک چھڑی ہاتھ مین لی جہان کہین قیام کرتے اوس چھڑی کو زمین مین گاڑ کر
ٹھوہ سالگرام کو بطور جھولہ اوس چھڑی کی شاخ پر براجمان کرتے تھے ایک دفعہ وقت روانگی کے وہ چھڑی
بھول گئے اور چونکہ دل تصور بھگوت چرترون مین رہتا تھا اسواسطے راستہ مین کبھی خیال نہوا منزل پر
پہونچکر جب ضرورت بھگوت کے براجمان کرنے کی ہوئی اوسوقت یاد آئی اور نہایت پریم سے کہنے لگے فی الحقیقت
جا بجا کش و رسوئیہ و آب کش و خدمتگار و بجاے سواری کے تو یہ غلام ہو گیا ہے امر کہ حضور والا کی تعلق ہے
وہ بھی اس غلام کے ذمہ ہوئی یعنی پر برک قلوب کے آپ اپنی چھڑی بھی یاد رہی اسمین غور فرمالیوین کہ قصور
کسکا ہے بھگوت نے جو یہ گفتگو لطیفہ اور پریم کی مجسم تھی تو خوش ہوئے اور فوراً وہ چھڑی منگادی کتھا ۱۲۲
[illegible] کولہ والہ ہر دو برادر رجواڑہ مین ہوئے کولہ جی برادر کلان ابتدا سے بھگوت بھگت بیراگوان
تارک شراب گوشت وغیرہ وپرہیزگار بھگوت روپ مادھری کے تصور مین مگن اور بھگوت چرتر اور گنون
کی کیرتن کرنے والے ہوئے اور الہ جی برادر خورد مے نوش و گوشت خوار الغرض راجگان کی تعریف مین قصائد تصنیف
کیا کرتے اور کبھی شاذونادر بھگوت چرتر کا بھی کیرتن کرتے لیکن برادر کلان کے فرمان بردار تھے ایک روز
برادر کلان نے فرمایا کہ عمر عزیز رایگان جاتی ہے اور دنیا بے ثبات وناپایدار ہے مناسب ہے کہ دوارکا جی مین بھگوت
کے درشن کرآوین چنانچہ دونون بھائی دوارکا مین آئے کولہ برادر کلان نے اپنی تصنیف کی پرمضمون کبت اور
چھند بھگوت رنچھوڑ جی کے بھینٹ کی اور الہ برادر خورد نے نہایت شرم سے سرنگون ہوکر چشم پر آب وبخیال اپنے گناہون کے
دل بیتاب سے دو چار کبت پڑھے بھگوت نے جو نہایت محبت دلی دیکھی اور اپنے گناہون کی شرم سے نادم خیال فرمایا تو

خوش ہوکر انگد جی کی کیرتن پر مخاطب ہوئی اور ٹھکاری بھرنے لگے بدین مطلب کہ ہم سنتی ہین کچھ اور کہو اور
پوجاری کو واسطے عنایت فرمانی مالا کے خاص کی ارشاد فرمایا انگد جی نے عرض کیا کہ کولمہ برادر کلان مستحق ان
نوازشات کا ہی نہ مین گنہگار پوجاری نے جواب دیا کہ اس سرکار مین بڑائی چھوٹائی محبت دلی کی دیکھی جاتی ہی
اور تمکو صرف تعمیل حکم بھگوت کی واجب ہی یہ کہکر وہ مالا انگد جی کی گردن مین ڈالدی کولمہ جی کو اوسنے اپنی رسوا
اور بی عزتی اپنی تصور کرکے کمال رنج و حسرت سی بارادہ ڈوبنے کے سمندر مین کود پڑے سمندر مین زمین اور راستہ
ملا اور اصل دوارکا و بھگوت کی درشن کرکے کتارتھ ہوئی بھگوت چرنون مین نہایت پریم سی ڈنڈوت کرکے
رنج و راحت وغیرہ سی اوسی وقت علیحدہ ہوگئی اور بھگوت کا روپ انوپ دیکھتے ہوئی بھگوت کی راجدھانی
مین پہونچی جب واسطے بھجن کرنے کے گئی تو بھگوت نے ارشاد فرمایا کہ دو نہوار اون مین پاس کرو کولمہ جی
نے پوچھا کہ دوسرا پاس کسکے واسطے ہی بھگوت نے فرمایا کہ واسطے تمہارے چھوٹے بھائی کے یہ سنتے ہی پھر رنج ہوا اور
وہ بھگوت پرشاد مثل زہر کے معلوم ہونے لگا بھگوت نے فرمایا کہ رنج کی کچھ بات نہین تمھارا چھوٹا بھائی
میرا پریم بھگت ہی اوسکا حال اوسکا یہ ہی کہ پہلے جنم مین راجہ تھا اور راج کو چھوڑ کر جنگل مین ہماری بھجن سمرن
مین مصروف رہا کرتا تھا اتفاقاً ایک راجہ وہان وارد ہوا اور اوسکا سامان عیش و راگ رنگ وغیرہ کا
دیکھکر متمنی اون لذاتون کا ہوا اسواسطے یہ دنیہ پائی اب وہ تمھاری جدائی سی بیخور و خواب مثل ماہی بیجان
کی ہی تم جلد جاؤ اور اوسکی خبر لو کولمہ جی پرشاد لیکر ایک لحظہ مین اپنے مکان قیام پر آئی اور انگد جی کو وہان
نہ پاکر بدریافت خبر اونکی طرف وطن کو روانہ ہوئی انگد جی کا مفارقت اپنے بھائی سے یہ حال رہتا تھا
کہ ہمیشہ گریہ و زاری کیا کرتے تھے اور سوای رنج مفارقت کے کسیطرف توجہ نہ تھی کسی کی زبانی سنا کہ
کولمہ جی سلامت ہین اور ہمراہ سنگت کے آتی ہین کمال خوش ہوکر واسطے پیشوائی کو روانہ ہوئے اور
ڈنڈوت کرکے دونون بھائی بکمال محبت و پریم بیک دگر سے ملے کولمہ جی نے سب حال درشنون کا اور
ملنے مہا پرشاد کا اور وہ حال جو بھگوت نے بیان کیا تھا مفصل بیان کیا اور دونون بھائی ایسے
پریم مین لبریز ہوئی کہ گھر بار کو ترک کرکے جنگل کو چلے گئے اور بقیہ عمر بھگوت سیوا پوجا مین گذرانی

کتھا جگناتھ جی ساکن تھانیشر پرم بھگت اور سری کرشن چیتن مہا پربھو کے سیوک जगन्नाथ
مثل پارشد کی ہوئے حال سیوک ہونیکا یہ ہی کہ تین روز تک سری کرشن چیتن موصوف کو اپنے
گھر میں برابر دیکھا اور اونکے پرتاپ اور مہما کی بزرگی اپنے گھر مین ظاہر پاکے معتقد ہوئے اور

ثمرہ بہ سمجھ لیا کہ یہ مہر کہ پا سواسین نے میرے او پر کری ہے کہ مجھ بادا اقف اور گمراہ کو خود اپنا پرتاپ دکھا کر ہدایت فرمائی اسواسطے اونکی خدمت مین حاضر ہوکر اور سیوک ہوکر کرشنداس نام پایا لیکن لوگ صرف کرشن نام کہا کرتے تھے مدت تک ہانسی پوجا اور دھیان کرتے رہے ایک روز یہ تمنا ہوئی کہ اگر آرچا مورتی بھگوت کی لاکر استھاپن کرکے ہروقت سیوا پوجا مین رہا کرون بھگوت نے کرپا کر کرکے اپنا سروپ ایک چاہ مین نشان دیا اوسکو لاکر استھاپن کیا اور ایسی سیوا پوجا مین مصروف رہا کرتے کہ شب و روز بھگوت کو سنگار و راگ بھوگ و امتسا و اور لاڈ ڈ سے سوا اور کچھ کام نہ تھا اونکے صاحبزادہ کا نام رگھنا تھ جی تھا وہ بھی ایسا بھگت ہوا کہ بھگوت نے خواب مین ایک اشلوک اپنے پریم اور بھگتی کا ہدایت فرمایا + کبت ۱۵

रामदास رامداس جی ساکن ڈاکور قریب دوارکا کے ازبس پریمی بھگت بھگوت کے ہوئے ایکادشی ہرت نہایت پریت اور بھگتی سے رکھکر واسطے جاگرن کے سری رنچھوڑ جی کے مندر واقع دوارکا مین جایا کرتے جب ضعیف الجسم ہوگئے تو رنچھوڑ جی نے اجازت فرمائی کہ اب تمکو تکلیف دوارکا آنے کی معاف ہے اپنے گھر مین بھجن کرتے رہو رامداس جی نے اگرچہ ارشاد بھگوت کو اوسوقت تسلیم کر لیا لیکن جب جذبہ شوق و شوق کا ہوتا تو بے اختیار ہوکر روانہ ہو جاتے بھگوت کو تکلیف آمد و شد اپنے بھگت کی گوارا نہوئی اور فرمایا کہ تم ایک گاڑی لاؤ ہم تمھارے گھر چلین گے رامداس جی اگلی ایکادشی کو مع گاڑی کے پہونچے اور لوگون سے چھپانا بسبب ضعیفی کے گاڑی پر سوار ہوکر آیا ہے بروز دوادشی جب نشا ند او بھگوت کے مندر مین گئے اور گاڑی پر سوار کراکر روانہ ہوئے لیکن زیورات بھگوت کے سب مندر مین چھوڑ دیئے صبح کو جو پوجاریان نے مندر کھلا اور بھگوت کو نہ پایا تو خیال کیا کہ رامداس جی لیگئے سب پیچھے دوڑے اور رامداس جی کو پہونچ آنے سے فکر ہوئی بھگوت نے فرمایا کہ قریب ہی کے ایک باؤڑی ہے اوسمین ہمکو پوشیدہ کردو رامداس جی نے حسب الارشاد عمل کیا وہ لوگ جو آئے تو اول رامداس جی کو بضرب شدید مجروح کیا اور پھر جب گاڑی مین بھگوت کو نہ پایا تو رامداس جی کو مجروح کرنے سے نادم و پشیمان ہوئے بعدازان ایک شخص کی نشاندہی سے باؤڑی کو دیکھا کہ پر از خون ہے متعجب ہوئے بھگوت نے فرمایا کہ رامداس ہماری اجازت سے ہمکو لایا ہے تمنے جو اوسکو زخمی کیا تو وہ زخم سب اپنے جسم پر روکا ہے اسواسطے یہ باؤڑی پر از خون ہے اب تم واپس جاؤ تمھارے ساتھ نہ جائینگے پوجاریان نے کمال منت و زاری سے عرض کیا کہ مہاراج اگر آپ تشریف نہ لیچلے تو ہمارا کیا حال

[illegible]

پوجاری اس بات پر قانع ہوگیا تو رامداس نے عرض کیا کہ مہاراج میرے پاس طلا کہاں ہے بھگوت نے فرمایا کہ تمہاری عورت
کے کانمین بالی طلائی ہے جو سو وزن کے برابر کافی ہے جب اوس بالی طلائی کے ساتھ بھگوت مورتی کو وزن کرنے لگے
تو خواہش بھگوت سے پلڑہ جانب بالی کا زمین پر آگیا اور بھگوت مورتی کا پلڑہ بسبب ہلکی وزن کے اونچا ہوگیا
پوجاری شرمندہ ہوئے اور اپنے گھر کو چلے گئے رامداس جی نے بھگوت کو اپنے مکان پر لاکر براجمان کیا اور بھگوت
کی سیوا اور بھجن مین مصروف ہوئے اس ہر چیز سے ظاہر ہے کہ راجہ بل کے دروازہ پر تو بعد اوسکے باندھنے کے
قیام فرمایا تھا اور یہان بعد مجروح ہونے رامداس جی کے مقیم ہوئے اور براہ دوام رہنے کی علامت یہ ہے
کہ اب بھی بھگوت مورتی کسی اور شخص سے نہین اٹھتی جب کوئی اولاد رامداس جی سے اوٹھاتا ہے تب فوراً
اوٹھ آتی ہے چنانچہ بروقت درست ہونے مندر کے یہ امتحان ہو چکا ہے

لیلا انوکرن یعنی راس و رام لیلا وغیرہ مشتمل کتھا ششم بھگت ... (heading partly illegible)

شری رگھنندن سوامین کے چرن کملون کی چکر ریکھا کو ڈنڈوت کرکے کتھا اوتار کو ڈنڈوت کرتا ہون کہ بربت
سنیے سندر کے سمندر مین ظاہر کر کے مندراچل کو اپنی پشت پر دھارن کیا اور دیوتاؤن کو دکھ دور کیا رام لیلا
و نرسنگھ لیلا و راس لیلا بنا کر بھگوت کا آرادھن پوجن کرتے ہین اوسکا نام لیلا انوکرن ہے یہ نقشہ پرم پونیت
ایسی ہے کہ صد ہا ہزار ادہم اور مہا پاپی جسکی بدولت بھگوت پراپن ہوئے اور بھاگوت سے ظاہر ہے کہ جب
بروقت شروع راس لیلا کے بھگوت گوپیون سے انتردھیان ہو گئے تو وہ دیوانہ وار بن اور جنگل میں
ہر ایک درخت اور لتا وغیرہ سے پوچھتے ہوئے تلاش کرنے لگے اور گریہ و زاری و منت و الحاح و آشت
وغیرہ جو کچھ تدبیر خیال مین آئین ... کین لیکن بھگوت ظاہر نہ ہوئے آخر کار سب گوپیون نے بھگوت
چرترون کی نقل شروع کی یعنی کوئی گوپی ... روپ بنی اور کوئی بالک اور کوئی گؤ اور
کوئی بچھڑہ اور ... بھگوت نے چرتر کیے تھے سب کیے بھگوت اوسیوقت
خوش ہو کر ظاہر ہوئے یہ ثابت ہو گیا کہ بھگوت اپنی لیلا انوکرن سے ایسے راضی ہوتے ہین کہ خود
ظاہر ہو آتے ہین علاوہ ازان راس لیلا بھگوت نے خود اجازت دیکر جہان مین ظاہر کری کہ
حال نارائن بھٹ جی کی کتھا مین مندرج ہوا اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ بھگوت کو اپنی
لیلا انوکرن مثل خاص چرترون کے عزیز ہے اور ظاہر ہے کہ شاستر دن ... واسطے اوپاشنا ...
... (last line faint, largely illegible)

اور آدمی خود انکو بنا لیتے ہین اور اکثر دیوار وغیرہ پر نقش کھینچکر یا چبوترہ اور مٹھ بنا کر پوجا وغیرہ
کرتے ہین اور اوسکی بدولت حسب اعتقاد اپنی مراد کو پہونچتے ہین اب غور کرنا چاہیے کہ یہ لیلا نوکرن
مورتی اول تو براہمن بالک ہوتی ہین کہ بقول بھگوت اور بید کے جسم سے ہی بھگوت روپ ہین پھر
اونھون نے اپنا لباس مثل بھگوت کے بنایا پس جو کوئی با اعتقاد دل انکی پوجن پرستش کریگا تو کیون
نہ مراد کو پہونچیگا بلکہ دیگر مورتی وغیرہ سے تو کامیابی بدیر ہوتی ہے اور ان لیلا نوکرن مورتی سے
جلد صفائی دل اور بھگوت پراپتی ہو جاتی ہے کسواسطے کہ حصول بھگوت کا پوجن مورتی وغیرہ سے
اوس وقت ہوتا ہے کہ اول تو اوس مورتی مین خوب دل لگے کہ دوسری طرف نہ جاوے دوسرے بھگوت کے
چرترونکا سرون و کیرتن ہو تیسرے ست سنگ ہووے سو دیگر مورتی سنگ وغیرہ مین ایسا دل کا لگنا
محبت سے کم لگتا ہے کہ جسکو عشق کہتے ہین بلکہ شاذ و نادر اور سرون و کیرتن و ست سنگ جمع پر تلاش
ہے اور لیلا نوکرن مورتی کی پوجن سیون مین وہ سب بات مصرحہ بالا ایک جگہ اور ایک وقت حاصل
ہو جاتی ہین کیا معنی کہ بسبب حسن ظاہری اور لباس زرق و برق کے محبت تو فوراً پیدا ہوتی ہے اور بھگوت
چرترون کا کیرتن سرون اور بھگت بھگتون کا ست سنگ بلا تلاش موجود رہتا علاوہ ازان پوجن بھگوت
مورتی کا اسواسطے ہے کہ اوسکو ذریعہ اصل بھگوت مورتی کے تصور اور دھیان مین طبیعت مستقل ہو سو
بیشک حسب وجوہ بالا بذریعہ لیلا نوکرن مورتی کے تصور اصلی سروپ بھگوت کا جلد تر ممکن ہو تو اس لیلا نوکرن
نفس سے بہتر اور کون سی مورتی اوتشٹھا ہے و بنصورتھا از بس واجب و ضروری ہے کہ بھگوت لیلا نوکرن
مورتی کو خاص مورتی بھگوت کی تصور کرکے با اعتقاد دل پوجا و پرستش کرے بیشک و شبہ منزل مقصود کو پہونچیگا
واسطے اوس ہمارا پاپ آتما کلجگ کے لوگون کی بھگوت نے سب کچھ تدبیرات آسان سے آسان کری کہ فی الفور
بیڑا پار ہو جاوے لیکن ہزار آفرین ہماری کم نصیبی اور وہ اثر کوئی طالع ہے کہ اون مورتیون کو بھگوت روپ جاننا
اور چرترون مین دل لگانا تو ایکطرف رہا گستاخی اور بد اعتقادی اوس درجہ نہایت پر ہے کہ جسکا ذکر موجب
طوالت کا ہے بلکہ ناگفتہ بہ بیشک ایسے ہمارا پاپی نا معتقد و گستاخ ایک ایک کلپ تک ہمارا و نرک مین پڑینگے
اور ہرگز جدا ہونے نہ چھوٹینگے اور واضح رہے کہ آدمی کو اعتقاد رہبر ہے کہ اگر نیک اعتقاد ہوا تو مراد کو پہونچ گیا اور اگر
ناقص ہوا تو تحت الثریٰ کو گیا اور چونکہ بید اور شاسترون نے بھگوت کو دریاب و نیز ثمرہ اعمال حسب اعتقاد ہر ایک کے
مثل کلپ برچھ کے لکھا ہے لہذا ایک تمثیل کلپ برچھ کی تحریر واجب ہوئی کلپ برچھ کا خاصہ ہے کہ جو خواہش کو

پھل دیتا ہی ایک مسافر اتفاقاً کلپ برچھہ کی نیچی پہونچا اور خیال کیا کہ اگر ہوا سرد چلی تو خوب ہی سو ہوا چلنی لگی پھر
بیٹھنے ایک حوض آب سرد و باغ و سبزہ کا ہوا وہ بھی موجود ہوگیا پھر ملبوسات فاخرہ و سامان عیش و رنگ
رنگ و عورات حسین کی آرزو ہوئی وہ بھی سب حاصل ہوئی جب اون عورات کی ساتھہ مشغول عیش و نشاط ہوا
تو خیال آیا کہ ایسا نہو انکا مالک آکے مارنی لگے سو پاپوش پڑنے لگے اور سر پلپلا ہوگیا اسیطرح بھگوت موافق اعتقاد کے
کو پھل دیتا ہی اور بھگوت نے گیتا جی مین فرمایا ہی کہ ضرور من ہی آدمیونکو باعث قید اور رہائی کا ہی بھاگوت کا
قول ہی کہ جو کوئی جیسا اعتقاد کر دل لگاتا ہی ویسا ہی ثمرہ اوسکو ملتا ہی غرض اعتقاد شرط ہی اگرچہ کہتا اون بھگتون
کی کہ جو لیلا انوکرن کی بدولت بہم پہونچی مفصل تحریر ہونگی لیکن دو ایک فقرہ یہان بھی لکھتا ہون میرا دہو جو بھگوت
بھگت مشہور و معروف ہین اونکی بھگتی کی ابتدا لیلا انوکرن ہوئی حال یہ ہی کہ امیر کبیر متصوف مذہب محمدی
بھگتی تھے رودر متہرا بندرابن مین پہونچ اونکی بھگتی سے کہ بھگوت اوپاسک تھا بزرگی اس لیلا کی سنکر مشتاق تماشا کے ہوئے
منشی نے بہ دریافت غایت شوق امیر کی بعد اقرارات ادب و لحاظ وغیرہ کر راس کرنیوالون کو بلایا اور امیر نے بذوق و شوق
تمام بھگوت چرتر دیکھا یہان دل سے عاشق صورت اصلی نند نندن برندابن چند کی ہوگئے اور تمام مال و
خزانہ بھگوت کی نذر کیا بعدہ ترک دنیا و لباس کا بھی کردیا سری کرشن سری کرشن گویان بن و کنج شہر برندابن
مین طالب اصل مطلوب عزیز کی پھرنے لگے چونکہ ہر وقت نام بھگوت کا زبان سے نکلتا تھا اسواسطے لوگون نے
میرا دہو نام رکھدیا اور بھگوت بھگتون مین تصور کیا تصنیفات اونکی مشعر بال چرتر بھگوت کی بکثرت ہین
ازانجملہ ایک قصیدہ اس خاکسار کی پاس بھی ہی مطلع اوسکا یہ ہی تاکی ز خود رائی سخن سری کرشن گو سری کرشن گو
بگذار کبر و ناز و من سری کرشن گو سری کرشن گو تھوڑی عرصہ مین بھگوت کا روپ اونکو دل مین ظاہر ہوا اور شیدہ ہوگئی
اوس روپ انوپ کی نشہ مین مست رہنے لگے اور سری مدبھاگوت سننے کی تمنا ہوئی لیکن کسی نے مندر مین جانے
نہ دیا بھگوت نے ایک گسائین اپنی بھگت کو اجازت سنانے کی فرمائی کہ اونھون نے بہت اعزاز کی ساتھہ کتھا سنانی
شروع کی ایک دفعہ کتھا کرتی ہوئی بہت رات گذر گئی اور میرا دہو مندر مین سو رہی بعد نصف شب کی گرسنگی معلوم ہوئی
بھگوت نے خیال فرمایا کہ آج میرا دہو جی ہمارے مہمان ہین افسوس ہی کہ گرسنہ رہین اسواسطے اپنے خاص بھوگ کی تھال مین
لڈو جلیبی اور لوٹہ مین جل بصورت طفل دوازدہ سالہ کے لاکر دیا اور فرمایا کہ گسائین جی نے بھیجا ہی میرا دہو نے لیکر بھوجن
کرلیا اور سو رہی صبح کو تھال و لوٹہ طلائی جو مندر مین نہ ملا تو تلاش ہوئی اور میرا دہو جی کی پاس پڑا دیکھکر پجاریان
ناواقف نے خوب زد و کوب کیا پھر جو بھگوت مندر مین گئی تو بالکل پارچہ بھگوت کو پارہ پارہ پایا اور بھگوت مورتی کو بھی

کنیہ و ہراشفتہ تصور لیا فی الفور سب پوجاری گسائین جی کی پاس آئی اور سب حال کہا گسائین جی پابرہنہ
دوڑی آئی اور میرا دھوجی کی چرنون پر سر رکھکر منت و سماجت کی جب میرا دھوجی نی قصور پوجاریان کا
معاف کیا تب بھگوت بھی راضی ہو گئی اور برای آیندہ ہدایت ہوئی کہ میری بھگت کو مجھسے کم نہ سمجھا کرین سامعین
کتھا کو گسائین جی پر اعتراض ہوا کہ مسلمانون کو اپنی پاس بٹھلا کر کتھا سناتی ہین ایک روز گسائین جی نی
امتحاناً سامعین سی پوچھا کہ کل کتھا کہانتک ہوئی تھی کوئی کچھہ نہ بتلا سکا اور میرا دھوجی نی از شروع
کتھا تا آخر سب کو اشلوک کے معنی اور جو حرف گسائین جی کی زبان سی برآمد ہوئی تھی حرف بحرف سنا دئی کہ سب
معترض بحقیل نادم ہوئی ایک دفعہ کسی راجہ نی واسطے مندر بہاری جی کی عطر کیوڑہ بھیجا میرا دھوجی نی کہ بن
مین بیٹھی تھی وہ عطر قاصد سی لیکر زمین پر ڈالدیا قاصد جو بہاری جی کی مندر مین آیا تو تمام پوشاک بھگوت
کی اوس عطر مین تر پائی اور رسید عطر کی ملی اعتراض تمام پوشاک کی تر ہونیکا سوامین ہر داس جی کی کتھا
سی رفع ہو گیا کہ وہان بھی ایسا ہی حال گذرا تھا دوسرا قصہ چندا نا جی ڈاکو کا یہ ہی کہ ڈاکہ زنی و قطاع الطریقی
کیا کرتا تھا ایک عمدہ کی مکان پر اس جہت سی کہ خبر پائی اور کچھہ سنا کہ لاکھہ روپیہ کا زیور ہر وقت اس
موجود ہوگا یا شبہ کی جمعیت پانسو آدمی مسلح کی آیا اور اوسکی آتی ہی راس مین غلغل شور واقع ہوا تماشائی
اپنی اپنی جان لیکر بھاگ گئی بھگوت سروپ جو راس مین تھی اونہون نی عمدہ مذکور سی پوچھا کہ کیا شور و غل ہی
اونسی حال ڈاکو مذکور کا بیان کیا بھگوت مورتی نی فرمایا کہ کیا خوف ہی ابھی وہ اسی گفتگو مین تھی کہ وہ ڈاکو سپاہ
بلاخوف قریب سنگھاسن بھگوت مورتی کی آ پہونچا اور ارادہ تھا کہ دست اندازی اسباب وغیرہ پر کرے
خود بدولت نی سنگھاسن سی اوٹھکر اور ہاتھہ چندا کا پکڑ کر ایک طمانچہ مونھہ پر مارا اور فرمایا کہ اسقدر گستاخی
حالانکہ عمر بھگوت سروپ کی دس بارہ برس سی زیادہ نہ تھی لیکن وہ پہلوان ڈاکو طمانچہ کی صدمہ سی ایسا
بیہوش و حواس گرا کہ تا دیر کچھہ خبر نہ رہی اور ہمراہیان مثل نقش دیوار بیحس و حرکت ہو گئی بعد ازان جب
اوس ڈاکو کو ہوش آئی تو اپنی اسلحہ بھگوت کی روبرو رکھکر چرن کمل اس کی پر بیٹھا اور محبت سی پکڑ لیی کہتا اور نہ چھوڑ
اوستار کی بنیا ہو کر بھگوت بھگت اور سراپن ہو گیا تیسرا ادھر مذکور ہی کہ کسی عمدہ نی جمنا کی کنارہ پر راس لیلا کرائی
کالکی ناتھہ کا نچ جب شروع ہوا تو اوسنی لوگون سی پوچھا کہ کیا بھگوت سروپ جمنا مین کود سکتی جو کرتی ہین
یہ بات بھگوت سروپ کی بھی گوش زد ہوئی اور فرمایا کہ ہان اور یہ کہکر جمنا جی مین کود پڑی اور ایک سانپ ایسا
بھاری کہ جو دہل میٹہ آدمی سی نہ اوٹھہ سکی پکڑ لائی اوسوقت عمدہ مذکور نی بھگوت روپ کی روشنی و جہالت ایسی دیکھی

کہ نظر خیرہ ہوگئی اور بیہوش ہوکر گر پڑا بعد ازان جو ہوش مین آیا تو ترک تعلقات کرکے بھگوت پارایان ہوگیا کاشی
مین پاٹھک جی مہاراج پرم بھگت رگھنندن سوامی کی ہوئی بھگوت سروپ کی جیات درشنون کی درخواست کی
ہدایت ہوئی کہ رام لیلا مین سری بھرت ملاپ درشن ہوگا اور تصدیق اوسکی اوسوقت تصور کرنا کہ جب کچھ چیز
خود بخود طلب کرین واضح ہو کہ کاشی مین رام لیلا کمال دھوم دھام سے ہوتی ہے کہ ایسی شاید کہین اور ہوتی ہو
جس روز بھرت ملاپ کا دن آیا تو پاٹھک جی بھی واسطے تماشا کو گئے لب ہو لینو ملاقات کے جسوقت بھرت جی
آنکھون سے خوشی اور پریم کا جل بہاتی ہوئی تھی دفعۃً رنجست لزوم کٹیان کوٹ بجھا دکھون کی اشٹ دیو کو یاد ہو
تھے اوسوقت اوس رام مورتی نے پاٹھک جی کو یاد کیا لوگون نے تلاش شروع کی سوا اونکے اور بھگوت سروپ نے فرمایا کہ
کچھ پنجیری پرشاد کے واسطے اور تھوڑا جل لاؤ پاٹھک جی نے فوراً حاضر کیا بھگوت نے اوسکو بھوگ لگا کر اور جل پیکے
پاٹھک جی کو وہ مہا پرشاد دیا اور ایسی جھلک اوس منوہر مورتی کی کہ جیسی شاستر مین لکھی ہے پاٹھک جی نے
دیکھی کہ محو دیدار ہوگئے اور اوسی درشن اور مہا پرشاد کے ذریعہ سے کروڑون اپنے بزرگون کو شہ ماوشیدہ ہوئے علی ہذا القیاس
دیگر چند کیفیت اس قسم کی ہین کہ بخوف طوالت نہین لکھی جاتی اس خاکسار نے بھی دو چار دفعہ رام لیلا دیکھی تو
چند شخص ایسے دیکھنے مین آئے کہ نہایت پریم سے بیہوش و حواس ہو جاتے تھے اور چند اشخاص ایسے دیکھے کہ اول اول
بطور تماشا شریک بنانے رام لیلا کے ہوئے اور اوسی ذریعہ سے گمراہی و راہ بد کو چھوڑ کر کے طرف بھگوت کے رجوع ہوگئے
کیا خوب ہو کہ یہ میرا من پاپی اپنے تنزل اور خیالات باطلہ کو چھوڑ کر اسی لیلا کے ذریعہ سے بھگوت سمجھے ہو
اور بڑا تعجب یہ ہے کہ دنیا کے دکھ ہزارہا طرح کے ہر روزہ نگاہ سے گذرتے ہین لیکن کبھی اونسے خائف ہو کر
بھگوت چرنون مین رجوع نہین ہوتا جو سکھ دنیا اسباب اور دولت وغیرہ بلا تدبیر خود بخود حاصل ہونے والا ہے
اوسکے واسطے ہزارہا قسم کی تدبیر اور بدایمانی و دروغ گوئی وغیرہ کرتا ہے اور جو بھگوت کہ کروڑون جنم تک حاصل
نہین ہوتا اوس سے ایسا غافل کہ مطلق اوسکا خیال بھی نہین کرتا واہ رے دل تیری عقلمندی و ہوشیاری
ارے کمبخت اب بھی چیت اور اوس سماج اور سوبھا کو کہ جو دیباچہ کے آخر مین لکھ آیا ہے ہمیشہ چنتون کیا کرتا کہ یہ
دریائے ناپیدا کنار جنم مرن کا بالکل خشک ہو جاوے اور سبھے و راحت دنیا کی پرم آنند سے مبدل ہون ٭

کبت — نیل سروروہ نیل من نیل نیردھر شیام ٭ لاجہن تن سوبھا نرکھ کوٹ کوٹ ست کام

آلی بھگوان اولاشری رگھنندن سوامی مین نشٹھا رکھتے تھے لیکن برندابن مین آکر اونکی کچھ
اور ہی صورت ہوگئی یعنی جب راس چرتر مین بھگوت کا منموہنی سروپ دیکھا تو اوس چھپا مدھری کو

پریم سے اپنی اشٹ اوپاسنا سب بھول گئے اور سری پریا پریتم کے روپ انوپ مین محو ہو کر اوسیطرف کی ہو رہے بہاری جی
کی چیترا اور راس لیلا کی چنتون اور پوجا مین دل لگ گیا اور وہی سروپ صفحۂ دل پر منقوش ہوا اونکے
گورو نے یہ حال سُنا تو برندابن مین آئے اور بھگوان کسی جنگل مین چلے گئے اور وہان گورو کے درشن ہوئے
ڈنڈوت کری اور عرض کیا کہ مہاراج میرے گورو اور سوامی آپ ہین لیکن زبردستی برج ناگر نے میرے من کو
کھینچ کر اپنی طرف لگا لیا ہے گورو ممدوح نے جو محبت کامل دیکھی تو خوش ہوئے اور بھگوت سری کرشن سوامی کے
چیترون اور محبت کا اوپدیش کرکے چلے آئے واضح ہو کہ گورو کے آنیکا مطلب یہ تھا کہ آلی بھگوان پہلے تو سری رام
اوپاسک تھا اب راس لیلا کو دیکھکر کرشن اوپاسک ہو گیا پھر دا کسی اور مذہب والے کے پاس بیٹھے گا تو اوسیطرف
طبیعت آجاویگی و نیز وہ کسیطرف کا بھی نہوگا اور ہر دو جہان سے جاتا رہیگا کس واسطے کہ سروپ بھگتی کا
شاستروں مین یہ لکھا ہے کہ پہلا اثر اول طبیعت ایکطرف لگی رہے سو جب طبیعت آلی بھگوان کی مستقل دیکھی تو
خوش ہوئے **کتھا** विपुल विठल . بپل بٹھل جی سوامی ہرداس جی کے چیلے برندابن مین بھگوت بھگت
مادھرج اوپاسک ہوئے جب سوامی ہرداس جی بھگوت کے پرم پد کو گئے تو اونکے چرن کملوں کی مہاجرت
سے نہایت غمگین واندوہ ناک رہا کرتے ایک دفعہ راس لیلا مین ہر بھگتوں نے اونکو بھی طلب کیا اور عدول حکم
ہر بھگتوں کا نہ کر سکے جب وہان گئے اور سری پریا پریتم کے سروپ کو دیکھا تو بھگوت کا نرت اور کیرتن اور بھاو دکھلایا گیا
اور اصل بھگوت سروپ مین محو اور تدروپ ہو گئے سوامی ہرداس جی کے درشن اوسی حالت مین ہوئے اور
پرم آنند و بالا ہوا غرض ایسا بھگوت کے حب سمدر مین غوطہ لگایا کہ پھر نہ نکل سکے اور اوسی روپ اور بھاو مین
ملک بھگوت کے نت بہار مین شامل ہوئے **کتھا** रामराय رام رای راٹھور پسر راجہ کھمپال پریم بھگت ہوئے
بھگوت بھگتی اور بھاو کا ایسا ملک مین رواج دیا کہ ہر ایک کو بھگتی آسان ہو گئی جسطرح شیو جی مہاراج نے
اوس پرم دھرم کو جہان مین رواج دیکر خود عمل کیا اوسیطرح رام رای جی ہوئے جو لوگ بھگوت بھگتی سے بیگانہ تھے
اونکو تہذیب کیا اور جنکو لائق اوپدیش کے تصور کیا اونکو اوپدیش کرکے مراتبات علیا پر سرفراز فرمایا اقبال مثل
راجہ بھرت کے تھا کہ جنکا بیٹا لیعالم خرد سالی شیر کا کان پکڑ کر جنگل سے لے آیا تھا غرض اوس زمانہ مین اور کوئی راجہ
لائق اونکی تمثیل کے نہ تھا اور کسطرح اونکے بھاو کی برابری کسی سے ہو سکے کہ اپنی دختر کو بقاعدہ گاندھربی
بیاہ بھگوت مورتی کو ارپن کر دیا حال یہ ہے کہ سرو پونون یعنی جس رات سری برج ناگر مہاراج نے راس چریتر
کیا تھا راجہ موصوف نے سماج راس لیلا کا کرایا بھگوت کے سروپ اور چیترا اور راگ رنگ اور نرت کو دیکھکر

پریم مین بیطاقت ہو گئی ایک براہمن جو مشیر تدبیر تھا اوس سی پوچھا کہ بھگوت کی کیا بھینٹ کرنا چاہیے براہمن نے
جواب دیا کہ جو چیز آپ کو عزیز ہووی راجہ نی بعد غور تامل فرمایا کہ ٹھاکر کو تو ٹھاکر کی ڈابری پیاری تھی یعنی
ہمکو اپنی دختر عزیز ہے یہ کہکر محل مین گئی اور دختر خوش اختر کو زیور و لباس فاخرہ سی سرنگار کرا کر لے آئی اور
بقاعدہ گاندھربی بواہ کی بھگوت بھینٹ کیا بعد ازان نقد و جنس بیشمار کہ مدت العمر دختر کو کافی ہو نیوچھاور
کر کے بھگتی بھاو کا اخیر درجہ جہان مین مثل آفتاب کی روشن کر دیا + کتھا खड्गसेन کھڑگ سین جی
قوم کایست ساکن گوالیار بھگوت بھگت راس نشٹھی اور پریمی ہوئی شاعری کمال فصاحت اور بلاغت کے
ساتھ تھی برج گوپکا اور برج گوالون کی والدین کا نام کمال تلاش و جستجو سے حاصل کر کے ایک گرنتھ تصنیف کیا
اور دان لیلا و دیپ مالکا کا چرتر ایسا پر مضمون بنایا کہ جسکے پڑھنے اور سننے سی بھگوت مین ضرور پریت
ہوتی ہی تمام عمر شری برج چند مہاراج کی اور اونکے سکھا اور سکھیون کی چرتر و گنین صرف ہوئی اور اسقدر
شری نند نندن سوامین کی چرن کملون مین پریت اور محبت تھی کہ سوای بھگوت چرترون کی اور کوئی بات خوش
نہین آتی تھی اگرچہ راس لیلا و دیگر چرتر او تساہ کا سماج ہمیشہ رہا کرتا تھا لیکن سرد پونون کو یہ عہد و اثق تھا
کہ زر خطیر خرچ کر کی راس لیلا کا سماج کرایا کرتی تھے ایک دفعہ بحالت راس بلاس پریا پریتم کی ہنسی اور کھیل ورا
ونرت و بابھد گر دیکھنا اور مسکانا و لچکانا اور شری لاڈلی جی کا مان اور بخود بدولت کا منانا دیکھکر ایسے محو تدروپ
ہو گئے کہ دیہ کو پریا پریتم موجودہ کے قربان کر کی پران اصل رس راس اور پریا پریتم کی نت بہار مین واصل کیے
اور پریم کی حالت اور راس نشٹھا کی مہما کو اوسکی بدولت اصل راس بلاس اور بھگوت سروپ حاصل ہوتا ہے
لوگون پر ظاہر کر کی ہدایت بھگوت بھگتی اور بھاؤ کی فرمائی + کتھا बल्लभ بلبھ جی چیلہ نارائن بھٹ جی ایسے
بھگت اور پریمی ہوئی کہ جنھون نی اوس برج بلبھ مہاراج پرمانند گن کو کہ جو آنند کا بھی آنند اور سکھ کا بھی
سکھ ہی راس چرتر مین نرت اور کیرتن سی اور اپنی آنکھون کی ہاو بھاو اور مند مسکان سی آنند اور سکھ دیا یعنی راس
چرتر مین کبھی للتا اور کبھی بساکھا کا روپ بنا کر ذو اور ایسے پریم اور محبت سی بھگوت کو ریجھایا کرتی کہ تدروپ للتا و
بساکھا کی ہو جاتی برندابن باس کر کی اپنی بھگتی بھاو اور سخاوت و فیاضی سی لوگون کا اودھار کیا اور بھگوت کر مہما
کر کی لوگون کو پرم آنند دیا + کتھا नाथभट्ट ناتھ بھٹ بھی یعنی شیش جی کی بنس مین پرم بھگت ہوئی
بھنی بنس کی یہ شرح ہی کہ بلدیو جی مہاراج شیش کا اوتار ہوئی اور بلدیو جی کا اوتار نت آنند جی سو اون
नित्यानन्द
نت آنند جی کی بنس مین جو شخص ہی اوسکو بھی بنس یعنی شیش جی کا بنس کہنا واجب ہی چنانچہ نت آنند جی کی

چیلہ سناتن جی اور سناتن جی کی کرشنداس اور کرشنداس جی کی نارایں بھٹ اور نارایں بھٹ کی چیلہ و پسر
گوپال بھٹ اور گوپال بھٹ کی پسر ناتھہ جی موصوف ہوئے اونچہ گانون مین رہتے تھے منتر شاستر و بید و پوران
اور سب شاسترون کو بچار کرا اونکا جو سار و خلاصہ بھگوت بھکتی اور پریم ہے اوسکو اپنے دل مین مستقل قائم کیا
روپ اور سناتن و جیو گسائین و نارایں بھٹ نے جو کچھہ اپنی تصنیفات مین بھگوت کا مادھرج و سرنگار رس
بیان کیا ہی اوسکو اپنا سرسبب تصور کرکے اوسکے موافق عمل کیا بلکہ سرنگار اور مادھرج بھاو کے مجسم ہوئے
رنگ بہاری مہاراج کی راس لیلا کمال آنند و اعتقاد سے بناتے اور اوس نشٹھا مین پریم پریم اور اعتقاد تھا
صاف دلی اور خوش گوئی مین یکتا ہوئے اور راس اوپاسنا کے بھگتون مین سرنشٹہ بلکہ راجہ و آضح ہو کہ
راس نشٹھا ناتھہ جی موصوف کی خاندانمین موروثی تا زمانہ حال ہے ✦

نشٹھا دہم در بیان دیا و اہنسا مشتمل بر کتھا شش بھگت

سوشتک یعنی سشیلی یکھا چرن کمل سری رگھنندن سوامین کو ڈنڈوت کرکے دھنونتری اوتار کو بیان کرتا ہون
کہ واسطے اوپکار جگت کی سمدر مین اوتار دھارن کرکے پھر اس جہان مین ظہور کیا دیا یعنی رحم بھگوت کا
روپ ہے مہابھارتھہ مین لکھا ہے کہ سب دھرمون مین دیا پرم دھرم ہے جب تک دیا نہین تب تک
کوئی دھرم اختیار نہین ہوتا بھاگوت و اسکند پوران مین تعریف دیا کی لکھکر اخیر مین فرمایا ہے کہ جسکو دیا ہے
اوسنے سب دھرم کر لیے نارد جی سے بھگوت نے سب دھرم بیشنون کے بیان کرکے فرمایا کہ دیا و بھجن
و سادھو سیوا سب دھرمون مین مقدم ہین اور اون مین بھی دیا سو دیا کا سروپ یہ ہے کہ دوسرے
کسی ذی روح کا دکھہ دیکھکر دل کو نرمی اور دکھہ کا ہونا اور وہ دکھہ و نرمی بلا کسی سبب و تعلق کی ہو
اور جب تک اوسکا دکھہ دور نہو تب تک وہ چند حالت اوس دیا وان کی رہے اوس دیا کی دو قسم
ہین ایک ساتک یعنی امور دنیاوی مین کسیکا درد و رنج دیکھکر رحم ہوتا اور اوسکے دور کرنے کو من یا کرم
یا بچن سے کوشش کرنا اور غصہ کا نہ آنا و شیرین گفتاری و خلق و کسیکو رنجیدہ نہ کرنا و سخاوت و دان اور
دل مین کسیکا نقصان تصور نہ کرنا و زمین کو دیکھتے چلنا و علی ہذا القیاس دیگر امور کہ جس سے
کسی کو رنج نہووے یا کسی کا رنج دور ہوتا ہو یہ سب انگ یعنی عضو اوس دیا کے ہین دوسری پرمارتھک
دیا یعنی عاقبت کا رنج دیکھکر رحم ہوتا اور وہ یہ ہے کہ لکھا کر ٹورہا جنم سے جو جیو یعنی روح دوزخ وغیرہ

انواع انواع عذاب اور رنج مین گرفتار ہی اون دکھون اور عذابون کو دیکھ کر رحم ہونا اور جسطرح کہ گم گشتون کو
بھگوت کی طرف اوس ذی روح کو رجوع کرکے اور جنم مرن کی عذابون سی چھوڑ کر کر تارتھہ کردینا سو منجملہ ہر دو
قسم کی پہلی قسم تو سادھک یعنی سالکون کو ہوتی ہی اور سدّہ یعنی کامل و بھگوت بھگتون و وارستگان دنیا کو
ہر دو قسم کی شاستروں مین مہاوان و خلق وغیرہ ایک ایک عضو دیا مذکورہ کی اسقدر لکھی ہی کہ اونمین سے
کسی ایک پر قادر اور مستقل ہو جاوی تو اوسکے ذریعہ سی بھگوت حاصل ہوتا ہی جو شخص دیا پر قادر اور مستقل ہے
اوسکی مہما تو کس سی بیان ہو سکتی ہی ایک ساہوکار بہ کجروی زمانہ مفلس ہو گیا چار جگ اسنی کیی تھے بہ ہدایت
کسی رکھیشر کی ایک جگ کی پھل بانٹنے کو دھرمراج کی پاس چلا ایک وقت کا سامان خوردنی پاس تھا اوسکی
رسوئی بنا کر واسطی کھانے کی جب طیار ہوا تب ایک کتیا اوسیوقت کی جنی ہوئی بھوکھ سی بیقرار آئی ساہوکار کو رحم آیا
اور چہارم کھانا اوسکو دیدیا لیکن بھوکھ نہ گئی تب ربع ثانی دیا پھر بھی وہ ہی حال رہا غرض چار دفعہ کرکے
بالکل دیدیا اور پانی پلایا کہ وہ کتیا سیر ہو کر چلی گئی اور ساہوکار تشنہ و گرسنہ دھرمراج کی پاس پہونچا بروقت
حساب دھرمراج نے فرمایا کہ منجملہ پانچ جگ کی ایک اونمین لکھی ہی یعنی جسکا ثواب کبھی کم نہوی تو کسکا پھل چاہتا ہے
ساہوکار متعجب ہوا اور عرض کیا کہ مہاراج مین نے چار جگ کری ہین پانچوان جگ کونسا ہی دھرمراج نے فرمایا
کہ پانچوان جگ لکھی وہ ہی کہ تو نے کتیا پر رحم کرکے اپنا بالکل کھانا دیدیا مطلب یہ ہی کہ اندر رحم جگ کا
پھل دیتا ہی بعض کا مقولہ ہی کہ اہنسا یعنی نہ مارنا کسی جاندار کا ضمیمہ دیا مذکور کا ہی کسواسطے کہ اگر دیا ہوگی
تو جان کُشی سی خود بخود پرہیز لازم آویگا اور بعض یہ کہتے ہین کہ دیا مذکور اہنسا کا ایک جزو ہی اور گیتا جی مین
بھگوت نے اہنسا دھرم جدا اشمار کیا اور دیا جدا سو ان اختلافات کی تنقیح اور بحث لکھنی بالکل فضول و بیفائدہ
ہی فروعات دیا و اہنسا کی جو شاستروں مین سنے گئے تو اکثر برابر و یکسان ہین اسواسطے دونون کو لازم ملزوم
سمجھہ لینا چاہیے سو یہ اہنسا دھرم وہ ہی کہ جسکے وصف مین شاستروں نے یہ فرمایا ہی کہ اہنسا سب دھرمون کا
مالک اور سرتاج ہے سولھوین ادھیائے بھگوت گیتا مین بھگوت نے سب دھرمون سے اول اہنسا کو شمار کیا
وعلیٰ ہذا القیاس دسوین ادھیائے مین पातंजलि پتنجلی مہارج نے جہان آٹھہ سدھی بیان کری وہان سب سے
اول اہنسا سدھی لکھی ہے اور سبب یہ ہی کہ اگر اہنسا سدھی شدہ ہو جاوے تو باقی دیگر سدھی خود بخود
حاصل ہو جائین کسواسطے کہ جب اہنسا سدھی کی طرف استقلال اور طبیعت کی رجوعات ہوگی تو سب
ذی روح بھگوت روپ تصور ہونگے اور جبکہ بھگوت کو سب جگہ موجود دیکھا تو بھگوت حاصل ہوگیا اور جب

کو بھگوت ہالو سب کچھ مل گیا واضح ہو کہ اہنسا وغیرہ آٹھہ سدھی مندرجہ پاتنجل واسطے حصول بھگوت واہین
اور آنما دک آٹھہ سدھی مطالب دینا کو اونسے علیحدہ سہرن و غارتگ بھگوت پراپتی کی ہین ارے من خیال کر کہ یہ
وقت پھر ہاتھ نہین آویگا اگر اب بھی شری رگھنندن سوامین کو جی تو نہین لگا تو پھر کہین اور کچھہ ٹھکانا نہین
اور غور کر کہ ہرن کشپ وراون جو مشراباہ وغیرہ صدہا ہزار ہا ایسے شخص گذرے کہ جنھون نے ہر راج کو بھی
اپنے قابو مین کر لیا تھا جبکہ وہی نہ بچے موت سے نہ بچے تیری تو کیا حقیقت ہے جسکے ساتھہ تو محبت کر کے
اپنا جانتا ہے وہ صرف اس جسم اور اپنے مطلب کو ساتھی ہین سنسار سمدر کو او تارنے مین کوئی تیری سہاے
کرنیوالا نہین لیس تو اونکے واسطے کیون اپنے پرلوک کا ناس کرتا ہے اب اپنے نفع و نقصان کو سمجھہ اور راس
سماج کی چتون مین رہا کر کہ وہ دونون لوک تیرے درست ہون جسوقت جنک پور باسیون کی دعا ایسی
مستجاب ہوئی اور کروڑون جنمون کے نیک کرم روبرو ہوئی اور راجہ جنک کے گیان و بیراگ کا درخت
مثمر ہوا یعنی شری رگھنندن سوامین سوبھا دھام نے ان کمو بکھا رجون کی سبھا مین کہ جو سمیرو کیلاس
کو مثل دانہ خشخاش اوٹھا سکتے تھے اور اوس راج مندپ مین کہ جسکے در و دیوار سب طلائی انواع
انواع جواہرات سے منقش تھے اور شامیانہ اور چند وہ زری کہ جسمین جھالر موتیون وغیرہ کی لگی تھی
چھائی تھی شیو جی کا دھنش مثل خس کے توڑ کر ڈالدیا اور زمین آسمان سے پھولون کی برکھا و جے جے کار
و نوبت و نقارہ و شادیانہ وغیرہ شروع ہوئی اوسوقت شری جنک نندنی اکھل برہمانڈ نیشری واسطے پہنانے
جیمال کے روانہ ہوئی سو جھا جگت جننی کی بہت مند کو کیا لکھہ سکتا ہے اس خیال مین سارد و اگونکی اور شیش
کی زبان ہین سکھیون کو سماج مین کہ سب سو بھا و چھپ کے مجسم تھے آہستہ آہستہ کمال اوتساہ اور
اومنگ سے دل پریم آنند مین بھرا ہوا الدین و دیگر بزرگان کی شرم کے شرکین سوبھا دھام مہاراج کے
روبرو پہونچے اور کہنے سے سکھی سہیلیون کے دونون ہاتھہ اوٹھا کر جیمالا دسرتھہ نندن مہاراج کے گلے مین
پہرائی جسوقت دونو کا چہرہ مقابل یکدگر ہوا اور سب طرف سے طبیعت یکسو ہو کر یکدگر کا روپ انوپ دیکھنے مین مصروف ہونے
اوسوقت کا سماج اور سما دیکھکر دیوتا وغیرہ تو اپنے اپنے موقع پر نقش بدیوار ہو گئے اور جنک وغیرہ کو کمال آنند و پریم
سے محویت اور بیہوشی ہوئی دسرتھہ نندن کی شیام سندر رخسارون پر کنڈل کی موتیون کی جھلک ایسی بہار دیتی ہے
کہ زبردستی دل ہاتھہ سے جاتا ہے اور ایسا ہی پیشانی پر تلک زعفران اور گورچن کا براجمان سر پر جواہرات مرصع
کا کریٹ مکٹ آنکھین الیسی و رسیلی کی چنچل چتون گلے مین کنٹھی جواہرات و پھولون کے مالا با گلکھا کمخاب دھانی

بارہ ماسک
برسات
اکھل برہمانڈ نیشری
جیمال

ہرن کشپ و راون ... ۱۲
... وغیرہ ۱۲

مغرق زری کا فریب کمر جوانانہ کسی ہوئی ہیکل جڑاؤ ہر دو طرف پڑی ہوئی ایک طرف ترکش سو بھت ہے
اور دوسری طرف کمان دونون ہاتھہ شری جناب وداری کی مالای شانہ پر آئی ہوئی اور منہ مسکان دونون
کو بمقابلہ یکدگر موجود + کتھا (शिवि) راجہ شیوی کی کتھا پرانون مین اور بالخاص مہابھارت مین مفصل
مندرج ہی کہ دیاوان اور پناہ دہندہ اور دھرماتما ہوئی اسومیدھ وغیرہ جگ بشمار کرکے براہمنون کو
(अश्वमेध)
ہر قسم کی دان دی بھگوت کی خواہش سی راجہ اندر کو خیال امتحان رحم اور سرناگت بتسلتا راجہ موصوف کا
(आश्रयागतवत्सलता)
ہوا اور اگنی دیوتا کو کبوتر بنا کر خود بشکل باز آیا کبوتر مذکور نی بخوف باز خائف و ہراسان ہو کر راجہ
(अग्नि)
ممدوح کی دامن مین پناہ لی باز نی آکر راجہ سی کہا کہ یہ کبوتر میرا طعمہ ہی میری حوالہ کر راجہ نی جواب دیا کہ
بخوف جان میری پناہ مین آیا ہی رحم اور دھرم پناہ دہی سی بعید ہی کہ حوالہ کر دون باز نی کہا کہ قدیم سی
اس قسم کی جانور رازق مطلق نی ہماری خورش مقرر کر دیئی ہین دھرم سی بعید ہی کہ میرا رزق مجکو نہ ملے
اس بات مین باہم گر گفتگو کثیر ہوئی لیکن راجہ نی کبوتر کو نہ دیا آخر بعد مباحثہ بسیار باز اوس کی بدلی گوشت
جسم راجہ کی راضی ہو گیا اور راجہ کو اس قرارداد مین کمال خوشی ہوئی بدینوجہ کہ اگر اور کسی کا مانگتا
تو کمال مشکل ہوتی ایک پلڑہ ترازو پر تو اوس کبوتر کو رکھا اور دوسری پلڑہ پر راجہ نی اپنا گوشت کاٹکر
رکھدیا چونکہ یہ معاملہ برای امتحان تھا اسواسطے گوشت جسم راجہ کا برابر کبوتر کی نہوا اور یہانتک نوبت
پہونچی کہ راجہ نی تمام جسم کا گوشت رکھدیا آخر راجہ اپنا سر کاٹکر رکھنے لگا تب ہر دو دیوتا مذکور اس رحم
اور راستی کلامی اور پناہ دہی کی دھرم سی خوش ہو کر بجسم اصلی ظاہر ہوئی اور راجہ کو دعای خیر کری
مستقد بھگوت بھگتی اور بھگتون کی ہوئی اور بعد تعریف و ثنا و بید ستور ہو جانی جسم راجہ کی اپنی مقام کو گئی
بھاگوت بھگت کہ بھاگوت روپ ہین جو کچھہ کرین تعجب نہین + کتھا (मयूरध्वज) راجہ میور الدہج اور
(ताम्रध्वज)
اور اونکی دھرم پتنی اور تامر الدہج انکا صاحبزادہ بلند اقبال سب ایسے پرم بھگت دیاوان ہوئے کہ
بھگوت نی مکرر ایسی درشن دیئی اور بروقت امتحان مستقل پایا حال یہ ہی کہ جب راجہ جدہشٹر نے جگ
اشمیدھ کیا اور ارجن کو واسطے حفاظت کی ہمراہ کر کے اسپ جگ کا واسطے سیر روی زمین کی چھوڑا تو تب ہی
راجہ میور الدہج نی بھی جگ شروع کیا تھا اور تامر الدہج ہمراہ اسپ تھا راہ مین دونون کا مقابلہ ہوا تامر الدہج
نی اوس ارجن کو جسنی مہابھارت مین فتح پائی تھی اور اون سری کشن مہاراج کو کہ سچدانند گھن پورن
برہم ہین اور جنکا نام کی کرپا سی فتح بھی بنام فتح نامزد ہوئی ہی شکست فاش دیکر اسپ کو زبردستی سی چھین لیا

بھگت انکول مہاراج نے کہا کہ یہان فریقین بھگت ہین اگر ایک فریق کو فتح دیجاوے تو دوسری کی دل شکنی
ہوگی اسواسطے یہ بہانہ امتحان بھگت راجہ میورالدہج کے خود بدولت براہمن ضعیف ہوکر او ارجن کو بصورت
طفل بناکر راجہ موصوف کے دروازہ پر گئے راجہ نے کہ جگت شالاہین تھا بعد ڈنڈوت و تعظیم کے پوچھا کہ کس
تقریب سے تشریف لائی براہمن نے کہا کہ جنگل مین ایک شیر ہے اوسنے اس طفل کو کھانے کا آرادہ کیا ہے جب
مین نے کہا کہ بعوض اسکے مجھکو کھا لے اوسنے نہ مانا اور کہا کہ تو ضعیف ہے تیرا گوشت میرے کام کا نہین آخر بعد
منت ہزاری یہ قرار پایا ہے کہ راجہ کا اگر نصف جسم لاوے تو اس طفل کو چھوڑ دونگا اسواسطے تمہارے
پاس آیا ہون اگر یہ سکو تو اسکی رچھیا کرو راجہ کو کمال خیال آئی اور کہا کہ آخر یہ جسم ایک روز جانیوالا ہے
اگر براہمن کا دکھ اس جسم سے دور ہووے اس سے اور کیا بہتر ہے براہمن نے کہا کہ ایک وعدہ شیر کا یہ ہے کہ
جب آرہ سے راجہ کا جسم چیرا جاوے وہ آرہ ایک طرف سے تو لپسر ان راجہ کا ہاتھہ مین ہووے اور دوسری
طرف سے راجہ کی استری کا ہاتھہ مین اور کسی طرح کا ملال و رنج نہو راجہ نے اس بات کو بھی قبول کیا
تامرالدہج نے براہمن سے عرض کیا کہ بموجب حکم شاستر کے بیٹا بھی باپ کا روپ ہے اگر میرا نصف جسم لیا جاوے
تو بہتر ہے براہمن نے کہا کہ تو راجہ نہین ہے راجہ کی استری نے کہا کہ مین بھی راجہ کی اردھانگی ہون اگر بجائے
सुहागी
نصف جسم راجہ کے مجھکو لیجاو تو زیادہ تشفی کا فائدہ ہے براہمن نے کہا تو استری ہے اور راجہ نہین غرض
براہمن نے مقابل سب راجہ کے تامرالدہج کے یہی مطلب کہا ہے اگر صورت دیکھکر محبت پیدا ہو جاوے
اور غمگین ہون اور پس پشت استری کے پایہ تخت کو کھڑا کیا اور دونون آرہ راجہ کے سر پر رکھکر
بلا رنج و غم کھینچنے لگے جسوقت آرہ تا بہ بینی راجہ پہونچا تو چشم چپ راجہ سے پانی نکلا براہمن نے فرمایا
کہ بس اب یہ جسم ہرگز میرے کام کا نہین کہ راجہ رنجیدہ ہوکر دیتا ہے راجہ نے عرض کیا کہ مہاراج کرپا کرین
غور فرماوین بائین طرف کی آنکھہ سے پانی نکلا ہے اوسطرف کے جسم کو یہ رنج ہے کہ مین بڑا نالائق ہون
کہ کسی کام مین نہ آیا اور داہنی طرف کا جسم بڑا بھاگی ہے کہ براہمن کے کام مین لگا بھگوت کرپا سندہ
سنتے ہی اس لفظ کے کھنگی اور اعتقاد سے اسقدر خوش ہوئے کہ جسم مین بیطاقت ہوگئے اور راجہ کو آرہ کے نیچے سے
اوٹھا کر اپنی چھاتی سے لگا لیا اور اصلی روپ سے راجہ کو درشن دیے بھگوت کے سپرس ہوتے ہی زخم سر راجہ کا
اچھا ہوگیا اور بھگوت نے فرمایا کہ تمہارے صدق نیت اور اعتقاد کامل سے کمال خوش ہون جو کچھ تمنا ہووے
بیان کرو کہ پورن کرونگا راجہ نے دست بستہ گذارش کیا کہ ہے کرپاسندہ مہاراج جب آپ نے انگرہ کیا تو اور
अनुग्रह

کیا باقی رہا کہ اوسکے واسطے درخواست کرون صرف چرن کملون کی بھگتی چاہتا ہون اور ایک عرض یہ ہے
کہ زمانہ کلجگ کا آنیوالا ہے سو آیندہ ایسے امتحانات سے بھگت معاف رہین بھگوت نے قبول فرمایا کہ پھر ارجن
اور راجہ کی ملاقات کراکر صلح کرادی اور راجہ نے کمال خوشی سے گھوڑا ارجن کا واپس دیا اس سے
بھگوت کو کچھ غرور ارجن کا رفع کرنا منظور تھا سو ہوگیا * کتھا भवन بھون راجپوت چوہان
سرکار رانا مین دو لاکھ روپیہ کے منصب دار بھگوت بھگت دیاوان سادھو سیوی تھے ایک دفعہ ہمراہی رانا شکار ہو
کے پیچھے گھوڑا اڑالا اور اوسکو تلوار سے مارا وہ حاملہ تھی مع بچہ دو پارہ ہوئی بھون موصوف کو ازبس [illegible] اور
غیرت ہوئی اور دل سے کہنے لگے کہ میرا ظاہر تو وہ کہ بھگوت بھگتون مین شمار ہون اور عادات یہ کہ جیسے
بھگوت بھگتہ بھی پرہیز کرین اوسیوقت عہد کیا کہ تلوار آہنی رکھنی نہ چاہیے چنانچہ ایک تلوار چوبی بہ قبضہ آہنی
طیار کرالی جب کبھی رانا کی سلام کو جاتے اوس تلوار کو ہمراہ لیجاتے ایک حصہ دار بھائی کو یہ حال معلوم ہوا اور
رانا سے ظاہر کیا رانا کو یقین نہ آیا غماز مذکور نے قسم اور حلف سے کہا تب بھی رانا نے ایک سال تک دریافت کرنا
حال کا لیت ولعل مین رکھا جب غماز مذکور نے بہ استبداد کیا کہ اگر یہ عرض میری دروغ ہووے تو قتل کا سزاوار ہون
تب ایک جاے وسیع پر محفل جمع کی اور سب منصب دار حاضر ہوئے اول رانا نے اپنی تلوار نکالکر لوگون کو دکھلائی اور
پھر نوبت بنوبت سب منصب دارون کی تلوار ملاحظہ کی جب نوبت بھون مہاراج کی پہونچی تو تلوار نکالکر
یہ کہا چاہتے تھے کہ جو چاہو سو کرو تلوار میری دار یعنی چوب کی ہے لیکن بھگوت خواہش سے یہ لفظ زبان پر آیا کہ
میری تلوار سار یعنی فولاد کی ہے اور یہ کہکر تلوار کو میان سے نکالا اور ایسی نکلی کہ گویا ہزار برق
ایک دفعہ ابر سے برآمد ہوئین اور روشنی وچکاہٹ سے سب کی آنکھین بند ہوگئین رانا نے فرمایا
کہ مارو کمبخت غماز کے سر پر اور یہ کہکر ارادہ قتل غماز مذکور کا کیا بھون موصوف نے دست بستہ کہا کہ
اس شخص نے کچھ دروغگوئی نہین کی تھی بھگوت کی خواہش سے یہ تلوار فولاد کی ہوگئی ہے درحقیقت
مین چوبی تھی رانا کو بھگوت بھگتی کا اعتقاد ہوا اور تکلیف نوکری کی معاف کرکے جاگیر دوامی کا پٹہ لکھدیا
اور عرض کیا کہ اگر واسطے درشن دینے کے تشریف لایا کرو تو میرا افتخار ہے واضح ہو کہ کچھ تعجب نہین
جو تلوار چوبی کو بھگوت نے فولادی کردیا کسواسطے کہ بھگوت بھگتون کی خواہش اور زبان تلوار سے
زیادہ ہے کہ فوج گناہگاران کا قتل کرکے مستقل راج ملک بھگتی کا عطا کردیتے ہین اگر اونکی زبان سے
ایک چوب کے واسطے لفظ فولاد نکل گیا اور اوسیطرح اوسکا ظہور ہوا تو کیا تعجب ہے

کتھا رانکا राँका رانکا پرم بھگت بھگوت کی قوم کمہار ہوئی جو کچھ اپنی پیشہ سی پیدا کرتے سب ہر بھگتون کی سیوا
اور خدمت مین صرف کر دیتی ایک دفعہ آوا ظروف خام کا طیار کیا اور کسی سبب سی اوس روز آگ اوسمین شب لگائی
رات کو وقت ایک گربہ نے بچے جنی اور ظروف خام مین رکھکر کہین کو چلی گئی رانکا جی کو یہ حال معلوم نہوا اور
صبحی آگ لگا دی جب آگ خوب روشن ہو گئی تب دریافت ہوا اور مضطرب ہو کر بچون کے نکالنے کی تدبیر
مین ہوئی لیکن کچھ نہو سکا زیادہ غم و الم ہوا و بحالت گریہ و زاری سوای بھگوت کے اور کوئی پناہ
نہ سوجھی و دل تنگ ہو کر اگر رانکا جی کا سب گھر جل جاتا یا اونکی جان پر کوئی آفت آتی تو بھگوت سے کبھی
درخواست نکرتے کسواسطے کہ جس حالت مین بھگوت بھگت اپنے سوا مین سو قناعت تک کی خواہش
نہین کرتی دیگر امور درحقیقت کی توکب خواستگار ہوتی ہین علاوہ ازان بلا خواہش سب مطالب اونکی
بر آ رہو جاتے ہین بھگوت سے خواہش کی ضرورت نہین ہوتی مطلب اس تحریر سے یہ ہوا کہ بھگوت
بھگتون کی رحم اور کرنا پر نگاہ کرنی چاہیے کہ ایک جاندار درحقیقت کا دکھ برداشت نہین کر سکتے
او بحالت بیقراری جو کام کبھی بھی نہین کیا وہ کر بیٹھتے ہین جب بھگوت نے حال مضطرب اپنے
بھگت کا دیکھا تو یہ چیز کیا کہ تمام وہ آوا انچتہ کر دیا اور جسطرف مین وہ بچے تھے وہان مطلق گرمی نہ پہونچی
رانکا جی سلامتی اون بچون کی دیکھکر جسم مین نہ سمائی اور بھگوت کو نہایت پریم سی ڈنڈوت پرنام کری
تب سی کمہار [illegible] جاری ہی کہ ہمیشہ آوا طیار کر کے آگ لگا دیتی ہین + کتھا
केवलराम کیولرام جی [illegible] اور بھاگوت دھرم کی رواج دہندہ ہوئی کہ جن لوگون نے کبھی بھگتی اور
بھگوت اور گرو اور بھگتون کے نام کو کبھی نہین جانا تھا ایسے لوگون کو پوتر کر کی بھگوت مین لگا دیا دکھ
[illegible] دوست دشمن [illegible] اور تلک مالا و وہ بھگتی کے معتقد کامل و مستقل تھی بھگوت کی چرنون مین محبت
[illegible] لوگون پر رحم اور دیا کے سبب ہر ایک کے گھر پر جا کر فرمایا کرتے کہ سری کرشن سوامین
کی سیوا اور نام مین دل لگاؤ یہ دان مجکو دو اور بھاگوت دھرم اونکو سمجھایا کرتی جہان کہین دین [illegible]
دیکھتے اونکو سالگرام جی اور بھگوت مورتی اپنی پاس سے دیکر پوجا اور سیوا کے قاعدہ اوپدیش کیا کرتی ایکدفعہ
سنجارہ نے اپنی بیل [illegible] تازیانہ مارا اسوا مین موصوف بیہوش و بیقرار زمین پر گر پڑے لوگ دوڑے اور اوٹھایا جو
[illegible] کی [illegible] تازیانہ بجنسہ نمایان پایا سب کو تعجب ہوا کہ یہ درجہ رحم کا شاید کسیکو گوش زد ہوا ہو
کتھا [illegible] اس جی ایسے بھگوت بھگت ہوئی کہ دیوتا اون کو اپنا چیلہ کر کی بھگوت کا بھگت

کر دیا بھگوت بھگتون سے اسقدر محبت تھی کہ کبھی اونسے علیحدہ نہوتے اور جسطرح راجہ جنک رکھیشرون کے
ست سنگ اور اپنوہ مین رہا کرتے تھے اسیطرح ہر بیاس جی رہا کرتے سادھان کی سیوا کرتے ولی ایسی ہوئی
کہ صفحۂ دنیا پر شاید کوئی اور ہو سوای بھگوت اور بھگتون کے چیتر کے دیگر کسی طرف توجہ نہ تھی ایکدفعہ
قصبۂ چراتنا ول مین باغ سرسبز دیکھکر مقیم ہوئے اور ارادہ تھا کہ بھگوت کی سیوا پوجا کرکے بھگوت پرشاد
تیار کرینگے اوسی باغ مین درگا کا مندر تھا کسی شخص نے وہان بکرا مارا ہر بیاس جی کو بمقتضاے
دیالتا کہ خاصہ ہر بھگتون کا ہے از بس رحم آیا اور دل کو کراہیت ہوئی تشنہ و گرسنہ بھجن کرتے رہے درگا
مہارانی بھگوت بھگتون کی تکلیف گوارا نہ کرسکی اور ساکچھشات (ظاہر ۱۲) ہوکر ہر بیاس جی سے فرمایا کہ بھگوت
پرشاد کرین ہر بیاس جی نے جواب دیا کہ جہان ایسا ظلم ہوتا ہے وہان رسوئی کسطرح ہوسکتی ہے درگا نے فرمایا
کہ میرا اوپر کرپا کرکے خطا معاف کرو اور بھگوت منتر اپدیش کرکے اس شہر کو پاک اور پوتر کرو ہر بیاس جی
نے دیکھا کہ درگا کے چیلہ ہونے سے سب لوگ درشٹ ہوتے ہین اسواسطے بھگوت منتر کا اوپدیش کیا جب
درگا بشنو ہوئی تو شہر کو بشنو کرنا ضرور رہا تا جو سردار تھا اوسکو بوقت شب چارپائی سے ڈالدیا اور
فرمایا کہ اگر اپنا بھلا چاہتا ہے تو ہر بیاس جی کا سیوک ہوکر بھگوت بھگتی اختیار کر ورنہ تمام شہر کا
ناس کردونگی فی الفور سب لوگ آکے چیلہ ہوکر بھگوت بھگت ہوگئے اور رہو پاپ وگناہ کیے تھے
سب سے رہائی پائی ہر بیاس جی چند روز وہان مقیم رہے اور ایسا اوپدیش کیا کہ خاکروب تک ہر بھگت ہوگئے

نشٹھا یا نزدہم در بیان اوپاس (उपास) یعنی برت (व्रत) مشتملہ کتھا دو بھگت

امرت کلس ریکھا شری رکھمنندن سوامین کے چرن کملون کو ڈنڈوت کرکے نرسنگھ اوتار کو پرنام کرتا ہون
کہ اپنے پریم بھگت پرہلاد کے واسطے ملتان مین دھارن کرکے ہرنکشپ کو پرم دھام دیا اوپاس بھگوت
پراپتی کے واسطے ایسی تدبیر کامل ہے کہ ہر ایک بلا تکلیف و تکلف بھگوت کو پہونچ سکتا ہے لکھنا اسکا لوک
شرتی و پورانون کا کچھ ضرور نہین کہ پوتھی بابت ایکادشی و جنم اشٹمی و رام نومی وغیرہ مہاتم ہر ایک برت
کے از بس مشہور اور ہر ایک کو معلوم ہین مدار تیج برت ایکادشی کا اوپر دسمی کے [illegible] ہے کہ دسمی
بیدھا برت سب شرتی اور پورانون مین ممنوع لکھا ہے اور وجہ ممانعت یہ ہے کہ دسمی کے روز دیت
پیدا ہوئے اگر دسمی بیدھا برت ہو تو دیت اور راکھشسون کی ترقی ہوکر دھرم کا ناس ہوجاوے اور

چونکہ ایکادشی کو روز دیوتا پیدا ہوئی اسواسطے ایکادشی برت سے دیوتا خوشنود ہوتی ہین اور بھگوت رضامند
ہوکر برت کرنیوالے کے دلمین ظہور فرماتی ہین بیدھ شرکت کو کہتے ہین یعنی شروع روز مین کچھ دسمی ہووے
اور بعد ازان ایکادشی سو بیدھ کی تنقیح مین چند اختلاف واقع ہوئے اسکند پوران مین چالیس گھڑی
کا بیدھ لکھا ہے یعنی جس شروع تاریخ مین تا چالیس گھڑی دسمی ہووے تو بروز آیندہ برت کرنا چاہیے
اور اگر چالیس گھڑی سے زیادہ دسمی ہو تو بروز دوم یعنی دوادشی مین برت ہوگا سو اس قول کے
معتقد کالی کنٹھی والے ہین واضح ہوگا کہ کالی کنٹھی والے بھوجی کے چیلے کہلاتے ہین طریق بشنوی ہے
دوآبہ جمنا و گنگا سے سوا اور کسی ملک مین اس مشرب والے نہین موضع رن دیوا علاقہ سہارنپور مین
ان کا گورودوارہ ہے موجود آچارج اس طریق کا کامل و رسیدہ تھا قواعد اوپاسنا کو واجب التسلیم اور
بموجب احکام شاستر کے ہین لیکن بالفعل اس طریق مین کوئی پنڈت اور دانندہ غوامض اوس
اوپاسنا کا نہین اسواسطے فروغ کم ہے بلکہ اکثر خاندانون سے بسبب عدم واقفیت کے وہ اوپاسنا
متروک ہوگئی ہے بھوجی نام شبت اور پریم اصل آچارج کو ثابت اور روشن کرتا ہے کسواسطے کہ اصل
بھوجی تیجی مہارانی ہین اور اس نام و نیز معاینہ بعض قواعد تلک وغیرہ اس سنپردا والون سے مترشح
ہوتا ہے کہ یہ طریق سری سنپردا سے نکلا ہے گرنتھہ سنسکرت اس سنپردا کے شائق و متلاشی کو دستیاب
ہوسکتے ہین چنانچہ مؤلف نے ایک گرنتھہ دیکھا ہے اسکند پوران سے بیس قسم کی تفصیل اس
برت مین معلوم ہوتی یعنی اگر کسی نے اکتالیس گھڑی دسمی کو جائز سمجھا تو وہ ایک قسم ٹھہری اور اسیطرح
جسنے بیالیس گھڑی کو جائز تصور کیا تو وہ دوسری قسم غرض تا شصت گھڑی بیس قسم ہوگئی اور
نام ہر ایک کو بیالی و مہا بیالی و کھبیا و مہا کھبیا وغیرہ لکھے ہین چونکہ سوا کالی کنٹھی والون کے اور
کوئی عامل اس طریق کا نہین اسواسطے تشریح و طوالت ضرور نہ سمجھی ہر چہار سنپردا کی بیدھ کی تفصیل
اور تشریح یہ ہے کہ چارک سنپردا والون نے بموجب حکم سمرتی و پوران کے پینتالیس ۴۵ گھڑی کا بیدھ قبول کیا
یعنی شروع تاریخ روز آیندہ بعد نصف شب کے ہے اگر نصف شب کے بعد دسمی ہووے تو روز آیندہ برت کرنا
نہ چاہیے کسواسطے کہ دسمی کا بیدھ ہوگیا اور اس قاعدہ کو کاپالک بیدھ کہتے ہین اگرچہ دانندگان قواعد
اوپاسنا کا یہ اعتقاد ہے کہ موسم گرما مین نصف شب چہل و ہفت گھڑی پر ہوتی ہے اور موسم سرما مین چہل و
سہ گھڑی پر سو جس تاریخ مین جسقدر رات گذرنے پر نصف شب ہو اوسی کو مقدم رکھنا چاہیے یا بندی چہل و پنج

گھڑی کی ضرورت نہین لیکن عام رواج پینتالیس ۴۵ گھڑی کی بیدہ کا ہی راماننج سنپرداین بموجب احکام
پوران وسمرتی کے پنچاہ گھڑی تاریخ امروزہ کی گذرنے پر روز آیندہ تسلیم کیا یعنی براہمی مہورت کہ اٹھوان
ब्राह्ममुहूर्त
حصہ رات کا ہی جب سے شروع ہو تب سے تاریخ کی شروعات ہے چونکہ انتہای شب کی ہندوستان مین
مابین سی وشش وچہل گھڑی کی ہی اسواسطے اٹھوان حصہ رات کا پانچ گھڑی ہوئی سواس سنپرداکی
پیرو اگر دسمی پنچاہ وپنج گھڑی سے زیادہ ہو تو بروز آیندہ برت نہین کرتے اور کم ہو تو کر لیتے ہین باقی
رہی دو سنپرداینکی لیکن سواین دو مہم مادہ سو انکا اعتقاد ہی حسب شرح بالا ہی لیکن بعض اشخاص
نے اٹھوان حصہ رات کا چار گھڑی بھی قبول کیا ہی اسواسطے پنچاہ وشش گھڑی دسمی کا بیدہ مانتے ہین
آسمانکان مین بسبب نہونے قاعدہ واحد وہیئت ایک طرح کی اختلاف چند ہین یعنی بعض تو چہل
وپنج گھڑی وبعض پنچاہ وپنج وبعض پنچاہ وشش گھڑی کو جائز تصور کرتے ہین اور بعض ارنودی
अरुणोदय
بیدہ مانتے ہین یعنی پنچاہ وہشت گھڑی بعد اگر دسمی ہو تو بروز آیندہ برت نہین کرتے اور بعض شروع
روز طلوع آفتاب سے جانتے ہین اگر طلوع کے وقت دسمی ہو تو برت نہین کرتے ورنہ تا شصت گھڑی
دسمی کی بیدہ ماننے کی ضرورت نہین بعض گیارہ کا اناک مقدم سمجھتے ہین یعنی جس روز تیرہ یعنی تقویم
مین ہندسہ تاریخ یا ۱۱ دہ کا ہو تو اوسی روز برت کرتے ہین اور اگر پانزدہ ۱۵ روز مین ایکادشی گھٹ جاو
اور تیرہ مین گیا ۱۱ رہ کا اناک نہو برت نہین کرتے کشمیر وغیرہ ملک غربی مین تا پنج گھڑی روز بر آمدہ
اگر دسمی ہو تو اوسی روز برت کر لیتے ہین وجہ رواج دسمی بیدہ برت کی اوس ملک مین یہ ہی
کہ شنکر اچارج ویشنو اور بدھوں کو گورو سمجھے اونکو ترقی اپنے مریدون کی منظور ہوئی اسواسطے
اوس برت کا رواج دیدیا لیکن لیکن نارایں نے بیکنٹھ سے آکر دسمی بیدہ برت کو متروک ومردود
ویکنٹھروں سے بیان کیا کہ یہ حال پدم پوران وغیرہ مین مفصل لکھا ہی سواس رواج شنکر اچارج کو
اشخاص خوش فہم نے ابتک قبول کر رکھا ہے بعض کا یہ قول ہے کہ ایکادشی کے روز غلہ کھانا
منع ہے سو شروع وقت ایکادشی سے اکل وشرب ترک کرنا چاہیئے اور جب دوادشی شروع ہو
تب افطار واجب ہے اسکے عامل دکھن وغیرہ مین دیکھے جاتے ہین اگرچہ بموجب رواج ہر ایک
ملک وا ہل سنا کے اختلافات مندرجہ بالا تحریر ہوئے لیکن شاستر کے جاننے والے بیشتر تین قسم کا
بیدہ مانتے ہین یعنی چہل وپنج دوم پنچاہ وپنج سوم پنچاہ وشش اور یہی واضح رہے کہ شاستر وغیرہ

विस्पर्शा

جو ترسپرشک برت کا ثواب عظیم لکھا ہو تو اوس ترسپرشک کا ہو کہ جو شروع تاریخ مین گھڑی دو گھڑی
ایکادشی ہو اور بعد ازان دوادشی شروع ہو کر قبل از طلوع آفتاب روز آئندہ کے تریودشی شروع
ہو جاوے اور اوس ترسپرشک کا ثواب نہین کہ جسکے شروع روز مین دشمی ہو اور بعد ازان ایکادشی
و دوادشی حسب ترتیب بالا ہووے یہ ترسپرشک بسبب بیدہ دشمی کے متروک ہو جنم اشٹمی برت سری سنپرداوالون
نے سنگھ کے سورج مین جو اشٹمی ہو قبول کیا ہے اور اوس اشٹمی مین کہ جسکا نچھتر اور سپتمی کا بیدہ حسب
قاعدہ ایکادشی کے ضروری ہے اور واضح ہو کہ جنم اوتسو اکثر مین جنم کے نچھتر پر نگاہ ہوتی ہے چونکہ بھگوت
کا ظہور روہنی نچھتر مین ہوا اسواسطے کہ اوسکا بیدہ ماننا واجب آیا اور اگر سنگھ کا سورج بھادون کے
مہینے مین پہنچ روز بعد تک اشٹمی ہے نہ ہو تو اوسوقت مین برت کرتے ہین مابقی دیگر ہر سنپرداوالے بھادون
بدی اشٹمی کو مقدم سمجھتے ہین لیکن سپتمی کے بیدہ پر ضرور نگاہ ہوتی ہے اگر ایک پل بھی سپتمی اور تمام دن رات
اشٹمی ہو تو اوس روز برت نہ ہوگا اگلے روز ہوگا کہ اوسکے بیدہ پر نگاہ نہین لیکن سوا بین سنپرداین
بلبھ کلی والون بھاؤ کی بات علحدہ ہے کہ نیم پر پریم غالب ہے سمارتکان تو بروقت طلوع چندرمان
کے اشٹمی کا ہونا ضرور جانا سپتمی کے بیدہ پر نگاہ نہین رکھتے نندن سوا بین کا اوتار اور وار جیت
سدی نومی کو اور نہی باون اوتار بھادون سدی دوادشی کو اور سری نرسنگھ جی کا ظہور بیساکھ
سدی چتردشی کو ہوا اسو رام نومی و نرسنگھ چتردشی مین تو بیدہ اشٹمی و تریودشی کا حسب قاعدہ بیدہ
ایکادشی کے ماننا چاہیے لیکن باون دوادشی مین ایکادشی کے بیدہ پر خیال ضرور نہین کیونکہ
کہ ایکادشی بھی بشنوی تاریخ ہے اور دوادشی بھی اور ایک جگہ ایسا دیکھنے مین آیا کہ اگر اوس پانزدہ
روز مین ایکادشی گھٹ جاوے اور ایکادشی کا برت دوادشی کو ہو تو دوسرے روز برت باون دوادشی کا
سمجھکر اوتسو باون دوادشی کا کر لیا جاوے آئین فقرۂ اخیر کے اوپر سب سنپردا ایک ادر بھی متفق
کر لیتے ہین اور واضح ہو کہ سری سنپرداوالے رام نومی کے برت مین سنگھ کا سورج مقدم مانتے ہین
اور چیت مین اگر سنگھ کا سورج نہ ہو تو بیساکھ مین برت کرتے ہین چیت سدی نومی کو
سیتا مہارانی کا اور بھادون سدی اشٹمی کو رادھکا مہارانی کا جنم اوتسو ہوتا ہے اونکی جنم
اوتسو و انت چودس وغیرہ برت مین بیدہ ماننے کا حسب قاعدہ مقررہ اپنی سنپردا کے
دستور ہے بعض اشخاص تو بھگوت اور مہارانی جی کے یوم اوتار کو برت مانتے ہین اور حسب قاعدہ

برت ایکادشی کو نرجل اوپاس کرتے ہین اور بعض بھگوت اوپاسک اوتسو بھیکر اوتساہ مثل جنم وسالگرہ کے کرتے ہین اور بعد ہولینے وقت جنم کے پنچ امرت لیکر اور سب طرح کی اطعمہ لطیف حسب مقدور خود بھگوت کے آرپن کرکے بھوجن کرلیتے ہین اور جو لوگ بروز جنم اشٹمی بہ گفتگو کرتے ہین کہ بعد نصف شب کی بھوجن کا کرنا منع ہے اونکو یہ جواب دیتے ہین کہ وہ رات نہین کوٹمان کوٹ روز روشن پر اوسکو شرف ہے اور یہ بھاو اونکا صحیح و درست ہے جنم اوتسو کا حال جو کچھ اوپاسک اور بھگت جن کرتے ہین تحریر نہین ہوسکتا کہ انکو اپنے بھاؤ اور بھگتی کے تعلق ہے چند اشخاص کا ایسا بھاو دیکھنے مین آیا کہ پسر یا نبیرہ کے جنم یا شادی مین اگر ایک روپیہ خرچ کیا تو بھگوت کے جنم اوتسو مین اوس سے دہ چند اوتسو کیا اور وہ دھوم دھام اور خوشی کری کہ خواہ نخواہ بھگوت چرتر مین طبیعت رجوع ہو جو لوگ کہ ایکادشی نیم کے ساتھہ کرتے ہین اونکا یہ دستور ہے کہ نومی کے روز ایک وقت ہوش آینہ مثل چاول و مونگ و جو گندم و کھنڈ و روغن زرد وغیرہ کے کھاتے ہین اور دسمی کے روز ایک وقت پھل اہار اور ایکادشی کو نرجل برت کرتے ہین بروز برت صبح سے بھگوت بھجن مین مصروفیت واجب ہے دوسری طرف توجہ نہو وہ گواہی اور منصفی راہ چلنا شطرنج گنجفہ وغیرہ کا کھیلنا دن کا سونا استری و تصویرات کا دیکھنا و دیگر ممنوعات مثل پان و سرمہ وغیرہ کہ مفصل ایکادشی مہاتم مین مندرج ہین اور بسبب طوالت لکھنا فضول سمجھا متروک و ممنوع ہین غصہ و دروغ گوئی وغیرہ دیگر ممنوعات کا ذکر ہی ضرور نہین کہ ہر حالت مین اونکی ممانعت ہے رات کے وقت جاگرن کرنا واجبات سے ہے اور اگر بسبب سماج بھگوت کیرتن اور بھگوت بھگتون کا میسر نہو سکے تو خود تنہا بھگوت بھجن مین بیدار رہے دوادشی[۱۲] کے روز بعد فراغت بھجن پوجن روزمرہ کے ہر بھگتون اور براہمنون کو بقدر استطاعت بھگوت پرشاد بھوجن کراکر اور جو مقدور ظروف اور نقد و جنس دان کا ہو دیکر اور ثمرہ اوس برت وغیرہ کا بھگوت ارپن کرکے تب خود بھوجن کرے پارنا یعنی افطار دوادشی[۱۲] میں واجب ہے اور جس روز کہ بلحاظ بیدہ کے دوادشی[۱۲] کو برت ہوگا تو پارنا ترئودشی[۱۳] مین خود بخود لازم آویگا اور واضح ہو کہ دوادشی[۱۲] شکل پچھہ اساڑہ و بھادون و کاتک مین بیش بیش[۲۰] گھڑی[۲۰] انرادھا و سرون و ریوتی نچھترون کے درباب پارنا متروک ہین اگر اون بیس[۲۰] گھڑی مین پارنا کرے تو بارہ برت ایکادشیون کا پھل جاتا رہتا ہے اگرچہ شرح ممانعت بیس بیس[۲۰] گھڑی مذکورہ کی چند

قسم پر لکھی ہین لیکن اتفاق اکثرونکا بشہادت کاملہ اس بات پر ہے کہ ابتدا و انتہا نچھتر کی بیس گھڑی
اول مین شروع نچھتر سے دوسرے دن نچھتر کی بیس ۲۰ درمیانہ مین اور ریوتی نچھتر کے اخیر بیس گھڑی
مین پارنا منع ہے اون بیس گھڑی کے اول آخر مین کبھی کر لیوے اور یہ بھی معلوم رہے کہ اگر
نرجل برت نہو سکے یا بسبب نقاہت و بیطاقتی کے بھگوت بھجن مین خلل آوے تو اوس حالت مین
اسقدر پھل اہار اور دودھ یا جل کا لینا واجب ہے کہ طاقت جاگرن اور بھگوت بھجن کی بنی رہے اور
اگر بروز ایکادشی برت کے طبیعت بیمار ہو جاوے تو مونگ اور گندم کا بھوجن کر لینا ممنوع نہین ان
قواعد اور بھگوت پریت سے جو برت کرتے ہین اونکی گت اور سدگت مین کیا مقام شک ہے اور
چونکہ حال ایکادشی جنم اور پھل اور سبب سدگت ہونیکا برتون سے ایکادشی مہاتم وغیرہ مین مندرج
ہے اسواسطے بیان نکیا اور ضروری بات درج کر دی اب ہمارے برت کا حال سنیے کہ محبت تو اسقدر
ہے کہ کبھی یاد نہین رہتا اور اگر یاد آگیا تو دہمی سے فکر پڑی یعنی رات کے وقت خوب شکم سیر ہو کر کھایا
اور یہ صلاح ہوئی کہ صبح کو کیا کیا پھل اہار ہوگا جب صبح ہوئی تو طیاری پھل اہار کی شروع ہوئی اور
قبل از دوپہر واسطے کھانے کے بیٹھ گئے اور اسقدر کھایا کہ دوادشی کے روز بھی کبھی نکھایا ہوگا اور بعد ازان
آدہی پلنگ پر آرام فرمایا اور چونکہ خضرات و کوٹو و سنگھاڑہ و ترکاری یا پیڑا یا حلوا اور مٹھائی خشک و ثقیل
کھایا گیا تھا اسواسطے چند دفعہ پانی پیا کہ پیٹ پھول گیا اور چارپائی پر لوٹتے رہے نہ تو وہ کھانا ہضم نہین
ہوا تھا کہ بعد شام میوہ جات یاد آگئی اور اوسیوقت منگا کر کھائے بعد ازان رات ہوئی اور دودھ یا پیڑا
آیا [illegible] اور ایسے چراغ پائون ہو کر چارپائی پر گرے کہ ایک لحظہ نہ بیٹھ سکے بلکہ تمام رات مثل [illegible]
کے [illegible] روز چار گھڑی دن چڑھے خبر ہوئی اور بھجن وغیرہ کا تو کیا ذکر تھا بلکہ ممکن نہین کہ ایکدفعہ
[illegible] نام زبان تک آیا ہو واہ واہ یہ تو برت و بھجن اور اوسپر ارادہ سدگت اور بھگوت دہام
[illegible] ایسے جنم اور ضمیر اور بد اعتقادی پر [illegible] پاپی اب بھی سمجھ اور ذرا خیال کر کہ بھگوت
چرنون سے کبھی [illegible] اگر اس سماج مین مستقل ہو جاوے تو تیرا اودھار مین کیا شک
و شبہ ہے کہ موسم برسات مین [illegible] ساون کا مہینا آیا تو پریا پریتم کو اومنگ جھولا جھولنے کی ہوئی
[illegible] سب سکھیون کے [illegible] واسطے اس سماج کے قرار پایا جسکے ہر چہار طرف مین
سرو اور درخت کلپ برچھ و تمال و کدمب و پاڑل و مولسری و چنپا وغیرہ پر بیل چھائی ہوئی خوشنما

پھول موسم وبلا موسم واسطے بھگوت سیوا کے شگفتہ تھے جا بجا جاری گھٹا آمدی ہوئی بادلون کی گرج آہستہ
آہستہ مین کبھی کبھی بجلی کی چمک طاؤس و سارس و کوکلا و چکور وغیرہ پرندون کی آواز دلکش
ہوا سرد آہستہ و خوشبودار غرض واسطے خوشنودی کشور کشوری کے وہ بہار ایسا سوبھایمان و
فرحت انگیز ہوا کہ خواہ مخواہ تعشق و سرنگار و محبت پریم ہر ایک جگہ سے نمایان ہوتا تھا وہان
ایک کلپ برچھ کے درخت مین سکھیون نے ابریشم و منقش وغیرہ ڈور کا جھولا ڈالا اور اوس
سنگھاسن مرصع و منقش بجواہرات ڈالکر مخمل و کمخاب زردوزی کے فرش اور موتی کے جھالرون
جھالرون سے آراستہ کیا اوسمین پیا پریتم براجمان ہوئے اور ایک طرف چندراولی وللتا و بساکھا
و شیاما و سری متی اور دوسری طرف و صنیا و شیب و پدما و بھدرا اور باقی سکھی پکھاوج و دف
و بینا و بانسری و کرنای و جھانجھ وغیرہ ساز و سامان راگ کا درست کرکے واسطے جھولانے اور
گانے کے کھڑی ہوئین راگ ملار شروع کرکے پیا پریتم کو جھولانے لگین اور دوسا اور [illegible]
کر جھانی و پاربتی و اندرانی وغیرہ نقش بدیوار ہوگئین اور سب راگ راگنی مجسم حاضر تھین اوس
کی سوبھا و سرنگار و سامان و بہار و ہنسی و قہقہہ و آنند کا کس سے بیان ہوسکتا ہے تمام [illegible]
بہاٹ پریم آنند و منگل کا دینے والا ہو رہا تھا اور ہر ایک سکھی [illegible]
کیسی شوبھا پایا مین گوپیون بر بھانڈ ناچتے ہین موہنی روپ ہر ایک کے گورے مکھ چندر مان پر
زلفین مسلسل و پیچدار چھوٹی ہوئی ماتھے پر ٹیکا و بندی اور [illegible] کانون مین کرن پھول
اور [illegible] و چنپا کلی و ہیکل وغیرہ گلے مین [illegible]
انگوٹھی چھلا آرسی دوپٹہ اور لہنگا سرخ و سبز گلناری و دھانی و نافرمانی وغیرہ رنگون کے موافق
اپنے اپنے روپ و رنگ کے متفرق پہنے ہوئے [illegible] پاؤن مین پازیب و جھانجھن و بچھوہ
و بگ پھول اون سب سکھیون کے سماج مین نٹ ناگر برج چند مہاراج کی کیسی سوبھا ہے کہ جسطرح
گوپیون خوب مجسم مین سرنگار براجمان ہو [illegible] زرق و برق لباس کی اسقدر دلکش
و دلربا ہے کہ سب سکھی مکھ چندرمان کی چکور ہو رہی ہین ایک ہاتھ کشوری جی کے گلے مین ہے اور
دوسرے ہاتھ سے زلفین جو بسبب ہوا کی برہم ہوگئین تھین آراستہ کرتی ہین کبھی چندراولی وللتا جی
سے [illegible] چھیڑ چھاڑ ہے اور کبھی [illegible] راگ [illegible]

اور کبھی بکھیمان سندنی سر ہنسی و بوس کنار زیادہ ازین قاعدہ غلامی نے رخصت تحریر کی نہ دی کتھا

अंबरीष راجہ انبرلیش چکروتی پرم بھگت ہوئے کہ جنکے گن اکثر پورانون نے کیرتن کیے ہین واقعی
ایسے ہوئے کہ کوئی راجہ کم ہوا ہوگا اور جگ اسقدر کیے کہ لکھنا پر شمار پہونچی باوجودیکہ سب سکھ اسقدر
حاصل تھے کہ اندر وغیرہ کو بھی بمشکل حاصل ہون لیکن کبھی اونمین دل نہ لگایا بھگوت سیوا پوجا مین
اسقدر اعتقاد و پریم تھا کہ سب کینکرج یعنی خدمتگاری و غلامی بھگوت کی اپنے ہاتھ سے کرتے تھے
निःकाम
کسی سامان بھگوت پوجا کی تیاری مین ملازم و خدمتگار کو دخل نہ تھا ایکادشی برت کے جو احکام شاسترونمین
مندرج ہین اونکی تعمیل راجہ موصوف نے ایسی کری کہ نہایت درجہ کو پہونچا دیا بعد نیم و سنجم نوٹی دسمی کے
ایکادشی برت کرکے جاگرن کیا کرتے اور بروز دوادشی سب قسم نقد اور جنس کی اور چند کروڑ گودان
पारणा
کرکے اور براہمنون کو سب قسم کے بھوجن پرشاد جیمواکر تب خود پارنا کرتے ایک دفعہ دُرباسا رکھیشر وارد ہوئے
افطار
راجہ نے بعد ادای مراتب تعظیم و ڈنڈوت واسطے بھوجن کے عرض کیا دُرباسا جی نے فرمایا کہ اشنان کر آوین
چنانچہ واسطے اشنان کے روانہ ہوئے اتفاقاً اوس روز دوادشی دو گھڑی تھی راجہ کو واسطے پارنا برت
کے اضطراب ہوا اور بصلاح براہمنان کے نارائن کا چرن امرت پان کرلیا جب دُرباسا جی آگئے اور یہ
حال سُنا تو آتش غضب و غصہ سے مشتعل ہوکر مستعد بہ ہلاک راجہ کے ہوئے اور اپنی جٹا سے
کال کرتیا نامی آتش سوزان ایسی ظاہر کری کہ واسطے جلانے راجہ کے دوڑی بھگوت کہ ہر وقت
اپنے بھگتون کی حفاظت و رچھا مین مستعد و ہوشیار رہتے ہین برداشت خود بینی دُرباسا کی نہ کرکے
اور چکر سدرشن کو حکم دیا اوسنے اول تو کال کرتیا کی خبر لی کہ خاک سیاہ کردیا اور پھر واسطے خدمت
कालकृत्या
دُرباسا رکھیشر کے قصد کیا دُرباسا جی بخوف جان وہان سے بھاگ نکلے اور چکر سدرشن پیچھے ہوا
تمام روی زمین اور برہم لوک اور کیلاس وغیرہ مین سب لوکپال و دیوتاؤن وغیرہ کی منت
خوشامد کرتے پھرے مگر کسی کو تاب و طاقت اونکی حفاظت اور رچھا کی نہ ہوئی اور فی الحقیقت ایسا
کون ہے کہ بھگوت بھگت دروہی کو رکھ سکے آخر مین سری نارائن بیکنٹھ نواس کے پاس گئے
निवास
اور وہان سے یہ جواب پایا کہ اگرچہ مین تمہاری رچھا کرسکتا ہون لیکن خیال کرنا چاہیے کہ جو میرے
بھگت سب سکھ چھوڑکر میرے سرن ہوئے ہین اور مجھ سے سوای اور کچھ آسرہ اونکو نہین تو کسطرح اونکی
بیعزتی کو گوارا کرکے تمہاری حفاظت کرون اسواسطے تم راجہ انبرلیش کے پاس جاکر اپنی خطا

معاف کرا دیئے سنکر دُرباساجی مایوس ہوگئے اور راجہ کی خدمت مین آئے وہ سو ڈنڈوت کری اور ...
پوکارے راجہ نے از راہ دیا و رحم چکر سدرشن کو بعد منت سماجت کے سرد کر کے دُرباساجی کا اعزاز و اکرام ...
کیا کیسب وہ کھانا بھول گئے واضح ہو کہ دُرباساجی ایک سال تک حیران و سرگردان پھراکئے لیکن راجہ ...
ایک جگہ کھڑا رہا اور افسوس تکلیف دُرباساجی کا کرتا رہا فی الحقیقت بھگوت بھگتون کو کسی سے ساتھ
سا نہین ہوتا کہ اونکے نزدیک بھگت بھگوت روپ ہے یا بھگوت بھگت نہ ... راجہ نے
دُرباساجی کو اشنان کرا کے ورد بھوجن کہ اونکے واسطے طیار کرایا تھا اور باوجود گذر جانے
ایک سال کے بدستور تازہ گرم تھا جیموایا اور پھر آپ بھوجن کیا دُرباسا پاؤن پڑتا و بردباشت
راجہ اور بھگت تھا اور کرپالتا بھگوت کی نسبت اپنے بھگتون کی دیکھکر ازبس خوش ہوئے
اور بھگوت بھگتون کی مہما و تعریف بیان کرتے ہوئے اپنے آشرم مین آئے اس کتھا مین ایک
اعتراض یہ پیدا ہوا کہ بھگوت نے جابجا وعدہ و اقرار کیا ہے کہ کوئی پاپی کیسا ہی ... ہو کر میری
سرن آوے فی الفور اوسکو ابھی یعنی بیخوف کر دیتا ہون اور سب بھگوت اوپاشکان بلکہ جملہ دیوتاؤن
کی اوپاشنا کا انجام و سدہانت سرناگتی ہے اب جو دُرباساجی بھگوت سرن گئے اور بھگوت نے
حفاظت نہ کری تو اوس وعدہ مین بڑا اختلاف ہوا سو واضح ہو کہ اول تو اس اعتراض کا دفعیہ خود
بھگوت نے بروقت جواب دینے کے دُرباساجی کو کر دیا ہے کہ اوپر تحریر ہوا علاوہ ازان بھگوت
نے فرمایا ہے کہ سب گناہ معاف کر سکتا ہون لیکن سوای دو گناہون کے ایک وہ کہ جو میرے
بھگتون کا گناہ کرے جیسا دُرباساجی سے ظہور مین آیا دوم جو میرے نام کا گنہگار ہو یعنی اوس ارادہ
سے گناہ کرے کہ بعد اوس گناہ کے نام یا منتر جپ کر پاک صاف ہو جاوینگے سو جس حالت مین کہ بھگوت
کا وعدہ مستقل یہ ہو کہ بھگتون کے گنہگار کے گناہ مجھ سے معاف نہین ہونگے تو کب اوس وعدہ کے
خلاف ہوا قطع نظر ازان اگر غور ہوتا ہے تو سرناگتی مین بھی کچھ خلاف وعدگی بھگوت سے نہین ہوئی
کسواسطے کہ دُرباساجی واسطے حفاظت جان کے بھگوت سرن ہوگئے تھے سو جان سلامت رہی
اگر اونکی جان کو خلل ہوتا تب گنجایش اعتراض کی تھی اور یہ بھی واضح ہو کہ دُرباساجی پر کچھ
راجہ انبریش کو غصہ نہین آیا تھا بلکہ بھگوت کا غصہ تھا کہ چکر سدرشن کو اجازت سزا کی دی تھی
یہ پتا بیچ سرناگتی کو ہوا کہ دُرباساجی سلامت رہے ورنہ کہا اوس مالک کا ... کیا ...

اور اصل باعث اس چیز کا یہ ہے کہ بھگوت اپنے بھگتون کے سبب گناہون پر مطلق خیال نہین کرتا
لیکن ایک غرور پر فوراً نگاہ ہوتی ہے کسواسطے کہ غرور سے بھجن اور بھگوت سیوا مین خلل عظیم
واقع ہوتے ہین اوراسیواسطے اپنے بھگت کے غرور کو دور کر دیتے ہین کہ کڑور مار کنڈی و
نارد وغیرہ کی کتھا شاہد اس بات کے ہین سو دُرباساجی کو غرور اپنی سِدھتا اور بزرگی کا ہوا تھا
کہ واسطے امتحان راجہ کو تشریف لیگئے تھے اسواسطے بھگوت نے راجہ کی ہی سرن بھیجکر غرور درباسا
جی کا دور کرادیا اس چیز سے ایک ہدایت بھگوت کی اور یہ ہے کہ جب بھگوت نے درباساجی کو
صاف جواب دیا تو درباساجی نے غصہ ہو کر بھگوت کو سراپ دیا اور اوسکے سبب سے دس دفعہ
بھگوت کو اوتار دھارن کرنا پڑا ہدایت اسمین یہ ہوئی کہ جس حالت مین بگناہ عدم پناہ دہی
مجہ مالک اور قادر کو دس دفعہ دنیہ قبول کرنا پڑا دیگر اشخاص اگر سرن آئے کو پناہ نہ دینگے
تو نہ معلوم انکا کیا حال ہوگا جب یہ حال بھگتی راجہ اور کرپالتا بھگوت کا مشہور عالم ہوا تو ایک راجہ کی
دختر نے کہ بھگوت بھگت تھی درخواست اپنی شادی کی راجہ انبریش سے کری راجہ نے جواب دیا کہ
مجکو بھگوت سیوا سے فرصت نہین اور نہ استری کی خواہش ہے دختر مذکور زیادہ تر شائق ہو گئی اور
پھر پیغام بھیجا آخر جذبہ شوق اوس دختر نے راجہ کے دل پر اثر کیا اور شادی قبول کری لیکن راجہ خود
نگئے اور اپنی شمشیر سلاح ۱۲ بھیجدی اوسکے ساتھ رسمیات شادی کی ادا ہوئی جب وہ آئی تو راجہ نے ایک محلسرا
اوسکے واسطے جدا مقرر کردی ایک رات وہ رانی واسطے دیکھنے مکان پوجا راجہ کے گئی ہنوز راجہ
بیدار نہین ہوئے تھے رانی نے جاروب کشی مندر کی کرکے اور جل شدہ لاکر سب سامان پوجا کا طیار
کردیا اور چلی آئی راجہ جب واسطے پوجا کے آئے تو سب سامان درست پایا اور متعجب ہوئے جب چند روز تک
ایسا ہی اتفاق ہوا تو ایک رات راجہ بیدار رہے اور جب رانی آئی تو پوچھا کہ تو کون ہے جو میری سیوا میں
چوری کرتی ہے اوسنے جواب دیا کہ کنیز حضور کی ہون راجہ نے اوسکی بھگتی دیکھکر فرمایا کہ علیحدہ بھگوت سیوا
کیا کرو سو اوسنے ایسے پریم سے سیوا پوجا کری کہ بھگوت و راجہ دونون خوشنود ہو گئے اور مفصل
ذکر اس رانی کا پریم نشٹھا مین لکھا جاویگا دیگر رانیون نے جب دیکھا کہ راجہ بسبب بھگوت
سیوا کے راضی ہوتا ہے تو سب نے کمال پریم اور بھگتی سے بھگوت سیوا اختیار کی اور راجہ
سب کے مکان پر جانے لگے باشندگان شہر کو بھی یہ بات ثابت ہوئی کہ راجہ جسکے گھر بھگوت سیوا

پوجا ہوتی ہی آیا کرتا ہی اسواسطے تمام شہر مین سیوا پوجا کا رواج ہوگیا اور اسقدر بھگتی اور پریم کی افزایش ہوئی کہ تمام شہر بھگوت پراین ہوا یعنی جب راجہ بھگوت دھام کو جانے لگے تو تمام باشندگان اپنی راجدھانی یعنی شہر اجودھیا کو اپنے ساتھہ لیگئے اور سب اوس درجہ کو پہونچے کہ جوگی جن اپنیک جنم تک محنت شاق اوٹھاکر جہان نہین پہونچتے ٭ کتھا رکمانگد راجہ رکمانگد کی کتھا رُक्मांगद

پورانون مین اور بالخاص ایکادشی مہاتم مین مفصل مندرج ہے انکا ایک باغ نہایت اچھا سرسبز وشاداب تھا کہ جسکی پھولون کی خوشبو سے دیوتاؤن کی استری خوشنود ہوکر واسطے سیر کے آتی تھین ایک روز اونمین سے کسی کی پاؤنمین بادنجان کا کانٹا لگ گیا اور وہ بسبب پاپ کی اوس خار کے ہمراہیان کے ساتھہ پرواز نہ کرسکی دختر مالی سے کہا کہ اگر کسی نے ایکادشی برت کیا ہو تو اوسکا ثواب مجکو دلادے تاکہ بدولت اوسکے گناہ سے پاک ہوکر سرگ لوک کو جاؤن اس حال کی خبر راجہ موصوف کو پہونچی اور باغ مین آئی دیوانگنا سے کہا کہ اس شہر مین کوئی ایکادشی برت کا نام بھی نہین جانتا تو ثواب کس سے دلادین اوسنے جواب دیا کہ ایک عورت نے نادانستہ برت کیا ہی اوسکا ثواب دلادو راجہ نے شہر مین منادی کرائی اور دریافت ہوا کہ ایک ساہوکار نے اپنی کنیز کو کسی قصور پر زدوکوب کیا تہ وہ تشنہ و گرسنہ پڑی رہی اور بسبب شدت ضرب رات کو جاگتی رہی کہ برت مع جاگرن ہوگیا چنانچہ وہ کنیز آئی اور اوس برت کا ثواب کا دان اوس دیوانگنا کو دیا کہ وہ شادان و فرحان اوسیوقت سرگ لوک کو روانہ ہوئی راجہ نے جو پرتاپ اوس برت کا دیکھا تو تمام اپنے شہر اور ملک مین حکم دیا کہ اگر کوئی ایکادشی برت نہ کریگا تو قتل کیا جاویگا سب نے بسر وچشم منظور کیا اور ایسا رواج برت و جاگرن اور بھگوت بھگتی کا راجہ کے قلمرو مین ہوا کہ سب پرم پد کے ادھکاری ہوکر بھگوت دھام کو پہونچے راجہ موصوف کی دختر کا اعتقاد اوس برت و بھگوت بھگتی مین سُنیے کہ بروز ایکادشی شوہر اوسکا آگیا لوگوت کو برت کرتا دیکھکر تمام روز تشنہ و گرسنہ رہا رات کے وقت شدت گرسنگی سے درخواست کچھہ طعام کی اپنی استری سے کی اوسنے کچھہ ندیا کہ پرتاپ برت اور بھگتی سے واقف تھی وہ شخص دو چار گھڑی بعد مرگیا اور بھگوت روپ دھارن کرکر پرم دھام کو پہونچا اوسکی استری قطع نظر از غم و الم کمال خوش و خرم ہوئی اور اپنے شوہر کی تعریف وثنا کرتی ہوئی اوسی لوک مین پہونچی ناظرین کو واضح ہو کہ اس قسم کی کتھا صدہا ہین ایکادشی و جنم اشٹمی و رام نومی مہاتم کو پڑھ سُن لیوین ٭

نشٹھا دوازدہم در مہما مہا پرشاد مشتمل بر کتھا چار بھگت

दया गीव — महा प्रसाद

سری رگھنندن سوامین کی چرن کملون کی جنبو پھل ریکھا کو ڈنڈوت کرکے ہیر گریو اوتار کو ڈنڈوت کرتا ہون کہ کامرو ٹیس مین واسطے سہای دیوتاؤن اور قتل دشٹون کی دھارن کیا گیتا جی مین بھگوت نے فرمایا ہے کہ جو کچھ کرے جو کھاوے جو جاپ کرے جو دیوے جو تپ کرے سب میرے ارپن کر کہ نیک و بد کرمون کی بندھن سے چھوٹ جاویگا درینصورت لازم آیا کہ جو کچھ کھانا پینا اسباب وغیرہ لوٹیا رہو وہ سب اول بھگوت ارپن کرکے تب اپنے صرف مین لاوے کہ بھگوت وہ ارپن کیا ہوا بھگت کا قبول کرتے ہین چنانچہ گیتا جی مین بھگوت نے فرمایا ہے کہ پتر پشپ پھل جل جو چیز بھگتی سے مجھکو بھینٹ کرتے ہین خوش ہو کر کھاتا ہون بھگوت پرشاد

जल फल पुष्प पत्र

کے کھانے سے علاوہ از بجا آوری احکام شاستر کے یہ فائدہ عظیم کستمد ہے کہ بہت جلد صفائی قلب کو ہو کر بھگوت چرنون مین پریت ہو جاتی ہے اور پورانون مین لکھا ہے کہ ہزار ایکادشی اور نرجلا دوادشی کا پھل ایک ریزہ بھگوت پرشاد کی سولھوین حصہ مہاتم کو نہین پہونچتا گرڑ پوران مین بھگوت کا حکم ہے کہ جو بھگوت پرشاد کرکے بھوجن کرتے ہین اونکے سب دلی مرضونکا ناس ہو جاتا ہے اور پوتر ہوتے ہین پھر لکھا ہے کہ جو کوئی اشیای خوردنی و نوشیدنی میرا پرشاد کرکے کھاتے پیتے ہین وہ میرے نزدیک پہونچتے ہین بھاگوت کا حکم ہے کہ جو شخص بدون بھگوت بھوگ لگائے کھاتے پیتے ہین تو غذا اونکی مثل غذای خوک و سگ کے ہے اور پانی مثل خون اور ایسا ہی قول بشن پوران کا ہے کہ بدون بھگوت ارپن کے کوئی شے چہ خوردنی و نوشیدنی و چہ دیگر ملبوسات وغیرہ اپنے کام مین نہ لاوے اور بظاہر بھگوت کے ارپن کرنے سے کچھ خرچ بھی نہین ہوتا نہ اوس شے مین نقصان آتا ہے صرف اسقدر بات ہے کہ جسوقت سوئی کھانے کو بیٹھے تو بھگوت کا تصور کرکے بھگوت ارپن کر دیا اور اسقدر اور بھی خیال کر لیا کہ بھگوت نے اوس کھانے پانی کو بھوگ لگایا بعدہ بھوجن کر لیا اوسیطرح تمامی اشیای جب طیار ہو کر آوین بھگوت بھینٹ کیا کرے اگر بھگوت مورتی نہو تو تصور مین بھگوت ارپن کرکے اپنے صرف مین لاوے اور اگر کہین ایسا اتفاق ہو کہ قبل از بھگوت ارپن کیے کسی نے سہوًا کچھ کھا لیا ہے تو [illegible] ایسا تصور واجب ہے کہ بھگوت نے کچھ اقسام خوردنی جو بھوگ لگائے ہین اوسمین کا یہ کھاتا ہے لیکن [illegible] کر لینا بھگوت روپ کا اور کچھ بھوجن کرانا مطلقہ تصور سے کا بہت ضروری ہے کہ بلا اوسکے

[illegible]

بصورت یعنی چرن آمرت کی انبریش کو دُکھ دیا تھا اونکا کیا حال ہوا اور دروپدی کی کتھا مین لکھا جاویگا کہ
بوقت بن باس راجہ جدہشٹر کو سورج نے ایک ٹوکنی عنایت فرمائی خاصہ اوسکا یہ تھا کہ ہر روز جبتک
دروپدی بھوجن نہ کرتی تب تک طعمہ مطلوبہ لا انتہا پیدا ہوتا ایک روز دُرباسا جی بعد طعام کرنیے دروپدیکے
تشریف لائی راجہ جدہشٹر کو تشویش ہوئی سری کرشن مہاراج تشریف لاٰئے اور ایک برگ شاک کا ٹوکنی مین سے
تلاش کرکے کھا گئی اوسکا یہ پرتاپ ہوا کہ دُرباسا جی مع دس ہزار اپنے چیلون کے ایسے شکم سیر ہوئی کہ بیہوش
ہوکر بھاگ گئی غور کرنا چاہیے کہ بھگوت بلا کھانی شاک کو دُرباسا کو شکم سیر نہین کرسکتے تھے بلکہ کرسکتے تھے
استبداد کرکے شاک کھانیکا صرف یہ مطلب تھا کہ بھگوت اپنے مہاپرشاد کا پرتاپ دکھاتے ہین کہ جو کچھ
ہیر ارپن ہوتا ہی وہ ایسا انیت ہوجاتا ہی کہ جیسا مین ہون اور جب انت ہوا تو کرورون کو شکم سیر
کرسکتا ہی دروپدی نے پہلے جنم مین چھوٹا سا کپڑا ایک رکھیشر کو براہ بھگوت دیا تھا وہ ایسا انت ہوا کہ دوسان
کھینچتا ہوا ہار گیا قطرہ دریا مین ڈالنے سے دریا ہوجاتا ہی اسیطرح انت کو جو چیز ارپن کیجاوے انت
ہوجاتی ہی اور جب کہ انت ہوئی تو ممکن نہین کہ اوسکے کھانے پینے سے صفائی قلب نہو اور اس بات کو
یہ تشریح لکھا جاتا ہی یعنی دستور ہی کہ ہریک چیز پاک و صاف دوسری چیز ناپاک کو پاک اور صاف کردیتی ہی
بہ تمثیل آتش و آب و ہوا کے بخوبی تصدیق ہوتی ہی اسیطرح وہ کھانا اور پانی جسوقت بھگوت پرم شدھ
و صاف کو پہونچا تو اوسیوقت شدھ اور پاک ہوگیا اور شدھ اور پاک اطعمہ و اشربہ کو جب شخص سالک
نے کھایا پیا تو اوس سالک کو بھی شدھ و صاف و انت کردیا اعتقاد شرط ہی مشہور و معروف ہی کہ فقرا
کامل فوراً چلتے اکثر اشخاص گنہگار و ناپاک کو ایک لحظہ مین اپنا اور شش کھلا کر یا بدن سے بدن ملاکر اپنا سا صاف
اور گواہون سے پاک کردیا سبب اسکا صرف یہی ہی کہ وہ فقیر پاک اور صاف تھا اپنی صفائی سے دوسرے کا
میل دل کا لحظہ مین دور کردیا حاصل کلام کا یہ ہی کہ ہرگز بلا بھگوت ارپن کیے کوئی چیز اپنے صرف مین
نہ لاوے اور یہ بھی تجربہ ہوچکا کہ کچھ مشکل امر نہین ایک باتون کی بات اور دل مین تصور کرلینا ہی صرف
کم نصیبی ہم لوگون کی اور کلجگ کا پرتاپ ہی کہ یہ تھوڑی سی بات نہین ہوسکتی افسوس کہ اس دل کمبخت
نے کیسی صحبت خراب کیا اور اسی ناکار نالائق کے بدولت اس نوبت کو پہونچا ہون کہ لا انتہا طرح طرح
کے جنم لیکر انواع عقوبت مین گرفتار ہون لیکن اب میرا بھی خوب داؤ لگا ہی کہ شری رگھنندن سوامی اپنی
کے چرن کملون کی پناہ ملگئی ہے دیکھونگا کہ اس دل مردود کی زبردستی پیشرفت ہوتی ہی یا ہیرے

سوامین کی برو تپت پاون وہین تبل کی ای دل اگر تیری نالایقی پر نگاہ کرون تو ہرگز اس قابل نہین
کہ تیری بھلائی کے واسطے پیروی کی جاوی لیکن چونکہ تو ہر وقت میری پاس رہتا ہی اسواسطے ہدایت
کرتا ہون کہ اس روپ انوپ کا چنتون کیا کر تاکہ مقبول ہر دو جہان کا ہووی وہ دسرتھ مہاراج اودھراج
کا مندر پرم سندر ہی اور در و دیوار زمین و سقف وغیرہ طلائی و نقرئی و ہیرا لعل سبزہ وغیرہ جواہرات
سی جابجا منقش اوسمین چارون بھائی گویا چارون بکت خواہ چارون پھل خواہ چارون بیوہ
خواہ چارون اوپاسنا یعنی نام دھام لیلا روپ مجسم اپنی کھیل اور بال چرترون سی سب ماتا و دسرتھ
مہاراج کو پرانند مین پورن کرتے ہین کبھی تو ماتا کے ساتھ کسی کھلونہ مانگنے کی ہٹ کرتی اور کبھی دسرتھ
مہاراج کے ساتھ گھوڑی پر چڑھجاتی اور تیر و کمان منگا دیتی کبھی نقش و نگار دیوارون کا دیکھ خوش
ہوتی ہین اور ماتا سی پوچھتے ہین کہ یہ کیا ہین اور کبھی جواہرات مین اپنی چہرہ کا عکس دیکھ دریافت فرماتی ہین
کہ یہ کیسے لڑکی ہین کبھی ٹھاکر کھیلتے پھرتے ہین اور پرندگان کو جمع کر کے کھلاتے ہین کبھی اونکی پکڑنے کو
دوڑتی ہین اور بروقت اوڑجانی کے ماتا سی استدعا ہی کہ تو پکڑ کر لادی کبھی چارون بھائی ہمہ گر کا ہاتھ
پکڑ ناچتی ہین اور کبھی چندرمان کو بوقت شب دیکھکر ماتا سی کہتے ہین کہ ہمکو بھی ایسا ہی منگا دی غرض وہ
لیلا چرتر پریم سنوہر ہین کہ پچھا دیئو آدک دیکھکر کبھی تو پرم آنند مین مگن ہوتے ہین اور کبھی
مایا کے جال مین پھنس جاتی ہین مکھ کی سوبھا چارون بھائیون کی وہ ہی کہ جسکو دیکھکر آنند کو بھی
آنند ہوتا ہے اور سوبھا سرنگار وغیرہ تمامی تمثیلات تصدق فرق مبارک کر ہوکر بیدا رہو جاتی ہین
زردوزی کام اور گوٹہ پٹھہ و جواہرات سی مغرق ٹوپی سر پر گھونگھروالی زلفین چھوٹی ہوئین ٹھٹھی پر
گوروچن کا تلک کانون مین چھوٹے چھوٹے کنڈل اور جھومکہ بلاق کہ جسمین موتی لٹکتا ہی پہنی ہوئی
تابندہ رخسارون پر واسطے بچانی نظر کے چھوٹا سا نقطہ سیاہی کا لگا ہوا گلے مین کنٹھی و کٹھلا جڑاؤ
و ناخن شیر جھلکتی سو بھیت ہاتھون مین بازو بند پہونچی کڑے چرن کملون مین گھونگرو و جھانجھن جسم
نازنینون مین زرو سبز دھانی سرخ کورتہ بار یک کوشلیا کیکئی سومترا وغیرہ ماتا بال چرترون کو دیکھتی
ہوئی آنند مین محو و مستغرق اور اپنی بھاگ کی بڑائی کرتی ہوئی ہر چہار طرف براجمان اور خانہ نادیشنی
بھی موجود۔ + کتھا ۱ ۱۱۶ انگد جی عم راجہ سلہدی قلعہ راوسین مین پرم بھگت بھگوت
کی قوم راجپوت ہو گئے ابتدا کا حال یہ ہے کہ بھگوت سی بکمہ تھے اور ستری اونکی پرم بھاگت

وسادھو سیوی ایک دفعہ اوس استری کا گورو آیا اور حویلی مین بھگوت اوپدیش کرتے ہوتے انگد جی آگئے
اور غصہ ہو کر کہنے لگے کہ مرد کو عورت کے پاس تنہا نشست کب لازم ہے گورو موصوف اونکی کج اخلاقی
سے چلے گئے اور اوس استری کا آرام و عیش ساتھ لیگئے یعنی اونکے سبب سے پیر نہ آئے گورو درشن اور
بھگوت کتھا کی خورونوش و گفت و شنود موقوف کیا اور مغموم ہو کر زندگی سے ناراض رہنے لگی انگد جی کہ
فریفتہ تھے بیتاب ہوگئے اور بہترات واسطے رضامندی کے بہت خوشامد کی کہ سر اپنا استری کے قدمون پر رکھا
لیکن ناراضی رفع نہ ہوئی آخر جب انگد جی نے بھی خورونوش ترک کیا اور اقرارات واثق کیے کہ جو تو کہیگی
وہی کرونگا تب رضامند ہوئی اور فرمایا کہ بھگوت بھگتی اختیار کرو اور گورو موصوف کا چیلہ ہو کر اونکی
خدمت کیا کرو واضح ہو کہ استری کا استبداد اور نافرمانی از شوہر اس باب مین واجب ہے بسبب شرتی کا حکم ہے
کہ گورو اور الشر مین برابر بھاؤ ہو جو سرا حکم ہے کہ جسکی محبت گورو کے چرنون مثل بھگوت کے نہین اوسکو
سکھ اور سدگت کبھی نہین ہوتی انگد جی گورو موصوف کی خدمت مین گئے اور چیلہ ہو کر تلک مالا
دھارن کرکے پھر اونکو اپنے مکان پر لائے اور بھگوت بھجن و سادھو و گورو سیوا ایسی شروع کی کہ چند روز
مین بھگوت کی محبت صادق و صفائی قلب کی ہوگئی ایک دفعہ راجہ کسی غنیم پر چڑھا اور فتح پائی
بروقت لوٹ شہر کے انگد جی کو ایک کلاہ غنیم کی ایسی ملی کہ ایک ایک الماس اوسمین تھے سوا الماس فروخت
کر کے سادھو سیوا اور بھگوت اوتساہ مین صرف کیے اور ایک الماس جو گران بہا اور عدیم المثال تھا واسطے
بھینٹ جگناتھ رائے جی کے اپنی دستار مین باحتیاط باندھ لیا الماس کی شہرت ہوئی اور راجہ نے باقی مال
غنیمت کا معاف کر کے فرمایا کہ صرف وہ الماس ہمکو حوالہ کرو انگد جی نے باوجود فہمایش لوگون کے نہ مانا
اور جواب دیا کہ یہ جواہر جگناتھ رائے جی کی بھینٹ ہو چکا اب کسیکو نہین دیا سکتا انگد جی کی ایک ہمشیرہ تھی کہ
اوسکے ہاتھ کی سوئی بھگوت بھینٹ کیا کرتے تھے اور جب واسطے بھوجن کے بیٹھتے تھے تو اوسکی دختر ہمراہ
ہمراہ انگد جی کے بھوجن کیا کرتی تھی راجہ نے ہمشیرہ انگد جی کو طمع جاگیر دیکر زہر بھوجن مین دلوادیا
اور انگد جی نے اول بھگوت ارپن کر کے بروقت شروع تناول دختر کو بلایا جب دختر مذکورہ باوجود
تلاش نہ آئی تو خود بھی کچھ نہ کھایا اور بیٹھے رہے تب تو اس ہمشیرہ کو غیرت آئی اور وہین کھا کر کے
بھائی کو تو یہ محبت اور میرا یہ حال کہ اوسکے کھانے مین زہر ملاؤن بڑی کمبخت ہون نادم ہوئی اور
اپنے بھائی سے ملکر روئی سب حال زہر ڈالنے و دختر کو پوشیدہ کرنے کا کہدیا اور رونے لگی انگد جی

کو اپنی جان کے سبب تو مطلق خیال زہر کا نہ ہوا لیکن بسبب بھگوت ارپن ہونے اوس زہر آلود طعام کے
ناراض ہوئے اور ہمشیرہ کو نکال دیا اوس بھگوت پرشاد کو امرت جانکر بھوجن کر گئے اور پریم آنند مین
مگن ہو کر مصروف بہ بھگوت بھجن ہوئے راجہ کو یہ خبر پہونچی اور منتظر رہا کہ اب خبر مرگ انگد جی کی آوے
لیکن چونکہ انگد جی کو مہاپرشاد مین اعتقاد امرت کا تھا اسواسطے اوس زہر آلود مہاپرشاد نے امرت کا
پھل دیا یعنی دم بدم روشنی چہرہ کی اور دل کو فرحت زیادہ ہوتی گئی اور بد اعتقاد کم بختون کو ملال
و رنج نصیب ہوا بعد اسکے انگد جی الماس مذکور کو واسطے بھینٹ کرنے سری جگناتھ رای جی کے
لیے چلے راستہ مین ملازمین راجہ نے گھیر لیا اور کہا کہ یا وہ الماس حوالہ کرو یا ہمارے ساتھ لڑو کہ ہمکو راجہ
کا حکم ایسا ہی ہے انگد جی نے فرمایا کہ اندک صبر کرو اشنان کرلون یہ فرماکر تالاب کے کنارہ پر گئے
اور بھگوت سے عرض کیا کہ مہاراج یہ آپ کی امانت میرے پاس تھی سو آپ سنبھال لین یہ کہکر اور
سب لوگون کو دکھلا کر اوس الماس کو تالاب مین ڈالدیا بھگوت اپنے بھگت کی عرض کو سنکر واسطے
ظاہر کرنے بھگتی اور پرتاپ بھگتون کے پرشوتم پوری سات سو کوس سے آئے اور الماس کو پانی تک
پہونچنے نہ دیا کہ لیگئے چنانچہ اب تک بھگوت کے بازو مین مزین ہے اور درشن ہوتی ہین انگد جی تو اپنے
گھر چلے آئے اور ملازمین راجہ نے اوس تالاب مین خوب تلاش کی مگر کچھ نشان نہ ملا بلکہ راجہ خود اوس
تالاب پر گیا اور پانی اوسکا کھنچوا کر تلاش کرائی بے نیل مقصود واپس آیا اور انگد جی کا معتقد ہوا
جگناتھ رای جی نے پوجاریان کو حکم دیا کہ انگد جی کو خبر مقبول ہونے اوس الماس کی کرو چنانچہ پوجاریان
نے تعمیل کی اور انگد جی بدریافت اوس خبر کے کمال شادمانی سے جسم مین نہ سمائے فی الفور واسطے
درشنون کے روانہ ہوئے اور بھگوت درشن مع اوس الماس کے کرکے بھگت تھلتا اور بھگوت کرپا کے
پریم مین مگن ہوگئے راجہ کہ معتقد بھگتی انگد جی کا ہوگیا تھا بسبب چلے جانے اونکے مضطرب و مغموم ہوا اور
خورونوش ترک کرکے براہمنون کو واسطے لانے کے بھیجا براہمن پرشوتم پوری مین پہونچے اور راجہ کا پیغام سنایا
کہ جب آپ تشریف لاوینگے تب ہی میری اور تمام دیس کی خوش نصیبی ہے ورنہ میرے مرنے مین کچھ شک نہین
جب انگد کی طرف سے انکار ہوا تو دہرنہ دیا اور خورونوش چھوڑ دیا انگد جی رحم کرکے واپس آئے اور راجہ خبر
سنکر واسطے استقبال کے روانہ ہوا جب قریب پہونچا دوڑکر قدمون سے لپٹ گیا اور آنکھون سے پریم کا جل
جاری کیا انگد جی نے اوٹھا کر چھاتی سے لگا لیا اور بھگوت بھگتی و سادھو سیوا کا اوپدیش کیا راجہ نے

بالکل خزانہ و اسباب اپنا دان فی تشریف آوری انگد جی کی خیرات کیا اور بھگوت سرن ہو کر تارتھہ ہو گیا * کبتھا
राजा पुरुषोत्तमपुरी راجہ پرشوتم پوری کی پرم بھگوت بھگت ہوئی اور مہا پرشاد مین اسقدر نشٹھا
تھی کہ اندک گستاخی سی اپنا ہاتھہ کٹوا ڈالا حال یہہ ہی کہ ایک دفعہ چوسر کھیلتے تھی پوجاری جگناتھہ رای جی
کا مہا پرشاد لیکر آیا اور بسبب ہونی پانسہ بای دست راست مین دست چپ واسطے مہا پرشاد کی دراز کیا
پوجاری باشتباہ بی اعتقادی غصہ ہو کر واپس لی آیا راجہ جی اوس اپنی حرکت نامعقول سی پشیمان ہو کر
دوڑے اور پوجاری کی منت خوشامد کرکے واپس لائی مہا پرشاد کو سر پر دھارن کیا اور پوجاری کو
رخصت کرکی بسبب گستاخی اور بیعقلی اپنی کی مغموم و نالان بی خورد و خواب گھر مین جا کر پڑ رہی اس
تدبیر مین ہوئی کہ کسطرح دست راست کو دور کرنا چاہیے کہ بھگوت پرشاد کی بیمکھہ ہوا پھر یہ خیال ہوا
کہ کوئی شخص میری ہاتھہ کو بسبب میری خوف کی کب کاٹ سکتا ہے اس فکر مین ملول اور متردد
رہتی تھی ایک روز وزیر نی باعث رنج و ملال کا پوچھا راجہ نی فرمایا کہ رات کی وقت ایک بھوت
آتا ہی کہ معلوم نہین ہوتا لیکن ہر اوجھروکھہ اپنا ہاتھہ نکالکر شور و غل کیا کرتا ہی سو تم رات کو میری مکان
مین رہو اور جب عفریت اپنا ہاتھہ جھروکھہ مین ڈالی تب اوسکو تلوار سی قتل کرو سو اوسی رات
وزیر چوکی پر حاضر رہا راجہ نی ایک جھروکھہ مین اپنا ہاتھہ ڈالکر شور و غل کیا کہ آیا عفریت کا ہاتھہ
وزیر نی جلد پہونچکر ایک تلوار ایسی ماری کہ وہ ہاتھہ علیحدہ ہو گیا بعد ازان جب وزیر کو یہ معلوم ہوا
کہ راجہ کا ہاتھہ ہی تب نادم و متفکر ہوا راجہ نی فرمایا کہ عفریت ہولناک وہ ہی جو بھگوت سی بیمکھہ ہے
تم کچھہ فکر نہ کرو کہ اس ہاتھہ کا کاٹنا واجب تھا بھگوت کرپا سندھو نی جو انکی مہا پرشاد مین بھگت کا یہ
اعتقاد دیکھا تو حکم دیا کہ راجہ کی واسطے مہا پرشاد لیجاؤ اور ہاتھہ کٹی ہوئی کو لی آؤ پوجاری مہا پرشاد لیکر
دوڑے اور اسطرف سی راجہ واسطے درشنون کی چلی راہ مین پوجاریان نی جب مہا پرشاد واسطی دینی کی پیش کیا تو
راجہ نی کمال بھاو اور بھگتی سی دونون ہاتھہ واسطی لینی کی اوٹھائی اوسوقت بھگوت کی پاسی بجای دست بریدہ
کی نیا ہاتھہ پیدا ہو آیا کہ دونون ہاتھون مین راجہ نی بھگوت پرشاد لیا اور اپنی چھاتی سی لگایا بعد ازان راجہ
بھگوت کی پریم اور کرپا لتا سی آنند ہوتی ہوئی بھگوت درشنون کو گئی اور شادان و بشاش بھگوت
بھجن اور سیوا مین مصروف ہوئی بھگوت نی وہ کٹا ہوا ہاتھہ راجہ کا اپنی باغ مین لگوایا اور درخت
دونا خوشبودار پھولون کا ہو گیا کہ ابتک اوسکی پھول جگناتھہ رای جی کی چڑھائی جاتی ہین ایک پوران کا

حکم ہی کہ بھگوت جگدیس کا پرشاد مثل انّ و جل کی نہین بلکہ بھگوت روپ ہی جو شخص اسکے سوای کچھ اور
خیال کرتی ہین تو وہ پاپی ہین اور اونکا ناس ہو جاتا ہی ÷ کتھا ۳۵ सुरेश्वरानन्द سوامین سریشرانند
چیلہ رامانند جی پرم بھگت بھگوت کی ہوئی اور مہاپرشاد کی مہما تو اس جگت مین روشن کی کہ جسکی
بدولت ہزارونکو اعتقاد کامل ہو گیا یعنی ایکدفعہ راہ کی چلتی مین کسی مخالف نی بڑا دال اور گوشت
کا بنا ہوا روبرو کرکی کہا کہ بھگوت کا مہاپرشاد ہی سریشرانند جی نی بمجرد سُننی نام بھگوت پرشاد کی
بھوجن کرلیا اور روانہ ہوئی پیچھی سی جو چیلہ آتی تھی اونھون نی بھی دیکھا دیکھی وہ ہی عمل کیا سوامین
موصوف اونسی ناراض ہوئی اور فرمایا کہ تمنی کیا کھایا اونھون نی جواب دیا کہ جو آپ نی سوامین جی نی
فرمایا کہ ہمنی مہاپرشاد کا بھوگ لگایا ہے اور تمنی گوشت کھایا ہی اگر یقین نہ ہو تو قی کرکی دیکھہ لو چنانچہ
چیلون نی جو قی کری تو گوشت نکلا اور سوامین جی کی شکم سی تلسی اور گنگا جی ریتکا برآمد ہوئی سب چیلہ
قدمون مین پڑی اور بھگوت بھجن و مہاپرشاد کا اعتقاد ہوا فی الحقیقت سمرتھہ کو زہر بھی امرت ہی اور
کو امرت مثل زہر کی چنانچہ شیو جی نی زہر کو نوش کیا اجتک اونکی گلے کا آبھوشن ہی اور راہو نی
امرت پان کیا اوسکا سر کاٹا گیا ÷ کتھا ۳۶ श्वेत द्वीप سویت دیپ بھگوت کا بہار استھان
بھگوت بھگت شاستر و نہین چیر بھگتو لکھی ہین اکثر اسی دیپ مین جاکر رہتی ہین ایک دفعہ ناردجی اور
دیپ مین گئی اور گیان اوپدیش کرنا چاہا بھگوت نی منع کیا کہ یہان کی رہنی والی میری پریم اور بھگتی بھاؤ
مین آنند رہتی ہین اوس سی علیحدہ نہین ہو سکتی تم اپنی گیان کہانی کہین اور شروع کرو ناردجی افسردہ
خاطر ہو کی بیکنٹھہ مین گئی اور یہ حال کہا نارائن جیو نی فرمایا کہ فی الحقیقت سویت دیپ کی رہنی والون کا
یہ حال ہی چنانچہ بچشم خود دیکھہ لو اور بھگوت مع ناردجی وہان آئی تالاب کی کنارہ پر ایک پرند دیکھا کہ
بھگوت دھیان مین مصروف تھا نارائن جیو نی ناردجی سی کہا کہ یہ جانور ایسا بھگت ہی کہ ہزار برس سی
اوسنی جل پان نہین کیا بدین سبب کہ بھگوت کا بھوگ لگایا ہوا جل نہین ملا اور سوای بھگوت پرشاد کی
اور کچھہ خورد و نوش نہین کرتا برای امتحان بھگوت نی تھوڑا سا پانی لیکر اور اپنا پرشاد دیکر تالاب کی کنارہ پر
ڈالا کہ اوس بھگت نی فوراً وہ پانی اپنی چونچ مین اوٹھالیا اور نوش کیا ناردجی نی اوس جانور کی پرکرما
کری اور لائق سیوا پوجا کی سمجھکی پریم مین پورن ہوئی پھر آگی چلے اور بھگوت مندر دیکھا کہ اوسوقت آرتی ہو
دروازہ بند ہو گیا تھا ایک شخص کو اوس مندر کی طرف جلد اور تیز آتا دیکھا پوچھا کہ کہان جاتا ہی جواب دیا

کہ بہت عرصے تک زندہ رہنے والے ۱۲

کہ بھگوت آرتی دیکھنے جاتا ہون ناراین نے فرمایا کہ آرتی ہو چکی اور دروازہ مندر کا بند ہو گیا وہ شخص بفور استماع
زمین پر گر پڑا اور مر گیا بعد ش اوسکی استری آئی اور ناراین نے اوس سے کہا کہ تیرا خاوند مر گیا اسکا کریا کرم
کرنا چاہیے استری نے جواب دیا کہ تو کیسا بھگوت بھکت ہے کہ بھگوت کے درشنون پر شوہر کی کریا کرم کو فوقیت دیتا ہے
ناراین نے جواب دیا کہ بھگوت آرتی ہو چکی عورت مذکور بفور سننے اس لفظ کے مثل شوہر کے جان بحق ہوئی
بعد اوسکو پسر وغیرہ گھر کے لوگ آئے اور اونکا بھی وہ ہی حال ہوا نارائن اور نارد جی یہ محبت اور بھگتی اونکی
دیکھکر بہ آئندہ روانہ ہوئے اور سیر کنان پھر اوسطرف کو آئے اتفاقاً بھگوت مندر کشادہ ہو کر دوسرے
وقت کی آرتی شروع ہوئی اور لوگ سنکھ اور جھانجھ کی آواز سنکر واسطے بھگوت درشنون کے دوڑے
وہ لوگ جو مر گئے تھے اوٹھکر بھگوت آرتی مین شامل ہوئے اور بھگوت درشن کر کے شاداں و فرحاں اپنے
گھر کو روانہ ہو گئے نارد جی نے جو یہ حال دیکھا تو معتقد ہو کر بھگوت بھگت ہوئے اور وہ دیپ
تیرتھ لوگ کی پرستشگاہ اور مثل بیکنٹھ کے جانا

یہ ترجمہ بھاگوت ۱۲

اشلوک ۳۸ در تعریف و مہما بھگوت دھام مشتمل کتھا ہشت بھگت

شری رگھنندن سوامین کی چرن کملون اور آرزہ چند ریکھا کو ڈنڈوت اور سری باون اوتار کو کہ واسطے
مہما دیوتاؤن کے پرباگ مین دھارن کیا اور برہمچاری روپ سے بلی راجہ کے دروازہ پر گئے اور اوسکو
چھل کر پاتال مین بھیجدیا پرنام اور بندنا کر کے دھام نشٹھا لکھتا ہون اور بھگوت کا دھام بھگوت
روپ ہے چنانچہ دھام لفظ کے معنی بعض جگہ متعلق بھگوت روپ کے ہوتے ہین اور بعض جگہ بھگوت لوک
یعنی بیکنٹھ وغیرہ ہے اور چونکہ دھام بھگوت کا اچینت و اننت اور مایا سے علحدہ ہے اسوسطے وصف بھگوت
کے بید پرانون مین لکھے ہین وہ مخصوص بھگوت روپ ہوتے ہین کیا مقام شک ہے اور ظاہر ہے کہ جسوقت جیو مایا سے
علحدہ ہو جاتا ہے تب اوس دھام مین پہونچتا ہے پس بہرحال وہ دھام بھگوت روپ ثابت ہو گیا کہ بھگوت
کا حصول بھی بعد دور ہونے مایا کے شاسترون مین لکھا ہے جسطرح بھگوت کی مہما اور اوسکے رنگ روپ کا بیان
وہم و قیاس سے مبرا ہے اسیطرح بھگوت دھام کا بیان بھی نہین ہو سکتا لیکن بھگوت نے جسطرح اپنا روپ
شاسترون مین بیان کیا اسیطرح اپنے دھام کا روپ بھی بیان کر دیا ہے کہ خلاصہ یہ ہے کہ دھام بھی انند گھن ہے
ہے عمارت و باغات و مکانات و درخت و بیابان و تالاب و نہر و زمین وغیرہ وہان کے سب دیکھ

یعنی روشنی و تابندگی اوس بھگوت روپ کی ہی سوای اوسکو کسی چیز کا بنا بنایا ہوا وہ دھام نہین جسطرح حلوائی
کہ صرف کھانڈ یعنی شکر کے کھلونہ بناتی ہین لیکن سب علامات مع سوار و سواری و ساز و سامان بخوبی اوس
کھلونہ مین محسوس ہوتی ہین اسیطرح اوس دھام کا حال ہی کہ اگرچہ صرف ایک بھگوت روشنی کا وہ دھام
ہی لیکن سب مکانات وغیرہ جو جسطرح کے وہم اور قیاس مین سماوین وہان موجود اور طیار ہین معلوم رہی کہ
وہ دھام کسی لوک اور برھمانڈ مین نہین بلکہ اسنکھیات یعنی بیشمار برھمانڈون مین جس کسیکو مکتی کا درجہ
असंख्यात
نصیب ہوتا ہی اوسکو یہ دھام ملتا ہی اور اس دھام مین پہونچکر آواگون سی چھوٹ جاتا ہی چنانچہ گیتا جی مین
لکھا ہی کہ جہان پہونچکر پھر نہین پھرتے وہ دھام میرا ہی بھاگوت مین لکھا ہی کہ بھگوت دھام یعنی بیکنٹھ مین
پہونچکر جیو نشچل ہوجاتا ہی اور پھر جنم نہین ہوتا پدم پوران و اسکند پوران و باراہ سنگھتا مین لکھا ہے کہ
उपनिषद
بھگوت دھام مین پہونچکر مکت ہوجاتا ہی و دیگر جملہ پوران متفق ہین اور بید شرتی و چند اوپنشد ایسا ہی
حکم دیتی ہین زیادہ طوالت مد نظر نہین جس کسی نے ایک پوران بھی سنا ہوگا اوسکو مہما و بزرگی بھگوت دھام
کی بخوبی واضح ہوگئی ہوگی سو وہ پرم دھام با اعتقاد سری سنپرداوالون کے بیکنٹھ ہی و با اعتقاد رام اوپاسکان
کے اجودھیا و ساکیت و سانتانک و با اعتقاد کرشن اوپاسکان کے گولوک کہلاتی ہی القیاس ہر یک اوپاسک
सात्तानक
اپنی اپنی اشٹ کا دھام اونہی وصف اور مہما والا بیان کرتا ہی اور تشریح اعتقاد واسمارتکان کی یہ ہے
कि
کہ وہی اس دھام کو موسوم بہ برھم لوک کرتے ہین اور جو دیوتا اونکا خاص اشٹ ہوتا ہی اوسکا دھام
سب سی بالا تر مانتی ہین باقی دیوتاؤنکا اوس سی نیچے بطور محلہ یا جسطرح آدمی جسم کے ہاتھ پانون وغیرہ عضو ہوتے
ہین یعنی انگ انکو بھاؤ رکھتے ہین اور اس بات کو معتقد ہین کہ وہ دھام سچدانند گھن بھگوت سروپ ایک ہی
چند مکان نہین جسطرح بھگوت حسب وعدہ ہای خود کہ جیسی بھاو سی جو کوئی اوسکا بھجن سیون کرتا ہی اوسکو ویسی
روپ سی اور اوسیطرح ملتا ہی اسیطرح وہ دھام بھی حسب بھاو اعتقاد بھگت کے بروقت پہونچنے اوس
دھام مین ظاہر اور معلوم ہوتا ہے بھگوت نے گیتا جی مین فرمایا ہی کہ جسطرح میری سرن ہوتے ہین اوسیطرح
ظاہر ہوتا ہون دوبارہ گیتا مین لکھا ہی کہ ایک جانکر خواہ علیحدہ جانکر خواہ بہت جانکر جو میرا بھجن سیون کرتے ہین
اوسی بھاو سی اونکو ملتا ہون کسواسطے کہ ہر طرف ہون نارائن اوپنشد و چند اوپنشد و دیگر و منتر شاستر گیتا
भगवत गीता
وغیرہ سی بھی یہی بات پیدا ہوتی ہے سو جس حالت مین کہ بھگوت حسب اعتقاد بھگتون کے اور مطابق
خواہش اونکے ظاہر ہوتا ہے تو بھگوت کا دھام بھی کہ بھگوت روپ ہی ویسا ہی ہونا واجب ہے

بھگوت کی حصول مین جو پرم آنند ہی وہ ہی اس دھام مین ہر وقت ہر لحظہ ہر ایک کو نصیب رہتا ہی کہ جسکا بیان
ہرگز کسی سے نہین ہوسکتا شاسترون مین جو بہشت و روی زمین پر دولت و راج وغیرہ کی ہزارون سکھہ
لکھے ہین وہ سب کڑور ہو کڑور وین حصہ سکھہ اوس دھام کو نہین پہونچتے اب یہ تصریح و تنقیح واجب
ہوئی کہ اجودھیا متھرا کاشی وغیرہ جو دھام اور پوری روی زمین پر ہین کیا ہین سو واضح ہو کہ یہ
دھام وہ ہی ہین کہ جنکا حال اوپر لکھا ہی مطلق مو بمو سبھی اوس دھام اور ان دھامون مین فرق
نہین بلکہ یہ نسبت اوس بیکنٹھہ دھام کے ان دھامون کو ایک نوع ترجیح ہے کسواسطے کہ وہ دھام
تو ایسا ہی کہ جب آدمی خوب اعتقاد کامل سے اوپاسنا کرے اور سب طرف سے دل کو جمع کرکے لگا دے تب نہ معلوم
کسقدر جنمون مین حاصل ہوتا ہی اور یہ دھام وہ ہین کہ کیسے ہی گنہگار اور پاپی نے آنکی پناہ لی وہ
بھگوت کو جا ملا اور کسی جنم مین ایک دفعہ بھی اون دھامون مین رہا اوسکے پتا پیو شکھہ گت کو پہونچا
اور غور کرنا چاہی کہ وہ ایشر جسکو بید نیت نیت کہتی ہین اپنی بیکنٹھ دھام کو چھوڑ کر ان دھامون مین آتا
ہی اور اب بھی براجمان ہی تو ترجیح ان دھامون کو ہی یا اوس دھام کو بھلا اگر یہ دھام بھی مثل اوس
پرم دھام کے ہین تو جو آنند اور سکھہ وہان ہی یہان کسواسطے نہین واضح ہو کہ بالکل سکھہ اور بالکل
سوبھا ان دھامون مین موجود ہی بلکہ ان ہی دھامون کی بدولت وہانکا سکھہ اور سوبھا اور آنند
نصیب ہوتا ہی جسقدر سادھن اور محنت واسطے حصول اوس دھام کی ہوتی ہی اگر اوس سے نصف
وہان ان دھامو نمین اعتقاد کرکے ہو تو فوراً بیڑا پار ہو جاوے آنکھہ دل اور اعتقاد کی کھولکر دیکھنا
چاہیے کہ ذرہ کیا برابر بھی فرق نہین ہی جیوگتائین کی کتھا مین ذکر ہوگا کہ شری اودھ سوبھا برندابن سے
بادشاہ کو دکھائی اور بہرداس جی کا ذکر ہی کہ بادشاہ وقت کو اونھون نے بھی برج کی چھب اور سوبھا
کو دکھایا تھا اور ایک گوشہ سیڑھی بہا گھاٹ کا شکستہ تھا کہ ہفت اقلیم کی دولت سے اوسکی مرمت
بادشاہ نے مشکل سمجھی تھی غرض اعتقاد اور محبت دلی شرط ہی اور جسقدر دل کو صفائی اور اعتقاد زیادہ
ہوتا جاتا ہی اوسیقدر سوبھا اور سکھہ کو ترقی ہوتی ہے بھلا ان دھامون کو مثل پرم دھام کے لکھتے ہو
اور یہان کے رہنیوالے ایسے شریر اور بدبخت اکثر دیکھنے مین آتی ہین کہ تمام زمانہ کی گنہگارون پر اونکو
شرف ہی اور ضرور مناسب تھا کہ یہ لوگ ایسے ہوتے کہ جنکے درشن کرتے ہی گنہگار گناہ سے چھوٹ جاتے
اسکی کیا وجہ ہی واضح ہو کہ باشندگان کی ناقصی سے سالک کو سستی اعتقاد مین واجب نہین کسواسطے

کہ اعمال بد باشندگان سے بھی بھگوت روپ ہونا اون دھاموں کا بخوبی ثابت ہوگیا یعنی کہ بھگوت مثل کلپ برکچھ کے ہے حسب خواہش ہر ایک کو پھل دیتا ہے سو اون باشندگان کی نیت بسبب دور زمانہ کی طرف گناہوں کے ہوئی تو بھگوت نے حسب خواہش اونکی گناہوں کی ترقی کردی اور اس دلیل سے ثابت ہوگیا کہ یہ دھام مثل کلپ برکچھ کی بھگوت روپ ہیں اب یہ اعتراض لازم آیا کہ اگر ان لوگوں کی ترقی گناہوں میں ہوئی تو سزا بھی زیادہ ہوگی اور جب کہ بہ نسبت دیگران کی سزا زیادہ ہوئی تو یہ دھام ہی وبال جان ہوئی پرتیا یعنی واسطے رہائی کی کیا ہوا اور اگر سزا نہوگی تو شاستروں میں جو احکام امر و نہی لکھے ہیں وہ سب غلط ہوجاینگے سو معلوم کہ اون لوگوں باشندگان کو پورن پھل بھگوت دھام سیون [सेवन] کا ملیگا اور قاعدہ شاستروں کا بھی ہاتھ سے نہ جاویگا کسواسطے کہ احکام پرانوں سے [पुराण] ظاہر ہے کہ جو اوس جگہ کے رہنے والے گنہگار ہیں وہ تو لاکھوں کروروں برس تک دوزخ میں رہینگے اور چوراسی لاکھ جون میں نہ معلوم کتنی کتنی دفعہ جنم ہوگا اور طرح طرح کے عذاب پاوینگے اور ان باشندگان کو ایک ہی جسم میں اندر میعاد قلیل مہینہ کے سزای سخت ہوکر اون گناہوں سے بریت ہوجاویگی اور بھگوت کو پراپت ہونگے واضح ہو کہ اول نیت اون لوگوں کی طرف گناہوں کی راغب ہوئی تھی اسواسطے گناہوں کی ترقی اول ہوئی اور بعد ازان دھام نے اپنا وہ پرتاپ کیا کہ سب گناہوں سے پاک کرکے پرم دھام نصیب کردیا غور کرنا چاہیے کہ اگر اعمال نیک ہونگے اور بھگوت دھام میں اعتقاد کامل ہوگا تو کیوں بلا کسی سزا کے وہ پرم دھام نصیب نہ ہوگا اور ترقی اعتقاد اول ثوابوں کی اول کسواسطے نہوگی اب اس بات کا جواب لکھنا چاہیے کہ اکثر جاتری ایسے دیکھنے میں آئی کہ بعد جاترا بہ نسبت سابق کے زیادہ تر سخت اور گناہوں کی طرف راغب ہوگئی سو واضح ہو کہ کلپ برکچھ کی تمثیل یہاں بھی سمجھ لینی چاہیے جیسے اعتقاد اور دل سے وہ لوگ جاترا کرتے ہیں ویسے ہی امور میں ترقی ہوجاتی ہے مختصر قاعدہ دھاموں کے جاترا اور وہاں کے رہنے کا یہ ہی اعتقاد شدہ اوس دھام میں ہووے اور روانگی سے کام کرودھ لوبھ موہ [मोह लोभ क्रोध काम] وغیرہ کو دل سے دور کرے زبان پر بھگوت کا نام اور دل میں بھگوت کے چرتر ہوں اور ست سنگ ہر بھگتوں کا ہووے سنجم یعنی روکنا دل کا خیالات ناقصہ سے اور نیم یعنی عہد بھگوت کے پوجا اور بھگوت مورتی کے درشن اور تیرتھوں کے اشنان وغیرہ کا اور دم یعنی قابو میں کرنا پانچوں اندری [इन्द्रिय] زبان وغیرہ کا و تیتچھا یعنی سہنا دکھوں کا و راست گفتاری و رحم و خلق و سخاوت ضرور ہو اور جب وہاں پہونچے تو وہاں کے باشندگان

اور ہر ایک در و دیوار کو بھگوت روپ سمجھے اور جو کچھ دان پوجا اشنان برت آدک کرم کرے
سب بھگوت ارپن کرکے ثمرہ کی خواہش نہ کرے اور تلاش کرے کہ جو بھگوت بھگت ملین اونکا ست سنگ
کرے کہ تیرتھ جاترا مین ست سنگ سار ہے جب اسطرح جاترا یا دھام کا قیام کرے تو ممکن نہین کہ
پورن پھل نہ ہووے اور پورن پرتاپ دھام کا نہو اگر بر تقدیر حسب مصرعہ بالا نہ ہو سکے تو دھام
مین اعتقاد اور بھجن و ست سنگ مین محبت و اعمال قبیحہ سے پرہیز واجب ہے کہ کچھ ٹھکانا لگے
اور منزل کو پہونچ جاوے اب ہم لوگون کی جاترا کا حال سُنیے کہ جو لوگ عوام و کم استطاعت ہین انہون
نے توجب ایام جاترا اور پربکے آئے یہ چرچا شروع کیا کہ ابکی دفعہ بڑا بھاری میلہ ہوگا اور خوب
سیر ہوگی کہ چارون طرف سے خلقت چلی جاتی ہے یہ نیت کرکے اور دس پانچ آدمی ہم صحبت
جمع ہوکر روانہ ہوئے راہ مین سوای خرافات اور ہنسی ٹھٹھہ و بیہودہ گوئی و حقہ نوشی وغیرہ کے
اور کچھ نہ کیا جب دھام مین پہونچے تو سیر میلہ مین مصروف ہوئے اور جب تیرتھ اشنان کو گئے
تو عورات کے دیکھنے اور تلک کرنے مین دل لگایا اور وقت واپسی کسی عورت کے پیچھے مثل سگ[ملہ]
پرورده کے ہو لیے اور تا مقام قیام اوسکے پہونچا آئے اور جو ہر مندر مین واسطے درشن کے گئے
تو بجاے بھجن و دھیان وغیرہ کے مکانات و دیگر تماشا کی سیر کی پھر خرید فروخت مین مصروف ہوئے
اور بجاے ست سنگ کے حسب رغبت طبع دکان بھنگیڑہ اور چرس والے اور دیگر کو سنگیون
کی تلاش کی اور بجاے ہر بھجن و کیرتن کے ناچ راگ طبل وغیرہ مین رہے جب مکان پر آئے
تو باہم بیٹھکر جو عورات کہ دن مین دیکھی تھین اونکا ذکر کرتے رہے یا مذمت وہان کے
باشندگان کی و ذکر بے ایمانی دکانداران وغیرہ کا پھر سو رہے غرض جسقدر ایام تک وہان رہے
یہی دستور العمل رکھا اور جو اشنان و جاترا وغیرہ کے پھل کی درخواست کی توجب اعمال
اپنے و دولتمند و متوسط جاتری ایسے ہین کہ جب جاترا کی نیت کی تو اول ہی اوسکے پھل کی
تمنا کر لی کہ فلان مقدمہ فتحیاب ہوگا و فلان دشمن مغلوب یا بیٹا ہوگا یا دولت و نوکری و عہدہ
ملیگی اور راہ مین بجز ذکر نوکری و مسل مقدمہ یا ذکر جواب دعوے و رد جواب یا مذمت و تعریف دشمن
و دوست یا تاریخ بادشاہان و حاکمان یا شعر و واسوخت یا ترکیب طعام و پوشاک و حسن و دیگر
واہیات اسی قسم کے کبھی اور کچھ فکر نہ کیا اور اگر ہزار مین ایک دو کو بھی سمرن نام یا بھجن پاٹھ ہوا

[ملہ] مشہور ہے کہ بلی واسطے مطلب اپنے کے سالہا سال پرورش پانے پر دو چار قدم کسی کے پیچھے لگی ہو جاتا ہے لیکن سگ باوجود اپنے مالک کا نہین چھوڑتا پس سوار یہی حال ہے

تو بعد غسل کبھی یا ٹھہ کر لیا ورنہ خیر جب دھام مین پہونچے تو گھوڑی اور بیل و دوشالہ و اسباب وغیرہ کی خرید و فروخت شروع کی یا مکانات کی سیر فرمائی یا دوست و ملازم حکام یا امیر وغیرہ جو میلہ مین آئے تھے اونکی تلاش کر کے ملاقات کی یا اور لوگ واسطے ملاقات کے آتے رہے اور جو اشنان کو کسی تیرتھ پر گئے تو بخوف مانگنے والون کے جسم کو تر کر کے فی الفور چل دیے اور اگر کچھ دان دیا تو ہزار آدمیون کو دکھلایا اور ہزار دن سے بیان کیا اور یہ تمنا کری کہ اس دان کی بدولت فلان فلان مراد حاصل ہو اور اگر کوئی سادھو براہمن مانگنے کو آیا تو بجاے روپیہ پیسے کے گالیان دین اور کہا کہ دیکھو کیسا فربہ اور سٹڈا ہے گھاس کھود کر نہین کھایا جاتا مفت کے مال پیکر بانده رکھی ہے اور اگر مندر یا شوالہ مین واسطے درشنون کے گئے تو سب مراد چاہی اور مالیقی اعمال حسب اشخاص اول قصہ کوتاہ جب ایسے اعمال سے جاترا ہووے تو وہ ثمرہ جو شاستر دن مین لکھا ہے کسطرح اس جنم مین حاصل ہو اور کیون نہ وہ لوگ سخت دل ہو جاوین خلاصہ اس طوالت کا یہ ہی کہ بھگوت دھام یعنی اجودھیا متھرا وغیرہ مثل اصل پرم دھام کے ہین اعتقاد اور بھگوت بھجن اور محبت دھام مین واجب ہے اگر تھوڑی سی محبت اور بھگوت کی تلاش ہو گئی تو بالضرور بہت جلد ترقی بھگوت بھگتی مین ہو کر بھگوت کی پراپتی باسانی ہو جاوینگی اور دل جو بات کہ اوپر لکھہ آیا یاد رکھنا واجب ہے ورنہ سب سے زیادہ تو فضیحت ہوگا وہ سماج جو اخیر دیباچہ مین لکھہ آیا اگر ہر وقت پیش نظر رکھیگا تو بلا کسی جاترا وغیرہ کے سب کچھہ دست بستہ موجود ہے اور نہ تیرے برابر کوئی دوسرا ہوگا کسواسطے کہ بھگوت دھام اوسیکا نام ہی کہ جہان بھگوت موجود ہے ٭ شیام گھن تن تیرتھ سے دشن پر مادھری ہنسن پر کھیلت کھلی رہی ٭ گھونگھرواری بھال پر لوچن بشال پر اور بشال پر جگت جگی رہی ٭ جنگتھ جگت جان پر سنجھ ورون پر سری بت سجان مت پریم سون پگی رہی ٭ نوپر نگن پر کنج سی نگن پر آنند مگن میری الگن لگی رہی ٭

کتھا کاگ بھسنڈ

کتھا اور کتھا کاگ بھسنڈی کی جسقدر پوران اور شاستر دن مین مندرج ہے اوسقدر اس مختصر مین گنجایش تحریر کی نہین رکھتی لیکن بقدر ضرورت دھام کتھا کے لکھتا ہون کہ وے شودر برن اجودھیا باشی ہوئے کسی مصیبت سے اوجین مین جا رہے شیو مندر مین منتر جپ کرتے تھے گورو جو آئے تو اونکو ڈنڈوت نہ کری شیوجی

مھاراج نے غصہ ہوکر شاپ دیا کہ سانپ وغیرہ کے دس ہزار جون مین اسکا جنم ہوگو رو موصوف کو
رحم آیا اور شیوجی کی استتی کری آواز آئی کہ اے براہمن پر اوپکاری وشیکھنت بر مانگ براہمن
نے اول بھگتی کی درخواست کی اور پھر سودر مذکور کے پرم کلیان کی شیوجی نے فرمایا کہ اگرچہ
اسکو سخت شاپ دیچکا ہون لیکن تاہم بلحاظ تمھاری مھربانی کے کمال مھربانی کرونگا اور پھر سودر
کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ تیرا جنم اجودھیا پوری مین ہوا ہے اور اجودھیا پوری کا یہ پرتاپ
ہے کہ کسی جنم مین ایک دفعہ اجودھیا باس ہوجاوے تو بالضرور سری رگھنندن سوامین کا بھگت
ہوکر کرپا تحفہ اور عذاب جنم مرن سے رہا ہوجاتا ہے چنانچہ بھگوت کا قول ہے کہ اگرچہ سب نے
بیکنٹھ کا بیان کیا ہے لیکن اجودھیا کے برابر عزیز نہین سو اوس اجودھیا پوری کے پرتاپ
اور میری عنایت سے وہ پریم گت تیری ہوویگی کہ جسکا کبھی زوال نہووے یعنی سری رگھنندن
سوامین کے چرن کملون مین بھگتی نشچل ہوگی لیکن آیندہ کسی براہمن کا نرادر کبھی نہ کرنا کہ الیشر کے
برابر ہین جو شخص اندر کے بجر اور ہمارے ترسول سے کبھی نہ مرے وہ برہمنون کی آتش غضب
سے فوراً خاک سیاہ ہوجاتا ہے بعد ازان حسب فرمودۂ شیوجی کے کاگ بھشنڈ جی نے وہ جنم پائے
اور اخیر کا جنم براہمن جس مین ہوا جب ماں باپ مر گئے تو جنگل کو واسطے بھجن کے روانہ ہوئے
جہان جہان کوئی رکھیشر ملتا تو اوس سے سری رگھنندن سوامین کے چرترون کو پوچھتے پھر
لومس رکھیشر کے درشن ہوئے اور اون سے وہی مطلب دلی اپنا استفسار کیا رکھیشر
موصوف نے اول کچھ سگن اوپاسنا کا ذکر کرکے نرگن برہمہ کا بیان شروع کیا کاگ بھشنڈ نے
بیان کیا کہ مھاراج سگن اوپاسک ہون رام چرتر جل سے میرا دل مثل مچھلی کے علیحدہ نہین ہوسکتا
رکھیشر موصوف نے تھوڑا سا سگن اوپاسنا کا بیان کرکے پھر نرگن برہمہ کا بیان شروع کیا
کاگ بھشنڈ جی نے اوس نرگن مت کو کاٹ کر سگن اوپاسنا کو قائم کیا اور اسیطرح نوبت مناظرہ و مباحثہ
کی پہونچ گئی تب تو رکھیشر موصوف کو غصہ آیا اور فرمایا کہ مثل زاغ کے اپنی ہی کان کان کرتا ہے
میری راست بات نہین سنتا اسواسطے فی الفور کاگ دیہہ تیری ہوجاوے چنانچہ اوسیوقت
مبدل بجسم زاغ ہوگئے اور چونکہ بھگوت بھگتون کو کسی کے ساتھ عداوت و دشمنی نہین اسواسطے
کچھ آزردہ و ملول نہوئے اور رکھیشر کو ڈنڈوت کرکے اپنی راہ لی شری رگھنندن سوامین نے

اوس امتحان مین جب کاگ بھشنڈجی کو راسخ و صادق پایا تو دل لومس رکھیشر کا بطرف رحم کے منقلب کر دیا یعنی رکھیشر موصوف یہ حال تحمل و برداشت کاگ بھشنڈجی کا دیکھکر شرمندہ ہوا اور اپنے پاس بلا کر عذر یات کیے بال روپ بھگوت کی اوپاسنا اور رام منتر کا اوپدیش کیا اور رام چرترمناکر یہ آشیرباد دیا کہ رام بھگتی مستقل تمھارے دل مین رہیگی اور رگھنندن سوامین کے عزیز ہوگے خواہش دلی ہمیشہ پورن ہوا کریگی موت اختیاری ہوگی گیان بیراگ ہر وقت رہیگا اور مکان قیام کے چار چار کوس تک تاریکی گمراہی کے نزدیک نہ آویگی رگھنندن سوامین کے جو پوشیدہ چرتر ہین سب تمکو بلا محنت حاصل رہینگے جب یہ دعا رکھیشر ممدوح نے کری تو شری رگھنندن سوامین نے مقبول فرماکر بالہام غیب فرمایا کہ اے رکھیشر ایسا ہی ہوگا کہ یہ میرا بھگت ظاہر اور باطن سے ہے بعد ازان کاگ بھشنڈجی رکھیشر کے چرنون کو ڈنڈوت کر کے نیلاچل پربت پر کہ کشمیر کے قریب ہے تشریف لیگئے اور بہت کلپ گذر گئے کہ ابتک وہان موجود ہین سری رگھنندن سوامین کی کیرتن مین ہر وقت رہتے ہین جنکے ست سنگ سے مہادیوجی بھی جیون مکت کے درجہ کو پہونچ گئے اور شیوجی مہاراج نے ہنس روپ ہو کر رام چرتر سنا گرڑجی باوجود تقرب بھگوت کی مایا مین ایسے گرفتار ہو گئے تھے کہ شیوجی اور برہما نے بھی اوپدیش سے انکار کیا تھا لیکن کاگ بھشنڈجی نے وہ کرپا کری کہ مایا دور ہو گئی اور بھگوت کی مہا پرتاپ سے واقف ہوئے ایک دفعہ کاگ بھشنڈجی کو بادجود حاصل ہونے ہروان سب قسم کے بھگوت مایا نے ایسا نچایا کہ عقل کے چراغ گل ہو گئے اور یہ کیفیت مفصل پرانون مین مندرج ہے لیکن چونکہ مایا مذکور بھگوت بھگتون کا کچھ نقصان نہین کر سکتی کسواسطے کہ جس حالت مین خود بھگوت نگہبان ہون پھر کسی سے کیا ہو سکتا ہے اسواسطے اوس مایا سے بھی پرم کلیان کاگ بھشنڈجی کا ہوا کہ خود سری رگھنندن سوامین نے بھگتی اور گیان اور بیراگ کا بردان دیا واضح ہو کہ جب بھگت کو نخوت اور خودی اوسکے کبھی پیدا ہوجاتی ہے تب اپنی مایا سے کہ مصیبت اور صعوبت وغیرہ ضمیمہ اوس مایا کے ہین اوس خودی اور نخوت کو دور کر دیتے ہین اگر ایسا نکرتے تو وہ بھگت دونون جہان سے جاتا رہے جسطرح کسی طفل کو تکلیف دنبل کی ہوجاتی ہے تو والدین جراح سے اوسکو چروا لیتے ہین اور وہ تھوڑی دیر کا دکھ ہمیشہ کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے در حقیقت بھگتون کو کسیطرح کی مصیبت اور تکلیف کا ہونا مصیبت نہین بلکہ ترقی بھگتی اور باعث پرم کلیان کا ہے

بھگوت دھام کی یہ مہما ہے کہ جس درجہ کو برھماد ک بھی نہین پہونچتے وہ درجہ بآسانی نصیب ہوتا ہی

کتھا ۱۳۳ भागवत بھگونت جی دیوان شجاع الملک صوبہ دار آگرہ بھگوت بھگت ایسے ہوئے

کہ کنج بہاری جی کے چرتر اور اونکا سروپ اور پریا پریتم کے ہمدگر کی محبت کا پرتوہ وعشق ہر وقت

دل مین بسا رہتا تھا اور سوای پریا پریتم کے دوسری طرف کبھو لگ بھی طبیعت نہین جاتی تھی امرو

نہی کو طریق سے علیحدہ ہوکر جگل سروپ کے مادھری رس مین مگن رہتے تھے بیشنوی روپ دھارن

کیے ہوئے بھجن اور بھاو کا شغل رکھتے تھے اور برنداین دھام مین مثل پریا پریتم کے بھاو تھا جو

کوئی وہان کا رہنے والا وارد ہوتا تو اوسکو بھگوت روپ جانکر زر و نعمت پیشکش کیا کرتے ایک دفعہ

سوامین ہرداس جی ادھکاری مندر سری بہاری جی کے پریم و بھگتی و بھاو مین لاثانی اور بھگونت

موصوف کے گرو تھے اور بھگوت نے خود شیر و برنج جن سے طلب کرکے تناول فرمایا طرف آگرہ

کے تشریف لائے بھگونت جی نے حال اونکی تشریف آوری کا سُنا اور کمال خوشی سے جسم مین سمائی

اپنی استری سے صلاح کی کہ سوامین جی تشریف لائے ہین اونکی بھینٹ کیا کرنا چاہیے اوس پریم سوبھاگا

نے جواب دیا کہ سب گھر بار مع دولت و نعمت و بھنڈار و طویلہ وغیرہ بھینٹ کرو صرف ایک دھوتی

اپنے جسم مین رکھہ لو بھگونت جی اپنی استری سے کمال خوش ہوئے اور فرمایا کہ پریم اور بھگتی کا رس جو

نے تیری ہی نصیب کیا ہی یہ صلاح ان دونون بھگت کی سوامین ہرداس جی نے بھی سنی اور یقین کر لیا

کہ بالضرور حسب صلاح خود عمل کرینگے کمال خوش ہوئے لیکن اونکا مال و منال لینا گوارا نہ کیا اور برنداین

مین بلا ملاقات واپس آئے بھگونت جی کہ اپنے گورو کی خبر آمد آمد سنکر کمال خوش ہو رہے تھے واپسی کا حال

سنکر ملول اور متفکر ہوئے اور صوبہ سے رخصت لیکر برنداین مین آئے جاترا وغیرہ کرکے انواع

انواع بھگوت بھاو اور چرترون کے سکھہ سے آنند ہوئے اور خود بھگوت چرترون کا گرنتھ

تصنیف کرکے بھگوت بھینٹ کیا ایک دفعہ بھگونت جی کو خبر پہونچی کہ صوبہ دار نے برج باسیون

کو بابت چوری کے گرفتار کر لیا ہے بقرار ہوکر آگرہ مین پہونچے اور سب کو قید گران سے

چھوڑا دیا ایک دفعہ برج باسیون نے بھگونت جی کا بالکل اسباب چرا لیا بھگونت جی ازبس خوش

ہوئے اور نہایت پریم اور بھاو سے جسم مین نہ سمائے کہ اوس جیت چور منوہن نند کشور نے

میرے مال کو مثل گھیون کے ماکھن کے سمجھا بھگونت جی کی بھگتی اور بھاو کا بیان تحریر پا رہے

اب اونکی والد مادھوداس جی کا حال سُنیئے جب اونکا اخیر وقت آیا اور لوگون نے علامات سے معلوم کرلیا
تب پالکی مین ڈالکر برندابن کو لے چلے نصف راہ طے ہوئی تھی کہ مادھوداس جی کو خبر ہوئی تو لوگون
سے پوچھا کہ کہان لیے جاتے ہو جواب دیا کہ جس دھام کے دہرات دھیان مین رہا کرتے ہو وہان لیے جاتے ہین
مادھوداس جی نے فرمایا کہ جلد واپس چلو میرا جسم سری برندابن کے لائق نہین خیال کرو کہ جب یہ جسم جلایا جاویگا
اور بدبو اوٹھیگی پیا پریتم کو ناپسند ہو کر باعث تخلل طبعیل اور بہار بہاری بہارن ہو جاویگی ہرگز اس جسم کا لیجانا
विहारन विहारी
برندابن مین مناسب نہین اور اگر برندابن مین جاناہی ضرور ہے تو جانیوالا نجو دیگل سروپ کو پہونچ جاویگا
یہ فرماکر دیہہ کو چھوڑ دیا اور نت بہار مین جا ملے ہرداس هरिदास کتھا ہرداس جی توم بستہ رہنے والے
नित्यविहार
قریب کاشی رادھا بلبھی سمپرداین پرم بھگت بیتیا رگن اور پوشیدہ بھگوت چرترون کا بیان جاننے والے ہوئے
ترازو گویا اصلی مطلب شاسترون کی کسی وبیشی دیکھا کرتے تھے جنھون نے نقارہ دیکر اپنے عہد کو پورا کیا اور
رادھا بلبھ جی کے بھجن کا پرتاپ دکھایا بھگوت بھجن مین مضبوط اور کلجگ مین مثل کامدھین کے تھے
कामधेनु
آفرین اونکی والدین کو کہ جنسے ایسا بھگت یکتا ے زمانہ پیدا ہوا ہرداس جی موصوف نے عہد کیا تھا کہ برندابن
مین دیہہ تیاگ کرین اتفاقاً بیماری تپ کی لاحق ہوئی اور طبیبون نے معالجہ سے جواب دیا تب اپنے رشتہ دارون
سے کہا کہ برندابن کو لیچلو چار دختر بالتحداد انھین ہر بھگتون کو حوالہ کین اور خود ڈولی مین سوار ہو کر بھگوت
کے تصور اور دھیان مین مستقل بھجن اور کیرتن مین سادھان روانہ برندابن کے ہوئے ہنوز برندابن مین
نہین پہونچے تھے کہ پران چھوٹ گئے لیکن واسطے پورا کرنے عہد کے ویسا ہی جسم بناکر برندابن مین گئے
اور شری رادھا بلبھ لعل جی اور گسائین سندرداس اپنے گورو کے پریم اور بھاؤ سے درشن کرکے
مستفیض ست سنگ او بھگوت چرترون کے ہوئے اور چیرگھاٹ پر اشنان کرکے اوس دیہہ کو چھوڑ دیا ہمراہیان
بعد جلانے نعش کے معہ دختر ان برندابن مین آئے اور سب حال بخدمت اونکے گورو و دیگر
اشخاص کے بیان کیا گسائین جی نے فرمایا کہ تم فکر اونکے عہد کا ہرگز نہ کرو کل ہرداس جی یہان
آئے اور گفتگو کری اور بھگوت درشن کرکے بعد اشنان جمنا جی کے دیہہ تیاگ کیا سب کو بھگوت بھجن
کا اعتقاد ہوا اس چرتر مین اگر کسی کو اعتراض ہو کہ جو ہرداس جی ایسے سمرتھ تھے کہ دوسرا جسم ظاہر
کرلیا تو پہلے جسم کو برندابن مین کسواسطے نہ لے آئے واضح ہو کہ اگر اس جسم کو لاتے تو برندابن مین
جلایا جاتا اور بدبو اوسکی رادھا بلبھ جی کو پہونچتی اسواسطے اوس جسم کو راہ مین چھوڑ دیا اور جسم جدید

بناکر جابجا درشن کرے اور یہ بھی واضح رہے کہ ہرداس جی کو کچھ نفسانیت ظاہر کرنے اس بات
کی نہ تھی کہ عہد میرا پورن ہوا نہو بلکہ خود بھگوت کو اونکا عہد پورا کرنا ضرور ہوا کسواسطے کہ پم پوران
وغیرہ مین وعدہ مستقل کیا ہے کہ میری بھگت جو خواہش کرتے ہین وہ پورن کیا کرتا ہون
علاوہ ازان بھگوت کو شہرت اس بات کی ضرور ہوئی کہ میرے بھگتون کا عہد کبھی خلاف
نہین ہوتا ✤ **کبت** ✤ मधुगुसाई مدھوگسائین کہ مدھوسری رنگ مشہور تھے
پرم رسک پریا پیتم دھری برندابن کے ہوئے باشتیاق درشن وقیام سری برندابن کے
ترک خانمان کرکے بنگالہ سے آئے جب جاترا اور درشن کرچکے تب تمنائے غائبانہ درشنون
کی ہوئی اور برج کشور کشوری کی پرم منوہر مورتی کے تصور مین چھکے ہوئے ہریک بن
مनोहर
و کنج مین تلاش کنان پھرنے لگے خور و خواب دن رات سری گری کا خیال یکقلم دل سے دور کیا
بھگت بھاون مہاراج نے جو یہ شوق اور پریم اپنے بھگت کا دیکھا تو جمنا کے کنارہ قریب
بنسی بٹ کے اوس سروپ سے درشن دیئے کہ پرم سوبھایمان شیام سندر سروپ سرپر
مورمکٹ کانون مین کنڈل بانکا مغرق بہ زری اور گھٹنا پہنے ہوئے جواہرات کے آبھوکھن ہریک انگ پر
घुटना
سوبھت ایک ہاتھ مین مرلی اور دوسرے مین چھڑی اپنے سکھاؤن کے ساتھ کھیل اور بازی مین
مصروف ہین گسائین جی کو یہ روپ انوپ دیکھکر کچھ خبر نہ رہی پرم آنند مین مگن ہوکر بے تحاشا دوڑکے
اور قدم مبارک مین لپٹ گئے بھاگ کی بڑائی گوسائین جی کی کسطرح لکھی جاوے کہ جس پورن
برہم سچدانند گھن کے چرن رج کو برہمادک خواہش کرتے ہین وہ اونکی بھگتی و پریم کے بس
ہوکر خود ظاہر ہوا ✤ **کبت** ✤ भूगर्भ گسائین بھوگربھ جی پرم بھگت مادھورج اوپاسک
ہوئے گھربار کو ترک کرکے برکت ہوگئے اور برندابن مین آکر مستقل باس کیا مستقل لفظ کا
یہ مطلب ہے کہ سوا اسکے اوس پرم دھام کے اور کسیطرف دل کو رغبت نہووے بموجب
قول کسی پوران کے کہ برندابن سے باہر آکر کروڑون چنتامن مانی ہون یا خود بھگوت حاصل
ہوتا ہو لیکن برندابن کی خاک اور رج سے یہ جسم کبھی علحدہ نہ ہووے سو ایسی ہی استقلال
سے گوبند دیو جی کے کنج مین قیام کرکے مانسی بھاو سے روپ مادھری پریا پریتم مین محو
اور مستغرق رہا کئے اور اوس سروپ کا لطف اور مزہ اسقدر حاصل تھا کہ خور و نوش ظاہری

اکثر بھول جاتی دل وجان وعقل وقیاس اور سب حواس روپ انوپ کے جھنتون مین ایسی لگائے
کہ دوسری طرف ہرگز رجوع نہوئی + کبت گنسائین کاشی ایشرجی پرم بھگت काशीश्वर
ہوئے پہلے ابدہوت تھے بھگوت بھگتی کا رنگ جو چڑھا تو کمال اعتقاد سے پرشوتم پوری مین آئے
اور سری کرشن چیتن مہا پربھو کے چیلہ ہوئے پھر گورو کی اجازت سے سری برندابن مین آئے अवधूत
اور وہان کی سوبھا اور بھگتی کو دیکھکر پریم مین مگن اور کرتارتھہ ہوگئے چند روز مین انکی بھاونا
اور محبت ایسی مشہور ہوئی کہ سری گوبند دیوجی مہاراج کی پوجا سیوا انکو تفویض ہوگئی او شب
و روز بھگوت سرنگار اور سیوا مین رہنے لگے بھگوت کے لاڈ لڈائی مین ایسا دل لگایا کہ کچھ خبر
اپنے اور بیگانہ کی نہ رہی اور روپ انوپ مادھری کے لطف اور اوس رس کی لذت کے
روبرو سب لذت اور لطف ہر سہ جہان کے تا برھم لوک وغیرہ ناچیز اور بے حقیقت ہوگئے
کبت پربودھانند سرستی سنیاسی چیلہ سری کرشن چیتن کے بھگوت بھگت प्रबोधानन्द
پرم رسک مثل پارشدون کے ہوئے پریا پریتم کا بہار اور کنج کھیل کے رس کا بیان انہی تصانیف
مین ایسا لکھا کہ جسکو پڑھ سنکر کڑورون بھگوت بھگت پریم اور پرم آنند مین مگن ہوئے اور ہوتے ہین
جگل سروپ کے مکھ چندرمان مین اپنا دل مثل چکور کے لگایا اور برندابن کا س کا جو آنند
اور سکھ ہے اوسکو جہان مین روشن و مشہور کیا یعنی اوس سکھ کے روبرو سب دھرم
کرم و آنند بے حقیقت و ہیچ سمجھے اس اشلوک کا عمل بعینہ اون سے ہوا کہ جان جاوے
تو جاوے اور سب بندگی اور نیکنامی اور دھرمون کا ناس ہووے تو ہو اور سب امراض
و دیگر آفات آجاوین تو آجاؤ اور لوگ بدزبانی و سخت گوئی و بیعزتی کرین تو کرو لیکن سہجے
نارایِن بھول کر بھی ولیکن یہ خیال نہ آوے کہ برندابن سے باہر جاؤن + کبت
آدمی جسم کو پاکر جو فائدہ کہ ہونا چاہیے وہ للتی جی نے اوٹھایا کیا معنی کہ جا بجا लालमती
شاسترون مین لکھا ہے کہ یہ تکھہ دیہہ مشکل سے ملتی ہے اور اوسکے حاصل ہونے سے
یہ سود و بہبود ہے کہ پھر جسم نہو یعنی آواگون سے رہائی ہووے اور وہ رہائی بلا بھگوت بھگتی نہیں ہوسکتی
ہے سو جس کسی نے بھگوت بھگتی اختیار کی وہ آدمی ہے ورنہ وحشی یعنی خوک سگ خر وغیرہ مین اور
آدمی جسم مین کچھ فرق نہین للتی جی کو وہ بھگوت بھگتی نصیب ہوئی کہ سوائے گوسشیام کے

چرن کملون سے مطلق کسیطرف توجہ نہ تھی گور شیام کی کہنے سے یہ مطلب ہی کہ جگل سروپ کے
لاڈلا ڈلی مین مگن رہتی تھے اور چونکہ لعلمتی جی باتسل اوپاشک معلوم ہوتی ہین اسواسطے مصنف
بھگت مال نے گور شیام کی محبت کا لفظ لکھا ورنہ پریا پریتم یا کشور کشوری کا لفظ لکھتے جسقدر
محبت لعلمتی جیو کو نند نندن اور برکبھان نند نی مین تھی اوسیقدر جمنا جی سے اور برج کی کنجون سے
اور بنسی بٹ وغیرہ بھگوت کے کھیل استھان سے اور برج رج سے اور گوکل کے گورو
کل سے اور بارہ بن اور متھرا پوری اور گوردھن سے تھی اٹل یعنی مستقل باس سری برندابن
مین کر کے اعتقاد کامل اور بھاو بیشمار کو مضبوط کیا اگرچہ باتسل اوپاسنا لعلمتی جی کو گوکلستھون
کے سیوک تھے لیکن دھام نشٹھا کا اعتقاد اور جس قاعدہ سے وہان کا باس چاہیے وہ
بالکل لعلمتی جی مین پایا گیا اسواسطے دھام نشٹھا مین درج کیا ‌ قیام ۱۲

نشٹھا چہاردہم در مہما بھگوت نام مشتمل بر کتھا پنج بھگت

سری رگھنندن ہوا ہین کے چرن کملون کی ملہٹا کون رکھا اور پرسرام اوتار کو ڈنڈوت ہین کہ
واسطے دور کرنے بھار زمین کی اکیس دفعہ چھتریون کو قتل کر کے براہمنون کو راج دیا اور یہ اوتار
بموضع جمنا بسیا کہ شہ ہی پیج کو ہوا اگرچہ بھگوت نام کا لینا منجملہ کیرتن کے ہے لیکن چونکہ ہمرن سے
علاقہ زیادہ تر رکھتا ہے اسواسطے جدا نشٹھا مقرر ہوئی علاوہ ازان جو چار قسم کی اوپاسنا
یعنی نام دھام لیلا روپ شاستر و نمین لکھی ہین تو نام کی اوپاسنا بدرجہ اول ہے اسواسطے
بھی کیرتن سے علیحدہ نشٹھا لکھنی ضرور جانی مہما بھگوت نام کی اگرچہ سب بید اور پورانون نے
بیان کی لیکن مقرر ہوئے کہ نہین کہی جاتی جسقدر بھگوت کی مہما و چرتر بقیاس و بیشمار ہین اوسیقدر
نام کی مہمان اور نام بھی انت ہین شیش جی ہزار زبان سے ہر وقت نئی صفت سے بیان
کرتے ہین لیکن پار نہین پاتے شیو جی مہاراج کا جیون دھن اور پران اودھار ہے واسطے
اودھار کے سنسار سمندر سے یہ نام بھگوت کا وافی اور کافی ہے کچھ ضرورت کسی اور سادھن
کی نہین اور یہ وصف یہ ہی کہ کسی حالتین اور کسیطرح بتوجہ خواہ بلا توجہ نام کا ورد ہو بلا شک و
بے شبہہ بھگوت حاصل ہوتا ہی اسکند پوران کا قول ہے کہ بھگتی سے خواہ بلا بھگتی بھگوت نام کا

اوچارن سب گناہون کو دور کردیتا ہے جسطرح روز قیامت کی آگ تمام جہان کو ناس کردیتی ہے بھاگوت کا قول ہے کہ اوکھدی بدون جانے جسطرح اپنا عمل کرتی ہے اسیطرح بھگوت نام غیر دانستگی مین اپنا پھل دیتا ہے گسائین تلسی داس جی نے فرمایا ہے کہ بتوجہ یا بلا توجہ یا بحالت رنج یا غیر دانستہ نام کا لینا آنند کا کرنیوالا ہے دیگر سادھن ایسی ہین کہ اونسے باخراجات خواہ بکاہش تن خواہ ترک خانہ خواہ بمحنت شاقہ بمشکلات تمام و بدیر مطلب حاصل ہوتا ہے اور بھگوت نام بلا سطرح کی محنت و مشکلات وغیرہ کی جلد ترقی الفور مقصود دنیوی کو پہونچا دیتا ہے نرسنگہ پوران مین بھگوت کا قول ہے کہ جو میرے نام کا جپ کرتے ہین مع اپنی کروڑون پشت کے میرے دھام کو پہونچتے ہین بشن رہس مین لکھا ہے کہ وہی پرم گیان والا ہے اور وہی پرم تپ والا ہے جو بھگوت کا نام

विसुरहस्य

لیوے رام رچھا مین بسوامتر جی فرماتے ہین کہ رام رام خواہ رام بھدر خواہ رام چندر جو کوئی سمرن کرتے ہین

रामरक्षा

اونکو کبھی پاپ نہین ہوتا اور دونون جہان کی مراد حاصل ہوتی ہین اسکند پوران کا قول ہے کہ راجسوی و اسمیدھ جگ اور ادھیاتم گیان وغیرہ کا خلاصہ بھگوت نے اپنے نام مین رکھدیا ہے یعنی سب کا پھل نام سے ہوجاتا ہے اگر یہ اعتراض ہو کہ جس آدمی کا نام لیکے پکارتے ہین تو فوراً آجاتا ہے اور ایشر کا نام ہزارہا دفعہ لوگ لیتے ہین ایشر نہین آتا اسکی کیا وجہ ہے سو واضح ہو کہ جس آدمی کو پکارا جاتا ہے کسیطرح کی بے اعتقادی اوسکی جان لینی اور شناخت مین نہین ہوتی اسیطرح جب نام کو بھی اوسی اعتقاد سے کہ بالضرور یہ نام بھگوت روپ ہے اور اس نام سے سواے اور کوئی پناہ اور وسیلہ نہین اور یہ نام ہی سب دنیا و دین کے دینے کو مالک و مختار ہے لیا جاویگا بیشک فی الفور بھگوت موجود ہوجاینگا اور اس باب مین ایک تمثیل یاد آئی کہ راجہ منصف و دھرماتما کے دربار مین ہزارہا مستغیث جاتی ہین منجملہ اونکے اکثر تو ایسے ہین کہ نہ قاعدہ استغاثہ سے واقف ہین اور نہ راج دربار کی جانے سے نہ کوئی وسیلہ ہے نہ راجہ کی مزاج سے واقفیت رکھتے ہین صرف اپنی داویلا سے کام ہے اگرچہ بسبب نصفت مزاجی راجہ کے اپنے انصاف کو پہونچتے ہین لیکن جو توقف ہوتا ہے وہ بیوقوفی اور حماقت اون مستغیثان کی ہے راجہ کا کچھ قصور نہین اور بعض لوگ ایسے ہین کہ راج دربار کے قواعد سے واقف ہین اور کارندگان سے ملاقات ہے ایسے لوگ جسوقت دربار مین گئے اوسیوقت اپنی کوشش اور کارندگان کی مہربانی سے اپنا مطلب حاصل کرلائے اور کمتر ایسے ہین کہ صرف براے

خوشنودی راجہ کے حاضر ہوتے ہین اور کبھی کسیطرح کی درخواست نہین کرتے سو ایسے شخص کا خود راجہ
مطلب برا کر دیتا ہے اونکی ضرورت عرض معروض کی نہین ہوتی سو یہ نام بھی مثل راجہ منصف
کے ہے موافق لیاقت ہر ایک مستفیض یعنی حسب اعتقاد جاپک کے مراد کو پہونچا دیتا ہے اگرچہ فولاد
जापक
مین اصلی طاقت یہ موجود ہے کہ تابۂ آہنی کے دو ٹکڑہ کر دیوے لیکن کمزور کے ہاتھ سے اچھی طرح
خط بھی نہین آتا اور زوری طاقت کے ہاتھ سے فوراً دو ٹکڑہ ہو جاتے ہین یہ ہی حال نام کے اعتقاد
کا ہی اب یہ اعتراض پیدا ہوا کہ بلا توجہ دل نام کے لینے سے بھگوت کسطرح مل جائیگا سو واضح ہو کہ
بالضرور کسیطرح نام لیا جاوے بھگوت حاصل ہو جائیگا کسواسطے کہ نام نامی سے جدا نہین ہوتا اور
دستور ہے کہ نام کے پکارنے سے نامی موجود ہو جاتا ہے سو وہ بھگوت کہ سب جگہ اور قریب تر موجود ہے
نام کی پکارنے سے کیون نہ آویگا خواہ بتوجہ دل پکارا جاوے یا بلا توجہ دل قطع نظر از شہادت نقل
اشلوکہا ہی اجامیل کا ذکر اس نشٹھا مین ہوگا کہ دکھ مین بھگوت کا نام لیا تھا اور پرم دھام کو گیا
اور بالمیک جی کی کتھا کیرتن نشٹھا مین تحریر ہوئی کہ اونکو مطلق بھگوت کی مہما معلوم نہ تھی اور نہ
نام کی اور اگر کسیکو خواہ مخواہ یہ استبداد ہو کہ جب توجہ دل اور محبت کامل ہوگی تب ہی بھگوت
حاصل ہوگا تو واضح رہے کہ بموجب قاعدۂ مستمرہ کے ابتدا مین محبت و توجہ کسیکو نہین ہوتی اور اگر
ہوتی ہے تو بہت کم لیکن وہ نام ہی اعتقاد و توجہ دلی کو روز بروز ایزاد کر کے منزل مقصود کو
پہونچا دیتا ہے جسطرح طفل خورد سال کہ اوسکو علم مین نہ اعتقاد ہوتا ہے نہ توجہ دل معلم کے خوف
سے حروف بتلائے ہوئے اوسکے کہتا رہتا ہے لیکن رفتہ رفتہ معتقد متوجہ علم کا ہو کر عالم فاضل
ہو جاتا ہی اسیطرح بھگوت کا نام کا ورد توجہ اور اعتقاد دونون پیدا کر دیگا اور بھولے اکثر لوگ ظاہری
سمجھ اور نام لینے کو اچھا نہین سمجھتے اور یہ بات بناتے ہین کہ بلا توجہ دل کیا ہوتا ہے سو وہ لوگ
کبھی کسی مطلب ظاہری اور باطنی کو نہین پہونچتے اور نہ کبھی اونکی ضلالت و گمراہی رفع ہوتی ہے
بیشک مثل سگ دیوانہ کے ہین کہ عبث عبث کہتے مر جاوینگے اور اگر تو اونکی ناس کرنی کو گناہ عدم
تسلیم حکم شاستر کا کافی ہے یعنی شاستر مین نہین تو یہ حکم ہو کہ ظاہری اور بلا توجہ دل نام لینے سے مغفرت
ہوتی ہی اور یہ لوگ خلاف اوسکے بیان کرین تو بہر حال مرتد و گنہگار ہوئے علاوہ ازان صرف ظاہری
سمجھ سے توجہ بجانب دل ہوتی ہی سو جب کہ اون مرتدون کو اول ہی درجہ مین نفرت ہوئی تو درجۂ ثانی کب

نصیب ہوگا اور ورنہ بصورت سب عذاب جہنم مین گرفتار رہینگے سگ دیوانہ کی تمثیل سے یہ مراد ہے کہ بسبب
نشاء اعمال قبیحہ کے اونکی عقل جاتی رہی ہے بار یک مطلب سمجھنا تو علیحدہ رہا موٹی باتون پر غور نہین جیتا
یعنی ظاہری سرد آب کا غسل اور آگ سے تاپنا ظاہری حسن یا کسی کی بات یا خوشبو بدبو وغیرہ تو دل پر
فوراً اثر کرجاوے اور بھگوت نام ایسا ہے کہ وہ ظاہر مین کہا ہوا کبھی اثر نہ کرے واہ خوش فہمی اور
ذہانت اور افسوس ہے کہ ایسے مشہور امور پر نگاہ نہین ہوتی کہ آہن کو سنگ پارس دانستہ لگ جاوے
یا غیر دانستہ بالضرور طلا کردیتا ہے آگ مین کوئی چیز دانستہ ڈالو یا غیر دانستہ بالضرور خاکستر ہوجاتی ہے
آبحیات کو کوئی شخص دانستہ نوش کرے یا غیر دانستہ بالضرور زندہ ہوجائیگا اسیطرح بھگوت نام کو کوئی
شخص غیر دانستہ و بظاہر لیوے خواہ دانستہ و از باطن بالضرور بھگوت روپ ہوجائیگا الغرض نام مبارک
میرے سوا مین کیا بات ہے کہ کسیطرح اور کسی حالت مین لیا جاوے واسطے مغفرت اور دینے ہر چہار مطالب
کے وافی اور کافی ہے کچھ ضرورت کسی اور ساد ھن کی نہین اور نہ اس سے بہتر کوئی پناہ اور سہارا
نظر آتا ہے ست جگ مین طرح طرح کے کرم اور تریتا مین جگ وغیرہ اور دواپر مین بھگوت پوجن
مقدم تھا اور کلجگ مین کہ گناہون کا مجسم ہے سوائے بھگوت نام کے کوئی تدبیر بہتر و آسان ترجمھگوت
و شاستر نے نہین فرمائی بھاگوت کا قول ہے کہ جس حالت مین مہاپاپی دُکھ سے نام لیکر سنسار سمدر کو
اوتر گئے اگر دانستہ نام لیوینگے تو اونکا کیا کہنا ہے رام ستوراج مین لکھا ہے کہ رام نام برھم ہتیا وغیرہ کا
دور کرنیوالا ہے بھاگوت کا قول ہے کہ کیسا ہی کسیکو دُکھ ہو اور کیسا ہی مہوس لذائذ دنیا کا ہووے
اور کیسا ہی گنہگار ہو بھگوت نام کی بدولت سب گناہون اور دکھون سے چھوٹ کر پرم آنند کو پہونچ جاتا ہے
واسطے مطالب دنیاوی کو بھگوت نام سے سوا اور کوئی سادھن ایسا نظر نہین آتا کہ کامیاب کرے
چنانچہ تجربہ ہوا اور مشہور بات ہے کہ جب کسیکو کچھ دُکھ ہوتا ہے یا کسی مطلب کی خواہش ہوتی ہے
تو برن بھلاتی ہین اور بھگوت نام کی بدولت مطالب مطلوبہ کو فائز ہوتے ہین واضح ہو کہ ورد اور
جپ بھگوت نام کا ہر وقت اور ہمیشہ کمال ضروری اور فرض ہے لیکن کمال فرض ور فرض یہ ہے کہ
ساڑھے تین کروڑ آدمی کی جسم پر بال ہین سو مدت العمر مین ایک دفعہ بحساب فی بال ایک نام کے ساڑھے تین کروڑ
نام پورے کردینے چاہیین اور اکیس ہزار چھ سو دم ہر روزہ آتے ہین سو اسقدر نام ہر روز جپ لینے
واجب ہین تاکہ کوئی دم نام سے خالی نہ شمار ہو اسقدر نام تین چار گھڑی مین پورے ہوجاتے ہین

یہی سوا اوپڑہ لکھنے مین اور یہ ضرور نہین کہ ایک جگہ بیٹھکر لیے جاوین بلکہ چاہو پھرتے بات کرتے جسطرح
ہوسکے پوری کر دینی چاہیے معلوم رہے کہ یہ دونون فرض اون اشخاص کے واسطے تحریر ہوئی ہین جنکو نام
لینے مین محبت نہین اور جنکو بھگوت نام مین محبت ہے اور ہر وقت بھگوت کا نام کا ورد رکھتے ہین اونکو
ایک پل و لمحہ بلا نام نہین گذرتا اونکے واسطے کوئی قاعدہ تحریر کرنا کیا ضرور ہے کہ اونکا جیون صرف بھگوت
نام ہے واضح ہو کہ جسقدر ثمرہ بھگوت کے جلد ملنے کا زبان سے نام لینے مین حاصل ہوتا ہے اوس سے
دہ چند حلق کے نام لینے سے اور حلق سے دہ چند دل یا بذریعہ پاس انفاس کے نام لینے سے ملتا ہے
اور یہ ضرور نہین کہ صرف اجپا منتر بذریعہ پاس انفاس جپا جاوے بلکہ جو جس دیوتا کا اوپاسک
ہے اوسکے واسطے اوسی دیوتا کا منتر اجپا منتر ہے نصف منتر ہر وقت آنے دم کے اور نصف ہر وقت پیچھے
کو جانے کے کہنا اوسکا نام پاس انفاس ہے مثلاً رام نام جپنا ہے تو حرف را ہر وقت اوپر کو آنے
دم کے کہا جاتا ہے اور حرف میم وقت پیچھے کو جانے کے اے من ذرا سمجھہ اور خیال کر تو بھگوت
انس سے ہوا ہمیشہ ایک رس پرکاش وان کیا آنند سروپ ہے کبھی ایسا نہین ہوا کہ تو نہ تھا
अजामा
सानन्द प्रकाशवान एकरस
یا آیندہ نہوگا نہ کبھی تجکو موت ہے نہ کبھی پیدا ہوتا ہے تو ہی رکھندرن سوا مین کے چرن کملون سے
بچھڑ کر اس نوبت کو پہونچا ہے کہ طرح طرح کے عذاب دوزخ و بہشت و انواع انواع کی
مصیبت چوراسی لاکھ جسم کی تیرے نصیب ہین زن و اطفال و دولت و مکان و دوست
وغیرہ جو کبھی کسی حالت مین تیرا فائدہ و نقصان نہین کر سکتے اونکو اپنا قدیم سمجھکر اونکی فکر
مین غلطان پیچان رہتا ہے پس اپنے اوپر رحم کر اور اوس سروپ کے خیتون مین رہا کر کہ جو دیباچہ مین
لکھہ آیا تاکہ مایا کے جال سے تیری رہائی ہو کر پرمانند سروپ کے پراپتی ہووے کبھا

अजामिल

اجامیل اس جنم سے پہلے براہمن تھا اور جنگل مین ریاضت شاقہ کیا کرتا تھا بخیال ایک عورت چانڈالی کے
مرا اگرچہ اوس جنم مین بھی بہ شہر قنوج براہمن کا جسم پایا لیکن ابتدا سے کرم ناقص تھے ایک عورت
ناحقہ کو دیکھکر عاشق ہوگیا اور اوسکی ساتھہ رہنے لگا ایسے اعمال قبیحہ مثل صیاد افگنی و میخوری و دزدی
و قمار بازی وغیرہ سے زیست کرتا تھا کہ ذکر اونکا اچھا نہین ایک دفعہ چند بھگوت بھگت اوس شہر مین
وارد ہوئے اور واسطے قیام کے کسی سادھو سیوی کی تلاش کر رہے تھے چند شٹھون نے واسطے مضحکہ اور
تمسخر کے اجامیل کا گھر بتلا دیا سادھو موصوف نادانستہ اوسکے گھر آئے اور اجامیل نے مع اپنی

سله ہمیشہ
یکسان برابر ۱۲
سکه روشن
ورا نکی دہنده ۱۲
سکه ایشری
درنشتی کا جورام
ادیسا بھرتی
یا لکیان اور
آنند کا مجسم ۱۲

استری کو دست بستہ استادہ ہو کر کمال اعزاز اور اکرام کیا اور خدمت گذاری رسوئی وغیرہ مین حاضر رہکر
خوب سیوا کری بروقت فرصت اپنا حال اونکی خدمت مین گذارش کیا اور عاجز ہو کر قدم پکڑ لیے
بھگتون کو کمال رحم اوسکے حال پر اختلال پر ہوا اور بروقت روانگی کے یہ اوپدیش فرما گئے
کہ ابکی دفعہ جو پسر تولد ہووے تو اوسکا نام نارائن رکھنا چنانچہ اجامیل نے بروقت تولد فرزند کے
موافق اوپدیش کے عمل کیا اور اوس پسر کو کمال عزیز رکھتا جب عمر اجامیل کی آخر ہوئی اور جمدوت
روح قبض کرنے لگے تو بڑا دُکھ ہوا اور بامید چھوٹنے کے اوس دُکھ سے پکارا کہ ہے نارائن نام مذکور
زبان پر جب آیا ہوا ہی تھا کہ پارشد نارائن کی اوسی وقت پہونچے اور جمدوتان کو مار کر نکال دیا اجامیل
کو بہان پہوار کیا اور پرم اوتسا ہی بیکنٹھ مین لیگئے جمدوت پاس جمراج کے نالشی ہوئے کہ اجامیل نے
بھگوت نام وقت مرگ کے کچھ بھگتی اور اعتقاد سے نہین لیا تھا اوسکے پسر کا نام نارائن تھا اوسکو
پکارا تھا باوجود اوسکے بھگوت پارشدون نے ہمکو نکال دیا اور مارا جمراج نے فرمایا کہ جس حالت میں نارائن کا
نام زبان پر آیا تو اور کوئی دھرم کرم وغیرہ عمل باقی رہا کہ اجامیل کو کرنا ضرور ہوتا تم بیوقوفون کو
اس بات اور بھگوت نام کی مہما کا کچھ خیال نہ تھا خوب ہوا کہ تمکو سزا ہوئی آیندہ خبردار رہو کہ جہان بھگوت
نام کا اوچارن کسیطرح ہو وہان ہرگز نہ جانا کسواسطے کہ جہان بھگوت کا نام ہے وہان جمدوتون کا کیا کام
جب اجامیل پرم دھام کو فائز ہوا تو زن فاحشہ کبھی دل لگا کر اوسی پرم گت کو پہونچی واہ واہ پرتاپ
بھگوت نام کو کہ کہان تو اجامیل کے گناہ عظیم اور کیا وہ جو صرف دھوکے سے نام لینے کی بدولت ملا
اگرچہ اس چرتر مین مہاتم ست سنگ کی اور یہ بات کہ بھگوت بھگت کو کیسا ہی کو سنگ اور مصیبت
وغیرہ عائد ہو لیکن اوسکا ناس نہین ہوتا کہ بھگوت نے اودھیا ئے نہم گیتا جی مین وعدہ مستقل کیا ہے
بخوبی ثابت ہوتی ہے لیکن نام مہما پر زیادہ تر غور اور خیال واجب ہے کہ جو نادانستگی سے
یہ درجہ حاصل ہوا تو بحالت دانستگی نام لینے سے نہ معلوم کیا مراتب نصیب ہونگے پس تھا
ایک ساجہ پرم بھاگوت ایسے ہوئے کہ سب بھگوت کا سمرن بھجن پوجا کیرتن وغیرہ ہر وقت دل مین
کیا کرتے اور کسی سے وہ حال دلی اپنا ظاہر نہ کرتے اگرچہ دل سے تارک سب راج کاج و دنیا
کے تھے لیکن بظاہر ایسے مشتاق اور مشتاق لذائذ کے لوگون کو معلوم ہوتے تھے کہ گویا
مطلق بھگوت کی طرف توجہ نہین استری ساجہ موصوف کی جو بھگت تھی دل مین خیال کیا کرتی کہ

اگر راجہ کسیطرح بھگوت کی طرف رجوع ہو تو خوب ہو اور چونکہ حال دل راجہ سے ناواقف تھی
اسواسطے افسردہ خاطر رہتی تھی ایک رات بحالت خواب و بیخبری کے بھگوت نام راجہ کی زبان سے
برآمد ہوا رانی سنکر کمال خوش ہوئی صبح ہی نوبت نقارہ وغیرہ بجوائے اور خیرات کری راجہ نے
سبب اوتساہ اور خیرات کا پوچھا جواب دیا کہ آج آپ کی زبان سے بھگوت نام برآمد ہوا ہے
اسواسطے یہ خوشی و خیرات ہے راجہ نے پوچھا کہ کیا حقیقت مین نام میرے مونھہ سے نکل گیا
رانی نے جواب دیا کہ البتہ راجہ نے سنکر فرمایا کہ اصل جان تو بھگوت کا نام تھا اگر وہ ہی نکل گیا تو یہ جسم
کس کام کا ہے یہ کہکر فی الفور جسم کو چھوڑ دیا اور پرم پد کو پایا رانی نے جو یہ حال بھگتی اور بھاؤ پوشیدہ
راجہ کا دیکھا تو ساجرج ایسے پرم بھگت اور سچ اپنی نادانی سے کمال مضطرب و بیقرار ہوئی بیہوش
وہ اس محو بھگوت بھاؤ راجہ کے پریم کی ہو کر پران تیاگ کر دیے اور جسپا پرم دھام کو راجہ
موصوف گئے تھے وہان پہونچی فی الحقیقت جس کسیکو بھگوت نام سے محبت نہین وہ مثل مردہ کے
ہے اور جسکو اوس نام مبارک سے عشق ہے وہ زندۂ جاوید ہے **کبت** اگرچہ بھگوت ہمیشہ اور ہر جگ مین
اپنے بھگتون پر کرپا اور انگرہ کرتے آئے لیکن کلجگ مین تو اسقدر نظر رحم اور پرورش کی ہے
کہ جسکا بیان نہین ہو سکتا وجہ یہ ہے کہ اس جگ مین بھگوت نے اپنے نام مبارک کو وہ بزرگی و
معجزہ عنایت فرمایا ہے کہ جو مقاصد دلی ہر دو جہان کو دیگر جگون مین جگ تپ و پوجا وغیرہ
سے حاصل ہوتی تھی وہ سب صرف نام کیرتن سے حاصل ہو جاتے ہین اور پہلے جگون مین باوجود
عبادت شاقہ و جگ وغیرہ کے حصول بھگوت کا عرصہ کثیر مین ہوتا تھا اور اس کلجگ مین نام کی کیرتن
سے بہت جلد ہوتا ہے کیونکہ بہ نسبت دیگر عبادات کے نام کیرتن بہت آسان ہے اور بلا خرچ و تردد
کے حاصل ہوتا ہے ایک براہمن بھگوت بھگت کا ذکر ہے کہ اپنی استری کو سسرال سے لیے آتا تھا راستہ
مین ٹھگ مل گئے براہمن نے ٹھگون سے پوچھا کہ کہان جاتے ہو ٹھگون نے جواب دیا کہ جہان تم جاتے ہو
اور ہم تمکو باحتیاط تمام پہونچا دینگے بلکہ جس راستہ کو تم جاتے ہو یہ راہ اچھی نہین ہم براہ راست
لیچلینگے ہمارے ساتھ چلو براہمن کو اون ٹھگون کی گفتگو پر اطمینان نہ ہوا اور کہا کہ ہمارا تمہارا کیا
ساتھ ہے تم ہم سے علیحدہ چلے جاؤ اور ہم علیحدہ بطور خود جاوینگے ٹھگون نے گفتگو لیا سچی دھنا
اور دھرم کی کہکر اقرار کیا کہ تمھارے ہمارے بیچ مین سری رام چندر ہین ہم تمھارے ساتھ کسیطرح کی

دغا نہ کرینگے براہمن کو تب بھی اندر سے بے اطمینانی رہی لیکن براہمنی نے سمجھایا کہ یہ لوگ سری رام چند کو
ضامن دیتے ہین اس نام سے سوای اور کیا باعث یقین کا ہوگا براہمن اپنی استری سے بہت
خوش ہوا اور دونون بھگوت نام کا اعتقاد کرکے چلے جب جنگل لق و دق مین پہونچے تو ٹھگون نے
براہمن کو قتل کیا اور مال اسباب لیکر مع استری کے روانہ ہوئے راہ مین وہ استری باربار پیچھے
پھر کر دیکھتی تھی ٹھگون نے پوچھا کہ تیرا شوہر مارا گیا اب کسکو دیکھتی ہے استری نے جواب دیا کہ
اوس شخص کو دیکھتی ہون کہ جسکو تمنے ضامن دیا تھا ٹھگ اوسکو نادان جانکر ہنسے اور کہنے لگے
کہ ای بیوقوف رام چندر کہان ہین سب کہنے ہی کی بات ہے استری ممدوحہ ہرگز غیر معتقد نہوئی اور
بدستور انتظار ہی دھنش بان دھاری کی دیکھتی رہی سری رگھنندن سوامین اعتقاد کامل دیکھ
گھوڑے پر سوار پاشنہ کوب تشریف لائے اور جسقدر وہ ٹھگ تھے اونکو قتل کرکے براہمن کو زندہ
کردیا اور ایسی اونکی بھگتی اور اعتقاد کے بسی بھوت ہوئے کہ بطور محافظان ہمراہ اونکے تا بخانہ اونکے
پھر انتردھیان ہو گئے واضح ہو کہ ٹھگون کے ہاتھ سے جو براہمن کو اول دکھ ہوا تو یہ سبب تھا
کہ جب ٹھگون نے بھگوت کو ضامن دیا تو براہمن کو بے اطمینانی رہی تھی اگر باطمینان اعتقاد کامل کرکے
ٹھگون کو ساتھ ہو لیتا تو ہرگز دکھ نہوتا **कबीर کتھا** کبیر جی کاشی مین بھگوت بھگت
ایسے ہوئے کہ جنکی بھگتی اور پرتاپ اور معجزات مشہور و زبانزد خلائق ہین جنھون نے بھگوت
بھگتی سے خلاف امور کو ادھرم جانا یعنی جوگ و جگ و دان و برت وغیرہ بلا بھگوت بھجن اور
بھاؤ کے سب فضول اور ناحق تصور کیے اور فی الحقیقت شاسترون کا بھی مطلب خاص
یہی ہے کہ دیگر سب سادھن یعنی جوگ جگ تپ دان وغیرہ مثل صفر کے ہین اور رام نام مثل
ہندسہ کے اگر رام نام کا ہندسہ موجود ہے تو وہی جوگ جگ وغیرہ صفر رام نام ہندسہ پر
ایزاد ہو کر سب دس گنی ہو جاتے ہین اور اگر رام نام کا ہندسہ نہین تو سب وہ صفر ناحق اور
خالی از کار بلکہ بجائے نداردہ کے ہین اور مطلب اس تحریر سے یہ ہے کہ جو سادھن ہو وہ واسطے
حصول بھگتی اور محبت رام نام اور بھگوت کے ہو نہ برائے دیگر مزخرفات دنیاوی و بہشت وغیرہ
کے کبیر جی نے ایک ایسا گرنتھ بنایا کہ جسکو ہر فریق والا تسلیم کرے اور بلا تعصب واسطے مغفرت
ہر ایک کے کارآمد ہو بھگوت بھجن بلا تنزل کرنیوالے ایسے تھے کہ بھجن کے روبرو برن آشرم کی

دھرم سبب ناچیز تصور کیجیے اگرچہ کچھ حال اونکی بکثرت زبانزد ہین لیکن جو کچھ بموجب شرح بھگت مال سے
دریافت ہوئی وہ لکھی جاتی ہین ابتدا سے قوم وملت کی قواعد وغیرہ کو ترک کرکے بھگوت بھجن مین
مصروف رہتے تھے غیب سے آواز آئی کہ تلک مالا وغیرہ بھگوت بھگتون کا روپ دھارن کر اور
رامانند جی کے چیلہ ہو کبیر جی نے عرض کیا کہ رامانند جی مسلمانون کی صورت بھی نہین دیکھتے مجکو
چیلہ کسطرح کرینگے بھگوت نے اوسکی بھی تدبیر بتلادی یعنی رامانند جی ہر روز کچھ رات باقی رہے
واسطے اشنان گنگا جی کے جایا کرتے تھے اوسوقت کبیر جی حسب ہدایت بھگوت کے رستہ راہ
پڑ رہے اور جب رامانند جی آئے تو اونکا چرن کبیر جی کے اوپر پڑا اور رام نام زبان سے برآمد ہوا
کبیر جی نے اوسی رام نام کو منتر کا اوپدیش سمجھا اور تلک مالا وغیرہ دھارن کرکے اوس مہا منتر کا جپ
اور بھجن کرنے لگے والدہ کبیر جی نے جو دیکھا کہ خلاف ہمارے مذہب کے رام نام کی طرف توجہ ہے
تو شور وغل کیا اور سمجھایا کبیر جی نے کچھ نہ سنا اور اپنے بھجن سمرن مین بدستور مشغول رہے آخر فریاد
اس معاملہ کی رامانند جی تک پہونچی یعنی فلگویان نے عرض کیا کہ کبیر جی آپکو چیلہ جناب کا مشہور کرتا
اس خلاف گوئی کی سزا ہو رامانند جی نے حکم دیا کہ کبیر جی کو پکڑ لاؤ ہمنے کب اوسکو چیلہ کیا ہے کبیر جی
حاضر کیے گئے اور رامانند جی نے پردہ ڈلواکر حال پوچھا کبیر جی نے سب حال اوپدیش کا بیان کیا
اور یہی عرض کیا کہ سب شاسترون کا اتفاق اس بات پر ہے کہ رام نام مہا منتر ہے چنانچہ شتر
[illegible] مین لکھا ہے کہ [illegible] رام نام پرم جپنے کے لائق ہے اور مہا منتر [illegible]
[illegible] کہ جو شخص رام نام منتر جپتا ہے اوسکو دنیا کی سب حشمت اور مکتی حاصل
ہوتی ہے اور شیو جی نے پاربتی کو رام نام پرم منتر بتایا ہے ہزار نام کے اوپدیش کیا سو سوامی اسی نام
کے کہنے کا اوپدیش زبان مبارک سے مجکو ہوا اور کوئی منتر ایسا تھا کہ جسکا اوپدیش فرماتے اور
جسکے اوسکا اوپدیش آپکی زبان سے ہو تو آپکے گرو اور میرے چیلہ ہونے مین کیا اشتباہ ہے
رامانند جی سنتے ہی [illegible] کبیر جی کا [illegible] نام مین دیکھکر پردہ درمیان سے دور کیا اور اپنی چھاتی سے
لگا کر اوپدیش بھگوت بھجن و [illegible] کا کیا اور رخصت فرمایا کبیر جی اگرچہ پیشہ پارچہ بافی
کرتے تھے لیکن دل ہر وقت رام نام مین رہتا تھا اور پیشہ کے کام مین اوسیقدر مصروفیت تھی کہ جسقدر
[illegible] واسطے خرچ [illegible] پارچہ کے [illegible] کوئی سا ہوا

اور اوسنے سوال کیا کہ پیشہ ہون کبیر جی نصف پارچہ دینے لگے اوسنے کہا کہ نصف سے کام نہین چلیگا
کبیر جی نے بالکل حوالہ کیا اور بخیال اسکے کہ والدہ وعیال واطفال منتظر ہونگے بلا زر اونکے پاس
خالی ہاتھہ کیا جاؤن گھر نہ گئے پوشیدہ ہوگئے اور متعلقین انتظار دیکھکر متردد ہوئے بھگوت نے جو
یہ اعتقاد کبیر جی کا دیکھا تو تکلیف اونکے لواحقین کی گوارا نہ کرسکے اور بعد تین روز کے ہر قسم کی
جنس بیلون پر لادکر بنجارہ کے روپ سے کبیر جی کے گھر آئے والدہ کبیر جی نے شور وغل کیا
کہ میرا بیٹا کسی سے ایک دانہ کبھی نہین لیتا تو کون ہے جو اسقدر جنس ہمارے گھر ڈالتا ہے
لیکن بھگوت نے کچھہ نہ سنا اور سب جنس اونکے گھر ڈالکر روانہ ہوئے بعد ازان دو چار آدمی واسطے
تلاش کبیر جی کے گئے اور اونکو گھر لائے کبیر جی نے جو وہ جنس دیکھی اور حال سنا تو جانا کہ بھگوت
نے کرپا کری ہے خوش ہوئے اور بھگوت بھگتون کو بلاکر وہ سب جنس تقسیم کردی بعد ازان اپنے
پیشہ کو بھی ترک کردیا کہ مخلل بھجن تھا برہمنان کاشی نے سنا کہ ہزار ہا من جنس سادھان کو اوٹھادی
اور کسی برہمن کو ایک دانہ بھی نہین دیا فراہم ہو کبیر جی کے گھر آئے اور کہا کہ سن رے جولاہہ
تجکو دولت کا ازبس غرور ہوگیا ہے کہ بلا ہماری اطلاع کے فقیرون کو کم ذات اور شودر تھے
جنس تقسیم کردی تو اس شہر کو چھوڑکر کہین اور سکونت اختیار کر کبیر جی نے فرمایا کہ کسواسطے شہر سے
نکل جاؤن کسی کے گھر چوری کری ہے یا راستہ لوٹا ہے کہ اوس قصور مین شہر بدر کرتے ہو برہمنان
نے جواب دیا کہ تونے بلا ہماری جو فقیرون کی خدمت اور عزت کری یہی قصور کافی ہے بس خیر اسی
مین ہے کہ یا تو ہمارے کچھہ نذر کر یا شہر سے باہر ہو کبیر جی نے فرمایا کہ میرے پاس سوا اس گھر کے اور
کچھہ نہین سو تم اس گھر مین بیٹھہ رہو یہ کہکر اور اون ناعاقبت اندیشون سے راستہ چھوڑکر جنگل مین
پوشیدہ ہوگئے بھگوت نے اپنے بھگت کا پرتاپ تمام شہر کاشی مین مشہور کرنا مناسب جانا اسواسطے کبیر کا
روپ بناکر آئے اور سب برہمنان کو نقد اور جنس اسقدر تقسیم کیا کہ تمام شہر مین جنس اور نام کبیر جی کا
مشہور ہوگیا اور تمام برہمن ازبس راضی وخوشنود ہوئے بعد ازان بھگوت برہمن کا سروپ دھارن
کرکے کبیر جی کے پاس گئے اور فرمایا کہ تو کسواسطے جنگل مین دن بھرتا ہے کبیر جی کا گھر کسواسطے نہین جاتا جو
کوئی اوسکے دروازہ پر جاتا ہے نقد اور جنس پاتا ہے کبیر جی اپنے گھر آئے اور حال دیکھکر بھگوت کی کرپا کو پریم
سے خوشنود ہوئے جب ایسے معجزات اور بھگوت کرپا کی شہرت کاشی جی مین ہوئی تو لوگون کا ہجوم اونکے پاس

ہونی لگا کبیر جی کو جو بھگوت بھجن مین خلل معلوم ہوا تو واسطے دور کرنے آمد و شد لوگون کے یہ تدبیر کری
کہ طوائف کو ساتھ لیکر او ایک ہاتھ اوسکی گردن مین ڈالکر اور دوسری ہاتھ مین شیشہ گنگا جل بجا
شراب کر لیکر مستانہ شہر مین پھرنے لگے بھگوت بھگتون نے جو یہ حال دیکھا تو کو سنگ سے خائف ہوئے
اور دلمین کہنے لگے کہ کبیر جی پرم بھاگوت ہین انکو لوگون نے بسبب ساتھ لینے طوائف کی بھی سمجھ لیا
اور گنگا جل کو شیشہ شراب تصور کیا بس دیگر اشخاص کو کو سنگ طوائفان کا کیون نہ جہنم کو پہونچاویگا
اور بہمکھ لوگون نے جو وہ حال کبیر جی کا دیکھا تو خوش ہوکر ہنسے اور قہقہہ کرکے ہجو کبیر جی کی کرنے لگے
اگرچہ اس تدبیر سے مطلب دلی کبیر جی کا بخوبی حاصل ہوا کہ وہ ازدحام آمد لوگون کا موقوف ہو گیا
لیکن عوام ونا واقف گناہ ہجو اور عیب گوئی مین گرفتار ہونے لگے لاچار کبیر جی نے یہ تدبیر کی کہ
طوائف اور شیشہ اوسیطرح لیے ہوئے راج دربار مین پہونچے اور سبھا مین جاکر بیٹھ گئے راجہ
اور مصاحبین اوسکے کہ معتقد کبیر جی کے تھے وہ حالت دیکھکر مطلق ملتفت تواضع وتکریم نہوئے
اور بے اعتقاد ہوگئے کبیر جی نے اوٹھکر تھوڑا گنگا جل زمین پر ڈالا اور رام رام کہکر افسوس کرنے لگے
راجہ نے پوچھا کہ مہاراج یہ کیا حرکت اور کیا افسوس ہے کبیر جی نے جواب دیا کہ اسوقت رسویہ سری
جگناتھ رای جی کا آگ مین جلنے لگا تھا مین نے یہ پانی ڈالکر آگ کو سرد کیا ہے اور رسویہ کو بچایا ہے
راجہ کو تعجب ہوا اور قاصد بھیجکر جو جگناتھ پوری سے خبر منگائی تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت بروقت
اوتارنے دیگ بھگوت پرشاد کے کبیر جی نے آگ بوجھا کر رسویہ کو نکالا راجہ کو کمال ندامت اپنی حماقت
پر ہوئی کہ بسبب حال ظاہری کے تعظیم ایسی پرم بھاگوت کی نہ کری اور فکر معاف کرانے تقصیرات مین جہا
آخر گلے مین کو لہاڑی ڈالی اور سر پر لکڑیون کا بھار رکھکر پا برہنہ مع استری کے کبیر جی کی خدمت مین
آیا اور بکمال عجز والحاح کے قدمون مین پڑا کبیر جی کو اوسکے حال پر رحم آیا اور عفو تقصیرات کا کرکے
بھگوت بھگتی کا اوپدیش کیا اوس زمانہ مین سکندر نامی بادشاہ تھا اوسکا ڈیرہ کاشی جی مین پہنچا
مسلمانان اور برہمنان نامعتقدان نے والدہ کبیر جی کو ہمراہ لیکر استغاثہ کرایا کہ کبیر نے تمام شہر مین
لوگون کو ایسا گمراہ کر دیا ہے کہ جو کوئی اوسکی گفتگو پر عمل کرتا ہے نہ ہندو رہتا ہے نہ مسلمان
بادشاہ نے کبیر جی کو طلب کیا اور جب حاضر آئے تو حاضرین نے واسطے آداب سلطانی اور مجرا کے
ہدایت کی کبیر جی نے فرمایا کہ مجھکو نہ سلام کرنا آتا ہے اور نہ بادشاہ سے کچھ کام ہے ایک رام نام کو جانتا ہون

کہ وہ بھی میرا بادشاہ ہے اور وہ ہی میری جان کا آدھار بادشاہ سنکر پرغضب ہوا اور پابزنجیر کرکو
دریا مین ڈالدیا کبیرجی پہلے ہی زنجیر آواگون سنسار کی کاٹ چکے تھے دریا سے کنارہ پر آ گئے اور
زنجیر دریا مین ڈوب گئی بنیہ معتقدان کور باطن نو وقوع اس معجزہ کا سحر تصور کیا اور لکڑی جلا کر
آگ مین ڈالدیا بھگوت کرپا سے وہ آگ ہزار چند ان سے زیادہ سرد ہوگئی اور کبیرجی ایسے اوسمین سے
نکلے کہ پہلے بھی ایسا خوبصورت جسم نہ تھا جب ان سب تدبیرات سے کچھ نہو سکا تب ایک مست ہاتھی
چھوڑا اور وہ بھی نزدیک نہ آسکا بلکہ کبیرجی اوسکو شیر نظر آتے تھے اسواسطے بھاگ گیا بادشاہ نے
جو یہ پرتاپ بھگتی کبیرجی کا دیکھا تو قدمون مین گرا اور عرض کیا کہ خادم اور غلام قدوم مبارک کا ہون
عفو تقصیرات کا کرو تاکہ غضب سے مامون رہون زر زمین وغیرہ جو کچھ مطلوب ہو ارشاد ہووے کہ
پیشکش کرون اور ایسی عنایات حال نحیف پر مبذول فرماؤ کہ سعادت اندوز دنیا و آخرت کا ہون
کبیرجی نے فرمایا کہ ہمکو سوای رام نام کے اور کسی سے کچھ کام نہین زمین و زر وغیرہ سب ہیچکارہ ہین یہ
کہکر اپنے گھر آئے اور سب ہر بھگتون کو آنند مین مگن کیا برہمنان شہر نے جو یہ حال دیکھا تو خجل ہوکر
در پئے تدبیرات تکلیف دہی کبیرجی کے ہوئے اور یہ شعبدہ برپا کیا کہ چند اشخاص کو سادھو روپ بنا کر
جابجا سادھوان اور ہر بھگتان کے پاس بھیجدیا اور جانب کبیرجی کے کہلا بھیجا کہ فلان تاریخ اوتساہ
و بھنڈارہ ہے تشریف لاوین چنانچہ سب سادھو جوق جوق بروز معہود آئے اور کبیرجی بدریافت اصل
حال کی بیسامانی و ناداری سے اپنے آپ کو متحمل سیوا اور خدمت کا نجانکر پوشیدہ ہو گئے بھگوت کو بھی
اپنے بھگت کی گوارا نہ ہوئی اور خود بصورت کبیرجی کے تشریف لائے اس دھوم دھام اور خوبصورتی
سے انصرام اوس بھنڈارہ کا کیا کہ اور کسی سے کب ممکن ہے یعنی اول تو بروقت تشریف آوری ہر جماعت
و گروہ کا استقبال و ڈنڈوت پرنام وغیرہ کی رسمیات ادا کی پھر ہر یک کو مکان معقول واسطے قیام کو
دیا بعد ازان خدمت پاشوئی اور غسل وغیرہ ہر یک سادھو کی بجالائے پھر حسب دلخواہ ہر یک کو سامان
خوردنی وغیرہ پہونچایا جب ان سب امور ضروریہ سے فراغت ہوئی تو ہر ایک گروہ کے ساتھ
ست سنگ و بھگوت چرچا مین مصروف ہوئے اور چند روز تک یہی حال رہا بعد ازان سادھو
روپ بنا کر کبیرجی کے پاس گئے اور سب حال اوس بھنڈارہ کا بیان کیا کبیرجی اپنے گھر گئے اور بھگوت
کی کرپا سمجھکر [illegible] ایک اپسرا کو [illegible] واسطے امتحان بھگتی کبیرجی کے خوبصورت

اور موہنی روپ بناکر آئی اور اپنے نازو ادا وغیرہ سب کچھ کرگذری لیکن کبیر جی کے دلمین بھگوت
روپ بسا ہوا تھا کچھ گنجایش دغابازی اوس عورت کی نہ ہو سکی یعنی کبیر جی نے مطلق خیال بھی اوس
اپسرا کی طرف نہ کیا نادم اور لاچار ہو کر چلی گئی بھگوت نے جو یہ حال استقلال اور بھگتی کبیر جی کا دیکھا تو
خوش ہوئے اور چتر بھج روپ سے ظاہر ہو کر درشن دی اور ہاتھ مبارک اونکے سر پر رکھکر فرمایا کہ مع
جسم پرم دھام کو چلو کبیر جی روپ مادھری بھگوت کا کہ جسکو جوگی جن بھی تصور مین نہین پاتے دیکھکر
پرم انند مین مگن ہو گئے اور سب طرح اپنے آپ کو تیار رکھہ جانکر واسطے جانے پرم دھام کے تیار ہوئے
لیکن واسطے ظاہر کرنے پرتاپ بھگوت بھگتی کے ایک چرتر عجیب کیا یعنی کاشی کے پار مگہہ دیس ہے
اور اوس دیس مین جو کوئی مرتا ہے اوسکو گدہے کی دیہہ ملتی ہے سو کبیر جی بروقت جانے پرم دھام
کے اوسی دیس مین یعنی گنگا پار گئے اور وہان جاکر مع جسم پرم دھام کو روانہ ہوئے مطلب اس
چرتر سے یہ ہے کہ جو اشخاص صرف معتقد کرم شاستر کے ہین جسم خر مگہہ دیس کے مرنے سے اونکو
मगधदेश
ملتا ہے اور جنکو بھگوت کی بھگتی نصیب ہے اونکو ہر ایک دیس اور ہر جگہہ مثل ہزارہا کاشی کے ہے
بلکہ بھگتی کو یہ درجہ ہے کہ مگہہ دیس مین مرکر بھگوت بھگت مع جسم پرم دھام کو جاتا ہے بعد ازان
مسلمانان نے چاہا کہ نعش کبیر جی کو دفن کرینگے کہ وہ مسلمان تھے اور ہندوان نے کہا کہ سادھو تھے
جلاوینگے اسپر تکرار ہوئی آخر چادر اوٹھاکر جو دیکھا تو بجای نعش کے خوشبودار پھول ملے اور سبکو بھگوت
بھگتی کا اعتقاد ہوا

کتھا पद्मनाभ

اس دنیا مین بھگوت کا رام نام مہا منتر و دولت اور سیوا اور
پوجا اور جپ اور تپ اور جوگ اور گیان و بیراگ کا سار اور بھگوت روپ ہے نام سے سوای اور کوئی
دوسرا نہین نام سے ہی دوستی اور نام سے ہی رشتہ اور نام سے ہی اعتقاد چاہیے کہ یہی بھگتی ہے
اور یہی گیان نام ہی نامی ہے اور نامی نام خود رگھنندن سوامین بڑائی اپنے اس نام کی نہین کہہ سکتے
کہ ہنومان جی سے بر ملا زبان مبارک سے فرمایا ہے اور مصنف بھگت مال لکھتا ہے کہ میرے اعتقاد مین
نام رگھنندن سوامین کا خود سوامین ممدوح سے بڑا ہے کہ سب شاستر اس بات پر متفق ہین سو فی الحقیقت
اگر چہ پرتاپ اور مہما رام نام کی کتھا بالمیک و اجامیل و تلسی داس و نامدیو و ہنومان و پرہلاد و بھیکھن وغیرہ
سے ظاہر ہے لیکن پدم ناتھ جی کا حال سنیے کہ اونکا کبیر جی اپنے گورو کی کرپا سے رام نام کا بخوبی امتحان کاشی جی
مین ایک ساہوکار کو مرض جذام تھا کہ اوسکی شدت سے کرم جسم مین پڑ گئے تھے گنگا جی مین ڈوبنے کو چلا

اتفاقیہ پدم نابھہ جی بھی وہان آگئے اور اوسکا حال دیکھکر رحم آیا فرمایا کہ تین دفعہ رام نام لیکر گنگا
اشنان کر کہ اچھا ہوجاویگا اوسنے سوافق اجازت کے تین دفعہ رام نام لیکر غوطہ لگایا کہ پہلے
سے بھی اچھا ہوگیا پدم نابھہ جی نے اوسکو بھگوت بھگتی کا اوپدیش کرکے رخصت کیا اور یہ حال
کبیر جی اپنے گورو کو سُنایا کبیر جی نے غصہ ہوکر فرمایا کہ تمکو ابتک رام نام کی مہما معلوم نہین ہوئی کہ
ایک مرض قلیل دور کرنے کو تین دفعہ رام نام کہلایا دہ مہا منتر ہے کہ اگر اوسکی ایک دفعہ بھی آواز
کان مین پڑجاوے تو کروڑون جنم کے مہاپاتک دور ہوجاتے ہین ایک جزامی کا جزام دور ہوجانا
تو کیا حقیقت ہے پدم نابھہ جی یہ مہاتمنکر زیادہ تر معتقد ہوئے اور دن رات بھجن اور سمرن اوس
نام مبارک مین رہنے لگے ۔

نشٹھا پانزدہم در تعریف مہا گیان و بیان کتھا بارہ بھگت اوپاسکان اپن نشٹھا

شری رگھنندن سوامین کو چرن کملون کی تین ریکھا اور سنت کو بار اوتار کو کوٹان کوٹ ڈنڈوت ہین
اوتار موصوف بھگوت نے برجھہ پوری مین دھارن کیا اور برھمہ گیان نے جگت مین اسی اوتار سے
رواج پایا بید سمرتی و سب سمرتی و پوران اس بات پر متفق ہین کہ بلا گیان کے مکتی نہین پس
بید انت شاستر یا آنجل جمانیا ترک نی بششٹ صد شاستر ون نے کہ شارح احکام بید کے ہین نیز بید کا
नैयायिक. तर्क मीमांसा पातंजलि सांख्य वेदांत
انگ کہلاتے ہین اور جہانتک جو کوئی طریق رستگاری یعنی مذہب و ملت کا کسی کے خیال مین گذرے
اور جسقدر صفحہ ہستی پر موجود ہین اون سب کا اصول کسی نہ کسی ایک شاستر مین موجود پایا ہے اور ممکن
نہین کہ کسی مذہب و طریق کا اصول بیرون از ہر شش شاستر ہای ممدوحہ کے ہووے واسطے تنقیح اوس
گیان کے پیروی و کوشش کرے تو سب نے گیان کو مقدم ترجانا لیکن چونکہ ہر ایک شاستر اپنے طور پر
قاعدہ مکتی کا بیان کرتا ہے اسواسطے بظاہر صورت اوس گیان کی کچھہ طور پر معلوم ہونے لگی یعنی اجلاج
و معہ جد ہر یک شاستر نے اپنے اصول و طریق کے موافق شرح گیان لفظ کی لکھی اور خلاصہ و لب لباب
اپنے شاستر کا گیان کو بیان کیا اسواسطے شرح گیان لفظ مندرجہ ہر شش شاستر ممدوحہ کی ظاہر مین باہم گو
مختلف سی معلوم ہوتی ہے لیکن اخیر و انجام ہر یک کا جو بغور دیکھا جاوے تو واحد نکل آتا ہے اگر ہر یک شاستر کی
موافقت و مطابقت سے اوسکی مطلب اور حال گیان لفظ مذکور کا لکھا جاوے تو طوالت کثیر ہوجاوے
اور ظاہر اکچھہ نتیجہ حاصل نہین ہوتا اسواسطے دلائل و نظائر مندرجہ ہر شش شاستر سے درگذر کر کے

جو اصل مطلب و مراد باتفاق بید و اکثر شاسترون کی ہے وہ لکھتا ہون واضح ہو کہ ایشر یا یا جیو کا سروپ جیتا کہ
यथार्थ
جانکر او ایشر کی وحدانیت پر دل کو مستقل کر کے اوسی کو دیکھنا اور جاننا یہ گیان کا سروپ ہے یعنی ایشر
واحد ولا شریک ہے اون جملہ صفات سے کہ جسقدر بید و شاستر نے مثل ست چت انند راس و گھن بودھ
घनबोध सच्चिदानन्दराशि
و اویت و اہنت ونت و نربکار و بیاپک اور اناسی وغیرہ بیان کیے ہین موصوف اور سب صفات سے
व्यापक निर्विकार नित्य अनन्त अच्युत
علحدہ و جدا ہے بھگت جن اوسکی اوپاسنا پانچ سروپ سے کرتے ہین اول پرم परम یعنی سری لچھمن
نارائن بیکنٹھ نواسی کا اوس روپ و سامان و سماج سے کہ جو بید اور شاسترون نے بھگوت دھیان
کے بیان مین لکھا ہے تصور و آرادھن کرنا لیکن واضح رہے کہ جو سری رنگمنن یا سری کشن سوامین
کے اوپاسک ہین وہ سری رنگمنن سوامین کو پرم ساکیت نواسی اور سری کشن سوامی کو گولوک نواسی
کو پرم یعنی پرماتما مانتے ہین مطلب یہ کہ جو جس کسی سروپ یعنی رام خواہ کشن خواہ لچھمن خواہ نرسنگھ
وغیرہ کا اوپاسک ہے وہ اپنے اشٹ کو پرم مانتا ہے معلوم رہے کہ یہ وہ سگن سروپ بھگوت کا ہے
کہ جسکو شیو برہما وغیرہ سب جوگی جن طرح طرح کی سمادھی لگا کر تصور کرتے ہین اور کنہ کو نہین پہونچے
بید اور سب شاستر و پران و سمرتی وغیرہ مین ہزار ہا بشارت دھرم و کرم و گیان و بیراگ وغیرہ کی جو لکھی ہین
واسطے حصول اسی سروپ کے ہین اسی سروپ کے حاصل ہونے سے مکت و نشچل و کرتارتھ و کرت کرتیہ
کہلاتا ہے دوم بیوہ व्यूह سروپ اوس سنسار کو پیدا کر کے پالن کرتا ہے اور پھر ناس کر دیتا ہے
یعنی باسدیو سنکرکھن پردمن انرودھ سوم विभूति بھبوتی یعنی اوتار سو واسطے دور کرنے ادھرم اور
اور مستقل کرنے بید مریاد اور رچھیا کرنے اپنے بھگتون کے ہوتا ہے اور دو قسم کا ہے ایک مکھیہ सुलभ
اوتار رام کرشن وغیرہ ہین کہ جنکا جسم مایا کا رچا ہوا نہین بلکہ مایا دھیش یعنی مایا کا مالک ہے اور
मायातीत
پانچ اوپنشد بید کی اونکی اوپاسنا مین گوپال تاپنی و رام تاپنی وغیرہ نازل ہین لیکن واضح ہو کہ اعتقاد
रामतापिनी गोपालतापिनी उपनिषद
سری سمپرداوالون کا تحریر ہوا اور جو لوگ رام کشن نرسنگھ بامن وغیرہ کے اوپاسک ہین وے
اپنے اشٹ کو اوتاری مانتے ہین اور لچھمن اور دیگر اوتارون کو اوتار دوسرا गौण گون اوتار اوسکی
دو تفصیل ہین ایک تو واسطے رفع اگیان سنساری لوگون کے اور شدھ کرنے اونکے اور رواج دینے
دھرمون کے ہوتا ہے مثل بیاس و کپل و پرتھو وغیرہ و نیز بعض رکھشیشر و دھرم پر سرام و شیو کنس

و غیرہ [illegible] اوتارون کی [illegible]

انتر جامی اوسکی دو قسم ہین ایک غیر مجسم یعنی گیانانند ज्ञानानन्द الکھہ اناشی نرہیہ نرنجن نرگن برچھہ
अलख अविनाशी निर्गुण निरञ्जन निरीह अलख ब्रह्म
سرب بیاپک सर्व ہے جسطرح کنچی اور لکڑی کی ہریک جسم و عضو مین تیل و آتش موجود ہین لیکن
نظر نہین آتے اسیطرح وہ سب جگہہ موجود اور بیاپک व्यापक ہے اور جسکے ستّا و پریرنا سے مایا بیشمار
برہمانڈون کو رچتی ہے دوم مجسم یعنی شگُن مورتی سنکہہ چکر دھاری مایا سے علحدہ باسدیو سروپ सत्ताप्रेरणा
ہے اور یہی بھگوت بلکہ شنکرکھن وغیرہ بیوہ سروپ کے ساتھہ کہ جنکا ذکر دوسرے سروپ مین ہوا
شمار ہوتا ہے یعنی باسدیو شنکرکھن پردمن انرودھ مجسم अर्चावतार ارچا سروپ ہے کہ جسکا ذکر व्यूह संकर्षणादि
نشٹھا ہشتم یعنی پرتما ارچا مین مفصل لکھا گیا بھگوت سروپ کا بیان ہو چکا مایا کا سروپ یہ ہے
کہ جڑ یعنی غیر حسّ ہے بالذاتہ کچھہ کسیطرح کی طاقت نہین رکھتی بھگوت کی پریرنا سے سب کام
جड़
کرتی ہے بعض کا قول یہ ہے کہ وہ مایا انادی سانت ہے یعنی یہ معلوم نہین ہو سکتا کب سے ہے
शांत अनादि
اور کب پیدا ہوئی بلکہ قدیم ہے لیکن انت اوسکا ہو جاتا ہے جب حسب قواعد بید و شاستر واسطے
अंत
رہائی کے تدبیر کیجاتی ہے تو وہ مایا دور ہو جاتی ہے اور بعض یہ کہتے ہین کہ مایا انت ہے اور ہمیشہ
नित्य
رہیگی کہ بھگوت کی قدرت کاملہ ہے دور ہونا اوسکا غیر ممکن ہے لیکن جب حسب قواعد بید کے یہ
جیو بھگوت آرادھن کرتا ہے تو بھگوت کی کرپا سے وہ مایا اُس شخص پر مثل دیگر اشخاص کے
اپنا زور اور طاقت نہین کر سکتی اس باب مین مطلب اصلی دونون کا واحد ہے صرف گفتگو کا فرق ہے
وہ مایا دو قسم کی ہے ایک بدیا विद्या کہ جس سے بیشمار برہمانڈ اور برہمانڈون کے مالک پیدا
ब्रह्मांड
ہوتے ہین دوم ابدیا کہ جسکے سلسلہ مین یہ جیو پھنسا ہوا ہے جیو کا سروپ کہ جسکو آتما بھی کہتے ہین
ज्ञानानंद अविद्या
کچھہ نام نشٹھا کے اخیر مین درج ہوا یعنی بھگوت انش अंश سے ظاہر ہوا انت نرکار پرکاش وان گیانانند
سروپ وہ ہر زمانہ مین موجود ہے الّا مثل بھگوت کے انت نہین بھگوت شیشی اور جیو آتما شیش ہے
शेष साक्षी अनंत
واضح ہو کہ شرح لفظ شیش اور شیشی کی مفصل سیوا نشٹھا مین مندرج ہوگی سو جیو پانچ قسم کے ہین اوّل
نِت ہین کہ اونکا جسم مثل دیگر اشخاص کے دنیا مین نہین ہوا مثل لسوگ سین وغیرہ دوم مکت ہین کہ بھگوت
नित्य
آرادھن اور گیان کے ذریعہ سے مکت ہوئی سوم کیول ہین کہ قریب مکت ہوئے اپنی جہد و کوشش سے
विश्वक्सेन
پہونچ گئے یعنی جیون مکت چہارم ممکچھو मुमुक्षु کہ جو خواستگار مکت کے ہین اونکی دو قسم ہین اوّل
मुक्त कैवल्य
وہ کہ جنھون نے بقاعدہ نودھا بھگتی کے [illegible]

کچھہ تعلق نہین سب طرح سے صرف بھگوت چرنون کی پناہ لی ہے اور اپنے آپ کو مطلق بے اختیار جملہ امور
مین سمجھکر سب بوجھہ بھار بھگوت پر ڈال دیا ہے اونکی دو قسم ہین ایک दृढ دریپت کہ جو یہان ہمہ تن
بھگوت کی کینکرج वेकय یعنی سیوا و خدمت و بھجن وغیرہ مین حسب قاعدۂ معینہ شاستروں کے
مصروف ہین دوسم अनुरक्त وہ ہین کہ یہان تو حسب قاعدہ کے سیوا خدمت وغیرہ اونکی کمال کو
پہونچ گئی ہے لیکن مضطرب و بیقرار ہین کہ کسطرح جلد تر از جلد کینکرج اوس بھگوت سچدانند گھن
کا کہ جو پرم و پرماتما شاستروں مین لکھا ہے اور جسکے واسطے سب تدبیرات مندرجہ بید و شاستروں کی ہین
ہمکو حاصل ہو پنجم بندہ बध्य وہ ہین کہ لذاتِ دنیاوی مین محو و مشغول رہکر آواگون کی پھانسی مین
پھنسے رہتے ہین اور یہی حال رہیگا اگرچہ بعض ہر پنج اقسام مذکورہ بالا کی تین قسم بیان کرتے ہین
ایک بھکت विमुक्त جو چھوٹ گئی یعنی مغفرت یافتہ دوسم ساد ... واسطے رہائی کے
تدبیر کرتے ہین سوم विषयी یعنی ہوس لذاتِ دنیا لیکن جو محو یکتائی ہے تو مطلب دونون کا واحد
ہی جیو کا بیان ہو چکا گیان کی تنقیح اور شرح مین بعض کا یہ قول ہے کہ پہچان ... کی
ہے کہ جب ایشر اور جیو کو واحد سمجھکر بطاقت ابھیاس ... بیراگ کے تو نیز دل کی مستقل ہوئی اور
حرف دوئی کا صفحہ دل سے حک کر ہو اوسکا نام گیان ہے اور اوسمین محو و بلا تنزل ... الخ
مطلب اونکا یہ ہے کہ جہانتک ظاہر و باطن و قیاس کی نظر پہونچے وہ سب بھگوت نرنکار گیان ...
سروپ سچدانند گھن ابیکت ہے سوا اوسکے نہ کبھی کچھہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا اور یہ جو سنسار ...
سب بھرم اور مثل خواب کے ہے حقیقت مین سب ایشر ہے اور بعض کا یہ قول ہے کہ فی الحقیقت جہانتک
وہم اور قیاس کو دخل ہے وہ سب بھگوت کا روپ ہے لیکن یہ جیو غلام اور بندہ اوس بھگوت
کا ہے اور بعض ایسے ہین کہ اونکو نہ اول گفتگو سے کچھہ مطلب ہے نہ ثانی سے کہتے ہین کہ اپنے محبوب
مطلوب صادق کے تصور مین دل ایسا محو و مستغرق ہو جاے کہ سوای اوس روپ انوپ کے اور
کچھہ مطلق چشم ظاہر و باطن مین باقی نہ رہے وہ ہی گیان ہے اور وہ ہی بیراگ وہ ہی بھگتی ہے اور وہ ہی
سرناگتی و اضح ہو کہ اس قسم کی تشریحات اندک فرق ہے کہ بغور و تامل و تجاوز بالجملہ اگر اونکو محسوس
ہوتا ہے کثیر ہین لیکن انجام ہر یک کے اعتقاد اور شرح کا ایک ہوتا ہے کیا معنی کہ جس شخص نے جیو ایشر کو واحد
تصور کیا تو اوسکی نظر مین سوای ایک ایشر کے دوسرا نہ رہا اور جس شخص نے اپنے آپ کو غلام اور بھگوت

کو مالک تصور کیا تو وہ بھی بروقت محو و مستغرق ہونے کے بھگوت روپ مین خودی کو بھول جاویگا اور سوای
اوس روپ کے اور کچھ نظر نہ آویگا چنانچہ ہر یک شخص کو تجربہ ہوا ہوگا کہ بعض وقت کسی کام مین ایسی
بیساختہ طبیعت لگ جاتی ہے کہ مطلق خیال خویش و بیگانہ اور تن بدن کا نہین رہتا پس جبکہ
بھگوت کے تصور و روپ کا مزہ اور کیفیت حاصل ہو تو کب ممکن ہے کہ کوئی دوسرا اور بھی سوا
اوس روپ انوپ کے باقی رہے اب خلاصہ اور اصل سب شاسترون کا لکھتا ہون کہ جسطرح ممکن ہو
یہ جیو بھگوت چرنون مین لگے سب مقاصد ہر دو جہان کے اور سب گیان و بیراگ وغیرہ خود بخود
حاصل ہوجاوینگے چنانچہ بھگوت نے گیتا جی مین وعدہ کیا ہے کہ مجھکو ایک جانکر خواہ جدا جانکر خواہ
بہت طرح کا جانکر جو بھجن سیون کرتے ہین اونکو بالضرور حاصل ہوتا ہون کسواسطے کہ سب طرف
موجود ہون واضح ہو کہ جب تک بھگوت چرنون مین دل نہین لگتا تب تک سب دانائی نادانی ہین
بلکہ جملہ دانستگی پر خاک کیا خوب ہو کہ میرا دل بھی سب خیالات کو چھوڑ کر سری رگھنندن سوامین کے
چرن کملون مین مگن ہوجاوے اور کیا اچھی قسمت کھلی کہ سماج مندرجہ دیباچہ کو دن رات تصور کرتا رہون
تاکہ سب میری نادانی کدورت دانائی اور گیان پر غوف لیجاوین اور سنسار سمندر کو پچھل سے بھی کمتر
ہوجائی سو یا دھو کپول لون پور رہی اور دورتی دیکھے دامن سے مگن کنج ہو گوبل ہاتھ اوپای بین
کیفیات کھیل کے بیچ وہی من چال چتون دیکھے رام نوکا طمہ ہون نے کچھ اور بھبوتن سے سنے جھلکے ام
(بجلی ۱۲ ابر ۱۲ کمل ۱۲ ناگ ۱۲)
چوتین کھال ہین جنسین چنچال دھرو دھمن [illegible] کتھا بشسٹ جی منجملہ دہ پسر برہما جی کو بھگوت
بھگت گیانی اور آچارج سب علمون کے ہوئے اگرچہ علم نجوم و طب و موسیقی وغیرہ مین سنگتا مصنفہ
اونکی مشہور و معروف ہین اور متاخرین نے اونکو سند پکڑ کر قواعد جدید اختراع کیے ہین لیکن خصوصیت اونکی
دھرم شاستر اور بھگتی اور گیان شاستر مین ہے جنہون نے بابین زمین و آسمان کی مدت تک معلق قیام کر کے
بھگوت کا بھجن اور دھیان کیا اور پھر دوسری برہمانڈ مین جاکر وہان کے برہما نے برہما سے سفارش کی
واسطے سہای اور رواج دھرم کے اتنک یہ خیال ہے کہ اپنی تین سروپ دھارن کرکے تین جگہہ ایات برہمن نے کہ دھرم
دھرم راج سبھا سوم سپت رکھیشر و نین رہتی ہین جنکے پرتاپ کو دیکھکر راجہ بسوامتر نے اپنا راج چھوڑ دیا اور بھگوت
بھگتی اختیار کی تپسیا یعنی برداشت گرم و سرد زمانہ کی استدعا کی [illegible] سوالیہ انکی لب بہ عداوت
نہ دینی سندنی مادہ گاو اور نہ کبھی برہمہ رکھی نے ایک آنچ سو [illegible] کرادی لیکن اوسکا عوض پایا جو دیکہ سب کچھ

طاقت رکھتے تھے کچھ نہ لیا انکا قول برھما بشن شیو اور تمام زمانہ کو اسقدر مقبول تھا کہ جب بسوامتر جی نے براہمن
ہونے کے واسطے مدت تک تپ کیا تب جو انکو براہمن ہونیکا اور بزبان بششٹ جی کے رہا اور کسی نے براہمن کہا
جب بششٹ جی نے اپنی زبان سے براہمن کہا تب سبکے نزدیک انکی شمار براہمنوں میں ہوئی بھگوت کی چرنونمیں
اسقدر محبت تھی کہ برھما جی سے یہ بات سنی کہ پورن برھم سچدانند مگن کا سورج بنس میں رام اوتار ہوگا
کمال خوشی اور آنند سے پروہتائی سورج بنس کی قبول کرلی اور بامید بھگوت درشن کے کچھ خیال اوپر
ناقص کرم پروہتائی کے نہ کیا جب بھگوت اوتار ہوا تو کبھی بالتسل ہوا و بھگوت کے روپ انوپ کو دیکھکر
پریاننمیں مگن ہوتے تھے اور کبھی بھگوت کے چرانمیں بیاپک تصور کرکے رنگ میں رنگیں ہوجاتے تھے

کتھا بسوامتر جی (विश्वामित्र) اول چھتری بیپر راجہ کامدہ کے تھے جب نندنی مادہ گاو بششٹ جی کے سبب
سے لشکر جرار شکست پائی اور راج سے براہمنوں کا پرتاپ اور درجہ بسبب بھگوت بھگتی کے زیادہ معلوم ہوا
تو راج کو چھوڑکر بھگوت بھجن میں مصروف ہوئے اور کئی لاکھ برس تک ایسی عبادت شاقہ کری کہ چھتری سے
براہمن ہوگئے بسبب بھگوت بھگتی اور تپ کے اسقدر طاقت اور پرتاپ رکھتے تھے کہ دوسرا برھمانڈ بزور اپنی
عبادت کے پیدا کردیوین چنانچہ ایک دفعہ برھما سے ناراض ہوکر برھمانڈ جدید پیدا کرنا تجویز کیا اور
بہت مخلوقات چند قسم کی پیدا کری کہ برھما اور دیگر دیوتاؤں نے آکر وہ ناراضی انکی رفع کی اور اوس
ارادہ سے باز رہے چنانچہ جو چیز پیدا کری تھی ابتک قائم ہین ترشنکو راجہ جو دھیا کو مع جسم بہشت میں بھیجا
(त्रिशंकु) اور جب اندر نے اوسکو زمین پر گرادیا تو اوسنے آسمان سے فریاد کی بسوامتر جی نے بزور اپنی عبادت کے زمین پر
گرنے نہ دیا کہ تاحال معلق ہے اور اندر کو سُرگ سے نکالنے کا ارادہ کیا کہ بہ منت و سماجت دیوتاؤں سے رحم کیا
اس قسم کی چیزیں بسوامتر جی کی کتنی ہین بھگوت کی نسکام بھگتی اور کرم شاستر کے عامل ایسے تھے کہ ایک دفعہ مدت تک
(आपत्ति) رکال یعنی قحط اور کچھ کھانے کو نملا بعد مدت ایک چانڈال کے کچھ چیز کھورنے کی ہاتھہ آئی اور بحالت آپت
یعنی آفت اوسکو جائز تصور کرکے اوئی اشنان سندھیا وغیرہ کرکے چاہتا تھا کہ بھگوت آرپن و تیر کرم کرکے
(विदेहकर्म) بھوجن کرین لیکن بھگوت کو منظور ہوا کہ اپنے بھگتون کو ایسا دشٹ بھوجن ملنا نہ دیوین اسواسطے جب
بسوامتر جی نے واسطے بھگوت ارپن کے دھیان کیا تو سمادھی لگ گئی اور اسقدر بارش ہوئی کہ تمام جنگل
اور کھیت طرح طرح کے میوہ جات اور زراعت وغیرہ سے سرسبز ہوگئے اور اوس گوشت کا بھی درخت کہل
پھل پیدا ہوآیا بسوامتر جی کی جو سمادھی کھلی تو جدید سنگر بچا لاکر اور ثمر وغیرہ سے رفع اپنی گرسنگی کا کیا

شری رکھنندن سوامی کی چرن کملون مین جو پریت اور محبت تھی اوسکا بیان توکب ہوسکتا ہی کہ کئی بیت انکے
بھاؤ او بھگتی کی یسی بھوت ہوکی اونکو ساتھ گئے اور خود اونکی جاگ کی محافظت کرکی اپنی روپ انوپ ہی سی
تریپت اور کرتارتھ فرمایا ॥ کتھا راجابھرت راجہ بھرت معروف جڑ بھرت کی کتھا اسقدر مشہور
و معروف ہی کہ کسی سی پوشیدہ نہین اسیواسطے بہت مختصر لکھتا ہون روی زمین کی راجہ تھی تاپایدار سمجھکے
چھوڑ دیا اور بن مین جاکر کنارہ ندی گنڈکا بھگوت آرادھن کرنے لگے اتفاقاً ایک ہرن کی پرورش کی
جب وہ بھاگ گیا تو بھرت جی نے اوسکی مہاجرت سے پران تیاگ کیا اور ہرن کا جسم پایا پھر وہ جسم چھوڑکر
براہمن کی گہر پائی اور پہلے جنمون کا حال یاد رہا چونکہ ہرن کی محبت سی دو دفعہ جسم دھارن کرنا پڑا اسواسطے
بالکل تارک ہر ایک امور دنیا کی ہوکر کسیطرف متوجہ نہوئی اور ہمیشہ بھگوت بھجن مین مصروف رہی اور بسبب
کسی سی نہ کرنے گفتگو اور نہ دینی جواب سوال کی جڑ بھرت مشہور ہوئی ایکدفعہ کھیت پر سی کہ اونکو برادران نی
واسطے محافظت کی بٹھلادیا تھا راجہ بھیلان واسطے بلدان کالی کی پکڑ کر لیگیا اور جب ارادہ تلوار مارنے کا کیا
تو درگا نی وہی تلوار لیکر اون دشٹون کو قتل کر دیا اور عذرات اپنی تقصیر کے کیی ایک دفعہ راجہ رکھوگن نی
بجای ایک کہار کی اپنی پالکی مین لگا لیا چونکہ بھرت جی جانوران کی حفاظت کرتی ہوئی قدم رکھتی تھے اسواسطے
رفتار اونکی ساتھ کہارون کی موافق نہ ہوئی راجہ مذکور نے پر غضب ہوکر کہا کہ باوجود فربہی اچھی طرح کسواسطے
نہین چلتا کیا قتل ہوا چاہتا ہی بھرت جی نے ایسے جوابات معقول دیی کہ راجہ کو کچھ گیان پیدا ہو گیا اور ڈنڈوت
کرکی عذر اپنی تقصیرات کا چاہا بھرت جی کو اوسپر رحم آیا اور بھگوت کا گیان اوپدیش کیا راجہ
اوسی اوپدیش سی گیان وان اور کرتارتھ ہو گیا اور رخصت ہوکر بھگوت بھجن سمرن مین مشغول ہوا
جسوقت بھرت جی پرم دھام کو جانے لگے تو جگ ابھیاس سی دیہہ کا پرتیاگ کیا اور اوس پرم پد کو پہونچے
کہ جہان سی پھر نہین پھرتے غور کرنا چاہیی کہ تھوڑی سی بھی محبت کسی چیز کی کسقدر خراب کرتی ہے ॥
کتھا الرک پسر راجہ رتدھج آتم گیانی ہوئی ستذالسا والدہ अलर्क मदालसा सुबाहु
الرک موصوف کی ادس گیانی مہیرگان تھی اونی اپنی دل مین عہد کیا تھا کہ جو میری بطن سی پیدا ہووی
پھر اوسکو جنم مرن کا دکھ نہو جب الرک جی پیدا ہوئی اونکو ہدایت و اوپدیش بھاگوت دھرم کا ایسا کیا کہ گھر دیہ
کو چھوڑکر بن کو چلے گئے اور بھگوت بھجن مین مصروف ہوئی بعد اوسکی چند پسر پیدا ہوئے تو اونکا حال
بھی مثل حال الرک جی کے ہوا آخر مین جو پسر خوردینی سوباہو پیدا ہوا اوسکو راجہ نی واسطے راج کے

منداتسا نے درخواست اسپر کی کری منداتسا نی قبول کیا لیکن اپنے عہد کا فکر اور خیال رہا اور ایک
پرچہ یعنی تعویذ کو لکھکر سوباہو کو دیدیا کہ جب کمال دکھہ ہووے تب اسکو کھولکر پڑھنا جب نوبت
راج کی سوباہو کو پہونچی اور اوسکے سکھہ مین غرق ہوا تو منداتسانی الرک جی سے سب حال کہا اور
الرک جی کو سوباہو سے پٹری کرنا دویا ہوئی اور فکر مین ہوئے کہ کسیطرح سوباہو کو بکھیڑہ دنیا سے چھوڑاکر
بھگوت سمکھ کرنا چاہیے سو پاس راجہ بنارس کے جاکر اور نصف حصہ ملک کا دینا کرکے فوج کشی
کرائی سوباہو کو بسبب جنگ کے تاب مقابلہ نہوئی اور بہت متردد و متفکر ہوکر اوس تعویذ کو جو والدہ
نے دیا تھا کھولکر پڑھا اوسمین لکھا تھا کہ جب بہت دکھہ ہو تب ست سنگ کرنا چاہیے اور یہ دنیا اور
اوسکی سب کارخانجات انت (अनित्य) وناپایدار ہین بھگوت نت اور سچدانند گھن ہے ایسے سواہین چھوڑکر
جوانت یعنی دنیا مین دل لگاتی ہے ہمیشہ اوگون مین رہتے ہین اور جو بھگوت سمرن ہوکر بھجن سمرن مین
رہتے ہین تو بھگوت کی پرم پد کو پراپت ہوتے ہین سوباہو کو اگرچہ اسیقدر ہدایت سے کچھ گیان ہوگیا
لیکن ست سنگ کو بھی ضرور جانکر خدمت مین دتاترے جی کی حاضر ہوا اور اونکے تھوڑے سے اوپدیش
سے پورن گیان کو پراپت ہوکر اور سب راج کاج کو چھوڑکر پاس الرک اپنے بھائی کے گیا اور دست بستہ
عرض کیا کہ آپکی بدولت اس بکھیڑہ راج اور دنیا سے چھوٹکر بھگوت سمرن ہوا ہون آپ راج گادی کو
قبول فرماوین الرک جی بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ مجھکو خواہش راج کی ہرگز نہین صرف تمہارے
چھوڑانیکے واسطے یہ تدبیر کی تھی سو شکر ہے کہ راست آئی سوباہو مشکور عنایات اپنے بھائی کا ہوکر مشغول
سمرن بھجن بھگوت کا ہوا الرک جی نے راجہ بنارس سے کہا کہ سوباہو تو راج سے علحدہ ہوگیا تم راج کرو اور سنے
جو حال مفصل سنا اور حقیقت ناپایداری اس دنیا پر غور کری تو وہ بھی اس راج اور اپنی اصلی راج سے
دست بردار ہوکر بھگوت کی پناہ مین آیا اور سب فراپیا بھجن اور سچدا بھگوت مین دل لگایا کہ تھوڑی
عرصہ مین دنیا کی دکھہ سے چھوٹکر پرم آنند سکھہ پرم پد کو پراپت ہوئے

کتھا श्रुतिदेव बहुलाश्व شرت دیو

براہمن اور راجہ بہلاس دونون پرم بھگت بھگوت کے اور گیانی اجودھیا مین ہوئے جسطرح بھگوت واسطے
اپنے بھگتون کے اوتار دھارن کیا کرتے ہین ایسا ہی خاص اون دونون بھگتون کے واسطے چرتر کیا یعنی جب
بھگوت سری کشن مہاراج جنگ پور سے بارادہ دوارکا کے رخصت ہوئے تو اجودھیا مین تشریف لائے براہمن
اور راجہ موصوف دونون واسطے استقبال کے گئے اور بھگوت درشنون سے اپنے جنم کو سوپھل مانکر پریم مین

پورن ہوگئی اور دونون نے واسطے پوتر کرنے اپنے گھر کے عرض کیا بھگوت نے خیال فرمایا کہ دونون میرے
بھگت برابر ہین اگر راجہ کے گھر جاتا ہون تو براہمن ناراض ہوگا کہ مجھکو غریب جانکر نہ آئے اور اگر براہمن
کے گھر جاتا ہون تو راجہ کی بیدلی ہوگی اسواسطے بمقتضای کرپالتا و بھگت تبسلتا اپنے دو روپ مع جملہ
رکھیشران و تماجی لوازمہ ہمراہی کے بناکر دونون بھگتون کے گھر کو پوتر کیا اور تا چار ماہ اونمین مقیم رہے
راجہ کو تو یہ معلوم رہا کہ بھگوت میرے گھر ہین اور براہمن یہ سمجھتا رہا کہ صرف مجھکو ہی کرتارتھ کر رکھا ہے
دونون بھگت بھگوت کی کرپا اور انگرہ اپنے اپنے اوپر سمجھکر ہمیشہ نت نئے بھاؤ سے بھگوت آرادھن مین
شب و روز مصروف رہے اور بروقت رخصت اپنا نئی بھگتی کا بر پایا ۔ **کتھا** उद्धव اودھو پریم بھاگوت
اور گیانی ہوئے اگرچہ کرپاسندھ سری کرشن مہاراج اونکو مشیر تدبیر اور دوست بے تکلف اور رشتہ دار
جانتے تھے لیکن اودھوجی ہمیشہ اپنے داس بھاؤ کو مقدم رکھکر خدمات غلامانہ بجا لاتے تھے جب کرپاسندھ
مہاراج نے واسطے تسلی دلاسا برج سندریون کے کہ مہاجرت برج چند مہاراج سے مثل ماہی بے آب کی بیتاب و بیقرار
تھین بھیجا تو برج مین گئے اور اون مجورون کو اوپدیش گیان اور جوگ کا کرنے لگے لیکن برج کشوریون کو
کہ برج راج کے روپ انوپ امرت مین مگن اور پریم و محبت کے رس سے چھکی ہوئی تھین وہ اوپدیش اودھو کا ذرا
بھی موثر نہوا اور ایسے جواب معقول دئے کہ گیان اور جوگ اودھو کا خاک مین رلگیا اور پریم مین محو اور بیحال ہوکر
برج بلیھاؤن کے چرن رج مین لوٹنے لگے شاید اوس اپنے گیان اور جوگ گمشدہ کو تلاش کرتے ہونگے کبھی
اونکے درشن سے اپنے آپ کو کرتارتھ مانکر اپنی بہاگ بڑائی کرتے تھے اور کبھی اوس پرم آنند سے کہ جو گوپیون
کو حاصل تھا اپنے آپ کو بد نصیب جانکر اپنی قسمت سے لڑتے تھے کہین کسواسطے اس برج مین گوپی جو
نہوا واضح ہو کہ اگر اودھوجی گوپیون کی پریم سے ایسے بیخود ہوگئے تو کچھ جای تعجب کی نہین کسواسطے
کہ خود بدولت برج بھوکن مہاراج باوجود اوس ایشرتا و پرپورنتا کے کہ برہما و کبھی جسکا پار نہین پاتے (?)
ایسے اونکی پریم مین مگن ہین کہ اول اپنے پرم دھام کو چھوڑکر اونکے واسطے نرشریر دھارن کیا پھر اونکی خواہش (?)
کو اپنی استرضا پر مقدم تر جانکر سطرح اونکی اچھا پوران کری اور اونکی انکول چرتر کیے اور اب تک [illegible]
برتی ہین کہ جو کوئی اونکے چرتر کیسا ہی پاتکی اور گنہگار پڑھتا ہے یا سنتا ہے ممکن نہین کہ اوسکے دل مین آجاتی (?)
بیشک برج سندریون کا چرتر واسطے اتارنے کے سنسار سمدر سے ایسا مضبوط جہاز ہے کہ ہرگز یاد (?)
نیک بد کرمون کی نزدیک نہین آتی نہ معلوم کسقدر رشیا اور دھرم اور پاپی اوسکی بدولت اس گھور سار (?) گئے

جنم مرن سی نبروت ہوئی اور آیندہ ہونگی غرض جب اودھوجی نی ایسا پریم برج ناگریون کا نت ناگر مہاراج
کی چرن کملون مین دیکھا تو اپنی گیان اور جوگ کو بی حقیقت جانکر روانہ متھرا ہوئی اور سب حال شری
برجراج سی گزارش کیا واہ واہ گوپیون کی پریم کہ جب خود بدولت نی وہ حال سُنا تو باوجودیکہ ہر لحظہ
شوک و ہرکھ سکھ اور مایا وسن سی پار ہین لیکن اوس پریم مین ایسی مگن ہوگئی کہ جسکا پرواہ ہردی سی
اومگ کر اور چشمہ چشم مبارک سی جاری ہو کر نرگن نراکار نرنجن نروند نرسوہ نرلیپ نامون اور گنون کو
بہاتا ہوا اور رخسارون کو اوسپر ہوکر بجھتی اور بیتیا نیر کو بھگوتا ہوا چرن کملون تک پہونچا بعدش جب
बैरागी
کی پاس یہ مہاراج متھرا کو چھوڑکر دوارکا کو تشریف لیگئی تو اودھوجی نی چرن کمل نہ چھوڑی اور ساتھ گئی
جب معرکہ قتل جادوان کا پربھاس چھیتر وقوع مین آیا تو بھگوت نی کرپا کر کی گیان اوپدیش کیا اور بھگتی کا دریکہ
श्वपच प्रभासक्षेत्र
بدرکا شرم کو بھیجدیا ✛ کتھا वाल्मीकश्वपच ایک سوپچ یعنی خاکروب بھگوت بھگت گیان وان ہوئی
جب راجہ جدہشٹر نی اندرپستھ یعنی دہلی مین راجسوی جگ کیا تو بھگوت سی پوچھا کہ کسطرح معلوم ہوگا
राजसूय
کہ جگ میرا مقبول و منظور ہوا بھگوت نی فرمایا کہ جسوقت ہمارا سنکھ از خود آواز دیوی اوسوقت جان لینا
کہ جگ پورن اور مقبول ہوا راجہ نی سنکھ کو حسب الارشاد بھگوت کی جگ استھان مین براجمان کر دیا اوس
جگ مین جسقدر روی زمین کی براہمن و رکھیشر و گیانی دان و راجہ و فقرا و محتاج وغیرہ آئی تھی سبکی
حسب خواہش ہر ایک کی راجہ جدہشٹر نی تعظیم و تواضع و بھوجن و دان وغیرہ سی کری اور راجاون و
دیگر اقوام سب دیسونکا سنمان اور آدر موافق قدر و منزلت ہر ایک کی خلعت و انعام وغیرہ سی کیا لیکن
سنکھ نی آواز نہ دی تب متحیر و متعجب ہو کر بھگوت سی سبب پوچھا فرمایا کہ شاید کسی بھگوت بھگت نی اپنی
پس خوردہ سی اس جگ کو سپھل نہین کیا راجہ نی عرض کیا کہ مہاراج سب دیسون کی رکھیشر اور براہمن
آئی کیا انمین کوئی تمہارا بھگت نہین تھا بھگوت نی فرمایا کہ اون رکھیشر اور براہمنون سی پوچھا چاہیی
سو راجہ نی ہر ایک سی پوچھا تو کسی نی رکھیشر اور کسی نی پنڈت اور کسی نی ودیاپاٹھی اور کسی نی برہمہ بادی اور کسی نی گرہستی
اپنی آپ کو بیان کیا لیکن بھگوت اوپاسک کسی نی نہ کہا تب راجہ و دروپدی و ارجن وغیرہ نی بالحاح تمام
بھگوت سی پوچھا کہ مہاراج بھگت کا نشان دو بھگوت نی بالمیک سوپچ کو نشان دیا چنانچہ ارجن وغیرہ
برادران راجہ اونکی گھر گئی اور پرنام کر کی واسطی قدم رنجہ فرمانی اپنی گھر کی درخواست کی بالمیک جی نی
اول تو بمبالغہ عذرات پیش کیی لیکن پھر بھگوت کی خواہش سمجھکر راجہ کی گھر آئی اور راجہ جدہشٹر اور بھگت قبل

مہاراج نے کمال تعظیم و تکریم سے اونکو بٹھلایا دروپدی خود تھال بھوجن کا تیار کر کے لائی اور جب بالمیک جی
نے بھوگ لگایا تو تھوڑی سی آواز سنکھہ نے دی بھگوت نے چھڑی سنکھہ پر ماری اور فرمایا کہ اب کسواسطے
کم آواز دیتا ہی سنکھہ نے عرض کیا کہ دروپدی سے پوچھنا چاہیے دروپدی نے دست بستہ گزارش کیا کہ
فی الحقیقت میرا قصور ہی یعنی جسقدر بھوجن علیحدہ علیحدہ قسم کے بالمیک جی کے روبرو لیگئی تھی بالمیک
جی نے اون سبکو مخلوط کر کے بھوگ لگایا مجھکو کراہیت آئی اور خیال ہوا کہ بالمیک جی لذت و حلاوت ہر ایک
قسم طعام سے واقف نہین سبکو ملا کر کھاتے ہین بھگوت نے فرمایا کہ آیندہ بھولکر بھی بھگوت بھگتون سے
کراہیت اور انکے اعمال و افعال مین خیال ناقص کرنا نچاہیے پھر جو بصفائی دل و اعتقاد کامل بھوجن
کرایا تو سنکھہ نے خوب آواز دی اور راجہ کا جگ پورن ہوا آوازہ بھگوت بھگتی اور پرتاپ بھگتون کا
تمام جہان مین پہونچا اور رواج بھجن اور بھاؤ کا جاری ہوا فی الحقیقت سچ ہے کوئی کیسے ہی سور کا ہووے
جات پانت پوچھے نہین کوئے + مہابھارت مین بھگوت نے فرمایا ہی کہ چارون بید کا جاننے والا ہے
لیکن میرا بھگت نہین اوس سے وہ شخص کہ چانڈال او جیت بھی ہے الا میرا بھگت ہے عزیز تر ہے
اوسکو دینا چاہیے اور وہی لینے کے لائق ہی اور اوسی کا پوجن واجب ہی جیسا کہ میرا ۔ کتھا

ज्ञानदेव जी

گیان دیوجی پرم بھاگوت مشہور و معروف ہین جنکی چیلیا نامدیو تلوچن جی مثل سورج و چندرمان ہوئے
شاعری اونکی مثل سرستی و گنگا کے جگت کو پوتر کرتی ہی آجتک ہے اور بھگوت بھگتون کی پشت پناہ اور آنند
کے داتا اور تودھا بھگتی اور بھگوت سیوا مین سچ مین کرم سے محبت کرنیوالی ہو گئے والد گیان دیوجی کے
گھر کو چھوڑ کر کسی سنیاسی کے پاس گئے اور نیونا استری کا بیان کر کے سنیاسی ہو گئے استری اونکی پیچھے پیچھے آئی
اور سنیاسی چیلہ کرنیوالے سے جھگڑا قصہ کر کے لے آئی دیگر براہمن ہمقومون نے علیحدہ کردیا کہ یہ سنیاسی
ہو گیا تھا قوم مین نہین مل سکتا چنانچہ علیحدہ رہے اور تین بیٹے تولد ہوئے گیان دیوجی سب سے کلان تھے
ابتدا سے ہی سرتکشن سوامین کے چرن کملون مین محبت تھی براہمنون کے پاس جو واسطے بید پڑھنے کے گئے
تو کسی نے نہ پڑھایا کہ قوم سے باہر ہے بید پڑھنے کا ادھکار نہین گیان دیوجی نے فرمایا کہ براہمن ہونا کچھ
پڑھنے پر حصر نہین کہ سوائم اور حشی بھی پڑھ سکتے ہین علاوہ ازان بید کو بھگوت سے بہتر کوئی نہین جانتا اور
وہ سب مین اور سب جگہہ موجود ہی یہ کہکر ایک جاموش کو اجازت بید خوانی کی دی جاموش مذکور نے
پڑھنا بید کا شروع کیا اور چند سیا لکھا کہ اوس صحبت و شدھتا سے کسی برہمن کو یاد نہ تھی پڑھکر سنائی
فصل ۱۲

وہ لوگ یہ حال دیکھکر بھگوت بھگتی کے معتقد ہوئے اور قدمون مین گر گئے گیان دیوجی نے اونپر رحم کیا اور بھگوت بھگتی
کی ہدایت فرمائی۔ **کتھا** लड्डू स्वामी لڈو سوامین پرم بھاگوت بھگت رنگ مین رنگے ہوئے اور سب مین
اوسی بھگوت روپ کا چنتون کرنیوالے ہوئے راحت و رنج سے علیحدہ جابجا سیر و گشت کیا کرتے تھے اتفاقاً کسی
ایسے دیس مین پہونچے کہ جہان مطلق بھگوت بھگتی کا نشان نہ تھا بلکہ وہان کے لوگ درگا کی خوشنودی کے واسطے
آدمی کو قتل کرتے تھے لڈو سوامین کو موٹا تازہ دیکھکر واسطے بھینٹ کالی کے لیگئے چونکہ بھگوت واسطے
سہای اپنے بھگتون کے ہر وقت ساتھ موجود رہتے ہین علاوہ ازان لڈو سوامین کے نزدیک درگا بھی بھگوت
روپ تھی اسواسطے وہ پرتما کالی کی شق ہو گئی اور درگا مہارانی صورت مہیب سے ظاہر ہوئی سب دشمنون
کو تلوار سے قتل کر دیا اور بھگوت بھگت کے درشن سے کمال خوش ہوئی واسطے دکھانے پرتاپ بھگوت بھگتی
کے اونکو ساتھ نرت کیا اور چرنون کو ڈنڈوت کری یہ حال درگا مہارانی کا اعتقاد اور سہای کا وہان کے
باشندگان نے دیکھا تو معتقد ہوئے اور بھگوت بھگتی اختیار کی۔ **کتھا** नारायणदास نارائن داس جی ملک
شمال مین متصل بدرکا شرم کے پرم بھاگوت نارائن سروپ ہوئے بھگتی اور بھجن مین انتہا کا درجہ اونکو
نصیب ہوا اول تو بھگوت سروپ کے چنتون مین مگن رہتا تھا اور زبان پر ہر وقت بھگوت کے
چرتر اور نام تھے بھگوت بھگتی کی رواج اور چرترون کی پوشیدہ بھاوکنے مین ایسے ہوئے کہ گویا خود نارائن
بدرکا شرم نواسی نے واسطے اودھار سنسار کے اوتار دھارن کیا ہے بھگوت بھگتون کی سیوا مثل بھگوت سیوا
کے کیا کرتے تھے اور بیراگ و سخاوت کے مجسم تھے بدرکا شرم سے واسطے درشن متھراجی کے آئے اور کیشو دیوجی کے
دربار مین رہنا شروع کیا ایک روز خیال ہوا کہ جو لوگ واسطے درشن کیشو دیوجی کے آتے ہین اونکا دل جوتیون
کی فکر مین رہتا ہوگا سو اونکی جوتیون کی حفاظت کرنی شروع کی اور چونکہ کوئی شخص اونکے پرتاپ اور
مہاتم سے واقف نہ تھا اسواسطے کسی نے عذر اوس خدمت کی لینے سے نہ کیا اور کمال ہرکھ و آنند سے بجا آوری
اوس خدمت کی کرتے ہے ایک شخص ظالم و درشت نے دوپٹہ گرانبار اونکے سر پر رکھدی اور کسیطرف کو لے چلا
نارائن داس جی کے رنج و راحت دوست و دشمن کو برابر جانتے تھے وہ گرانبار لیکر چلے اور مطلق تقال اوس مصیبت کا
نہوا اسی راہ مین کسی شخص نے شناخت کر کے ساشٹانگ ڈنڈوت کی اور یہ حال دیکھکر کمال ملول اور دکھی ہوا
شخص ظالم نے جب یہ حال اوس شخص کا دیکھا تو نادم ہوا اور چرنون مین گر کر درخواست معافی قصورات
کی ہی نارائن داس جی نے فرمایا کہ تم فکر و رنج ہرگز نکرو آدمی کا جسم واسطے کاربراری خلقت کے ہے

اگر ہمارے جسم سے کچھ خدمتگاری ہوئی یا ہووے تو جاے خوشی ہے نہ جاے رنج وہ شخص سرنگون ہو کر رونے لگا اور کمال
پریم و عاجزی سے پھر قدمون پر گر پڑا نارائن داس جی نے اوسکو بھگوت بھگتی کا اوپدیش کر کے ایک لحظہ مین بھگوت
بھگت اور سب گناہون سے مبرّا و صاف کر دیا فی الحقیقت بھگوت بھگتون کو سب کچھ طاقت ہے اور جو چاہین
ایک لحظہ مین کر دکھلاوین اگر کسیکو یہ اعتراض ہو کہ ایسے گنہگار پر اسقدر کرپا کسواسطے کری سو واضح ہو کہ یہ
نشان سمان درشٹی یعنی برابر دیکھنے اور سادھتا کا ہے یعنی جسطرح ابر باران کے نزدیک دشنام دہندہ و تعریف
کنندہ یکسان ہے اسیطرح بھگوت بھگتون کی کرپا سب پر برابر ہوتی ہے ✤ کتھا ۱۱۱ कन्हरदासजी

کنہر داس جی پریم بھاگوت و بھجن آنند ہوئے بھگوت بھگتون کی کرپا سے بھگوت سروپ کا پرم آنند اور اصل
مادھرج اونکو حاصل ہوا اگرچہ کو سرن ہو کر اور بھگوت بھگتی کا نیک راہ بخوبی جانکر سنسار کو سب دھرم
چھوڑ دیے حقیقت و غیر حقیقت و راست و دروغ یعنی گیان و اگیان و سار و اسار کو بچار کر تمام ذی روح کو
بھگوت سروپ تصور کیا جسطرح لوگ بتلایا کرتے ہین کہ وہ نظر آتا ہے چندرمان فلان درخت کی شاخ پر حالانکہ
چندرمان اوس شاخ سے لاکھہا کوس ہے اسیطرح کنہر داس جی براے گفت دنیا مین موجود اور حقیقت مین
دنیا سے علاحدہ تھے کبھی کسیکو سخت و درشت بات نہ کہی اور بھگوت بھگتون کے چرتر اور اونکی بزرگی اور
پرتاپ کا بیان ہمیشہ ورد زبان رہا ✤ کتھا ۱۱۲ पूर्णदास پورن داس جی کی مہما بےشمار کس سے بیان ہو سکے
جنھون نے ہماچل پربت مین گنگا کنارہ جوگ کے قواعد سے اعتقاد کرکے اور سمادھی لگاکر بھگوت کو دھیان مین
دل لگایا اور شیر و بچھو وغیرہ درندگان کا کچھ خوف نہ کیا پران وغیرہ ہر پنج ہوا کو جسم سے جانب اسفل کے
نہ جانے دیا بلکہ اسفل سے جانب اعلی کے لیجاکر زندگی اور موت کو اپنے قابو مین کر لیا ساکھی و شبد در باب
पद शब्द साखी
نرباں اور پاسنا یعنی وحدانیت بھگوت کی بقاعدہ نرگن برمھ کے کثرت سے تصنیف کیے کہ مشہور ہین ✤

نشٹھا شانزدہم در بیراگ و شانت و بیان چہاردہ بھگت سالکان این نشٹھا

शान्त वैराग्य

شری رگھنندن سوامین کے چرن کملون کی بندو یعنی نقطہ کی ریکھا کو ڈنڈوت کرکے شری نارائن اوتار کو
बिन्दु
بندنا اور پرنام کرتا ہون کہ جنھون نے بدری کا شرم مین وہ اوتار دھارن کرکے تپ اور بیراگ کا رواج
جہان مین دیا واضح ہو کہ بعد کمالیت اور پختگی بیراگ کے شانت کا درجہ حاصل ہوتا ہے اسواسطے اول
بیراگ کا سروپ اور بعد ازان شانت رس کا بیان اسی نشٹھا مین ہوگا ہر خرد و کلان کو ظاہر ہے کہ
प्राप्त
بلا یکسو ہونے دل کے بھگوت حاصل نہین ہوتا اور دل یکسو اوس حالت مین ہوتا ہے کہ تعلقات سے

عالم کی اور ترک ہووی چنانچہ گیتا جی مین جب ارجن نے بھگوت سو سوال کیا کہ دل کا روکنا ایسا مشکل ہی
کہ جیسا کوئی ہوا کو پکڑنے کا ارادہ کرے کسواسطے کہ دل چنچل اور ذی طاقت ہی مضبوط و ہٹھ والا ہے
تب اوسکو جواب مین بھگوت نے فرمایا کہ بیراگ و ابھیاس سے دل پکڑا جاتا ہی در صورت بیراگ یعنی
ترک سب مقدمات پر مقدم تر ہی سو سروپ اوس بیراگ کا مختصراً یہ ہے کہ سار یعنی خلاصہ خواہ اصل خواہ
راست خواہ نیک خواہ حقیقت خواہ امر مختص حصول بھگوت کو قبول کرنا اور اسار یعنی سار سے جو خلاف ہی
اوسکو چھوڑ دینا لیکن سوترو مین اوس بیراگ کی دو درجہ لکھے ہین اول اپر کہ اوسکو لبشی کار کہتے ہین اوسکا
वशीकार
سروپ یہ ہی کہ جسقدر لذائذ دنیاوی نظر مین گذرتی ہین اور جسقدر بید اور شاستروں کی سماعت مین
گذرین مثل عیش و آرام بہشت تا برہم لوک وغیرہ اون سب سے بیراگ و ترک ہو اگرچہ سوتر کی عبارت
سے صریحۃً کوئی تفصیل اس درجہ کی معلوم نہین ہوتی لیکن منشاء سوتر مذکور کا او پر چار تفصیل کے
ہے اول यतमान جتمان یعنی سار و اسار کا بچار اور اوسکے ترک کی تدبیر دوم व्यतिरेक بتریک یعنی
یہ غور کرنا کہ اسقدر عیوب ظاہری و باطنی رفع ہوگئے اور اسقدر باقی ہین اونکا بھی ترک چاہیے
سوم इन्द्रिय اندریہ یعنی جہانتک لذائذ و ہوا و ہوس وغیرہ دیکھے پاتے ہین اونکی طرف سے طبیعت کا
ایسا روکنا کہ پھر دل اونکی طرف نہ جاوے چہارم لبشی کار مطلق ہوا و ہوس باقی نہ رہے دوسرے درجہ کا
نام پر पर ہی اوسمین کوئی تفصیل نہین سروپ اوسکا یہ ہے کہ مایا سے جو پیدا ہوئی ہین تین گن یعنی
ست رج تم اونکو ترک کرکے صرف بھگوت سچدانند گن پورن برہم سے پیار کرے تا کہ اشغال بھگوت سے پیدا ہوا
तम रज सत
مگن ہو جانا اور مایا کی گنون سے بالکل بیراگ ہونا حاصل تشریح مذکورہ سے یہ ہوا کہ بھگوت
کی پراپتی صرف بیراگ سے ہی جب تک سب لذائذ و ہوا و ہوس سے بیراگ نہ ہوگا تب تک ہرگز
بھگوت حاصل نہ ہوگا اور قیاس بھی مقتضی ہی کہ دل مثل ظرف کے ہی جبتک وہ تعلقات دنیا
و ہوا و ہوس سے پر ہی تب تک کب گنجایش بھگوت کو آنے اور پر ہونے کی ہی اگر بھگوت کو اوس
ظرف مین پر کرنا منظور ہے تو دیگر سب تعلقات و ہوا و ہوس سے خالی کرنا چاہیے شاستروں مین
جو یہ بات لکھی ہی کہ بعد گرہست آشرم کے ترک خانہ داری کرکے بن باس کرے مطلب اوسکا یہ ہی
गृहस्थाश्रम
کہ بحالت گرہست بھگوت بھجن نہین ہو سکتا جب سب معاملات دنیا سے فراغت ہوگی تب دل یکسو
ہو کر بھگوت مین لگ جائیگا جس کسی کی طبیعت جانب بھگوت و ترک دنیا کو راغب ہو جاوے

تو وہ ترک حسب قواعد مصرحہ بالا کے ہووی کہ سبار کی ایجاب اور اسار کی ترک اور اون دونون کی بچار مین معروف ہو
ورنہ صرف اسکا نام بیراگ نہین کہ گھر در جورو وغیرہ کو چھوڑ کر فقیر ہو گئے اور باواجی کہلانے لگو اگر ایسی کا
نام بیراگ ہو تو وحشی ہمیشہ جنگل مین برہنہ رہتی ہین یا ہزار ہا آدمی ایسے ہین کہ بسبب مفلسی کی جسم پر
کپڑا نہین نہ کوڑی پاس ہی اور نہ جورو اور بیٹا کیا وہ بھگوت کو پہونچ جاتے ہین بلکہ ہمیشہ آوارگی کر
حال مین پھنسے رہتی ہین اور جنکو سار و اسار کا بچار ہر وقت رہتا ہی اور اسکے ایجاب و ترک مین
معروفیت ہی اونکو با وجود خانہ داری کی سب تعلقات دنیا مثل بن و جنگل کی ہین اور سب عیال و اطفال
ست سنگ و سادھو سیوا اچھا بچھیا پورا انون مین جنک و پرجلاد و مہاجبل وغیرہ سکے ہزار ہا کہتا و نیز اس
بھگت مال مین صدہا بھگتون کے شاہد و مصدق اس حال کے ہین اور جن لوگون کا دل تعلقات مین
پھنسا ہی اور سار اسار کا بچار نہین وہ سب چیزون کو چھوڑ کر جنگل مین چلے جاوین تو بھی ہزار دنیا اور انکا
گھیرا ہی پس اوس سالک کو ایک بات یہ بھی واضح ہو کہ بسبب بچار سار و اسار و ترک تعلقات کے دل
صاف ہو کر بھگوت سروپ کا جلوہ جس قدر ظہور پکڑتا ہے اوسی قدر غیب کا جاننا اور راست ہو جانا
قول ہای زبان و دیگر کا اور موجود ہو جانا اشیای خواستہ دل کا کہ جو متعلق انماوک शान्तमाविक
اشتہ جی مشہور ہوکر بہت زیادہ ہوتا جاتا ہے اگر سالک کا دل اون سدھون کی طرف راغب ہو گیا
تو بالکل بیکار اوسکا لگنا مشکل ہے پس اوس وقت ایسا دل کو سنبھالے کہ مطلق خیال کسی
سدھی کا نہ ہووی اور ایسا ترک کرے کہ جسطرح تم اور چکین کو متنفر ہوکر چھوڑ دیتے ہین اگر اوس وقت
مین سنبھل گیا تو بیشک منزل مقصود کو پہونچ گیا اور اگر اون رہزنون نے لوٹ لیا تو تحت الثریٰ کو گیا
اگرچہ تشریح سروپ بیراگ مین شانت کا سروپ ظاہر ہوتا ہے لیکن چونکہ بموجب روپ نشد
اور رس شاستر کے شانت رس علاحدہ مقرر ہوا ہے اسواسطے حسب قاعدہ رسون کی ذکر اوس شانت کا
لکھا جاتا ہی بیانچہ جو واسطے پیدا ہونی ہر ایک رس کے چار سامان یعنی بہاو و انو بہاو و ساتوک و
بیبھاری لکھی گئی سو اس شانت رس کا اول سامان بہاو مین بھگوت سب منگل اور آنند کی کھان بیشمار
برہمانڈون کا مالک اور پیدا کرنے والا ایسا ہے جو وی الارواح کو جسکا نام گتا و عذاب عظیم سی چھوڑانیوالا
سب کچھ جاننیوالا زمانہ ماضی و حال و استقبال مین موجود پر ماتما کو دیکھنے والے جو گن ہین انکو سا اس
جیسکے برابر پاس بھی زیادہ کچھ نہین کوئی بیچھے بیچھی پر ماتما سچدانند مگن بھگوت اپنا اشٹ دیو وہ تو

بشیا لنبھن مہادیو شیو سنکادک نارد یادوگر بھگت آغیر یا لنبھن ساماں دوم یعنی انوبھاو نظر پر پڑنا بیتی و تصور ہر وقت
وار ہمہ سے صاف و ترک راحت و رنج وغیرہ ساماں سوم یعنی ساتوک کے جو ہشت حالت ہین انمین سے ایک
حالت غشی کی نہین ہوتی ما بقی ہفت حالت انکی اپنے موقع اور وقت پر نمودار ہوتی ہین ساماں چہارم
بھچاری ہین سے سمرتی و نرسید وغیرہ چند حالت مناسب اس رس کی کسی وقت اور زمانہ مین پیدا ہوکر
جاتی رہتی ہین ستھائی بھاؤ یعنی مستقل درجہ اس رس کا وہ ہی کہ سب مین برابر نظر ہو اور برھمہ لوک تک
کے سکھون سے نفرت ہو وے جن بھگوت بھگتون کے بعد حصول بیراگ کی شانت رس مین نوبت استقلال
پہونچتی ہے اونکی علامات یہ ہین کہ کسی ذی روح سے عداوت نہین رکھتی بلکہ سبکے دوست اور سب پر رحم
کرنیوالے ہوتے ہین خودی وغرور سے مبرا راحت و رنج دونون کو برابر جانتے ہین متحمل سب طرف سے طبیعت
کو بھگوت کی تصور مین ہر وقت دل لگا ہوا مستقل و لاشرک اعتقاد بھگوت چرنون مین عقل و دل و سب
محسوسات بھگوت سروپ مین مستغرق کیسکو اونسے دُکھ نہین پہونچتا و نہ خود کسی سے دُکھی ہوتے ہین
راحت و غصہ و خوف سے جو طرح طرح کے خیالات دلکو پیدا ہوتے ہین اونسے چھوٹے ہوئے نہ کبھی خوش
ہوتے ہین نہ ناراض نہ کبھی کسی بات کی فکر کرتے ہین نہ کسی امر کی خواہش دل صاف و یکسو نیک و بدسے
علٰحدہ عاقل و پاک دوست و دشمن دونون کو برابر بالکل امورات دنیا اور اوسکے متعلق کام کرنے سے
علٰحدہ و متنفر مان و اپمان تعریف و ہجو دُکھ و سکھ گرم و سرد زمانہ کو یکسان مانتے ہین واسطے رفع اشتہا وغیرہ
کی تھوڑی سی ہی قانع خانہ داری وغیرہ سے علٰحدہ عقل سلیم و نیز یہ ترجمہ چند اشلوکونکا منجملہ کثیر کے لکھا گیا تعریف
و مہا بیراگ و شانت رس کی احاطۂ تحریر و تقریر سے باہر ہی جسکسیکو زیادہ شوق سننے اور جاننے کا ہووے ہر ایک
پوران سے دریافت کرسکتا ہی یہ گمشندہ ن سوا مین کہان اور درجہ مصرحۂ بالا کہان اگرچہ آپ کی کرپا سے
سب کچھ حاصل ہوسکتا ہی کہ ایک لحظہ مین پشتہ کو برھما اور برھما کو پشتہ اور خس کو بحر اور بحر کو خس کرسکتے ہو لیکن جو
اپنے گناہ اعمال ناقصہ کی طرف نگاہ کرتا ہون تو کسی امر کی درخواست نہین کرسکتا اور اگر بمقتضاے بیجیائی بیراگ اور
شانت کی درخواست کرون تو یہ خیال گذرتا ہی کہ اوس روپ انوپ اور سماج کی چنتون کی کسواسطے درخواست
نہ کرون کہ جسکے گیان اور بیراگ دونون غلام ہین ملتجی ہون کہ اوس سماج اور روپ کے چنتون مین دل میرا
لگا رہے کہ چترکوٹ کے نزدیک مندا کنی کے کنارہ پر ایک بن پرم سوبھایمان چنپا و مولسری و بیل و پیپل و کدنب
و آنب و تمال وغیرہ ہر قسم کے درختان کا سرسبز و شاداب ہرا اون درختون پر نہیت خوبصورت لتا او بیل زنگارنگ

خوشبودار پھولون کی چھائی ہین اوسکی بیچ مین چار درخت پلکھن وآنب وکدنب وتمال کی ہین اور اون
چارون درختون کے بیچ مین ایک درخت برگد کا ہی اوسکے نیچے انندآدک نی جھیل روپ بناکر پرم سوبھن کوٹی
طیار کری ہی اور اوس کوٹی کی آگے بڑا وسیع چبوترہ یعنی بیدی ہے کہ شری سیتا مہارانی الکھل برہمانڈ الیشری
نی اپنے ہاتھہ مبارک سی اوسکی سوبھا کو بعد طیار کرنے دیوتاؤن کے درست کیا ہے اوسکی ہر چہار طرف
پھلواری انواع انواع پھول رای بیل وچنبیلی ودونا ومروا ومدن بان ونافرمان وغیرہ کی اتھ خوبصورتی
کے ساتھہ ہی کہ جسطرف کو نظر جاتی ہے خوانخواہ طبیعت اٹکتی ہے اوسکے بیچ مین شری رگھنندن سوامین
شانت سروپ سوبھا دھام کہ جنکے مکھہ کی سوبھا کی روبرو تمثیل نیل من وکنول وگلفام چندرمان کی پھیکی
ہی مثل مکھہ بنائی ہوئی جٹا مکٹ سرپر ہی اور اوسمین پھول جابجا شری مہارانی جی نی گوندھے ہین کانون اور
ہاتھون مین پھولون کی آبھوکھن بن مالا گلے مین دھنش بان دھارن کیے براجمان ہین باہم انگ شری
جنک نندنی سوبھت لچھمن مہاراج مسلح سیوامین دست بستہ حاضر ہین ہر چہار طرف منی گن بیٹھے ہین
اور کچھہ پرشن اوتر ہو رہا ہی دوہرہ لست نیج من مندیر لم بدہ سیہ رگھہ چند ۔ گیان سبھا جن تن ہرن
بھگت سچدانند ۔ کتھا रन्तिदेव رنت دیوجی راجہ دسکنت کی بنس مین ایسے پرم بھاگوت ہوئی کہ
بحالت راج کرنی کے تمام محاصل ملک کا براہمن سیوا اور جگت دان وغیرہ مین صرف کردیا اور جب دنیا
اور راج کو اسار یعنی ناپائدار سمجھکر ترک کیا اور مع پسر واستری کی جنگل مین جاکر بھگوت بھجن مین مصروف ہوئے
تو اوس حال مین بھی جو کچھہ ملجاتا تھا سائل اور بھوکھے کو اوٹھا دیتے تھے ایک دفعہ بعد اڑتالیس روز کی قلیل غلہ
بھگوت خواہش سی ملا اوسکے تین حصہ کرکے بعد بھگوت بھوگ کی بھوجن کرنی کو طیار ہوئی ایک براہمن آگیا اور
سائل طعام کا ہوا راجہ نی اپنا حصہ اوٹھا دیا بعد ازان ایک شودر آیا راجہ نی اپنے پسر کا حصہ اوسکو دیدیا پھر
ایک ملیچھہ سائل ہوا اوسکو استری کا حصہ حوالہ کیا اور آنند ہوکر بھگوت بھجن مین مصروف ہوئی بھگوت نے
جو راجہ کو بھجن وبیراگ ودیا مین مستقل وراسخ پایا اور بشاشت رہنی طبیعت مین اندک بھی فرق نہ دیکھا تو خوش ہوئے اور
شاکچھات درشن دی تفضلات بی پایان فرماکر ارشاد کیا کہ جو تمنا ہوی بیان کرو کہ پورن ہوگی راجہ نی بعد قدمبوسی
کے پریم مین بیطاقت ہوکر عرض کیا کہ سوای بھگتی قدوم مبارک اور کچھہ تمنا نہین سو بھگتی عنایت ہو اور چونکہ یہ سنسار
طرح طرح کے رنج وعذاب مین مبتلا ہی تو دوسری خواست ثانی یہ ہی کہ سب کا رنج وعذاب تو میری نصیب ہووی اور جو کچھہ میری
حصہ کا راحت وثواب ہووی وہ سب کو ملے بھگوت اس پر اوپکار اور دیا سی زیادہ تر خوش ہوئے اور جو درجہ کہ پرم

جوگیون کو ملتا ہی اونکو عطا فرمایا واضح ہو کہ جو اشخاص بھگوت بھجن سے بیمکھ ہین اونکو سب راحت اور دولت
دنیا کی دکھ روپ ہو جاتی ہین اور جو بھگوت بھگت اور بھجن آنند ہین اونکو سب رنج و عذاب مثل سکھ اور ثواب
و پرم آنند کی ہین ✤ کتھا परसुराम پرسرام جی نے اپنی بھگتی کی پرتاپ سے جنگل دیس کی جنگلی لوگون کو
اسطرح ست سنگی اور پارشد روپ کر دیا کہ جسطرح چندن کے درختون کی ہوا نیب کو چندن کر دیتی ہو یا جسطرح
قدرت کا اندھیرا چراغ کی روشنی سی فی الفور دور ہو جاتا ہی سری بھٹ جی اور ہربیاس جی کا جو طریق تھا اوسی پر
چلتے تھی بھگوت کتھا کیرتن کا ایسا نیم تھا کہ ہزار ہا کو بھگوت سنمکھ کر دیا اور زبان پر ہر وقت بھگوت نام رہتا تھا
بھگوت ہی سے بیمکھ ہونا جو مرض تھا کہ بہت برا او سکو اوپدیش اور منتر کی دوا سے دور کیا اور بھگتی و تلک و مالا کا رواج
باوجودیکہ راجہ جہانی ہین مکر سب سامان نعمت و حشمت کا موجود رکھتے تھی لیکن اون سب لوازمات دنیا کی
اسقدر بیراگ تھا کہ سبکو ہیچکارہ و ناچیز جانتے تھے چنانچہ اونکا مقولہ ہے دوہرہ مایا سنگی نہ من سنگا سنگا نہ یہ سنسار
پرسرام یا جیو کو سنگا سو سرجن ہار ✤ کوئی سادھو یہ دوہرہ سنکر واسطے امتحان آگیا اور کہا کہ آپ کو بھگوت مین
پریت ہو تو اس دولت و حشمت سی کیا فائدہ ہی علیحدہ بھجن کرنا چاہیے پرسرام جی باقی الضمیر اوس سادھو کا جان گئے
اور اوس سامان کو ترک کر کے اور کوپین باندھکر کسی کوہ یا مین پہاڑ کے جا بیٹھے اور بھگوت بھجن مین مصروف
ہوئی اتفاقاً وہان ایک بنجارا آگیا اور دولت بیشمار مع پالکی وغیرہ سامان امیرانہ کی بھینٹ کری سادھو ندکور
معتقد ہوا اور خوب سمجھ گیا کہ پرسرام جی کو ہرگز خواہش دولت و حشمت کی نہین مگر بھگوت خواہش سے
خود بخود آتی ہی پرسرام جی کی قدمون مین پڑا اور نادم ہو کر عرض کیا کہ میرا قصور معاف ہو وی نادانستہ تھا اب آپکا
پرتاپ معلوم ہوا فی الحقیقت بھگوت بھگت جسقدر دولت و نعمت سی علیحدہ ہوتی ہین اوسیقدر زیادہ نصیب
ہوتی ہی پس خواہندگان نعمت دنیا جسقدر بھگوت بھجن مین مصروف ہونگے اوسیقدر دولت اونکو حاصل ہوگی
اور پھر نعمت غیر مترقبہ یعنی بھگوت بھگتی بھی نصیب ہو جاویگی ✤ کتھا रांका बांका رانکا جی پرم بیراگ وان
بھگوت بھگت ہوئی اور بانکا اونکی استری رانکا جی سی زیادہ بھگت تھی پنڈر پور مسکن نامدیو جی مین انکا
مسکن تھا لکڑی جنگل سی لاتی اور بسر اوقات کرتے و نرات سوای بھجن و سمرن کے اور کام نہ تھا ایک روز نامدیو جی
نے بھگوت کی جناب مین عرض کیا کہ بڑا افسوس ہی کہ رانکا بانکا دونون پرم بھگت تنگدستی اور عسرت سے
گذران کرین بھگوت نے فرمایا کیا تدبیر کیجاوے کہ وے ہرگز دولت کو قبول نہین کرتے چنانچہ بچشم خود تماشا
دیکھ لو یہ فرما کر نامدیو جی کو اپنے ہمراہ جنگل مین لیگئے اور جس راہ کو رانکا بانکا واسطے لینی لکڑیون کے

جاتی تھے اوس راہ مین ایک تھیلی اشرفیون کی ڈالدی رانکاجی کی نظر جو اوسپر پڑی تو خیال ہوا کہ استری
پیچھے آتی ہے ایسا نہو کہ اوسکو طمع اس زر کی ہو جاوے اسواسطے اوسپر خاک ڈالدی استری جو پاس انکا
جی کی پہونچی تو پوچھا کہ تم زمین مین کیا دیکھتے تھے رانکاجی نے حال دیکھنے خریطہ پُر از اشرفی اور اپنے اندیشہ
کا بیان کیا استری نے پوچھا کہ مہاراج اشرفی اور خاک مین کیا فرق ہے اور خاک پر خاک ڈالنی کیا ضرور تھی
رانکاجی بہت خوش ہوئے اور اپنی استری کو باسم بانکا موسوم کیا اور فرمایا کہ تیرے بیراگ نے میرے بیراگ پر
بھی خاک ڈالدی بھگوت نے نامدیوجی سے فرمایا کہ دیکھا کسقدر بیراگ دونون بھگتون کو ہے بعد ازان بھگوت
اور نامدیوجی نے باہم صلاح کرکے بھار لکڑی کی فراہم کردی تاکہ اسیقدر خدمتگذاری ہو رانکا بانکا نے
اون لکڑیون کو جمع کردہ کسی شخص کی سمجھکر ہاتھ نہ لگایا اور ہاتھ خالی گھر کو چلے آئے بلکہ یہ خیال کیا کہ آج اشرفی
نظر پڑگئی تھی اوسکی نحوست سے لکڑی بھی ہاتھ نہ آئی اگر اشرفیون کو ہاتھ لگاتے تو نہ معلوم کیا ہوتا بھگوت نے
وہ لکڑی جمع کردہ رانکاجی کے گھر پہونچادی اور رانکاجی بسبب مرسلہ بھگوت کے انکار نہ کرسکے بعد ازان
بھگوت نے درشن دیا اور واسطے قبول کرنے کچھ پارچہ کے ارشاد فرمایا رانکاجی روپ انوپ اور چھب مادھوری
کو دیکھکر ایسے محو مشاہدہ جمال بیمثال کے ہوگئے تھے کہ کچھ خبر اور ہوش نہ تھا اسواسطے اوس فرمودہ بھگوت
کا جواب نہ دے سکے اور آخر بھگوت پرشاد کو بھگوت روپ جانکر قبول کیا بعد ازان رانکاجی نے نامدیوجی سے کہا کہ مہاراج اوس
سو بھاؤ دھام پرم سکمار کومل اندام کو جنگل پر خار و خوف مین لیجانا اور تکلیف دینا تمکو کسطرح گوارا ہوا افسوس ہے
کہ نامدیوجی اور رانکاجی دونون بھگوت بال روپ کے اوپاسک تھے سو بھگوت موافق اعتقاد اونکے
اونپر ظاہر ہوئے ۔ کتھا رگھناتھ گسائین کی بھگتی اور بھاؤ کی مہما کس سے کہی جاسکے रघुनाथ गुसांई
کہ جنکی خدمت خود بھگوت نے کری اور ہمیشہ بھگوت کی خواصی مین حاضر رہے اتکل دیس مین اڑیسہ
उत्कल
شہر کے رہنے والے تھے اور دولت و نعمت بیقیاس گھر مین موجود تھی سب کو اسار و بیحقیقت و ناپایدار
سمجھکر چھوڑ دیا اور جگناتھ پوری مین قیام کیا والد اونکا بمقتضاے محبت پدری ہمیشہ نقد و جنس
واسطے اخراجات کے بھیجتا لیکن کچھ قبول نہ کرتے صرف بھگوت روپ کے رس مین چھکے ہوئے اپنے گرو
مہاپربھوجی کی خدمت مین حاضر رہکر اور شری جگناتھ راے سوامین کے درشن کرکے نیک و بدکرم و رسم
زمانہ سے علیحدہ و برکران رہتے ایک دفعہ موسم سرما مین سردی معلوم ہوئی شری جگناتھ راے
سوامین نے بمقتضاے بھگت وتسلتا بانات خاص اپنی عنایت فرمائی پھر ایک دفعہ مرض اسہال مین

مریض ہوئی شری جگناتھ رائی جی نے جسطرح مادھو داس جی کی خبرگیری اور خدمت کری تھی اسیطرح گسائیں موصوف کی کری اور بھگتی کے پرتاپ کو روشن کیا گسائیں موصوف کے گرو نے اجازت برندابن باس کی فرمائی سو برندابن مین آئے اور رادھا گوبند پر بسرام کیا ہمیشہ بھگوت کی مانسی پوجن مین رہتے تھے اور روپ انوپ مادھری پریم امرت کے تشنہ دن رات بھگوت نام کو ذکر اور کیرتن کا شغل تھا اور چرتر اور کتھا کا ادھار ایک دفعہ شیر و برنج جو بھگوت کو مانسی دھیان مین بھوگ لگایا تو مہاپرشاد کو بحالت تصور خود بھی بھوجن کیا لسبب زیادہ کھانے کے ثقالت ہوئی اور بیمار ہوگئے طبیب نے نبض دیکھکر فرمایا کہ لسبب شیر و برنج کھانے کے یہ مرض پیدا ہوا ہے دوا ہاضمہ اور دافع ثقالت کی ضرور ہے چنانچہ نسخہ تجویز کیا گسائیں جی نے جواب دیا کہ جس غذا سے ثقالت ہوئی ہے وہی غذا واسطے مرض اگیان کے دوائے کامل اور واسطے زندگی جاوید کے آبحیات ہے سو آپ نسخہ اپنا اپنے پاس رکھین اور مجھکو بحال خود چھوڑدین طبیب معتقد ہوا اور قدمون پر افتادہ ہوا کمالیت تصور دھیان کی بھگوت اپنے ہر ایک بھگت کو نصیب کرے اور کچھ حصہ اوسکا اس اپنے خانہ زاد کو بھی۔ کتھا

श्रीधरस्वामी شری دھر سوامین نے سری مدبھاگوت کی شرح ایسی تصنیف کی کہ پریم امرت اصل معنی کا بلا تکلف و آسانی ہر ایک کو حاصل ہونے لگا دیگر شارحان کی شرح سے تو تعصب و جانبداری ظاہر ہے یعنی جو کوئی اوپاشک کرم کا تھا تو اس نے بھگتی و گیان کے بھی معنی جانب کرم کے لگا کر شرح کی اور جو شخص اوپاشک بھگتی یا گیان کے تھے اونھون نے اپنے اپنے طریق کو مقدم ثابت کر دیا کسی نے اصل مطلب بید اور بھاگوت پر نگاہ نہ کی لیکن شری دھر سوامین نے ہر سہ فصل یعنی گیان اور بھگتی اور کرم کی جیسی شرح جس موقع اور مقام پر چاہیے تھی بعد دریافت پرمانند جی مہاراج اپنے گرو سے ویسی ہی مندرج کی اور پریم سنگتتا کو موافق قواعد بید کے مقدم رکھا جب وہ شرح طیار ہوگئی تو پنڈتون کا سماج کاشی پوری مین ہوا اور دیگر پنڈتان نے بھی اپنی اپنی شرح پیش کری ہر ایک پنڈت اپنی تصنیف کو اور تصنیف اور شرح دوسرے کے ترجیح دیتا تھا اور سوامین شری دھر جی کو مطلق نفسانیت اور گھمنڈ اپنی شرح اور تصنیف کی نتھی آخر بصلاح جملہ پنڈتان کے یہ بات قرار پائی کہ بندماد ھو مہاراج جس شرح کو قبول اور منظور کرین

बिन्दुमाधव

وہی رواج پاوے چنانچہ سب شرح مندر مین بھگوت کے رکھدی اور مندر کو بند کردیا بعد دیر جو پھر مندر کھولا تو سوامین شری دھر کی شرح پر دستخط قبولیت کے پائے اور مابقی نامنظور ہوئی

سبکو اعتقاد ہوا اور وہی شری دھری ٹیکا مروج اور سبکو مقبول ہوا سوامین موصوف ابتدا سے بھگوت
کے پرم بھگت تھے جس سبب سے خانہ داری وغیرہ کا ترک کیا اوسکا حال یہ ہے کہ صاحب مقدور تھے
اگرچہ مع نقدی کہین کو جاتے تھے راہ مین ٹھگ مل گئے اور پوچھا کہ تیرے ساتھ کون ہے جواب دیا
کہ رگھنندن سوامین میرا مالک اور جیون آدھار میرے ساتھ ہے ٹھگون نے باہم گر صلاح کی کہ یہ شخص
تنہا ہے قتل کرکے سب مال اسباب لوٹ لو چنانچہ ایک نے جو واسطے حرب رانی کے ارادہ کیا تو شری رگھنندن
سوامین کو دھنش بان لیے واسطے حفاظت کے ہمراہ دیکھا اسیطرح چند دفعہ ارادہ کیا اور ہر دفعہ اوس
محافظ حقیقی کو واسطے حفاظت کے مسلح اور موجود پایا جب گھر آئے تو ٹھگون نے پوچھا کہ مہاراج وہ
شیام سروپ سکمار نوجوان کون ہے کہ جو راہ مین تمہاری حفاظت کرتا رہا سوامین جی نے اوسیوقت
خانہ داری اور دولت کا ترک کیا کہ میرے سوامین کو اوسکے سبب سے تکلیف ہوئی اور وہ ٹھگ بھی
معتقد ہوکر بھگوت سرن ہوگئے ❊ رتان بلاس رام انوراگی ❊ تحت لون جم نرٹر بھاگی ❊ یعنی جن اشخاص
کی بھگوت چرنون مین محبت ہے تو لذائذ اور حشمت وغیرہ دنیا کو اسطرح چھوڑ دیتے ہین کہ جسطرح قے کو
اور وہی صاحب قسمت ہین ❊ کتھا कमध्वज کمدھج جی قوم راجپوت منجملہ ہر چہار برادران
حقیقی اپنے کے پرم بھگت اور بیراگوان ہوئے کہ جن مین رہکر ہر وقت شری رگھنندن سوامین کے
بھجن سیوا مین مصروف رہتے تھے کسی سے کچھ مطلب اور سروکار نہ تھا ایک وقت واسطے بھگوت پرشاد
کے شہر مین آیا کرتے تھے اور اوسیوقت پھر چلے جاتے تھے ایک روز اونکے برادران نے کہا کہ اگر
تم ساتھ چلکر موجودات بسرکار راناجی آؤ تو مشاہرہ تمہارا ابھی کیا جاوے کمدھج جی نے جواب دیا کہ
جس سرکار مین نوکر ہون وہان حاضر رہتا ہون یہ نہین ہوسکتا کہ وہان سے غیر حاضر ہوکر دوسری سرکار
مین چہرہ لکھاؤن برادران نے کہا کہ بروقت مرنے کے داہ کرم کون کریگا جواب دیا وہی سب
خبرگیری کریگا کہ جسکا غلام ہون یہ کہکر بن کو روانہ ہوئے بعد عرصہ جب آخر وقت آیا تو شری رگھنندن
سوامین کی اجازت سے ہنومان جی تشریف لائے اور چندن اگر و عنبر سے داہ کرم کمدھج جی کا کیا
شری رگھنندن سوامین نے واسطے ظاہر کرنے پرتاپ اپنے بھگتون کے ایک چیز عجیب بہ نسبت
چتا یا اور سیوری کے یہ کیا کہ جسقدر بھوت اور خبیث اوس جنگل مین رہتے تھے سب کمدھج کی دھوان چتا
سے پوتر ہوکر پرم پد کو چلے گئے بلکہ ایک پریت کہین کو چلا گیا تھا جب آیا اور اپنے ہمجنسون کو نہ پایا

تو ایک سیناسی سے مستفسر حال ہوا اور بعد دریافت پرتاپ مکند جی کے خاکستر مین لوٹ کر سدگت کو گیا واضح ہو
सद्गति
کہ بھگوت کا قول ہے کہ میرے بھگت ہر ایک لوک کو پوتر کرتے ہین اور پریاگ و گنگا وغیرہ کا یہ قول ہے کہ ہم سب کے
گناہ و عذاب دور کرتے ہین اور ہمارے گناہ بھگوت بھگتون کے چرن کرپا سے جاتے ہین ایس کیا جاے تعجب ہے
کہ بھوت پشاچ وغیرہ شدہ و صاف ہو کر سدگت کو پہونچے ۸ **کتھا** गदाधरदास گدادھر داس جی پرم بھاگوت
पिशाच
اور ایسے پریمی ہوے کہ سری بہاری لال جی کی سیوا اور چھب ابھرام کو دیکھنے اور سنگار مین ہمیشہ اور
ہر وقت آنند اور مصروف رہکر قواعد سیوا بھگوت بھگتون کے دل سے ادا کرتے تھے یعنی اور بھگوت
چرترونکی کیرتن کرنیوالے ایسے ہوے کہ بیان نہین ہوسکتا بھگوت مین لاشرک اعتقاد ایسا تھا کہ خواب
اور خیال مین کبھی دوسرے دیوتا کو نہ دیکھا دنیا اور اوسکے لوازمات کو ہارج بھگوت بھگتی کا سمجھکر ترک کیا
اور برہان پور کے قریب ایک باغ مین آکر بیٹھ رہے لوگون نے ہر چند واسطے چلنے آبادی کے منت
خوشامد کی لیکن چونکہ بھگوت چرنون مین نیکام محبت مستقل تھی اسواسطے اوسی باغ مین رہے اور تصور
निष्काम
بھگوت سروپ مین مگن رہا کرتے ایک روز بارش بکثرت ہوئی اور بھگوت نے بلا مکان اپنے بھگت کو
تکلیف سمجھی اسواسطے ایک ساہوکار کو حکم دیا کہ تم میرے بھگت کے واسطے مکان تیار کرادو اور اونکی خدمت مین
حاضر رہکر اور ہمارا حکم سنا کر اوس مکان مین مقیم کراؤ ساہوکار مذکور بخدمت گدادھر داس جی کے حاضر ہوا
اور بھگوت حکم سنا کر بزبردستی مکان مین لے آیا ایک مندر مضبوط و خوبصورت بنوا دیا اور مکانات متعدد
واسطے قیام سادھان اور آیندہ روندگان کے طیار کیے گدادھر داس جی نے سوا مین لال بہاری جی کی
مورتی ازبس سوبھایمان اور براجمان کرکے سادھو سیوا شروع کی جو کچھ آتا اوسی روز خرچ کر دیتے
اور براے روز آیندہ کچھ نہ رکھتے لیکن رسوئیہ کچھ سامان بخیال اس بات کے کہ صبح کو بھگوت گرسنہ نہ رہین
اور بوقت پر بھوگ لگ جایا کرے کچھ جنس پوشیدہ رکھ لیا کرتا ایک رات سادھو آئے اور اونکے واسطے تلاش
سامان رسوئی کی ہوئی گدادھر داس جی نے رسوئیہ کو بلا کر پوچھا کہ کچھ سامان موجود ہے یا نہین اوسنے
عرض کیا کہ واسطے بھگوت رسوئی کے کچھ سامان رکھ لیا ہے موجود ہے گدادھر داس جی نے فرمایا کہ بھگوت
کے واسطے صبح کو آجائیگا جنس موجودہ سے بھگوت بھگتون کی سیوا کرو چنانچہ اوسیوقت رسوئی طیار کرائی
اور بھگوت بھگتون کی سیوا کری صبح کو سہ پہر تک کچھ نہ آیا اور بھگوت بھوگ بھی نہ لگا چیلے بباعث گرسنگی
کے غصہ ہوکر کہنے لگے کہ دیکھو فضول خرچی کے سبب اب تک سب بھوکھے ہین نہ معلوم بھگوت کب

گدادھر جی کی ہاتھہ سے چھوڑا ویگا اسی عرصہ مین ایک ساہوکار آگیا اور اوسنے دو سو روپیہ نقد بھینٹ کیے
گدادھر جی نے ساہوکار سے فرمایا کہ یہ روپیہ ان لوگون کے سر پر مار دو کہ ہائے ہائے کر رہے تھے ساہوکار خوفناک ہوا
کہ کیا یہ خفگی کچھہ میری نسبت ہے گدادھر داس جی نے سب حال گذشتہ اوس ساہوکار سے بیان کر کے
دلجمعی کردی کہ وہ خوش ہوا اور بھگوت بھگتون کے سیوا کا معتقد ہو کر بھگوت سرن ہو گیا بعد ازان
گدادھر جی چند روز وہان رہے اور پھر متھرا جی مین تشریف لائے برج کشور کے روپ اور چھب سے چھکے ہوئے
سیوا اور دھیان اور ست سنگ اور بھگوت چرترون کی کیرتن مین مشغول ہوئے اور بقیہ عمر اوسی ذکر
اور شغل مین بسر کی ۔ کتھا ماधवदास مادھوداس جی کی بھگتی اور مہما اور پرتاپ اور بیراگ اور
شانت اور بھاو کا بیان کس سے ہو سکتا ہے جسطرح بید بیاس جی نے اوتار دھارن کر کے بیدون
کی تفریق کی اور پوران تصنیف کیے اور مہابھارت اور سوتر وغیرہ کو جگت مین ظاہر کیا اور پھر اون
سب کا سار و خلاصہ سری مدبھاگوت مین بیان کر کے بھگوت بھگتی اور بھاگوت دھرم کو جہان مین اجاگر کیا
اسیطرح مادھوداس جی نے گویا بید بیاس جی کا اوتار لیکر بھگوت بھگتی اور چرترون کو بید نکالتے
سار ہر ایک شاستر کے جگت مین مشہور کیا اور بھگوت نام اور لیلا کا کیرتن کر کے ہزارون لاکھون کو سنسار
سمدر سے پار اوتارا سری جگنا تھہ رای جی کے پریم اور پاتشاک اور بیراگ کی انتہا اور پریمیون کے سردار ہوئے
قنوجیہ براہمن تھے جب استری اونکی مرگئی تو خیال کیا کہ یہ سنسار اگما پانی سے ہے خواہش دلی یہ تھی کہ لڑکا
لڑکی ہونگی اونکے بیاہ شادی کرینگے اور کل کو ترقی ہوگی اب بھگوت نے یہ تماشا دکھایا بیشک دنیا و تعلقات
اور بیوفا ہے پس ماندگان کی پرورش وغیرہ کا فکر کرنا کسی شخص کو محض بیہودہ ہے کہ سبکا رازق و پرورش
کنندہ بھگوت ہے جو شخص اپنی تدبیرات کرے بیوقوف ہے ایسا یقین کر کے اور سب آلایش دنیاوی کو چھوڑ کر
علیحدہ ہوئے اور سری جگنا تھہ پوری مین پہونچکر بھگوت کے درشن کیے سمدر کے کنارہ پر جا کر بیٹھہ رہے اور
چونکہ دل بھگوت کے روپ انوپ مین مستقل لگ گیا تھا اسواسطے نہ ملنی اشیاء خورد و نوش سے مضطرب نہ ہوئے
تین روز گذرے کہ کچھہ نہ کھایا اور بھگوت تصور مین ایک جگہ بیٹھے رہے بھگوت نے دلمین خیال فرمایا کہ افسوس
ہمارے واسطے تو ہر روز ہزارہا من غذای لطیف کا بھوگ طیار ہوا اور ہمارے بھگت کو تین روز تک ایک دانہ
بھی نہ پہونچے بھگت بتسلتا نے بیقرار کیا اور اوسیوقت خاص اپنے مہا پرشاد کا تھال طلائی بدست لچھمی جی
کے بھیجا اور خود بدولت شاید اس شرم سے تشریف نہ لیگئے کہ مہمانداری واجب تھی خلاف اوسکا

تین روز تک بھوجن نہ دیا تو اب روبرو جانا کیا مناسب ہے لچھمی مہارانی جب بھوجن لیکر چلین تو خیال ہوا
کہ والد تو خبر گیری پسر خورد سال سے غافل رہتا ہے لیکن ایسی والدہ کوئی نہین کہ پرورش پسر چند روزہ
کی نہ کرے مادھوداس کہ بھگتی کے خاندان مین ہنوز طفل نوزاد ہے اوسکی خبرگیری خورد و نوش کی نہ ہوئی تو
کمال شرم کی بات ہے اسواسطے لچھمی جی اسطرف کو گئین کہ جطرف کو مادھوداس پشت سے کیے بیٹھے تھے
اگرچہ جھنکار پای زیب اور روشنی چہرہ مثل برق لچھمی جی کی مادھوداس جی کو معلوم ہوئی لیکن چونکہ
بھگوت دھیان مین مستغرق تھے اسواسطے آنکھ اوٹھا کر نہ دیکھا اور لچھمی جی تھال رکھکر چلی آئین جب
مادھوداس جی نے مہاپرشاد کو دیکھا تو آنند ہو کر بھوگ لگایا اور اپنی قسمت کو سراہا بعد بھوجن کے تھال طلائی
مثل سنواڑہ برگ کو ایک طرف ڈال دیا تھا پوجاریان مندر تلاش کنان وہان پہونچے مادھوداس جی کو
گرفتار کرکے بیت ماری اور چلے آئے بھگوت نے ضرب بیت اپنی کمر پر لی اور پوجاریان کو نشان ضرب بید
سے آگاہ کرکے فرمایا کہ وہ تھال و مہاپرشاد ہم نے واسطے مادھوداس جی کے بھیجا تھا اونکو جو بے گناہ
سزا ہوئی وہ سب ہمکو ہوئی ہم کمال ناراض ہین پوجاری سب خوفناک و ہراسان مادھوداس جی کی خدمت
مین حاضر ہوئے اور قدمون مین کمال ادب سے ڈنڈوت کرکے بعد منت سماجت کے خطا اپنی معاف
کرائی یہ چرتر اور حال تمام جہان مین مشہور ہو گیا اور بھگوت کی کرپالتا اور بھگت بتسلتا بھگوت بھگت
سنکر کمال شادمانی اور پریم سے جسم مین نہ سمائی مادھوداس جی کو بھگوت سروپ مین ایسا پریم او عشق تھا
کہ اکثر دیکھتے دیکھتے محو از خودی ہوکر بھگوت کے مندر مین رہجاتے تھے اور جسوقت پوجاریان مندر کو
بند کیا کرتے تھے تو بخواہش بھگوت کے اونکو نظر نہین آتے تھے ایک رات موسم سرما مین مادھوداس جی
کو سردی معلوم ہوئی بھگوت نے پوجاریان کو فرمایا کہ ہمکو سردی معلوم ہوتی ہے پوجاری فی الفور
طرح طرح کے بالاپوش لائے بھگوت نے بالاپوش خاص تو مادھوداس جی کو عنایت فرمایا اور خود بالاپوش
جدید لے لیا اور اوسوقت سردی دفع ہوئی ایک دفعہ مادھوداس جی کو مرض پیچش ہوا اور بشدت
اسہال سے سمدر کے کنارہ پر جا پڑے جب طاقت طہارت کی نہ رہی تو خود بھگوت حاضر ہوئے
اور جسم کو پاک اور صاف کیا مادھوداس جی نے فکر کی کہ یہ شخص کون ہے جو اسقدر خدمت کرتا ہے
ایسے خود جانا کہ خود بدولت ہین دست بستہ عرض کیا کہ اسقدر تکلیف کب واجب ہے کہ غلام کی غلامی
مین فرق آوے اور مالک کی بزرگی اور مخدومی مین بھگوت نے فرمایا کہ میرے بھگت کو جب دکھ ہوتا ہے

تب مجھ سے رہا نہیں جاتا خود چلا آتا ہوں مادھوداس جی نے عرض کیا کہ مرض کو دور کر دیا ہوتا کہ اسقدر تکلیف
نہوتی بھگوت نے فرمایا کہ مرض کا ہونا پراربدہ کرم کا بھوگ ہے سو پراربدہ کرم کا دور کرنا مناسب
نہیں دیکھا کہ بعض قاعدہ میں خلل پڑتا ہے اور جس حالت میں کہ میری بھگت بلا رنج اون پراربدہ
کرموں کو بھوگ لیتے ہیں پس کیا ضرورت اونکی منسوخ کرنے کی ہے اس قاعدہ سے مادھوداس جی کی
تسکین کر کے وہ مرض بھی اوسیوقت دور کر دیا تاکہ کسی بھگت سادھک کا اعتقاد ضعیف نہووے
کہ کرم تین طرح کے ہیں سچت اور کریہ مان تو اوسیوقت دور ہوجاتے ہیں جسوقت یہ آدمی بھگوت سرن

क्रियमाण संचित

ہوتا ہے اور پراربدہ کرم بالضرور بھوگنے پڑتے ہیں جب یہ چرتر مادھوداس جی کا مشہور ہوا تو ہزارہا
لوگوں کا ہجوم ہونے لگا مادھوداس جی نے واسطے دور کرنے ہجوم اور اعتقاد اپنی بزرگی کے گداگری
شروع کی ایک شخص کی دروازہ پر گئے عورت چوکا دیتی تھی اوسنے آواز سنکر وہ پارچہ کہ جس سے چوکا دیتی تھی
کمال غصہ سے مادھوداس جی کے سر پر مارا مادھوداس جی کو اوسپر رحم آیا اور وہ سنکر وہ پارچہ اوٹھا لیا
اوسکو پانی سے صاف کر کے رات کو وقت فتیلہ اوسکا بنایا اور چراغ روشن کر کے جگناتھ رائے جی کے مندر
میں رکھا اوسکا یہ نتیجہ ہوا کہ بھگوت مندر اور اوس عورت کے اندرونہ میں نہایت روشنی ہوئی یعنی
اوس عورت کے دل میں اوسیوقت بھگوت بھگتی پیدا ہو گئی روتا آئینہ دیکھ مادھوداس جی اوسکو دروازہ پر
گئے تو کمال بھگتی سے دوڑ کر آئی اور قدموں میں پڑی ایسی کہ رلیا اور دیا اتنا کہ جیا کسطرح کی جا سکے
کہ جو اپنے ساتھ برا کرے اوسکے ساتھ بھی اسقدر بھلا کریں کہ جسکا حد حساب نہیں ایک پنڈت تمام جہان سے
پنڈتوں کو مناظرہ اور مباحثہ میں لاجواب اور دگ بجے کرتا ہوا پرشوتم پوری میں آیا اور حال پنڈتائی مادھوداس
کا سنکر اونسے کہنے لگا کہ میرے ساتھ چرچا کرو مادھوداس جی نے چرچا نکی اور کاغذ پر لکھدیا کہ مادھوداس
ہارا پنڈت مذکور کاشی میں گیا اور اپنی صفت و ثنا کرنے لگا کہ مادھوداس کو فتح کر آیا جب وہ کاغذ
پنڈتوں کی سبھا میں پیش کیا تو اوسمیں یہ لکھا پایا کہ مادھوداس جیتا اور پنڈت ہارا پس غضب ہو کر
پھر جگناتھ پوری میں آیا اور مادھوداس جی کو کلمات سخت و سست کہکر مستعد لڑائی اور فساد کا ہوا
مادھوداس جی نے فرمایا کہ جو کچھ تم سو پھر لکھ دو ایسی پنڈت نے کہا کہ تو ہارا اور فتیا از سے گدھے پر
چڑھا کر اور کالا منھ کر کے شہر کے ہر چہار طرف پھراونگا مادھوداس جی تو فنا مطلق ہو رہے اور
پنڈت مذکور واسطے اشنان کے چلا گیا بھگوت اوسکے پاس بلباس پنڈت ہو پہنچے اور چرچا کر کے

لاجواب کیا اور گدہے پر چڑھا کر اور تلو دو تنو طفل جمع کرکے اور خود بھی بلباس طفل ہمراہ ہو کر اوس پنڈت
کی خوب خاک اوڑائی اتفاقاً مادھوداس جی بھی اوسطرف آگئے اور بھگوت سے عرض کیا کہ ایسے پنڈت
کو بے عزت اور خراب کرنا کیا مناسب تھا بھگوت نے فرمایا کہ کمال مناسب اور ضرور تھا کہ یہ بیوقوف میرے
بھگتون کو گدہے پر چڑھا کر مجھکو گدہے پر چڑھایا چاہتا تھا مادھوداس جی نے اوس پنڈت کو خود گدہے
سے اوتارا اور اپنی خطا معاف کرائی اس موقع کے ایک دھیان کا کبت مختصر لکھتے ہیں ہے دھوری بھری
بھری سب گات سجان پکارت ڈولت ہین ٭ انکا ولی راجت ہین تجہری سنہری پر گال گلولت ہین ٭
انجن لوچن چار چتون سو بھال لشال بلولت ہین ٭ لٹکان ہین ڈولت ہین جگناتھ ہیرہ ہیرہ بکھ بولت
کنول ۱۲ پیشانی ۱۲ خوارج ۱۲ جالا کے ۱۲
ہین ٭ ایک دفعہ مادھوداس جی کو یہ خیال ہوا کہ پرسوتم پوری مین برج کے جو تیرتھ کا تذکرہ کیا کرتے ہین
برج کو درشن کرنا چاہیے سو روانہ ہوئے راہ مین ایک بائی بھگوت بھگت واسطے پرشاد کرانے کے
لیگئی جب بھگوت بھوگ لگایا تو جگناتھ رائے جی تشریف لائے اور مادھوداس جی بھوجن مین مصروف
ہوئے بائی موصوفہ بھگوت کا نازک جسم اور خوبصورت چہرہ تھوڑی عمر دیکھکر رونے لگی جب مادھوداس جی
نے سبب پوچھا تو بیان کیا کہ یہ لڑکا جو تم ہمراہ لائے ہو تھوڑی عمر کا ہے تم سنگ [illegible] ہے اوسکے والدین یار
کس طرح زندہ رہے ہونگے مادھوداس جی نے گردن پھیر کر دیکھا تو اپنے ساتھ مین کوہی نہ دیا پایا
بھگوت کو پایا اور انکے پریم مین محو ہوگئے اور اوس بائی کو تسلی کر کر روانہ ہوئے [illegible] کسی مادر گانو مین
ایک مہاجن بھگوت بھگت رہتا تھا اور اوسکے ساتھ مادھوداس جی نے وعدہ کیا تھا کہ ہم تیرے
گھر آوینگے اوسکے گھر گئے مہاجن مذکور کسی کام کو گیا تھا اوسکی استری آئی اور قدمون پڑی ایک جھنت
اوس مہاجن کا بالاخانہ پر رسوئی کرتا تھا استری نے اوس جھنت سے کہا کہ ایک مہابھگت آگئے ہین جو بھوجن
تمہارے شامل پرشاد کرینگے جھنت نے غصہ ہو کر جواب دیا کہ یہان کسی اور کی رسوئی نہین ہوسکتی لاچار
اوس بائی نے مادھوداس جی سے عرض کیا کہ سیدھا موجود ہے آپ رسوئی بنا لیوین مادھوداس جی نے
فرمایا کہ اب رسوئی نہین بنا سکتے جو کچھ از قسم خوردنی موجود ہو وہ لے آؤ وہ دودھ گرم لائی اور مادھوداس
بھوگ لگا کر روانہ ہوئے اور فرمایا کہ اپنے شوہر سے مادھوداس جگناتھی کا آنا بیان کر دینا تھوڑی دور گئے تھے
کہ مہاجن مذکور اپنے گھر آیا اور عورت سے خبر سنکر دوڑا گیا نہایت پریم سے قدم پکڑ لیے اور دست بستہ واسطے قدم رنجہ
فرمانے اپنے گھر کی درخواست کی مادھوداس جی نے اوسکی بہت خاطرداری کی اور فرمایا کہ تیرے گھر استری تیری

ایسی پریم پرچہ بھاگی ہی کہ تعریف نہین ہو سکتی پس تیری سنگت اوسے دھار مین کیا شک ہے جو سنت مذکورہ بالا
بھی نام مادھوداس کا سنگ ہمراہ مہاجن کے آیا تھا دست بستہ ہو معافی قصور اور ہدایت کا ہوا
مادھوداس جی نے فرمایا کہ بندرابن جاکر بھگوت بھگتون کی سیوا پرشاد کیا کیجیو تب تجھکو آگیان جائیگا
غرض مہاجن وہ سنت کو رخصت کرکے بندرابن مین آئے اور شری بندرابن اور بندرابن چند کے درشن کرکے
پریم آنند مین مگن ہوگئے بانکے بہاری جی کے مندر مین واسطے درشنون کے گئے تھے وہان بجای بھگوت پرشاد
کے تجو دیا اوسپر وہان کہا کہ اب بھگوت رسوئی کا بھوگ آگے جاتا ہے تب پرشاد ملیگا لیکن تجو دہی
واسطے رفع گرسنگی کافی سمجھکر جمنا کے کنارہ پر آکے اور بھگوت اپنے کو بھوگ لگایا جب مندر مین
رسوئی تیار ہوئی اور انواع اقسام کی غذا لطیف واسطے بھگوت بھوگ کے پوجاری لیگئے تو بھگوت
نے کچھ تو ول نہ کیا اور فرمایا کہ مادھوداس جی نے مجھکو بھوگ لگایا اوسواسطے اب مجھے خواہش نہین رہی گوسائین
اور پوجاری مندر کے دوڑے گئے اور تلاش کرکے مادھوداس جی کو لائے تب بھگوت نے بھوگ لگایا اور پھر درشن
سری بندرابن کو دیکھ برج بھوم کے درشن کو تشریف لیگئے اور بھیا نام پرگنہ مین بکھیم نامی سادھو رہتا تھا اوسکے
مکان پر قیام کا ارادہ کیا اوسنے مقیم ہونے نہ دیا بلکہ بد سختی پیش آیا مادھوداس جی وہان سے چلے گئے جا
شہرہ ہے اوس سادھو نے واسطے اپنے شیر و برنج ایار کیے اور واسطے کھانے کے بیٹھا تو بجاے برنج کے کیڑے
معلوم ہوئے لاچار ہوکر آیا اور مادھوداس جی کے قدمون پر گرا مادھوداس جی نے اوسکی تقصیر معاف کی
اور بھگوت بھجن کی ہدایت فرمائی بعد ازان موضع بہ پانڈہ مین پہونچے وہان ایک استھل ہے اگیان [illegible]
ہوا کرتی ہے اور گئو بہت رہتی ہین اوس استھل مین [illegible] واسطے [illegible] بھگوت
چند روز قیام کیا اور خدمت اوس استھل کی اپنے ذمہ مقرر کر لی کہ گوبر جمع کرکے اوپلا پاتھ دیا کرے ایک روز
سادھو آگیا اور مادھوداس جی کو شناخت کرکے ڈنڈوت کری جب اوس استھل کے مہنت وغیرہ نے
مادھوداس جی کو جانا تو سب قدمون پر پڑے اور بہت الحاح پیش آئے چند روز اوس استھل مین مقیم رہکے
اور چلتی دفعہ ایسی دعا کر آئے کہ اب تک وہ استھل بدستور بنا ہوا ہے اور سادھو سیوا ہوتی ہے بروقت معاودت
اپنے گھر بھی گئے اور والدہ و فرزندان کو بھگوت بھگتی کا اوپدیش کرکے روانہ ہوئے جب قریب گانون
اوسی مہاجن کے پہونچے تو خواب مین اوسکو اپنے آنے سے خبر دی وہ آیا اور درشن کیے وہان سے روانہ ہوکے شری پوری
کی ہوئے اور بھگوت دربار مین پہونچکر دھیان اور بھجن مین مصروف ہوئے جو پرتا مادھوداس جی سے کہ کثیر ہین

جسقدر دریافت ہوئی لکھے گئے ॥ کتھا नारायणदास نارائن داس جی قوم چارن اولاد الہہ بھگت کے
بھگوت بھگت پیراگوان ہوئے اونکا برادر کلان ٹوکا نے والا تھا اور یہ نارائن داس جی گنگا ٹوڈوالے
ایک دفعہ بھابھی نے بھوجن سرد واسطے کھانے کو دیا نارائن داس جی نے نہ کھایا اور گرم طعام مانگا بھابھی
نے طعنہ دیا کہ ایسا ہی مثل الہہ جی اپنے بابا کے بھگوت بھگت ہو کہ تعمیل حکم کی کری جای نارائن داس جی کو
کمال غیرت ہوئی کہ بھگوت بھگتی سے بیکھ ہوکر زندگی کرنی مثل زندگی وحوش کی ہے آدمی جسم صرف واسطے
بھگوت بھگتی کی ہے نہ برای ہوا وہوس دنیا غرض اس سنسار کو اسار اور بھگوت بھگتی کو سار سمجھکر تیار کر دیا
ہوئی اور دوارکا جی میں جاکر ایسی سیوا اور بھجن میں مصروف ہوئے کہ بھگوت نے اونکی بھگتی کو پسند کر
جو کرپا الہہ جی اونکی بابا پر کری تھی وہ ہی خود ظاہر ہو کر اوپر کری یعنی ساکھیات درشن دیکر بیراگ اور بھگتی کا
پرتاپ سبکو دکھایا اور بھاگوت کے نومی اسکند میں جو یہ فرمایا ہے کہ مجکو بھگتی اور بھگت اسقدر عزیز ہیں
کہ میں بھی اونکی تابع میں ہو رہا ہوں اوسکو راست کیا ॥ کتھا जीवनसाई اس کلجگ میں پاتن جی
تو مثل بھگتی کی جلی کی ہوئے اور جیوگسائیں مہاراج مثل مان سروور کے بھگوت بھجن تو جیس تالاب کا
مثل مقبول گھاٹ کی ہے اور بھگتی کا استقلال مثل پھولے کمل کے جس تالاب کے کنارے کے گنا پر
کی کائی کبھی نزدیک نہ گئی اور بھگوت بھگت جو مثل ہنس کے ہین اونکو پرم آنند کا دینے والا ہوا جنھوں نے
بندابن میں باس کرکے پہلے پنتھم مہاراج کی سیوا اور بھجن میں دل لگایا اور واسطے اودھار جگت کے
سب شاستر و پران وغیرہ جمع کیے اور اونکا جو سارہ خلاصہ تھا اوسکو بخوبی سمجھکر اپنا بھگوت بھگتی کا
رواج دیا کہ کروڑوں سنسار سمندر کے پار ہو گئے واسطے دور کرنے شبہہ اور شکوک کے ایسے ہوئے کہ
جسطرح آفتاب تاریکی کا دشمن ہے اور واسطے اوپکار ہر شخص کے ایسے ہوئی کہ جسطرح ابر باران ہر ایک کا
دوست ہے بھگوت کی یاد مع پریم بھاؤ سے اوپاسنا کرتے تھے اور راس جیتر وغیرہ بیوپار لیلا کو پریم تتو اور
خلاصہ جانتے تھے روپ سناتن جی کے برادر زادہ تھے دولت وحشمت بیقیاس رکھتے تھے سب کو
ناچیز و ناپایدار سمجھکر تیاگ کئے ہوئے اور بندرابن میں آئے دھوتی اور چادر ریشمی بیش قیمت جسم پر تھی
روپ سناتن جی نے بروقت ملاقات کے خندہ کرکے فرمایا کہ نام تو بیراگوان اور پوشاک یہ جیو گسائیں جی نے
اوسکا بھی ترک کیا اور آبادی سے علیحدہ جمنا کے کنارہ پر کوٹی بناکر بھگوت بھجن اور تصور روپ مادھوری میں
مصروف ہوئے ایک روز گنگ گسائیں روپ جی کا اوسطرف ہوا برجباسیان نے کہا کہ مہاراج

ہمارے گسائین جی کے بھی درشن کرین روپ جی آئے اور حالت استغراق جیو گسائین جی کی دیکھکر کمال خوش ہوئے اور چھاتی سے لگاکر پریم مین پورن ہو گئے پھر اپنے پاس ٹھہرا کر شاستر تعلیم کیے اور بیس شاستر و بھگوت جیو تفسیر جو لائق سینہ بسینہ تعلیم کے تھے وے بھی بخوبی سمجھا دیے جیو گسائین جی نے اونکا ایسا رواج دیا کہ زمانہ کو فیض عام ہوا اور جا بجا شہرت علم و فضیلت گسائین جی کی ہو گئی اکبر بادشاہ نے واسطے تنقیح مہاتم و بزرگی گنگا و جمنا کے اکبر آباد سے بلایا چونکہ برج بھوم و برندابن کو چھوڑ کر کسی اور جگہہ شب باش نہ ہونیکا عہد و نیم تھا اسواسطے بادشاہ نے چند جگہہ گھوڑون کے رتھہ تعینات کر کے ایک پہر کے اندر واپس پہونچا دینے کا وعدہ کر لیا چنانچہ اکبر آباد مین آئے اور ایسی دلیل معقول سے جمنا جی کی بزرگی ثابت کر دی کہ کسی کو گنجایش تقریر کی نہ رہی یعنی یہ فرمایا کہ امر قلیل کے واسطے ناحق مجکو بلایا کوئی سا پوران دیکھ لیا ہوتا کہ گنگا جی کو جس پوران برجھ پرماتما کا چرن امرت لکھا ہے جمنا جی اوسی پوران برجھ کی پٹ رانی ہین غور کر لینا چاہیے کہ بزرگی کسکو ہوئی اس جواب سے کسی شخص کو کچھہ شبہہ کسی امر کا نہ ہووے یہ اوپاسنا و اعتقاد کی پختگی ہے جسطرف جس کیکو جیسا اعتقاد ہے اوسکو وہ دیوتا ویسا ہی پھل دیتا ہے بادشاہ تقریر گسائین جی کی سنکر کمال خوش ہوا اور عرض کیا کہ کسی امر کی مجکو اجازت ہو کہ بجا لاؤں اور سبکے شرف اندوز ہوں گسائین جی نے فرمایا کہ کچھہ درکار نہین جب بادشاہ نے مبالغہ کیا تو فرمایا کہ تمام پوران و سمرتی و سب شاستر کاشی جی وغیرہ سے منگا کر برندابن مین فراہم کراوو بادشاہ نے چند روز مین تعمیل ارشاد گسائین جی کی کر دی کہ ابتک سب پوران و سمرتی وغیرہ برندابن مین موجود ہین گسائین جی نے جسطرح مندر گوبند دیو جی کا مانسنگہ والی امیر سے بنوایا وہ سب حال روپ سناتن جی کی کتھا مین مندرج ہوا بادشاہ ممدوح برندابن مین آیا اور واسطے درشن گسائین جی کے گیا بروقت رخصت عرض کیا کہ واسطے کسی امداد بنوا دینے مکانات وغیرہ کے کچھہ اجازت ہو گسائین جی نے فرمایا کہ کچھہ مطلوب نہین بادشاہ کی طرف سے کچھہ استبداد ہوا گسائین جی نے فرمایا کہ دلکی آنکھون سے برندابن اور یہان کے سامان کو دیکھنا چاہیے بعد ش استبداد حسب حوصلہ مناسبت بادشاہ نے آنکھہ بند کر کے دیکھا تو زمین اور مکانات اور کنج وغیرہ برندابن کے بالکل طلائی اور منقش جواہرات کے جڑاو سے ایسے نظر آئے کہ نظر خیرہ ہوتی تھی اور دیگر سامان ہر قسم کے ایسے دیکھے کہ گوش ہوش نے کبھی نہین سنے تھے معتقد و شرمندہ ہو کر رخصت ہوا دستور گسائین جی کا ایسا تھا کہ جو کوئی بھینٹ پوجا لاتا تھا جمنا جی میں ڈال دیتے تھے اور اپنے پاس کچھہ نہین رکھتے تھے سیوکان نے دست بستہ عرض کیا کہ کسواسطے جمنا مین ڈالا کرتے ہو

بہتر ہے کہ سادھو سیوا ہوا کرے فرمایا کہ سادھو سیوا کے لائق کوئی نظر نہیں آتا ایک چیلہ نے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو
خب نفشانی جناب کی بندہ یہ خدمت بجالاوے گسائین جی نے اجازت دی چنانچہ اوسنے سادھو سیوا شروع کی ایک
سادھو نے سیوقت رات کو کھانا مانگا وہ شخص کہ بسبب سخت وکار خدمات کے تھک گیا تھا غصہ ہوکر بولا کہ
اسوقت کھانا کہان ہے صبحکو ملیگا اگر زیادہ اشتہا ہے تو مجکو کھالو گسائین جی نے سنکر فرمایا کہ اسی حوصلہ پر خدمت
سادھوان کی قبول کری تھی کہ اونکو آدم خور قرار دیتا ہے بعد ازان ہر بھگتون کا مہاتم اور بزرگی اور اونکی
سیوا کا پھل سبکو سمجھایا گسائین جی کو تعلق شری گوبند دیو جی کی سیوا پوجا گسائین روپ جی نے کر رکھی تھی
مدت تک کمال محبت اور پریم سے سیوا کری جب ایک چیلہ بھگوت بھگت اور پریمی کا سب طرح سے
امتحان کر لیا تب بھگوت سیوا اوسکو متعلق کر دی اور خود شری برندابن کی لتا و کنج وجمنا کی کنارہ و بن وغیرہ
مین بھگوت روپ کے تصور او دھیان سے محو و مستغرق رہنا شروع کیا ⁂ کتھا سुरसरि जी
شری جی پریم ستی بھگوت بھگت ایسی ہوئین کہ جنکا ست قائم رکھنے کے واسطے خود بھگوت سروپ دھارن
کرکے تشریف لائے بابام خانہ داری و دولت و نعمت سب کچھ گھر مین رکھتی تھین اسار و ناپائدار سمجھکر زر نقد
و اسباب خیرات کر دیا اور ہمراہ اپنے شر شرانند شوہر کے برندابن مین آکر بھگوت بھجن اور دھیان مین مصروف ہوئین
سو بھجا بیان از بس تعصب مسلمانان کا ڈیرہ متصل اونکی کوٹی کے مقیم ہوا اور سرغنہ اون دشمنون کا روپ پر
شری جی کے از خود رفتہ و فریفتہ ہو گیا اپنے ملازمین کو واسطے پکڑ لانے کے بھیجا اوسوقت شری جی
نے دھریان دھاری بھگوت کو یاد کیا چونکہ بھگوت اپنے بھگتون کی سہائی مین ہر وقت مسلح اور طیار رہتے ہین
شیر کا روپ بنا کر ظاہر ہوئے اکثر دشمنونکا نام کر دیا اور باقی ڈیرہ چھوڑ کر بھاگ گئے بھگوت کی پاسسے شری جی کا
ست قائم رہا اور سب معتقد ہوئے شری جی نے بھگوت دھریان دھاری کو یاد کیا تھا اور بھگوت خلاف اوسکے
شیر کا روپ بنا کر آئے تو اوسوقت بھگوت کو یہ خیال ہوا کہ اگر دھنش بان لیکر جاوینگے تو ترکش مین سے تیر نکالنے
اور کمان پر چڑھانے اور مارنے ہوئے دیر لگیگی پس ایسا روپ بننا چاہیے کہ ہمہ تن سلاح ہو اور فوراً دشمنون مین
تہلکہ پڑ جاوے اسواسطے شیر کا روپ بنا کر آئے ⁂ کتھا द्वारकादास دوارکاداس جی چیلہ سوامین گیلہ کی
پریم بھگت سرتام اور پاسک ہوئے بموجب پاتنجل شاستر کے اشٹانگ جوگ سے سر ریتیاگن کر کے بھگوت کا پرم دھام
پایا موضع کو سکے قریب ندی جاری ہے اوسکے جل مین جا کر بھگوت کا دھیان کیا کرتے تھے اور شری
رگھنندن سوامین کے چرنون مین ایسا مضبوط اعتقاد تھا کہ زن و فرزند و دولت و مکان و خاندان اور

سب موہ کی پھانسی کاٹ کر اور سب کو ترک کر کے ایک اوسطرف دل کی توجہ کو مستقل کیا ✤ کتھا ۳۳۰ राघवदास

اگرچہ اس جہان کو کلجگ نے فتح کر کے اپنے قابو مین کر لیا لیکن راگھوداس جی نے کلجگ کو فتح کر کے اپنے قابو مین کیا اور بھگوت بھگتی کو ایسا بنایا کہ کبھی کسیطرح کا فرق اومین نہ آیا کام یعنی خواہش و کرودھ یعنی غصہ و لوبھ یعنی طمع کی ہوا کبھی جسم کو نہ لگے جسطرح آفتاب پانی کو کشش کر کے پھر بارش کر دیتا ہے مگر آفتاب کو نہ خواہش کشش کی ہے نہ بارش کی اپنے اپنے موسم پر خود بخود کشش اور بارش ہوتی ہے اسیطرح راگھوداس جی کو کچھ خواہش کسی حشمت اور دولت کو جمع کرنے کی نہ تھی خود بخود آتی تھی اور خرچ ہوتی تھی بھگوت بھگتون کی سیوا کے معتقد حلیم خوش خلق شیرین گفتار و خوبصورت تھے اہ رام جی ملقب بہ راول انکے گرو کی خدمت مثل بھگوت سیوا کے کر کے جہان مین مشہور ہوئے کتھا ۳۳۱ हरिवंश

ہربنس جی کو اون بھگوت کے قولون پر کہ جو نشکنچن میرا بھجن کرتے ہین جلد اونکو ملتا ہون کمال اعتقاد تھا مثل اوس شخص کے کہ جسنے بروقت گنگا اشنان کے اپنا کمر پا جالی کر وہی اوسکے پاس تھا وان کر دیا تھا سب سرمایہ خیرات کر کے اور تارک دنیا ہو کر بھگوت بھجن مین مصروف ہوئے اور ضبط اوقات ایسا تھا کہ ایک لحظہ بلا بھگوت بھجن و سمرن خالی نہین جاتا تھا مدت العمر کوئی کلمہ بیہودہ کبھی زبان سے سرزد نہ ہوا رامانج سنپردا مین سری رنگ جی کے سیوک تھے صابر شاکر حلیم خوش خلق ✤

نشٹھا ہفتدہم در تعریف و مہما بھگوت سیوا सेवा و بیان کتھا ذہ بھگت و پاشکان این نشٹھا

سری رگھنندن سوامین کو چرن کملون کی اور دہ ریکھا کو پرنام کر کے بدھ اوتار کو کہ گیا جی مین دھارن کر کے اوگاو اسطے ایک ضرورت کے جگ وغیرہ کی ہجو کری اور پھر سب دھرمون کو استھاپت کیا ڈنڈوت ہین قبل از بیان گाथा आदि مہما و تعریف سیوا کے ایک شک کا رفع کرنا ضرور ہوا اور وہ یہ ہے کہ بھاگوت وغیرہ پرانون مین منجملہ نو قسم بھگتی کے سیوا و پوجن دو اس نشٹھا کو علحدہ علحدہ بیان کیا اور بظاہر کچھ فرق معلوم نہین ہوتا سو وجہ علحدہ علحدہ بیان کرنے شاسترون کی کیا ہے واضح ہو کہ سروپ سیوا نشٹھا کا حاضر باشی ہر وقت کی بخدمت اپنے مالک کے اور گوارا نہ ہونا مفارقت ایک لحظہ اور ایک پل کا اور بجا آوری جملہ خدمات کی جو پیش آوین ہے اور وہی خدمت من بچن کرم سے ہون سو پوجن نشٹھا سے تو اس سیوا نشٹھا کو یہ فرق ہوا کہ پوجا نشٹھا اوسکو کہتے ہین جو صرف شانزدہ اقسام سے جنکا ذکر نشٹھا ہشتم

یعنی سپاس تمام اور چار نشٹھا مین مفصل تحریر ہوا پوچھا گیا دی حصر او پر حاضری ہر وقت کے نہین اور مہاجرت کبھی
اوس اوپاسک کو گوارا ہو سکتی ہے اور وہ اس نشٹھا سے یہ غرق ہے کہ وہ اس نام غلام کا ہے اور اوسی خدمات
غلامی حاضری و غیبت دونون حالت مین ممکن ہے غلام کو رضامندی آقا پر نظر رہتی ہے استبداد کسی امر
مین نہین کرسکتا مہا سیوا نشٹھا کی احاطہ تحریر و تقریر سے باہر ہے اور کسطرح بیان ہوسکے کہ جسکی بدولت
پورن برہم سچدانند گھن کا قرب حاصل ہوتا ہے جسکو نت سنگ کہتے ہین وہ اسی نشٹھا سے اوس
درجہ پر قائم ہین بھاگوت مین لکھا ہے کہ دیوتا یا راچھس یا آدمی یا جچھ یا گندھرب کوئی ہو وہ نارائن کے
چرن سیون سے پرم کلیان کو فائز ہوتا ہے پھر لکھا ہے کہ اے بھگوت تمھاری چرن مثل کشتی کے ہین
اور اونکی سیوا مین جسکا دل لگا ہے وہ اس سنسار سمندر کو مثل گو پد جل کے اوتر جاتا ہے کپل دیوجی کا
قول ہے کہ جو میرے چرن سیوا کرتے ہین اونکو سنسار کا دکھ کبھی نہین ہوتا ساتوین اسکند بھاگوت مین
لکھا ہے کہ تب تک خوف اور غم اور طمع اور حرص و دیگر امور دکھ کے دینے والے ہین کہ جب تک
بھگوت چرن سیوا مین دل نہین لگتا شیش شیشی بھاو جو شاستر مین لکھا ہے اوسکی تشریح یہ ہے
کہ جو چیز کسی شخص کے واسطے ہووے اوسکا نام شیش ہے اور جسکے واسطے وہ چیز ہو اوسکو شیشی کہتے ہین
جسطرح راجہ کے متعلق ملک و فوج و رعایا و دولت وغیرہ ہے سو راجہ تو شیشی ہے اور دیگر لوازمہ
متعلقہ راج شیش و علی ہذا القیاس سوار تو شیشی ہے و گھوڑا انفر وغیرہ شیش سو جب کہ سلسلہ وار
ایک کو دوسری کا شیشی انتخاب کیا جاوے تو آخر شیشی ہونا بھگوت پر ختم ہوتا ہے کسواسطے کہ سب موجودات
اور برھمانڈ جہانتک چشمہای ظاہر و باطن کو نظر آوین بھگوت کے واسطے ہین اور بھگوت کے متعلق بھگوت
سے زیادہ کوئی نہین اور اسیطرح جب شیش کا آخر درجہ تلاش کیا جاتا ہے تو شیش ناگ پر ختم ہوتا ہے
کسواسطے کہ جس حالت مین کل موجودات کو بھگوت کے واسطے قرار دیا گیا تو تلاش کرنا چاہیے کہ سب سے
زیادہ کون سی چیز بھگوت سے متعلق ہے جو چیز کہ انتہا درجہ سے متعلق بھگوت کے ہووے وہی سب شیش
چیزون مین منتخب اور منتہی شیش ہے سو یہ علامات شیش ناگ جی مین پائے گئے یعنی کوئی عضو
شیش جی کا ایسا نہین کہ بھگوت سیوا سے خالی ہو وے جسم تو بجاے پلنگ کے ہے اور ملائم
حصہ جسم کا بجاے توشک کے ہے اور ہزار سر یعنی پھن بجاے چند و یعنی سائبان کے اور ہر ہر
سر پر جو من یعنی جواہر ہین وے بجای دیپ مالکا کے اور زہر آلودہ سوانس کو روک کر جو سردم کا لیتا ہے

وہ بجای یادکشن کے زبان سی بھگوت کا نام لیتے ہین اور ظاہر و باطن کی آنکھون سے ہر وقت درشن انت گن
अनंतगुण
اور سو بھاو دھام بھگوت کو روپ انوپ کا کرتے ہین ناسکا سی بھگوت جسم کی خوشبویات اور تلسی سونگھتی ہین
یعنی ۱۲
سर्प
اور چونکہ سرپ جون کو بھگوت نے کان نہین دیے آنکھہ سے سماعت کا کام دیتے ہین اسواسطے آنکھون کی راہ
سے بھگوت کتھہ سے جو بید اور منتر بجای دم کے نکلتے ہین مع اصل الفاظ اور معنی کے دلپذیر عبارت
کرتے ہین غرض سب عضو شیش جی کی بھگوت سیوا مین لگے ہوئے ہین اور سب عضو کا ہونا صرف
واسطے بھگوت سیوا کے ہی اور کبھی اون سیوا سی برابر دم یا ساعت مہاجرت نہین ہوتی اسیواسطے
اونکا نام شیش مشہور ہو کر درجہ اخیر و انتہا شیش ہونے کا اونپر ختم ہوا سو مطلب اس تحریر سی یہ ہے
کہ سیوا بھگوت کی ایسی ہو کہ ظاہر و باطن کی عضو مین سے کوئی عضو خالی از سیوا نہ ہووی اس درجہ کو
جسکی سیوا پہونچ جاتی ہے اوسیکا نام شیش ہے اور وہی انت اور وہی نت مکت ہی اور وہی
خواص، اور وہی پارشد. اور اوسیکا نام سامیپ مکتی والا ہے یا پانچ سنپردا مین لفظ کینکرج جو
مشہور ہی وہ مراد بھگوت سیوا سے ہی ابتدا حاصل ہونی اوس درجہ کی یہ ہے کہ جسقدر کام صبح سے
صبح آیندہ تک جس کسی عضو سے یہ آدمی اپنی ذات کے واسطے کرتا ہے وہ سب بھگوت سیوا کے
متعلق تصور کر کے کرتا رہی اپنی ذات کا تعلق مطلق نہ سمجھے مثلاً رسوئی طیار کرنی ہی تو چوکا کا دینا
اور جل کا لانا اور رسوئی کا بنانا یہ تصور رسوئی بھگوت کی ہو یا گھوڑا خرید کرنا ہے تو واسطے سواری
بھگوت کے خرید کرے نہ اپنی ذات کی واسطے اور ہر وقت سواری یہ تصور کر لے کہ بھگوت گھوڑی پر سوار ہیں
اور خود بجاے نفر کے ہمراہ ہی یا کوئی پوشاک بنانی ہی تو بھگوت کے واسطے ہو نہ براے خود اور اول
بھگوت کو پہنا دی بعد ازان پرشاد بھگوت کا خود دھارن کرے وعلی ہذا القیاس دیگر تمام کام شب
و روز اور اپنے پیشے کے اور اگر تیاگ دینا ہو تو جو کچھہ بن اور جنگل مین جسم سے سرزد ہو سب
بھگوت سیوا کے واسطے تصور کرے اپنی ذات کی خصوصیت بالکل اوٹھا دیوے اور پیارا بھگوت
مورتی کی کرے یا مانسی و تصور یہ بھگوت روپ کی اور تصور و اعتقاد روپ انوپ بھگوت کا ایسا ہو
کہ گویا وہ پوشاک یا کوئی شئے نذر کردہ بھگوت نے قبول و منظور فرمائی اور پرشاد مجکو عنایت کیا صرف
جمع و خرچ زبانی نہ ہو اور ہر یک کام اور ہر یک حس و حرکت مین کہ جو کسی امر کے واسطے ہو تصور
بھگوت کا برابر کرتا رہے اور واضح ہو کہ بعض معاملات متعلق بھگوت سیوا کے گذشتہ ہشتم یعنی پریاتما

وار چا لشتھا مین بھی مندرج ہوئی ہین کہا تک لکھا جاوے خلاصہ یہی ہے کہ اگر زیادہ نہ ہو سکے تو
جسقدر سامان اور کام واسطے آرام و آسایش اپنی ذات کے یہ آدمی کرتا ہے وہ سب بھگوت کے
واسطے کیا کرے اگرچہ وہ سب سامان و اسباب اس آدمی کے ہی آرام و آسایش کو واسطے ہو جاتے ہین
لیکن بسبب کم نصیبی اور واژگونی طالع کے تصور بھگوت کا مفقود ہے ہے رگھنندن سوامین اس دل
کمبخت کو بہت نصیحت سمجھایا بلکہ سمجھاتے سمجھاتے ہار گیا لیکن اس نابکار و نالائق کو کچھ اثر نہین ہوتا
اب مجکو اپنی پرستار تھے اور تدبیر کی مطلق توقع نہین رہی صرف امیدوار آپ کی کرپا کا ہو کر عرض کرتا
ہون کہ جسطرح ہو سکے آپ کی چرن کملون مین میرا دل لگے اور یہ سماج آپ کے چرتر کا ہر ایک رشک چمن
کو آنند کا دینے والا ہو سری برج چند مہاراج پرم رسک ورچھوار کو خبر پہونچی کہ برسانہ مین برکھبان
نندنی ایسی پرم سنگاری اور سوبھا یمان ہے کہ نظیر اپنی ہر تلوک مین نہین رکھتی کمال شائق دیدار کے ہو
اور یہ بھی معلوم ہوا کہ موسم سانجھی مین ہر روزہ واسطے لینے پھولون کے باغ مین آیا کرتی ہے
چنانچہ اوس باغ مین کہ جسکے روبرو نندن بن نے کمال شرم سے آسمان کی راہ لی پہونچے اور
مثل گلہای اوس باغ کے ہمہ تن چشم و نظر بر راہ تھے کہ یکایک جانب شمال سے ایک حسن اور
سوبھا کو مجسم ہزارہا سکھیون کے بیچ مین دیکھا اپنے چہرہ کی روشنی سے تمام باغ اور ہر چہار
سمت کو روشن و درخشان و محو و مدہوش کرتی ہوئی آتی ہے زیورات و لباس زرق برق کی
اوس آرایش و خوبصورتی کے ساتھ زیب تن ہین کہ گویا سوبھا و چھب و منوہر تا وغیرہ نے بصورت لباس اور زیور کے
واسطے فریفتہ کرنے دل منوہن مہاراج کو ہر ایک عضو و جسم نول کشوری مہارانی پر قیام کیا ہے اگرچہ سوبھا موہن
विषविमोहन
روپ
اس مہاراج نے واسطے دیکھنے برج ناگری جی کا ارادہ آئندہ چلنے کا کیا لیکن کچھ ایسا سما اور رعب
پیاری کے حسن کا دل پر چھایا کہ اوسی جگہ کھڑے رہے اور قدم آئندہ کو نہ اوٹھا اس عرصہ مین برج چندنی
بخبر از آمدیت چندر و منوہن مہاراج کے اپنی سکھیون کے ساتھ ہنستی کھیلتی اور پھولونکو توڑتی ہوئی قریب
آ پہونچی دیکھا کہ ایک نوجوان سیام سندر سروپ والا زیورات و لباس تکلف سے آراستہ ایسی سج دھج کے ساتھ ہے
کہ جسپر کڑوڑون کام دیو اور سنگار قربان ہوتے ہین عاشقانہ مصروف دیدار اور دیکھنے کا ہو کر دل از دست
رفتہ اور فریفتہ حسن مین محو و مدہوش کھڑا ہے چونکہ جذبہ عشق برج چند سوبھا دھام کا برج کشوری جی کے
دل پر اثر کر گیا تھا اسواسطے برکھبان کشوری دیکھتے ہی اوس حسن و جمال بے مثال برج کشور مہاراج کے

از خود رفتہ ہوکر جکو دیکھہ حیدر ران کی ہوگئی اور پریا پریتم چار چشم ہوکر مستغرق مشاہدہ جمال و حسن و بہار
ہمدگر کے ہوئی بعد ازان کبھیمان کماری نی شرماکر سکھیون سے پوچھا کہ یہ نازنین نوجوان کون اور کہان کا
اور کسکا ہی کہ بیخوف و خطر شوخ و بیباک بلا استفسار و اجازت کی ہمارے باغ نوبہار مین گلہای نو شگفتہ
کا طالع سا پھرتا ہی سکھیون نی کہ واقف اسرار دلی طرفین کے ہوگئین تھین بطمع دیدار ممنو ہین
و دیکھنے سماج ملاقات پریا پریتم کے حروف فرمودہ پریا جی مین معنی نو دیگر پیدا کرکے ایسے کلمات
رمز و کنایات ہنسی و مزاح کے شروع کیے کہ طرفین کا عشق دوبالا ہوگیا اور سلسلہ ملاقات ہر روز کا
مربوط مضبوط ہوا اس موقع پر بعض کا قول یہ ہی کہ اوسی روز دونون نے گاندھرب بواہ کرلیا اگر
اس قول کو بگواہی پرانون کے مضبوط کیا جاوی تو پرکیا بھاؤ والون کو ناگوار ہوگا اسواسطی تنقیح اسکی
مختصر اوپر اعتقاد ہر ایک بھاؤ والی کے چھوڑ دی اور واضح ہو کہ پریا پریتم کی روپ کا بیان جو اس
سماج مین نہین کیا تو وہ اوپر رجوعات طبع دھیان کرنیوالی کے حصر رکھا کہ اس سماج کے موافق جیسے
روپ اور حسن پر طبیعت رجوع ہو ویسا ہی اپنے دل مین تصور کرلیوے ⁂ کتھا لچھمی جی لچھمی جگت लक्ष्मीजी
جننی بھگوت کی پریم پریا کا بھگوت کی سیوا مین اول درجہ ہی کہ ایک لحظہ بھگوت چرن سیوا سی علیحدہ نہین
ہوتین اگرچہ لچھمی جی اور بھگوت مین کچھہ فرق نہین براے نام علیحدہ سی معلوم ہوتی ہین جسطرح لفظ اور
معنی کہ حقیقت مین ایک بات ہی الا بظاہر علیحدہ زبانزد ہین بلکہ جگل سروپ کے اوپاسکان نی دونون
کو بدلائل ایک ہی ثابت کردیا لیکن چونکہ بھگوت تو مالک اور لچھمی جی سیوا کرنی والی معلوم ہوتی ہین اسواسطی
شاسترون نی لچھمی جی کو بزمرہ بھگتان سیوا انشٹھا کے لکھا اور مثل دیگر بھگتان کے جو تلاش لکھنے کسی
چرتر خاص لچھمی جی کی ہوئی تو معلوم ہوا کہ جسقدر چرتر بھگوت کے شاستر اور پرانون مین مندرج ہین
وہ سب بشمول لچھمی جی اور بھگوت کی ہین کوئی چرتر ایسا نہین کہ خالی از چرتر لچھمی جی کے ہو و بدین اسواسطی
سب چرتر مندرجہ بید و پران وغیرہ کو لچھمی جی کے چرتر سمجھہ لینی چاہیے اسیطرح سیتا مہارانی اور رادھکا
جی اور رکمنی جی کی چرترون کا حال ہی سو فرق نہین انکی اوپاسک کی اعتقاد اور اوپاسنا کا ہو ⁂ کتھا شیش جی
शेषजी سیوا انشٹھا شیش ناگ جی پر ختم ہوئی کہ بالکل جسم اونکا بھگوت سیوا مین لگا ہوا ہی اور کبھی
اوس سیوا سی سیری نہین ہوتی چنانچہ ذکر متعلق ہونی ہر ایک عضو اونکے کا بھگوت سیوا کینکرج مین
مندرج تمہید دیباچہ اوس سیوا انشٹھا کی ہو تصریح دوبارہ کی ضرورت نہین جگت کی اپکار اور اودھار مین

اسقدر محبت ہی کہ ہمیشہ بھگوت بھجن اور بید شرتی کا اوپدیش کرتے ہین اور جو شاستر جدید ایجاد کرکے مشہور کیے
کہ واسطے اتارنے کے سنسار سمدر سے مضبوط پل ہو گئی منجملہ اونکے بیاکرن شاستر ایسا ہی کہ اگر وہ نہ ہوتا تو بید اور
شاستروں کے معنی دریافت نہ ہوتی پاتانجل شاستر وہ ہی کہ جسقدر مشرب و مذہب جوگ اور بھگتی اور گیان
وغیرہ کی خیال مین آتی ہین اوسی شاستر سے رواج پائی ساہت شاستر وہ ہی کہ رس بھید اور شاعری وغیرہ
اوسکی بدولت مروج ہوئی جب کبھی دھرم مین خلل واقع ہوا تو اوتار دھارن کرکے پرم دھرم بھگوت بھگتی کا
رواج دیا اور سب خلل دور کیے شیش جی کے چرترون کو بھاگوت چرتر سمجھنا چاہیے اور جس حالت مین کہ بید
اور پوران وغیرہ اونکی مہما بیان نہین کرسکتے تو مجھ مت مند کو کب عقل و تمیز ہے کہ ایک حرف بھی لکھ سکے
اور چونکہ شیش جی کا نام انت ہی تو اونکے چرترونکا انت کس سے ہو سکتا ہی ۞ کتھا विष्वक्सेन
सुषेण । बल । प्रबल । जय । विजय । भद्र । सुभद्र । नंद । सुनंद । चंड । प्रचंड । कुमुद
بسوکسین سوکھین بل پربل جی بجی بھدر سوبھدر نند سونند چنڈ پرچنڈ कुमुदाक्ष । शील । सुशील
کمد کمد اکچھہ سیل سوسیل شانزدہ دوآرپال یعنی دربان بھگوت ہین اور ہر وقت بھگوت سیوا مین حاضر رہتے ہین
اگرچہ خدمت گذار اور پارشد بھگوت کی بیرون از احاطہ تحریر ہین زمین کی ریزہ اور ذرہ شمار ہو سکتی ہین لیکن
بھگوت پارشدون کی شمار نہین ہو سکتی الا نامی دربان اور پارشدون مین شانزدہ پارشد مصرعہ بالا ہین
اونکو محبت صادق اور اعتقاد کامل بھگوت سیوا مین اسقدر ہی کہ کسیوقت سوای بھگوت سیوا کے اور کوئی
کام نہین بھگوت کی سروپ کا چنتون کرکے سیوا اور روپ کے پرم آنند مین مگن رہتی ہین اور کبھی علحدہ
نہین ہوتی سلسلہ آواگون سی مبرا اور مبرا ہین اور ہر ایک کو یہ طاقت اور مقدرت ہی کہ کروڑون برہمانڈ
کو پیدا کرکے پالن کرے اور پھر ناس کردے بیشک بھگوت کے پارشد بھگوت روپ ہین اگر کسی کو یہ
اعتراض ہو کہ اگر جنم مرن سے باہر ہین و سنکادکون کے شاپ سے جے بجے پارشدون کے تین تین
جنم کسواسطے ہوئے جواب یہ ہے کہ جو مکت ہین اگر آدمی وغیرہ دھارن کرکے زمین پر رہین تو اونکی نسبت
اطلاق آواگون کا نہین ہو سکتا چنانچہ نارد و سنکادک و بسشٹ جی وغیرہ علاوہ ازان بھگوت بھی
واسطے ضرورت کے جسم دھارن کرتا ہے اگر بھگوت کی نسبت اطلاق آواگون کا کیا جاوے تو
پارشدون کی نسبت بھی ممکن ہے قطع نظر اوسکے ایسا اتفاق کبھی نہین ہوا کہ جب اون پارشدون
کا جنم ہوا تو بھگوت کا اوتار نہ ہوا ہو اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جسطرح کوئی راجہ کسی ملک کو جاتا ہے

تو اپنا سامان ڈیرہ خیمہ اور ملازمان کو اول بھیجدیتا ہی اسیطرح جب بھگوت کا پورن اوتار ہوا تو جو چرتر کرنے
منظور تھے اونکا سامان اول ہی بھیجدیا چنانچہ یہ بات باراہ سنگھتا اور گرگ سنگھتا سو ظاہر ہے سوای زیر
संहिता
بھگوت اپنی خواہش سی اس جہان مین اپنا روپ ظاہر کرلیتا ہے اسیطرح اگر پارشدون نے بھی کہ بھگوت
روپ ہین ظاہر کرلیا تو کیاجای اعتراض کی ہے اور ایک وجہ یہ بھی ہی کہ بھگوت خواہش کی تعمیل سب
مقدمات پر مقدم تر ہے جبکہ اونھون نے صرف واسطے تعمیل بھگوت خواہش کے اس سنسار مین
دنیہہ دھارن کری اور تعمیل بھگوت حکم کی کرکے پھر اوسی لوک مین چلے گئے تو آواگون کا اطلاق کب
ہوسکتا ہے اب یہ اعتراض پیدا ہوا کہ بھگوت سیوا کے اوپاشک ایک لحظ کی علحدگی گوارا نہین کرسکتے
چنانچہ بروقت روانگی بن کے شری رگھنندن سوامین نے لچھمن مہاراج کو اجازت اجودھیا مین رہنے
کی دی چونکہ سیوا کے اوپاشک تھے بھگوت کا حکم قبول نہ کیا اور ہمراہ گئے سو ہر دو پارشد یعنی جے بجے
کو بھگوت سیوا سی علحدگی کسطرح گوارا ہوئی یہ اعتراض بجا اور معقول ہے جواب اس اعتراض کا اسیقدر
کافی ہے کہ اونھون نے علحدگی مین یہ مطلب سمجھا کہ بھگوت کا اوتار جو ہماری مارنے کے واسطے چند دفعہ
ہوگا اور ان چرترون کو کیرتن کرکے جگت کے لوگ بھگوت سیوا کرینگے تو وہ سیوا ہماری ذریعہ سے
ہوگی پس اس سی بہتر اور کیا ہے کہ ہماری سیوا کے عوض اسنکھیات اور بیشمار سیوا کرنیوالی ہوجاوین
اسواسطے علحدگی قبول کری اور وہ فہمید اونکی راست ہوئی کہ قطع نظر بھگوت بھگتون کے بیشمار
راچھس اور دیت اور پرم پاپی بھگوت کے پد کو پہونچے ✤ کتھا हनुमान جی چرتر او کتھا
اوبھگتی اور بھاؤ ہنومان جی کے ایسے پوتر ہین کہ خود رگھنندن سوامین سنکر خوش ہوتے ہین
اور بار بار کہلاتے ہین شری رگھنندن سوامین کے چرتر جو سنسار سمدر کے اوترنے کو مضبوط
جہاز ہین ہنومان جی کے چرتر اون جہازون کے واسطے مثل بادبان کے ہوئے مہما ہنومان
جی کی کس سی بیان ہوسکتی ہے کہ تمام برہمانڈ اونکے سیوا اور کرپا کا احسانمند اور مشکور ہوا جنابا
مہارانی جگت جننی کو بھگوت کا پیغام اور اونکے قتل کی خبر سناکر اور رگھنندن سوامین کی
خدمت مین حاضر کرکے احسانمند کیا لچھمن مہاراج کے واسطے سنجیونی لائے اور موت سے بچایا
سے بھرت شترگھن جی و اجودھیا باسیون کو بھگوت کی تشریف آوری کا پیغام سناکر ممنون منت کیا
راون کو قتل کراکر سب دیوتاؤن کو مشکور فرمایا بھگوت کے چرتر سنسار مین مشہور کرکے سب باشندگان

دنیاکو مرہون اپنی کرپاکا اور پرم پدکا ادھکاری کیا غرض ایسا کوئی نہین کہ جسکے واسطے اوپکار
ہنومان جی نے نہ کیا ہو بلکہ خود شری رگھننندن سوامین نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ اے
ہنومان مین تجھ سے اورن نہین یعنی تیرا قرضدار ہون اگرچہ اکثر علوم مین ہنومان جی کا آچارج
ہونا شاسترون مین لکھا ہے لیکن شستر بدیا یعنی حرب بدیا اور علم موسیقی اور بیاکرن اور ساعت
شاسترمین بالخاص آچارج اول اور گورو پدوی ہنومان جی کو ہے شیو جی مہاراج کا اوتار ہین
اور صرف واسطے سیوا رگھننندن سوامین کے اوتار لیا اگرچہ سب نشٹھاؤن مین اعتقاد کامل اونکا
ظاہر ہے لیکن سیوا نشٹھا مین اسواسطے مندرج کیا کہ خود بھگوت نے اونکی سیوا کی تقدیم بیان کری
اور ہروقت سیوا مین حاضر رہتے ہین بھگوت نام مین اسقدر اعتقاد ہنومان جی کو ہے کہ جب
شری رگھننندن سوامین بعد فتح لنکا کے اجودھیا جی مین آئے تو بھبکھن واسطے بھگوت نذر کے
ایک مالا جواہرات کا کہ اپنی نظیر اور عدیل نہین رکھتا تھا سمدر سے مانگ کر لایا اور جسوقت
شری رگھننندن سوامین راج سنگھاسن پر براجمان ہوئے وہ مالا نذر کی دیوتا اور راجہ وغیرہ
موجودین سبھا کو تمنا اوسکے ملنے کی ہوئی بھگوت انترجامی مہاراج نے خیال فرمایا کہ مالا ایک
اور خواہندہ بے شمار پس ایسے شخص کو دینا چاہیے کہ جسکو خواہش نہ ہو چنانچہ ہنومان جی کو
پہنا دے ہنومان جی نے جب اوس مالا کو دیکھا تو خیال کیا کہ بظاہر کوئی بات بھگوت بھگتی کی
اس مالا مین نظر نہین آتی شاید اندر کوئی بات ہوگی اسواسطے ایک دانہ کو توڑا اور اوسکو دیکھا
جب اسمین بھگوت کا نام نہ پایا تو دوسرے دانہ کو توڑا اور خالی از نام دیکھکر ڈال دیا اسیطرح
اکثر دانہ توڑ ڈالے جو دانہ توڑتے تھے خواہندگان مذکورین کا دل ٹوٹتا تھا اور دل ہی دل مین رنجیدہ
ہوکر کہتے تھے کہ بھگوت نے کیسے بے تمیز کو یہ بے بہا عنایت فرمایا ہے کہ قدر جسکی نہین جانتا
آخر ایک شخص سے نہ رہا گیا اور ہنومان جی سے پوچھا کہ کسواسطے ایسے بے نظیر مالا کو خراب کرتے
ہنومان جی نے فرمایا کہ خراب نہین کرتا بلکہ ہر ایک جواہر کے اندر رام نام کو دیکھتا ہون اوس شخص
نے کہا کہ مہاراج کہین ایسی چیزون کے اندر رام نام ہوتا ہے ہنومان جی نے فرمایا کہ بلا رام
نام کس کام کا ہے اوسنے کہا کہ اگر یہ حال آپکے اعتقاد کا ہے تو آپکے اندر بھی رام
نام ہونا چاہیے ہنومان جی نے فرمایا کہ البتہ ہونا چاہیے اور یہ کہکر چرم اپنے جسم کا اوکھاڑ کر

دکھایا تو پھر ایک روم مین رام نام لکھا تھا سب معتقد ہنومان جی کی بھگتی اور اعتقاد کے ہوئے
گیتا شاستر بروقت مہابھارتھ جو بھگوت نے ارجن کو اوپدیش کیا تو ہنومان جی نے بھی کہ ارجن
کے رتھ پہ براجمان تھے سنا ارجن تو بھول گیا اور ہنومان جی کو ایک ایک حرف یاد رہا بھگوت
نے اجازت واسطے شرح کے دی ہنومان جی نے حسب اجازت شرح موافق منشاء بھگوت کے
تصنیف کی کہ ہنومان بھاش مشہور ہے اور گیتا جی کا رواج اس سنسار مین دیا یہ بات گیتا ماہاتم
سے ظاہر ہے اگرچہ بروقت مہابھارتھ کے بھگوت خود سہایک ارجن کے تھے لیکن ہنومان جی
کا بھی وہ پرتاپ ہوا کہ بھگوت نے خود سراہا اور مہابھارتھ سے مفصل ظاہر ہے ٭ کتھا

راجہ جگت سنگہ پسر راجہ آنند سنگہ بھگوت بھگتی اور سودھو سیوا کے ملک مین بھی जगतसिंह
راجہ راجگان ہوئے محبت صادق بھگوت سیوا مین ایسی رکھتے تھے کہ کبھی اوسمین تنزل نہین
ہوتا تھا جسقدر دولت و حشمت خزانہ ظاہری مین تھی اوسیقدر دولت و حشمت بھگتی کی دل مین
رکھتے تھے جنھون نے لچھمی نارائن کو اپنی سیوا سے بسی بھوت کر لیا اور ایسا نرمل جس جگت مین
پھیلایا کہ لا انتہا کچھ لوگ بھگوت بھگت ہوگئے اقبال وہ تھا کہ دشمن مثل بید کے کانپتے تھے
بلکہ جسطرح آفتاب کی روشنی سے تاریکی خود بخود دور ہو جاتی ہے اسیطرح سب معدوم اور
نیست نابود ہوگئے تھے حکم مستقل وہ تھا کہ رعایا کو آرام اور ترقی ہو اور کسی کو تاب عدول
کی نہ ہووے لچھمی نارائن کی سیوا کا یہ نیم تھا کہ اگر کبھی اپنی راجدھانی سے باہر جاتے
تو بھگوت کی پالکی سب سے پہلے چلتی اور خود مثل نوکران اور غلامان کے پیچھے ہوتے جب
کبھی اتفاق لڑائی و مقابلہ دشمن کا ہوتا تو مالک لڑائی اور فوج کے بھگوت ہوتے اور خود مثل
ہراول یا بخشی فوج کے کام کرتے جسقدر کام صبح سے تا صبح آیندہ بھگوت سیوا یعنی جاروب کشی و
چوکہ رسوئی و ظروف شوئی و سرنگار و بادکشی وغیرہ کی ہوتی سب اپنے ہاتھ سے کرتے حتی کہ
پانی بھگوت سیوا کے واسطے خود اپنے سر پہ لاتے شاہجہان آباد مین راجہ ممدوح و دیگر راجگان
مثل جسونت سنگہ والی اودے پور و جے سنگہ والی جے پور وارد تھے سب نے یہ حال بھگتی اور سیوا
کا سنا کمال خوش ہوئے اور اپنی طرف خیال کرکے دل ہی دل مین از بس شرمندگی اور خجالت
اوٹھائی ایک روز راجہ جسونت سنگہ و جے سنگہ مذکوران کو شوق درشن راجہ جگت سنگہ ممدوح کا

بروقت لانے جل کے ہوا چنانچہ دو چار گھڑی رات رہے بر سر راہ جا بیٹھے اور اس سماج سے
درشن ہوئے کہ ہنود و ہنود سپاہی جرار مع صدہا خدمتگار و غلام کے پس و پیش ہمراہ اور خود
راجہ اپنے سر پر بھگوت سیوا کا جل سبوچہ طلائی مین لیے ہوئے زبان پر نام اور دل مین بھگوت
سروپ تلک اور مالا دھارن کیے ہوئے پا برہنہ جاتے تھے ہر دو راجگان مذکورین کو تاب نہ رہی
اور ساشٹانگ ڈنڈوت کر کے قدمون مین پڑے پھر دست بستہ گزارش کیا کہ زندگانی کا لطف
بھگوت نے تمکو ہی عطا فرمایا ہے کیا معنی کہ بھگتی کا سکھ اور راج تو دنیا مین نصیب ہوا اور پریم دھام
اور بھگوت کا سروپ اوس جہان مین ملے گا راجہ جگت سنگھ نے بجانب راجہ جے سنگھ مخاطب
ہو کر فرمایا کہ مین ناچیز و نالائق ہون مجھ سے کیا سیوا اور خدمت ہو سکتی ہے البتہ ہمشیرہ تمھاری
بھگوت بھگت ہے کہ اوسکے ست سنگ اور توجہ سے قدرے قلیل میری طبیعت بھی طرف
بھگوت سیوا کے رجوع ہونے لگی ہے راجہ جے سنگھ کو بدریافت حال بھگتی و پرتاپ وسپ کنور
اپنی ہمشیرہ کے کمال خوشی ہوئی اور کسی سبب سے جو کچھ ناراضی ہمدگر ہمشیر اور برادر کی ہو گئی تھی
اوسکو دل سے دور کر کے دیہات اور جاگیر اوسکی جو ضبط کر لی تھی چھوڑ دی اور نقد و زیور و لباس
وغیرہ واسطے اوسکے بھیجکر درخواست معافی اپنے قصورات کی کری [illegible] کنور نے بجواب اوسکے
خط معافی قصورات کا اپنے بھائی کو لکھا اور واسطے بھگوت بھگتی و سادھو سیوا کے ہدایت فرمائی
بھگوت کرپا سندھ مہاراج اس پاپ پنج اور بست مند پر بھی ایسی نظر رحم کی ہے [illegible] کہ اپنی حقیقت
کو جو کانی کوڑی کے برابر بھی نہین خوب سمجھکر و تشخیص و خودبینی کو چھوڑکر سری رگھنندن سوامین
کے چرن سرن ہو [illegible] کتھا कुंवरकिशोर کنور کشور نبیرہ راجہ بھیمال بھگوت بھگتی کے
کمال معتقد اور پریم کے مجسم عاقل و خوش خلق سچی شیرین گفتار ہوئے کہ بھگوت بھگتی کو جہان
مین رونق دیا ہر خاص و عام کو شاکر و ثنا خوان اپنی عادات نیک کا کیا باوجودیکہ کم عمر تھی لیکن
بھگوت بھگتی مین جوانان و پیرانہ سالان سے بھی سبقت لیگئے اپنے جد امجد کی نصیحت کو ایسا نباہا
کہ مدت العمر کبھی اوس سے تجاوز و تفاوت نہ کیا یعنی جسوقت راجہ بھیمال دادا اونکا ذخیرہ تیاگ
کرنے لگے [illegible] پرنم ہو کر کمال متاسف ہوا ایسا [illegible] عرض کیا کہ خزانہ و ملک [illegible] اسباب وغیرہ
سب کچھ موجود ہے جو چاہین خیرات کرین مقام افسوس کیا ہے راجہ نے فرمایا کہ اون امورین

کسی امر کا تاسف نہین کہ جو کام نیکنامی و خیرات وغیرہ کی کرنے واجب تھے سب کچھ کر لیے لیکن
دو بات کا افسوس ہے ایک یہ کہ کبھی بھگوت سیوا کے واسطے کلس جل کا اپنے سر پہ لا کر سیوا نہ کری
دوسرے یہ کہ نوپُر باندہ کر کے بھگوت کے سامنے نرت نہ کیا پیران راجہ سُنکر خاموش ہوئے لیکن
کنور بہیم راجہ نے کھڑا ہو کر دست بستہ عرض کیا کہ اس غلام کو اجازت ہووے جبتک زندہ
ہون بدل و جان تعمیل کرونگا اور کبھی خلاف نہوگا راجہ ممدوح اوسی حالت مین کمال شادمانی اور
فرحت سے اوٹھا اور کنور کو شیر کر چھاتی سے لگایا و بعد و خدمت ممدوح کی اجازت دیکر پرم دھام
کی راہ لی کنور موصوف نے اوس حکم راجہ کو ایسا کچھ نباہا کہ قلم کو تحریر کی طاقت نہین جسم تو بھگوت
سیوا مین لگا دیا اور دل کو بھگوت کے تصور مین زبان بھگوت نام اور چرترون کی کیرتن مین اور چشم
ظاہر و باطن کو بھگوت روپ کے شہود مین بھگوت بھگتی کا ایسا رواج دیا کہ بھگوت بھگتون سے
تعریفات تمام زمانہ مین بیان کیون ہو

کتھا नरहरियानंद

نرہریانند جی ایسے پریم بھگت ہوئے
کہ دن رات سوا بھگوت سیوا کے اور کچھ کام نہ تھا اور ہمیشہ و ہر وقت طیاری سامان بھگوت سیوا
مین رہتے تھے ایک روز بھگوت رسوئی کا چوکا وغیرہ درست کر کے مستعد طیاری بھگوت رسوئی کر
ہوئے گھر مین لکڑی نہ پائی اور بارش بشدت ہو رہی تھی اسواسطے بازار سے بھی نہ ملی چونکہ بھگوت
سیوا جملہ مقدمات پر مقدم ہے اور سب دیوتا بھی اس بات پر متفق ہین اسواسطے بھگوت رسوئی
مین دیر کرنا مناسب نہ جانکر مکان درگا مین کہ قریب اونکے مکان کے تھا گئے اور سقف اوتارنے لگے
درگا مہارانی اوس کامل اعتقاد بھگوت سیوا سے خوش ہوئی اور نرہریانند جی سے فرمایا کہ مکان کو خراب
نہ کرو لکڑی تمھارے گھر پہونچتی رہیگی نرہریانند جی واپس آئے اور بقدر ضرورت ہر روزہ لکڑی
پہونچتی رہی ایک زن ہمسایہ اس حال سے واقف ہوگئی اور اپنے شوہر سے کہا کہ نرہریانند نے
درگا کو دھمکا کر لکڑی کا پہونچانا ذمہ درگا کے مقرر کر لیا اگر تو بھی ایسا ہی کرے تو ہر روزہ لکڑی
بلا فکر آتی رہے وہ نادان درگا کے مکان پر پہونچا اور اول ہی بسولا مکان پر مارا تھا کہ درگا مہارانی
نے سر نیچے کو اور پانون اوپر کو کر کے لٹکا دیا جب جان سے تنگ ہوا تو پکارا کہ ہے مہارانی ہے ماتا
ابکی دفعہ جان بخشی کر دے پھر ایسا قصور نہین ہوگا درگا نے فرمایا کہ اگر میری عوض نرہریانند کے
گھر لکڑی پہونچاتا رہے تو جان بخشی ہو سکتی ہے ورنہ اسیوقت جان لیتی ہون لاچار ہو کر

حکم درگا کا قبول کیا اور درگا کے سر سے بیگار ٹلی بھگوت سیوا کی مہما جو کچھ کوئی بیان کرے یا لکھے وہ کم از کم ہے شیش اور سارد اسے بھی بیان نہین ہوسکتا ہے ÷ کتھا प्रेमनिधि پریم ندھ جی قوم برہمن ساکن اگرہ سجن ظاہر و باطن آراستہ شیرین کلام نودھا بھگتی سے بھگتون کو انند کے دینے والے باوجود تعلقات خانہ داری لبسب اپنے گیان کے سب سے بے تعلق بیباک رہ یہ سچی بھگوت بھگتون کے ست سنگ مین نیم والے اور راحم ہوئے حقیقت مین پریم کے ندھ یعنی سلہ تھے اور کسی شخص نے یہ نام اونکا صحیح اور نفس الامر تجویز کیا ہمیشہ چار گھڑی رات سے اوٹھکر بھگوت سیوا مین مصروف ہوتے اور واسطے سیوا اور اشنان بھگوت کے جمناجل اپنے سر پر رکھکر لاتے ایک دفعہ موسم برسات مین جابجا کیچ از بس تھی متفکر ہوئے کہ اگر بعد طلوع آفتاب جمناجل لاوین تو لبسب کثرت آمد و شد لوگون کے احتمال سپرس کسی قوم نیچ کا ہے اور اگر قبل از طلوع آفتاب جاوین تو لبسب تاریکی و شدت کیچڑ کے شاید کہین گر پڑین اور سبوچہ آب مین نقصان آجاوے آخرکار سپرس ہونا نیچ کا گوارا نہ ہوا اور بحالت بارش گھڑا سر پر رکھکر چلے دروازہ سے قدم باہر رکھا تھا بھگت تبسل مہاراج سوا مین اونکی دلی سیوا سے خوش ہوکر بصورت طفل دوازدہ سالہ مشعل لیکر آگے آگے پریم ندھ جی کی ہولیے پریم ندھ جی نے جو روپ ادھری اوس پریم موہن مشعلچی کا سبزہ رنگ آنکھین رسیلی اور البیلی گھونگھر والی زلفین چہرہ سرخ باندھے ہوئے کمر مثل مشعلچیون کے کسی ہوئی ہاتھ مین مشعل دیکھا تو فریفتہ اور موہت ہوگئے اگرچہ یہ خیال ہوا کہ اپنے آقا کو پہونچا کر اپنے گھر جاتا ہے مگر بامید اوسکے دیکھنے کے جسطرف کو وہ چلا ہمراہ ہولیے اور جمناجی پر پہونچے پریم ندھ جی بعد اشنان کے سبوچہ جمناجل کا بھر کر اور سر پر رکھکر چلے اور گھر آئے سبوچہ بھگوت مندر مین رکھکر فی الفور تلاش اوس مشعلچی روشنی بخش دیدۂ ظاہر او باطن کی کری کہین نشان نہ ملا جان لیا کہ الیسے روپ و الاسوا اوس برج کشور چت چور کے اور کون ہے کہ ایک نگاہ مین اپنا غلام کرلیوے اور اوس پریم دیال کرنا کر کے سوا ایسا اور کون سوامین ہے کہ سیوک کی تھوڑی سی تکلیف کے واسطے اس اپنے ایشور تا کو کہ جسکا بید اور برہما بھی پار نہین پاتے چھوڑ کر فی الفور حاضر ہو یہ سمجھکر مصروف بھگوت سیوا اور بھجن کے ہوگئے یہ نیم تھا کہ جب بھگوت سیوا سے فراغت ہوتی تو بھگوت چرتر دن کا کیرتن کیا کرتے اور چونکہ نہایت پریم سے کتھا کہتے تھے تو سامعین بکثرت آتے تھے بعد کتھا کے سماج گان اور کیرتن کا ہوتا تھا اور سب بھگوت کے بھاؤ او بھگتی مین پورن ہوتے تھے دشٹ اور پاپ آتما لوگون کو کہ ہمیشہ

[illegible] ۱۲

بھگوت چرتروں کی اور بھگتوں کی مخالف رہی ہیں یہ بات ناگوار گذری بحضور بادشاہ مستغاثی ہوئی اور خفیہ
غمازی کی کہ پریم ندھ شہر کی عورات کو بہ بہانہ کتھا اپنے گھر پر فراہم کرتا ہے یہ بات موجب فساد کی ہے بادشاہ
نے چوبدار بھیجا اور اس نے واسطے جلد چلنے کے تاکید کری اسوقت پریم ندھ جی بھگوت کو واسطے جل لیجاتے تھے بسبب
جلدی چوبدار کے جل کا لانا سہو ہو گیا اور بادشاہ کے روبرو آئے بادشاہ نے حال پوچھا پریم ندھ جی نے جو راست بات
تھی بیان کردی کہ بھگوت کتھا کا کیرتن کیا کرتا ہوں اوس حالتمین کوئی عورت آوے خواہ مرد ممانعت نہیں ہوسکتی
کہ شیوہ نیکمردی اور دھرم سے خلاف ہے لیکن عورت کو نظر بد دیکھنے سے عذاب عظیم ہوتا ہے بادشاہ نے کہا کہ تمہاری بابت
لوگوں نے حال تمہارا اپنے سے دیگر کہا ہے سو ہم حقیقت حال کو دریافت کرینگے یہ کہکر پریم ندھ کو نظر بند کیا اور محل میں چلا گیا
رات کو جب بادشاہ سویا تو خواب میں بھگوت نے بصورت اوسکے اشٹ دیو کے فرمایا کہ ہمکو تشنگی ہے بادشاہ نے کہا کہ پانی آبدارخانہ
میں موجود ہے نوش فرماویں اس جواب سے بھگوت کو غصہ آگیا اور فرمایا کہ آبدارخانہ کے پانی کو کون پیتا ہے اور ایک لات ماری
کہ ہماری بات نہیں سنتا بادشاہ نے عرض کیا کہ جسکو ارشاد ہو پانی حاضر لاوے فرمایا کہ جو ہمارا آبدار اور پانی پلانیوالا ہے اوسکو
تو قید کر لیا پانی کون پلاوے بادشاہ کی آنکھ کھل گئی اور بااعزاز تمام پریم ندھ جی کو بلایا اور اپنا سر اونکے قدموں پر رکھکر عذرات
کیے اور کہا کہ آپ جلد تشریف لیجاویں جو تشنگی کی بھی تشنگی کا رفع کرنیوالا ہے وہ بلا آپ کے تشنہ ہے اور مجکو خادم اپنا تصور کرکے
جو ملک و مال وغیرہ مطلوب ہو ارشاد فرماؤ کہ پیشکش کردوں پریم ندھ جی نے بسبب اسکے کہ بھگوت بھگتوں کو سوای بھگوت کے اور
کچھ مطلوب نہیں ہوتا ملک و مال وغیرہ بے حقیقت و ناچیز ہے کچھ قبول نہ کیا اور رخصت ہوئے بادشاہ نے مشعل ساتھ دیکر اونکو گھر
پہونچادیا اور اوسیوقت پریم ندھ جی نے جل بھگوت کو ارپن کیا کہ تشنگی رفع ہوئی ۔ کتھا [illegible] जयमल ۔ جیمل راجہ میرٹھ پریم بھگوت
بھگت ہوئے بعض اونکو میران بائی جی کا چھوٹا بھائی کہتے ہیں دس گھڑی دن چڑھے تک بھگوت کی سیوا پوجا میں مصروف رہتے تھے
اور حکم تھا کہ سیوا کے وقت کوئی شخص پاس آوے ورنہ لائق قتل متصور ہوگا سبب یہ کہ دلکو دوسری طرف توجہ نہو کسی
ہمقوم دشمن کو یہ خبر پہونچی اور جو وقت راجہ ممدوح کی سیوا پوجن کا تھا اوسیوقت فوج کثیر لیکر چڑھ آیا جب اوسکی چڑھائی کا
غلغلہ شہر میں ہوا تو بخوف راجہ کے کوئی واسطے خبر کے نگیا الا والدہ راجہ ممدوح نے جاکر سب حال بیان کیا راجہ نے جواب دیا کہ
آپ خاطر جمع رکھیں بھگوت سب بہتر کرینگے اور بدستور بھگوت سیوا میں مصروف رہے شری سوون مہاراج کہ ہر وقت
اور ہر ساعت واسطے سہای اپنے بھگتوں کے مسلح اور کمربستہ رہتے ہیں راجہ کے اسپ پر سوار ہوکر فوج مخالف پر پہونچے اور
لحظہ میں وہ سب لشکر منہزم اور زیروزبر کردیا راجہ جیمل بعد فراغت بھگوت سیوا کے جب باہر آئے تو آمادہ مقابلہ دشمن
کے ہوئے اسپ سواری خاص کو عرق عرق دیکھکر متعجب ہوگئے لیکن بسبب جلدی سواری کے کچھ خیال نکیا اور دوسرے

گھوڑی پر سوار ہو کر مع فوج مقابل غنیم کی پہونچا اول اپنے غنیم کو ہی دیکھا کہ زمین پر پڑا ہوا ہے [illegible] بیقرار ہے اور سے
راجہ جیمل سے پوچھا کہ تمھارے لشکر مین وہ شیام سروپ پرم انوپ سپاہی کون ہے کہ جسنے تنہا اکیلے تمام میری فوج کو قتل کر دیا
اور پیر اول اپنے ساتھ لیگیا راجہ جیمل نے جواب دیا کہ بھائی تیری قسمت نیک کی تعریف کس سے بیان ہو سکے کہ بھگوان وہ
سپاہی آجتک کبھی خواب مین بھی نظر نہین آیا اور تجکو درشن ہوئے وہ شخص سب چھوڑ کر بھگوت کو جاتک معتقد ہوا اور
بھگوت بھگتی اختیار کر کے کرتارتھ ہو گیا راجہ جیمل موصوف کو بموجب گرمی یہ خیال ہوا کہ از بسکہ اعتقادی گستاخی
ہے کہ بھگوت تو نیچے مندر مین کہ جہان ہوا کا نام و نشان نہین پہونچتا آرام فرماوین اور ہم بالاخانہ پر ہوا اور مکانون
مین سووین اسواسطے ایک بنگلہ مکلف بمنزلہ تیار کرایا اور اوسکو فرش و پردہ و چھت بند وغیرہ ملمع و ابیات زردوزی
و جھالر منقش و موتی سے سجایا ایک پلنگ طلائی و نقرئی لے تشک و چادر و تکیہ وغیرہ سے تیار کر کے اوسمین بچھایا اور سب
سامان شب خوابی مثل شیرینی و پاندان و عطردان و اوگالدان وغیرہ کے رکھکر بھگوت کو راتکے وقت اوسمین آرام
کرایا خود مسلح و کمربستہ واسطے چوکی اور پہرہ کے گرد بنگلہ پھرتے ہے اور تصور [illegible] بھگوت سے پرم آنند [illegible]
آرایش بنگلہ اور خدمت ظروف شوئی و جاروب کشی وغیرہ بدست خود کیا کرتے تھے اور کسی ملازم [illegible] خدمتگار کو اوسکا
سیوا و خدمت مین دخل نہ تھا بھگوت نے جو انتہا پریم اور عشق راجہ ممدوح کا سیوا مین دیکھا تو [illegible]
گیتا جی کے کہ جسطرح میرے بھگت مجکو سیوتے کرتے ہین اوسیطرح اون پر ظاہر ہوتا ہون اوس [illegible]
فرمایا کہ ہر روز مجکو علامت خرچ ہونے شیرینی اور پان اور عطر اور پانی کی اور نشان دانتون کے [illegible] اور اوگالدان
مین اوگال ہونیکا بخوبی راجہ کو معلوم ہوا کرتا اور راجہ اوس کرپا بھگوت [illegible]
چند روز جب اسطرح گذرے اور محل مین جانا نہوا تو رانی کو خیال ہوا کہ راجا شاید کسی [illegible]
دریافت حال کے اور چپکے چھپکے جو بنگلہ کو دیکھا تو ایک لڑکا قریب [illegible] شیام [illegible]
آرام مین پایا معتقد ہوئی اور صبح یہ حال راجہ سے کہا راجہ اگرچہ بظاہر اس حرکت رانی سے ناراض ہوئے لیکن دل مین یہ
خیال کیا کہ پرم بڑبھاگی یہ استری ہے کہ اسکو بھگوت کے درشن ہوئے کبت [illegible]
مہاراجہ [illegible] سنگھ کچھواہہ سوامین کیلہ جی کے چیلہ دھرماتما اور پرم بھاگوت گن وان [illegible]
مستقل مزاج سخاوت شعار سادھو سیوی سری ہانکی [illegible]
سیوا [illegible] مہاراج کو ایک روپیہ [illegible]
دن [illegible] بھگوت کی سیوا اور پوجن نہایت بھگتی اور بھاو سے کرتے تھے اور دربانان کو حکم تھا کہ کوئی شخص

اوسوقت بے خبر ہونی آئی یا پوجا اور نہ کسی معاملہ کی خبر ہوتی تھی اتفاقاً بادشاہ وقت کا ڈیرہ آیا اور راجہ کو کسی کام ضروری کے واسطے
طلب کیا سزاولان شاہی جو آئی تو کسی نے اونکے حکم پر التفات نکیا اور نہ راجہ تک خبر پہونچائی سزاولان نے بجنسہ
بادشاہ حال بے التفاتی کا عرض کیا اور بادشاہ نے بغضب ہو کر فوج جرار تعینات کی لیکن تب بھی راجہ تک
کوئی نگیا اور نہ کچھ خیال آید فوج کا ہوا سردار فوج نے بادشاہ کو کہلا بھیجا کہ باوجود تعیناتی فوج کے کوئی راجہ تک
خبر نہیں پہونچاتا اگر حکم ہو تو جنگ شروع ہووے بادشاہ یہ حال سنکر خود آیا اور دربانان نے صرف بادشاہ کو اندر
جانے دیا بادشاہ نے دیکھا کہ اسکرن جی بعد فراغ از سیوا و پوجن بھگوت کے سامنے ڈنڈوت کرتے ہیں بادشاہ تادیر
ٹھیرا رہا اور آخر تلوار راجہ کے پانو میں ماری کہ ایڑی کٹ گئی لیکن راجہ نے تب بھی کچھ التفات نہ کیا اور نہ زخم کا
خیال ہوا کہ دل بھگوت روپ میں تداکار ہو رہا تھا اور جسطرف کہ دل نہ ہو اوسطرف کا دکھ سکھ کب محسوس
तदाकार
ہوتا ہے چنانچہ بھگوت نے فرمایا ہے کہ جن لوگوں کا دل میری کتھا اور چرتر میں نہیں لگا دکھ سکھ اونکو معلوم
ہوا کرتے ہیں بعد فراغ از ڈنڈوت اور پوجا وغیرہ دروازہ مندر پر چلمن ڈالکر باہر آئے اور بادشاہ کو دیکھکر
حسب قاعدہ تعظیم کی بادشاہ یہ حال دیکھکر اور اوپر صدق اعتقاد اور محبت دلی راجہ کے خیال کر کے از بس محظوظ ہوا
اور نادم ہو کر عذرات کیے تفضلات و عنایات بادشاہانہ مبذول فرمائی اور سب راجگان میں معزز و محترم سمجھا بعد
چندے راجہ موصوف پرم دھام کو گئے بادشاہ سنکر متاسف ہوا اور واسطے سیوا اور راگ بھوگ مندر مہری موہن جی
معبد راجہ کے چند گانوں جاگیر کے مقرر کر دیے کہ اب تک معاف ہیں

نشٹھا پنجم در تعریف و مہمان سنبوہار و بیان حالات شش بھگت اوپاسکان اوپر نشٹھا

شری رگھنندن سوامین کے چرن کملون کو اشٹ کون یعنی ہشت پا در یکجا کو ڈنڈوت کر کے کلکی اوتار کہ جسکو [illegible] کہتے ہیں
अष्टकोण
कल्की
پرنام کرتا ہوں اور وہ اوتار باخیر کلجگ سنبھل میں دھارن کرینگے اور نام کلکی اوتار ہوگا [illegible] دنیا سے اوٹھا دینگے
ظاہر ہے کہ جسقدر رشتہ دنیا میں مروج ہیں سنبندھ یعنی رشتہ ہای مفصلہ ذیل سے مشتق اور پیدا ہوئے ہیں اول शोष
संबंध शारीरी अंश अंशी
شیش شیشی دوم انس انسی سوم شریر شریری چہارم पातयती پت پتنی پنجم पूज्य पूजक پوجنیہ پوجک ششم सेवासेवक
शरीर जन्य
سیوک سیویہ ہفتم رکچھ رکچھک ہشتم जनकजन्य جنک جنیہ نہم शुरुशिष्य گرو شکہ دہم سو سوامی سنبندھ مذکورہ بالا
رسرسک
پر جو بخوبی غور ہوتی ہے تو درجہ اخیر و انتہا کا اوسطرف تو ایشر پر ختم ہوتا ہے اور اسطرف جیو یعنی ذی روح
پر اگرچہ مفصل شرح ختم ہوتی درجہ اخیر و انتہا ہر ایک سنبندھ کے ایشر و جیو پر سیوا انشٹھا میں مندرج
ہوئی یعنی جو شرح شیش شیشی لفظ کی وہاں مندرج ہوئی ہے وہی باقی سنبندھوں کے واسطے بیان

سمجھہ لینی چاہی لیکن برای سہولفہمی ایک دو لفظ کی شرح یہان بھی لکھتا ہون یعنی لائق پرستش یا لائق سیوا یا
نگہبان یا کوئی سی سننده والا سب سی برتر و اعلی جو زمانہ سابق تھا اور اب ہی اور آیندہ ہوگا اور اوس سننده
کی قواعد کو جاننی والا اور بناہ کرنی والا اگر تلاش کیا جاوی تو بھگوت سی زیادہ اور بہتر کوئی نہین اور اسواسطے
رگھوناتھ وپت وپوجیہ و گورو و پتا وغیرہ نام بھگوت کی بشن سہسر نام یا دیگر سہسر نامون و استوترون مین قرار
دیدیگئی ہین درینصورت اوسطرف تو انتہا کا درجہ بھگوت پر ختم ہوا اور پوجا کرنیوالون اور سیوا کرنیوالون یا مت عیان
نگہبانی یا خبرگیری وغیرہ مین جو تلاش ہوتی ہی تو جیو یعنی ذی روح پر خاتمہ ہوتا ہی کہ جیو سی بہتر اون امور مین
کوئی نہین اور اونمین بھی آدمی جسم پس سننده یعنی رشتہ الشر و جیو پر ختم ہوا اور یہ رشتہ انادی (جسکی ابتدا نہو ۱۲) اور قدیم یعنی اوس
روز سی ہی کہ جس روز سی یہ جیو الشر انس سی ظاہر ہوکر موسوم بہ جیو ہوا اور وصف یہ کہ آیندہ کو ہمیشہ بنا رہیگا درینصورت
جبکہ ایسا رشتہ قدیمی مابین جیو اور الشر کو مرتبط و مضبوط ہی تو کمال واجب اور ضرور ہی کہ جو رشتہ قرابت ظاہری و
دنیاوی ہین وہ بھی بھگوت کی ہی ساتھہ جاری اور ساری کیی جاوین اور اس بات مین بھگوت نی خود ارشاد فرمایا ہی
کہ جو مجھکو رشتہ دار اپنا جانکر سیون کرتا ہی وہ مجھکو پرایت ہوتا ہی بھاگوت و مہابھارتھہ کی چند قول موکد اس امر کی ہین
بھگوتگیتا جی اور ایکادش اور شانپ پرب مہابھارتھہ مین بارہا یہ ذکر آیا ہی کہ جو جس بھاو سی بھگوت کا آرادھن کرتا ہی
بھگوت اوسی بھاو سی اوسپر ظاہر ہوتا ہی اور صدہا ہزارہا کتھا مندرجہ پران اور اس بھگت مال کی شاہد اوس
قول کی ہین ورنہ کہان وہ پورن برہمہ سچدانندگھن کہ جسکو بید نیت کہتے ہین اور جسکو سروپ گیان اور دھیان
بیان مین برہما وشیو او عقل و قیاس کی عقل کے چراغ گل ہین اور کہان رام کرشن نرسنگھہ باون وغیرہ اوتار دھارن
کرکی ہر ایک بھگت کی بھاونا اور خواہش کو پورن کرنا مطلب اور خلاصہ اس گفتگو کا یہ ہی کہ دنیا مین رشتہ قرابت کا
ایسا سلسلہ ہی کہ اوسکی سبب سی خواہ نخواہ محبت اور الفت ہر ایک کو انہی رشتہ داران سی ہوتی ہی پس اگر بھگوت مین سمبندھ
و بھاو یعنی رشتہ داری کی ذریعہ سی طبیعت لگائی جاوی تو ہرگز مقام شک و شبہہ کا بھگوت کی حصول مین نہین بلکہ
بالضرور اوسے جلد تر حاصل ہوگا اگر یہ اعتراض ہو کہ بھگوت کو برادر یا والد یا داماد یا برادر زادہ یا دیور یا جیٹھہ وغیرہ
رشتہ دار قرار دینا کب مناسب ہی اور کب عقل گوارا کر سکتی ہی جواب یہ ہی کہ اگر تسلیم کیا جاوی تو داس سکھہ و سنگار و
باتسل وغیرہ اوپاسنا منسوخ ہوجاوینگی کسواسطے کہ جن دلائل یا قیاس سی رشتہ داری ناجائز متصور ہوگی وہی واسطے
تنسیخ داس وغیرہ نشٹھا کی بھی کافی ہین کہ بھگوت آقا و دوست و فرزند و شوہر نہین ہوسکتا اور جن دلائل سی داس
وغیرہ نشٹھا واجب التسلیم ہین اونہین دلائل سی یہ چوبار نشٹھا بھی راست و درست ہی کہ جیسا حکم شاسترون کا

ادن نشٹھاؤن کے واسطے ہے ویساہی اس نشٹھا کے واسطے ہے علاوہ ازان گوطمی جدیشٹر و کونتی و دروپدی و اوگرسین
و لچھمن و شترگھن و بھرت و بلدیوجی و لوو کش و پردمن و انردھ و جنک وغیرہ صدہا و ہزارہا بھگتان سابق
وسوا مین رام پرشاد وغیرہ بھگتان حال کے وانی و کافی ہے ایک اور بات خیال مین آئی کہ سب شاستر ون مین یہ
لکھا ہے کہ سب رشتہ دارون کو بھگوت کے رشتہ سے ماننا چاہیے یعنی پسر وغیرہ و برادر و دیگر رشتہ دار کسی کو بھگوت
کا غلام اور کسیکو انگش اور کسیکو سوپہ اور کسیکو جو کا دینے والا اور کسیکو خدمتگار جانے نہ اپنے رشتہ یعنی پسر وغیرہ وغیرہ
کو مقدم سمجھے اور اگر اونمین سے کوئی بھگوت بمکھ ہو تو اوسکا ترک واجب ہے کہ پرھلاد جی نے والد کو ترک کر دیا اور
بھبھیکھن نے برادر کلان کو اور بھرت جی نے والدہ کو اور راجہ بل نے شکر اپنے گورو کو اور گوپیاؤن نے شوہران کو
اور اس ترک مین یہ نہین ہوا کہ کسیکو کچھہ نقصان عائد ہوا ہو بلکہ سب ایسے ہوئے کہ اونکا نام جگت کے
آنند او منگل کو دیتا ہے پس جس حالت مین کہ دیگر رشتہ دارونکو بھگوت کے رشتہ سے ماننا لکھا ہے تو خود بخود و کمال واجب
و لازم ہوا کہ اپنی ذات خاص کا رشتہ بھی قائم کرلے اور وہ رشتہ قائم کرنا واجب ہے کہ جسطرف طبیعت کی رغبت ہے
اصل اصول سب شاستر ونکی یہ ہے کہ بھگوت کا کسیطرح اور کسی روپ مین اور کسی قاعدہ سے آرادھن ہو و بعد اوسکے نیت
اور اپشٹ یا بھگوت کی مقدم سمجھکے اعتقاد کامل کر لینا چاہیے ممکن نہین کہ بھگوت حاصل نہو اور جبتک کہ وحدانیت
اور اپشٹ یا کا اعتقاد نہوتب تک کچھہ حاصل نہین ہوتا اس سوبار و نشٹھان کی مہمان اور تعریف کس سے کہی جاے
کہ بھگوت نے واسطے حصول مراد ہر دوجہان کی ایک تدبیر عام درماندگان دنیا ہر دو ن کو بتلا دی ہے اور ایسا پرتاپ
اس نشٹھا کو ہے کہ خواہ نخواہ طبیعت بھگوت مین لگتی اور کیون نہ یہ پرتاپ اس نشٹھا کو ہووے کہ جو پورن برھم
انترجامی اور بیاپک ہے وہ مجسم ہوکر ہرطرح سے دلجوئی اور خاطرداری سالکان اس نشٹھا کی کرتا رہا اور یہ آئندہ
کریگا وجہ ایسے پرتاپ ہونے اس نشٹھا کی یہ ہے کہ دیگر نشٹھا تو ایسی عام ہین کہ ہر ایک اپنے آپ کو بندہ اور پیدا کردہ
بھگوت کا کہہ سکتا ہے خواہ کسی امر مذہب کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو اور اس نشٹھا مین اوسی شخص کی طبیعت
رجوع ہوگی کہ جو کچھہ جاننے والا بھگوت کے سدھانت اور شاستر و اپشٹ یا و جیترو کا ہوگا اور جبکہ بعد دانستگی
جملہ امورہ اصول شاستر ون کے طبیعت لگی تو بھگوت کا حاصل ہونا بہ جلدی ممکن ہے سالکان اس نشٹھا کو واجب
و لازم ہے کہ جس رشتہ سے بھگوت کا آرادھن کرین اوس رشتہ کا نہایت درجہ کہ جو بظاہر بھائی یا داماد یا برادر زادہ
وغیرہ کے ساتھہ مرعی اور مبذول رکھتے ہین بھگوت کے ساتھہ با اعتقاد کامل و صدق تصور کمال کو پہونچا دیوین جس رشتہ
قرابت کی جو خدمات و رعایات دنیا مین مروج ہین وہ سب بھگوت کے واسطے ایسی کرین کہ کوئی دقیقہ از دقائق باقی نرہے

تھوڑا عرصہ گذرا کہ سوامین رام پرشاد باشندہ قریب جگات پور کی سری رگھنندن سوامین کو اپنا اپادھیا جانتے تھے
جب بارادۂ درشن اجودھیا جی مین آئے تو کوشل دیس یعنی جہانتک ملک موروثی سری رگھنندن سوامین
کا ہے وہان کا پانی تک پینا چھوڑ دیا جسوقت واسطے درشن سری رگھنندن سوامین کے گئے تو واسطے پورن
کرنے اونکی دلی خواہش اور ظاہر کرنے پرتاپ بھگتی کے مورتی بھگوت کی رتن سنگھاسن سے اوٹھکر چند قدم واسطے
استقبال کے آئی اور جو آداب کہ راجہ جنک کے واسطے ہونے واجب تھے سب اونکو واسطے ادا ہوئے یہ بات مشہور
اور معروف ہے اور سوامین رام پرشاد جی کے سیوک ابتک اوس نواح مین موجود ہین غرض یہ ہے کہ نشٹھا مین
کمالیت ہو کہ فوراً اثر ظاہر ہوا ایک بشنو بہ ایام خردسالی دیکھنے مین آئے کہ سری رگھنندن سوامین کو اپنا بہنوئی
جانتے تھے اگرچہ اوس عمر مین اس خاکسار کو کچھ امتیاز نہ تھا لیکن اسقدر یاد ہے کہ کوئی وقت اونکا بھجن سے
خالی نہین ہوتا تھا اور جسوقت اپنی نشٹھا اور اعتقاد کی گفتگو کرتے تو سامعین پریم مین مگن ہو جاتے تھے
اور اونکی حالت کا تو کیا بیان کرون اگرچہ اونکی تقریرات کا بیان اس موقع پر بھی پریم اور آنند کا بڑھانیوالا
ہوتا لیکن قاعدہ غلامی نے قلم کو اجازت تحریر کی نہ دی بست مین مقام برسانہ مولد سری رادھیکا مہارانی کا ہے جب اس
خاکسار کو بتقریب جانا وہان جانیکا اتفاق ہوا تو گفتگو وہانکی عورات کی ساتھ جانے دیں کی سنی اور اوس سماج مین
جو حالت چند بھگوت بھگتون کی دیکھی بھگوت سب کسیکو نصیب کرے مطلب اس تحریر سے یہ ہے کہ اس نشٹھا والون کی
گفتگو سے خواہ محبت اور پریت سامعین کو بھگتی نہین ہوتی ہے خاص اونکے پریم اور محبت کا تو کس سے بیان
ہوسکتا ہے رگھنندن ہے دین بندھو جب پاون کوئی نیک ساعت میرے واسطے ایسی بھی آویگی کہ جسقدر اس سنسار
مین رشتہ قرابت و محبت و دوستی ہین وہ سب آپ کے چرن کمل مین تصور کیا کرونگا اور کبھی وہ دن بھی ہوگا کہ
دیگر سب تعلقات و اعتقادات کو ترک کرکے صرف اون چرن کملونکا متوقع اور معتقد ہونگا کہ جو شیو اور برہما وغیرہ
پریم جوگیون کے اشٹ دیو ہین اور نارد پرہلاد و سنکادک بھگتون کے سوامین جنکی رج سے اہلیا کی مہاپاپ دور ہوئے اور
پادکا اونکی بھرت جی کے سر کا آبھوکن ہے جو ایک دفعہ بندنا اوس پادکا کی ... اوسکو
ہر دو جہان کے مطالب پر فائز کردیتے ہین اور تصور و دھیان جنکا پرم پد کا بخشنے والا ہے جنکے چرنودک یعنی گنگا کی وہ
चरणोदक
جہان ہے کہ تربہ لوک پوتر ہوتی ہین اور جو مجھ سے غرق شدگان سنسار سمدر کو مثل جہاز کی ہین ... سیارام
کی جوری چھب سنگار بانواک ٹھوری کتھا राजाजनक راجہ جنک مہاراج کی جہان سب شاستر مین
مندرج ہے جنکا گیان مثل آفتاب جہانتاب کے ایسا روشن اور پرکاشت ہوا کہ سکھدیو وغیرہ رکھیشر گیان ان

اور بیراگ والون کو دلون کو مثل کمل کے کھلایا اور آواگون تاریکی کو دور کیا سیتا مہارانی سب برھمانڈ پتیون کی ماتا
اور سری رگھنندن سوامین کی پرم پیاری جن جنک مہاراج کے گھر اوتار دھارن کرکے پرم لونترچرتر کیے ایسے
مہاراجہ کی مہان کا بیان کسی سے کسطرح ہوسکتا ہے جب سری رگھنندن سوامین بدریافت دھنش جگ یعنی
سوئمبر سری جانکی مہارانی کی ہمراہی لسوا متر مکھیشر جنک پور مین تشریف لیگئے اور راجہ ممدوح واسطے ملنے کے
स्वयंवा
آئی تو سری رگھنندن سوامین کو دیکھا اور اوسیوقت گیان بیراگ کو رخصت کرکے پرم منوہر اور انوپ روپ
مادھری کی پریم مین بیطاقت ہو گئی اور جب اوس عہد پر خیال ہوا کہ جو کوئی شیوجی کا دھنش توڑیگا اوسکو ہی
سیتا ملیگی تو کمال مضطرب و بیقرار ہوئی کبھی تو اپنی عقل پر افسوس کرتے تھے کہ کیون ایسا عہد کیا تھا اور کبھی
کرمون سے ناراض ہو کر کہتے تھے کہ تمنے وہ عہد کسواسطے کرایا کبھی دیوتاؤنکا دھیان دلمین کرکے خواہان
ہوتے تھے کہ یہ سیام سندر سروپ والا بر سیتا کو ملے اور کبھی اپنے گیان و بیراگ و کرمون کا پھل واسطے پورن
ہونے اپنی خواہش کے دلمین سنکلپ کرتے تھے آخر جب کسیطرح طمانیت دل کی نہ دیکھی تو سری رگھنندن
سوامین کے چرن کملون کی سرن لی اور یقین کامل اپنی خواہش حاصل ہونیکا کرلیا سری رگھنندن سوامین
نے جو جنک مہاراج کا بھگتی اور بھاؤ ملاحظہ فرمایا اور جنکپور باسیونکی تمنائے دلی کو کہ سب راجہ موصوف
سے دہ چند بلکہ صد چند خواستگار تھے دیکھا تو دھنش کو رگھنندن سوامین کے ہاتھ سے دیکھا اور جانکی مہارانی
کا وہ پریم اپار پایا کہ سب برھمانڈونکی پریم جنکے کروڑوین حصہ پریم کو چھپایا ہے تو دھنش کو توڑا اور سیتا مہارانی
نے جے مالا سری رگھنندن سوامین کو راج سبھا مین پہرایا اوسوقت چھب انوپ سیتا اور رگھنندن کی جنک
जयमाला
مہاراج نے جو دیکھی تو اپنی قسمت کی بڑائی کرتے ہوئے بیکنٹھ کے پاکے سمندر مین غوطہ لگاکر محو ہوگئے جسوقت بعد
ادائے رسوم بیواہ بھانوری کے دونون یعنی سیتا جی اور رگھنندن مہاراج ایک سنگھاسن پر براجمان ہوئے اوسوقت
کی حالت تو کسی حالت مین کسی سے نہین کہی جاتی کہ برھمانند کا پرم آنند کبھی اوس آنند کے روبرو مثل تنکے ہے
ظاہری حالت البتہ اسقدر بیان ہوسکتی ہے کہ راجہ موصوف اسقدر محو اور مستغرق ہوگئے تھے کہ حس و حرکت
ایک عضو اور بالخاص آنکھون سے بالکل اوٹھ گئی تھی لقب بدیہہ راجہ ممدوح کا پہلے تو براے نام تھا اور راست اوسیوقت ہوا
اگر اوسوقت کی حالت اور پریم راجہ ممدوح اور سوینا اونکی رانی سے قطع نظر کرکے کچھ حال جنکپور باسیون کے
सुनयना
پریم کا لکھا جاوے تو سو کروڑ شیش اور سارد ابھی نہین لکھ سکتی ہے یہ گنہگار اور بے عقل تو کیا بیان کرسکتا ہے نو اسکی
پیریت اور گفتگو اور ہنسی وغیرہ ایسے آنند کا ذخیرہ الارس ہے کہ جسکو نوش کرکے عقل اور حواس محو و مدہوش ہو جاتے ہین

پھر بیان کسطرح ہوسکی اور بالخاص خانہ زادون سے لیکن گونگی کا گُڑ ہی کہ دل ہی دلمین مزا اوٹھاتی ہین اگرچہ بسوامتر
جی کو حال پریم اور بھگتی راجہ کا کچھ بروقت ٹوٹنے دھنش اور کچھ بروقت ہونے بیاہ کے کھل گیا تھا لیکن زیادہ تر
سب کو حال بھگتی و بھاؤ کا اوسوقت معلوم ہوا کہ جب جانکی مہارانی کو پالکی پر سوار کرا کے ہمراہی رگھنندن سوامی کے
رخصت ہوئی اور استت کر کے دل کو سری سیتا اور رگھنندن کے ہمراہ بھیجا ❊ वृषभानु مہان اور بھگتی اور جس برکھبھان
مہاراج اور کیرت (कीर्ति) اونکی دھرم پتنی (धर्मपत्नी) کا کس زبان سے ادا ہوسکے جنکے گھر رادھکا مہارانی جگت جننی نے اوتار لیکر تریلوک
کو پوتر کیا سب لوگونکو معلوم ہی کہ سری رادھکا مہارانی ہین اور پاسک لوگ دو قسم کے بھاؤ رکھتے ہین تمام سک
سنپرداوالون کا تو یہ اعتقاد ہی کہ رادھکا مہارانی اور نندکشور مہاراج کا بیاہ حسب قاعدہ ہوا اور بعضے سوا ہین
سنپرداوالی اونکے قول کے موافق معتقد ہین اور اوس بھاؤ کا نام سرکیا بھاؤ ہی سنپردا اور بہت سے سنپردا والے (اپنی بیاہی جو نہیں استری ۱۲)
اعتقاد پرکیا بھاؤ کا رکھتے ہین یعنی شادی نہین ہوئی دوستی کا ہونا بیان کر سریا پریتم مہاراج کو بیان کرتی ہین
سو اگر یہ شہادت قول پران وغیرہ کی دونون بھاؤ مذکورہ بالا مین سے کسی ایک بھاؤ کو مضبوط کیا جاوے
تو باعث ناگواری دوسرے فریق کا ہی اسواسطے اس سے درگذر کر کے اسیقدر پر اکتفا کیا جاتا ہی کہ دونون
بھاؤ سے برکھبھان مہاراج خسر اور کیرت جی ساس سری برج چند مہاراج کی ہین لیکن یہ بھی واضح ہی کہ
ایک جملہ قوم برسانا گانون مولد رادھکا مہارانی کی نندگانون والون کو اپنی بیٹی بخوشی دیتی ہین اور
نندگانون کی بیٹی نہین لیتے علاوہ ازان بلبھ اچارج کے خاندان مین نشٹھا باتسل ہی یعنی بھگوت پر
بھاؤ رکھتے ہین کہ اسکا ذکر بلبھ اچارج کی کتھا اور باتسل نشٹھا مین بخوبی ہوا اونکا دستور ہی کہ بروقت
برج جاترا جب کسی مندر مین واسطے درشن کے جاتے ہین تو خود اندر مندر کے جاکر پوجا وغیرہ کیا کرتے ہین سو
جب برسانے مین آتے ہین اور لاڈلی جی کے درشنون کو جاتے ہین تو برسانا والے اونکو مندر کے اندر نہین جانے دیتے
بھاؤ اسمین یہ ہی کہ بہو کو کسطرح محل مین جانے دیوین باپ کے گھر کوئی لڑکی اپنے سسرال والون کے سامنے
نہین جاتی ایسے ایسے نرمل بھاؤ برجباسیون کے ہین سب لوگ خیال فرماکر اپنے اپنے بھاؤ اور اعتقاد کے
موافق برکھبھان اور کیرت جی مین بھاؤ رکھین بہرحال بھگتی اور بھاؤ پرم آنند کا دینے والا ہی جس برکھبھان و
کیرت جی کا چندر بیان ہو بھی نرمل ہی جسنے اوس جس کی سرن لی سنسار کی تاپ دور ہوئی ❊ کتھا जयसेन
اوگرسین جی جو والد راجہ کنس ماما سری کرشن مہاراج کے تھے اور اونکی بھگتی بھاؤ ایسا انوکھا یعنی جو نہ دیکھنے مین آوے ہوا
کہ بھگوت بھگتی کا پیدا کرنیوالا ہو سری کرشن مہاراج کو پورن برہم سچدانند گھن ناتھ کیے و نیز فرواسے اپنا تصور کر کے

جو تو اسمد محبت نواسکی کی ہوتی ہین سب ادا کرتی تھے اور اس بھگتی اور بھاؤ کو نگاہ کرنا چاہیی کہ کنس وغیرہ آٹھ پہر اونکے
بھگوت نی قتل کیی لیکن بھگوت درشن کا پرم سُکھ ایسا مانا کہ اونکو قتل کا دکھ کبھی نزدیک نہ آیا اور بھگوت اوس
بھگتی اور بھاؤ اوگسین جی سی رضامند ہوکر ایسی بسی بھوت ہوگئی کہ برہما اور شیو اور سورج اور چندرمان اور جم
اور کال اور برن وغیرہ سب جسکی مایا سی ترسان و لرزان ہوکر امیدوار رضامندی رہتی ہین اس ایشر تا پر کچھ
خیال نہ کیا اور خود چھتر اور چنور وغیرہ لیکر مثل نوکرون کی خدمت کری فی الحقیقت بھگتی ہی بھگوت کو بسی بھوت
کرتی ہی دیکھو یعنی ہنر غور کرنا چاہیی کہ سب امان کو کیا دولت و حشمت حاصل ہی اور لج وغیرہ کو کیا علم اور بدیا
اوگسین جی کو کیا طاقت و زور تھا اور کبجا کو کیا حسن و خوبصورتی بیاده نی کونسے عمل نیک کیی تھے اور بدر جی
کس قوم نیاس مین تھی دھرو کو کیا تمیز تھی اور پرہلاد کی کیا عمر غرض بھگوت بھگتی ہی سار اور خلاصہ ہے ✱
کتھا कुन्ती کونتی جی پرم بھگت بھگوت کی پھوپھی تھین بھگوت سری کرشن مہاراج کو برادرزاده اپنا جانتی تھین اور
اسقدر محبت بھگوت سی تھی کہ ہر وقت بھگوت مورتی خواه شاکچھات خواه بتصور آنکھون کی روبرو رہتی تھی بعد
فتح در جودہن کی جب راج راجہ یدھشٹر کو حاصل ہوا تو بھگوت نی اراده روانگی دوارکا کا کیا کونتی جی نی جانی نہ دیا
بعد ازان جب کبھی اراده کرتی تو کونتی جی مضطرب و بیقرار ہو کر فرمایا کرتین کہ اس راج اور سُکھ سی تو جنگل کا ہی
رہنا بہتر تھا کہ سری کرشن ہمیشہ ساتھ رہا کرتی تھے اور بھگوت سی کہا کرتین کہ ہی سری کرشن ہمکو وہ جنگل اور بن باس
ہی بہتر ہی اب بھی وہی دینا چاہیی تاکہ تمہارے درشن ہوتی رہین ایک روز بھگوت نی اراده روانگی کا بالجزم کیا
اور رتھ پر سوار ہوگئی کونتی جی گئین اور اونکی حالت دیکھکر بھگوت کو یقین ہوگیا کہ اگر اب جاتا ہون تو کونتی
جی کی صورت نو دیگر ہو جاویگی اراده جانی کا موقوف کیا اور کونتی جی رتھ سی اوتار کرلے آئین مہابھارت مین
کتھا پرم دھام کی جانی کونتی جی کی اور طرح پر لکھی ہی لیکن شارح بھگت مال نی کسی پران سی یہ لکھا ہی کہ جب کونتی
جی کو خبر انتردھیان ہونی بھگوت کی پہونچی تو فی الفور اپنی دیہہ کو چھوڑ دیا اور جہان بھگوت تھی وہین پہونچین الحاصل
کہ اگر کسی کتھا مندرجہ ایک پوران اور دوسری پوران مین کچھ اختلاف پایا جاوی تو وہ اختلاف بسبب کلپ بھید
کی سمجھنا چاہیی کیونکہ ہر کلپ مین یدھشٹر اور کونتی اور سب چرتر مندرجہ مہابھارت کی ہوتی ہین اور یہ یقین ہو
کہ جو پہلی کلپ مین حال گذرا تھا دوسری کلپ مین بھی بلا کم و کاست ویسا ہی گذرا ہو بلکہ اکثر کمی و بیشی ہو جاتی ہی
اور یہ حال سب چرتر اوتار وغیرہ کی واسطے بھی سمجھ لینا چاہیی ✱ **کتھا** युधिष्ठिर منجملہ ہر پنج پانڈوان کی ارجن کی
अर्जुन
کتھا سکھا نشٹھا مین تحریر ہوگی اور راجہ یدھشٹر و بھیم سین و نکل و سہدیو کی کتھا یہان تحریر ہوتی ہے
सहदेव नकुल भीमसेन

پانڈوان موصوفین بھگوت کو اپنا بھائی ماموں زاد جانتے تھے ونیز پورن برمہہ وسوامین اور بھگوت بھی وہ بھاؤ اونکا اپنی
भीमसेन
کرپا اور بھگت بتسلتا سی پورن کرتے تھے کیا معنی کہ ہر صبح بظاہر جدہشٹر اور بھیم سین کو کہ عمر مین بھگوت سے
بڑے تھے پرنام کیا کرتے تھے اور نکل اور سہدیو سے کہ وے عمر مین چھوٹے تھے پرنام اور بندنا کرایا کرتے تھے اور کبھی اپنا
ایشرتا کا جلوہ ظہور اونکو ایسا دکھلا دیا کرتے تھے کہ وہ بھاو ایشرتا کا بھی ہر وقت اونکو بنا رہتا تھا بھیم سین کے
ساتھ اوسقدر رعایات ادب قاعدہ کی تھی جسقدر راجہ جدہشٹر کے ساتھ تھی بلکہ ہنسی قہقہہ برادرانہ ہوا کرتا تھا
اور اکثر زیادہ خوشی اور فربہی اور طولانی قد پر بھیم سین جی کو ہنسا کرتے تھے وعلیٰ ہذا القیاس بھیم سین جی کے جی
دل مین آتا تھا کہتے تھے حال مراعات برادرانہ بھگوت اور ہر چہار برادران کا تحریر و تقریر سے باہر ہے بیاس جی نے مہاراج
اندر کے مہابھارت مین لکھا ہے کہ اون کتھا اور چرتروں کو سنکر کوروں بلکہ ہتیارے گنہگار عذاب جہنم برن سے چھوٹ گئے
अश्विनीकुमार
اور آیندہ بیان پاوینگے جدہشٹر مہاراج دھرم کا اوتار اور بھیم سین جی بایو یعنی ہوا کا اور نکل وسہدیو اسنی کمار
वायु यम
دیوتا اونکو طلب کا ہوئی جو جو صعوبات بسبب عداوت درجودھن کی اونپر عائد ہوئین بھگوت نے سب سے کرپا کر کے
بچایا اول تو درجودھن نے بھیم سین کو زہر دلایا اور ہاتھ پاؤن باندھکر دریا مین ڈال دیا بھگوت نے یہ کرپا کری کہ
بھیم سین کو دریا مین سے برن دیوتا اپنے مکان پر لیگئے اور وہان امرت اور دس ہزار ہاتھیوں کا زور نصیب ہوا
वरुणा
بعد ازان لاکھ کے گھر مین جلانیکی درجودھن نے تدبیر کری گر وہ بھی پیش رفت نہوئی بلکہ باعث ترقی دولت
लाखा
وجاہ وشہرت نیکنامی پانڈوان کی ہوئی یعنی ہزارہا راجگان کی محفل مین دروپدی حاصل ہوئین بعد ازان اندرپرستھ
یعنی دلی مین آکر بعد فتح راجگان روی زمین کے راجسوی جگ بھگوت نے پورن کرایا اوس جگ مین جب درجودھن
کی ہنسی ہوئی تو اوسی محفل قمار مین دغل سے سب مال و اسباب وغیرہ جیت لیا اور دروپدی کو راج سبھا مین
برہنہ کرنا چاہا کہ بھگوت نے رچھا کری اور جب پانڈوان ممدوح تا سیزدہ سال بن اور جنگل مین حسب قرار داد
गंधर्व
درجودھن رہے تو اکثر گندہربان و راچھسان کو فتح کیا و انواع انواع کے فوائد رکھیشران و شیو جی و اندر وغیرہ
دیوتاؤن سے اونکو ہوئی اور بھگوت نے دربا سا کے شاپ سے بچایا بر وقت جنگ مہابھارت کے بطرف درجودھن کے
सोमदत्त द्रोणाचार्य
گیارہ اچھوہنی فوج تھی اور بھیکھم پتامہ اور درونا چارج و کرپا چارج و کرن و اشوتھامان و شل و سومدت وجیدرتھ
जयद्रथ शल्य अश्वत्थामा भीष्मपि तामस
وبکرن وغیرہ ایسے ایسے شور بیر تھے کہ ہر ایک ارادہ فتح کرنی پانڈوان کا رکھتا تھا اور درجودھن تو دو روپین تن تھا
विकर्ण
اور دساسن و دس ہزار ہاتھیوں کی طاقت والا و دیگر نود و ہشت برادر درجودھن کے سب پرزور و شجاع تھے
दुःशासन
اور بطرف پانڈوان کے ہر پنج برادر پانڈوان اور دو چار دیگر اور سات اچھوہنی فوج تھی بھگوت نے اوس معرکے

دریامیں ہر پنچ برادران مذکورین کو تو ملاح ہو کر پار اوتارا اور دُرجودھن وغیرہ کو مع تمامی بہادران و فوج غرق فنا
کیا بعد ازان راجہ جدھشٹر راج سنگھاسن پر براجمان ہوئے اور بکمال عدالت اور دھرم سے رعایا پروری کی جب چھاتی
کو پرم سینہی برادر یعنی بھگوت انتردھیان ہوئے تو اوسیوقت راج کو چھوڑ دیا اور ملک شمالی مین متصل ہمیر پربت
اور سمدر برف کو جاکر پرم دھام کو گئے چونکہ کتھا پانڈوان کی مشہور اور مہابھارتھ وغیرہ مین مفصل لکھی ہے
اسواسطے برائے نام چند سطر تحریر ہوئی۔ کتھا द्रौपदी جی درویدی جی پرم سنتی کی بھگتی اور بھاؤ کی مہان الیا کون ہے
جو بیان کر سکے وہ بھگوت کہ جسکو بید اور شاستر بھی بیان نہین کرسکتے جسکی خواہش کا پیرو ہوا یعنی جب درودپدی
جی نے یاد کیا تب بلا توقف آیا اور اپنی ایشرتا کو چھوڑ کر اونکی اشرفنا کو مقدم رکھا درودپدی جی بھگوت سیگرشن مہاراج
کو اگرچہ دل سے پورن برہم سچ مانتی تھین لیکن بھاؤ دیور کا رکھتی تھین کہ اس بھاؤ مین رس اور پرم آنند پایا ہے
چرتر درودپدی جی کا وحال اونکی پیدایش کا ہمراہ کتھا پانڈوان کے مفصل مہابھارتھ و دیگر پرانون مین مندرج ہے
یہان ایک دو کتھا لکھی جاتی ہے جب راجہ جدھشٹر نے تمام راج مع برادران وخود و درودپدی کے بدست دُرجودھن
قمار مین ہار دیا تو دُرجودھن نے واسطے بےعزتی پانڈوان و درودپدی کے تجویز برہنہ کرنے درودپدی کی رائے سبھا مین
کری اور سبھا مین کہ جدھشٹر و بھیم سین و ارجن و نکل و سہدیو بھی موجود تھے درودپدی کو بلایا اور دوساسن کو
حکم واسطے برہنہ کرنیکے دیا بھیشم پتامہ و درونا چارج و کرپا چارج وغیرہ خواہ بخیال اس بات کے کہ درودپدی جی
بھگوت بھگت ہین اونپر ظلم کرو وان کچھ پیش رفت نہوگا خواہ بخوف دُرجودھن کے کچھ شفاعت نکرسکے اور جدھشٹر
وغیرہ دھرم کو بچار کرکے نبولے دوساسن دُشٹ نے ارادہ کھینچنے پارچہ درودپدی کا کیا اوسوقت لپیٹے ایک ساری یعنی دھوتی
پہنے ہوئے تھین کیا تب درودپدی جی نے بھگت بتسل دین بندہ پربت ارت بھنجن کی آیت ہوا یعنی دیور کو یاد کیا اور
अनाथपति भंजन
سنپرت مہاراج کہ ہر وقت سہای اپنے بھگتون کے واسطے قریب تر موجود رہتے ہین تشریف لائے وہ پارچہ درودپدی کے
جسم پاک مہاراج کی پاشل بلا دان کو رکھیت کی پاشل کر جہانیز کردہ بھگوت کی بڑھنا شروع ہوا ایسا تک بڑھا
کہ دوساسن باوجودیکہ دس ہزار ہاتھیون کا زور رکھتا تھا کھینچتا کھینچتا ہار گیا اور ایک ناخن بھی درودپدی کا برہنہ ہوا
سب دُشٹ خجل اور شرمندہ ہوئے اور اوسوقت اون سب گنہگارون نے راج و دھرم بعقل و بزرگی و زندگی و دولت
وغیرہ رخصت چاہی و دوہرہ کہا کہ دو بیری بیل جے سہای رکھیہ دس ہزار گج بل گھٹو گھٹو نہ دس گج چیر بڑا براہِ ضیافت
طبع بھگتان معنی لپند جب دوساسن ساری یعنی دھوتی درودپدی جی کی کھینچتا کھینچتا ہار گیا اور شیار نکار کی تب
بھیشم کرن درونا چارج وغیرہ باجد گریہ کہتے ہین مصرعہ کبت ساری بند ناری ہے کہ ناری مدہ ساری ہے کہ ساری ہے

کی ناری ہی کہ ناری ہی کی ساری ہی یعنی یہ ساری عورت کی بیچ مین ہی یا عورت ساری کی بیچ مین یا بالکل یہ
عورت مجسم ساری ہی یا عورت کی یہ ساری ہی بیان ایک اعتراض یہ ہی کہ بھگوت بلا درخواست خود سہای دروپدی جی
کی کرتی اونھون نی کسواسطے استقلال کو ہاتھ سی دیکر بھگوت سی سہای کی درخواست کی سو ایک جواب تو پریم او لطیفہ کا
بھرا ہوا یہ ہی کہ بھگوت دروپدی جی کو طعنہ دیکر ہمیشہ اونکی ہنسی کسی کسی بات پر کرلیا کرتی تھے اور جیسا کہتی تھے دروپدی
جی سی ویسا ہی جواب پاتی تھے اور اوس ہنسی او طعنہ مین بیگر ہین کبھی تو دروپدی جی لاجواب ہوجاتی تھین اور کبھی
بھگوت سو جب یہ معرکہ پیش آیا تو دروپدی جی بھگوت کو اپنی سہای کی واسطے یاد کرکی اپنی عنایات او مہربانی کا
احسانمند او مرہون منت فرماتی ہین یعنی دروپدی جی کو خیال ہوا کہ اگر خود بخود و بلا بلائی بھگوت کی سہای ہوئی
تو میرا دیور پریم سنیہی ہمیشہ میری طعنہ سی لاجواب ہوجایا کریگا کہ فلان وقت واسطے سہای کی نہین آئی تھے پس اوسکو
ہی یاد کرنا چاہیی تاکہ اوسکی لاجوابی رفع ہو اور وہ مجکو ہی احسانمند کرکی طعنہ دیا کری کہ فلان وقت ہمنی تیری سہای
کری تھی دوم یہ کہ دروپدی جی بھگوت کو یاد کرکے طعنہ دیتی ہین کہ تم اپنی راج اور عظمت وغیرہ کی صفت وثنا
کرکی مجکو طعنہ دیا کرتی تھے اب دیکھو کہ تمھاری بھاوج کو ڈشٹ لوگ کسطرح بیعزت کیا چاہتی ہین سوم یہ کہ دروپدی
جی بھگوت کو یاد کرکی سب بھگتون کو ہدایت فرماتی ہین کہ بھگوت کی یاد کرنے سے یار چہ جو غیر جنس ہی انت ہو جاتا ہی
جیو یعنی فنی روح تو اوسکی یاد سی اانت اور اچیت کیون نہو جائیگا بعد اوسکی درجودھن نی واسطے پاندون کے
بارہ برس کا بن باس اور پھر ایک سال کا مخفی رہنا تجویز کیا سو بن او جنگل کو روانہ ہوئی سوای اسلحہ کی اور کچھ
سامان خورد و نوش وغیرہ کا پاس نہ تھا سو سورج نراین نی ایک ٹوکنی عنایت فرمائی معجزہ اوسکا یہ تھا کہ جب تک
دروپدی جی بھوجن نکر لیتی تھین تب تک سب قسم کا سامان خوردنی جسقدر مطلوب ہو اوسمین سی برآمد ہوتا تھا
اور بعد بھوجن دروپدی جی کی مسدود ہوجاتا تھا ایک روز دُرباسا جی مع دس ہزار اپنی چیلون کی حسب ترغیب
و استدعای درجودھن اوسوقت تشریف لائی کہ جسوقت دروپدی جی فارغ از طعام ہوچکی تھین راجہ جدھشٹر
نی بعد ڈنڈوت و تعظیم واسطے بھوجن کی عرض کیا دُرباسا جی نی فرمایا کہ اشنان کرآوین تب بھوجن کرینگے دُرباسا جی
تو واسطے اشنان کی گئے اور راجہ جدھشٹر نی دروپدی جی سی کہا کہ تم بھوجن نکرنا دُرباسا جی کی ضیافت ہی دروپدی
نی عرض کیا کہ عرصہ ہوا مین نی بھوجن کرلیا راجہ جدھشٹر بمجرد سننے اس لفظ کی بیہوش و حواس ہو گئی اور نہایت
غم او فکر سی گریہ و زاری کرنی لگے کہ اب کسطرح عزت بچیگی اور دُرباسا کی شاپ سی کسطرح رہائی ہوگی دروپدی
نی جو یہ حالت راجہ ممدوح اور بھیم سین و ارجن وغیرہ کی دیکھی تو بتقاضای کمال اعتقاد بھگتی کی کہنی لگین کہ تم

کسواسطے غمگین اور مضطرب ہوتی ہو وہ سری کرشن تمہارا بھائی پرم سنیہی کیا کہین دور ہی کہ اسوقت مین سہای نکریگا اور
یہ کہکر دروپدی جی نی سری کرشن سوامین کو یاد کیا بھگوت فی الفور دوارکا سی رکمنی جی کو چہوڑکر تشریف لائی گویا وہین
موجود تھی بعد ملاقات اودہشٹر وغیرہ دروپدی جی کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ بھوکھ لگی ہی کچھ کھانا لاؤ
دروپدی جی نی کہا کہ یہان پہلی ہی ایک کی واسطے فکر ہو رہی ہی یہ دوسری بھوکھی آئی میرے یہان کچھ کھانی پینی کو
نہین ہی بھگوت نی فرمایا کہ کچھ تھوڑا سا لاؤ دروپدی جی نی کہا کہ کچھ بھی نہین عرصہ ہوا کہ لوٹی صاف کرکے
رکھدی ہی بھگوت نی جدہشٹر کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ یہ لوپ سیانہ اور بھوکھے گہر کی بیٹی ایسی ملگئی ہی کہ جب
ہم بھوجن مانگتی ہین بلا انکار کبھی نہین دیتی اچھا وہ لوٹی ہی اوٹھا لاؤ ہم خود تلاش کر لینگے دروپدی جی لوٹی
اوٹھا لائین اور بھگوت کی روبرو رکھکر فرمایا کہ اگر خود تلاش کر لوگی تو یہان کس پر احسان ہی بھگوت نی لوٹی لیکر
دیکھا تو ایک پتا شاگ کا اوسمین کسیطرف لگا پایا اوسکو نکالکر دروپدی جی کو دیکھایا کہ دیکھو یہ کیا ہی دروپدی جی
خوب ہنسین اور فرمایا کہ اس کرشن نی شاگ وغیرہ سی پرورش پائی ہی وہی چیز تلاش کرلی بھگوت نے اوس برگ
شاگ کو اپنی ہتھیلی پر رکھکر تناول کیا اور تھوڑا جل نوش فرمایا کہ اوسیوقت ترلوکی سیر ہوگئی اور درباسا جی کا تو یہ
حال ہوا کہ بسبب سیری کی جگہہ سی نہ اوٹھہ سکی اور پھر جو خیال ہوا کہ کیا سبب اس سیری کا ہی تو بھگوت نکا پرتاپ اپنی
دل مین سمجھکر اور راجہ انبریش کی سبب سی جو آفت اوٹھائی تھی اوسکو یاد کرکی بلا ملاقات راجہ جدہشٹر کی بہ پوشیدگی
بھاگ گئی حالانکہ بھیم سین تلاشی کو آئی لیکن نشان نہ ملا ایسی چرتر دروپدی جی کی بیشمار ہین کیا طاقت کسیکو ہی جو لکھہ سکی

بشما نور دہم در تعریف و مہمان سرنگار و یا دھرم مشتمل کتھا بت بھگت

شری رکمندن سوامین کی چرن کمل کی ترکون یعنی سہ گوشہ ریکھا کو اور سری کرشن اوتار کو ڈنڈوت کرتا ہون کہ وہ اوتار کوکل
مین دہارن کرکی ایسی چرتر نوتر جگت مین مشہور اور مروج کیے کہ جنکی بدولت پرمانند اور پریم بہکی کی پراپتی مہا پاپی اور
گنہگارونکو بھی آسان تر ہوگئی سرنگار رس کو اوجل او شکل رس بھی کہتی ہین یہ وہ رس ہی کہ گیان اور بیراگ اور بھگتی
سب جسکی خادم اور غلام ہین دیگر دھرمون کی تو کیا حقیقت ہی اس سرنگار رس کو وہ تاثیر ہی کہ ایک لحظہ مین عشق پیدا
کرکی فقیر کو بادشاہ اور بادشاہ کو فقیر کر دیتا ہی اس رس یعنی حسن کی بیاس سی تاثیر سحر مین ہی نہ منتر مین راگ وغیرہ تو ایک
امر خفیف ہین جسقدر بھگت پہلی گذری اور آئندہ ہونگی اور اب ہین اسی رس کی ذریعہ سی منزل مقصود کو پہونچی اور پہونچینگے
مہمان اس رس کی اپار اور بیشمار ہی کہ اگر کوئی شخص بھگوت کی مہمان اور چرترونکا بیان کرسکی تو شاید اس رس کی بھی
مہمان بیان کردیوی گوپیکا اول تو شری بھگوان کی رہنیوالین بعلم نہ کچھ سادھن کیا اور نہ کوئی سادھن جانتی تھین

اور قوم بھی اعلی نہ تھین اس رس کی ذریعہ سے اوس درجہ کو پہونچین کہ برھماجی سب جگت کو والد اور پیدا کرنیوالے
جنکی چرن بیچ اپنے سر پر دھارن کی اور جنکی چرنون کا جہاز سنسار سمدر سے پار اوتارنے کو ایسا جاری ہوا کہ ہرگز باد مخالف
کا خوف نہین سرنگار اوپاسک جو اس رس کو مقدم بیان کرکے کہتے ہین کہ برھمانند اسی رس سے حاصل ہوتا ہے قول اونکا
بجا اور درست ہے کسواسطے کہ جب بھگوت ارادھن بذریعہ گیان خواہ بھگتی کے ہوگا تو کوئی جلوہ حسن یا مادھرج بھگوت کا
سالک کے دلمین ایسا نمودار ہوگا کہ اوسکے آنند سے سب لذائذ و نعم ہرسہ لوک کے مثل خس کے متصور ہونگے اور محو اور
مستغرق دیدار اوس جلوہ کا ہوجاویگا اور جب تک بھگوت حسن کا جلوہ دلمین سمائیگا تب تک حصول بھگوت کا
ممکن نہین پس ثابت ہوگیا کہ برھمانند صرف سرنگار رس سے حاصل ہوتا ہے اسمین ایک اعتراض یہ لازم آیا کہ اگر
سرنگار رس مقدم ہے تو شاسترون مین جو داس سکھیہ باتسل وغیرہ بہت قسم کی نشٹھا اور بھگتی لکھی ہین اونکا لکھنا کیا
ضرور تھا صرف سرنگار نشٹھا لکھدینی کافی تھی حالانکہ نو قسم بھگتی مین سرنگار کا کہین ذکر بھی نہین سو واضح ہو کہ
جسقدر بید اور پران اور شاستر وغیرہ تصنیفات اور احکام ہین سب سرنگار رس کا ہی ذکر کرتے ہین اور سرنگار ہی
مقدم ہے بلکہ جو کچھ بیان بھگوت ارادھن کا ہے وہ سب سرنگار کی شرح سمجھنی چاہیے کسواسطے کہ بلا ظہور جلوہ حسن کی
حصول بھگوت کا ہرگز ہرگز ممکن نہین اور داس داسیہ باتسل وغیرہ جو اقسام بھگتی کے مندرج شاسترون کے ہین
وہ بھی تفصیل اوسی سرنگار کی ہین جسطرح بیان سروپ بھگتی مین مندرج دیباچہ ہوا کہ بھگتی ایک ہے اور جس جس
قاعدہ سے جس کسی نے دل لگایا وہی ایک قسم بھگتی کی ہوگی اسیطرح تصور بھگوت کے حسن یا مادھرج کا سب نشٹھا داس
وغیرہ مین واجب اور لازم آیا ہے جس کسی نے بھگوت کو اپنا سوامی تصور کرکے حسن اور روپ اور مادھرج کا تصور
اوس قاعدہ سے کیا وہ تو داس نشٹھا متصور ہوئی اور جس کسی نے دوست جانکر اوس روپ کا دھیان کیا وہ سکھیہ
اور جس کسی نے فرزند جانکے چنتون کیا وہ باتسل وعلی ہذا القیاس سیوا اور ارچا اور سرناگتی وغیرہ کو تصور کر لینا چاہیے
پس بہ شہادت بید اور پران کے ثابت ہوگیا کہ بھگوت کا سرنگار و مادھرج مقدم ہے اگر یہ گفتگو ہے کہ بھگوت کی کرنا و
دیالتا و بھگت بتسلتا وغیرہ بھی تو جابجا لکھی ہے کہ اونکے سبب سے بھگوت مین پریت ہوتی ہے سو اول تو جواب یہ ہے کہ
وہ پریت کہ جسکا بیان کرتے ہو کس چیز مین ہوتی ہے اگر کسی جلوہ اور روپ مین ہوتی ہے تو اوسکا نام سرنگار و
مادھرج ہے اور اگر بے تصور جلوہ حسن نہین ہوتی کسی اور سبب مین ہوتی ہے تو غلط ہے کہ بلا ظہور کسی جلوہ حسن کے
ہرگز عشق نہین ہوسکتا دوسرا جواب یہ ہے کہ جسطرح عشق مجازی مین معشوق کی حسن کا بیان کرتے ہین تو اوسکی
گفتار و رفتار و خوش خلقی وغیرہ عادات کا بھی بیان کیا کرتے ہین اسیطرح بھگوت عشق کے بیان مین بھگوت کے

روپ اور مادھرج کا بیان کرنا تو مثل بیان حسن معشوق کی ہی اور بھگوت کی وحدانیت و کرپالتا و کرنا و بھگت بتسلتا
والیفرتا و سرلپنا و دیگر گن مثل اُچیت داانت و بیاپک و انترجامی و پورن برہم و پرماتمان و سچدانند وغیرہ کا
بیان مثل بیان و عادات معشوق کی اب یہ اعتراض پیدا ہوا کہ ایک فقرہ سی بھگتی اور سرنگار یکسان ظاہر ہوتی ہین
یعنی ایک جگہ تو داس سکھیہ باتسل وغیرہ کو بھگتی کی اقسام مین مندرج کیا اور اس سرنگار نشٹھا کو بیان مین
سرنگار کی فرع اور تفصیل اون داس وغیرہ نشٹھاؤن کو لکھا حالانکہ بھگتی حالت عاشق کی ہی اور سرنگار حسن معشوق کو
کہتے ہین پس دو حالت جداگانہ واحد کب ہوسکتی ہین سو واضح ہو کہ فی الحقیقت دونون قسم جداگانہ ہین لیکن ایسے
لازم و ملزوم ہین کہ ہرگز ظہور ایک کا بلا دوسرے کے نہین کیا معنی کہ بلا حسن کی عشق ہرگز نہین ہوسکتا اور اسیطرح
بلا عشق کی حسن کا پرسان کوئی نہین چنانچہ جب جگت نہ تھا تو بھگتی بھی نہین تھی او سوقت ایشر کو کون جانتا حالانکہ بھگوت
موجود تھا اور علی ہذا القیاس آیندہ جب پرلی ہو جاویگی تب بھگوت کی حسن پر کون عاشق ہوگا پس جس حالت مین
کہ عشق اور حسن ایسی لازم و ملزوم ہوئی تو فروعات اونکی لازم و ملزوم بطور واحد ہون تو کیا بعید ہی و علاوہ ازان
اخیر درجہ مین عاشق و معشوق ایک ہو جاتی ہین یعنی عاشق خودی سی محو ہو کر ہمہ تن معشوق ہو جاتا ہی درینصورت بھی
فروعات کی واحد لکھے جانی مین اعتراض لازم نہین آتا سوای ازین سرنگار اور بھگتی دونون بھگوت روپ ہین کچھہ
فرق نہین درینصورت بھی اعتراض کی گنجایش نہین غرض یہ سرنگار رس سب رسونمین مقدم تر ہی اور فی الفور
بھگوت مین پرابت کر دیتا ہی یہ رس چار سامان بھاو و انوبھاو و ساتوک بھچاری کی ذریعہ سی پیدا ہوتا ہے
سامان اول یعنی بھاو مین بھگوت سچدانند یعنی برہم نوجوان سب سو بھا اور حسن و خوبصورتی کا سار سیام سندر
روپ ملبوسات و زیورات وغیرہ سی آراستہ کہ جسکے ہر ایک عضو پہ کروڑون کامدیو قربان ہوتی ہین ایشیا لنبین ہے
اور واضح ہو کہ جیس اوپاسک کی جیسی حسن و آرایش بھگوت پر محبت و رغبت ہو وہ ویسی اوپاسنا اپنی کہ جابجا
بھگوت کی دھیان شاسترونمین بیان کیے ہین اور اس ترجمہ مین بھی بعض بعض مقام پر تحریر ہوئی تصور کر لیوی
بھگوت بھگت کی اوس حسن و آرایش کی عاشق اور دھیان کرنیوالے ہین اوس بھاؤ مین اشریا النبین ہین مابقی
سامان اس سرنگار رس کی مفصل و مشرح مندرج دیباچہ ہوئی حاجت تحریر دوبارہ کی نہین سرنگار رس مین
اوپاسکان دو تفصیل بیان کرتی ہین یکی سرنگار دوم مادھرج سرنگار تو مراد اوس حسن او عشق سی ہی کہ جو مابین
عورت و مرد کی ہو اور بلا ایک طرف مرد اور دوسری طرف عورت کی سرنگار نہین کہلاتا سو اوسمین درجہ اول ماشلے
سوکیتیا یعنی بیاہی استری اور شوہر کی سرنگار کا ہی بھگوت بھگتونمین یہ درجہ سری جانکی مہارانی اور سچھمی جی اور ر

رکمنی جی پر ختم ہوا اور بقول و اعتقاد بعضے رادھکا جی بھی سوکیّا تھیں اب کوئی اوپاسک اس درجہ کا نہ دیکھا
نہ سُنا درجہ ثانی پرکیّا سرنگار کا ہے وہ گوپکاؤن پر ختم ہوا اب وہ بھاؤ کسکو ہو سکتا ہے اِلّا اگر کوئی کسی گوپکا کا
اوتار لیوے تو ممکن ہے مثل میران بائی جی و کبیر جی و نرسی جی و ہرداس وغیرہ کے اور یہ بھی واضح ہو کہ تو اعشق
हरिदास नरसी कबीरजी मीराबाई
و سرنگار کے اسی درجہ مین ادا ہوتی ہین اب جو اوپاسک نظر آتے ہین اونکے بھاو یہ ہین کہ بعض تو بھاؤ داسی یعنی
दासी सखा
کنیز کا بتقدیم سکھیہ یعنی دوستی کے رکھتے ہین اور بعض کو داسی بھاؤ کی تقدیم اور دوستی کی تاخیر ہے اور بعض
پریا پریتم یعنی دونونکی کنیز اپنے آپ کو جانتے ہین دوستی سے کچھ واسطہ نہین اور بعضے اپنے آپ کو داسی سری پریا جی
کی جانکر اونکی پریتناسی پریتا پریتم کی مانتے ہین اور اس درجہ اخیر کو خاص اوپاسک ہت ہرنبس جی کے
برضامندی ۱۲
سنپردا والے ہین لیکن اسقدر اور فرق ہے کہ ہت ہرنبس جی سنپردا والے الیشٹتا کی تقدیم بھی بہ نسبت پریا جی کے
تصور کرتے ہین سب سرنگار اوپاسکان کا یہ طریقہ ہے کہ پریا پریتم کو سرنگار اور بھاؤ مین استری بھاو سے
ہر وقت و ہر لحظہ حاضر رہتے ہین کوئی وقت غیر حاضری اور پردہ کا نہین اور طرفین یعنی پریا پریتم کے راز دان
اور واقف ہیں و الہیات جہد کرتے ہین ہوشیار اور ہر وقت ہو جاتا ہے اور ان کے جہد کر کا ہے رفع کر دو اور علی ہذا القیاس
صد ہزار ہا بھاؤ سے سیوا اور تصور کرتے ہین بھاؤ پاریک اور کمال مشکل ہے کہ تصریح ضرور نہین اوپاسنا سرنگار کی
قدیم سے ہے اکثر رکھیشر اور جوگی جن روپ اپار سری رگھنندن مہاراج اور مہاراج کا دیکھکر موہت اور فریفتہ ہو
اور اوس روپ اور مادھرج کو اور پھول کی پراپتی سری مہاراج جی کا دیکھکر کسی بھاو سے اوس روپ انوپ مین
دل لگایا مادھرج کے معنی اگرچہ شیرینی کے ہین لیکن مراد حسن اور خوبصورتی سے ہے اوپاسکان مادھرج کے اپنے
آپکو استری نہین مانتے فریفتہ و عاشق بھگوت کی مادھرج او حسن کے ہوتے ہین اور نہیت جسکی تفصیل یہ ہین ایک
وہ ہین کہ صرف بھگوت مادھرج کے اوپاسک ہین پریا جی کے دھیان سے کچھ تعلق نہین رکھتے دوسرے وہ ہین کہ
جگل سروپ یعنی پریا پریتم کا تصور اور دھیان کرتے ہین اور تخصیص کسی ایک کی گروہ والے تو بھگوت کی الیشٹتا مقدم
مانتے ہین اور پریا جی کو آدیا یا اور سب بھاؤ نکی ماما اور بھگوت آسرو جنکے وہم ایسے ہین کہ پریا پریتم کو ایک
مانتے ہین جسطرح جل اور ترنگ یا سانپ اور اوسکا کنڈل او حقیقت مین ہا ایک ہین اور براے نام و گفتگو ہین
آتے ہین تیسرے ایسے ہین کہ پریا جی کی تقدیم بیان کرتے ہین اور پریتم کی تاخیر تصریح اس تیسرے درجہ کی آئندہ
لکھی جاویگی طریق سیوا پوجا سب اوپاسکان مادھرج مین علاوہ ان بھاونکے مذکورہ بالا جسکی تفصیل دیگر ہین
یعنی بعض تو ہر وقت سیوا پوجا جگل سروپ کی اپنے آپ کو طفل دو چار سالہ تصور کر کے سب خدمت اور سیوا پوجا

یعنی

کرتی ہین بعض کا یہ طریق ہے کہ خود تو سیوا بھگوت کی کرتی ہین اور وہ واسطے سیوا مہارانی جی کی اپنی والدہ یا زوجہ یا
ہمشیرہ وغیرہ یا سب عورات اپنے گھر کو کنیز مہارانی جی کی تصور کرلیتے ہین اور سب سیوا اشنان اور سنگار کرانی
مہارانی جی کی اونکی ہاتھہ سے تصور سمجھہ لیتے ہین اور بعض کا یہ طریق ہے کہ جیسے نت پارشد بھگوت کی ہین ایسے ہی
نت سکھی مہارانی جی کی بیشمار ہین اونکی ہاتھہ سے خدمت مہارانی جی کی ہوتی ہے اور بعض برہمانی و بھوانی و
اندرانی وغیرہ کو خدمت کرنیوالی کنیز سری مہارانی جی کی خیال کرکے بھگوت کی سیوا پوجا خود کرتی ہین علاوہ اسکے
سوکییا و پرکییا بھاؤ علیحدہ رہا سو رامانج سنپردا اور رام اوپاسکو نمیت تو پرکییا بھاؤ ہرگز فریب نہین ہوسکتا
سوکییا بھاؤ سے سیوا آرادھن مروج ہے البتہ سری کرشن اوپاشنا مین پرکییا بھاؤ سے آرادھن ممکن ہے سو اوسکی یہ تفصیل ہے
کہ نمبارک سنپردا مین سوکییا بھاؤ سے تو جن سیوا کرتی ہین اور بواہ کا ہونا سری کرشن اور رادھکا مہارانی کا الشہادت
پورانون کی مانتے ہین اور کشن سوامین کی سنپردا والی اگرچہ اوپاشک صرف بال چرتر سری کرشن سوامین کی ہین لیکن
رادھکا جی کو بقول نمبارک سنپردا کی سوکییا بھاؤ سے پرم پریا سری کرشن سوامین کی جانتے ہین اور مادہ سنپردا مین
پرکییا بھاؤ کا قاعدہ ہے رغبت دلی علیحدہ بات ہے اسمارتکان مین کوئی قاعدہ خاص معین نہین جیسے
جسقدر ان اور بھاؤ پر توجہ ہوگی ویسا ہی مان لیتے ہین سنگار اور مادھرج بھاؤ مین جو آرایش اور سنگار
پریا پریتم کا تصور یہ باظاہر کرنا چاہیے اور جو پریا پریتم ہمدیگر کے ملنے اور دیکھنے اور دکھلانے اور اپنے آپ
آراستہ رکھنے اور سامان عیش و نشاط بہت تکلف اور بناوٹ سے تیاری کی اور منگ رکھتے ہین اور جو وصل
ہنسی و گفتگو و ناز و نیاز ہوتی ہین اوسکا بیان ہرگز مطلق بشیا شیش اور سارد اسے کروڑ ون کلپ تک
نہین ہوسکتا اور جن بھگوت بھگتون کی اوپاشنا کمال کو پہونچ گئی ہے اور وہ سامان اور سماج دل مین
سما گئی ہین ممکن نہین کہ اوسکی بھی بیان ہوسکے دل ہی دلمین لطف اوٹھاتی ہین پس یہ ہمت مند اور فضل
تو کیا لکھہ سکتا ہے وہی عاشق و معشوق کہ جنکا دل ہجر کی حسن پر از دست رفتہ ہوا اور اوسکی منگ و شوق
وصل یک رنگی مین بھری ہوئی تر یہ لوک کی حشمت و دولت سے جہانتک سامان عیش و عشرت و آرایش و نشاط کے
از روے شاستر اور کتابون کی سنتے ہین اور جو کچھہ دیکھے ہین یا جہانتک دل پہونچے وہ سب تیار کرتے ہون بر پریتم
کی سامان سنگار و بھاو و عیش و نشاط و حسن کی روبرو ایسے ہین کہ جیسا سو کروڑ آفتاب کی روبرو ایک ذرہ
درینصورت اوپاسکان حسب رغبت و تنگ و پو طبیعت دیدہ و شنیدہ کی جسقدر اور جسطرح جگل سروپ کا تصور
اور آرادھن کرسکتے ہین اوسیقدر بہتر ہے جیسا اور جسطرح تصور کرینگے وہی مراد کو پہونچاویگا اور یہ بھی واضح رہے کہ

وشکل لیبار حاصل ہوتی ہین اور کمی وبیشی ثواب کی بلحاظ پرپ وغیرہ کی علحدہ رہی اور یہ چیز پریم پوتر ہر ایک کو سب جگہ
باسانی حاصل ہین اور واسطے وینی ہر چہار پدارتھ کی ہر لحظہ اور ہر وقت برابر اپنی کم نصیبی سی اگر اوس طرف رغبت نہو
تو امر دیگر ہی مہما گوپکاؤن کی بید اور برہما اور سیس اور سارد وغیرہ بھی نہین کہہ سکتی برہماجی نی جنکی چرن رج اپنی
سر پر دھارن کری اور اپنا بھاگ سراہا پھر اونکی مہما کا بیان کرنی والا کون ہی اگر گوپکاؤن کو بزمرۂ بھگوت بھگتون کی
شمار کیا جاوی تو اوسمین اعتراض لازم آتی ہین اول یہ کہ جنکے چرتر کیرتن کرکی بھگت جن موسوم بہ بھگت ہوتی ہین
اگر اونکو بھگت کہا جاوی تو گستاخی ہی دوم یہ کہ بید اور پوران نہین چند قسم کی بھگتی لکھی ہین اونکی سادھن سی بھگت
نام ہوتا ہی سو منجملہ اونکی ان گوپکاؤن نی کونسا سادھن کیا کہ اونکو بھگتون مین شمار کیا جاوی اور اگر بزمرۂ بھگتان نہ
لکھا جاوی تب بھی جای اعتراض ہی اول یہ کہ جیسی [illegible] بھگتی کی بھگوت کو نہین پایا دوم یہ کہ اگر وی بھگت نہین
تو اس بھگت مال مین کیون مندرج کیا درینصورت اونکی بھگوت کی پریم پیا اور بھگوت روپ جاننا چاہیی اور جو
جہان اونکی بیان ہو وہ جہان بھگوت کی تصور کرنی واجب ہی بلکہ گوپکاؤن کا درجہ زیادہ ہی بایں سبب کہ جو
زبردست ہوتا ہی کم زور کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہی سو گوپکاؤن نی بھگوت کو گولوک سی اپنی طرف کھینچ لیا علاوہ ازان
تمام جہان کہتا ہی کہ بھگوت اس جہان کا کرتا دھرتا اور مالک ہی لیکن باوجود اس گفتگو کی کسیکو اعتقاد نہین ہوتا کہ
بھگتونکا بھجن سمرن کرکی بھگوت کی روپ انوپ کا تصور کیا کرین اور گوپکاؤن کی چرتر کو وہ پرتاپ اور قدرت ہی
کہ اگر تھوڑا سا بھی کوئی سن لیتا ہی تو ممکن نہین کہ وہ روپ بھگوت کا اوسکی ذہن مین نہ آجاوی اور اعتقاد بھگوت مین نہو
ارادہ تھا کہ کچھ چرتر گوپکاؤن کی مندرج نسخہ ہذا کیی جاوین لیکن منجملہ بیشمار چرترون کی ایک قسم کی چرتر کی بھی طاقت
تحریر کی کرورون جنم تک نہ دیکھی گوپکاؤن کا بھاو بھگوت مین الوکک یعنی جو نہ دیکھنے مین آوی ہی ایسا ہوا کہ بھگوت بھگتون کو
پریم آنند کا دینی والا ہی اور دیگر اشخاص کو بھگوت مین لگا دینی والا شرح الوکک بھاؤ کی یہ ہی کہ گوپکا بھگوت کو دوجا
والا شریک پورن برہم پرماتما جانتی تھین اور اوسی کو یار غمگسار و دوست دلنواز و محبوب مرغوب سمجھکر قواعد دوستی
اور ناز و نیاز کی بجا لاتی تھین اگرچہ یہ دونون بات باہمدیگر ایسی مختلف ہین کہ جسقدر تاریکی اور روشنی کو آپس مین
مخالفت ہوتی ہی لیکن چونکہ گوپکاؤن مین موجود تھی اسواسطے اونکا بھاؤ شاسترون نی الوکک کہا سو اس بھاو کی
ثبوت مین منجملہ کرورون چرتر کی ایک دو چرتر لکھتا ہون ایک دفعہ سریجیو کشن مہاراج رات کو کسی گوپکا کی گھر پر جب
وہان سی روانگی کا ارادہ کیا تو اونکی گھونگھر واسی خوف سی کہ کوئی آواز سنکی بیدار نہو جاوی اوتارنی لگی گوپکا نی دیکھنی
ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ اگر میری بدنامی ہووی گی تو [illegible] لیکن یہ [illegible] تمکو ہونی نچاہیی کہ سری کرشن پورن برہم

اپنی چیزین کملون سے لگی ہوئی کو علحدہ کر دیتا ہی ایک دفعہ برج گوپکا واسطے فروخت ماکھن کی جمنا پار جانی تھی چونکہ شوق
دیکھنے اور گفتگو برج چند مہاراج کا ہر وقت رہتا تھا اس واسطے اوسی طرف کو روانہ ہوئی کہ جس طرف نند ناگر
مہاراج تھی اور بعد درشن ہمدیگر او تصہ وتنا نہ عہ دان وغیرہ کا ارادہ جمنا پار جانی کا کیا برج کشور مہاراج نی کہا
کہ یہ کشتی جمنا مین موجود ہی الّا اسوقت ملّاح موجود نہین اگر تمکو ضرور جانا ہی تو ہم تمکو پار اوتار دینگے سب گوپی
اوس کشتی مین سوار ہوگئین اور برج کشور مہاراج ملّاح ہوئی اتفاقاً وہ کشتی بوسیدہ و کہنہ تھی جب درمیان
دریا کی پہونچی تو پانی اوسمین آنی لگا کونگی مہاراج نی کہا کہ خبردار ہو کشتی ڈوبی انمین سی جو ہنسی اور مزاج کی
نند نندن مہاراج سی واقف تھین اونھون نی کہا کہ کچھ فکر نہین ڈوبنی دو ہم وہ بیوقوف نہین کہ تیری ڈہکی مین
آکر جو تو کہی وہ قبول کرلیوین اور بعض جو کم عمر اور ناتجربہ کار و ناواقف مزاج برج چند مہاراج سی اور نو آئی تھین
گھبرا گئین اور سو بھاو دھام کی پاس آکر کوئی تو چھاتی سی لپٹ گئی اور کسی نی ہاتھ پکڑ لیا اور کوئی چرن پکڑ کر بیٹھ گئی
اور کسی نی گردن مین ہاتھ ڈالا یہ جب منموہن مہاراج نی دیکھا کہ اکثرونسے تو کام دل حاصل ہوا لیکن بعض
ہماری دہمکی مین نہین آتین تو کشتی کو قریب غرق کی کر دیا تب سبکو یقین ہو گیا کہ اب ضرور کشتی ڈوبی گوال بال
جو کنارہ پر کھڑی تھے اونھون نی ادھر تو نند نندن مہاراج کا تالی بجا بجا کر قہقہہ اوڑایا کہ یہ چھیلا سب سے پہلے تلی لیکر کشتی پر
جا چڑھی تھے اور ادھر گوپکاؤن کو بیوقوف بنایا کہ یہ گنواری اس نانک بدن کی بھروسی پر پار جایا چاہتی تھین
برج سندریون کو مطلق کچھ فکر نہوئی اور بدستور شادان اور بشاش کہنی لگین کہ نہ غم گورس کا ہی نہ ماکھن
نہ اسباب وغیرہ کا اور بدنامی ہزار نیکنامی سی بہتر ہی لیکن غم اور افسوس عظیم اوس شہرت کا ہی کہ جس کشتی کا کشتیبان
کرشن بھگوان رک تھا وہ کشتی ڈوب گئی جب جسودھا مہارانی نی برجمہا اور شیو وغیرہ کو مایا کی پھانسی سی باندھ اور
چھوڑانیوالی کو رسّی سی باندھا تو سب گوپکا واسطے تماشا دیکھنے کی آئین اور کہنی لگین کہ ہی نند نندن خوب ہوا جو
تجکو جسودھا جی نی اوکھل سی باندھا تاکہ اب کبھی دوسری کی بند ھنی کا دکھ تجکو معلوم ہووی یعنی سبکو جو مایا کی پھانسی
مین تمنی باندھ رکھا ہی اونکی اوپر کرپا ہو جب اودھو جی بھگوت کا پیغام لیکر متھرا سی گوپکاؤن کی پاس آئی اور گیان
بیراگ کا راگ شروع کیا تو برج سندریون نی جوابات معقول دئی اتفاقاً ایک بھنور وہان آگیا گوپکا یہ بہانہ اوس بھنور کی
اودھو سی کہتی ہین کہ ای بھنور تو اوسی دغاباز بیرحم کی تعریف کرتا ہی کہ جسنی راجہ بل بیچارہ کی ساتھ دغا کر کی اوسکا
راج لیلیا پھر رام اوتار دھارن کر کی اول تو سوپنکھا کو اپنی حسن اور چہرہ پر فریفتہ کر لیا پھر اوسی کی ردپ کا
ناس کر دیا اور نہین معلوم کہ اوس دغاباز بیمروت کو انتر جامی یعنی ہر ایک کی اندرونی بین ہنسنے والا کسواسطی کہتی ہین

اگر حقیقت مین اترجاتی ہی تو ہماری اندرونی کا حال دیکھکر کیون نہین آتا اور ہماری حالت پریشان پر دیا نہین کرتا
یا تو اترجاتی نہین یا بیرحم و بیمروت ہی اس قسم کی چیز و نیسے کی دو انتہا ہین الوگ بہاؤ گوپیکا بخوبی ثابت ہوا لطف
و بہاگوت و گرگ سنگتا و بشن پوران و دیگر پوران سی ظاہر ہی کہ گوپیکا اوتار بید شرتی و مکہیشران و جناب پوریا سونکی
استریون کا نہین جسقدر گیان اور پریم و بہاؤ وغیرہ اونکی ہوا سب درست اور بجا ہی پریم گوپیکا ونکا اسقدر ہوا
کہ سب مکہیشران شاعران سابقین و حال نی انتہا پریم کی گوپیکا ؤنپر لکہی اور اس بھگت مال مین جو مدارج پریم کی
پریم نقشہا مین لکہی جاوینگی اور اونکی تمثیلات بیان ہونگی وہ گڑو بہرگروہ وان حصہ گوپیکاؤن کی پریم کا ہی
ارادہ تہا کہ کچھہ ذکر پریم گوپیکاؤنکا اس مقام مین بہی درج کیا جاوی لیکن جب کہ لا انتہا دیکہا تو خاموشی اختیار کی
سنگار رس جسکا ذکر کچھہ دیباچہ مین اور کچھہ تمہید اس سنگار نقشہا مین مندرج ہوا اوس رس کی خزانہ کی دہیا
یا اوس ملک کی بادشاہ یہ برج گوپیکا ہوئین بلکہ اوس رس کا خاتمہ برج گوپیکاؤن پر ہو چکا اب قدری قلیل
جس کسیکو وہ رس حاصل ہوتا ہی تو برج ناگریون کی کرپا ہی ملتا ہی اور جس کسیکو اوسکی لطف کی تمنا ہو وی تو گوپیکاؤن کی
چرنون کی سرن لیوی افسوس کہ نسبت برج سندریون کی حروف بصیغہ ماضی زبان قلم سی برآمد ہوئی حالانکہ برج گوپی
و برج چند مہاراج وہی چیز کہ جو شاستر و نمین مندرج ہین بدستور اب تک کرتی ہین جنکو کہ بھگوت نی انکہین بینائی
کی بخشی ہین وہی اس چیز کو دیکہتی ہین برج چند مہاراج کبھی برج کو چھوڑکر علیحدہ نہین ہوی اور بہاگوت وغیرہ
پرانون مین جو ذکر بھگوت کی جانیکا متہرا اور دوارکا کی ہوا وہ چیز بھگوت کی واسطی انجام بعض امور ضروریہ کی ہین
ایک روپ انکی تو سب چیز متہرا وغیرہ مین کیی اور دوسرا روپ پورن برہم سچ آنند لچہمن نند نندن مہاراج کا برج
مین رہا اب تک وہی چیز ہوتی ہین ثبوت اسکا اور پاسک جن بید شرتی اور پرانون سی بخوبی کرتی ہین اسی جگہ گنجایش
تحریر اوس طوالت کی نہین لیکن ایک حال مختصر لکہا جاتا ہی جب اودہو جی نی حال بیتابی اور بیقراری گوپیکاؤن کا
دیکہا تو خود بباعث رحم کی بیقرار و بیتاب ہوگئی اور بھگوت کی طرف اطلاق بیرحمی اور بیوفائی کا کرنی لگی یہ خیال
دلمین رہا ہی تہا کہ ایک چیز دیکہا یعنی نند نندن مہاراج کسی برج گوپیکا سی ہنستی ہین اور کسی کا ماکہن چوراکر
کہاتی ہین اور نندجی کی گہر گو چہرون کی خبرگیری کرتی ہین اور جنگل سی گئو لاتی ہین اور گوپیکا واسطی دیکہنی
بھگوت کی اپنی دروازون پر کہڑی ہین غرض اس قسم کی سیکڑون چیز جو بھگوت ہمیشہ کیا کرتی تہی دیکہہ اور حیرت
ہوکر حواس باختہ ہوگئی تب برج گوپیکاؤن نی سمجہایا کہ اودہو تو گیان کو سکہاتا ہی اور کیا جوگ وغیرہ کو بیان کرتا ہی
ہمکو پیش ہر وقت یہان موجود رہتی ہین اور کبھی برج سی علیحدہ نہین ہوتی کہتہا گوپیکاؤن کی واقف پیرہتی اور

بھگتی کلجگ مین بلاخوف خطر کسی طرح کی میران بائی جی کو ہوئی دنیا کی شرم اور کل کا سلسلہ ترک کر کی صرف گردھر لالجی
سی پریم لگایا اور جنکا نرمل جس سب بھگوت بھگتون نی گایا راجہ میرتھہ کی گھر جنم ہوا اور خرد سالی سی گردھر لال جی کے
روپ انوپ مین عشق ہو گیا ابتدا اوس عشق کی بعض بھگوت بھگت یہ کہتی ہین کہ کسی عمدہ کی گھر برات آئی تھی واسطے
دیکھنے دھوم دھام برات کی محل کی عورات بالاخانہ پر چڑھین اوسوقت والدہ میران بائی جی کی واسطے درشن
گردھر لال جی کی کہ محل مین براجمان تھی گئی تھی میران بائی جی بھی کہ تین چار برس کی تھین کھیلتی ہوئی اپنی
والدہ کی پاس چلی گئین اور اپنی والدہ سی پوچھا کہ ہمارا دولہہ کون ہی والدہ نی ہنسکر گود مین اوٹھا لیا اور گردھر لالجی
کی طرف اشارہ کر کی کہا کہ تیرا دولہہ یہ ہی میران بائی جی نی والدہ کی شرم سی اپنی دولہہ سی گھونگھٹ کر لیا اور اوسی
وقت سی ایسا عشق گردھر لالجی مین ہوا کہ ایک دم بلا درشن یا تصور اپنی سوامین کی نہین گذرتا تھا شارح بھگت مال
لکھتا ہی کہ بعد ہو جانی رشتہ عشق و محبت میران بائی اور گردھر لال جی کی والدین نی نسبت اوسکی ساتھ بسیر رانا
والی چتور کی کر دی اور برات عظیم و شان کی ساتھ آئی جب بسیر رانا کی ساتھ بھانوری یعنی پھیری ہونی لگی تو میران بائی جی
चितौर
اپنی پھیری گردھر لال جی سی کرتی تھین مطلق خیال بسیر رانا کا نہ تھا جب وقت رخصت کا آیا اور والدین نی سامان
جہیز کو کہ جو کچھ لائق تھا کیا تو میران بائی جی مفارقت گردھر لال جی اپنی سوامین کی گوارا نہ کر سکین اور مضطرب و
بیقرار ہو کر شدت گریہ و زاری سی بیحواس ہو گئین والدین نی کمال محبت و پیار سی کہا کہ سب کچھ موجود ہی جو تم کو
خوش معلوم ہو وہ بلا استفسار لیجاؤ میران بائی جی نی اوس حالت بیقراری مین کہا کہ جو میری زندگی و رضامندی
مطلوب ہی تو گردھر لال جی کو عنایت کرو کہ جان و دل سی سیوا کرونگی چونکہ والدین کو میران بائی جی از بس عزیز تھین
اور وقت مفارقت دختر عزیزہ کا تھا علاوہ اسکی اونکو بھگوت بھگت اور پریمی پہلے سی سمجھہ رکھا تھا اسواسطے
گردھر لال جی کو میران بائی جی کی حوالہ کیا میران بائی جی بھگوت کو اپنی ڈولی مین براجمان کر کی بھگوت چھب
کو دیکھتی ہوئین اور اپنی مالک کی ملنی سی شادان و فرحان رانا کی گھر پہونچین ساس نی بعد ادای رسوم آمد کی
درگا کی پوجن اول اپنی بسیر سی کرائی اور پھر میران بائی جی سی کہا میران بائی جی نی جواب دیا کہ یہ جسم گردھر لالجی
کی نذر کر چکی اونسی سوا اب کسی کی سامنی سر کیا جھکا سکتا ہی ساس نی کہا کہ درگا کی پوجن سی سہاگ کی ترقی
ہوتی ہی میران بائی جی نی جواب دیا کہ استبداد ضرور نہین جو کچھ اول مین نی کہا ہی اوس سی سوا اور کچھ نہوگا
یہ جواب سنکر ساس میران بائی جی کی ناراض ہوئی اور جل بل کر اپنی شوہر کی پاس گئی اور کہا کہ یہ بہو کسی کام کی نہین
جبکہ اول روز مجکو جواب دیکر شرمندہ کر دیا نہ معلوم کہ آیندہ کیا کریگی رانا سنکر پر غضب ہوا اور مستعد قتل میران بائی جی کا ہو گیا

لیکن اپنی عورت کی کہنی سے باز رہا اور علیحدہ حویلی مین مقیم کردیا واضح ہو کہ رکمنی اور گوپیکاؤن نی جو درگا پوجن کیا تھا
تو سری کرشن مہاراج تب تک حاصل نہین ہوئی تھی میران بائی جی کو کہ اول ہی سری کرشن مہاراج شوہر مل گئی اسواسطے
درگا پوجن ضرور نہوا اور نہ رکمنی و گوپیکاؤن کی نظیر سے اعتراض لازم آیا میران بائی جی جب علیحدہ مکان مین رہنی لگین
تو کمال خوش ہوئین اور گردھر لال جی کو براجمان کر کے سنگار اور آرایش بھگوت اور ست سنگ مین شب و روز دل لگایا
رانا کی دختر کہ اودا بائی اوسکا نام تھا واسطے فہمایش میران بائی جی کی آئی اور کہنی لگی کہ بھابھی تو بڑی گھر کی بیٹی ہی
کچھ عقل سیکھ اور فقیرون کا سنگ چھوڑ دی کہ دونون کل کو کلنک لگتا ہی میران بائی جی نی جواب دیا کہ ست سنگ سے
کروڑون جنم کی کلنک جاتی ہین جسکو ست سنگ عزیز نہین وہ ہی کلنکی ہی اور میری زندگی ست سنگ سے ہی جسکو
چکھ ہووی اوسکو فہمایش تمہاری واجب ہی اودا بائی واپس آئی اور اپنی والدین سے سب حال کہا کہ میران بائی ایسی
مستقل بھگوت بھگتی مین ہی کہ کسی کا کہنا نہین مانتی رانا بہت آشفتہ ہوا اور زہر قاتل کا کٹورہ بنام چرن امرت پاس
میران بائی جی کی بھیجا میران بائی جی نی بھگوت چرن امرت کو سر پر چڑھایا اور بخوشی تمام نوش کیا رانا منتظر تھا کہ
اب خبر فوت میران بائی جی کی پہونچی لیکن میران بائی جی کے چہرہ پر رونق وقت بوقت زیادہ ہوتی تھی بھگوت
سنگار اور سوبھا مین جھلکی ہوئی ترکیبات جدیدہ سے آرایش کرتی تھین اور بھگوت چرنون کا کیرتن کر کے رس اور پریم
امرت مین بھرتی تھین اوسوقت میران بائی جی نی ایک بشن پد بھگوت کے روبرو کیرتن کیا مصرع اولی یہ ہی رانا جی
زہر دیو ہم جانی ۔ جب زہر کا اثر میران بائی جی کو کچھ نہوا تب رانا نی چوبدار تعینات کیے کہ جسوقت میران بائی جی کسی دوسرے
سے گفتگو کرتی ہون اوسکی اطلاع پہونچا دین کہ قتل کر دیا جاوی چونکہ میران بائی گردھر لال جی کے ساتھ ہنسی و
قہقہہ و کھیل و گفتگو عاشقانہ و معشوقانہ کیا کرتی تھین ایک روز چوبدارون نی خبر پہونچائی کہ اسوقت میران بائی جی
کسی کے ساتھ گفتگو ہنسی اور مزاح کی کرتی ہین رانا شمشیر بکف آیا اور پکارا کہ کیواڑ کھول میران بائی جی نی کیواڑ کھول دیے
جب اندر گیا تو کچھ نہ دیکھا بولا کہ جسکے ساتھ گفتگو خوش مزاجی کی ہو رہی تھی وہ کہان ہی میران بائی جی نی فرمایا کہ تمھارے
روبرو موجود ہے آنکھ کھول کر دیکھو کہ اوسکو تمسے کچھ شرم اور پردہ نہین ہی واضح ہو کہ اوسوقت میران بائی
اور بھگوت باہم پچیسی کھیلتے تھے اور جب رانا پہونچا تو بھگوت نے ہاتھ واسطے ڈالنے پانسہ کے دراز کیا تھا رانا نے
جو ہاتھ بھگوت کا مع پانسہ دراز دیکھا تو شرمندہ ہوا اور واپس آیا حالانکہ یہ پرتاپ رانا نی خود دیکھا لیکن
کچھ اثر اوسکے دل کو نہوا فی الحقیقت جبتک بھگوت بھگتون کی کرپا نہین ہوتی تب تک بھگوت ہرگز کرپا نہین کرتے
رانا ہنوز میران بائی جی کے درپی قتل تھا بس بھگوت کرپا کسواسطے ہو ایک شخص فاسق و فاجر سادھو روپ

بنا کر میران بائی جی کی خدمت مین آیا اور بیان کیا کہ گردھر لال جی کی یہ اجازت ہی کہ میران بائی جی کو پیکھہ کر
انگ سنگ کا سکھہ دو اسواسطے آیا ہون میران بائی جی نی فرمایا کہ گردھر لال جی کا حکم میرے سر پر ہی اول آپ
بھوجن پرشاد کرین میران بائی جی نے صحن اوس مکان مین کہ جہان بھگوت بھگتون کا سماج موجود تھا پلنگ
بچھوایا اور آراستہ کرکے اوس فریبی ساد ھو کو بلایا اور فرمایا کہ پلنگ پر تشریف رکھیے شرم یا خوف کسی بات کا نہ کرو
کہ اجازت گردھر لال جی کی بہر حال واجب ہی وہ شخص سنتے ہی زرد ہو گیا اور تاریکی دل کی مبدل بہ روشنی ہوئی
میران بائی جی کی قدمون مین پڑا اور دست بستہ منتی کر یا اور بھگوت سر نا گتی کا ہوا چنانچہ میران بائی جی نے رحم کر کے بھگوت
سنکھہ کر دیا اکبر بادشاہ حال خوبصورتی میران بائی جی کا سنکر ہمراہی تان سین واسطے درشنون کے گیا اور بعد درشن
میران بائی جی اور گردھر لال جی کے حال بھگتی کا دیکھکر اپنی خوش نصیبی سے کمال خوش ہوا جب تان سین ایک
بشن پد بھگوت بھیٹ کر چکا تب واپس آیا میران بائی جی واسطے درشن برنداین کے تشریف لائین اور جیو گسائین
جی کے درشنون کو گئین گسائین جی ممدوح نے کہلا بھیجا کہ استری کو درشن نہین کرتے میران بائی جی نے فرمایا کہ ہم تو
برنداین مین سب کو سکھی روپ جانتے تھے اور مرد صرف گردھر لال جی کو آج معلوم ہوا کہ اس برج کے اور اوس
برج راج کے اور بھی حصہ دار ہین گسائین جی یہ سنکر پا برہنہ آئے اور میران بائی جی کے درشن کر کے بھگوت پریم مین
پورن ہو گئے بعد ازان میران بائی جی نے ہر ایک بن اور کنج وغیرہ کے درشن کیے اور روپ مادھری بھگوت کو
دلمین براجمان کر کے اپنے دیس مین واپس آئین دیکھا کہ رانا کی عقل بدستور ناقص ہے اوس کے دیس کو چھوڑ کر
دوارکا جی مین چلی گئین اور گردھر لال جی کی سو بھا مین جھکی ہوئی بھگوت سنگار کے رس مین مگن ہو گئین
جب بھگوت بھگتون کا آنا رانا کے شہر مین موقوف ہو گیا اور طرح طرح کے فسادات ہونے لگے تب رانا نے میران بائی جی
کی بھگتی کا پرتاپ جانا اور بہت سے براہمن واسطے واپس لانے میران بائی جی کے بھیجے اور اونکو تاکید کی کہ میران بائی جی
کی منت خوشامد کر کے واپس لاؤ اور میری جانب سے عرض کرو کہ بلا تشریف آوری آپکی میری زندگی ممکن نہین
براہمن دوارکا مین آئے اور ملتمسہ رانا کو گوش گذار میران بائی جی کے کیا برہمنان نے جب دیکھا کہ میران بائی جی کو
واپسی مین تامل ہے تو سب نے اتفاق کر کے اونکے دروازہ پر دھرنا دیا کہ جب تم چلوگی تب خورد نوش کرینگے میران بائی جی
نے برہمنان کو کہا کہ میرا قیام اس دوارکا مین سری رنچھور جی مہاراج کی کرپا سے ہوا ہے اونسے رخصت ہو آؤن
سو وہان جا کر اور گردھر لال جی کے پریم مین مگن ہو کر ایک بشن پد بھگوت بھیٹ کیا مصرع اخیر مقطع کا
یہ ہے ۵ میران کے پربھو گردھر ناگر مل بچھڑن نہین کیجیے ۔ بھگوت پورن برھم سپ آنند گھن پریم پسیت

میران بائی جی کی دیکھکر علیحدہ نہ کر سکے اور اونکو اپنے جسم مین ملا لیا بعدہ برہمن تلاش کنان وہان گئے تو میران بائی جی کو کہین نہین دیکھا لیکن ساڑی[1] جو میران بائی پہنے ہوئی تھین وہ بجاے پیتانبر کے بھگوت کے جسم پر دیکھی بھگوت بھگتی کے معتقد ہوکر واپس آئے اور اکبر بادشاہ نے چتوڑ کو بعد چلے جانے میران بائی جی کے فتح اور تاخت وتاراج کیا ٭ **کتھا**[بیسی] کرمیتی جی کرمیتی جی دختر پرسرام ساکن کنڈیلہ پروہت راجہ سیکھاوت ایسی پرم بھگت ہوئین کہ زمانہ کلجگ جو ہزارون کلنک اور عذابہاے انواع سے بھرا ہوا ہے کرمیتی جی کو نزدیک نہ آیا فانی اور ناپایدار شوہر کو ترک کرکے نت نرنکار شوہر یعنی سری کرشن مہاراج سے محبت کری اور دنیا کی سب پھانسی مثل خس کے توڑکر برنداابن مین پاس کیا نرمل کل والا جو پرسرام برہمن ہے او سپر صد آفرین ہے کہ جسکے گھر ایسی دختر نیک اختر پیدا ہوئی جسکی بزرگی اور بھگتی سب بھگتون کے زبان زد او بھگوت مین محبت پیدا کرنیوالی ہے سری کرشن مہاراج کی چھب ابھرام پر کروڑون کامدیو تصدق ہوتی ہین ایسی طبیعت لگائی کہ اوسی چھب کی تصور اور دھیان مین مگن رہتی اور دھیان کی شکمہ سے ایسی لذت اور فرحت اوٹھاتی کہ جسم مین نہ سماتی بلکہ سب کام دنیا کے بیحقیقت معلوم ہو ئے شوہر کرمیتی جی کا واسطے گونہ کی کہ جسکو بعض ملک مین مکلاوہ کہتے ہین آیا والدین نے زیور اور پارچہ وغیرہ اسباب گونہ کا خوب تیار کیا کرمیتی جی کو فکر ہوئی کہ یہ جسم واسطے بھگوت بھجن کے ہے نہ براے لذات وشہوات جسمانی اسواسطے ارادہ دنیہ تیاگ کا کیا پھر خیال مین آیا کہ بھگوت کی پریت او بھجن سب مقدمات پر مقدم تر ہے اور ظاہری محبت ورشتہ وغیرہ سب ہیچکارہ اور فضول چونکہ بھگوت بھجن بلا جسم نہین ہو سکتا اسواسطے دنیہ کا تیاگ کرنا ضرور نہین بارجان بھجن کا ترک واجب ہے یہ ارادہ بالجزم کرکے جس رات کی صبح گونہ تھا اوسکی نصف گذری پیر بھگوت کی چھب مین چھکی ہوئی اور اوسی تصور کی ہمراہی اور رہبری مین تن تنہا بلا خوف کسی طرح اپنے گھر سے نکلکر روانہ ہوئی صبح ہی ہر سمت کو آدمی تلاش کنان دوڑے اونکو آتا دیکھکر ایک شتر مردہ کی کرنگ مین پوشیدہ ہوگئی اور چونکہ بدبوے گناہ ہاے کلجگ کی بمقابلہ بدبوے شتر مردہ کے ہزارون حصہ کبھی عفونت نہین رکھتی اسیواسطے وہ بدبو معلوم نہوئی ونیز خوشبوے عطریات بھگوت نرنگار کی جو دماغ دل وجان مین سمائی ہوئی تھی اوسکے سبب سے کبھی کچھ اثر بدبو کا نتھا تین روز تک اوس کرنگ مین چھپی رہی بعد اوسکے اوس سے نکلکر ایک سنت کنگا اشنان کو جاتا تھا اوسکے ساتھ گنگا جی پر آئی اور بعد اشنان کے زیور وغیرہ دان کرکے متھرا جی مین گئی وہان اشنان اور جاترا کری اور وہان سے برنداابن مین برمھ کنڈ پر قیام کرکے بھگوت کی تصور اور دھیان مین رہنے لگی پرسرام والد کرمیتی جی

سلہ [illegible] ۱۲

تلاش کنان متھراجی مین پہونچا اور ایک متھرا باسی چوبے سے خبر پاکر برندابن مین گیا اون روزون مین اسقدر
آبادی اور گنج و باغات وغیرہ برندابن مین نہ تھے بن سرسبز و گنجان اکثر تھا ایک درخت برگد پر چڑھکر دیکھا
کہ کرمیتی جی بھگوت دھیان مین براجمان ہین درخت سے اوترکر اونکے پاس آیا اور نہایت محبت سے گریہ وزاری کرکر
چرنون مین لپٹ گیا اور کہنے لگا کہ تمھارے چلے آنے سے میری ناک کٹ گئی کہ برادری اشتباہ نامعقول کرتی ہے
اور تمام ملک طعنہ دیتا ہے اب گھر کو چلو اور اپنی سسرال مین جاکر بھگوت بھگتی اور سیوا پوجا کیا کرو یہ جنگل ہے
کوئی شیر وغیرہ درندہ تمکو کھا جاویگا اور مجکو دکھ ہوگا اپنے والدین کو کہ مثل مردہ کے ہوگئے ہین زندگی بخشو
کرمیتی جی نے جواب دیا کہ فی الحقیقت جس جسم مین بھگوت بھگتی نہین وہ جسم مثل مردہ کے ہے اگر زندگی مطلوب ہے
تو بھگوت بھگتی کرنی چاہیے اور جو یہ بیان کرتے ہو کہ ناک کٹ گئی سو ناک اول ہی تمھارے چہرہ پر نہ تھی کیا معنی
کہ اصل ناک بھگوت بھجن اور بھگتی ہے بلا اوسکے ہزاردن نکٹو نکا نکٹا ہے غور کرو کہ پچاس برس تمھارے دنیا کے
بھوگ بلاس مین گذرے اور کبھی طبیعت سیر نہوئی اب بھی خواب غفلت سے بیدار ہو کہ سب بھوگ و بلاس
ناپایدار اور بیحقیقت ہین اور بھگوت کا بھجن اور بھگتی سار ہے سب جھگڑہ چھوڑکر اوسطرف دل لگاؤ پرسرام کا
اس فہمایش مختصر سے اگیان اسطرح دور ہوگیا کہ جسطرح سورج کے نکلنے سے اندھیرا جاتا رہتا ہے تب کرمیتی جی
نے ایک بھگوت سروپ واسطے سیوا کے دیا اور رخصت کیا پرسرام گھر آیا اور بھگوت مورتی کو براجمان کرکے
ایسا دل لگایا کہ سوائے بھجن اور سیوا کے مطلق کسی طرف توجہ نہ رہی لوگون کے پاس آنا جانا ترک کردیا اور گفتگو بھی
ہر ایک سے چھوڑ دی ایک روز راجہ نے لوگون سے پوچھا کہ پرسرام بہت عرصہ سے ہمارے پاس نہین آتا اوسکا
کیا حال ہے کسی شخص نے مفصل حال بھگتی اور بھجن کا بیان کیا راجہ نے آدمی واسطے خبر اور طلب کے بھیجا پرسرام نے
کہا کہ اب راجہ سے کچھ کام نہین آدمی کو جسم پاکر جو کام کرنا چاہیے اوسمین مصروف ہون راجہ اوس بیراگ اور بھگتی پرسرام
کے خیال کرکے خود واسطے درشنون کے آیا اور محبت صادق اونکی دیکھکر اور کرمیتی جی کی بھگتی اور بیراگ کا حال سنکر
پریم سے بیطاقت ہوگیا تمنا ہوئی کہ کرمیتی جی کا درشن کرنا چاہیے اگر میری قسمت زبردست ہو تو کیا بعید ہے
کہ تشریف لاوین اور ملک کو کرتارتھ کرین اس توقع سے برندابن کو گیا اور کرمیتی جی کا درشن کیے دیکھا کہ بلا تزلزل
اور مضبوط عشق نندنندن مہاراج مین کرمیتی جی کی حالت اوس درجہ کو پہونچ گئی ہے کہ نوبت عرض معروض کی
نہین رہی اوس حالت مین زیادہ گفتگو واسطے قدم رنجہ فرمانے اپنے ملک کے نہ کرسکا اور باوجود ممانعت کے
ایک کٹی یعنی کنج واسطے قیام کرمیتی جی کے تیار کراکر بعد ڈنڈوت اور قدمبوسی واپس آیا اور بھگت بھجن مین

مشغول ہوا ابتک کٹی کرتنی جی کی برجھ گھاٹ پر موجود ہے + **نرسی جی کتھا** نرسی جی مہاراج بلقب بلہتا کا
گجرات دیس اور ایسے کل مین کہ سمارت دھرم سے سوائے جہان بھگوت بھگتی کا مطلق نشان نہ تھا اور اگر کسیکو
تلک چھاپ دھارن کرے ہوئے دیکھتے تھے تو اوسکی ہجو کرتے تھے جنم ہوا اور ایسے پرم بھاگوت ہوئے کہ اوس
ملک کو پاپ اور گناہون کو دور کرکے بھگوت بھگت کردیا سرنگار اور مادھرج کی اوپاسنا مین ایسے ہوئے
کہ گوپکا ونکے برابر کہنا چاہیے جونا گڈھ کے رہنے والے تھے والدین جب مرگئے تو بھائی بھاوج کے پاس
رہنے لگے ایک روز باہر سے کھیلتے ہوئے گھر مین آئے اور بھاوج سے پانی مانگا اوسنے بسبب عادت ناقصہ
کے پرغضب ہوکر جواب دیا کہ ایسا ہی کمائی کرکے لایا ہے جو پانی پلاؤن نرسی جی کو بسبب غیرت کے زندگی ناگوار ہوئی
اور شیوجی کی خدمت مین گئے سات روز تک بے خورد و نوش شیوالہ مین پڑے رہے شیوجی مہاراج نے خیال فرمایا کہ
یہ ایک نالائق بھی اپنے دروازے پر پڑے ہوئے کی خبر لیتا ہے اور مین تو جگت کا ایشور ہون شاکھیات ہوکر درشن دیے
اور فرمایا کہ جو خواہش ہو طلب کرو نرسی جی نے عرض کیا کہ مجکو مانگنا نہین آتا جو کچھہ آپ کو عزیز ہو وہی عنایت کرو
شیوجی کو فکر ہوئی کہ مجکو وہ عزیز ہے کہ جسکو بیدبھی نیت نیت کہتے ہین اور جسکا حال پاربتی پرم پریا کو بھی
بھی نہین بتلایا اس شخص کو یکایک کسطرح بتلا دون پھر جو اپنے قول اور اس بات پر نگاہ ہوئی کہ اس شخص کے
ذریعہ سے ایک ملک کتارتھہ ہو جایگا اسواسطے اپنا اور نرسی جی کا سکھی روپ بنا کر برندابن مین آئے دیکھا کہ زمین
بالکل طلائی اور جواہرات سے جڑت ہے اوسکے بیچ مین راس منڈل اور راس منڈل مین بیشمار گوپکا اور گوپکاؤنکے
بیچ مین سنگھاسن اور سنگھاسن پر پریا پریتم براجمان ہین روپ کی چاندنی سے کڑورون چندرمان کی چاندنی پھیکی
معلوم ہوتی ہے راس بلاس ہو رہا ہے تال دیکر کبھی پریتم پریاجی کو اور کبھی پریاجی پریتم کو سانگیت کی ترکیب
سکھاتی ہین اور کبھی گلبا ہین ہوکر نرت اور کبھی بھدرکا ہاتھہ پکڑ کر گان کرتی ہین کبھی دیگر گوپکاؤن کی راگ اور
ناچ پر توجہ ہے اور کبھی ہنسی اور قہقہہ ہوتا ہے پکھاوج وینا وغیرہ سب قسم کی تال بجتی ہین چھتون راگ مع راگنی وغیرہ
سکھی روپ بنائی ہوئے حاضر ہین نرسی جی نے جب یہ سماج دیکھا تو کتارتھہ ہوگئے دکھہ سکھہ راحت رنج سے اوسیوقت
علیحدہ ہوئے اور حسب فرمودہ شیوجی کے اوس سماج مین مشعل دکھلانے لگے برج کشور مہاراج نے پریاجی سے فرمایا کہ آج
یہ سکھی کوئی نئی آئی ہے پریاجی نے جواب دیا کہ شیوجی کے ساتھہ ہے تب نٹ ناگر مہاراج نے مسکان اور کرپا کی نظر
سے نرسی جی کی طرف دیکھا اور پھر پریاجی نے بھی سفارش فرمائی ارشاد ہوا کہ اب تم جاؤ اور جو دیکھا ہے اسی کا دھیان
اور تصور کرنے سے جہان بلاؤگے وہان فوراً آؤنگا نرسی جی حسب الارشاد بھگوت کے پریم آنند مین مگن اپنے مسکن کو آئی

اور علاحدہ مکان بناکر اوسی ہملج کو دھیان مین رہنی لگے ایک براہمن کی بیٹی سی شادی ہوگئی اوس سی ایک پسر اور دو
دختر پیدا ہوئی جگت مین بھگوت بھگتی کو مشہور کیا جو سادھو آتی اونکی سیوا بخوبی کیا کرتے اور شب و روز سوای بھگوت
بھجن اور کیرتن کی اور کچھ کام نہ تھا یہ حال دیکھکر برہمنان ہمقوم رنجیدہ ہوئے اور دشمنی کرنی لگے لیکن چونکہ
نرسی جی بھگوت روپ کی سمدر مین غرق تھی اور ہمیشہ بھگوت واسطے اونکی رچھا اور سہای کو موجود رہتی تھی اسواسطے
وی لوگ کچھ لوگ نہ کر سکے ایک دفعہ سادھو وارد ہوئی اور لوگون سی پوچھا کہ ہمکو دوارکی ہنڈی کرانی منظور ہے
کوئی ساہوکار یہان ہی لوگون نی براہ تمسخر نرسی جی کا نشان دیا اور سمجھا دیا کہ اگر وہ انکار کری تو تم قدم پکڑ لینا
اور بہت منت و خوشامد کرنا سادھو آئی اور سات سو روپیہ نرسی کی روبرو رکھکر قدم پکڑ لیے نرسی جی نی جو انکار کیا
تو منت خوشامد کرنی لگے نرسی جی نی جانا کہ کیسکے بہکانی سے آئی ہین یا بھگوت نی دشمنان کی دل کو ترغیب دیکر واسطی بھیجنے
خرچ کی یہ سبیل نکالی ہی فی الفور ہنڈوی لکھدی اور سمجھا دیا کہ جسکے نام ہنڈوی ہی اوسکا نام سانول ساہ ہی اوسکی
ہاتھہ مین دینا سادھو مذکور دوارکا مین آئی اور تلاش ساہ موصوف کی کری کہین نشان نہ ملا ناچار مضطر و بیقرار
بھوکھی پیاسی شہر سی باہر آئی کہ بعد فراغ بھوجن پرشاد کی پھر تلاش کرینگے سانول ساہ مہاراج نی خیال فرمایا کہ اگرچہ
میرا ملنا بلا تلاش کامل کی ممکن نہین لیکن اگر زیادہ تکلیف تلاش کی دیتا ہون تو میری گماشتہ گری اور نرسی جی
کی ساہوکاری مین فرق آتا ہی اسواسطے بڑی پگڑی لمبی دھوتی نیچا جامہ پہنکر باندھ قلم کان مین رکھہ
اور ایک بہی یعنی پوتھی بغل مین دبا ساہوکار کا روپ بنا اور تھیلی روپیہ کی شانہ پر رکھہ جہان سادھو مقیم تھے
تشریف لائی اور پوچھا کہ نرسی جی کی ہنڈوی کون لایا ہی سادھان کو جان تازہ آگئی اور سب یکبارگی بولے کہ
مہاراج ہم لائی ہین آپکی تلاش کرتی کرتی ہار گئی آپ نی بڑی کرپا کری کہ تشریف لائے ساہ موصوف نی فرمایا کہ کسواسطے
شرماتی ہو ہمکو تمھاری تلاش کرتی چند روز گذر گئے اور شہر مین جو میرا نشان نہ ملا تو وجہ یہ ہی کہ جو بھگوت کا غلام
غلام ہی وہ مجکو جانتا ہی سادھان نی ہنڈوی حوالہ کری اور ساہ ممدوح نے روپیہ نقد دیکر جواب بنام نرسی کے
لکھدیا کہ چٹھی آئی روپیہ روک دیدی مجکو اپنا گماشتہ جانکر کام کاج لکھتے رہنا سادھان مذکور بعد جاترا کے
نرسی جی کی پاس آئی اور وہ چٹھی حوالہ کری نرسی جی نے پوچھا کہ سانول ساہ کو دیکھہ آئے جواب دیا کہ ہان مہاراج
دیکھہ آئی نرسی جی نہایت پریم سے ملے اور سادھان کو جو یہ حال معلوم ہوا تو وی بھی بھگوت پریم مین لگ گئے
نرسی جی نے اوس کل روپیہ کو سادھو سیوا مین خرچ کیا کسواسطے کہ ساہ کا روپیہ دینا ضرور ہے اور اوسکے
پاس کوئی قاصد پہونچ نہین سکتا بجز سادھو سیوا کے اور کوئی سبیل نہین دختر کلان نرسی جی سی لڑکا پیدا ہوا

اور نرسی جی کی گھر سی سامان چھوچھاک نہ پہونچا ساس وغیرہ ہر روز طعنہ و دشنام دیا کرتین دختر موصوفہ نے نرسی جی
کو کہلا بھیجا کہ اس ساس نے مجھکو عذاب مین ڈالرکھا ہی اگر تمسے کچھہ دیا جاوی تو لے آؤ نرسی جی ایک کہنہ گاڑی پر کہ جسکے
بیل اڑیل لاغر اور ضعیف تھی سوار ہوکر اوس شہر کے کنارے پر پہونچی دختر نے جو حال ظاہر مفلسی اور مفلوکی دیکھا
تو نرسی جی سے کہا کہ اگر تمھارے پاس کچھہ نہ تھا تو کسواسطے آئی نرسی جی نے فرمایا کہ فکر ضرور نہین اپنی ساس کی پاس
جاکر جو کچھہ سامان چھوچھاک کا مطلوب ہو ایک کاغذ پر لکھا لاؤ ساس نے غصہ ہوکر تمام شہر کی واسطے سامان
پوشاک اور زیور کا لکھہ دیا جب دختر نرسی جی فرد لیکر آئی تو نرسی جی نے واپس بھیجا کہ اگر کسی کی واسطے کچھہ
اور لکھنا باقی رہگیا ہو تو وہ بھی مندرج فرد مذکور کرے کہ وہ ساس نے غضب مین آکر لکھا دیا کہ دو پتھر بھی
بھیجی بیاہ بعد اوسکی برای قیام ایک دہلیز کہنہ و شکستہ بتلادی اور واسطے غسل کی جو پانی بھیجا تو ایسا گرم تھا
کہ ہاتھہ نہ لگایا جاوی بھگوت خواہش سی مینھہ برسا اور پانی سرد ہوگیا نرسی جی نے بفراغت تمام غسل کیا اور
ایک کوٹھری کو کہ اوس دہلیز مین تھی درست کرکے اور اوسکے دروازہ پر پردہ ڈالکر بھگوت کیرتن شروع کیا
خود بدولت مع رکمنی جی سب اسباب مندرجہ فرد لیکر اوس کوٹھری مین تشریف لائی اور رکمنی جی کو ساتھہ
لانیکی یہ وجہ ہی کہ اشیای مردانہ کا تو ذمہ کش مین ہون اگر اشیای زنانہ مین کچھہ فرق آویگا تو وہ قصور رکمنی جی
کا تصور ہوگا ایک اعتراض پیدا ہوا کہ نرسی جی سرنگار کی اوپاسک تھے واجب تھا کہ اونکے اشٹ دیو یعنی
نند نندن اور رادھکا مہارانی تشریف لاتی رکمنی جی دوارکا ناتھہ مہاراج کسواسطے آئی جواب یہ ہی کہ نرسی جی
نے تکلیف بیاہ بیتیم کی اور خلل انداز ہونا بہار اور شکھہ سماج مین نہ سمجھا اسواسطے دوارکا ناتھہ اور رکمنی جی کو
یاد کیا علاوہ ازان بھگوت نے سمجھا کہ یہ معاملہ سرنگار کی تعلق نہین بلکہ تعلق امور عیالداری کی ہی اسواسطے اوس
روپ سی چلنا چاہی کہ سب کام بیاہ شادی چھوچھاک بھات وغیرہ کے جسنے کیی ہون سو دوارکا ناتھہ اور رکمنی جی
کے روپ سی ظاہر ہوی بعد ازان ہر ایک باشندہ شہر کو تقسیم شروع ہوئی اور ایسا اسباب دیا کہ کسی نے آنکھہ سے
بھی نہین دیکھا تھا سب سی پیچھے دو پتھر چاندی اور سونے کے دی تمام شہر اور نواح مین جس نرسی جی کا ایسا ہوا
کہ ابتک سارا قصہ سماج مین گایا جاتا ہی بعد اوسکے نرسی جی اپنے گھر کو چلے ایک عورت اوس فرد مین لکھنے سے
رہگئی تھی اوسکو نرسی جی کی دختر اپنی پوشاک دینے لگی اوسنے استبداد کیا کہ جسکے ہاتھہ سے سب نے لیا ہے
اوسی کی ہاتھہ سے لونگی نرسی جی نے اپنی دختر کے لحاظ سے دوبارہ بھگوت کو بلایا اور اوسکو بھی سب
اسباب دیا دختر نرسی جی کی اس داد و دہش سے اسقدر خوش ہوئی کہ جسم مین نہ سمائی اور اپنے

والد کی بھگتی اور پرتاپ کو دیکھکر شوہر وغیرہ کو چھوڑ دیا نرسی جی کی ساتھ چلی آئی اور بھگوت بھجن مین معروف ہوئی
دوسری دختر نے اپنی شادی نہ کرائی اور وہ بھی بھگوت بھگت ہو گئی جونا گڈھ شہر مسکن نرسی جی مین دو گائن
گاتی پھرتی تھین ایک خرچہ اونکو حاصل نہ ہوا کسی نے نرسی جی کا نام بتا دیا کہ اونکے گھر سے تمکو خوب کچھ ملیگا وہ
آکر ناچنے گانے لگین نرسی جی نے سمجھا دیا کہ ہم فقیر ہین ہم سے کیا چاہتی ہو چلی جاؤ اونھون نے نہ مانا نرسی جی نے
کہا یہان صرف بھگوت بھگتی موجود ہے اگر تمکو اوسکی ضرورت ہے تو اپنی مونڈ سر دور کرکے آجاؤ اونھون نے فی الفور
سر مونڈوا لیا اور نرسی جی کے سماج مین شامل ہوئین ہر دو دختر نرسی جی کی اور ہر دو گائن مذکور پریم اور
بھگتی سے بھگوت کا بھجن اور کیرتن کرکے جو بھاو بھگوت بھگتی اور پریم کے پرم آنند دینے والے ہوتے ظاہر کیا کرتیں
بناہلنگ نامی ماموں نرسی جی دیوان والی ملک کا تھا اوسکو عادات نرسی جی کی ناگوار ہوئی اور راجہ سے
غمازی خلاف واقع کرکے اس بات پر آمادہ کیا کہ رنڈی سادھو اور برہمنوں کا سماج کرکے نرسی جی کو اس
ملک سے نکال دینا چاہیے کہ لوگون کو فریب دیتا ہے چنانچہ چار چوبدار طلب نرسی جی کو [illegible] نرسی جی نے
دختران اور ہر دو گائن کو کہا کہ تم کہین علیحدہ ہو جاؤ ہم راجہ کی پاس جاتے ہین اونھون نے کہا کہ راجہ کا
کیا خوف ہے ہم بھی ہمراہ ہین چنانچہ سب بھگوت کیرتن کرتی ہوئین راجہ کی سبھا مین آئین اگرچہ بھاو اونکی
نرسی جی کی پرتاپ سے رونق چہرہ جاتی رہی لیکن ایک پنڈت نے پوچھا کہ عورات کو ہمراہ رکھنا کس قاعدہ سے
جائز ہے نرسی جی نے جواب دیا کہ سب شاستر اور پوران اور بید نکا سار بھگوت بھگتی ہے جس کسیکو حاصل ہو وہ
پرم بھاگوت اور بھگوت روپ ہے عورت ہووے خواہ مرد اور اوسکا ایک لحظہ ست سنگ بھگوت بھگتی کا دینے والا
بھگوت نے اپنی زبان مبارک سے متعدد ایسی استریون کی تعریف کری اور اونکے شوہرون نے اونکے بھاگ کی
بڑائی کرکے کہا کہ یہ استری پرم بڑبھاگی ہین کہ بھگوت درشن پائے اور ہماری ہمہ دانی اور بید خوانی پر خاک
ہے کہ بھگوت سے سمکشہ مین لکھا ہے کہ وہی بزرگ ہے اور وہی لائق بھگتی کے ہے اور وہی ست سنگی ہے
اور وہی سیوا کرنے والا ہے کہ جسکو بھگوت بھگتی ہے پھر بھگوت کا قول ہے کہ مین بھگتی کے قابو مین ہون
ایکادش اسکند مین بھگوت نے فرمایا ہے کہ میرا بھگت اگر چنڈال بھی ہے تو اون بزرگ قومون سے کہ جو
بھگوت بھگتی نہ ہو بزرگ ہے پس جس کسیکو بھگوت بھگتی نصیب ہوئی ہے اوسکو عورت یا مرد یا کم قوم
یا بزرگ قوم کہنا خلاف شاستر کے ہے وہ بھاگوت اور بھگوت کا عزیز ہے شاسترون کے سدھانت
اور اصول کو [illegible] بھگوت کی طرف رجوع ہین دھرمی پنڈت اور ہمہ دان ہین ورنہ سب گن اور

پنڈتائی پہنچ ہے غرض اس قسم کی جوابات سی سب سبھا کو لاجواب کیا اس گفتگو مین ایک براہمن نے راجہ سی
نرسی جی کا پرتاپ اور حال دینے چھوچھپک کا بیان کیا راجہ معتقد ہوا اور قدمون مین پڑا معذرات کرکے
گذارش کیا کہ میرے غریب خانہ پر براجمان ہو کہ موجب میرے تفاخر اور تمھاری کرپا کا ہے نرسی جی راجہ کی
تسلی اور تشفی کر کے چلے آئی اور بھگوت بھجن مین مصروف ہوئے مورتی بھگوت جو براجمان تھی ہر روز اوسکے
سامنے بھجن اور کیرتن کیا کرتے تھے اور جسوقت راگ کیدارا گاتے تھے اوسوقت بھگوت خوش ہو کر اپنے گلے
نام راگ ۱۲
کی مالا عنایت کیا کرتے تھے ایک دفعہ بضرورت سادھو سیوا کے راگ کیدارا پاس ساہوکار کے گروی کر دیا
کہ جبتک روپیہ ادا نہ کرینگے راگ کیدارا بھگوت کے روبرو نہ گاوینگے اوسی عرصہ مین معاندین نے والی ملک
کو بہکایا کہ نرسی کی ناحق تعریف اور بزرگی ہو رہی ہے ایک رشتہ خام مین پھولونکی مالا بھگوت کو پہنا دیجائے
اور وہ خود بخود بہ سبب گرانی پھولونکے ٹوٹ جاتی ہے راجہ مذکور درپے امتحان کے ہوا اور حالانکہ والدہ
راجہ نے کہ بھگوت بھگتنی تھی سمجھایا لیکن کچھ نہ مانا ایک مضبوط ڈورہ ابریشم مین مالا بنوائی اور بھگوت کو
پہنا کر نرسی جی سی کہا کہ ہم بھی تو دیکھین کہ بھگوت تمکو مالا کسطرح عنایت کرتے ہین نرسی جی نے بھگوت
کیرتن شروع کیا اور سوا اسے راگ کیدارا کے سب راگ گائے لیکن بھگوت خوش نہ ہوئے اور نہ مالا دی
تب تو نرسی جی نے طعنہ دینا شروع کیا کہ آخر گوال بال ہو ایک مالا کے واسطے اسقدر کمسکی اختیار کر رکھی ہے
کہ چھاتی سے لگا لیا ہے اور سوا اسے اوس راگ کیدارا کے اور کسیطرح خوش نہین ہوتے لیشن نارائن
بڑے داتا ہین کہ تمام جہان کا پالن کر کے اپنے غلامون کی خواہش پوری کرتے ہین میری قسمت مین
تم گوال بال لکھدیے ہین کہ ایک مالا کے واسطے یہ حال ہے اور اس فیاضی اور دریادلی پر لطف یہ ہے
کہ اپنے سے علیحدہ کبھی نہین ہونے دیتے اپنے چہرۂ دلفریب اور سوبھا انوپ کو دکھا کر فریفتہ کر لیا ہے
اور اس تمھاری کمسکی مین میرا کیا نقصان ہے تمکو ہی کلنک لگیگا جب خود بدولت نے یہ طعنے سن لیے
تو نرسی جی کا روپ بنا کر اور زر قرض لیکر اوس ساہوکار کے گھر گئے ساہوکار خفتہ بخت خواب مین تھا
اوسنے کہدیا کہ میری جورو کو روپیہ دیکر نوشت واپس لیجاؤ جب عورت کے پاس گئے تو اوسنے
دنڈوت اور تعظیم کری اور روپیہ لیکر نوشت واپس دی بعد ازان کچھ بھوجن کرایا اور رخصت کیا
عورت ساہوکار کو جو درشن ہوئے تو سبب یہ تھا کہ ایک دفعہ اوس عورت نے نرسی جی سی منت
[illegible] کہا تھا کہ بھگوت کے درشن کرادو اور نرسی جی نے وعدہ کر لیا تھا تو بھگوت نے

اوس وعدہ نرسی جی کو یاد آگیا اور اسواسطے عورت کو درشن ہوئی جب بھگوت راگ کیدارا گروی سے چھوڑا لائے
تو نوشت کو نرسی جی کے گود مین ڈالدیا نرسی جی دیکھکر خوش ہوئے اور لیا اوس راگ کو گایا کہ اور روز تو
مالا بھگوت کے گلے سے علیحدہ ہوجایا کرتی تھی اور اوس روز بھگوت مورتی نے آکر اپنے ہاتھ سے نرسی جی کو پہنائی
سب نے جی جی کار کری اور راجہ معتقد ہوگیا اور جو لوگ بیچ مین پڑا سب دشمن شرمندہ ہوئے اور بھگوت بھگتی مین
اعتقاد لاکر بھگوت سرن ہوگئے بھگوت نے جو پہلا راگ کیدارا مالا عنایت نفرمائی تو سبب یہ ہے کہ اول تو
نرسی جی کے جی سی بزرگی اور تعمیت راگ مذکور کی جاتی رہتی علاوہ ازان ساہوکار و دیگر اشخاص کو اعتبار
راگ مذکور کا نہ رہتا اور نرسی جی نے جو واسطے ملنے مالا اور دکھانے معجزہ کے استدعا کیا تو وجہ یہ ہے کہ اوس
دیس مین بھگتی کا رواج نہ تھا اور بسبب معجزات کے اکثر لوگون نے بھگتی اختیار کی تھی اگر اس معرکہ امتحان
صدق بھگتی مین کچھہ نقص ظاہر ہوتا تو سب لوگ غیر معتقد ہوجاتے اور بھگتی کا رواج اوس دیس مین نہوتا
ایک براہمن واسطے سگائی دختر کے جوناگڈھ مین آیا کوئی لڑکا پسند ہوا کسی نے پسر نرسی جی کا نشان کہ بہت
خوبصورت ہے بتایا برہمن مذکور نے جو صاحبزادہ نرسی جی کا دیکھا تو کمال خوش ہوا اور فی الفور تلک سگائی
کا کردیا نرسی جی نے فرمایا کہ ہم غریب اور مفلس ہین تم کسی دولتمند کے گھر سگائی کرو براہمن مذکور صفت
و ثنا نرسی جی کی کرکے چل اپنے شہر مین پہونچا اور والد دختر کو نرسی جی کے صاحبزادہ سے سگائی کرانے کا حال
سنایا وہ شخص نرسی جی کا نام سنکر ازبس ناراض ہوا اور براہمن مذکور سے کہا کہ یہ لڑکا منظور نہین ہے
رسمیات نسبت کی پھیر لاؤ براہمن نے کہا کہ حسب انگشت سے تلک نسبت کا کر آیا ہون اوسکو اگر کاٹ ڈالون
تو کچھہ ہرج نہین لیکن نسبت نہین پھر سکتی وہ شخص ناچار ہوا اور کہنے لگا کہ جیسی دختر کی قسمت ہو ویسا
ضرور ہوگا اور فکر کیا ضرور ہے شادی مین اسقدر جہیز دینگے کہ نرسی کو متمول کردینگے جب ایام شادی کے
قریب آئے تو اوس شخص نے لگن یعنی خط شادی کا بھیجا نرسی جی نے اوسکو کہین ڈالدیا اور مطلق شادی کا ذکر اور
کبھی خیال نکیا بدستور بھجن اور کیرتن مین مصروف رہے چار روز جب شادی مین باقی رہگئے اور نرسی جی
نے کبھی نام تک شادی کا نہ لیا تو مرکشن سہائے اور رکمنی مہارانی واسطے انتظام کے تشریف لائے کیتی جی تو
متکفل رسوم عورات کی ہوئین اور خود بدولت تکفیل کار رسمی کی [illegible] عورات نے رسوم شادی گانے وغیرہ کی شروع
کی جابجا شیرینی دیکھوان تھا [illegible] نوبت خانہ [illegible]
کہ جسکو [illegible] خواہ [illegible] خواہ مرد [illegible]

دان دکشنا کو واجب تھے وہ چند کری پھر جو نار ہوئی ہتھیار آدمی آئے اور برہمنوں نے بسبب عداوت اور حرص کے
اسقدر شیرینی اور پکوان لیا کہ پوشہ باندھ باندھ کر لیگئے پھر برات کی تیاری ہوئی ہتھیار رکھکر واسپ وفیل و پالکی
وغیرہ پر جوانان خوبصورت سوار ہوئے جب برات چلی تو بھگوت نے نرسی جی کا ہاتھ پکڑا کہ فرمایا کہ تم بھی ساتھ چلو
اگرچہ وہ پردہ مین ہمراہ حاضر ہون لیکن بظاہر تم انجام کام کرتے رہو نرسی جی نے عرض کیا کہ مہاراج آپ جانین
اور آپ کا کام مجکو تال بجانا اور آپکا کیرتن گانا ہے سو یہ کام جہان چاہو وہان لیلو بھگوت نے کہا کہ سوای
بھجن کیرتن کے نرسی جی سے کچھہ کام نہ ہوگا پھر کچھا سب امور سکی ہوئے اور برات قریب شہر سمدھی کی پہونچی
سمدھی مذکور نے قبل آنی برات سے اپنے آدمی بھیجے تھے کہ دن شادی کا آپہونچا ہے اگر لڑکا اور دو چار آدمی
آتے ہون تو آؤ اون لوگون نے جو برات عظیم الشان کو دیکھا تو لوگون سے پوچھا کہ یہ برات کسکی ہے برات والون
کہا کہ نرسی مہتا کی ہے وہ لوگ سمدھی کے پاس آئے اور حال کثرت اور زیبایش برات کا بیان کیا سمدھی نے کہ نرسی جی کو
افلاس سمجھہ رکھا تھا اور کچھہ سامان تیار نہین کیا تھا اون لوگون سے کہا کیا میری ہنسی کرتے ہو اونھون نے
جواب دیا کہ ہنسی نہین راست کہتے ہین تب تو سمدھی کی عقل گئی اور جو براہمن سگائی کر آیا تھا اوسکو واسطے
دیکھنے کے بھیجا وہ برات کو دیکھکر از بس راضی اور خوشنود ہوا اور واپس آکر سمدھی سے کہنے لگا کہ اسقدر
برات آئی ہے کہ تم تمام اپنی دولت کو خرچ کرکے گھوڑون کو گھاس نہین دے سکتے جسطرف نظر جاتی ہے برات کے
اور کچھہ نظر نہین آتا سمدھی گھبرا کر خود واسطے دیکھنے کے گیا اور برات کو دیکھکر دنگ ہوا غرور دولت وغیرہ کا
جاتا رہا بلکہ عزت کا بچنا مشکل نظر آیا ناچار اور عاجز ہوکر برہمن نسبت کنندہ کے قدمون مین پڑا کہ اب
میری عزت سوای تمھارے اور کسی سے نہین رہتی براہمن مذکور اوسکو نرسی جی کی خدمت مین لیگیا اور
جاتے ہی نرسی جی کے قدم پکڑ لیے اور دست بستہ عرض کیا کہ دیا کرو اور مجکو اور میری عزت کو رکھہ لو یہ
کہکر زار زار رونے لگا اور پھر قدم پکڑ لیے نرسی جی اوس سے ملے اور بھگوت کے درشن کرائے
اور اوسکی تسلی کری کہ دونون طرف کی عزت و شرم ان مہاراج کے اختیار ہے اور سمجھا کر رخصت کیا بھگوت
نے خود دونون طرف کا بالکل انجام دیا اور اوس دھوم دھام کے ساتھہ شادی ہوئی کہ بیان سے باہر ہے
جب بیاہ کرکے نرسی جی گھر آئے تب بھگوت دوارکا کو تشریف لیگئے اور بھگوت بھگتی کے پرتاپ کا جس
عالمگیر ہوا یہ پرسنگ نرسی جی کا پڑھہ اور سنکر جسکو بھگوت چرنون پر پریت پیدا نہووے تو اوس سے
سوا اسکے اور کوئی کم نصیب نہین کسواسطے کہ یہ چرتر مجکو بھی تسلی کرتا ہے کہ بھگوت کی سرن ہونے سے کچھہ فکر دنیا

اور آخرت کا باقی نہین رہتا خود بھگونت سب انجام کرتے ہین ۔ کتھا हरिदास जी سوامین ہرداس جی سب
اوپاسکان سرنگار رس مادھرج مین بہر پور اور سرشار ہوئے اورجیسی مستقل دھارنا اور اوپاسنا اونکو ہوئی
اوسکا بیان نہین ہوسکتا کہ اپنے عہد مین لاثانی تھے سکھی بھاونا سے ہر وقت پریا پریتم کے سکھ سماج
اور نت بہار مین شامل رہتے تھے اور زبان پر پریا پریتم کنج بہاری رادھا رادھا رون رادھا کرشن نام رہتا تھا
بھگتی کا پرتاپ یہ تھا کہ دیس دیس کے راجہ بامید درشن دروازہ پر حاضر رہتے تھے بھگونت کو بھوگ
لگانے کے بعد جو طاؤس و بندر وغیرہ دیکھتے تو اونکو کمال محبت اور پریت کے ساتھ بھوجن کرایا کرتے
اس خیال سے کہ نٹ ناگر مہاراج اونسے کھیل اور بازی کرتے ہین جنکی کیرتن اور گان ہر بیل کے رو برو
گن سریکھی شرمندہ تھے کوئی سیوک ایسواسطے سوامین موصوف کے عطر قسم اول کمال تلاش او محنت
سے لایا اوسوقت سوامین جی جمنا کے کنارے بیٹھے تھے شیشہ لیکر بالکل عطر اوس ریت مین ڈال دیا
اوس شخص کو کمال رنج و افسوس ہوا اور دلمین کہنے لگا کہ سوامین جی نے قدر اس عطر کی نجانی
سوامین جی اوسکے دل کا حال جان گئے اور اوس شخص سے فرمایا کہ بہاری جی مہاراج کو درشن کراؤ
وہ شخص جب مندر مین آیا تو تمام مندر کو خوشبو سے معطر پایا جب بہاری جی کے درشن کیے تو سر سے
پاؤن تک پوشاک بھگونت کی عطر مین تر دیکھی معتقد ہوکر اپنے خیال ناقص سے پشیمان ہوا تمام
شیشہ عطر بھگوت پر ڈال لینے کا سبب یہ ہے کہ ہرداس جی تصور مین بھگوت سے ہوری کھیلتے تھے
بھگوت نے ہرداس جی کے اوپر رنگ و گلال ڈالا سوامین جی کے ہاتھ مین اوسوقت یہ شیشہ
عطر کا آگیا کہ بجای رنگ کے شیشہ مذکور بھگوت پر ڈال دیا کوئی شخص سوامی جی کی خدمت مین سیوک ہونیکو آیا
اور سنگ پارس بھینٹ کیا سوامی جی نے دیکھا کہ اس شخص کو سنگ مذکور ازبس عزیز ہے جبتک اوسمین سے
محبت نہ جائیگی تب تک پریا پریتم مین محبت کب ہوگی اسواسطے اوسکو اجازت دی کہ سنگ مذکور جمنا جی مین
ڈالدو اوسنے اگرچہ موافق ارشاد کے عمل کیا مگر یہ خیال دلمین رہا کرتا کہ اگر پارس مذکور ہوتا تو سادھو سیوا
اور تیاری سامان بھگونت و ٹہل کی خوب ہوتی سوامین جی نے دیکھا کہ ہنوز محبت سنگ پارس کی دور نہین ہوئی
اسواسطے اپنے ہمراہ جنگل مین لیگئے اور ہزارہا سنگ پارس دکھا کر فرمایا کہ جسقدر دولت وغیرہ ہر شے جہان کی اور
جسقدر ہوس لذات ظاہری و باطنی کی ہے سب بھگوت پراپتی کے رہزن ہین اور جبتک سب طرف سی محبت دور کر کے
بھگوت چرنونمین طبیعت نہین لگتی تب تک پریتم آنند بھگوت پراپتی کا حاصل نہین ہوتا اسواسطے سب طرف سے

طبیعت کو کھینچکر بھگوت مین لگانا چاہیے اور اگر سنگ پارس عزیز ہی تو جسقدر مطلوب ہو اوٹھالے وہ شخص چرنون
مین پڑا اور یکسو دل ہوکر بھگوت کے بھجن اور دھیان مین مشغول ہوا اکبر بادشاہ نے تانسین سے پوچھا کہ
تمھارا اوستاد علم موسیقی کا کون ہے اوسنے سوامین ہرداس جی کو بیان کیا بادشاہ کو کمال شوق درشن
سوامین جی کا ہوا اور ہمراہ تانسین کے طنبورا لیکر بارباب درشنون کا ہوا تانسین نے ایک پدگایا اور دیدہ
ودانستہ دو ایک جگہ تال سُر مین خطا کری سوامین جی نے خود طنبورا لیکر اوس پد کو گایا کہ حاضرین سب محو
سروپ بھگوت کے ہوگئے جب بادشاہ واپس آیا او تانسین سے فرمایش اوسی پد کے گانے کی کری تو
وہ لطف جو زبان سے سوامین جی کے حاصل ہوا تھا نہ پایا تانسین سے سبب پوچھا جواب دیا کہ سوامین جی
تو اوسکے روبرو گاتے تھے کہ جو سب کا مالک اور خالق ہے اور مین تو تمھارے روبرو گاتا ہون بادشاہ نے
قول اوسکا پسند کیا بروقت رخصت کے سوامین جی سے بادشاہ نے کبر سے عرض کیا کہ کسی امر کا مجکو
حکم ہووے سوامین جی نے فرمایا کہ کچھ مطلوب نہین جب بہت استدعا کیا تو سوامین جی نے اصل برج
بھوم و بیدہ باطن بادشاہ کو دکھلائی کہ وہ ذکر وہان لکھا مین تحریر ہوا بعدہ بادشاہ قدمو نمین پڑا اور
عرض کیا کہ اگرچہ لائق کسی خدمت کے نہین لیکن کسی امر خفیف کے ہی واسطے حکم ہو تو موجب میری
سرفرازی اور خوش قسمتی کا ہے سوامین جی نے فرمایا کہ اول واسطے بندرونکے کچھ غلہ پہونچتا رہے
دوم برج بھوم کے درخت اور شاخ کوئی شخص کاٹنے نپاوے سوم تم پھر کبھی ہمارے پاس نہ آنا
بادشاہ نے حسب الارشاد عمل کیا + کتھا रत्नावली رتناولی جی بھگوت بھگتون مین راجہ ہوئین بھگوت
کتھا اور کیرتن اور ست سنگ اور اوتسا اور بھگوت سنگار مین ہر وقت مصروف رہتی تھین شوہر کی
محبت کا مطلق خیال نہ تھا بھگوت محبت اور بھگتی کو مقدم سمجھکر اپنی اعتقاد سے برگشتہ نہ ہوئین اور اپنی بھگتی
کے بھید کو قرار واقعی بنایا بسبب اندھیرے گھر کا چاندنا ہوئین واجہ سنگہ برادر خورد راجہ مانسنگہ والی امیر کی رانی
تھین ایک خواص بھگوت بھگتی مین پکی ہوئی بھگوت کا نام نول کشور و نند کشور و برج چند و منموہن و
بہاری جی وغیرہ لیکر پریم سے آنکھون مین جل بھر لاتی اور خوش ہوا کرتی رانی جی نے جو بھگوت کے نام سنے تو
عشق پیدا ہوگیا اور خواص سے پوچھا کہ بار بار کسکا نام لیتی ہی جو میرے دل کو اپنی طرف زبردستی کھینچتا ہے
خواص نے جواب دیا کہ تم کیا پوچھتی ہو اپنے سنگھار اور سہاگ مین مصروف رہو بھگوت بھگتون کی کرپا سے
یہ نعمت عظمےٰ مجکو میسر ہوئی ہے رانی جی کو زیادہ پریم اور عشق بھگوت کا پیدا ہوا اور خواص سے کہا

کہ کسطرح وہ منموہن مہاراج مجکو کبھی نصیب ہو خواص نے جو شوق رانی کا دیکھا تو بھگوت کے چرتر رانی جی کو سنائی اور بھگوت بھگت جو رس کے سنگار اور پاٹھ کے گذر رہے ہین اونکی کتھا کہی رانی جی نے اوس خواص کو خدمت سے معاف کرکے مثل گرو کے تصور کیا بلکہ تعظیم و تکریم اوسکی ازبس کیا کرتی اور بھگوت چرتر ہر روز اوس سے سنا کرتی جب خوب دل بھگوت چرتر مین لگا تو درشنون کی تمنا ہوئی اور خواص سے کہا کہ کچھ ایسی تدبیر کرنی چاہیے جس سے بھگوت درشن ہون اور صورت زندگانی کی ہووے کہ وہ منموہن دل مین سما گیا ہے خواص نے کہا کہ اوسکے درشن بکمال مشکل ہین ہزارہا رکھیشور راجہ وغیرہ ترک خانمان اور راج کا کرکے خاک مین لوٹتے ہین اور درشن نہین پاتے الا پریم سے حصول اوسکا ممکن ہے سو تم بھگتی اور بھاؤ سے بھگوت سیوا اختیار کرو اور سنگار و راگ بھوگ مین مصروف رہا کرو رانی جی نے نیلمن یعنی نیلم کا سروپ بھگوت کا براجمان کیا اور بکمال بھگتی اور بھاؤ سے سیوا مین مصروف ہوئی انواع انواع کے سنگار اور طرح طرح کے لاڈ لڈاؤ اور راگ بھوگ شروع کیے چند روز مین اوس درجہ کو پہونچ گئی کہ خواب مین بھگوت سے گفتگو ہوا کرتی فی الحقیقت کہ ویدون تدابیر اور جوگ و جاگ و تپ و دان وغیرہ سے پریم کی راہ کچھ علیحدہ ہے بعدہ یہ آرزو ہوئی کہ بھگوت کے سادھو بھگت درشن ہون اوسی خواص سے مطلب دلی ظاہر کیا اوسنے جواب دیا کہ اپنے مکان کے نزدیک ایک مکان تیار کراؤ اور چہار طرف اپنے آدمی تعینات کرو کہ جو کوئی ہر بھگت اور سادھو آیا کرے اوسکو لاکر اوس مکان مین فروکش کیا کرین اور بھوجن وغیرہ کی سیوا بخوبی ہوتی رہے اور تم پردہ مین بیٹھکر اونکے درشن کیا کرو اس تدبیر سے یقین ہے کہ بہت جلد کشور مہاراج درشن ہوجاوینگے رانی جی نے حسب ہدایت اوس خواص کے عمل کیا اور سادھو سیوا مین مجبور اور عاشق دن رات شروع کیے ایک دفعہ خاص برج کے رہنے والے سادھو آگئے کہ جگل کشور مہاراج کے رنگ مین رنگے ہوئے تھے اونکے درشن اور گفتگو سے رانی بیتاب ہوگئی اور خواص سے کہا کہ ست سنگ بغیر روبرو ہوئے کچھ نہین ہوسکتا نہ پردہ وغیرہ سب تکلفات ظاہری ہین حقیقت مین برتھا ہے لیکن تمام سب نے روح برابر ہین بھگوت سروپ کی بس ہی پریم انند مین مگن ہونا یہی سار ہے اور باقی سب نے حقیقت و آسار ہے کہکر جہان بھگوت بھگت تشریف رکھتے تھے بلا قید ممانعت اوس خواص کو ساتھ لیکر چلی آئی اور چرن پکڑکر ڈنڈوت کری کمال عجز و انکسار سے پیش آئی اور اپنے ہاتھ سے بھوجن کراؤ اور خدمت کرنے کی تمنا کرکے عرض کیا کہ جو اجازت ہو وہ بجالاؤن اوسوقت کا حال محبت رانی جی کا تقریر و تقریر سے باہر ہے اور کسطرح بیان ہوسکے کہ یہ بہر سے

نیم نہین رہتا اپنے ہاتھہ مین طلائی تھال بھگوت پرساد کا لیکر سب کو جیمن کرایا اور چندن لگایا اور پان دیے اور
چرنون مین پڑی ہر بھگت پر سیوا اور محبت رانی جی کی دیکھکر پریم سے بیطاقت ہو گئے جب سب پردہ و لحاظ رانی جی
نے اوٹھا دیا تو شہر مین شہرت ہوئی اور لوگ واسطے دیکھنے کے آئے متصدی متعینہ محل نے بذریعہ خط راجہ کو
حال مفصل لکھا کہ رانی جی نے بخوف ہو کر سبب شرم و حیا کو دور کیا اور منڈی یعنی فقیرونکے ساتھہ بیٹھتی ہے راجہ
نے جو خط پڑھا اور نہ باقی آئندہ خط کو حال سنا تو جل بل کر خاک ہو گیا اتفاقاً کنور پریم سنگھ جو بطن رانی ممدوحہ
سے پیدا ہوا تھا واسطے سلام اپنے والد کے اس صورت سے آیا کہ پیشانی پر تلک تھا اور گلے مین کنٹھی اور مالا جسوقت
مجرا کیا اور لوگون نے حال آنے کنور […] کا […] سادھو سیوا […] بیان کیا تو مادھو سنگھ مذکور نے کنور موصوف کو منڈی
کی بیٹی پسر الگن کہا اور یہ کہکر محل مین چلا گیا پریم سنگھ کو فکر ناراضی اپنے والد کی ہوئی اور لوگون سے سبب پوچھا
بعد دریافت جملہ حال کے اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر ہم سادھو ہین تو اس سے بہتر اور کیا ہے بھگوت بھگتی اختیار
کرنی چاہیے اور والدہ کو لکھہ بھیجا کہ اگر تمہاری محبت بھگوت سے نہین صادق ہے تو راجہ نے مجکو آج کہا ہے
منڈی کا کوا ہے اوسکو راست کرنا چاہیے اور سوتکو سر پر آیا جانکر کسیطرح کی فکر واجب نہین رانی نے وہ خط پڑھا
اور بھگوت بھگتی کے رنگ مین رنگین ہو کر اوسیوقت موے سر کو عطر اور پھلیل سے معطر تھے دور کیے اور پہلے
سادھو سیوا کے لیے اور اونکو پرساد کرانے کے وقت اپنے محل مین چلی آیا کرتی تھی اوس روز سے محل کا جانا
موقوف کیا اور سادھو سیوا کے مکانہ مین رہنے لگی راجہ کی طرف سے جو کچھہ واسطے اخراجات کے معین تھا اوسکا
لینا چھوڑ دیا اور فرزند ارجمند کو لکھہ بھیجا کہ آج منڈی ہو گئی تم آسودہ رہو پریم سنگھ کو بدریافت اس خبر
فرحت اثر کمال خوشی ہوئی لوگون کو […] خیرات کری بلکہ نوبتخانہ رکھوایا مادھو سنگھ نے لوگون سے
پوچھا کہ آج کنور پریم سنگھ کو کس بات کی خوشی ہے لوگون نے بیان کیا کہ پہلے تو رانی جی نے منڈی کا سوانگ
بنا رکھا تھا اب کہ آپ نے کنور پریم سنگھ کو منڈی کا کہا تو رانی موصوفہ حقیقت مین منڈی ہو گئی اور بال سر کے
دور کیے راجہ مذکور کمال رنجیدہ ہوا اور دشمن جانی کنور اور اوسکی والدہ کا ہو گیا بلکہ مسلح مع فوج واسطے
قتل کنور کے سوار ہوا کنور موصوف نے یہ حال سنا تو وہ بھی تیار ہو گیا اور قریب تھا کہ نوبت بجنگ و کشت
و خون کی پہونچے اہلکاران نے راجہ کو سمجھایا کہ پسر پر قتل کی باندھنی مناسب نہین کمال بدنامی تمام ملک مین
ہوگی اور اوسطرف کنور پریم سنگھ کو فہمائش کی کنور نے جواب دیا کہ واسطے لذات جسمانی کے بیشمار جسم دھارن کیے
اور پھیر وہی جسم جاتے رہے اگر ایکدفعہ بھگوت کی راہ مین یہ جسم جاوے تو اس سے کیا بہتر ہے اہلکاران نے قدم پکڑ لیے

اور منت خوشامد کی تب یہ قرار پایا کہ اگر مادھو سنگھ کو لکھو لکر اپنے مکان پر چلا جاوے تو ہمکو کبھی خواہ نخواہ جنگ منظور نہین
چنانچہ ایسا ہی ہوا رات کو وقت راجہ مذکور دہلی سے روانہ ہوکر واسطے قتل رانی جی اپنے شہر مین آیا اور لوگون
سے ملاقات کرکے بعد دریافت جملہ حال کے اپنے محل مین گیا کارپردازان سے صلاح کی کہ رانی نے ہماری ناک
کاٹ لی ایسی عورت کے قتل سے کچھ گناہ نہین ہوتا قتل کرنا چاہیے ایک نے صلاح دی کہ تلوار وغیرہ سے مارنا
مناسب نہین جہان رانی رہتی ہی وہان شیر کو چھوڑ دو وہ رانی کو مار دیویگا سب کو یہ صلاح پسند ہوئی اور
صبحکو موافق صلاح مذکور کے عمل کیا اوسوقت رانی ممدوحہ بھگوت سیوا کرکے اوٹھی تھی اور بھگوت روپ کے
پریم کا جل آنکھو مین تھا خواص ممدوحہ نے کہا کہ دیکھو شیر آیا رانی جی نے دیکھکر فرمایا کہ یہان شیر کا کیا کام ہے
نرسنگھ جی تشریف لائے ہین اور کمال بھگتی بھاو سے روبرو آئے ڈنڈوت و تعظیم کرکے کہا کہ آج میری کمال
خوش قسمتی ہی جو درشن دیے بھگوت نے جو یہ شدھ بھاو دیکھا تو اوس شیر مین ہی اپنا نرسنگھ روپ دکھایا
رانی جی نے پوجن کیا اور پھول مالا وغیرہ بھینٹ کرکے آرتی کری بھگوت نے سمجھا کہ پوجا تو کرالی لیکن کام بھی
تو نرسنگھ کا کرنا چاہیے اسواسطے مثل نرسنگھ جی کے کہ بروقت مارنے ہرن کش کے کھنبھ سے بصورت خونخوار
ظاہر ہوئے تھے حویلی سے باہر آئے اور جو لوگ بیٹھے تھے اونکو مارکر روانہ ہوئے مادھو سنگھ کو یہ خبر پہونچی اور رانی کا
حال سنا کہ یہ تو بھگوت بھجن مین آنند ہین معتقد اور نرم ہوکر آیا اور زمین پر گرکر ساشٹانگ ڈنڈوت
کری خواص مذکورہ نے عرض کیا کہ راجہ جی ڈنڈوت کرتے ہین رانی جی نے کہا کہ ٹھاکر جی مہاراج کو ڈنڈوت کرین
پھر عرض کیا کہ ایک نظر دیکھنا چاہیے جواب دیا کہ یہ آنکھین ایک طرف لگی ہین دوسری طرف نگاہ نہین ہوسکتی
راجہ نے دست بستہ گزارش کیا کہ ملک و مال و خزانہ وغیرہ سب آپکا ہی جو دل مین آوے سو کرو رانی جی ملتفت
نہ ہوئین اور بھگوت بھجن مین مصروف رہین ایک دفعہ راجہ مانسنگھ و مادھو سنگھ دریای عمیق کے پار
جاتے تھے کشتی ڈوبنے لگی اور ملاح بے اختیار ہوگئے دونون گھبرائے اور راجہ مانسنگھ نے راجہ مادھو سنگھ سے کہا
کہ اب کیا تدبیر کرنی چاہیے مادھو سنگھ نے رانی کی بھگتی کا حال کہا اور پھر تصور رانی جی کا کیا اوسیوقت کشتی کنارہ
پر لگ گئی اور دونونکو از سر نو زندگی حاصل ہوئی راجہ مانسنگھ کو کمال تمنا درشنون کی ہوئی اور جب آیا تو اول
رانی جی کے درشنونکو گیا عجز و انکسار سے بنتی کری اور دل سے معتقد ہوا ۔ गुहनियार کتھا گہوجی راجہ بھیلان
کی کتھا سب راماینون مین مفصل لکھی ہی یہان حال مختصر مندرج ہوتا ہی جب سری رگھنندن [illegible]
حسب اجازت دسرتھ مہاراج کے بن کو تشریف لیگئے تو سرنگ بیر پور مین کہ اب سنگرور مشہور ہے اور وہان کے

ساتھ بگھو موصوف تھی پہونچی بگھو جی باستماع خبر تشریف آوری سری رگھنندن سوامین کی نذر او بھینٹ لیکر آئی او روپ
انوپ و چھب مادھری کو درشن کرکی دل و جان سی عاشق ہوگئے اور اوسیوقت سی سوامی اوس روپ اور دولت
دیدار کی کچھہ خبر خویش و بیگانہ کی نہ رہی جب سری رگھنندن سوامین چترکوٹ کو تشریف لیگئے او بگھو جی کو غیبت کیا
تو بیہوش و حواس ہوکر اوسی روپ کی تصور مین رہنی لگے جب بھرت مہاراج واسطے ملنے رگھنندن سوامین کے
چترکوٹ کو روانہ ہوئی اور بگھو موصوف کو خبر پہونچی تو اشتباہ ہوا کہ میری سوامین اور محبوب مرغوب کی ساتھہ لڑنی
کو یہ فوج جاتی ہی واسطے جان دینی کے مستعد ہوگئے اور کچھہ خوف اوس فوج جرار بھرت جی کا نکیا پھر جو حال
بھگتی اور صفائی دل بھرت جی کا معلوم ہوا تو بھرت جی سی ملے اور تا چترکوٹ ہمراہ گئی وہان سی جب واپس آئے
تو مہاجرت بھگوت سی ایسے مضطرب اور بیقرار ہوئے کہ بسبب شدت گریہ و زاری کی آنکھون سے خون جاری ہوا
اور اوس بھگوت سروپ کی تصور مین اپنی اور بیگانہ کی خبر جاتی رہی پھر دلمین خیال کرنے لگے کہ مجھہ سے مچھلی
وغیرہ جانداران آبی ہزار گونہ بہتر ہین کہ اپنی محبوب سے جدا ہوتی ہی مرجاتے ہین آخر اس امید پر دلکو تسلی دی
کہ پھر درشن ہونگی لیکن یہ گوارا نہ ہوا کہ ان آنکھون سی سوا اوس روپ کے کچھہ اور بھی دیکھا جاوی اسواسطے
آنکھین بند کرکی بامید دید تصور اور دھیان مین مصروف ہوئی چودہ برس بعد جب رگھنندن سوامین
تشریف لائی تو اعتبار نہ آیا اور کہنی لگے کہ ایسی میری قسمت کہان ہی جو پھر بھی اوس روپ کو ان آنکھون سے
دیکھون سری رگھنندن سوامین محبت لاحد دیکھکر خود تشریف لائے اور اوٹھا کر اپنی چھاتی سی لگایا اوسوقت
بگھو جی نی آنکھین کھولین اور درشن اپنی سوامین پرم پریتم کے کرکے دونون لوک مین کرتارتھہ ہوئے +

کتھا بلومنگل جی سری کرشن سوامین کی کرپا کے پاتر انند سروپ پرم بھاگوت ہوئے بلومنگل
کرشن کرنامرت و گوبند مادھو گرنتھہ و دیگر استوتر سنسکرت مین ایسے تصنیف کیے کہ رسک بھگتون کو مثل
माधव गोविंद कृष्णकर्णामृत
ہار و مالا کی ہین چنتامن کسبی کو پاکر برج سندریون کے پیار اور پرم انند کو بیان کیا دکھن دیس مین
کرشن بینا دریا کے نزدیک بودوباش تھی اور چنتامن طوائف کی عشق مین ایسے مبتلا تھے کہ دنیا کی
شرم کو چھوڑکر دن رات اوسکی دام محبت مین گرفتار اور اوسکی ہی گھر رہا کرتے تھے قوم کی براہمن تھے
ایک روز سرادھہ والد کی کرم کرنی اور براہمن جیوانی مین قلیل دن رہ گیا مضطرب ہوکر چلے طوائف ندکو اوس
پار دریا کی رہتی تھی جب دریا پر پہونچے تو طغیانی پر دیکھا اور کشتی وغیرہ سامان عبور کا کچھہ پتا پایا نہ یادہ تر
بیقرار ہوئی بلا معشوقہ کی زندگی فضول سمجھکر دریا مین کود پڑی کچھہ خبر اپنی اور بیگانہ کی نہ تھی صرف طوائف

کی ملنے کا خیال تھا جب دریا مین ڈوبنے لگے تو ایک مردہ کا جسم بہا جاتا تھا اوسکو پکڑ لیا اور خیال کیا کہ محبوبہ نے کشتی بھیجی ہے اوسپر چڑھکر کنارہ پر پہونچے وہان سے اوقان وخیزان بسرعت تمام ترطوائف مذکورہ کے دروازہ پر آئے آدھی رات تھی اور دروازہ بند تھا اندر جانے کی فکر مین ہوئے اتفاقاً ایک سانپ لٹک رہا تھا خیال کیا کہ معشوقہ نے از راہ مہربانی کمند لٹکا دی ہے اوسکو پکڑکر سقف خانہ پر چڑھ گئے اور وہان سے جب اوتر نے کی راہ نپائی تو صحن خانہ مین کود پڑے آواز سنکر طوائف اور اوسکے گھر کے لوگ بیدار ہوئے چراغ روشن کرکے دیکھا تو بلومنگل جی ہین غسل کرایا اور پارچہ خشک پہنائی پوچھا کہ کسطرح آئے جواب دیا کہ تمنے دریا پر کشتی بھیجی اور دروازہ پر کمند لٹکا دی اوسکی وساطت سے آیا ہون طوائف نے جو سقف خانہ کو جاکر دیکھا تو اژدہا ہے خونخوار بجائے کمند کے دیکھا وہ طوائف کمال ناراض ہوئی اور کہنے لگی کہ جسطرح میرے جسم پر کہ صرف گوشت اور پوست ہے دل لگایا ہے اسطرح سیام سُندر سبب سوبھا کے دھام جو برج ناگر مہاراج ہین اونپر کسواسطے دل نہین لگاتا کہ اس سنسار سمدر سے پار ہو جاوے اور دونون لوک شدھ ہون مین تو بھی بے عقل کشور مہاراج کا بھجن سمرن کرونگی تجکو اپنا اختیار ہے جو چاہے سو کر بلومنگل جی کو یہ گفتگو ایسی موثر ہوئی کہ دلکی آنکھین کھل گئین اور سری برج چند کے روپ یادھری نے فی الفور دل مین ظہور کیا اور اوسی وقت اوس روپ کا رس ایسا کام دلکو حاصل ہوا کہ پریم آنند مین مگن ہو گئے وہ رات تو بھگوت چرتر اور برندابن کو کنج اور سوبھا کی کیرتن مین گذری اور صبح کو دونون نے اپنی اپنی راہ لی دلمین پریم سوبھا دھام کا روپ اور زبان پر نام اور آنکھون مین پریم کا جل تھا بلومنگل جی سوم گری جی سنیاسی کی مادہ سنپردا مین سیوک ہوئے اور بھگوت کی روپ انوپ کا چنتون کرتے ہوئے ہزار ہا اشلوک رس چرتر اور بھگوت دھیان کے گرو سے پڑھے اور خود تصنیف کیے ایک سال تک گرو کی خدمت مین حاضر رہے اور پھر شوق درشن سری برندابن کا ہوا تمنائے درشن اور سوبھا برج چند مہاراج کو دریا مین غوطہ لگاتے ہوئے روانہ ہوئے راستہ مین کسی دریا کی کنارے پر پہونچے وہان عورات غسل کررہی تھین ایک عورت حسین وجمیلہ کو دیکھکر فریفتہ ہو گئے اور اپنے لباس کو بھولکر اوسکے پیچھے روانہ ہوئے وہ تو اپنے گھر مین چلی گئی اور بلومنگل جی بشوق دیدار دروازہ پر کھڑے رہے شوہر عورت مذکورہ کا بھگوت بھگت تھا ایک شخص پریم بھاگوت کو دروازہ پر کھڑا دیکھکر شوہر کے پاس گیا اور حال پوچھا عورت موصوفہ نے حال فریفتہ ہونے اور ہمراہ آنے کا بیان کیا بھگت مذکور بلومنگل جی کے پاس آیا اور دست بستہ گذارش کیا کہ میرے گھر آپ تشریف لیچلیں کہ قدوم مبارک سے

میرا گھر تو تیرتھ ہوا اور خدمت کرکے سعادت دارین حاصل کرون چنانچہ اپنے گھر لیگیا اور بالاخانہ پر مقیم کرکے کمال سیوا
اور خدمت کری اپنی عورت کو کہا کہ آرایش و سنگار کرکے سطرح سے خدمتگزاری کر کہ بھگوت بھگتون کی
سیوا سے بھگوت جلد ملتے ہین عورت موصوفہ سنگار کرکے اور تھال مین بھگوت پرساد لیکر خدمت مین بلو منگل جی
کے حاضر ہوئی بلو منگل جی نے اوسکو دیکھکر اور اونکی بھگتی اور سادھو سیوا پر خیال کرکے اپنے دل از خود رفتہ کو کچھ کہا
اور جانا کہ سب فساد میری آنکھونکا ہے اگر یہ نہوتین تو کیون دل ہاتھ سے جاتا اوس عورت کو فرمایا کہ دو سوئی
لاؤ چنانچہ وہ لائی اور بلو منگل جی نے اون سوئیون سے اپنی آنکھون کو نابینا کرلیا عورت مذکور خائف و ہراسان
اپنے شوہر کے پاس آئی اور حال کہا وہ شخص آیا اور چرن پکڑکر کمال مضطربانہ بولا کہ مہاراج مجھسے کیا قصور ہوا کہ
جسکے سبب سے آپ کو تکلیف ہوئی بلو منگل جی نے اونکی تسلی و تشفی کرکے فرمایا کہ تمھاری سادھتا اور بھگتی مین کچھ
شک نہین بلکہ ہماری سادھتا مین فرق ہے اوسنے عرض کیا کہ چندے قیام فرماوین تاکہ خدمت کرکے کرتارتھ ہون
بلو منگل جی نے فرمایا کہ تمنے ایسی خدمت کری ہے جو کسی سے نہین ہوسکتی اب تم بھگوت بھجن کرو یہ کہکر روانہ ہوئے
ظاہری بینائی کو دور کرکے باطن کی آنکھون سے کام لیکر برنداون مین پہونچے اور ایک درخت کے نیچے بیٹھکر بھگوت کے
دھیان اور بھجن مین مشغول ہوئے بھگوت نے دیکھا کہ میرا بھگت گرسنہ ہے تو خود تشریف لائے اور مہا پرساد بھوجن
کرایا جس مقام پر بلو منگل جی بیٹھے تھے وہان دھوپ آگئی بھگوت نے فرمایا کہ چلو سایہ مین بٹھلا دون چنانچہ ہاتھ پکڑکر
سگھن چھایا مین لیگئے بلو منگل جی نے مہا پرساد کے بھوجن اور شیرین گفتاری اور نازک ہاتھ کے اسپرس سے جان لیا کہ
خود بدولت ہین اسواسطے ہاتھ پکڑ لیا اور چھوڑنیکو دل نہ چاہا بھگوت نے جو واسطے چھوڑانے کے زور کیا تو بلو منگل جی نے
بھی زور کیا آخر بھگوت ہاتھ چھڑا کر لیئے تب بلو منگل جی نے کہا کہ بھلا یہان تو زبردستی تمھاری پیش رفت ہوگئی
اب دلمین بیٹھا ہون دیکھونگا کہ کسطرح بھاگ جاؤگے اور ایسا ہی کیا یعنی سب طرف سے طبیعت کو جمع کرکے ایک سری
برج چند مہاراج کے روپ اور تصور مین ایسا دل لگایا کہ جو جوگیونکے دل سے کبھی نکل جاتا ہے وہ بلو منگل جی کے دل مین
مستقل مقیم ہوگیا جب خوب استقلال طبیعت کو ہوگیا تب جنگل سے اوٹھکر برنداون مین آئے اور تمنا ہوئی کہ اگر آنکھین ہوتین
تو بھگوت کے کنج محل اور بہار استھان اور بھگوت مورتی کا درشن کرتے بھگوت نے اونکی خواہش دلی جانکر اول ناد اور
مرلی کی آواز کہ جو جوگ کے بابا کی بھی مہامایا ہے سنائی اور پریم آنند مین پورن کیا اور پھر دونون آنکھین بینا کردین
جسطرح آفتاب کے طلوع سے گل شگفتہ ہوتا ہے بلو منگل جی نے بن اور لتا اور کنج اور بہار استھان بھگوت کے درشن کیے
اور پھر روپ سوبھا یعنی بھگوت مورتیون کا دیکھکر زیادہ تر تمنا اونکی تصور روپ پریم امرت کی ہوئی واسطے کہ اوس پریم

انوپ روپ کا لطف ایسا نہین کہ سیری حاصل ہو بلکہ جسقدر دلمین سماتا جاوی اوسیقدر زیادہ تشنگی اور تمنا کو بڑھاتا ہی
بلومنگل جی نی کرشن کرنامرت گرنتھ اور چند استوتر دیگر ایسے تصنیف کیے کہ جنسے دلکی گرہ دور ہو کر بھگوت کی جگل سروپ مین
طبیعت لگتی ہی کرشن کرنامرت گرنتھ کی منگلاچرن مین جو اول نام چنتامن اور بعد ازان اپنی گرو کا لکھا تو اوس سے
دو بات ثابت ہوتی ہین ایک یہ کہ اول اوپدیش چنتامن سی ہوا تھا اسواسطی اوسکو بجای گرو اول کی جانا دوم یہ کہ
بھگوت بھگت تھوڑی سی احسان کو بھی بہت سا مانتی ہین اسواسطی گو وہ طوائف تھی لیکن اوسکا احسان اسقدر مانا کہ
گرو سی بھی اول درجہ اوسکا تصور کیا اور جی لفظ اوسکو واسطے لکھا چنتامن ممدوحہ معظمہ نی حال بلومنگل جی کا سنا کہ
بھگوت کی درشن ہوئی اور پرم بھگت ہو گئی رشتہ محبت سابقہ کا خیال کر کی برندابن مین آئی بلومنگل جی اوسکو دیکھکر اوٹھے
اور بکمال تعظیم و تکریم سی دودھ تا شیر و برنج مہاپرساد خاص کا واسطی بھوجن کی پیش کیا چنتامن نی پوچھا کہ یہ بھوجن کہان سے
آیا ہی بلومنگل جی نی فرمایا کہ بھگوت کرپا کر کی عنایت فرماتی ہین چنتامن نی کہا کہ یہ مہاپرساد بھگوت نی تمکو عنایت فرمایا ہے
اگر مجکو اپنی ہاتھہ سی خود کرپا کر کی دیوینگی تو لونگی اور یہ کہکہ بھگوت بھجن مین مصروف ہوئی بھگوت نی جو پریت لا انتہا
چنتامن کی دیکھی تو پرم پریت اور کرپا سے خود دودھ تا شیر و برنج کا واسطے چنتامن کی لائی کہ جسکے بر مہادیک بھی
ہزار تمنا خواستگار رہتی ہین اور درشن دیکر کرتارتھہ کیا ✤ کیفیت सूरदास मदनमोहन سورداس مدنموہن
براہمن سورہج کسی بھگوت سکھی کا اوتار پرم بھگت مادہ سنبر دا مین ہوے اگرچہ اصلی نام اونکا سورداس تھا
لیکن چونکہ سری مدنموہن جی مہاراج مین پریم اور عشق بکمال رکھتے تھے اسواسطے بنام سورداس مدنموہن
مشہور ہوئی چشمہای ظاہر اور باطن مثل کمل کی شگفتہ تھین اور علم موسیقی و شاعری وغیرہ مین مہارت کمال
رکھتی تھے پربا پریم کے جو پوشیدہ چرتر ہین اونکے پرم آنند اور سکھہ اور رس کے ادھکاری ہوئی اور نورسون مین
جو سرنگار رس مقدم اور اول ہی اوسکو اپنی کبتا یعنی شاعری مین خوب بیان کیا کبت یعنی شعر اونکا بفور
زبان سی نکلنے کی مشہور ہو جاتا تھا بلکہ ایک روز مین چارسو کوس تک پہونچ جاتا تھا گویا وہ شعر بھی
پرپرواز سیم پہونچا لیتا تھا اضلاع پورب مین سندیلہ کے صوبہ دار جانب بادشاہ سے تھے بازار مین قندسیاہ
قسم اول دیکھا خیال مین آیا کہ لائق مال پوا سری مدنموہن جی مہاراج کے ہی واسطے خرید کرنی کے حکم دیا
ملازمین نے عرض کیا کہ قیمت قند سیاہ سے بیست گونہ خرچ کرایہ کا پڑیگا اسقدر تا برندابن مصری بھی
گران پہونچے گا سورداس جی نے فرمایا کہ خرچ وغیرہ کا کیا ذکر ہے بھگوت پریت پر نگاہ چاہیے
غرض گاڑیون مین بھروا کر روانہ کیا اتفاقاً برندابن مین وقت شب پہونچا پوجاریان مندر نی

بھنڈاری مین رکھوا لیا کہ صبح کو بھوگ لگا دینگے بھگوت کی اپنی بھگت کے تحفہ مرسلہ کا انتظار دیکھتے تھے بسبب
گرسنگی صبح تک صبر نہ کرسکے او گسائین جی کو خواب مین حکم دیا کہ اسیوقت مال لیوا بتیا رہون چنانچہ تیار ہوکے
او بھوگ لگایا تب شکم سیر ہوکر آرام فرمایا واہ واہ بھگت بتسلتا او کرپالتا کہ جسکی بابا کوٹان کوٹ برہمانڈ کا
ایک لحظہ مین لقمہ کرلیتی ہے وہ سوامین بھگت کے بس ہوکر گرسنگی اور سیری ظاہر کرتا ہے سورداس جی موصوف
نے ایک اشلوک مقطع مین بیان کیا کہ بھگوت بھگتون کی پاپوش کا محافظ خطاب مجکو ملے کسی سادھو
نے واسطے امتحان کے سورداس جی سے کہا کہ ہم مدنموہن جی مہاراج کے درشن کرآوین ہماری پاپوش کی
نگہبانی کرتے رہو سورداس جی نے بکمال خوشی پاپوش سادھو کی اپنے ہاتھ مین اوٹھالی اور کہنے لگے کہ
آج تک تو اس باب مین جمع خرچ زبانی تھا لیکن آج آرزو برآئی کہ یہ خدمت میری نصیب ہوئی گسائین جی
نے چند دفعہ آدمی واسطے طلب کے بھیجا نہ گئے اور عرض کیا کہ بعد چرن سیوا سادھو کے حاضر ہونگا گسائین جی
اور سادھو اس اعتقاد سے کمال خوش ہوئے سندیلہ کے صوبہ سے تیرہ لاکھ روپیہ تحصیل ہوکر آیا سب سادھو
سیوا مین خرچ کردیا اور کچھ خوف محاسبہ اور بادشاہ کا نکیا اہالیان بادشاہی جب واسطے لینے روپیہ آئی
تو صندوق سنگریزون سے بھرکر ہر ایک صندوق مین ایک ایک پرچہ ڈالدیا او سمین یہ لکھا تھا
تیرہ لاکھ سندیلہ مین اوپجے + سب سادھن مل گٹکے + سورداس مدنموہن جو آدھی رات کو سٹکے +
اور ہر ایک صندوق پر مہر اپنی کرکے آدھی رات کو بھاگ گئے صندوق مذکور جب کھولے گئے تو سنگریزہ برآمد ہوئے
بادشاہ نے پرچہ کاغذ کو پڑھکر فرمایا کہ گٹکنا یعنی کھانا تو خوب ہوا لیکن سٹکنا یعنی بھاگ جانا اچھا نہ ہوا اور
بدریافت سادھو سیوا اور فیاضی کے خوشنود ہوکر ایک فرمان بمضمون معافی قصورات اور خوشنودی
سادھو سیوا اور واسطے حاضر ہونے حضور کے بھیجا سورداس جی نے عذر لکھ بھیجا کہ اب عاملی اور
صوبہداری سے جاروب کشی اور کوچہ گردی سری برندابن کی ہزار گونہ شرف رکھتی ہے ٹوڈر مل
دیوان نے عرض کیا کہ اگر اسیطرح لوگ مالواجب سرکار کا خرچ کرکے بھاگ جاوینگے تو بالکل انتظام
جاتا رہیگا حکم واسطے گرفتاری کے جاری کرایا اور زندان مین بھیجا سورداس جی نے ایک دوہرہ
لکھکر بادشاہ کے پاس بھیجا او سمین بادشاہ کی تعریف اور قید کا تشدد اور اپنا حال مختصر حروف مین
لطیفہ کے ساتھ لکھ دیا تھا بادشاہ نے اسیوقت رہا فرمایا بعد رہائی برندابن آکر سری برج کشوری
کے دھیان اور تصور مین مگن رہے + کبت + سوامین اگرداس جی چیلہ کرشنداس

پی اہاری کی تیسری پشت میں سوامی انند جی کے پرم بھاگوت ہوئی ہیں اور چونکہ انکی بغیر اور مادھوریج اور پاتنک مشہور و
معروف ہے کہ تھا ہی کوئی پتہ بمادھوریج اور سرنگار کا معلوم نہوتا ہو اسواسطے اس نقشہ میں مندرج کیا
ایسے پریمی آنند تھے کہ ایک پل و لحظہ بھی بلا بھگوت کیرتن و تصور نہیں گذرتا تھا صبح سے اونکا موافق قاعدہ
بھگوت بھگتوں کے آچار اور کرپا سے سری سیتا پت اودھ بہاری کی سیوا اور سمرن میں رہتے اور اپنی بھی لرت کی
برکھا سبکو ایسا آنند دیتی کہ جسطرح ابر کی سب پر نظر برابر ہوتی ہے سب ہو لیسے ہوئے کرتا بھا مصنف بھگت مال
جنم کے اندھے کو ازسر نو بینائی عطا فرمائی اور سمندر میں ڈوبتا ہوا جہاز بچایا کہ یہ دونوں حال دیباچہ میں مندرج ہوئے
गलताजी
سری جانکی مہارانی کے ساکچھات درشن پائی ہیں اگر اسقدر تھا کہ سب کارخانہ دنیا کا ترک کرکے گلتا جی میں
کہ متصل امیر کے واقع ہے بھگوت بھجن میں مشغول ہوئی باغ کو آرامگاہ و جای سیر اپنے سوامین کا سمجھکر خود
جاروب کشی اور صفائی اوسکی کیا کرتے حالانکہ صدہا باغبان اور مثل نائب وغیرہ جیسا موجود تھے لیکن کسیکو
اپنی سیوا میں شریک نہ کرتے ایک روز بعد جاروب کشی اور صفائی کے برگ وغیرہ اوٹھا کر باہر ڈالنے کو گئے تھے
مہاراجہ مانسنگھ والی امیر واسطے درشنوں کے آیا سوامی جی کو جو دیکھکر باغ میں نہ گئے اور بیرون از باغ
ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ رہے جب بہت دیر گذری تو ناجی جی گئے اور ڈنڈوت کرکے پریم میں بھرکر ہاتھ جوڑے
کھڑے ہو رہے کچھ عرض نہ کر سکے راجہ موصوف بہت منتظر تشریف آوری کا رہا آخر جہان سوامی جی
بیٹھے تھے وہاں گیا اور درشن کرکے شرف اندوز قدمبوسی کا ہوا مطلب سوامی کا اندر نجانے سے یہ تھا کہ اگر
درخت کے نیچے خاص و عام کو برابر درشن ہونگے اور مکان پر خاص لوگوں کی باریابی ہوگی عوام
محروم رہینگے علاوہ ازان یہ بھی خیال کیا کہ یہ شخص دنیادار ہے جسقدر صحبت کم ہو اوسیقدر بہتر ہے سو درخت
کے نیچے تو بسبب خاک وغیرہ کے راجہ تھوڑی دیر ٹھہرکر چلا جاویگا اور پھر نہ آویگا اور مکان پر جانے سے نہ معلوم
کتنی دیر میں جاوے اور بھجن میں خلل ہو کہتے ہیں [illegible] سوامین کیلہ جی چیلہ کرشنداس پیاہاری
کے مادھوریج اور سرنگار اور پاتک پرم بھاگوت سوامی اگر داس جی گرو بھائی ہوئی دن رات سری
رگھنندن سوامی کی چرن کملوں کے دھیان میں مگن رہتے تھے جنکا نزول جب اتک تمام جہان میں مشہور ہے
بھگوت بھجن میں مشہور اور سانکھہ جوگ کے اصل مطلب کے جاننے والے ہوئے مثل بھیکھم پتامہ کے موت پر قادر
باوجود اس درجہ کے اخلاق و فروتنی کا یہ حال تھا کہ ہر ایک کو خود پرنام کیا کرتے تھے شمیر دیو اونکے والد
گجرات میں منصب صوبہ داری پر ممتاز تھے جب اونکا انتقال ہوا تو یہاں بیٹھکر پرم دھام کو چلے اور وقت

کیلہ جی موصوف متھرا مین پاس راجہ مانسنگہ کی بیٹھے تھے بمان کو دیکھکر اوٹھے اور ڈنڈوت کرکے کہا کہ خوب ہوا
خوب ہوا راجہ مانسنگہ نی پوچھا کہ کس سی یہ گفتگو تھی کیلہ جی نی اول تو چھپایا لیکن بعد مبالغہ جو حال تھا
بیان کر دیا راجہ موصوف نے ہرکارہ واسطے دریافت حال کی بھیجکر یوم اور وقت وفات شیر یوجی کا جو
دریافت کیا تو مطابق پایا ڈنڈوت کری اور معتقد ہوا ایک دفعہ کیلہ جی بھگوت پوجن کرتے تھے اور پٹاری
پھولونکی پاس رکھی تھی اوسمین واسطے پھول لینے کی جو ہاتھہ ڈالا تو سانپ نی اونگلی مین کاٹا کیلہ جی نی جانا
کہ یہ سانپ سیر نہین ہوا اوسکو کہا کہ پھر کاٹ چنانچہ تین دفعہ کٹوایا اور مطلق زہر کا اثر نہوا جب یم دھام
کو جانیکا ارادہ کیا تو بھگوت بھگتون کا سماج کیا اور بعد درشن اور ست سنگ اونکو سماج مین دسئوین
دروازہ یعنی تارک سر کی راہ پران تیاگ کیے کہ جوگی جن بھی یہ حال سنکر متعجب ہوئے اور سب بھگتون کو
اعتقاد ہوا ﴿کتھا ۱۳۱﴾ गोपालभट्ट گوپال بھٹ لپسر بلنکیٹ بھٹ چیلہ سری کرشن چیتن مہا پربھو کے
پرم بھاگوت ہوئے مادھرج اور سرنگار اوپاسنا مین ایسے پگے ہوئے تھے کہ برنداین مین اوس امرت اور رس کا
لطف اور مزہ اونکو ہی نصیب ہوا انکی بدولت ہزارہا کو بھگوت کی پراپتی ہوئی بھاگوت دھرم کی رواج دینے
اور بھگوت بھگتی کی روپ ہوئے سوای صواب کی کسی کا عیب خیال مین نہ گذرا املاک و مال کو ترک کرکی برنداین مین
باس کیا اور ہمیشہ رس راس اور پرم سو بھا برج کشور مہاراج مین مگن رہتے تھے بھگوت بھگت بھاون مہاراج
اونکی بھگتی اور سیوا کی ایسے قابو مین تھے کہ از بس خوش ہوکر سالگرام سی مورتی روپ اپنا ظاہر کیا یعنی اونکو
بروقت سیوا اور پوجن سالگرام جی کے خیال ہوا کہ جسطرح بھگوت کا سرنگار تصور مین کیا جاتا ہی اگر ظاہر
بھی اوسیطرح ہوا کری تو خوب ہی بھگوت نی اپنے بھگت کی تمنا پوری کرنی کے واسطے سالگرام جی سی مورتی اپنی
پرم سو بھا یمان جیسا کہ سودی پورنماشی کو ظاہر کری بھٹ جی نی مندر مین براجمان کرکے بنام رادھا رون
جی کی نامزد کیا کہ برنداین مین مشہور و معروف ہی اور نشان نصفی حصہ سالگرام جی کا زیر پای اور نصفی کا
کمر پر موجود بعد اس کرپا کے بھٹ جی سرنگار و سیوا اور راگ بھوگ وغیرہ مین مصروف ہوئی اور فیض عام واسطے
تمام جہان کی ہو گیا ﴿کتھا ۱۳۲﴾ केशव भट्ट کیشو بھٹ کاشمیری براہمن ایسے پرم بھگت ہوئی کہ لوگون کو
عذاب او گناہون سی چھوڑا کر بھگوت سنمکھ کر دیا عمان بھٹ جی کی جہان مین مشہور اور معروف ہی کہ
بھگتی کی کلہاڑہ سی دیگر دھرمون کی درختون کو کاٹ کر بھگوت چرنون کو جگت مین مشہور کیا بھٹ جی موصوف
کو نمارک سنپرداوالون نی اپنی شجرہ خاندان مین داخل کیا ہی اور از روی اونکی کتھا کی ہدایت ہوتی سری کرشن

چیتین سی کہ وہی مادہ سنیہ [illegible] امین تہے ظاہر ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اونکو اوپدیش بھگوت بھگتی کا سرکرشن
چیتین سی ہوا اور بسبب صغیر سنی اونکو کہ ہفت سالہ تھے چیلہ اونکے نہ ہوئے نمارک سنپرداوالون کی سیوک ہوئے
جسطرحسے بھگوت بھگتی اختیار کری اوسکا حال یہہ ہی کہ یہہ بھٹ جی بڑی پنڈت تھی ہزارون پنڈتون کو مباحثہ
اور مناظرہ مین لاجواب اور فتح کیا جب دگ بجے کرتے ہوئے مع صدہا پنڈت اور شاگردون کے ندیا سانتی پور مین
پہونچے تو وہان کے سب پنڈت خوفناک ہوئے سرکرشن چیتین جی نے خیال فرمایا کہ اس شخص کو کمال غرور
اپنی پنڈتائی کا ہی وہ غرور دور کرنا چاہیے اسواسطے بھٹ جی کے پاس آئی اور بشیرین زبانی وملایمت کہا
کہ آپکا علم اور جس تمام زمانہ مین مشہور ہے کچھہ مجکو بھی سنا کر فیضیاب کرو بھٹ جی نے جواب دیا کہ ہنوز
طفل ہو اور علم کبھی حاصل نہین ہوا ایسے کلمات بیباکانہ داخل گستاخی ہین لیکن ہم تمہاری خوشکلامی سی راضی ہو
اسواسطے جو کچھہ کہو وہ سناوین فرمایا کہ گنگا جی کا سروپ بیان کرو بھٹ جی نے چند اشلوک مصنفہ خود سنائے
سرکرشن چیتین جی کو زبانی یاد ہوگئے بلکہ پڑھکر سنادی اور فرمایا کہ معنی اور جو عیب وصواب اوسمین ہی بیان کیجئے
بھٹ جی نے جواب دیا کہ میری شاعری مین عیب کب ممکن ہی سرکرشن چیتین جی نے فرمایا کہ یہہ نہین ہو سکتا
اگر اجازت ہووے تو مین عیب وصواب وحتی بیان کرون چنانچہ بیان کرنا شروع کیا اور ایسے معنی کہے
بروقت تصنیف بھٹ جی کو وہم وخیال مین کبھی نہین گذری تھے اور جو جو عیب وصواب تھی وہ بھی ایسے
مفصل ظاہر کیے کہ بھٹ جی کو جواب نہ آیا سرکرشن چیتین تو اپنے مکان کو چلے آئے اور بھٹ جی نے نادم ہو کر بوقت
شب سرستی جی کا دھیان کیا سرستی جی تشریف لائین بھٹ جی نے عرض کیا کہ تمام جہان کو فتح کرا کر ایک طفل سے
شکست دلائی مجہہ سے ایسا کیا قصور ہوا تہا سرستی جی نے جواب دیا کہ سرکرشن چیتین جی بھگوت اوتار اور
مالک ہین میری کیا تاب وطاقت ہے کہ اونکے مقابلہ پر گفتگو کرسکون اور تمہاری کمال خوش نصیبی ہی کہ
اونکے درشن ہوئے یہہ فرما کر سرستی جی تو انتردھیان ہوئین اور بھٹ جی سرکرشن چیتین کی خدمت مین
آئے دست بستہ عجز وانکسار کرکے عرض کیا کہ کچھہ ہدایت ہو سرکرشن چیتین جی نے فرمایا کہ بھگوت بھگتی
اختیار کرو اور آیندہ کسی پنڈت کے ساتھہ بحث مناسب نہین بھٹ جی نے قبول کیا اور جو پنڈت ہمراہ تھی
سبکو رخصت کرکے بھگوت بھگت ہوگئے پھر کشمیر اپنے وطن مین گئے اور کچھہ روز وہان رہے متھرا جی کی
خبر پہونچی کہ مسلمانان نے بسرانت گھاٹ پر ایسا جنتر لگا دیا ہی کہ جو کوئی اوسطرف گذر کرتا ہی اوسکی ختنہ خود بخود
ہو جاتی ہی اور مسلمانان زبردستی اوسکو اپنے مذہب مین ملا لیتے ہین بھٹ جی لفور استماع اس خبر کی

کشمیر سے چلی اور مع ایک ہزار اپنے چیلون کے متھرا مین تشریف لائے اوگا لبسرانت گھاٹ پر گئے
حرامزادگان نے حسب دستور دیگر اشخاص کے بھٹ جی سے بھی کہا کہ برہنہ ہوکر ہمکو دکھاو بھٹ جی نے
اونکو خوب مارا اور جنیئو توڑکر جمنا جی مین ڈالدیا وہ لوگ صوبہ کے پاس فریادی ہوئے چونکہ سب
شرارت بحمایت صوبہ کے تھی اوسنے اپنی فوج واسطے مدد کے بھیجی بھٹ جی اوس فوج سے ایسا لڑے
کہ اکثرون کو قتل کیا اور بعض کو دریا مین غرق کردیا اور کچھ بھاگ گئے اس معرکہ کا حال ایک شاعر نے مفصل لکھا ہے
اوس سے معلوم ہوا کہ بھٹ جی نے بھگوت چکر کا آرادھن کرکے ایسی آگ برسائی کہ سب دُشٹ عاجز ہوگئے اور
قاضی وصوبہ وغیرہ اگر قدمون پڑے بعدش یہہ چرتر کیا کہ سب مسلمانون کے جسم پر علامات ہنود معلوم
ہونے لگے وہ لوگ یہہ کرشمہ دیکھکر زیادہ تر معتقد ہوئے اور سب نے دست بستہ غلامی قبول کرکے
امان چاہی بھٹ جی نے سب ہنود برج کو جمع کیا اور اکثر جگہہ خود تشریف لیگئے سب کو مسلمانون سے
بیخوف کردیا اور بھگوت بھگتی کا رواج دیا ⁂ کتھا बनवारी जी بنواری جی بھگوت بھگتی کے رنگ مین
رنگین اور رادھرج اور سنگار رس کے رشک اور بھجن کے مجسم ہوئے خوشگوئی و شعر فہمی و لطیفہ سنجی
مین ازبس عاقل اور فہیم وہوشیار سار یعنی حقیقت و اسار یعنی بالعکس از حقیقت کے بچار مین [illegible]
سے بھی گوی سبقت لیگئے سداچارج یعنی نیک دھرم جو بھگتی کی ہین اونکے کرنیوالے صابر و شاکر
سदाचार
اور سب پر رحم کرنے والے بیشمار ہنرون کے دانا پنڈت اور دس طرحکی بھگتی کے عمل مین سادھان
ہوئے اونکے درشنون سے ہی لوگ پوتر ہوتے تھے اور اگر کسی سے گفتگو ہوئی تو اوسکے پوتر
اور بھگت ہوجانے مین کچھ شک ہی نہ تھا چرتر برج بھوکھن [illegible] کی الاپ مین ازبس چتر تھے
आलाप
کتھا यशवन्त जी جسونت قوم راجپوت راٹھور بھگوت بھگتی مین سادھان اور جملہ قواعد بھگتی کے
عامل ہوئی بھگوت بھگتون سے ایسی محبت صادق تھی کہ تکلف نزدیک نہین آتا تھا دست بستہ
کشادہ پیشانی اور کمال فرحت سے اونکی خدمت مین بیک پا ایستادہ اور ہر وقت متمنی رہتے تھے
کہ کسی سیوا کے واسطے اجازت ہو سری برندابن مین مستقل باس کرکے اور سری رادھا بلبھ لعل
کے چرتر اور بہار لیلا مین دل کو لگاکر دن رات بھگونت کے سنگار اور رادھرج کے جتنون مین
[illegible] گری کی دولت
[illegible] ہوجاتے تھے ⁂

کتھا ۱۱ कल्याणदास بھگوت کی بھگتی اور بھلائی اور سب گنون کی باریک فہمی جہان مین کلیان داس جی کے حصہ مین آئی نول کشور برج چندر مہاراج کے پریم مین مگن رہتے تھے اور جسطرح دریا دن رات جاری رہتا ہے اوسیطرح اینہ اور مستقل دل کی توجہ ہر وقت و ہر لحظہ مادھرج اور سرنگار کے تصور مین رہتی تھی شیرین کلام ایسے تھی کہ خواہ نخواہ سامعین کی طبیعت خوش ہوکر گرویدہ ہوجاتی تھی پیراو بکاری راحم اور بچاردان ہوئے او اصل مصنف نے جو یہ لفظ لکھے ہین کہ من کرم بچن سروپ بھگت کی چرن رج کے اوپاسک تھے اوسکے معنی یہ معلوم ہوتے ہین کہ روپ براد رسناتن جو بھگت ہین اونکی چرن رج کے اوپاسک یعنی چیلہ تھے یا روپ یعنی مادھرج اوپاسک جو بھگت اونکی اوپاسک تھے یا روپ یعنی مادھرج اور بھگوت بھگت دونون کے اوپاسک تھے

کتھا ۱۱ करनहरिदेवविख्यातकान्हरदास کرن ہردیو معروف کنہرداس جی ساکن بوڑیہ بھگوت بھگت اپنی آتما مین آنند کرنے والی اور جو آیندہ شدنی ہے اوسکو جاننے والی سرنگریش بھگتی کی قایم کرنیوالے براہمن کل مین مثل آفتاب کے حلیم اور مستقل مزاج سب گنون کے مکان ہوئی بھگوت بھگتون کو اپنا اسبس جانکر محبت سی سیوا اور خدمت کرتے تھے پارچہ و اشیاء خوردنی و نوشیدنی وغیرہ جو کچھہ جسکی کیکو مطلوب ہوتا تھا بصفائی و اعتقاد دل دیتے تھی سوبھا رام جی سے اونکو فیض ہوا سرنگار اور مادھرج بھاو کے مجسم تھے اور سب مخلوقات پر برابر نظر عنایت کی رکھتے تھے

کتھا ۱۱ लोकनाथ لوکناتھہ جی کو بھگوت مین پریم اور عشق اسقدر تھا کہ جسقدر پارشدون کو ہے سرنگریش جیتین جی کے چیلہ تھے اور پرپاپریتم کے چنتون اور چرترون مین ہر وقت اور ہر لحظہ ایسے مگن رہتے تھے کہ اگر ایک دم اور لحظہ بھی بھگوت سروپ کا چنتون نکرتے تو مضطرب ہوجاتے سری مدبھاگوت کا گان اور کیرتن جان سے زیادہ عزیز تھا اور جو کوئی بھگوت کے ساس چرتر کا بھجن اور کیرتن کرتا تو اوسکو اپنا دوست جانتے تھے اور اوسکو ہی رشتہ دار ایک دفعہ بر سر راہ جاتی تھی ایک شخص کو دیکھا کہ بھگوت چرترون کا کیرتن کرتا ہے اوسکو رشتہ دار اور پریمی جانکر بے اختیار اوسکے قدمون مین پڑے اور اس چرتر سے دیگر اشخاص کو ہدایت بھگوت کے پریم اور بھگتی کی فرمائی

کتھا ۱۱ मानदास ماند اس جی پرم بھگت پیراو بکاری دیاوان سوسیل ہوئے سری رگھنندن سوامین کے چرن کملون مین محبت اور بھگتی اپنہ تھے جانکی جیون مہاراج کے چرتر

راماین اور ہنومان ناٹک اور دیگر رامائنون مین پوشیدہ لکھے ہین اونکو ماند اس جی نے بھاکھا مین ایس
لطف و شاعری سے بیان کیا کہ ہر ایک کو مرغوب اور فائدہ بخش ہر دو جہان کے ہین اگرچہ جبل
نو رس کہ جنکا حال دیباچہ مین مندرج ہوا اپنے گرنتھ مین مفصل بیان کیے لیکن بھگوت کا سنگار
اور مادھرج رس ایسا لکھا کہ جسکے پڑھنے اور سننے سے بالضرور بھگوت سروپ مین طبیعت
لگ جاتی ہے اور جو قواعد سنگار کے سری کرشن چرتر مین اوپاسکون نے بیان کیے ہین اوسیطرح
رام چرتر مین ماند اس جی نے بیان کیے ہین ✤ کتھا کرشنداس कृष्णदास کرشنداس جی پرم بھگت اور پنڈت ہو کے
سری گوبندچند مہاراج کے روپ مادھری اور سنگار مین مگن ہو کر اوسکے رس مین شب و روز
ست رہتے تھے بھگوت سیوا ایسی محبت سے کرتے کہ سیوا کا روپ ہو جاتے بھگوت بھگتون کو
اقسام اقسام کے بھوجن اور پرساد دیا کرتے اور جو کوئی سادھو اونکی سنپردا کا ہوتا تو اوسکے ساتھ
کمال شوق سے ملا کرتے بھگوت چرترون کی کیرتن اور سروپ کی چنتون اور انبھو مین ایسے مسرور
अनुभव
اور محو رہا کرتے تھے کہ بیان اوسکا غیر ممکن ہے ✤

نشٹھا ہشتم در تعریف و مہمات باتسل و بیان کتھا بھگت اوپاسکان این نشٹھا

सरी رگھنندن سوامین کے چرن کملون کے اندر دھنش ریکھا کو ڈنڈوت کرکے ہری اوتار کو پرنام
کرتا ہون کہ جو کہ واسطے وہ روپ ظاہر کرکے تشریف لائے اور اوسکو گود سے چھوڑا یا باتسل نشٹھا
وہ ہے کہ اپنی زبردستی سے بھگوت کو کھینچکر اوپاسک کے دل مین مقیم کر دیتی ہے اور ہرگز ایسا
نہین ہوتا کہ اس نشٹھا کے ذریعہ سے اوپاسنا کرنے والے کو بھگوت حاصل نہوون سبب
یہ کہ بھگوت کا حاصل ہونا حصر اوپر محبت دلی کے ہے سو اس نشٹھا سے جلد ایسی ولیسی محبت
پیدا ہو جاتی ہے کہ اور کسی نشٹھا کی اسقدر جلد نہین ہوتی ظاہر ہے کہ محبت صادق درمیان والدین
نسبت اپنی اولاد کے ہوتی ہے اور بیٹا کیسا ہی بدصورت اور بے تمیز ہو لیکن والدین کا تخت جگر
اور نور بصر ہے لیس اگر وہی محبت بھگوت مین لگائی جاویگی تو کسواسطے جلد تر بھگوت
حاصل نہوگا ماسوا اوسکے بالکون کے چرتر ایسے دلچسپ ہین کہ خواہ نخواہ طبیعت لگجاتی ہے
اور ہر ایک نے دیکھا ہوگا کہ کسی کا لڑکا تماشے اور توتلی باتین کرتا ہو اور خوبصورت بھی ہے تو

غیر شخص راہ چلتے اوسکا تماشا دیکھکر خوش ہوتے ہین اور وہ لڑکا ولمین سمجھا جاتا ہے
پس وہ پوین برہمہ بچہ انند گھن کہ جسپر خوبصورتی اور تماشے وو دیگر چرتر بالکون کے ختم ہین
اس نشٹھا کے ذریعہ سے آرادھن کیا جاوے توکسواسطے جلد تر از جلد ولمین نہ سمائیگا قطع نظر
ازین محبت ہر چیز کی کسی نہ کسی خوف سے ہوتی ہے اور جب وہ خوف نہین رہتا تو محبت بھی کم
ہوجاتی ہے اور لیپر کی محبت بلا کسی خوف کے خود بخود جذبہ دل سے ہوتی ہے اور اسیواسطے اوسکو
پایداری ہے درینصورت ثابت ہوگیا کہ اگر اس نشٹھا کے ذریعہ سے طبیعت بھگوت مین لگے گی
توحسب تمثیل بالا ہرگز محبت مین کمی نہ ہوگی اور روز بروز وہ محبت ترقی کو پہونچکر بھگوت پاراین
کردیگی جس مقام ہین رس بھید کی بحث مندرج ہے تو وہان معتقدان ۹ رس نے باتسل نشٹھا
کو ضمیمہ کرنا رس کا لکھا ہے اور بھگوت اوپاسکان نے جو اونکا جواب دیا اور تنقیح رسون کی کری
تو کرنا کو ضمیمہ باتسل کا ثابت کردیا سو دونون کے قول پر جو نگاہ کیجاتی ہے تو فہمید بھگوت اوپاسکان
کی صحیح اور درست ہے کسواسطے کہ رس اوسکو کہتے ہین کہ جس سے زیادہ لطف خاص اوس چیز کا
کہ جسکو رس نامزد کیا گیا ہے اور کسی چیز مین نہو مثلاً بیر رس اوسکو کہینگے کہ سب مدارج شجاعت کے
جسپر ختم ہونگے اسیطرح بہان در باب رحم اصل رس اوسکو کہنا چاہیے کہ جسپر رحم ختم ہو سو جو بخوبی
تامل اور فکر کیا جاتا ہے تو رحم باتسل نشٹھا پر ختم ہے کسواسطے کہ کرنا اوسکو کہتے ہین کہ دوسرے کا
دکھ دیکھکر دل نرم ہوجاوے اور کرم خواہ بچن خواہ من سے اوسکے واسطے تدبیر کیجاوے اور
باتسل وہ ہے کہ کمال جذبہ محبت سے بے تحاشا و بیساختہ رحم ہووے اور من بچن کرم یکبارگی
جذبہ اور کشش باطنی سے سب ایکطرف توجہ کرجاوین پس بغور خیال کرنا چاہیے کہ خاتمہ رحم کا
باتسل پر ہوا یا کرنا رس پر اور دونون مین کرنا کا درجہ زیادہ ہے یا باتسل کا واسطے سریع الفہمی
کے ایک تمثیل یاد آئی سو لکھتا ہون ایک کوچہ تنگ مین ایکطرف سے مویشی آتی ہے اور دوسری
طرف سے ایک شخص اشنان کرکے آتا ہے اور ایسا شدھ و پوتر ہے کہ کسیکو سپرس نہین کرتا اتفاقاً کسی کا لڑکا
دو سہ سالہ کھیل رہا ہے جب وہ مویشی نزدیک اوس طفل کے آئی تو وہ شخص کمال رحم سے پکارا کہ
کوئی جلد اگر اس لڑکے کو اوٹھا لو اور خود بخوف نجس ہوجانے کے نہ اوٹھایا چند قدم چلا تھا کہ شخص غیر کو کا
بیٹا بھی اوسیقدر عمر کا راستہ مین کھیل رہا تھا اور مٹی وکیچ وغیرہ کے بدن اوسکا نجس ہو رہا تھا وہ

سویشی اوس طفل کے نزدیک بھی آپہونچی وہ شخص بے تحاشا دوڑا اور کچھ خیال اوس طفل کی نجاست کا
اور اپنی پاکیزگی وغیرہ کا نہ کیا فی الفور اوس طفل کو اوٹھا کر اپنے گلے سے لگا لیا اس تمثیل سے تمیز باتسل اور
کرنا اس مین کر لینی چاہیے غرض اصل رس باتسل ہے اور کرنا اوسکا ضمیمہ ہے یہ اوپاسنا سری دسرتھ
نندن اودھ بہاری اور نند نندن برندابن چندر کی مروج ہے اور ایسا الوکک بھاو اس اوپاسنا والونکا
کہ تعریف اوسکی نہین ہوسکتی بھگوت کو فرزند اپنا مانتے ہین اور اوسکو پورن برھم سچدانند گھن
پرماتما و بیکنٹھ کچھ ایک قواعد اس اوپاسنا کو لیشن سوامین اور بلبھ آچارج کی کتھا مین مندرج ہوئی
اور بعض سامان بہ آیندہ تحریر ہونگے جہان اس اوپاسنا اور اوپاسکان کی نگم و اگم و برہما و شیو بھی
نہین کرسکتے اس مت منہ پاپ پیچ کو کیا تاب و طاقت ہے کہ دم مار سکے اور فی الحقیقت کوئی کسطرح
کہہ سکے کہ جو پورن برھم اپنا جنم تک باوجود ہزار ہا سادھن جوگیون کو من مین بھی نہین آتا وہ اون
اوپاسکان کے واسطے نر روپ ہوا اور پریم انوپ بال چرتر اونکو دکھلائے اور اب دکھلاتا ہے اور آیندہ
دکھلاویگا غرض اوسی پورن برھم کو لیلا ایسی عزیز ہے کہ اپنے بھگتون کی طبیعت دیگر لیلاؤن سے
پھیر کر اس لیلا کی طرف راغب کر دیتا ہے کہ تصدیق اس امر کی بھاگوت اور رامائن سے بخوبی ہوتی ہے
یعنی کوسلیا و نند رانی و دیوکی و یسودا کو چند دفعہ اپنی ایشرتا بھگوت نے دکھلائی جب اونکی طبیعت
اوسطرف رجوع ہوئی تو خود بھگوت نے اوسطرف سے اونکی توجہ دل کی برگشتہ کرکے طرف بال چرتر
کے متوجہ کر دیا اور پریم آنند دیا اگر بھگوت کو یہ لیلا بہ نسبت دیگر لیلاؤن کے زیادہ عزیز نہوتی
تو کیون ایسا کرتے اور اونکی طبیعت طرف بال چرترون کے کسواسطے راغب کرتے بلکہ اسواسطے تخفیف کر دیتے
بھاو اپنے بھگتون کو اب بھی اس قسم کے چرتر اپنے بھگتون کو دکھلا دیتے ہین کہ ملاحظہ کرتا تمثیل ناتھ
و کرشن اس و کلیان بائی وغیرہ سے ظاہر ہے اور بہ عرصہ قلیل کا ذکر ہے کہ ایک گوسائین نام اونکا باوا
بلبھ کل مین پریم بھگت باتسل اوپاسک ہوئے ایک دفعہ منہاری واسطے چوڑی پہنانے کے اونکی گھر آیا
عورتون کو آئی جب گوسائین جی قیمت دینے لگے تو منہاری نے کہا کہ مین نے سات لڑکی اور بہو بیٹی
کو چوڑی پہنائی ہین گوسائین جی نے جواب دیا کہ ہمارے گھر چھ عورت ہے لڑکی ایک بھی نہین اس تکرار مین
منہاری بلا لئے قیمت کے چلی گئی رات کو بہ اوسکا صادق گوسائین جی کو خواب مین کہا کیا کہ مین
تمہاری بیٹی ہون کہ میری چوڑیون کے دام منہاری کو دینا چاہیے

کیسے پریم منوہر چرتر کرکے اپنے بھگتون کی بھاؤ کو پختہ کردیتے ہین غرض یہ باتسل نشٹھا واسطے جلد ملنے بھگوت
کی پریم سار و خلاصہ و تتو سب نشٹھاؤن کا ہے دیباچہ مین مندرج ہوا کہ ہر ایک رس چار سامان یعنی بھاؤ
انوبھاؤ ساتوک بیبچاری سے ظاہر ہوتا ہے سو اس باتسل رس مین منجملہ سامان اول کو پورن برمہ پرماتما آپ
آننت سچدانند لچھمن مہری رگھنندن سوامین یا نند نندن مہاراج تین برس سے سات برس تک عمر والا
نازک بدن توتلی بچن شیام سندر سروپ سر پر چھوٹا سا مکٹ جسم نازنین مین باریک کرتہ زردوزی پٹکہ اور گوٹہ
سے مغرق کانون مین جھومکہ اور چھوٹے چھوٹے کنڈل گور و چن کا تلک پیشانی پر بلاق ناک مین نقطہ سیاہی کا
رخسارہ پر آنکھین شوخ اور چنچل گلے مین کٹھلا و تعویذات و ناخن شیر ہاتھون مین کڑہ و بہونچی چرن
کملون مین ٹھنگنی و پیلیان ہین اور کوشلیا مہارانی و نند و جسودھا وغیرہ آشریا لنبن اور دلیس چنچلتا
و چپلتا کہ کبھی ماتا کی گود مین آور کبھی کھلونون کی طرف مخاطب کبھی جانورون پر نظر اور کبھی کھانے کا
خیال آور کبھی کسی چیز کی طلب مین ہٹ اور کبھی توتلی گفتگو سے کچھ پوچھنا اور کبھی پلنگ کو پکڑکر
کھڑا ہونا اور کبھی ماتا کی انگلی پکڑکر چلنا سیکھنا کبھی ناچنا کبھی آنگن مین اپنے یارون اور بھائیون کے
ساتھ کھیلنا وعلیٰ ہذا القیاس دیگر بےشمار چرترانشان کرکے سنگار کرنا کھلونہ وغیرہ بال چرتر کے تیار و
موجود رکھنا سب طرح کے کھانے کھلانا پیار کرنا لاڈ لڈانا گود مین لیکر سیر کرانا آشیرباد دینا اور اسی قسم کے
دیگر لا انتہا سامان کا تصور سب منجملہ بھاو یعنی سامان اول و انوبھاو سامان دوم کے ہین سامان
سوم یعنی آٹھ ساتوک سب اس رس مین عمل کرتے ہین اور منجملہ سی دسنہ بیبچاری یعنی سامان چہارم کی
دس حالت اس رس مین عاید ہوتے ہین پہلے تپش دل دوم لاغری سوم تغیر رنگ چہارم دل برداشتگی
از جملہ امور دنیا پنجم بےاستقلالی ششم بےحس و حرکت ہوجانا ہفتم بیماری ہشتم دیوانگی نہم غش دہم موت
اور اس رس کا انتہائی بھاو وہ ہے کہ توجہ دل ہر دو جہان کی جملہ خیالات کو چھوڑکر اور یکسو ہوکر شب و روز
بلا تنزل بھگوت کے سروپ اور محبت مین مستقل ہوجاوے اور کسیطرح کسی اور کی طرف نہ جاوے جیسے
رگھنندن سے مین نسبل ہے پرنت اپت آکھین ہے تیت یاون ہے دین بندہ ہے کرپا سندھو مہاراج آجتک جو
شکایات اس دل کی عرض کری تو ایک مفعول امر معلوم ہوتا ہے کسواسطے کہ ان شکایات سے
کبھی بھی کچھ حاصل نہوا اور نہ اس دل کمبخت نے کچھ سنا اور نہ کچھ مانا اگر دس کرپا اور عنایت کا
کہ جسکی بدولت اجامیل یا در گیچ اور گنکا اور حبشی اور طیور وغیرہ بلا کسی سادھن و بھجن کو ایک لحظہ مین

پرم پد کو پہونچکر قید موت و حیات سے چھوٹ گئے امیدوار ہو کر عرض و معروضات خدمت مین
جناب بندگان والا کی کیا کرتا تو آپ کے بردافرد رحم سے کب ممکن تھا کہ میرا حال ایسا ہی رہتا اور
یہ دل کمبخت میرے اختیار مین ہو جاتا سواے اوسی کرپا اور عنایات کا امیدوار ہو کر عرض رسا ہون
کہ جسطرح ممکن ہو ایسی نظر خاوندی کی ہو وے کہ سرو پیمند یہ ذیل پایا لایا مصرعہ اخیر دیباچہ
شب و روز بلا تنزل میری آنکھون مین لبا رہے

کبت سویا

کب ہین سسی مانگت آر کرین کبہون پرت بنب نہار ڈرین
کبہون کرتال بجاے کے ناچت مات سبے من مود بھرین
کبہون رس مار کہین ہٹھ سون پن لیت وہی جیہ لاگ اڑین
اودھیش کے بالک چار سدا تلسی من مندر مین بہرین

कबहूँ शशि माँगत आरि करैं कबहूँ प्रति बिम्ब निहारि डरैं।
कबहूँ करताल बजाय के नाचत मातु सबै मन मोद भरैं।
... तुलसी मन मन्दिर में विहरैं ॥

کبت دیگر

تن کے دت شیام سرورہ لوچن کنج کی کولتائی ہرین
ات سوبھت دہوسر دہو بہرے چھب بھور انگ کے دور دہرین

तन की दुति श्याम सरोरुह लोचन कंज की कोदलताइ हरैं।

تاکہین بسنجرانی مہاکوتاک سرانی وشیہ بانی فرد سنت بلیبالی اون ماکہین

اوٹ ہوی گیاکی للیابلگیاوی کی جسومت مثیاسون کنھیاجب تاکہین

کتھا کوشلیا مہان اور بھاگ کی ٹرائی اور بھگتی بھاؤ پرم پوتر کوشلیا مہارانی کا جو بیان کرسکے ایسا اس برھمانڈ مین کون ہوا اور ہی اور ہوگا اور انصاف شرط ہی کہ کسطرح کسی سے بیان ہو کہ جسکو بعض نرگن نراکار نرنجن اور بعض گولوک نواسی اور بعض بیکنٹھ ناتھ اور بعض ساکیت بہاری اور بعض چھیرساگر باسی اور بعض پرم تتو اور بعض پرم جیت وعلیٰ ہذا القیاس دیگر شاستر والی موافق اپنی فہم اور قیاس کے بیان کرتی ہین اور پار نہین پاتے جسکی مایا بیشمار برھمانڈون کے برھما شیو وغیرہ کو رچ کر پھر ناس کرتی ہی اور جو سب بید اور شاستر ون کا سار ہی اور اپنے بھگتون کا سربس و آدھار وہی پورن برھم پرماتما سچدانند گھن جیسی کوشلیا کی بھگتی کی بس ہوکر اور پرم منوہر روپ دھارن کرکے ظاہر ہوا اور ایسے پوتر پوتر اونکو دکھلائی کہ جسکو شنکر مہا مہا پاتکی اس سنسار سمدر سی پار ہوتے ہین پس کوئی کسطرح مہمان ایسی کوشلیا جی کی بیان کرسکے مہاراج ادھراج وسرتھ جی کی کتھا مین ذکر ہوا کہ پہلے جنم مین مہاراجہ موصوف سوانبھومنو اور کوشلیا مہارانی ست روپا تھے اور اونکو بھگوت کا بردان ہوا کہ تمھارا پتر ہونگا او سوقت ست روپا نے اسقدر اور درخواست کری کہ مجکو گیان تمھاری سروپ کا بنا رہے بھگوت نے فرمایا کہ والدہ بھاو اور گیان دونون تمکو بنے رہین گے سو اوس بردان کی موافق کوشلیا جی بھگوت کو سچدانند گھن پورن برھم اور اپنا پتر مانتی تھین چنانچہ جب بھگوت اوتار ہوا تو کوشلیا جی نے یہی سمجھا کہ وہ پرم آتمان جسکو جوگی جن سادھی لگا کر دھیان کرتے ہین اور عقل و دل وغیرہ محسوسات کی اور اک سی باہر ہے وہی میرا پتر ہوا ہے بصورت موجب اور آدا آچار جو بالتسل اور پاتنا [illegible] رانی کو سمجھنا چاہیے ایک دفعہ مہارانی ممدوحہ بھگوت کو پالنے پر خواب کرا کر

خود واسطے پوجن کل دیوتاکے تشریف لیگئین بروقت پوجا کے بھگوت یعنی سری رام چندر مہاراج کو دیکھا متعجب ہوکر وہان سے جو مکان خوابگاہ بھگوت کے آئین تو وہان سوتا پایا پھر پوجا کے مکانمین گئین تو وہان بھی بھگوت کو دیکھا غرض دو چار دفعہ آئی جاتی ہین جو دونون جگہ بھگوت کو موجود پایا تو متفکر ہو خیال کرنے لگین کہ یہ کیا بات ہے بھگوت نے فکر اور رنج دیکھکر اپنے سروپ اور اپنی مایا کے درشن ماتا کو کرائے کہ بیشمار برہمانڈ ہین اور علیحدہ علیحدہ قسم کے سب برہمانڈونکی رچنا ہے اور سب مین سری رگھونندن سوامین براجمان ہین لیکن بھگوت کا روپ مثل پیدائش برہمانڈونکی جدا جدا قسم کا نہین سب جگہ یکسان اور برابر ہے برہما و شیو تک دیوتا و اسر وغیرہ استت کرتے ہین اور ایک گوشہ مین وہ مایا کہ جو سب برہمانڈون کو بناکر پھر ناس کردیتی ہے خائف و ہراسان موجود ہے کوشلیا جی یہ چرتر دیکھکر خوفناک ہوئین اور بیتاب ہوکر قدم پکڑ لیے بھگوت نے ہنسکر تسلی و تشفی کری اور فرمایا کہ آیندہ تمکو میری مایا کبھی نہ ستاویگی اس چرتر سے بھگوت کی ہدایت یہ ہے کہ جسکو میرا سروپ حاصل ہے اسکو مجھ سے سوا ہے اور کون پوجنے کے لائق باقی ہے کسواسطے کہ جس دیوتا مین جو اپنیتا وغیرہ ہے وہ سب میری دی ہوئی ہے اور وہ دیوتا مجھ سے ہی متعلق ہے پھر تو کوشلیا جی اسقدر بھگوت سروپ کے چنتون اور لاڈ لڈائی مین مصروف ہوئین کہ جسکا بیان نہین ہوسکتا اور ایسا بھگوت کا روپ ظاہر و باطن مین سمایا کہ سوا محبت اور سروپ بھگوت کے مطلق خیال دوسرا نہ رہا چنانچہ جب رگھونندن سوامین بن کو تشریف لیگئے تو سروپ بھگوت کا ایسا روبرو کوشلیا جی کے رہتا تھا کہ کبھی بن کو جانا معلوم نہوا جب کوئی یاد دلاتا تھا اسوقت بن کا جانا معلوم ہوتا تھا اور بعد لحظہ کے پھر وہی حالت ہوجاتی تھی جب رگھونندن سوامین بعد فتح لنکا واپس تشریف لائے اور کوشلیا مہارانی بدستور معہود کہ جسطرح پہلے آرتی بھگوت کی کیا کرتی تھین آرتی کرنے لگین تو یہ معلوم نہوا کہ یہ وقت کونسا ہے آیا وہ ہے کہ رگھونندن سوامین حسب معمول ہر روزہ آیا کرتے تھے یا وہ کہ چودہ برس کے بعد آئے ہین بلکہ یہ فکر ہوئی کہ اس لڑکے نے رکھیشرونکا سا روپ کیون بنایا ہے اور جانکی مہارانی کا سروپ دیکھکر یہ خیال ہوا کہ دیکھو اس لڑکے نے اپنا سوانگ تو رکھیشرونکا بنایا ہی تھا لیکن میری پیاری بہو کا روپ بھی ویسا ہی بنالیا اسوقت سری جانکی مہارانی کو اپنے ساتھ اٹھا لیگئین اور لچھمن وغیرہ سے سنگار کرایا جب بھگوت کے راج سنگھاسن پر بیٹھنے کا ساج ہوا اور تمام زمانہ مین خوشی اور دھوم ہوئی تو کوشلیا مہارانی کو

یہ فکر ہوئی کہ بروقت راج تلک رکھیشور دیوتا وا شرو غیرہ سب آوینگے اور ہیرا لڑکا اور شمبھو پرم سکمار اور کومل اور
منوہر ہین ایسا نہو کہ روپ کو دیکھکر کسی کی نظر لگ جاوے سو سومترا وغیرہ رانی تو تیاری منگل و آرتی وغیرہ مین
رہین اور خود کوشلیا مہارانی کو تا وقت کرنے آرتی کے تلاش لوازمات دفعیہ نظر کی رہی غرض بروقت راج
تلک جب آرتی کرنی شروع کری تو اول واسطے بچانے نظر کے نقطہ سیاہی کا اپنے لڑکے اور شمبھو کے چہرہ پر لگا لیا تب
آرتی کری اور روپ کو دیکھکر پرم آنند مین مگن ہو گئین ہے رگھنندن سوامین اوسوقت کی پرم آنند کا جو ذرہ
مین سے کروڑ در کروڑ وان حصہ ہے اس اپنے خانہ زاد کے بھی نصیب کرو ٭ کتھا नंदबावा نند بابا اور جسودھا
رانی منجملہ نو نند یعنی دھرانند و دھرم آنند و اوپ نند و ابھے نند و سونند و ادھرما نند و کرما نند و دھرمانند
धर्मानंद कर्मानंद धर्मार्थानंद सुनन्द अभयनंद उपनंद सुर्यानन्द धरानंद
و بلبھانند کے دھرانند جی کے گھر بھگوت اوتار ہوا سو دھرانند موصوف و جسودھا رانی کی یہ کتھا ہے جسطرح
धरानंदजी वल्लभानंद
کوشلیا مہارانی کی مہمان اور بھگتی کا بیان کسی سے نہین ہوسکتا وہی حال جسودھا ماتا و نند بابا کی مہمان کا ہے
سو کسیطرح کا فرق نہین اگر کوئی اونمین سے کسیکو ترجیح دیوے تو خلاف ہے یا بہ سبب اوپاسنا بھید کے
سمجھنا چاہیے البتہ بھگوت چرترون کو فرق ہوا یعنی سری رام اوتار مین تو ایسا چرتر کوئی نہین ہوا کہ جسکو
کوشلیا جی سے پوشیدہ کرنیکی ضرورت ہو اور سری کرشن اوتار مین ابتدا سے سب چرتر ایسے ہوئے کہ ماتا سے
پوشیدہ کرنا ضرور ہے وہی وجہ اس قسم کے چرترونکی صاف اور سکو ظاہر ہے کہ زمانہ کلجگ قریب آنیوالا تھا
اور بھگوت کا اوتار صرف واسطے اون مہا بھگت کے ہوتا ہے تو جیسے چرتر اوس زمانہ کے پیدا ہونیوالونکو
مرغوب اور اپنی طرف لگانیوالے دیکھے ویسے ہی کیے اور اون چرترون کی خبر جسودھا ماتا اور نند بابا کو
کبھی نہین ہوئی اور اگر کوئی قرینہ اشتباہ کا ہو گیا تو یہ سمجھا کہ ہمارا بالک بھولا اور سیدھا سادھا ہے اوس سے
یہ کام ہرگز نہین کیا ہوگا چنانچہ جب خود بدولت گوپیاؤنکا ماکھن چراتے اور وہ واسطے دیکھنے روپ انوپ کے
بہانہ نالش جسودھا مہارانی کے پاس آتین اور نالش کرتین تو جسودھا جی اپنے فرزند ارجمند کو انکا ہرگز
قصور نہ سمجھتین بلکہ اونکو ہی ملزم کرتین ایک دفعہ رات کو کسی کنج مین خود بدولت اور رادھکا جی بہار
اور راس بلاس کرتے رہے جب دو چار گھڑی رات رہی تو خود بدولت چپکے چپکے اپنے پلنگ پر آکر سو رہے بسبب
جلدی کے بجاے پیتامبر کے رادھکا جی کا نیل آمبر بدل گیا تھا اوسکو اوڑھے ہوئے آرام مین تھے صبح جسودھا جی
نے جگایا تو نیل آمبر کو دیکھکر یہ جانا کہ بلدیو جی کا نیل آمبر بدل گیا ہے اور یا ہمجولیوں سے کھیل مین جو رادھکا جی کے
ناخنون کا نشان جسم پر نمودار ہو گیا تھا تو اوسکو یہ خیال کیا کہ کل ایسے بن مین یہ لڑکا گیا تھا کہ بندرون نے

گھیر لیا اور اونکی ناخنون کا نشان جسم پر ہے اور چشم بیخواب اور شب بیدار کو یہ جانا کہ بسبب تکلیف لگنے
ناخن بندرون کے رات کو خواب نہین آیا نہایت محبت اور پیار کرکے چھاتی سے لگایا اور رونے لگین
برای آیندہ فہمایش کی کہ ایسے بن مین ہرگز نہ جانا اور براہمنون کو بلا کر صدقہ اور دان دیا اگرچہ گھر پر
ہزارون غلام و کنیز موجود تھے لیکن جو کچھ خاص واسطے بھگوت کے نامزد تھین اونکی خدمت اور
اونکا دھونا اور دودھ گرم کرنا اور جمانا اور بلونا جسودھاجی خود اپنے ہاتھ سے کیا کرتی تھین کبھی کسیکو
دخل نہ تھا اور جو ماکھن ہوتا تھا اوسکو علحدہ علحدہ چند ظروف مین ایسی جگہہ رکھا کرتین کہ جہان بھگوت
کی نظر اُوس جاتی پڑے مطلب یہ تھا کہ کسیطرح یہ لڑکا مجھسے مانگ کر یا پوشیدہ کچھہ ماکھن کھاوے
تاکہ لاغری رفع ہو براہمن اور فقیر جو کہین کچھہ جاننے والے سنتین تو اوسکو کمال منت اور آرزو سے
بلاتین اور دھن دولت حسب دلخواہ دیکر اس بات کا تعویذ گنڈہ کرایا کرتین کہ لڑکا شکاری بھی بھلی جگہہ
وقت بیوقت پھرتا ہے کسی کی نظر کہیں نہ ہو جاوے اور کسیطرح لاغری رفع ہو ایسے ایسے چرتر اور بھاو بیشمار ہین
کہ اگر گوبان کو بہت چشم شیش اور سارا دے گی یا ہون تو بھی بیان نکر سکون اور کسطرح بیان ہو کہ جو شخص مہاپاپی
اور تیت اون بھاو اور چرتر جسودھا نانا کا خیال کر لیتا ہے اوسکی جہان کسی سے نہین کہی جاتی اور بیرن تارن
ہو جاتا ہے جو پریم آنند جسودھا ماتا کو نصیب ہوا وہ نہ برہما کو نصیب ہوا نہ شیو کو نہ لچھمی کو اور کسی کی تو کیا
حقیقت کہ بھاگوت اس امر کی گواہ ہے ایک ہدایت بھگوت کا اس کتھا مین لکھنا مناسب معلوم ہوا اور
وہ یہ ہے کہ جب جسودھا جی نے بہ سبب ظہور چند قصور کے اوس شوخ و شرارتی کو اوکھل سے باندھنا تجویز کیا
تو چند سیب گوپیکا خوش ہوئین کہ آج سب شرارتونکا عوض ہوگا اور اپنے گھر سے رسی لیکر دوڑین اور
اصل مطلب دلی یہ تھا کہ اسی بہانہ سے اوس پریم سوبھاو کو دیکھہ آوین جب جسودھا جی باندھنے لگین تو ہر ایک
رسی دو انگشت کم ہوتی رہی حتی کہ کسی گوپیکا کے گھر رسی نرہی اور بھگوت نہ بندھے تب تو جسودھا جی کو بہت شرم
اور ماندہ ہوا اور عرق آگیا کہ پاس دھرم مہاراج اپنی والدہ کی آزردگی نہ دیکھہ سکے اور فوراً اوس رسی مین بندھ گئے
اس میں یہ ہدایت ہے کہ میرے بندھ جانے مین صرف دو انگشت کا فرق ہے ایک انگشت کا تو از جانب بھگت
یعنی محنت اور کوشش کا اور دوسرے انگشت کا از جانب میرے یعنی کرپا اور دیا لتا کا جسوقت بھگت کی جانب
سے کوشش ہوئی اور اوسکے سبب سے مین نے رحم فرمایا تو فوراً بندھ جاتا ہون یعنی طالب کو ملجاتا ہون کتھا ۳
बिल्वमंगल جمل اللہ گناہین خلف الرشید بلبمہ آچارج کہ جنکی کتھا دھرم پرچارک نسخہ مین لکھی گئی

ایسے پرم بھگت باتسل نشٹھا کی ہوئی کہ جو شکمہ باتسل کا نند بابا کو ہوا تھا وہی بھگوت نے کرپا کر کے اونکو دیا دستور
ٹھل ناتھ جی کا تھا کہ شب و روز بھگوت آرادھن یعنی لاڈ لڈانے اور کھلانے اور پتیاری راگ بھوگ اور سیوا مین
رہتے تھے صبح بھگوت کو خواب سے جگانا اور منتہ دھونا کچھہ بھوجن کرانا پھر اشنان کرانا زیور اور لباس پہنانا سنگار
کرنا کھلونہ وغیرہ تلاش کر کر لانا بچھونا بچھانا آرام کرانا و دیگر لوازمات بال چرتر مین مصروف رہنا اور یہ آرادھن
صرف ایک دفعہ نہ تھا بلکہ سات دفعہ کرتے تھے غرض سوای سیوا اور آرادھن کے مطلق توجہ دل کی دوسری طرف
نہین جاتی تھی جیسا کہ اصلی گوکل اور نند رای کا سماج تھا ویسا ہی سب کارخانہ اور ویسی ہی سوبھا کا سامان
اپنے سیوکون کے دل پر منقوش اور ظاہر کر دیا تھا بیشباب ٹھل ناتھ جی نے کلجگ کے زمانے کو دواپر کر دیا
اگرچہ تصور مین بھگوت کے بال چرترون کا درشن مثل ساکچھات درشنون کے ہوتا تھا لیکن ایک دفعہ
یہ تمنا ہوئی کہ ساکچھات بال چرتر دیکھین بھگوت نے رضامندی اونکی ازبس ضرور تصور فرما کر ارشاد فرمایا
کہ ہم اپنی اونش سے اوتار لیکر تمکو بال چرتر دکھلا دینگے چنانچہ جب گردھر جی پہلا ان پیدا ہوئے تو اونکے
جسم مین بھگوت کی کلا نے حلول فرمایا اور بال چرتر ٹھل ناتھ جی کو دکھلائے جب گردھر جی عمر پچیال سے
متجاوز ہوئے تو وہی کلا گردھر جی سے علحدہ ہو کر دوسرے صاحبزادہ کے جسم مین آگئی اسیطرح سات
صاحبزادہ ہوئے اور سب مین بھگوت نے اپنی کلا کا عود فرما کر بال چرتر دکھلائے ایک دفعہ بھگوت بندر کو
دیکھکر ڈر گئے اور ڈر کر ٹھل ناتھ جی کی گود مین آ چھپے اوسوقت ٹھل ناتھ جی کو بھگوت کی ایشرتا کا خیال تھا
محبت سے گود مین بٹھلا کر اور پیار کر کے فرمایا کہ جسوقت لنکا پر چڑھے اور بیشمار بندر مثل کال کے ہمراہ تھے
اوسوقت تو کبھی خوف نہ ہوا اب اس ایک چھوٹے سے بندر سے کسواسطے خوف ہے بھگوت نے فرمایا کہ اگر تمھاری
توجہ دل طرف میری ایشرتا کے راغب ہے تو بال چرتر کی اوپاسنا کیا ضرور ہے اور اگر بال چرتر کی اوپاسنا
مقدم ہے تو اون چرترون کا سبب پوچھنا ضرور نہین میرے چرتر اور میرے سروپ بمقتضای بھگت پریما
و کرپا اتباع خواہش بھگتون کے ہوتے ہین ورنہ ان معاملات سے علحدہ اور سب مایا کے گنون سے جدا ہون
ٹھل ناتھ جی اس کرپا بھگوت سے کمال آنند ہوئے ساتون صاحبزادون کا نام شجرہ خاندان بلبھ آچاریج مین
مندرج ہوا اور سب اونش اوتار ہو کر سات گادی اونکے نام سے ...
گویا اس سنسار سے پار اوتارنے کو مثل سات جہاز کے ہین سات مورتی بھگوت کی براجمان کردہ سیوا
بلبھ آچاریج اور ٹھل ناتھ اور اونکے صاحبزادون کی تھی منجملہ اونکے ایک مورتی سری ناتھ جی مہاراج کی

حسب درخواست اور منت وخوشامد رانا والی اودی پور کی بطور سیر راج رانا موصوف مین بعہد عالمگیر بادشاہ
تشریف لیگئی اور اودی پور سے بارہ کوس جانب شمال براجمان ہین اور ناتھدوارہ تمام جہان مین مشہور
اور معروف اب تک خود بدولت وہان بطور مسافران رونق بخش ہین کہ خاص قیام کے واسطے کوئی مندر
نہین بنوایا گوسائیان و پوجاریان کے واسطے مکانات عظیم الشان تیار ہوگئے ہین اور بٹھل ناتھ جی
کی اولاد مین سے وہان کے ادھکاری وہ گوسائین ہین اور اسیطرح دوسری مورتی موسوم بہ چندرمان
عہد بادشاہ مذکور مین والی جےپور لیگیا وہ مورتی بھی اب تک جےپور مین ہے اور گردوارہ عظیم الشان
بٹھل ناتھ جی کی اولاد مین سے وہان پوجاری اور گسائین ہین ٭ कर्माबाई کتھا کرمان بائی
پرم بھگت باتسل اوپاسک ہوئین دستور ہے کہ طفلان خرد سال صبح اوٹھتے ہی کھانا مانگا کرتے ہین اور
والدہ کھچڑی یا ستو کی فکر قبل از بیداری کر رکھتی ہے سو کرمان بائی جی کو اوسی بھاؤ سے اول فکر
بھگوت کی کھچڑی تیار کرنی کی ہوتی اور بلا اشنان و کریا وغیرہ کے تھوڑی سی کھچڑی جھوٹ سے کوزہ مین
انگاروں پر رکھدیا کرتین اور جب وہ تیار ہوجایا کرتی تو کمال پریت اور محبت سے بھگوت کو بھوگ لگایا کرتین
اور جگناتھ جی ہمیشہ پرشوتم پوری سے تشریف لاکر اور خوش ہوکر کھایا کرتے ایک دفعہ کوئی سادھو آگیا اور
اسنے کھچڑی کا بھوگ لگانا منع کرکے آچار اور کریا سکھائی ناچار کرمان بائی جی نے سادھو کی اجازت کا عدول
مناسب نہ جانا اور موافق اوسکے ارشاد کے عمل کیا اس سبب سے وقت معہود مین دیر شروع ہونی اور
گرسنگی بھگوت کی کرمان بائی جی کو مضطرب اور بیقرار کرنے لگی ایک روز بھگوت کرمان بائی جی کی گود مین
بیٹھے ہوئے کھچڑی بھوجن کر رہے تھے کہ پرسوتم پوری مین راج بھوگ کی تیاری ہوئی اور بھگوت بلا ہاتھ
منہ دھوئے وہان پہونچے جب پنڈوں نے بھگوت کے ہاتھ اور منہ کو کھچڑی لگی دیکھی تو متعجب ہوئے
اور حال پوچھا فرمایا کہ کرمان بائی ہمکو صبح ہی کھچڑی کا بھوگ لگایا کرتی تھی اور ہم اوسکی محبت سے کھا لیا کر
واسطے بھوجن کے جایا کرتے تھے اب ایک سادھو نے اوس بائی کو آچار اور کریا کی تعلیم کردی ہے کہ اوسکے
سبب سے دیر ہوجاتی ہے سو اوس سادھو کو اجازت دو کہ کرمان بائی کو معمول قدیم کی اجازت دیآوے
پوجاریان نے اوس سادھو کی تلاش کرکے کرمان بائی جی کے گھر بھیجا اور وہ حسب ارشاد بھگوت کے
اجازت دے آیا کرمان بائی جی نے کہ اوس کریا آچار کو بلائے عظیم سمجھ رکھا تھا بدین سبب کہ بیراگ کا
سنگار اور حکم خود ہے تا دو پہر بھوکھا رہنے لگا جب اجازت معمول قدیم کی پائی تو کمال خوشی سے حسب طریق

نہ سمائین ابتک جو جگناتھ راۓ جی مین تجی سب بھوگون سی اول کھچڑی کا بھوگ بنا مزہ کریان بائی کے
لگایا جاتا ہی تو اوسکی دو سبب معلوم ہوتے ہین ایک یہ کہ بھگوت نے گیتا جی مین فرمایا ہی کہ جو شخص جس
بھاو سے مرتا ہی وہ اوسی بھاو کو پراپت ہوتا ہی سو اس قول کی موافق کریان بائی جی کو جسودھا مہارانی
کا درجہ ملا کسواسطے کہ اونکو وقت مرگ کی اپنے باتسل بھاو مین مستقل نشٹھا تھی اور موافق اپنی اوپاسنا
اور بھاو کی ابتک بھگوت کو کھچڑی کا بھوگ لگاتی ہین دوم یہ کہ بھگوت اپنی بھگتون کو ہدایت فرماتی ہین
کہ میری محبت اور باتسل بھاو کا یہ درجہ ہی کہ کریان بائی جی کی کھچڑی کا مزہ اور لطف ابتک میری
زبان سی نہین چھوٹا اوپاسکان اور بھاوکان و رسکان کو واضح رہی کہ بیشک کریان بائی جی خود تشریف
لاکر ابتک وہ کھچڑی بھوگ لگاتی ہین کسواسطے کہ ہزار ہا قسم کے طعام واسطے بھگوت کے پرشوتم پوری مین
تیار ہوتے ہین لیکن جو لطف اور مزہ کریان بائی جی کی کھچڑی کو ہے اسقدر اور کھانے کو نہین +

کتھا ॥ कमलदास کرشنداس جی باتسل نشٹھا مین ایسے پرم بھگت ہوئی کہ سری گوردھن دھاری
برج موہن مہاراج نی اپنے نت پرم آنند مین شامل کر لیا سری بلبھ آچارج گرو کے فرمودہ پر ایسا
عمل کیا کہ خود بھجن اور سیوا کی سروپ ہو گئے اور شاعری بے عیب ایسی تھی کہ پنڈت اور بھگت سب
جسکو حرز جان سمجھکر ڈنڈوت کرتے تھے اور ابتک ہادی گمراہان ہے برج کی ریچ کو مثل اپنی اشٹ دیو
کی جانا اور ہمیشہ ست سنگ مین بھگوت بھگتون کی رہی ایک دفعہ واسطے خرید سامان سرنگار سری ناتھ جی
کی دہلی مین آئی جلیبی لطیف دیکھکر خیال ہوا کہ اگر ناتھ جی کے واسطے یہ جلیبی بھیجی جاوین تو لگن سے
کھاتی پھرتے ہونگی اور بندرون اور جانورون کو کھلاتے ہوئے بہت خوش ہونگے اور یہ بھی خیال
فرماوینگے کہ ہمارے پیارے نے ہمارے واسطے دہلی کی مٹھائی بھیجی ہے اور اپنی یارون کو کھلاوینگے غرض
اس تصور یہ سروپ کے چنتون مین مگن ہوکر اون جلیبیون کا بھوگ سری ناتھ جی کو لگایا اور
وہ ایسا مقبول ہوا کہ طاش جلیبیون کا دکان سے کرشنداس جی کے روبرو آگیا اوسکا پرشاد
اپنی سیوکون کو دیا بعض نے تو نہ لیا اور یہ سمجھا کہ پجاری کی عقل مین فرق آگیا ہے نہ معلوم یہ
جلیبی کس کیا اور آچار سے بنی ہین اور بعض نے لیکر مہا پرشاد تصور کیا اور ادب کیا اور
آچاریہ سمجھا کہ بزرگون کی عمل مین دخل کرنا نہ چاہیے اونکی اجازت کو سر پر رکھنا واجب ہی
وہان سے آگی چلی ایک ... الفت کو اچھا دیکھکر پریم مین مگن ہوگئی کہ اس چند روزہ کا ناچ ناتھ جی کو

دکھانا چاہیے اور اپنے پاس بلاکر کہا کہ ہمارا صاحبزادہ ناچ راگ کا طیار رسیا ہے اوسکے روبرو ناچنے کے واسطے چل اونسنے قبول کیا چنانچہ ساتھ لیکر آئے اور گوردھن جی مین مانسی گنگا کا اشنان کراکر زیور اور لباس زرق برق کا پہنایا اور عطر وغیرہ خوشبو لگا کر مندر مین لیگئے طوائف نے کو سروپ سری ناتھ جی کا دیکھکر نشۂ تعشق سے مست ہوگئی اور من کرم بچن سے بھگوت کی ہوکر محو دیکھنے اور دکھلانے کی ہوئی کرشنداس جی نے پوچھا کہ ہمارے صاحبزادہ کو دیکھا طوائف نے جواب دیا کہ دیکھا اور میرے دلمین سما گیا پھر اوسنے ناچنا اور گانا شروع کیا اور ایسے ایسے بھاؤ اپنی مسکان وغیرہ کے بنائے اور دکھلائے کہ اوس پرم رجھوار کو اپنے حسن اور ناچ اور راگ اور بھاؤ کے قابو مین کر لیا اور پھر تنا کا روپ ہوکر اور دیہہ کو چھوڑکر نت بہار مین شامل ہوئی کہ دروان ڈنڈوت ہین بھگوت بھگتون کے چرن کملون کو کہ ایک لحظہ مین پرم پاتکی اور گنہگارون کو کہ جنہون نے کبھی نام تک نہین لیا تھا اوس درجہ کو پہونچا دیتے ہین کہ خود وہ بیشمار برھمانڈون کا پیدا کرنیوالا ہو جاتا ہی کرشنداس جی نے پریم رس راس گرنتھ تصنیف کیا کہ اوسکو خود سری ناتھ جی نے مقبول فرمایا اور سب بھگتون کو مرغوب اور پرمان ہے سورداس جی نے بوقت ملاقات کے کرشنداس جی سے کہا کہ کوئی پد اپنی تصنیف کا ایسا پڑھو کہ جسمین میری تصنیف کا پرتو نہو وہی کرشنداس جی نے دس پانچ پد سنائے لیکن سورداس جی نے اپنی تصنیف کا پرتو سب مین ظاہر اور ثابت کر دیا کرشنداس جی نے فرمایا کہ حسب فرمایش تمہارے صبح کو سناوینگے اور فکر مین ہوئے سری ناتھ جی مہاراج پرم کرپال نے جو اپنی بھگت کو متفکر دیکھا تو خود ایک پد تصنیف کرکے اونکا تکیہ کے نیچے رکھدیا کرشنداس جی نے جو صبح کو اوٹھکر دیکھا تو بھگوت کرپا سے خوش ہوئے اور سورداس جی کو وہ پد سنایا چونکہ سورداس جی بھی پرم بھگت تھے جان گئے اور فرمایا کہ یہ کرتوت تمہارے کونکی کی ہے کہ اپنے بابا کی حمایت کری اور دونون بھگوت پریم مین محو اور بیہوش ہوگئے اول مصرع اوس پد مصنفہ بھگوت کا یہ ہے مصرع آوت بنے کانھ گوپ بالک سنگ نیچ کی کھرین چھورت الکاولی ﴿﴾ واضح ہو کہ کرشنداس اور سورداس جی دونون گرھائی بلبھ آچارج کے چیلے ہین کرشنداس جی ہر روز متھرا جی سے بسرانت گھاٹ کا جل واسطے بھگوت اشنان کے لایا کرتے تھے کہ گوردھن جی سے نو کوس ہے بھگوت نے منع کیا کہ اسقدر تکلیف کچھ ضرور نہین لیکن جب کرشنداس جی نے نہ مانا تو سری ناتھ جی نے نشان لانے سبوچہ پانی کا اپنے سرہانے کیا کرشنداس جی مجبوری کو بیعنی چاہ کے جل سے اشنان کرانے لگے ایک روز بسبب لغزش پا

چاہ مین گر پڑی اور نِت لیلا بہار بھگوت مین شامل ہوئی رغنا لوگون کو ایک تو دکھہ اونکی مہاجرت کا اور
دوم چاہ مین گر کر مرنے کا ہوا سری ناتھہ جی مہاراج اوس بدنامی کو برداشت نہ کر سکے کرشنداس جی کا
نِت بہار مین شامل ہونا سب پر ظاہر اور ثابت کر دیا یعنی کرشنداس جی ایک شخص گوال کو متصل
گوردھن جی کے ملے اور اوس گوال سے یہ بات کہی کہ گسائین بٹھل ناتھہ جی سے ڈنڈوت کر کے
عرض کرنا کہ اسوقت وہ کوتکی اور شوخ طرف گوردھن کے اکیلا چلا گیا ہے اوسکی تلاش کو جاتا ہون
اسواسطے حاضر نہین ہوسکتا اور میری خوابگاہ مین ساٹھہ ہزار روپیہ مدفون ہے تم اوسکو نکلوا کر نصفی
تیورہ ہنگار سری ناتھہ جی مین اور نصفی سادھو سیوا مین لگا دو بٹھل ناتھہ جی نے بموجب نشان کے
تلاش روپیہ کی کری تو اوسیقدر روپیہ نکلا اور سبکو بھگتی کرشنداس کا اعتقاد ہوا ❊ **کتھا**

گسائین گوکل ناتھہ جی خلف الصدق بٹھل ناتھہ جی اور نبیرہ بلبھہ آچارج کے بھگتی اور
سب گنون کے سمندر صاحب عقل و فہم و خوبصورت و تحمل و بردبار ہیکم گو اور سری گردھر مہاراج کے
چمن مین مستقل ہوئی بھگتی کے پرتاپ سے جنکے چرنون کو سب راجہ ڈنڈوت کرتے تھے ظاہر و باطن
کیسان اور دل واسطے فائدہ لوگون کے متوجہ رہتا تھا اونکی خدمت مین ایک شخص مالدار واسطے
سیوک ہونے کے آیا اور لاکھون روپیہ واسطے نذر بھینٹ کے لایا گسائین جی نے اوس شخص سے پوچھا
کہ تمہاری محبت دلی کس چیز مین ہے اوسنے جواب دیا کہ کسی چیز مین نہین گسائین جی نے فرمایا کہ تم کسی
اور گروکی تلاش کرو اگر تمکو محبت کسی طرف ہوتی تو ممکن تھا کہ اوس طرف سے دل کو ہٹا کر بھگوت کی
طرف رجوع کیا جاتا اور جبکہ تمہین محبت کا نہین تو بھگوت بھگتی کا تخم کیسے پیدا ہوگا فی الحقیقت جو دل
کہ بلا محبت و شوق ہے مثل سنگ خارا کے ہے کانہا حلال خور ہمیشہ ناتھہ جی کے مندر مین واسطے
تیاری کفنی کے آیا کرتا تھا اور روپ انوپ بھگوت کے درشن کر کے رس اور پریم مین مگن رہتا تھا
گسائین جی نے ہر ایک کی نظر کا پڑنا سری ناتھہ جی پر مناسب نہ جانکر پردہ کی دیوار بنوا دی اور کانہا
موصوف کو بھگوت کے درشن ہونے موقوف ہوئے بھگوت بھگت تبسل کو اوسکی محرومی پسند نہوئی
اور بوقت شب خواب مین کانہا مذکور کو اجازت فرمائی کہ گسائین گوکل ناتھہ جی سے عرض کر دینا کہ
دیوار جدید دور کر دیوین ہماری سیر مین خلل انداز ہے کانہا نے اپنے دل مین خیال کیا کہ گسائین جی
کی خدمت مین پہونچنے کی مجھکو کب تاب و طاقت ہے اور اگر جاتا ہون تو خوف ہے کہ دربان نکال

گستاخی زدوکوب کرینگے پس لال جی مہاراج ناحق مجکو تنگ کرتے ہین یہ سمجھکر خاموش ہو رہا سری ناتھہ
جی مہاراج نے تین روز تک خواب مین وہی ارشاد فرمایا ناچار گیا اور دربان سے عرض کیا کہ مجھہ
گسائین جی سے عرض کرنا ہے دربان نے بخیال گستاخی اطلاع نکری لیکن کسی اور شخص نے سبیل
تذکرہ عرض کر دیا گسائین جی نے اوسیوقت بلوایا اور حسب الالتماس اوسکے تخلیہ کرکے پوچھا کانہا نے
پیغام بھگوت کا سُنایا اور یہ بھی کہا کہ تین روز سے برابر تاکید ہے گسائین جی نے پوچھا کہ کیا میرا
نام بھی ناتھہ جی نے لیا ہے جواب دیا کہ آپ ہی کا نام لیکر کہا ہے کہ دیوار مسمار کرین چونکہ گسائین جی کو بھی کچھہ
اشارہ اس بات مین معلوم ہوا تھا قول کانہا کا مطابق اوس اشارہ کے جانکر بے اختیار ہو گئے اور
کانہا موصوف کو دوڑکر چھاتی سے لگا لیا اور تعمیل حکم بھگوت کی کری ۞ کتھا **गुंजा माली** گنجا مالی
نام مشہور ہونے کی وجہ یہ ہے کہ گنجا یعنی گھونگچی جسکو صراف بجاے وزن ایک رتی کے رکھتے ہین اسکی
مالا بہت پہنا کرتے تھے بدین سبب کہ برج بھوکھن مہاراج کو اوسکی مالا عزیز تھی اسواسطے گنجا مالی
نام مشہور ہوا تھا اوسکے یہ ہین کہ گنجا کی مالا والا لاہور کے رہنے والے تھے پسر اونکا مر گیا تہو سے
کہا کہ مال و دولت ملک سب تیرا ہے اور گوپال جی مہاراج مالک اور ہم سوا ہین جو تجکو مطلوب ہو وہ
لیکر بھگوت بھجن کیا کر چونکہ بہو نیکو بھگوت بھگت تھی اوس نے کہا کہ مجکو کچھہ مطلوب نہین گوپال جی
مہاراج کی مورتی واسطے سیوا کے میرے حوالہ کرو اور کمال متمنی بھگوت سیوا کی ہوئی گنجا مالی جی نے
بھگوت سیوا تو اوسی بہو کے سپرد کری اور مال و اسباب استری کو دیکر خود برندابن مین تشریف لائے
اور برج بھومہ مہاراج کے بھجن کیرتن مین مصروف ہوئے بہو بڑبھاگی ممدوحہ بھگوت سیوا کرنے لگی
اور ایسی مستغرق ہوئی کہ کوئی وقت بھجن اور سیوا سے خالی نرکھا جس مقام پر بھگوت مورتی براجمان تھی
وہان دیگر اشخاص کے اطفال حسب خواہش اور بھاؤ بہو موصوفہ کے کھیلا کرتے تھے ایک روز انہون نے لڑکو
اون لڑکون نے بھگوت کے اوپر ڈالدیا بہو ممدوحہ اوپر ناراض ہوئی اور آنے سے بند کر دیا جب
بھوجن تیار کرکے بھگوت کے سامنے لیگئی تو بھگوت نے بھوجن نلیا اور اوداس ہو کر فرمایا کہ ہمارے
یارون کو آنے سے منع کر دیا ہم تیری روٹی بھی نہین کھاتے بہو جی نے بہت منت اور خوشامد کری
لیکن ایک نہ سنی تب تو خفا ہو کر کہا کہ میرا کیا نقصان ہے تمھاری ہی پوشاک خراب ہوتی ہے سو بہتر جسقدر
خاک دھول کی مرضی ہوگی صبح کو ڈلوا دونگی اب بھوجن کرلو بھگوت بلا اپنے یارون کے ہرگز راضی نہوئے

حقیقت ۱۲ اخاک ۲

ناچار اون لڑکون کو مٹھائی دینی کرکے منت وسماجت سے لائی اور تب بھگوت نے بھوجن کیا واہ واہ بھگوت کی کرپالتا اور دیالتا کہ اپنے بھگتون کی پریت کا ایسا نباہ کرتے ہین کہ خواہ نخواہ طبیعت کو بھگوت کے چرنون مین ہو جاتی ہے بائی یعنی بھو محدوحہ کی بھاؤنا باتسل تھی اور بالکون کو مثل عزیز ہوتا ہے سو وہی بھاؤ بھگوت نے پختہ اور مضبوط کر دیا ❊ کتھا گیارہ گرِدھر جی مہاراج خلف

गिरिधर

ٹھاکر ناتھہ نبیرہ بلبھہ آچارج جی کے مثل کلپ برچھہ کے ہوئے بلکہ کلپ برچھہ سے بھی اسقدر فضیلت تھی کہ وہ تو مطلب دنیاوی کو حسب خواہش دیتا ہے اور گرد ھر جی مہاراج ارتھہ دھرم کام موکش اور بھگوت بھگتی مستقل کے دینیوالا بلا خواہش ہوئے سب شاستر ونکا سار اور بید کا اصل مطلب جو بھگوت گیان ہے اوسکو بخوبی سمجھا اور نندجی برج راج کنور مہاراج کی سیوا اور خدمت مین باتسل بھاؤ عشق لگایا صرف اونکے درشنون سے لوگ پوتر ہوتے تھے اور جس سبھا مین بیٹھتے تھے اوس سبھا کی یہ شوبھا ہوتی تھی کہ گویا بھگوت پریم کا امرت برستا ہے اور کہانتک بیان کیا جاوے کہ اپنے عہد کے لاثانی تھے ❊ کتھا ترپرداس جی قوم کا یستھہ ساکن شیر گڈھ باتسل بھاؤ سے پریم اور

तिपरदास

بھگتی کے مجسم ہوئے ہر سال موسم سرما مین یہ نیم تھا کہ سری ناتھہ جی مہاراج کے واسطے پوشاک زردوزی یا کسی اور عمدہ قسم کی تیار کرکے بھیجا کرتے تھے اتفاقاً راجہ نے تمام مال و اسباب اونکا ضبط کر لیا اور کچھہ پاس باقی نرہا فکر ہوئی کہ اب کہان سے بالگھا تیار کیا جاوے کچھہ تدبیر نہو سکی جب سردی زیادہ ہوئی تو خیال اس بات کا کہ اوس ٹھاکر کو سردی لگتی ہوگی مضطرب اور بیقرار ہو کر زار زار رونے لگے اور گھر مین جا کر خوب تلاش کری تو ایک دوات ہاتھہ آئی بازار مین اوسکا ایک روپیہ ملا تھا روپیہ کا گندہ کا خرید کرکے سرخ رنگا یا اور بھیجنے کی تدبیر مین ہوئے لیکن اوس پارچہ کو دیکھہ دیکھہ کر افسوس کرتے تھے اوس پریم منوہر سو بھا بیان اور ٹھاکر کے واسطے یہ موٹا کپڑا بھیجنا کب مناسب ہے اسی خیال مین بیتاب و بیہوش ہو جاتے کوئی بھگوت بھگت برج کو جانے لگا اوسکو وہ پارچہ دیکر بہت منت و زاری سے عرض کیا کہ اس کپڑے کی خبر گوسائین جی کو نہووے کسواسطے کہ اونکی نظر سے اسکی قدر نہوگی بھنڈارہ مین ڈالدینا وہ شخص آیا اور بھنڈاری کو وہ پارچہ دیدیا بھنڈاری نے اوسکو حقیر سمجھکر پیچھے رکھدیا سری ناتھہ جی کو کہ وہ سر تاج مہارانی سرچ آپ بابا کی باوجود پہنچنے کے لوشاک بیش بہا کے بسبب سردی کے کانپنے لگے گوسائین جی نے لحاف اور رضائی زربفت و کمخواب وغیرہ کی

اوڑھائی لیکن سردی موقوف نہوئی پھر دوشالہ رومال وغیرہ اوڑھائی تب بھی جاڑا بدستور رہا آگ کی انگیٹھی لائی اور سب دروازہ بند کردیے لیکن کیا ذکر تھا کہ سردی رفع ہو گسائین جی نے بعد غور کے بھنڈاری اور کارپردازان کو کہا کہ بھائی یہ سردی نہین کچھ ہمشہ سردی ہے بیان کرو کس کس بھگت نے کیا کیا سوغاتی بھیجی ہے اونھون نے جس جس راجہ اور امرا اور دیگر اشخاص کی طرف سے سوغاتی آئی تھی سب بیان کی اور اوڑھائی کچھ سودمند نہوئی آخر مین بھنڈاری کو یاد ہوئی اور گسائین جی سے بیان کیا کہ تیرداس مفلس ہو گیا ہے اوسنے ایک تھان بہت موٹا بھیجا ہے وہ واسطے باندھنے دیگر پوشاک بھگوت کے بھنڈار مین ڈالدیا ہے گسائین جی نے کہا کہ جلد لاؤ چنانچہ لائے اور اوسکا جھولنا سا تیار کرکے پہنایا کہ فی الفور سردی رفع ہوگئی تھی اور ہٹ موقوف ہوئی شارح بھگت مال ہدایت فرماتا ہے کہ اس بیت اور بھگت بتسلتا کی طرف خیال کرکے دل لگانا چاہیے سو فی الحقیقت اگر اس بھگوت کرپالتا کو خیال کرکے اور پڑھ سنکر اگر دل کہنت بھگوت مین نگا تو بیشک سنگ خارا سے بھی ازلیس سخت ہے بلکہ کوئی اور جنس سمجھنا چاہیے

نشٹھا بست و یکم در بیان اس نشٹھا و بیان شاستر و کتھا بھگتان آن

ऋषभदेव

سری رگھناتھ سوامین کے چرن کملون کی پدم ریکھا کو پرنام کرکے رکھب دیو اوتار کو ڈنڈوت کرتا ہون کہ اجودھیا پوری مین وہ اوتار دھارن کرکے گیان اور بیراگ کی انتہا و اخیر درجہ کو تمام جہان مین ظاہر کیا جہان تک اس نشٹھا کی کس سے بیان ہو سکتی ہے بیشک واسطے اودھار جگت کے اس نشٹھا سے بہتر اور کوئی وسیلہ نہین اگرچہ دیگر نشٹھا بھی واسطے حصول بھگوت کے بکثرت ہین مگر انجام و اختتام سب نشٹھاؤن کا اسی نشٹھا پر پہونچ جاتا ہے مثلاً سکھا و باتسل ہے اور اونمین داس بھاؤ التا پر مقدم نہین لیکن جو حالت پر نگاہ ہوتی ہے تو حقیقت مین اصل اونکی داس بھاو سے تعلق رکھتی ہے اور سکھا و باتسل بھاو صرف بمقتضاے رغبت دلی واسطے رجوع ہونے طبیعت کے ہے چنانچہ اونکے منترون سے صریحۃً معنی سرن ہونے اور داس بھاو کے نکلتے ہین پس جس حالت مین کہ اون دونون نشٹھاؤن کا یہ حال ہو تو باقی نشٹھا ضمیمہ و فروع داس نشٹھا کی خود ہوگئین اور ہین —

برہمہ استتی مین بھاگوت کے مندرج ہے کہ تبھی تک دوئی وراحت ورنج وغیرہ اس آدمی کی عقل کے
سارق ہین اور تبھی تک خانہ داری وغیرہ مثل مجلس ہے اور تبھی تک موہ یعنی اگیان مثل جولانہ کے ہے
کہ جبتک بھگوت کا داس نہین ہوتا دوسرا قول بھاگوت کا ہے کہ جس بھگوت کے صرف نام لینے اور سننے
سے نرمل اور صاف ہوجاتی ہین اوسکے داس اور غلام ہونے سے تو کونسا درجہ ہے کہ ملنے سے باقی رہے
وعلی ہذا القیاس صدہا ہزارہا قول ہر ایک پوران وغیرہ مین مشہور اور معروف ہین اور یہ نشٹھا ایسی
عام ومشہور ہے کہ جس کسی سے پوچھا جاتا ہے تو اپنے آپ کو غلام و بندہ الیفر کا اور الیشر کو سوامین اور
مالک اپنا بیان کردیتا ہے بلکہ یہ گفتگو زبانزد ہر کہہ ومہ کے ہے بعض اوپاسکان نے جو سرناگتی کو علاوہ
داس نشٹھا سے بیان کیا تو سبب یہ ہے کہ داس یعنی غلام تو ہر باب بجا آوری خدمات غلامی کے مجبور اور
ناچار ہے کہ ہر حالت مین اوسکو خدمتگذاری اپنے آقا کی واجب اور مقدم تر ہے اور سرناگت یعنی پناہ مین
آیا ہوا اگرچہ غلام سے زیادہ خدمتگذاری کرتا ہو لیکن مثل غلام کے اوسپر فرض نہین کہ خدمات غلامی بجالاوے
چنانچہ بظاہر دیکھنے اور سننے مین آیا ہے کہ جو غلام کسی کا ہوتا ہے اگر وہ خدمت معینہ اپنے آقا کی نکرے
تو منجملہ نمکحرامان کے شمار ہوتا ہے اور نہ آقا رضامند رہتا ہے اور جو پناہ مین آتا ہے اوسکے ذمہ کوئی
خدمت نہین ہوتی لیکن اگر وہ مثل غلامان خدمت متعلقہ غلامی بھی بجالاتا ہے تو بسبب ہر وقت پیش نظر
رہنے اور خدمات کے کاربراری جلد ہوجاتی ہے قواعد داس نشٹھا کے جابجا مندرج ہین اور گسائین
تلسی داس جی نے بھی اجودھیا کانڈ رامائن مین داس نشٹھا کے بھاؤ اور قاعدہ خوب کچھ بیان کیے
خلاصہ جملہ قواعد کا یہ ہے کہ طمع ہر دو جہان یعنی ارتھ دھرم کام موکچھ کو صفحۂ دل سے دور کرکے صرف
اپنے آقا کی خدمت اور رضامندی کو جملہ مقدمات پر مقدم تر سمجھے اور اپنے آپ کو سب طرح مجبور اور
بااختیار اپنے سوامین کے جانکر ظہور اسباب راحت سے شادان اور امور رنج سے رنجیدہ نہو بلکہ راحت
کو بخشیدہ اپنے سوامیون کی اور رنج کو نتیجہ اعمال بد سابقہ کے سمجھتا ہے اکثر زبانزد خلائق یہ بات ہے
کہ اگر کوئی بات رنج و نقصان کی پیش آجاتی ہے تو یہ کہتے ہین کہ بھگوت کی مرضی اور خوشی ایسی ہی تھی
سو وا ضح رہے کہ ہرگز ومطلق بھگوت کی مرضی واسطے رنج و نقصان اپنے غلام کے نہین ہوتی بھگوت
ہر ساعت وہر لحظہ اپنے داس کے واسطے بہتر اور نیک کرتا ہے ورنہ غور کرنا چاہیے کہ اوس مالک کی
ناراضی اور سزا دینے کی برداشت کروڑوں برہماڈ کے برہمان اور کال وجم وغیرہ نہین کرسکتے

آدمی پر از گناہ کی تو کیا حقیقت ہے ورنہ صورت ہرگز سہو اور خواب مین بھی کسی آفت اور رنج کی نازل ہونے
سے یہ خیال نہو کہ بھگوت کی خواہش سے ہوا خدمات متعلقہ غلامی جو ضروری اور لازم ہین نشٹھا یعنی ہشتم
یعنی پوجا اور آرچا و نشٹھا سے ہفتم یعنی سیوا مین مندرج ہوئین اون خدمات کی بجا آوری کمال
واجبات سے ہے خواہ بتصور یعنی مانسی بھاؤ سے ہون خواہ شاکھات یعنی بھگوت مورتی کے اور جبتک
کہ خدمات مذکورہ ادا نہون تب تک نشٹھا غلامی کی نہین ہو سکتی کسواسطے کہ غلام واسطے خدمت کے ہے
نہ برای سیر و مزخرفات جسوقت اون خدمات سے فراغت ہو تب اپنے مالک کے روبرو عجز و الحاح و
فروتنی اور اپنے عیوب و گناہون کو بیان کرکے اپنے سوامین کی کرپالتا و دیالتا و بھگت بتسلتا و اپشرتا
کی مہمان اور استت کیا کرے اور چرترا اور گن سوروپ اور جھبکی اونکے آنند مین مسرور اور مگن ہو اور ویاسکان
نے اس نشٹھا کو منجملہ پنج رس کے لکھا ہے سو رس بچار کے موافق بھگوت سچدانند گھن پورن برہم پرماتما کو اکو
دین بندہ دینہ دیال بھگت بتسل سرناگت پال اس رس کا لشیا لنبن ہے اور بھگوت بھگت جو پہلے گذر
یا اب ہین یا آیندہ ہونگے وہ سے اشرپالنبن تلک اور مالا اور تلسی اور بھگوت شستروں کے نشان چھاپ سنکھ چکر وغیرہ کا
کرنے چترون کا سرون کیرتن اور شاسترون کے موافق عمل کرنا اور بھگوت سیوا اور خدمت کے سامان
جمع کرنے برت ایکادشی وغیرہ ست سنگ بھگوت اور سادھ یہ سب بھاؤ و اُدبھاؤ یعنی سامان اول دوم
کے اسباب ہین انٹھ ساتوک مندرجہ دیباچہ یعنی سامان سوم سب اس رس مین اپنا عمل کرتے ہین اور منجملہ
سامان چہارم یعنی سی وسم بہچاری کی دس حالت جو باتسل نشٹھا کی تمہید مین مندرج ہوئین اول اس
رس مین بھی اوسیقدر ہین زیادہ نہین بھگوت چرنون کی خدمت مین بلا تنزل محبت کا پیدا ہونا استھائی
بھاؤ یعنی مستقل درجہ ہے اور وہ محبت ایسی ہو کہ کسیطرح اور کسی سبب سے کسی وقت کم نہو جو
جسطرح گنگا کا پرواہ شب و روز برابر جاری رہتا ہے اوسیطرح دل کی توجہ صرف بھگوت چرنون مین
لگی رہے ہے رگھنندن ہے دین بتسل ہے کرناکر ہے پتت پاون مہاراج کس تمہید اور وسیلہ سے
اپنے عرض حال نوبت بندگان والا تک پہونچاؤن کہ سب طرح عاجز اور دین ہون اور گناہ اور
نالائقی وغیرہ مزید براں اور اگر خاموش ہو رہون تو بلا عرض چارہ نہین دیکھتا کسواسطے کہ آپ
کے سوا ایسا اور کون ہے کہ جسکو نپٹ اور ادھم عزیز ہون اگر ارشاد ہوگا کہ دیگر پتت بڑے بڑے
ناجی گرامی ہین اونکی سرت کسواسطے نہین جاتا سو اون کو وے بیچارے اپنی ہی حال مین گرفتار ہین

واسطے کیا کرینگے دوسرے جبکہ آپ کے چرن کملون کے روبرو کسیکی کچھ حقیقت اور ہستی نہ سمجھی تو وے مجھسے
راضی کیون ہونگے قطع نظر ازان سب اپنی خدمت اور سوارتھ کے خواہان اور جویان ہین بلا سبب
حاجت نوازی و دین تبسلتا بندگان والا ہی کے حصہ مین آئی ہے لیس اون دیوتاؤن کی خدمت مین
وہ شخص جاوے کہ جسکو اپنے اعمال نیک اور سب طرحکی خدمتگذاری کرنیکا بھروسا ہو اور تیکے دربار مین
مجھسے گنہگار اور نالائق کو کون پوچھتا ہے دریںصورت مجھکو نہ کوئی جگہ جانیکی ہے نہ کوئی سوا ہین نظر
آتا ہے نہ کوئی سرنہ ہے سرکار کے دروازہ پر پڑا ہون جب کبھی جو کچھ ہوگا آپ ہی کی سرکار سے ہوگا
اور چونکہ بارگاہ والا سے کوئی پتت اور پاپی کبھی مایوس و بیدل مرام نہین پھرا اسواسطے مجھکو بھی یقین ہے
کہ اپنی مراد دلی کو پہونچ جاؤنگا اور ایک عرض یہ ہے کہ گو حصول میرے مطلب کا میرے نزدیک کمال
مشکل ہو لیکن آپکی اندک توجہ سے بآسانی ممکن ہے صرف اسیقدر خواہان ہون کہ وہ ستاوسماج
آپکے راج اور بھکتی کا جو سب مادک کو پرم آنند کا دینے والا ہے ہر وقت بلا تنزل میرے دلمین
بسا رہے بھگوت کا باون اوتار اوس سروپ سے ہوا کہ جو لیشن نارائن سنکھ چکر گدا پدم دھاری کا
دھیان شاسترون مین لکھا ہے اور سرنا کبھی اشٹہا مین اخیر ہوگا لیکن جبوقت راجہ بل کے
دروازہ پر گئے اور دان لیا اوسوقت کا سروپ ایسا بھاگوت مین لکھا ہے کہ پرم منوہر اور بھایمان
چھوٹا سا برہمچاری کا سا سروپ جسکو دیکھکر سوسوج دل سرود و پشہ سران غایت خجالت سے
سمیٹ آپ ہوتا تھا یعنی کہ ایک ہاتھ مین جل کا کمنڈل مع کشا اور دوسرے ہاتھ مین ڈنڈ لیے ہوئے
سونجی لنگوٹی سوکھت چھتری واسطے سایہ کے لگائے ہوئے راجہ بل کے سنکھ پرا جمان اور
سنکلپ کراتے ہین ✦ کتھا پرھلاد جی بھگوت داسون مین اگرچہ ونشتا اور
روپ دہندہ داس نشٹہا اور بھاگوت دھرم کے ہوئے چونکہ کتھا اونکی سب پرانون مین اور
بالخاص بھاگوت اور لشن پوران اور نرسنگہہ پوران دھیان کہانتھہ مین مفصل لکھی ہے اسواسطے
یہان باختصار لکھتا ہون جب ہرناچھ برادر ہرن کشپ کو بھگوت نے باراہ روپ دھر کر مارا تو
ہرن کشپ بارادہ انتقام واسطے تپ کے کوہستان کو چلا گیا راجہ اندر نے تمام راج اور خانمان ہرن
کشپ کا غارت و تاراج کیا اور اوسکی استری کو کہ پرھلاد جو حمل مین تھے پکڑ کر لیچلا نارد جی نے آکر چھڑا دیا اور
اپنی حفاظت مین رکھکر گیان اور اپدیش کیا حقیقت مین وہ اپدیش واسطے پرھلاد جی کے گربھ مین

سنتے تھے تھا جب ہرن کشب بعد حاصل کرنے بردان کمال مشکل اور محنت سے کے آیا تو اپنا راج و خانمان سب
درست اور فراہم کرلیا اور تریہ لوک کے راج پر تسلط ہوکر دیوتاؤں کو قید میں ڈالدیا بعد چندے پرہلادجی
پیدا ہوئی اور برہمنان نے ہرن کشب کو مبارکباد دی کہ بسعادت قدوم اس فرزند نونہال کے تمہارا
خاندان پاک اور صاف ہوا اور تمہارے بزرگ پرم دھام کے بھاگی ہوگئے ہرن کشب نے پرہلادجی
کو کمال ناز و نعمت سے پرورش کیا اور جب پانچ چار برس کے ہوئے تو سنکھ و لکھمت لپبران شکرجی
کے پاس واسطے تعلیم راج نیت و پرورت شاستر کے بھیجا جب گورو نے پڑھانا شروع کیا تو پرہلادجی
प्रवृत्ति معاملات دنیا ۱۲
نے بھگوت نام کا اوچارن کیا اوستاد نے کہا کہ ارے تو کسکا نام لیتا ہے وہ تیرے باپ کا دشمن ہے
اگر تیرا باپ سن پاویگا تو سزا دیگا پرہلادجی نے جواب دیا کہ سب علموں کا پڑھنا صرف واسطے جاننے
بھگوت کے ہے اوسکو چھوڑکر دیگر علوم کا پڑھنا محض لاحاصل ہے اور اپنے والدکا ہرگز خوف نہیں مجکو
گرو نے پرہلادجی کی والدہ سے فہمایش کرائی لیکن پرہلادجی اپنے بسواس اور دھرم میں مستقل ہے
ایک روز ہرن کشب نے گود میں بٹھلاکر پوچھا کہ تم اس عرصہ میں کیا پڑھے پرہلادجی نے وہی اسم
مبارک سنایا ہرن کشب ناراض ہوکر بولا کہ یہ نام میرے دشمن کا کسنے پڑھایا ہے آیندہ ہرگز اس نام
کو نہ لینا پرہلادجی نے کہا کہ یہی نام سب نامیوں کا نام دینے والا ہے اور سب دھرموں کا پرم دھرم
اور سب تپیاؤں کی پرم تپیا ہے تمکو مناسب ہے کہ اسی نام کا ورد کیا کرو ہرن کشب سنکر زیادہ تر غضبناک ہوا
اور اپنے ملازمین کو واسطے تنبیہ پرہلادجی کے ہدایت کی اونھوں نے حسب ایما اپنے آقا کے عمل کیا اور
جب کچھہ اثر نہوا تو آگ میں جلایا اور دریا میں ڈبویا اور بلندی کوہ سے ڈالا لیکن چونکہ تمام زمین و زمان
پیدا کردہ بھگوت کے ہیں اور بھگوت اپنے بھگتوں کے قابو میں ہے اور جبکہ بھگوت قابو میں ہوا تو
سب اسباب پیدا شدہ از ہر پنج عنصر بھگوت بھگت کے فرمان بردار اور خادم ہو جاتے ہیں
اون سب آفات سے کچھہ تکلیف پرہلادجی کو نہ ہوئی ناچار ہرن کشب نے پھر اوستاد کے سپرد کیا
پرہلادجی نے سب طفلان مکتب کو نصیحت اوستادانہ اپدیش شروع کیا کہ یہ سنسار اسار ہے اور سب کارخانہ
اوسکا ناپایدار بھگوت سار ہے اور ہمیشہ موجود و برقرار بھگوت چرنوں میں دل لگانا پرم سکھ ہے اور بھگوت
بمکھہ ہونا پرم دکھہ نردیہ صرف واسطے بھگوت بھجن کے ہے ورنہ وحشی اور طیور اور خس و خاشاک بھی ہیں
ہے نارد جی نے جو اپدیش مجکو کیا تھا وہ تمکو سنایا بہتر یہ ہے کہ بھگوت سرن ہوکر سمرن اور بھجن کرو بھگوت کو کچھہ

آسمان پر نقارے بجتے ہین ایسا اچھی ہین گندھرپ بھگوت جی نردون کا کیرتن کرتے ہین پھولونکی برکھا ہوتی ہے
واضح ہو کہ بھگوت سروپ ایسا نہ تھا کہ کوئی عضو شیر کا ہووے اور کوئی آدمی کا بلکہ کل سروپ بھگوت کا
کبھی مثل شیر کے معلوم ہوتا تھا اور کبھی مثل آدمی کی کہ یہ بات شرح بھاگوت سے ظاہر ہے الا غالب نظر آنے
بھگوت روپ کا جسم شیر کے تھا بعد ازان بھگوت تو انتردھیان ہو گئے اور پرہلاد جی راج کرنے لگے
اونکو راج مین بھگوت بھگتی نے اسقدر رواج پایا کہ کوئی مجرم نرہا اور عدل و انصاف اسقدر تھا کہ
ایک دفعہ ہمگر پروچین پسر پرہلاد جی وسرشت وصنوا برہمن کے ایک عورت خوبصورت پر تنازع ہوا کہ
پروچین تو اوس عورت کو بسبب فوقیت راج شیر ہونے کے خود لینا چاہتا تھا اور براہمن موصوف کہتا تھا
کہ راجہ وغیرہ پر برہمنون کو فوقیت ہے اسواسطے یہ عورت اول حق میرا ہے غرض انصاف اس تنازع کا
پرہلاد جی پر قرار پایا اور باہم یہ شرط ٹھہری کہ جو خلاف گو راجہ ممدوح کے نزدیک معلوم ہو وہ قتل کیا جاوے
پرہلاد جی نے کچھ لحاظ اپنے پسر کا نکیا اور برہمن کو راست کہتا تھا اوسکو عورت مذکورہ دلادی اور واسطے
قتل اپنے پسر کے حکم نافذ کیا براہمن مذکور اس انصاف سے کمال خوش ہوا اور بجلدوے اوسکو قتل پروچین
سے درگذر کرکے پرہلاد جی کو بخش دیا اہن پرہلاد جی پرسے بھگوت کی بھگت بنسلنا پر غیر کر دیا ہے
کہ ہرن کشپ ابتدا مہاراج سے دیوتاؤن پر ظلم کرتا رہا اور وہ ہمیشہ نالان اور فریادی رہے لیکن
بھگوت نے کبھی خیال بھی طرف ہرن کشپ کے نکیا جب اوسنے بھگوت بھگت کو دکھ دیا تب بھگوت
اوسکی برداشت نکرسکے اور بلا طلب موجود ہوکر بھگت کی سہایتا کری اور ایک روایت اس تحریر
سے ظاہر ہوتی ہے کہ اگر والدین بھگوت سنمکھ ہونیکا ساج ہو تو بیٹا کر لائق ہے پرہلاد جی نے تیاگ
کیا دیکھنا [illegible] انگد جی خلف الرشید بالی راجہ باندران ایسے پرم پوتر بھگوت بھگت ہوے کہ
باوجود عمر جوانی اور وجود ہونے عیش و عشرت و سلاح و شجاعت و طاقت وغیرہ کے ہمیشہ توجہ دل کی
بھگوت جی نے خوبی نہین رکھتے تھے حتی کہ سری رگھنندن سواہین نے اونکے والد کو بسبب [illegible] سکرپو کے
قتل کیا لیکن ہرگز راہ بھگتی اور اپنے دھرم سے نہ پھرے بلکہ جنون اونکو اس بات سے ہو کہ
بال اس درجہ کا لائق کب تھا کہ جو بھگوت نے اوسکو عنایت فرمایا وقت تلاش سیتا مہارانی کے
ونیز معرکہ جنگ سیاراون جو محنت و شجاعت و جان نثاری کری وہ حال مفصل راماین میں تحریر ہے
قسم یہ ہے کہ جب جانب رگھنندن سواہین سے اتفاق جانیکا بطور سفارت راون کے پاس ہوا

اور سوال و جواب با موقع و مناسب ہوئی تو اوسوقت راون کی زبان سے یہ کلمہ گستاخی کا سرزد ہوا کہ جیسے
اور آدمی ہین ویسے ہی رام چندر تیرے سوامین بھی ہین بمجرد سماعت اس لفظ نالائق کے انگدجی آتش
غضب و غصہ سے مشتعل ہو گئے اور ایسا سروپ مثل کال کے ہو گیا کہ سا چھسان موجودہ راج سبھا
خائف و ہراسان ہو کر بھاگ گئے بلکہ راون بھی باوجود اوس شجاعت اور طاقت کے کہ اندر آدک
دیوتاؤن کو اپنی قید مین کر لیا تھا کانپ کر گر پڑا اوس حالت مین مکٹ اوسکے سر سے اوتر گئے کہ منجملہ اونکے
چند مکٹ انگدجی نے سری رگھنندن سوامین کی طرف روانہ کیے بعد ازان جو نوبت زیادہ سوال و جواب
کی ہوئی تو سری رگھنندن سوامین کے پرتاپ کا سمرن کر کے راون سے کہا کہ اگر کوئی تم مین سے
میرا قدم اوٹھا دیگا تو سری رگھنندن سوامین واپس چلے جاوینگے اور سیتا مہارانی کو مین ہار چکا
اس بات کو سنکر اندرجیت وغیرہ جو بڑے بڑے پہلوان زور آور تھے اوٹھے اور بکمال زور و طاقت
چرن کو اوٹھانے لگے ہرگز اپنی جگہ سے نہ ہٹا کہ جسطرح کامی کی باتون سے ستی یعنی پتی برتا کا دل
اپنے دھرم سے نہین ہٹتا یا بسبب عائد ہونے آفات دنیاوی کے بھگت کا دل ہر بھجن اور انصاف سے
راچھسون نے انواع انواع کی تدبیرات سے چرن کو اوٹھایا لیکن قدم نے زمین کو اسطرح نچھوڑا کہ
جسطرح بلا بھگوت بھجن کے سنسار کا دکھ اور بدون بدیا کے اگیان نہین چھوٹتا ناچار سب شرمندہ
اور سرنگون ہو کر بیٹھ گئے اور آخر مین خود راون للکار اوٹھا چاہتا تھا کہ انگدجی کے چرن کو پکڑے
اوسوقت انگدجی نے نصیحت اور واسطے اوسکے تمسخر کے فرمایا کہ ای احمق میرے چرن پکڑنے سے کیا ہوتا ہے سری
رگھنندن سوامین کے چرن کسواسطے نہین پکڑتا کہ تیرا نفع ہو جاوے اور دین و دنیا دونون حاصل ہون
راون انتہا شرمندہ ہوا اور اپنے سنگھاسن پر جا بیٹھا انگدجی کو بھگوت کی ایشرتا اور کرپالتا اور اپنی
غلامی اور سیوکائی کا اسقدر کامل بسواس (یقین ۱۲) تھا کہ بروقت کرنے اقرار کے راون سے مطلق کسیطرح کا شبہ
دل مین نہین ہوا تھا کہ کوئی میرا چرن زمین سے اوٹھا دیگا اور فی الحقیقت کہ جو ایشر کہ خس کو مثل
کروڑون بجر کے اور کروڑون بجر کو مثل خس کے ایک لحظہ مین کر سکے پھر ایسا کون ہے کہ اوسکے دوت اور بھگت
کا اقرار و عہد خلاف کر دیوے بعد فتح ہونے لنکا کے جب رگھنندن سوامین اجودھیا کو واپس تشریف لائے
اور راج ابھشیک ہو لیا تب انگدجی بھی حسب الارشاد سوامین کے رخصت ہو کر اپنے گھر کو گئے اور
ایسے سمرن اور بھجن مین مشغول اور محو ہو گئے کہ دوسری طرف خیال مطلق نہ ہوا + کتھا पीपाजी

پیپا جی ایسے پریم بھاگوت گذرے کہ اونکی بھگتی کو پرتاپ سے جتنی بھی بھگوت سرن ہو گئے بھگوت بھگتون کی
بھگت اور سب گنون کو جاننے والے اور جگت کو شکھہ اور بھگتی کے دینے والے ہوئے گاگرون گڈھ کے راجہ
اور ابتدا مین درگا کی سیوک تھے ایک دفعہ بھگوت بھگتون کا گذر ہوا اونکو جنس وغیرہ حسب خواہش لوا دی
اونھون نے بھگوت کی رسوئین تیار کرکے بھوگ لگایا اور بھگوت کی جناب مین عرض کیا کہ یہ راجہ بھگت ہوجاوے
بوقت شب ایک شخص نے خواب مین راجہ کو ہدایت کی کہ تو کیسا بیوقوف ہے جو بھگوت سے بکھہ ہوکر مغفرت
چاہتا ہے بعدہ ایک خبیث نے بصورت مہیب ظاہر ہوکر راجہ کو چارپائی سے زمین پر ڈالدیا راجہ مجروح
اوسیوقت سے بھگوت بھگتی کی متمنی ہوئے اور تمام کارخانہ دنیا کی حقیقت معلوم ہونے لگا درگا جی
شاکھیات ہوئین اور پیپا جی نے ڈنڈوت کرکے پوچھا کہ بھگوت بھگتی کسطرح حاصل ہو درگا مہارانی رامانند
جی کو گرو کرنیکی ہدایت کرکے انتردھیان ہوئین اور پیپا جی ایسے شائق درشن رامانند جی کے ہوئے کہ
لوگ احتمال دیوانگی کا کرنے لگے آخر کاشی پوری مین رامانند جی کے پاس آئے اور رامانند جی نے بروقت
حاضری جواب دیدیا کہ یہ خانہ فقیر اہے راجہ کا یہان کیا کام ہے پیپا جی نے اوسیوقت سب مال و متاع اور
کارخانہ خیرات کیا اور پھر حاضر ہوکر عرض کیا کہ مین بھی فقیر ہوگیا رامانند جی نے حکم دیا کہ کوئین مین گر پڑو
بے تامل روانہ ہوئے اور جب گرنے لگے تو چیلہ ہاے رامانند جی نے پکڑ لیا اور اونکی خدمت مین حاضر لائے
رامانند جی نے چیلہ کیا اور بھگوت بھگتی عطا فرماکر اجازت دی کہ اپنے گھر جاؤ اور سادھو سیوا کرتے رہو
جب ایک سال گذریگا اور خدمتگذاری بھگوت بھگتون کی تمھاری جانب سے معلوم ہوگی تب ہم بھی
مع دیگر بھگتون کے تمھارے گھر آوینگے پیپا جی حسب ارشاد اپنے گھر آئے اور ایسے بھجن اور سادھو سیوا مین
مصروف ہوئے کہ بیان نہین ہوسکتا بعد ایک سال کے خط لکھا کہ حسب وعدہ کے تشریف لاوین رامانند جی
مع کبیر و ریداس وغیرہ اپنے چالیس چیلون کے روانہ ہوئے جب قریب شہر کے پہونچے تو پیپا جی سواری
پالکی واسطے اپنے گرو کی لیکر آئے اور سب بھگتون کو شاشٹانگ ڈنڈوت علیحدہ علیحدہ کری اور اسقدر دیا نہ
نقد و جنس کثیر خیرات کیا پھر اوس سماج کو اپنے گھر لائے اور اسقدر سیوا اور خدمت کری کہ اوسکا ثمرہ
بہت جلد حاصل ہوا بعد چندے رامانند جی نے ارادہ درشن دوارکا جی کا کیا اور پیپا جی مہاجرت
گرو سے مضطرب ہونے لگے رامانند جی نے اونکی محبت دلی دیکھکر فرمایا کہ اختیار ہے خواہ یہان رہو
یا دہو کاشی اختیار کرکے ہمراہ چلو پیپا جی نے اوسیوقت راج چھوڑ دیا اور ہمراہ ہوگئے بارہ ۱۲ رانی بھی

ہمراہ چلین پیپا جی نے اونکو بہت سمجھایا اور صعوبات سفر اور جنگل وغیرہ سے ڈرایا لیکن کسی نے نہ مانا
پیپا جی نے فرمایا کہ یہ زیور اور لباس تو دور کرو اور گلیم لیکر ہمراہ ہولو گیارہ رانی تو اپنے گھر واپس آئین
اور سب سے چھوٹی رانی کہ نام اوسکا سیتا تھا موافق ارشاد کے کمل پہر کر ہمراہ ہوئی پیپا جی نے فرمایا
کہ اسکو بھی دور کرو رانی نے وہ بھی دور کیا راما نند جی کو اوسپر رحم آگیا اور پیپا جی کی جانب مخاطب ہوکے
پیپا جی نے عرض کیا کہ اگر اوسپر رحم ہے تو کسی اور سادھو کو بخش دیوین میرے ساتھ رہنے سے لطف نہیں
راما نند جی نے پیپا جی کو سمجھا کر اور قسم دلا کر رانی کا ہاتھ پکڑا دیا اور روانہ ہوئے ایک براہمن بھی ساتھ ہوا
اور جو مرگیا تو زہر کھا کر بھگوت چرن امرت سے زندہ ہوا اور اپنے گھر واپس آیا سب سماج راما نند جی
کا دوارکا مین آیا اور بعد درشن جاترا روانہ کاشی جی کے ہوا لیکن پیپا جی اجازت لیکر دوارکا مین
مقیم رہے ایک روز تمنا درشن سری کرشن مہاراج کی ہوئی سمدر مین کود پڑے بھگوت نے ایک شخص کو واسطے
رہبری کے بھیجا اور پھر کرپا کرکے خود تشریف لائے اور ملاقات کرکے محل مین لیگئے پیپا جی کو وہان کی
سوبھا اور بھگوت کے درشن کا ایسا سکھ ہوا کہ سات روز مثل ایک لحظہ کے گذر گئے بعدہ بھگوت نے
اجازت رخصت کی فرمائی پیپا جی نے دست بستہ عرض کیا کہ مہاراج آپ اپنے پاس سے کہان رخصت
کرتے ہو بھگوت نے فرمایا کہ جس مقام پر رہوگے ہمارے درشن تمکو ہوتے رہینگے اور اگر اب رخصت
نکرین تو یہ کلنک ہوگا کہ بھگت سمدر میں ڈوب گیا سو تم جاکر شک لوگون کا رفع کرو ناچار رخصت ہوئے
اور بھگوت بھگتان کو بمقتضائے محبت واسطے پہونچانیکے آئے پیپا جی مع سیتا بھگوت مہاجرت سے
بیقرار اور مثل ماہی بے آب کے بیتاب کنارہ پر آئے بدن خشک تھا اور پارچہ تر لوگ دیکھکر متعجب ہوئے
اور بہتیرے بھگتی کے معتقد ہوکر قدمون مین پڑے پیپا جی نے چھاپ بخشیدہ بھگوت کی کہ بروقت
رخصت کے عنایت فرمائی تھی وہان کے پوجاریان کو عنایت کری اور فرمایا کہ جس کسیکے جسم پر یہ
چھاپ لگائے جاوینگے وہ بھگوت کو پراپت ہوگا اور پھر جنم نہ پاویگا یہ پرتاپ پیپا جی کا جب مشہور ہوا
تو لوگون کا ہجوم ہونے لگا سیتا نے کہا کہ اب کسی اور مقام کا قیام مناسب ہے وہان سے چلے
بیچ منزل طے ہوئی تھین کہ لشکر افغانان کا ملا اور اونھون نے سیتا جی کو خوبصورت دیکھکر
چھین لیا سیتا نے بھگوت کو یاد کیا فی الفور یاد کرنے کے تشریف لائے اور اون بدذاتون کو سزا دیکر
سیتا کو آنند سے لے آئے پیپا جی نے سیتا سے کہا کہ اب بھی گھر چلی جاؤ تمھارے سبب سے

فساد برپا ہوتی ہین سیتا نے جواب دیا کہ مہاراج آپ کی تدبیر سے کونسا فساد رفع ہوا ہے کہ جسکے سبب سے
بھجن مین خلل ہوا ہو اور ایسا وقت کونسا ہوا ہے کہ جو بھگوت واسطے سہاے کے تشریف نہین لائے چنانچہ
آپکو اور مجھکو امتحان اور اعتقاد کامل اس بات مین ہوگیا ہے باوجود اسکے نصیحت فرمانا امر دیگر ہے پیپا جی اس
استقلال سے خوش ہوئے اور دوسرے راستہ کو تشریف لیچلے اوس طرف ایک شیر خونخوار رہتا تھا دیکھکر آیا
پیپا جی نے اوسکو نزدیک بلایا اور اپنا چیلہ کرکے بھگوت بھگتی کا اوپدیش کیا اوسنے بھگوت بھجن اختیار کیا
اور ابتک وہان کا شیر سادھو براہمن گؤ کو نہین مارتا وہان سے چلکر ایک گانون مین آئے شیش سائی
शेषशायी
مہاراج کا وہان مندر تھا بازار مین لاٹھی دیکھکر مالک سے مانگی اوسنے جواب دیا کہ جنگل مین سے کاٹ لاؤ
پیپا جی نے اون سب لاٹھیون کو سرسبز کردیا کہ جنگل ہوگیا اور ایک لاٹھی کاٹ لی پھر ایک چیدھڑ نامی
بھگت کے گھر آئے وہ اور اوسکی استری پیپا جی کے درشن کرکے کمال خوش ہوئے گھر مین کچھ موجود نہ تھا
استری کا لہنگا فروخت کرکے سامان رسوئی کا لائے اور استری مذکور برہنہ ایک کوٹھری مین پوشیدہ ہوگئی
جب رسوئی تیار ہوئی اور بھوگ لگاکر واسطے کھانے کے بیٹھے تو پیپا جی نے چیدھڑ بھگت سے کہا کہ اپنی
चिवड
استری کو بھی لاؤ کہ پرساد طیار ہے چیدھڑ بھگت نے کہا کہ آپ بھوجن کرین وہ سیت پرساد کا بھوجن کریگی
پیپا جی نے سیتا کو کہا کہ تم لے آؤ سیتا جی گئین اور کوٹھری مین پوشیدہ پایا پوچھا کہ کوٹھری مین پوشیدہ
کسواسطے بیٹھی ہو جواب دیا کہ جسم پہ پارچہ کا ہونا نہونا باعث پرم آنند کا نہین بھگوت روپ کا چنتون اور
चितवन
سادھو سیوا پرم سار ہے اوسکا ہونا واجب ہے سیتا جی نے عقلیہ سب حال جان لیا اور اونکے بھجن اور سیوا
کے روبرو اپنی بھگتی بے حقیقت سمجھی اپنے پارچہ پوشیدنی سے نصف پارچہ دیکر باہر لائین اور باتفاق
بھوجن کیا بعدہ سیتا نے یہ سب حال پیپا جی سے کہا اور خدمت اونکی بہت واجبات سے سمجھکر یہ تجویز کری
کہ بارمکھی یعنی طوائف کے پیشہ سے زر کثیر جلد حاصل ہوگا سیتا بازار مین جا بیٹھی حسن و جمال بیمثال دیکھکر
لوگ فراہم ہوگئے لیکن جب نزدیک آئے تو مرض دلی اونکا جاتا رہا اور آنکھ اوٹھاکر نہ دیکھ سکے پوچھا
کہ تم کون ہو اور کہان سے آئی ہو جواب دیا کہ بارمکھی ہین مگر یار کہین نہین صرف یہ شخص مطلب میرا ہے
वारमुखी
وے لوگ سنکر خاموش ہو رہے اور اپنی زبان سے ہنسی کی بات نہ کہہ سکے غلہ اور اشرفی اور روپیہ
وغیرہ نذر کیا اور پیپا جی نے وہ سب چیدھڑ بھگت کے گھر پہونچا دیا بھگت موصوف ایسے ہوگئے
تھے کہ فی الفور سب بھگوت بھگتون کو دیدیا اور خود جیسے تھے ویسے ہی رہے بعدہ پیپا جی اون سے

رخصت ہوئے اور راہ کی صعوبات سیری و گرسنگی وغیرہ کی طے کرکے ٹوڈا شہر مین مقیم ہوئے واسطے اشنان
کے گئے تھے اشرفیون کا گٹھڑا نظر پڑا کچھہ خیال نکیا اور چلے آئے رات کے وقت سیتاجی سے ذکر کیا
اونھون نے جواب دیا کہ پھر اوس تالاب پر پہنچانا اتفاقاً چورون نے یہ حال سنا تالاب پر گئے سو بوجہ
ندکو مین اژدہاے خونخوار دیکھکر یہ سمجھے کہ ہمارے مارنے کے واسطے بجاے اژدہا کے اشرفی اس
فقیر نے بتلادی ہے اس اژدہا سے اوس فقیر ہی کو کٹوانا چاہیے اسواسطے سبوچہ کو کھود کر اور پیپاجی کے
مکان مین ڈالکر چلے گئے اوسمین سے سات سو بیس اشرفی کہ ہر ایک پانچ تولہ کی تھی نکلین پیپاجی نے
بھگوت اچھا سے تصور کرکے مابین عرصہ تین روز کے بھگوت اوتساہ اور بھنڈارہ اور سادھو سیوا مین
صرف کر دیے سورسین راجہ اوس ملک کا تھا اوسنے نام اور بھگتی اور پرتاپ پیپاجی کا سنا واسطے
درشنون کے آیا اور قدمون مین پڑا اور درخواست کی کہ مجکو منتر اوپدیش کرو اور سادھو بناکر اپنا ساکر لو
پیپاجی نے اول تو اوسکو فہمایش اور ممانعت کی جب مستعد پایا تو فرمایا کہ اپنی دولت اور رانی وغیرہ
سب ہمارے نذر کر راجہ مذکور فی الفور حاضر لایا اور پیپاجی نے بعد اس امتحان کے اوسکو منتر اوپدیش
کرکے چیلہ کیا رانی اوسکو واپس دیکر فرمایا کہ ہر بھگتون سے پردہ ضرور نہین اور جو بھینٹ کیا تھا
تھوڑا سا رکھکر سب واپس کیا برادران راجہ یہ حال سنکر ناراض ہوئے اور اپنی تیرہ دروئی سے پیپاجی
کے ساتھہ بشٹتا کرنے لگے ایک بنجارہ آگیا اور اوسکو تلاش نرگاوان کی تھی برادران راجہ نے
اوسکو بہکادیا کہ پیپاجی کے پاس بیل خوب ہین بنجارہ آیا اور زر نقد روبرو رکھکر بولا کہ بیل نوعمر
وجوان کا خواہان اور خریدار ہون پیپاجی شرارت اور بدذاتی دشٹون کی جان گئے اور فرمایا کہ
اسوقت بیل واسطے چرائی کے گئے ہین پھر آکر لیجانا بنجارہ تو چلا گیا اور پیپاجی نے اوس روپیہ
سے بھنڈارہ و مہوتساہ شروع کیا ہزارہا سادھو جمع تھے کہ بنجارہ آیا اور مستدعی بیلون کا ہوا
پیپاجی نے فرمایا کہ ہزارون بیل موجود ہین کہ ہم ہر مقام تک کھیپ پہونچا دیتے ہین جسقدر
مطلوب ہون لیجاؤ بنجارہ خوش نصیب ہر بھگتون کے درشن کرکے اوسیوقت بھگوت سرن ہوا
اور بھنڈارہ پیپاجی کی طرف سے [illegible] باربار ایک قیمتی اپنی طرف سے ہر ایک
سادھو کی بھینٹ کیے ایک روز پیپاجی گھوڑے پر سوار ہوکر واسطے اشنان کے گئے تھے
اوترکر مطلق العنان چھوڑ دیا دشٹ لوگ گھوڑا چورا لیگئے اور اپنے گھر باندھ لیا جب پیپاجی نے

اشنان کر کے چلنے کا ارادہ کیا تو اسباب مذکور موجود ہو گیا گویا کوئی طیار کر کے لایا ہے ایک دفعہ
پیپا جی ہر بھگتون کے سماج مین گئے تھے گھر پر سادھو آئے اور اوسوقت کچھہ سامان موجود
نہ تھا سیتا جی بازار مین گئین اور ایک بقال سے بوعدہ رات کو آنے کے جنس لے آئین اور قیوت
پیپا جی بھی آگئے ہر بھگتون کے درشن اور سیتا جی کی خدمتگذاری سے خوش ہوئے اور پوچھا کہ
یہ سامان کہان سے آیا سیتا جی نے سب حال راست براست بیان کر دیا جب رات ہوئی اور سیتا
سنگار کر کے براے ایفاء وعدہ چلی تو بارش شروع ہوئی پیپا جی اپنی پشت پر سوار کر کے بقال
کی دکان پر لیگئے سیتا جی نے اندر دکان کے قدم رکھا ہی تھا کہ وہ دکان مع بقال و اشیاے
موجودہ عیب اور گناہون سے پاک ہو گئی اور اسواسطے اول نظر بقال کی سیتا جی کے قدمون پر
پڑی چرنون کو خشک دیکھکر پوچھا کہ اے ماتا کسطرح آئی سیتا جی نے جواب دیا کہ میرے سوامی
لائے ہین اور دروازے پر موجود ہین بقال دوڑ کر قدمون مین پڑا اور بغایت عجز و انکسار سے
ملتمس ہوا کہ کرپا کرو پیپا جی نے فرمایا کہ شرم کچھہ ضرور نہین اپنی دکان مین جاؤ اور جبین اوٹھاؤ
تمنے وہ روپیہ ہمکو دیا ہے کہ جسکے واسطے بھائی باپ ہمارا گرا مرتے ہین بقال ازبس محجوب ہوا اور
بکمال رنج اور دکھہ سے زار زار رونے لگا پیپا جی کو اوسپر رحم آیا اور سمجھا دیکر آواگون کے
دکھہ سے چھوڑایا تیسرہ درونان اور معاندین نے یہ خبر راجہ تک پہونچائی اور برہمنان نے
راجہ سے کہا کہ یہ بڑی انیت ہے راجہ سادہ لوح اپنی ہتک عزت سمجھکر بے اعتقاد ہو گیا پیپا جی
کو جو حال اوسکی بے اعتقادی کا معلوم ہوا تو خیال فرمایا کہ سب عذاب اور گناہون سے گرو
چھوڑا دیتا ہے جب کہ گرو سے بے اعتقادی ہوئی تو پھر کیا ٹھکانا لگتا ہے درینصورت
اس راجہ کی دنیا اور دین دونون کا ناس ہو جاویگا اوسکی بے اعتقادی دور کرنی چاہیے اسواسطے
راجہ کے گھر تشریف لیگئے اور اطلاع کرائی راجہ نے کہلا بھیجا کہ پوجا کرتا ہون پیپا جی نے
فرمایا کہ یہ راجہ بڑا بیوقوف ہے چمار کے گھر واسطے جوتی لینے کے گیا ہے اور نام پوجا کا لیتا ہے
راجہ سنکر فی الفور پا برہنہ باہر آیا اور قدمون مین پڑ گیا پیپا جی نے بمقتضاے بیعقلی راجہ
کے کچھہ اور ضرورت معجزہ دکھانے کی سمجھی اور اوسکے گھر مین ایک رانی عقیمہ تھی فرمایا کہ
اوس رانی کو لے آؤ کہ ہماری بھینٹ تو کرتی تھی راجہ بخیال ننگ اور ناموس اور پردہ دری کے

متفکر ہو کر چلا صحن خانہ مین شیر بیٹھا دیکھا واپس ہوا کہ یہ ہی پہانہ کردہ نگا پیچھے بھی شیر کو دیکھا تب تو عجائب
پیپا جی کا سمجھا اور رانی کے پاس گیا دیکھا کہ اوسکی بغل مین ایک طفل نو تولد شدہ ہے معتقد ہو کر
شاستانگ ڈنڈوت کری اور دست بستہ لرزان اور خائف ہو کر کہنے لگا کہ اس نالائق اور بے اعتقاد
مہان تمھاری نہین جانی تھی رحم کرکے اب کہا کہ پیپا جی اوس طفل کے سروپ سے ظاہر ہوئے
اور راجہ خجل و پشیمان اور نادم ہو کر سب حال اپنے شکوک اور غمازی سیہ باطنان کا بیان کیا پیپا جی
نے فرمایا کہ اے بیوقوف اوس روز کے اعتقاد اور محبت کو یاد کر کہ جس روز چیلہ ہوا تھا بموجب
قاعدہ کے ضرور تھا کہ روز بروز محبت بھگوت اور گرو مین زیادہ ہوتی نہ یہ کہ برگشتہ ہو کر جہنمی ہوا جاتا
آئندہ گرو اور ہر بھگتون کو بھگوت روپ تصور کرکے معتقد اور اونکا بھگت رہنا چاہیے کہ دونون جہان
بآسانی حاصل ہون اور اسی قسم کے دیگر اوپدیش چند ایسے کہ راجہ کے دل مین سما گئے بدستور معتقد ہو کر
بھگوت بھجن مین مصروف ہوا اور پیپا جی اپنے مقام پر تشریف لائے ایک شخص نام کا سادھو
اور باطن خراب پیپا جی کے پاس آیا اور درخواست کری کہ ایک رات کے واسطے سیتا کو میرے
حوالہ کرو پیپا جی نے فی الفور حوالہ کیا اوسنے اپنے دل مین سمجھا کہ اگر اس استری کو رات ہی رات
بفاصلہ دور دور دراز لیجاؤن گا تو پھر واپس نہ آویگی اسواسطے تمام رات دوڑا اور سیتا کو بھی دوڑایا
جب صبح ہوئی تو سیتا جی نے چلنے سے انکار کیا کہ اجازت واسطے ایک شب کے تھی اوسنے ارادہ کیا کہ
سواری پر لیجاؤن اور تلاش سواری کے گانون مین گیا وہان جملہ عورات گانون کو سیتا کا روپ
دیکھا معتقد ہو کر قدمون مین پڑے اور عرض کیا کہ چلو واپس پہونچا آؤن چنانچہ ہمراہ سیتا جی کے
واپس آیا اور عاجز ہو کر پیپا جی کے قدم پکڑ لیے پیپا جی نے رحم کیا اور سیوک کرکے کام کرودھ
وغیرہ سے چھوڑا دیا اسیطرح چار شخص کاذی اور لپسٹی سادھو روپ بناکر آئے اور سیتا جی کی درخواست
کی شب کو سنگار کرکے سیتا جی جب کوٹھری مین گئین تو وے لوگ بھی گئے دیکھا کہ شیر مادہ واسطے
مارنے اور پھاڑنے کے بیٹھی ہے نامردگان پر غضب و خوفناک پیپا جی کے پاس آئے
اور کہنے لگے کہ تم کیسے سادھو ہو کہ پاس استری کے شیر مادہ بٹھلادی ہے پیپا جی نے جواب دیا
کہ وہ سیتا ہے لیکن جیسا تمھارا دل ہے ویسی ہی نظر آتی ہے اگر صاف دل سے جاؤ تو سیتا کے
درشن ہون نامردگان کی اسیقدر ہدایت سے چشم دلی کھل گئین اور سیتا جی کو ماتا تصور کرکے

درشن کیے اور اوسیوقت چیلہ ہوئے اور بھگوت بھگتی اور سادھتا کو پہونچ گئے ایک گوجری کے پاس
سادھان نے جھرات دیکھکر پیپا جی سے درخواست دلادینے کی کری پیپا جی نے چندے ورنگ
سیوا سادھان کی اوس گوجری کے جھرات سے کرائی اور زر کثیر بابت قیمت کے اوسکو دلا دیا
ایک براہمن درگا اوپاسک کے گھر پیپا جی نے بھگوت بھوگ لگا کر مہا پرساد بھوجن کیا اور اوسکو
کرپا اوسکی کرپا سے براہمن کو درگا کے درشن ہوئے اور صاف دل ہوکر بھگوت بھگت ہوگیا
اور بجاے درگا مورتی کے بھگوت آرادھن شروع کیا ایک تیلن خوبصورت تیل لو تیل لو کہتی پھرتی تھی
پیپا جی نے فرمایا کہ اس مکھ سے رام رام کہنا زیبا تر ہوتا تیلن غصہ ہوئی اور جواب دیا کہ جب کوئی
مرجاتا ہے رام رام اوسوقت کہا کرتے ہین وہ جب اپنے گھر پہونچی تو شوہر کو مردہ پایا معتقد ہوکر پیپا جی
کے قدمو نمین پڑی اور مع خاندان رام نام کہنے کا اقرار کیا تب پیپا جی نے اوس شخص مردہ کو زندہ کردیا
سادھو سیوا کے واسطے ایک گاو بیش کہین سے آگئی اور چور اوسکو لیگئے پیپا جی بچہ گاو بیش لیکر
پیچھے پیچھے روانہ ہوئے اور اون چورون سے کہا کہ بھینس بلا بچہ دودھ نہ دیگی اسکو بھی لیتے جاؤ چور
معتقد ہوئے اور بھینس مکان پر پہونچا گئے کہین سے ایک گاڑی گندم کی اور زر نقد لاتے تھے
رہزنان نے وہ گاڑی چھین لی پیپا جی زر نقد بھی دینے لگے کہ بلا روپیہ کے دیگر سامان رسوئی کا
نہوسکیگا رہزن معتقد ہوئے اور خود وہ گاڑی پہونچا گئے ایک مہاجن کا زر کثیر بسبب خرچ سادھو سیوا
کے ذمہ پیپا جی کے ہوگیا ہر روزہ متقاضی ہوتا اور پیپا جی ارشاد فرمایا کرتے ایک روز تقاضہ سختی کیا
پیپا جی منکر ہوگئے اوسنے حاکم کے روبرو استغاثہ کیا اور بہی حساب کی لیگیا وقت معائنہ وہ بہی سفید
پائی نادم ہوا اور حاکم نے اوسکو لائق سزا کے تجویز کیا پیپا جی نے رحم کرکے فرمایا کہ اس شخص کا روپیہ
ہمکو فرو دینا ہے لیکن بسبب تنگ طلبی کے بھگوت خواہش سے بہی سفید ہوگئی ہے یہ کہکر
حاکم سے اوس بقال کو چھوڑا دیا وہ پیپا جی کے قدمو نمین پڑا اور بکمال تضرع و زاری درخواست
بدستور ہوجانے بہی کی کری پیپا جی نے اوسکی بہی بدستور سابقہ کردی اور زر دین بھی ادا کیا
بھگوت نے کہ پیپا جی مفلس ہوگئے نقدی اور جنس کثیر بھجوادی پیپا جی نے وہ گھر اور اسباب
سب خیرات کردیا ایک شخص سے گؤ ہتیا ہوگئی اور ہمقومان نے ذات سے نکالدیا پیپا جی نے
رام نام اوسکی زبان سے کہلایا اور بھگوت پرساد بھوجن کراکر بھگوت بھگت کردیا ہمقومون نے نا باور کرکے

بدستور علیحدہ رکھا تب پیپا جی نے سب بید اور شاستروں سے رام نام کا پرتاپ ظاہر کرکے فرمایا کہ وہ نام مبارک ایک دفعہ اگر زبان سے برآمد ہو تو کڑوروں جنم کے مہاپاتک دور ہو جاتے ہیں پس اوس نام کو صدہا ہزارہا دفعہ لینے سے ایک گوہتیا کہاں باقی رہی سب معقول ہوئے اور قوم میں شامل کر لیا راجہ سورسین کو تمنا ہوئی کہ پیپا جی کے درشن ہوں پیپا جی بصفائی قلب یہ آرزو اوسکی دریافت کرکے خود تشریف لیگئے اور درشن دیئے ایک سادھو کو ضرورت روپیہ کی پیش آئی پیپا جی سے سائل ہوا پیپا جی نے اوسی جگہ سے اسقدر روپیہ اوسکو دیا کہ بعد رفع ضرورت کر بچ رہا سری رنگ نامے بھگوت بھگت تھے اونھوں نے خط بطلب پیپا جی کے بھیجا تشریف لیگئے اوسوقت سری رنگ موصوف مانسی پوجن میں بھگوت کو پھولوں کی مالا پہناتے تھے کہ وہ مکٹ میں اولجھہ جاتی تھی اوس حالت میں کسینے خبر پہونچائی کہ کوئی سادھو آیا ہے سری رنگ جی نے کہلا بھیجا کہ پوجا کرتا ہوں بعد فراغت حاضر ہونگا پیپا جی نے جواب دیا کہ کیسی پوجا کرتے ہو مالا پھولونکی نہیں پہنائی جاتی سری رنگ جی سنکر دوڑے آئے اور باہم دگر ملاقات ہوئی چند روز تک ستسنگ رہا اور سیتا جی کے پریم اور بھگتی کو دیکھکر زیادہ تر محبت بھگوت چرنوں میں ہوئی ایک براہمن واسطے انصرام کار خیر شادی اپنی دختر کے پیپا جی سے ملتجی ہوا پیپا جی اوسکو اپنا گرو قرار دیکر راجہ کے پاس لیگئے اور بہت سا روپیہ دلایا ایکادشی کے روز جاگرن ہوتا تھا پیپا جی یکایک اوٹھے اور ہاتھ ملنے لگے راجا نے پوچھا کہ مہاراج ہاتھ ملنے کا کیا سبب ہے پیپا جی نے فرمایا کہ دوارکا میں بھگوت چندوا کو آگ لگ گئی تھی اوسکو بجھایا ہے راجہ نے شتر سوار بھیجکر جو تنقیح اس امر کی کری تو قول پیپا جی کا راست معلوم ہوا اور یہ بھی دریافت ہوا کہ پیپا جی ہر ایکادشی کو جاگرن میں آیا کرتے ہیں ایک روز پیپا جی واسطے اشنان کے دریا پر گئے تھے وہاں ایک طفل تیلی کا بیل کو واسطے پانی پلانے کے لایا اوسوقت ایک براہمن پیپا جی سے بیل مانگتا تھا پیپا جی نے وہ نرگاو طفل مذکور سے لیکر براہمن کے حوالہ کر دیا تیلی مذکور پیپا جی کے پاس آیا اور مفلسی اپنی بیان کرکے کہنے لگا کہ وہ نرگاو باعث پرورش میرے عیال اور اطفال کا تھا پیپا جی نے فرمایا کہ بیل تیرے گھر موجود ہے چنانچہ جا کر دیکھا تو موجود پایا ایک دفعہ قحط سال ہوا پیپا جی نے اسقدر غلہ وغیرہ سامان خوردنی و نوشیدنی لوگوں کو تقسیم کیا کہ گویا

قحط نہین ہوا تھا اور سب کا دکھ دور کیا ایک دفعہ زر کثیر کہین سے ہاتھ آیا دو چار روز مین صرف کر دیا
ایسے چتر سیپا جی کے لا انتہا ہین کہ جنمین قیاس اور وہم کو دخل نہین ہو سکتا پس بھگوت مین اور بھگوت
بھگتون مین کیا فرق ہے کہ ایسی ہی مہان بھگوت کی ہے * کتھا जयरामदास پرپاگ داس جی اپنے
گرو اگر داس جی کی کرپا سے ایسے پرم بھگت ہوئے کہ من بچن کرم سے سری رگھنندن سوامین کے
چرن کملون مین پریم تھا اور بھگوت بھگتون مین اسقدر پریت اور بھاونا تھی کہ بھگوت روپ جانکر
اونکی سیوا پوجا کیا کرتے تھے کیارہ مین جو اتساہ بھگوت مندر کے کلس چڑھانے کا تھا اور موضع اونکے
مین بھگوت مندر کی دھجا چڑھانیکا دونون جگہ سادھو واسطے طلب کے آئے پرپاگ داس جی نے اپنے
دل مین خیال کیا کہ اگر ایک جگہ جاتا ہون اور دوسری جگہ نہین جاتا تو وہان کے سادھو ناراض ہونگے
اسواسطے دونون جگہ دو روپ بنا کر گئے اور ست سنگ اور درشن اور بھگوت چرترون سے کیرتن
اور بھجن کا آنند اوٹھایا اور اپنے ہاتھ سے ایک جگہ دھجا اور دوسری جگہ کلس چڑھایا اس ہوتا تھا
بھگوت کا مادھری سروپ دیکھکر پریم مین مگن ہو گئے اور غلبہ پریم اور استغراق سے پران بھگوت
کے تصدق کرکے پرم پد کو گئے واضح ہو کہ اگر داس جی اور اونکی سنپرداوالے مادھرج اوپاسک سری
رگھنندن سوامین کے ہین پرپاگ داس جی نے بروقت راس لیلا کے مادھرج اشٹ سوامین کا تصور فرمایا
اور پران تصدق کیے * کتھا भगवान بھگوان ناتھ بھگوت بھگت قصبہ سوفی چت مین رہتے
جہان کہین منکر دھرم کا سنتے تو طرح طرح کے اوپدیش کرتے اور بھاگوت دھرم پر قائم کر دیتے چنانچہ
موضع کھنڈیسری مین فریق جوگیان کا رہتا تھا بھگوان بھگت نے جو اونکا حال سنا تو وہان گئے اول
فہمائش اور ہدایت کی اور جب ضرورت سمجھی تو معجزات اونکو دکھلائے کہ وہ سب اونکے چیلہ ہوکر بھگوت
بھگتی مین سمادھان ہو گئے بادشاہ وقت نے کہ مخالف مذہب تھا اور مخالفین کو جسقدر ساتھ ہندو دھرم
کے عداوت دلی ہے ظاہر ہے امتحاناً خواہ عداوتاً زہر قاتل پلوا دیا کہ بھگوت بھگت رچھک مہاراج نے مطلق
اثر اوس زہر کا ہونے نہ دیا اور اوس کور باطن کو ندامت ہوئی داس بھاو مین بھگوان مہدوج کو محبت
کمال تھی * کتھا रामराय رام رای جی پرم بھگت ہوئے سناڈھ براہمن تھے گیان اور بیراگ
اور جوگ مین واقفیت کامل رکھتے تھے شہوت و غصہ و طمع و حرص و موہ یعنی اگیان کے تارک تھے اور
سادھو سیوا مین ایسی محبت تھی کہ جب کسی سادھو کا درشن کرتے تو مثل کمل کے کہ آفتاب کے دیکھنے سے

کھل جاتا ہے خوش ہوتے ایک دفعہ سادھو سماج تھا وہاں کوئی دشٹ کہ ہمیشہ سے بھگوت بھگتون کے
ساتھ عداوت دشٹون کی چلی آتی ہے بہ مذمت خلاف واقع رام راؤ جی کی کرنے لگا بھگوت نے سزا ایسے
بدذات اور خلاف گوکی ضرور جانی اور اوس محفل مین کہ ہنقوم اور حشم اوسکے بکثرت موجود تھے دستار
اوسکے سر سے اوتروا دی سب صغیر و کبیر خوب ہنسے اور وہ پاپی شرمندہ اور خجل منہہ چھپا کر اوس محفل
سے باہر ہوا + **کتھا** श्री रंग سری رنگ جی موضع دیوسا علاقہ جیپور مین سراوگی کی بیٹے تھے
غلام اونکا مر کر جمدوت ہوا اور ایک بنجارہ وارد دیہہ مذکور کی قبض روح کو آیا بہ تصرف سابقہ سری رنگ
موصوف سے ملا اور حال کہا سری رنگ کو شوق دیکھنے اس تماشا کا ہوا اور جہان بنجارہ مقیم تھا
وہان گئے دیکھا کہ بباعث مسعود جمدوت مذکور نے ایک بیل کو بھڑکا دیا اور بنجارہ واسطے پکڑنے
کے اوٹھا جمدوت مذکور نے نرگاو کے سر پر چھیکا اور شاخ نرگاو سے شکم بنجارہ کا چاک کر کے بعذاب
عظیم مار ڈالا سری رنگ جی نے جو یہ حال دیکھا تو خوفناک ہوئے اور اوس دوت سے علاج رہائی
ازینچہ جمدوتان پوچھا اوسنے جواب دیا کہ بلا بھگوت بھگتی کے سب کو ایسے ہی عذاب پیش آتے ہین
اور جو بھگوت بھگت ہین اونکے خواب مین بھی جمدوت نہین آتے سری رنگ جی کو اوسیوقت نہایت
بے اصل سراوگیان سے نفرت کمال ہوئی اور بھگوت بھگتی اختیار کر کے جب نشانہی دوت مذکور
چیلہ سری اننتانند چیلہ رامانند جی کے ہوئے عرصہ قلیل مین بھگوت سروپ کے پراپتی ہوگئے
اور خوف جم اور مرن سے رہا ہوئے ایک پریت یعنی عفریت ہر روز پیپر سری رنگ جی کو نظر آتا تھا
پیپر مذکور اوسکے خوف سے خشک ہوگیا سری رنگ جی نے سبب پوچھا تو بدین سبب کہ بھگتون
کو عفریت کا کیا کام ہے کچھ نکہا اور جب مبالغہ ہوا تو سب حال بیان کردیا سری رنگ جی
رات کے وقت جس چارپائی پر اونکا پیپر سویا کرتا تھا خود سو رہے جب عفریت مذکور آیا تو غصہ
ہوکر اوسکے پیچھے دوڑے عفریت خوفناک بھاگا اور بحالت اضطراب بیان کیا کہ فلان نگر
اسی گانون کا رہنے والا ہون اور بسبب گناہ ہاے زنا و فسق و فجور کے پریت ہوا ہون واسطے
مغفرت کے آپ کا دروازہ پکڑا ہے اور سرن ہون اس عذاب عظیم سے کسطرح رہائی بخشو سری
رنگ جی کو اوسکے اوپر رحم آیا اور بھگوت کا چرن امرت اوسکو دیا کہ اوسکی بدولت دیوتاؤن کا
سروپ پاکر ست گت کو پراپت ہوا + **کتھا** हठीनारायण ہٹی نارائن چیلہ کرشن داس پیا

ساکن ملک پنجاب کے بھگوت اور مرتاض ہوئے صبر و قناعت کے مجسم تھے ہر وقت بھگوت بھجن مین رہتے تھے بنگ نوشی کا شوق تھا اور ہرگز اوسکا نشہ نہین ہوتا تھا بادشاہ وقت نے دھتورہ وغیرہ پلایا پر کبھی نشہ نہوا پھر بسبب تعصب مذہب کے زہر قاتل بنگ مین بارادہ قتل کے دیا اور غذا کے خوردنی و نوشیدنی مین بتدریج زہر کی کھلائی کچھ اثر نہوا آخر نادم ہو کر بادشاہ نے اپنی خطا معاف کرائی واضح ہو کہ کوئی شخص اس کتھا کو نظیر اور گواہی واسطے بنگ نوشی کے نہ سمجھ لیوے بنگ متروک اور ممنوع سب کے نزدیک ہے شراب مین اور بنگ مین کچھ فرق نہین بلکہ بہ نسبت شراب کے بنگ مین ایک عیب زیادہ ہے کہ مفراض العقل ہے کسی بزرگ کی نظیر سے جواز اوسکا نہین ہوسکتا بھلا شیوجی مہاراج کی نظیر دیا کرتے ہین سو اگر شیوجی کی نظیر سے بنگ جائز ہو تو شیوجی نے وہ زہر نوش کیا ہے کہ جسکی حدت کو دیوتا بھی برداشت نہ کرسکے اب کوئی ایک ماشہ تو زہر کھا لیوے یا شیوجی سانپ کا زیور اور منڈ ونکی مالا رکھتے ہین اب کوئی چھوٹا سا سانپ یا کپال مردہ کا تو ہاتھ مین لے لیوے شنکر سوامین نے گنج کہ جسکا شیشہ بنتا ہے پگھلی ہوئی مین سے ہاتھ پر رکھکر مثل پانی کے پی لیا اب کوئی تھوڑی سی آگ تو ہاتھ مین لے لیوے وعلی ہذا القیاس ہزارہا تمثیل اس قسم کی پورانون مین ہے اور اس بھگت مال سے مل سکتی ہین پس بزرگون کی نظیر سے کب کوئی شے ممنوع جائز ہوسکتی ہے ؎ سمرتھ کو نہین دوش گوسائین ٭ روِ پاوک سُرسری کی نائین ٭ اور چند پورانون کے قول برابر متفق ہین کہ بزرگون کی نظیر اور تمثیل اور اعمال سے جو شخص امر ناجائز کو جائز سمجھ لیتے ہین جہنمی ہوتے ہین ہٹی نابین موصوف نے بنگ کو بعد حاصل ہونے کمال بیت اور سدھتا کے نوش کیا اور شخص کامل امر اور نہی کی قید سے باہر ہے کہ بھگوت روپ ہوجاتا ہے غرض بنگ کا پینا مردود اور متروک ہے ٭

کتھا ۱۹۲

ریداس جی پرم بھگت بھگوت کے ایسے ہوئے کہ جنکی گفتگو اور شاعری واسطے دور کرنے تاریکی شکوک و شبہات کے مثل آفتاب کے تھی بید اور شاستر کے موافق اعمال نیک کے کرنے مین مثل ہنس کے ہوئے یعنی ہنس جسطرح پانی کو چھوڑ کر صرف دودھ کو قبول کر لیتا ہے اسیطرح ریداس جی نے ممنوعات کا ترک کرکے جو سار اور خلاصہ تھا اوسکو قبول کیا بھگوت کرپا سے اسی جسم مین بھگوت دھام کو پہونچے اور جنکے چرنون کو بڑے بڑے برن آشرم والون نے ڈنڈوت کری پہلے جنم مین برہمچاری اور رامانند جی کے چیلے تھے گدائی

کی کے گرو سیوا اور تیاری بھگوت پرساد کی کیا کرتے تھے ایک بقال برسرراہ ہمیشہ عرض کیا کرتا کہ میرا بھی لوازمہ
رسوئی کا واسطے بھگوت پرساد کے قبول فرماؤ لیکن اوس سے کچھ نہ لیا کرتے ایک روز بارش بشدت ہوئی تھی
اوسی بقال سے جنس لاکر رسوئی بنائی جب رامانند جی بھگوت کو اوس رسوئی کا بھوگ لگانے لگے تو بھگوت
دھیان میں نہ آئے رامانند جی نے برہمچاری موصوف سے پوچھا کہ یہ جنس کسکے گھر سے آئی ہے برہمچاری
نے اوس بقال کا نشان دیا اور بعد دریافت اوسکا لین دین چماروں کے ساتھ معلوم ہوا رامانند جی نے
برہمچاری کو ساپ دیا کہ تجکو بھی چمار کا جنم ملے چنانچہ برہمچاری موصوف براہمن جسم کو چھوڑکر بخانہ چمار پیدا ہو
لیکن بھگوت بھگتی اور گرو کے پرتاپ سے پہلے جنم کی خبر ہی وقت تولد سے والدہ کا دودھ پینا ترک کیا کہ بلا
گرو منتر اوپدیش کے خورد و نوش متروک ہے رامانند جی کو بھگوت نے اکاس بانی سے فرمایا کہ برہمچاری
کو تمہے سخت مزاجی او سیر کرنا واجب ہے رامانند جی حسب الحکم چمار کے گھر گئے اور والدین ریداس جی نے
تشریف آوری اونکی تعجبات او تعظیمات سے جانکر قدم پکڑ لیے رامانند جی نے منتر اوپدیش کرکے ریداس
نام رکھا اور واسطے پینے شیر مادر کے اجازت فرمائی جب عمر ریداس جی کی کچھ زیادہ ہوئی تو بھگوت بھگتون
کی سیوا کرنے لگے جو کچھ گھر سے پاتا ہر بھگتون کے نذر کردیتے والدین ناراض ہوا اور گھر کے پیچھے ایک جگہ
واسطے رہنے کے دیدی اگرچہ دولت اور مال بہت تھا لیکن ریداس جی کو ایک حبہ بھی نہ دیا ریداس جی مع
استری کے آننے سے رہنے لگے اور پاپوش دوزی سے بسر اوقات کیا کرتے جو کوئی بشنو او سادھو دیکھتے
اوسکو پاپوش مفت پہنایا کرتے پھر ایک چھپر ڈال لیا اور اوسمیں بھگوت مورتی براجمان کرکے سیوا کرنے لگے
اور خود اوس چھپر کے صحن اور میدان میں بلا سایہ پڑے رہتے اگرچہ بظاہر تکلیف افلاس وغیرہ کی تھی لیکن
دل بھگوت کے تصور اور دھیان میں شادان اور فرحان رہتا تھا بھگوت نے وہ تکلیف افلاس کی بھی
دور کرنی ضرور سمجھکر خود سادھو کا روپ بنایا اور ریداس جی کے گھر آئے ریداس جی نے کمال خدمت
کرکے بھوجن کرایا اور بھگوت روپ جانا سادھو ممدوح نے خوش ہوکر سنگ پارس ریداس جی کو دیا اور
تعریف اوسکی بیان کرکے کہا کہ احتیاط سے رکھنا ریداس جی نے جواب دیا کہ میرے کسی کام کا نہیں میرا
دھن اور دولت رام نام ہے سادھو نے جانا کہ قدر اس پارس کی ریداس نہیں جانتا اسواسطے اپنی کو لگاکر
سونے کی کردی ریداس جی نے دلمیں سمجھا کہ رانپی بھی ہاتھ سے گئی پھر جو سادھو نے دیکھا کہ ریداس جی
کو طمع کسی چیز کی نہیں تو منت کہا کہ اس سنگ پارس کو قبول کرو ریداس جی نے فرمایا کہ چھپر میں رکھدو

چنانچہ سادھو موصوف چھپر مین رکھکر تشریف لیگئے پھر تیرہ ماہ کے پھر آئے اور ریداس جی کا حال بدستور دیکھا
پوچھا کہ وہ سنگ پارس کیا ہوا جواب دیا کہ جہان آپ رکھ گئے تھے وہان ہی ہوگا مجکو اوسکے ہاتھ لگانے سے
خوف آتا ہے بھگوت اوسکو لیکر روانہ ہوئے ایک روز شیو پوجا کی پٹاری سے پانچ اشرفی برآمد ہوئین ریداس جی
کو بھگوت سیوا سے بھی خوف ہونے لگا بھگوت نے خواب مین فرمایا کہ اگرچہ تمکو ہرگز طلب باقی نہین رہی لیکن
اب جو کچھ ہم دیوین قبول کرو ریداس جی نے قبول کیا اور ایک دھرم سالہ پختہ تیار کرکے بھگوت بھگتون کو
اوسمین بسایا اور پھر ایک بھگوت مندر تعمیر کرایکے طرح طرح کے جھنڈے اور جھالر اور بندھن وار زردوزی اور
دیوارگیری اور چھت بند وغیرہ سے ایسا آراستہ کیا کہ جو درشن کرنیوالے آتے تھے سو بھا مندر اور بھگوت
مورتی کو دیکھکر گرویدہ ہوجاتے تھے پوجا پرستھا راگ بھوگ وغیرہ سب براہمنون کے سپرد تھا واز آن
جہان ریداس جی خود رہتے تھے وہان ایک مکان دو منزلہ بنوایا اور کمال پریت سے بھگوت آرادھن
شروع کیا اکثر براہمن بسبب عداوت اور خصومت کے راجہ سے نالشی ہوئے اور کلمہ سخت زبان پر لاکر
کہا کہ قوم چمار کو بھگوت مورتی پوجن کا ادھکار کسی شاستر مین نہین لکھا ریداس بلاخوف وخطر بھگوت سیوا
مورتی براجمان کرکے پوجن وغیرہ کرتا ہے اوسکو سزا دینی چاہیے راجہ نے ریداس جی کو بلایا اور ساتھ قدر
پرتاپ ریداس جی کا راجہ پر غالب ہوا کہ ایک دو بات کہی اور رخصت کیا رانی راجہ چیتور کا نام جھالی تھا
اونکی جو پرتاپ ریداس جی کا سنا تو سیوک ہوئی برہمنان ہمراہی رانی مذکور کے پرغضب ہوئے اور کہنے لگے
کہ رانی کی عقل جاتی رہی رانا کے پاس نالشی گئے اور سب حال کہا رانا نے ریداس جی کو بلایا اور سب
براہمن جمع ہوئے براہمن تو قوم کی بزرگی بیان کرتے تھے اور ریداس جی کا یہ قول تھا کہ بھگوت کو بھگتی
غرض ہے قوم پر نگاہ نہین بعد مباحثہ یہ قرار پایا کہ بھگوت مورتی جو سنگھاسن پر براجمان ہے جسکے پاس خوش
ہوکر آجاوے وہی مقبول ہے اس بات پر برہمنان نے تین پہر کامل بید پڑھا اور منتر جپ کیا لیکن کچھ
نہوا جب نوبت ریداس جی پر پہونچی تو عرض کیا کہ مہاراج اپنی پتیت پاون نام کو راست کیجیے اور دو ایک
بشن پد کیرتن کیے ایک پد کا مقطع یہ ہے ع بلنب چھار آئیے کہ کون بلاسے لیجیے اور دوسرے
پد کا مقطع یہ ہے ع دیوادہ دیو آپو تم سرنا کرپا کیجیے جان اپنو جنا بھگوت بفور سنتے ہی پد یا مذکور کے سنگھاسن
پر سے اوٹھکر ریداس جی کے گود مین آ بیٹھے اور سب معتقد ہوئے بعد ازان رانی جھالی مذکور کاشی سے
اپنی راجدھانی مین آئی اور جگ کرنیکی تجویز کری ریداس جی کو بکمال فروتنی و لجاجت لکھا کہ کرپا کرکے تشریف لاوین

جنکو دیکھ کر سے تھا دھنش بان جو بھگت گذشتہ مین اونکا نشان اپنے ہر دو بازو پر دھارن کرکے اور دیکھکر
کمال خوش ہوا کرتے تھے اور پریم آنند مین مگن رہتے تھے کہ بوقت سوامین کے چرنون سے علیحدگی نہ تھی
اور سہوان جی کے موافق شجاع اور شورویر پریم پرپکّا اور بھگوت بھگتون مین بدرجہ اول تھے کچھ حال

कल्याणसिंह

کلیان سنگھ جی کی بھگتی کا جنکا پرچا اور او دار تا درجہ غایت سے ہوئی بھگتی جنکا قلیل حال
یہ ہے کہ یہ انوپ شہر راہ خود واسطے درشن جنم اوتساہ سری نند نندن مہاراج کے شہر ونبر ومسکن
سے برنداین کو آتے تھے ایک سرائے کی ظالم کو دیکھا کہ سادھو مفلس کو ستاتا ہے کلیان سنگھ جی نے بہت
سادھو کا پیچھا کیا اور ظلم اوس ظالم سے بچایا اور اودارتا کے یہ معنی کہ مال ومنال بخشش دینا اور جو دی
امر ہے اونکو جان دینے سے بھی دریغ نہ تھا او بھگوت نے دونون بات مصرعہ بالا اونکی مدت العمر
بناہی ابتدا سے سری بھگت مال اندرا سے سوامین کے چرنون مین پریت تھی جب اخیر وقت آیا تو سری گوسین
سوامین مین محبت اور پریت ہوگئی اور جناب ممدوح نے اپنا ارشد جانکر اپنے نزدیک بلا لیا بھگتا
پوری مین رہا کرتے تھے اور رگھنندن سوامین کی محبت سے دونون جہان کی محبت مثل خس کے
دور کردی تھی دل مین رسیا اونکے بستا تھا اور زبان پر رگھنندن سوامین اور جانکی مہارانی کا نام

राजारामलाल

راجہ کلیان تخم راجپوت راٹھور ایسے پریم بھگت ہوئے کہ اونکے خاندان مین بھگتی اثر
یعنی الاجنیب ہوگئی رام رائے بیٹا اور کشور کنور نبیرہ کہ اونکا ذکر اس بھگت مال مین علحدہ ہوا ہے
پریم بھگت ہوئے کہ راجہ موصوف سے بھی سبقت لیگئے راجہ ممدوح کو بھگوت بھگتون مین اسقدر
محبت تھی کہ جسطرح سنکر چند سادھو مان کو دیکھکر نہایت خوشی سے جھکتا ہی اسیطرح بھگوت بھگت کو
دیکھکر خوش ہوتے تھے اور بھگوت کے سجن مین اسقدر رہا اور پریم تھا کہ ہمیشہ اوسین مصروف رہتے تھے
دل مثل گنگا جل کے نرمل اور صاف تھا اور من بچن کرم سے سری رگھنندن سوامین کے داس تھے

केशवजी

سوا اوسین کمل سوامین کے نہ اور کچھ بھروسا تھا نہ پناہ نہ کچھ اور اعتقاد تھا نہ چاہ ۰ کیشو
کیشو جی بلقب لٹیرا مشہور تھے لٹیرا لاغر خواہ نحیف کو کہتے ہین اگرچہ کام کرودھ لوبھ موہ وغیرہ مین نحیف اور
لاغر تھے لیکن بھگتی بھاؤ مین فربہ اور توانا سری آنند جی کی سمپردا مین پریم بھگت ہوئے اور اونکی بھگتی
واسطے دور کرنے دوبدھا جنم اور مرن کو دیگر اشخاص کو مثل سائیان کے ہوگئی دلمین بھگتی کے
پوتر تھے اور زبان پر نام جیسا پریم داس کا بھگوت مین کیشو موصوف کا تھا ایسا ہی اونکے

کو ہوا اور کیون نہو کہ جیسا درخت بویا تھا ویسا ہی پھل لگا جس بھاو اور بھگتی سے بھگوت سیوا کرتے تھے اوسی
اعتقاد سو بھگوت بھگتون کی سیوا مین مصروف تھی بھگوت چرترون کی کیرتن مین یکتا تھے اور سخاوت اور رحم
مین لاثانی و بنظیر شاعر و کبتہا ॥ शोभिता ॥ شوبھی جی ہر بھگتون کی سبھا مین اونکی تعریف اور تعظیم کے مشہور
اور معروف مثل آفتاب کے ہوئے بعضون کا بیان یہ ہے ایسا تھا کہ بھگتی اور دھرم کی دھجا تھے سری سیتاپت
اور دو بہاری کے چرنون مین ہر وقت مگن اور آنند ہاکر رہتے اور دن کو ایسا استقلال بھگوت کی داس بھاو
مین کیا تھا کہ مطلق دوسری طرف توجہ نہین ہوتی تھی اور نیز جی اوسکے گرو سکے پتا پ سو ایسی ہی
بھگتی اونکے پسر اور نبیرگان کو بھی ہوئی ؂

نشستا لبیست و دوم در تعریف مہمان سکھا بھاو و بیان کتھا بھگت اوپاسکان آن

بہری رکھنندن سوامین کے چرن کملون کی سہچری یا کو ڈنڈوت کرکے ... اوتار کو ڈنڈوت پرنام کرتا ہون
کہ جنہوں مین وہ اوتار دھارن کرکے بھگوت بھگتی اور سناتن کی سروپ کو جگت مین ظاہر کیا و انچ ہولہ بھر
پیرا و تین بھاو جس سے اوتار کو نارد جی کا اوتار لکھا ہے اوپاسکان سکھا بھاو کا یہ سدھانت ہے کہ الیشر اور جیو دونون
بابہم سکھا یعنی دوست ہین اور ایسی دوستی او محبت مربوط مضبوط ہے کہ الیشر کو بلا جیو الیشر نہین اور نہ
جیو بلا الیشر ہو سکتا ہے یعنی اگر جیو نہو تو الیشر کو کوئی نہین جانتا اور اگر صرف جیو ہو اور الیشر نہو تو یہ بات غیر ممکن ہے
کہ بلا الیشر جیو نہین ہو سکتا اگر یہ اعتراض ہووے کہ دوستی بابہم کہ دو شخص برابر کی ہوتی ہے سو کہان تو
جیو کہ ہزار ہا عذاب جنم اور مرن اور گناہ اور ثواب مین پھنسا ہے اور کہان وہ الیشر کہ جسکا سروپ ...
قیاس سے باہر اور بید جسکو نیت نیت کہتی ہین اور مایا گنون سے علیحدہ نت شدھ بدھ نرنکار اچیتانند پورن
برہم سچدانند گھن ہے اس اعتراض کا جواب بتمثیل ظاہری یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اول دربارہ دوستی
برابر ہونا خاندان اور لیاقت او شرافت اور عقل اور حسن اور پوشش اور لباس وغیرہ آپس کا ضرور ہے
بعد ازان اپنی قسمت ہے کہ ایک بادشاہ ہو جاوی اور دوسرا مفلس سو یہی حال جیو اور الیشر کی دوستی کا ہے
یعنی جیسا الیشر نرنکار نرگن اس وان گیا آنند سروپ ہے ویسا ہی تھی دو ایک بات کی جیو سے کچھ
فرق نہین دونون کے بیچ مین مایا کی سروپ کا پردہ حایل ہوا سو چونکہ جیو اون یعنی خود و الیکہ یعنی کم
جاہ و الا تھا اسواسطے وہ تو مایا کو دیکھکر موہت ہو گیا اور اوسکے جال مین گرفتار ہوا اور الیشر کہ انت
اور سرب گیہ تھا وہ مایا کا پریرک بدستور رہا اگرچہ الیشر نے واسطے جیو کی اپنے دوست کے مایا کی قید سے

سب چاہو

بذریعہ بید اور شاستر اوس دوست کو اپنا اور اوسکا سروپ بتلایا اور اپنے نام اور سپر ظاہر کیے اور صدہا
ہزارہا تدبیرات مثل تپ جپ و جگ و دان اور دیا اور کرم اور گیان و بیراگ و نودھا بھگتی وغیرہ
کے رواج دی لیکن وہ جیو اوس مایا کی موہ مین ایسا گرفتار ہوا کہ مطلق ملتفت نہوا اور اپنا اور اپنے
دوست کا سروپ بالکل بھول گیا سو جب اپنے اور ایشر اور مایا کے سروپ کو جانکر واسطے رہائی کے
تدبیر کری تب پھر اپنے دوست کی ملاقات اور پرم انند کو فائز ہوا اب تیسرا اعتراض یہ پیدا ہوا کہ جس
حالت مین ایشر اور جیو دوست ہین اور وہ ایشر کہ جسکی مایا مین یہ جیو پھنسا ہے خواہان اوسکے
چھوٹنے کا مایا سے ہے تو پھر کسواسطے یہ جیو مایا مین گرفتار ہے خود ایشر کسواسطے نہین چھوڑا لیتا واضح ہو
کہ یہ اعتراض جدید نہین بلکہ وہی بات ہے کہ جو شاسترونمین ایشر کی دیالتا اور کرپالتا نسبت جیو کے
بیان کری ہے اور واسطے منسلک ہونے سلسلہ آفرینش دنیا کے کرم کی تقدیم ظاہر کرکے ہونا مکتی کا
بر وقت دور ہونے نیک و بد کرم کے بیان کیا ہے جو جواب اس اعتراض کا بموجب سدھانت شاسترون
کے وہان مندرج ہوا ہے وہی یہان سمجھ لینا چاہیے اور اگر قاعدہ سکھا بھاؤ کے جواب مطلوب ہے
تو یہ ہے کہ قاعدہ دانی جملہ امور دنیا اور دین کی ایشر پر ختم ہے درینصورت دوستی کا قاعدہ بھی
بھگوت سے بہتر کوئی نہین جانتا اور قواعد دوستی مین دونون دوست برابر عمل کرتے ہین اگر
ایک دوست نے ضیافت کری تو اوسکے جواب مین دوسرا دوست اوس سے بہتر ضیافت کرتا ہے
اور اگر بیاہ شادی وغیرہ مین ایک دوست نے سو روپیہ خرچ کیے تو دوسرا دوست بھی اوسکی
شادی مین اوسیقدر خرچ کرتا ہے سو اس قاعدہ برابری کے موافق اگر ایشر بلا رجوعات طبیعت جیو
کی مایا کو دور کرکے واسطے ملاقات کے آوے تو قاعدہ اور اصول دوستی کا خلاف ہوجاوے اگر اوسمین
یہ گفتگو ہووے کہ جیو کی رجوعات پر کیا حصر تھا خود ایشر نے مبادرت واسطے ملاقات اپنے دوست کے
کسواسطے نہ کی کہ دوستی مین دوست کا اپنے گھر آنا یا خود اوسکے گھر جانا دونون برابر ہین سو واضح ہو کہ
بھگوت کی جانب سے پیشقدمی اور مبادرت بخوبی ہووے اور ہرگز کسی قاعدہ مین قصور واقع نہین ہوا
یعنی اپنا اور اوس دوست کا سروپ بیان کرکے اور بید اور شاسترون کو بطور پیغامبر بھیجکے پیغام ملاقات
کا بھیجا اور اپنے نام و نشان ظاہر کیے بعد ازان تدبیرات ملنے کی بتلائی اور اب تک ہر جگہ اور ہر وقت واسطے
ملاقات کے حاضر اور موجود ہے پس ایشر کی جانب سے کیا قصور ہے سب قصورات اس جیو کے ہین کہ ہرگز اوسمین

ملنا نہین چاہتا اور نہ توجہ کرتا ہی غرض بلا اعتراض کسیطرح کو ثابت ہی کہ ایشر اور جیو قدیمی دوست ہین چنانچہ
بید سرتی مین صاف یہی بات لکھی ہے اور سری مد بھاگوت کے چہارم اسکندہ پرنجن کتھا مین مفصل و بدلایل
لکھا ہی کہ جیو اور ایشر دونون باہم گردوست ہین قطع نظر ازان جہان نودھا بھگتی کا بید اور شاستر نے
بیان کیا ہی تو وہان سکھا بھاؤ کی بھی بھگتی لکھی ہے پس اگر جیو اور ایشر باہم گردوست نہوتی تو سکھا بھاو
کی بھگتی اور اوسکے قاعدہ بید اور شاستر مین کیون مندرج ہوتے قواعد آرادھن اور سیوا سکھا بھاو کے
موافق قواعد دیگر نشٹھاؤن کے ہین صرف اسقدر فرق ہے کہ دیگر نشٹھاؤن مین سوامین وغیرہ تصور
کر کے سیوا پوجا کرتے ہین اور اس نشٹھا مین دوست اور برابر سمجھکر سیوا ہوتی ہے اور چونکہ بھگوت نے
چہارم اسکندہ پرنجن کتھا مین فرمایا ہی کہ دیگر بھگتی تو گرو کے اوپدیش سے حاصل ہوتی ہین اور سکھا بھاؤ
اور آتم نویدن کو مین خود اوپدیش اور تعلیم کرتا ہون درینصورت سکھا بھاو مین جسوقت طبیعت سالک
کی رجوع ہوتی ہی اوسوقت خود بھگوت اوسکے دل مین نزول اور ظہور فرماتا ہی یہ رس جس کسی نے نوش کیا
فوراً مست اور مدہوش ہوگیا رجوعات طبع ہر یک سکھا بھاو والی کی بھگوت چرترون مین موافق رغبت
اپنی طبیعت کی ہے مثلاً بدرکاسرم مین نرناراین سکھا ہین اونکی رغبت تپ اور گیان کی چرترون مین ہے
ارجن اور سری کرشن مہاراج کی محبت مثل دوستی راجگان کے اور برج گوپ کمارون کے کھیل اور
ہنسی مثل گوپ کمارون کے اور اجودھیا کے راج کمارون کی محبت بھگوت چرترون مین مثل کھیل اور
ہنسی وغیرہ شاہزادگان کے ہوئی اور اسیطرح ہر ایک کے بھاو جدا جدا ہین جسطرف جسکو رغبت
ہے اوسی قسم کے سامان سے سیوا اور بھگوت آرادھن کیا کرتا ہی وہ آرادھن اور سیوا پوجا اگرچہ یا ہفت بار
ہر روز نہوسکے تو تین دفع سی کم نہو استوتر پاٹھ اور نام اور منتر جپ علیحدہ رہا ہر وقت کا تصور دلی او حضور
رہنا پوجا سے اصول ہی علیحدہ بات ہی کہ سب اوپاشنا اوسیکے واسطے ہین اور واجب و مقدم تر ہے در نیولا
اوپاشنا اس سکھا بھاؤ کی بتصور مادھرج اور سرنگار کی بیشتر رائج ہے خواہ رام اوپاشک ہون خواہ کرشن
اوپاشک اور فی الحقیقت جسقدر ترقی محبت کی مادھرج بھاؤ مین جلد ہوتی ہے اور کسی بھاؤ مین اسقدر
جلد نہین ہوتی ہے عرصہ قریب گذرا کہ اجودھیا جی مین رام سکھی مہاراج اور اونکے چیلہ پریم سکھی جی
سکھا بھاؤ کی دھیا اور اس بھگتی کے ملک مین بادشاہ ہوئے رام سکھی جی کا ایک گرنتھ اصول اس بھاو کا
دیکھنے مین آیا اوسمین مادھرج کو مقدم رکھا ہی اور برج مین جو تنقیح اس امر کی کری گئی تو وہان خصوصیت

مادھورج کی بہرحال واجب اور لازم معلوم ہوتی ہی کہ برج مین چترتر بھگوت کے سب سنگار اور مادھورج کی محبت
وحدانیت بھگوت کی اور یہ بات کہ اوپاسک کو بھولکر واسطے اپنی رہائی کے دوسرے دیوتا کا خیال نہووے
جسطرح سب نشٹھا اور اوپاسنا جملہ دیوتاؤن نمین مقدم ہے اسیطرح اس نشٹھا مین بھی بدستور ہی معان اس
نشٹھا اور اوپاسکان اس نشٹھا کی ہرگز کسی سے بیان نہین ہوسکتی کسواسطے کہ اس نشٹھا اور اوپاسکا
اور بھگوت مین سر مو تفاوت نہین سب ایک ہین بھگوت اوپاسکان نے اس سکھا نشٹھا کو بتفصیل
کے بیان کیا سو اوس قاعدہ کے موافق بھگوت رام خواہ کرشن خواہ بشن عاقلی و لطیفہ گوئی و
و خوش خلقی اور جلد جواب دینے مین ہوشیار اور طرار نوجوان پرم سوبھایمان کہ جسکے چہرہ کو دیکھو سب
خوبصورتی اور حسن گرد ہین زیورات اور لباس حسب مناسبت ہر ایک عضو کے پہنے ہوئے لشٹیا لبنین
ہی ارجن اور سدامان اور سری دامان وغیرہ برج گوال و دیگر بھگت سکھا بھاؤ کے آشریالبنین لوازمہ سنگار
اور مادھورج اور ہنسی اور قہقہہ اور بہر گرکھیلنا ساتھہ کھانا ساتھہ سونا ساتھہ بیٹھنا ساتھہ رہنا ساتھہ
سیر کو جانا باہم گریسنگار اور آرایش کرنا و علی ہذا القیاس ہزار ہا بھاؤ اور سامان اول و دوم یعنی بھاؤ
و انوبھاؤ کے اسباب ہین سامان سوم یعنی آٹھون ساتوک سب اس رس مین اپنا عمل کرتے ہین اور چونکہ
یہ سکھا رس قریب بلکہ مخلوط و مشترک سنگار رس کو ہے اسواسطے جملہ ۳۳ سنچاری یعنی سامان چہارم اس
رس مین عملدرآمد ہوتے ہین استھائی بھاؤ اس رس کا وہ ہے کہ اوس باہم مترکی دوستی مین استقامت
درجہ مستقل ۱۲
استقلال اور پختگی ہووی کہ ہرگز اور مطلق خواب و خیال مین دل کی توجہ دوسری طرف نہ جاسکے اور تزلزل
تزلزل اوس دوست سراپا مغز و پوست کی محبت مین محو اور مستغرق ہے ہو رنگفنڈن ہی جین قبل
آرت ہجن مہاراج مین نے سنا ہی کہ آپ کی عدل اور انصاف سی کوئی زبردست کسی زیردست پر ظلم نہین کرسکتا
اور داد خواہ فوراً انصاف کو پہونچتا ہے سو کرپاسندھو مہاراج نہ معلوم میرے واسطے وہ عدل اور انصاف
کہان گیا کہ یہ مہاموہ دن رات طرح طرح کے ظلم کرتا ہے اور بشیار جھوٹوں سے حیران اور پریشان کر رکھا
ہے اگرچہ جناب والا کے اوس عدل و انصاف مین کچھ شک و شبہہ نہین لیکن میری ہی قسمت کی
کمی ہے کہ پنجہ ظلم اوس ظالم سے نہین چھوٹتا اب دہ دولت پرستغاثی ہون کہ ایک دفعہ
ولعدی سے چھوڑا کر میرے دل کو اپنے روپ انوپ کے تصور مین لگا دیجیے کہ جو سب
سار ہے اور پنج بھگتون کا جیون و آدھار ہے

پیت پٹ واری لٹ واری نٹ واری پوٹھی کاری تٹ واری تیتو موہنا من واری ہین
نام شاعر جمنا کنارہ ۱۲۵

چور پر واری چیت چور پر واری سن مور پر واری تیری مور پر واری ہین

पीत पर वारे लट वारे नट वारे पुरबी कारी तट वारे ते तो मोहना मन वारे हैं ॥ ३॥

चोर पर वारे चित चोर पर वारे सुन मोर पर वारे तेरी मोर पर वारे हैं। ॥ ४॥

کتھا अर्जुन ارجن مہاراج کے سکھا بھاؤکا بیان کس سے ہوسکتا ہے جنکی بھاونا اور بھگتی کے بس ہوکر وہ پورن برھمہ سچدانند گھن جو وہم و قیاس سے باہر ہے رتھ بان اونکا ہوا گیو ارجن مہاراج برادر پھوپھی زاد سری کرشن سوامین کے تھے لیکن سکھا بھاؤ مقدم تھا نشست و برخاست و خورد و نوش و تماشا و گفتگو و ملاقات دوستانہ تھی نہ مثل جدھشٹر و بھیم سین وغیرہ کے برادرانہ جو بھگونت نے کرپا اور سہائی کری مفصل وہ کتھا مہابھارت مین مندرج ہین اونکا ذکر اس مقام مین ضرور نسمجھ کے عالم دوستی مین جب کسی سے جو کچھ سلوک باہم کرو وہ سب مساوات ہے ایک حال بے تکلفی کا تحریر ہوتا ہے ارجن مہاراج جب حسن بے انتہا اور جمال دلربا سبھدرا ہمشیرہ سری کرشن مہاراج کا دیکھکر ہزار جان سے عاشق ہوگیے تب بمقتضای صدق دوستی کچھ تکلف اور خیال راضی یا نا راضی کا نکرکے اپنے عشق اور بیقراری کا حال راست راست سری کرشن سوامین سے بیان کردیا سوامین ممدوح کو خاطرداری اور دلداری اپنے دوست کی اسقدر منظور ہوئی کہ ننگ و ناموس و بدنامی پر نگاہ نکرکے یہ صلاح ارجن کو دی کہ اگر واسطے شادی کردینے کے بسدیوجی اور بلدیوجی سے کہتا ہون تو معلوم قبول کرین یا نکرین پس بہ لباس فقیر دوارکا مین جاکر زبردستی سے لے آؤ بعد ازان بسدیوجی اور بلدیوجی کو راضی کر لیا جائیگا چنانچہ ارجن نے ایسا ہی کیا اور جب کہ بلدیوجی واسطے قتل ارجن کے تیار ہوئے تو خود بدولت نے سمجھاکر اونکا غصہ دور کردیا ایک دفعہ ارجن مہاراج سبھدرا جی سے بعیش و عشرت مین مشغول تھے سری کرشن

سوامین نے اونکو مکان نشست مین نہ دیکھا تو مضطرب ہوگئے اور شتاب جدائی نہ لاکر تنہا سبھہ ماتی کے
محل مین چلے گئے دوستانہ ہنسی اور قہقہہ مین مصروف ہوئے اور غایت درجہ محبت کا ثابت کیا بھگوت
کی کرپالتا اور ذہن بتلتا پر غور کرنا چاہیے کہ خود دوست و دشمن رنج و راحت نیک و بد وغیرہ اسباب
مایا سے کہ جہانتک ظاہر و باطن کی نظر پہنچے مبرا اور پاک ہے باوجود اسکے جو ایسے چرتر کیے تو بھگتون کو
تسلی و دیگر اشخاص کو ترغیب واسطے بھگتی کے دیتا ہے کہ جو کوئی جس بھاؤ سے میرا بھجن کرتا ہے
مین اوسی بھاؤ سے ظاہر ہو کر بھگت کی بھاونا پورن کرتا ہون کہ گیتا جی مین اس بات کا وعدہ
واقع کیا ہے ✝ کتھا सुदामा کتھا سُدامان جی کی بھاگوت اور کشن پوران مین مفصل مندرج
اور بھاکھا مین اکثر شاعرون نے سُدامان چرتر تصنیف کیے اسواسطے باختصار لکھتا ہون سانڈ مین
سान्दीपुनि
گرو کی خدمت مین جب سری کشن سوامین نے بید اور دیگر علم پڑھے اوسوقت کی دوستی سُدامان
جی سے تھی بعد تحصیل علم کے جدائی ظاہری ظہور مین آئی سُدامان جی مفلس اسقدر تھے کہ نہ گھر مین کھانے
کو تھا نہ جسم پر کپڑا ایک روز سوسیلا اونکی استری نے کہا کہ کمال تعجب ہے جب کہ محب صادق اور یار وفادار
سری کرشن سے مہاراج بچپن سے ہیت ہو تو وہ ایسا مفلوک اور مفلس ہو وے اب تم اونکے پاس جاؤ
سُدامان جی نے عذرات چند در چند کیے لیکن سوسیلا نے ایسے جواب معقول دیے کہ بلاچاری ارادہ
روانگی کا کیا سوسیلا کچھ برنج ساٹھی کہین سے مانگ لائی اور سُدامان جی کے سپرد کر کے کہا کہ بھگوت
کی بھینٹ کرنا سُدامان جی بھگوت درشنون کے شوق مین بھرے ہوئے چلے اور رات کو کسی گانون مین
ٹھہرے یہان بھگوت کو شوق ملنے اپنے یار کا دامنگیر ہوا اور شبا شب سُدامان جی کو دوارکا کے قریب
بلا لیا صبح کو سُدامان جی جب تھوڑی دور چلے تو ایک شہر نظر آیا اور جو نام پوچھا تو دوارکا سنکر خوش ہوئے
اشنان پوجا کر کے پرسان پرسان سری کشن مہاراج کی راجدھانی پر آئے چوبدار نے ڈنڈوت کر کے سری کشن
سوامین کو اطلاع دی کہ ایک برہمن چھوٹی دھوتی پھٹی چادر ننگے پانون دروازہ پر آپکا استھان
پوچھتا ہے اور سُدامان نام ہے سنتے ہی اوس نام کے بے تحاشا دوڑے اور ادل قدم پکڑ کر چھاتی سے
لگا لیا اور چونکہ دونون بہت مدت پر ملے تھے اسواسطے تادیر ایسے ملے کہ گویا دونون ایک جسم ہو گئے
بعد ملاقات کے بھگوت ہاتھ مین ہاتھ لیکر خاص رنگ محل مین لائے اور پلنگ مکلف پر بٹھلا کر
گفتگو شروع کی اس عرصہ مین رُکمنی جی سامان پوجا کا لائین اور خود بھگوت اور رُکمنی جی چرن دھونے لگے

اوسوقت کا ایک کبت مصنفہٗ نروتم کب لکھتا ہون ۔۔

سَوَیّا

عاوتہ اوسیدہا ہے

ایسے بیحال بوائین سون پگ کنٹک جال لگے پن جوئے
بیوائی پاؤن خار بسیار دیکھے

ہای مہا دکھ پائے سکھا تم آئے اتے نہ کتے دن کھوئے
یہان کہان

دیکھہ سدامان کی دین دسا کرنا کرکے کرنا ندہ روئے
عاجز حالت رحم مجسم رحم

پانی پرات کو ہاتھہ چھیو نہین نینن کے جل سون پگ دھوئے
آنکھون پانی پاؤن

दीन ब सुदामा की दीन दशा करुणा करके करुणानिधि रोये
पानी परात को हाथ छुयो नहिं नैनन के जल सों पग धोये
ऐसे बिहाल बिवाइन सों पग कंटक जाल लगे पुनि जोये
हाय महा दुख पायो सखा तुम आये इतै न कितै दिन खोये

بعد دھونے کے بھگوت نے اپنی خاص پیتامبر سے پونچھکر حسب قاعدہ پوجا کری جب اوس سے بھی فراغت ہوئی تو بھگوت نے پوچھا کہ ہماری بھابی نے کچھہ ہمارے واسطے بھی دیا ہے اور تمکو قدیمی عادات دیگر قسم کے ہی ایسا نہ ہو کہ تم ہی ہضم کر جاؤ اور ہم دیکھتے ہی رہین سدامان جی برنج ساٹھی کو جو بغل مین تھے چھپانے لگے بھگوت نے جانا کہ کچھہ تحفہ بغل مین ہے اودھر تو بھگوت اوسکے لینے کے داؤگھات مین ہوئے اور اودھر سدامان جی بسبب شرم چھپانے کے خیال مین اسی عرصے مین پارچہ کہنہ پھٹ گیا اور چاول گر گئے بھگوت نے اونمین سے ایک موٹھی لیکر فوراً اور جلدی سے منہ مین ڈال لیے اور دوسری موٹھی کے واسطے بھی وہی جلدی تھی کہ رکمنی جی نے ہاتھہ پکڑ لیا اگرچہ بعض بھگتان وشارحان نے مطلب ہاتھہ پکڑ لینے کا یہ لکھا ہے کہ ایک موٹھی چاولون سے تو ہر دو جہان کی دولت سدامان کو بخش دی دوسری موٹھی سے کیا بخشیگے اور بعض نے یہ لکھا کہ رکمنی جی کو یہ خوف ہوا کہ مین بھی کا سروپ ہون ایسا نہ ہو کہ بھگوت دوسری موٹھی کے عوض مجکو بخش دین اور بعض کا یہ قول ہے کہ رکمنی جی کو خیال نازکی و کم خوری و عادت کھانے غذاے لطیف بھگوت کا ہو کر یہ خوف ہوا کہ کچے چاولون کے کھانے سے درد نہ ہونے لگے لیکن اصل مطلب رکمنی جی کا ہاتھہ پکڑنے سے یہ ہے کہ مہاراج یہ تحفہ تمھارے یار کے گھر کا ہے

تنہا خوری مناسب نہین بھاجی بانٹنی چاہیے اور اگر یہ کہوگے کہ ہمارے یار کی لائے ہوئے تحفہ مین کسی
کا کیا واسطہ ہے تو آپ کے یار بھوکھے بنگالی وفاقہ مست ہوتے ہین اونکو کسی تحفہ کی بہم رسانی کی
کیا طاقت ہے یہ تحفہ میری جٹھانی کے بدولت تمکو میسر ہوا ہے بہرحال سب کو پہونچے ورنہ دیورانی
جٹھانی مجکو طعنہ دینگی کہ کمنی نے بھاجی نہ بانٹی بعد اس جرتر کے خدمتگاران نے رسوئی تیار ہونے
کی خبر پہونچائی دونون متروان نے باتفاق بھوجن کیا غرض اسیطرح سات روز کمال خوشی اور فرحت
سے گذری بعد ازان شدامان جی نے درخواست رخصت کی کری اور بعد مبالغہ رخصت ہوئے
بھگوت تا دور واسطے پہونچانے کے گئے اور وقت رخصت کچھ شدامان جی کو نہ دیا شدامان جی
اپنے دلمین کہنے لگے کہ آخر تو گوالیون کے گھر پرورش پائی ہے کیا ہوا کہ اب راج وغیرہ حاصل
ہوگیا اگرچہ مجکو دیتے تو کیا خزانہ کم ہوجاتا تھا اور خوب ہوا کہ کچھ نہ دیا اب اوس عورت سے کہ جنے
زبردستی بھیجا تھا کہونگا کہ دولت کو خوب احتیاط سے رکھو کہ بہت سا خزانہ ملا ہے اور پھر دلمین
کہنے لگے کہ شاید بھگوت نے اسواسطے کچھ نہین دیا کہ بسبب دولت کے بھجن مین خلل نہ پڑجاوے
غرض ایسے ایسے خیالات کرتے ہوئے اپنے گانون کے نزدیک آئے دیکھا کہ دوارکا سے بھی ہزار گونہ
بہتر طلا و جواہرات کی عمارت ہے ایسی کبھی دیکھی تھی نہ سُنی تھی لوگون سے پوچھا کہ کسکا شہر ہے
اور کیا نام ہے جواب دیا کہ آپ کا ہی شہر ہے اور شدامان پور نام ہے اس گفتگو مین تھے کہ غلام
اور کنیز دوڑے اور شدامان جی کو دست بدست محلون مین لیگئے سوسیلا اگر قدمون مین پڑی
اور شدامان جی اس بھگوت کرپا کو دیکھکر جو طعنے کہ بھگوت کو دیے تھے اونکا افسوس کرنے لگے
دولت وغیرہ کے شکوہ سے ہرگز بھجن اور آرادھن کو نہ بھولے بلکہ زیادہ تر معرفت ہوئی بھگوت
کی الیتر تاکہ اچیت وانت و سچدانند مظہر پرماتما پورن برہم سے خیال کرکے پھر اوس کرپالتا
دویالتا و بھگت تبسلتا اور متر بھاؤ کے نباہ کو ڈھکر جو پرکھر آنند مین مگن نہین ہوتا اور شونا حق
निर्भरानन्द
پیدا ہوکر اپنی والدہ کے حسن کو ضائع کیا اور جسکی آنکھون مین پریم کا جل نہین آتا تو وے
آنکھین کورہے کتھا ہو برج کے گوال بالون کی नन्दनन्दन ब्रजबालबाल نند نندن
مرد بالہ مگہ پشیار گوال بال تھے اونمین سری دامان श्रीदामा مدھو मधु منگل
मंगल منڈل अर्जुन ارجن भोज بھوج सुबाहु سوباہو सुबल سوبل श्रीपाल

آٹھ سکھا پرم متر اور ہر وقت پاس رہنے والے سوا دیگر سکھاؤن کے ہین جسطرح رادھکا جیو
کے ساتھ للتا بشاکھا وشیاما وغیرہ آٹھ سکھی ہین علاوہ از بیشمار سکھا مذکور کے رکتک
रक्तक وپترک पत्री وپتری मधुकंठ ومدھو کنٹھ मधुव्रत ومدھو برت ورسال
रसाल وبسال विशाल وپریم کند प्रेमकन्द ومکرند मकरन्द وانند आनन्द وچندرہاس चन्द्रहास
وپیود पयद وبکل बकुल ورسدان रसदान وساردا بدھ शारदा बुद्धि وغیرہ اگرچہ سکھا بھاؤ
رکھتی ہین لیکن خدمتگذاری اور فرمانبرداری مین کبھی چہ در خانہ و چہ در بن ہر وقت حاضر رہتی ہین
سکھا بھاؤ والون کی جسقدر بھاؤ متفرق ہین اون سب مین اول درجہ برج کے گوال بال
سکھاؤن کو ہے کسواسطے کہ اونکو اوس درجہ سے کمی و بیشی نہین ہوتی بھگوت کے نت بہار مین
شامل رہتے ہین اور سب گولوک نواسی ہین جب بھگوت کا اوتار ہوتا ہے وہ بھی ہمراہ آتی ہین
اگر کوئی شخص مہا بھگوت اور بھگوت چرترون کی (یا سنے) لکھہ سکے تو اونکی مہما لکھنے کا بھی دعویٰ کرے
ورنہ جیسی اپار مہما بھگوت کی ہے ایسی ہی اونکی ہے قطع نظر اونکی مہما کے اونکے چرتر اور کتھا پرم
پوتر کا یہ مہاتم ہے کہ جو کوئی دیکھنے سے بھی اونکے کھیل و تماشا و ہنسی و قہقہہ و بے تکلفی وغیرہ
بال چرترون کو سنتا ہے یا گان کرتا ہے تو بھگوت زبردستی سے اپنی بھگتی اوسکو عطا فرما کر اوسکی قابو مین
ہو جاتے ہین سکھا بھاؤ کے چرتر اسقدر بیشمار و لا انتہا ہین کہ سیس اور شاردا بھی نہین بیان کر سکتی
واسطے پوتر ہونے اس ترجمہ کے ایک دو چرتر مختصر لکھتا ہون جب بن مین واسطے گؤ چرانے کے
جایا کرتے تو دو فریق ہو کر کھیل شروع کیا کرتے ایک روز فریق بلدیو جی کا تو جیتا اور خود بدولت کا
فریق ہارا جو جب شرط کے ایک ایک سکھا ہارے ہوئے نے ایک ایک سکھا جیتے ہوئے کو اپنی پیٹھ
چڑھایا سری داماں جی کے حصہ مین خود بدولت آئے جہان پہونچانے کی شرط تھی جگہ وہ تھی تھوڑی
دور چلکر پسینا نازکی اور کمزوری کے نند نندن مہاراج کو عرق آگیا اور ہار گئے تب اول تو سری داماں
کی خوشامد کری کہ نصف دور تک لیجاؤنگا جب نہ مانا تو دھمکایا کہ کل کو مین تیری خوب خبر لونگا جب یہ
بھی سری داماں جی نے کچھہ خیال نہ کیا تو شرارت شروع کی لیکن سری داماں جی ایسے اوستاد ملے کہ
ایک قدم بھی معاف نہ کیا اور جہانتک شرط قرار پائی تھی وہانتک لیگئے جب سری نند نندن مہاراج
متھرا مین حسب الطلب راجہ کنس تشریف لیگئے تو شکار و جانور وغیرہ پہلوانان پر زور اور فیل مست کو

بلا محنت و تکلیف ایک لحظہ مین قتل کر دیا اور اوسی اکھاڑے مین جب نوبت کشتی کی ساتھ سریج گوال بالون کی
پہونچی تو کبھی خود بدولت اونکو زمین پر ڈالدیتے تھے اور کبھی وہ ایسی خبر لیتے تھے کہ زمین سونگھنی کی
تاب و طاقت نہین رہتی تھی واہ واہ بھگت بتساتا اور پریت کی پورنتا جب سورج گرہن مین کورو کھیتر
پر بھگوت دوارکا سے آئی تو سب برجباسی بھی آئے تھے باہم گر بعد مدت ملاقات ہوئی اوسدن سے نے تو
جب اپنی اپنی محبت اور بھاو کے ملاقات کی اور بھگوت سکھا اوس اپنے رنگ مین رنگی ہوئے مستعد
اپنی داوا اور پوت لینی کے ہوئے اور وہ رنگ بھگوت کنا نیت نزنکا رکو بھی ایسا چڑھا اور اسقدر محبت
کی دریا مین غرق کر دیا کہ پریم کا جل آنکھون سے جاری ہو کر چرنون تک پہونچا ✤ गोविंद स्वामी گوسائین کتھا
گوبندسوامین مہاراج کے سکھا بھاؤ کا چرتر بھگوت بھگتون کو تو پریم آنند کا دینے والا ہے اور جو شخص بھگت
نہین اونکو بھگتی کا دینے والا سوامین ممدوح اوس بھاؤ کے آرادھنا سے تھوڑے ہی عرصہ مین اوس
درجہ کو پہونچے کہ گوبردھن ناتھ جی کے ساتھ ہمیشہ کھیل اور بازی مین مصروف رہکر اپنے پریم سر کے روپ
انو بھین مگن رہا کرتے تھے ایک روز گلی ڈنڈا کھیل رہے تھے جب داو گوبندسوامین کا آیا تو نٹ ناگر مہاراج
بھاگ کر مندر مین آگھسے گوبندسوامین پیچھے دوڑے آئے اور گلی بھگوت کی مورتی پر ماری اور دھری
بھگوت کی چھاتی یعنی پوجاریان مندر دوڑے اور بکمال گستاخی از جانب گوبندسوامین سمجھکر دھکے دیکر
مندر سے باہر نکالدیا بلکہ بھگوت بھگہ جانا گوبندسوامین تالاب کے کنارے راستہ پر آکر بیٹھ رہے اور گالیان
دیکر کہنے لگے کہ اب تو حمایت مین جا بیٹھا بھلا کبھی تو نکلے گا ایسی خبر لونگا کہ یاد کریگا نند کنور مہاراج کو
فکر ہوئی کہ اب یہ بطور میری تلاش مین ہے اور مجھ سے بلا بن مار اور کھیل رہا نہین جاتا جب باہر جاونگا
نہ معلوم کیا کریگا سو اس فکر مین کچھ نہ کھایا اور گسائین بٹھل ناتھ جی سے کہ پریم بھگت تھے کہا کہ مجھے
بسبب خوف گوبندسوامین کے کچھ کھایا نہین جاتا اگر تمکو کچھ کھلانا منظور ہے تو گوبندسوامین کو راضی کرو
اگرچہ داو گوبندسوامین کا تھا لیکن بسبب بیخبری کے مین مندر مین چلا آیا اب وہ ناحق مجھکو گالی دیتا
اور جب باہر جاونگا نہ معلوم کیا کریگا سو جب اوسکا غصہ دور ہوگا تب مجھکو کچھ کھانا پینا سوہانے گا
بٹھل ناتھ جی دوڑے گئے خوشامد کر کے اور زبردستی سے گوبندسوامین کو منا کر لائی اور مندر مین
بھگوت کے پاس بھیجدیا وہان جب سلوک دونون کا ہوگیا اور باہمد گر دونون یار گلے لگ کر ملے
تب نند لعل مہاراج نے بھوگ لگایا ایک دفعہ گوبندسوامین واسطے رفع حاجت بشری کی جنگل مین گئے تھے

جب بیٹھے تو خوبدولت نے جاکر اور روٹھ کر کھڑے ہوکر آنکھ کے پھل مارنے شروع کیے اور اسی قسم کی اور
کچھ شرارت کری گوبند سوامین نے اوسی حالت مین اوٹھکر ایسے آنکھ کے پھل ماری کہ برجموہن مہاراج تنگ
ہوکر بھاگنے کے مستعد ہوئے اتفاق سے گوبند سوامین کی والدہ تلاش کنان آگئین تب گوبند سوامین
پردہ کرکے گھر کو گئے اور لڑائی رفع ہوئی ایک دفعہ بھگوت مندر کو بھوگ کے واسطے تھال جاتا تھا
گوبند سوامین کہ راستہ مین بامید پرساد بیٹھے رہتے تھے پوجاری سے مستدعی ہوئی کہ اول ہمکو بھوجن دو
بعد ازان بھگوت نندنندن کے واسطے لیجانا پوجاری نے انکار کیا گوبند سوامین اوسکے ہاتھ سے تھال
چھینکر تمام سامگری تھال کی کھا گئے اور روانہ ہوئے پوجاری غصہ ہوتا ہوا گسائین جی کے پاس آیا
اور کہا کہ مین پوجا وغیرہ سے باز آیا گوبند سوامین بھوگ کا تھال لوٹ لے گیا گسائین جی نے گوبند سوامین
کو بلاکر پوچھا کہ یہ کیا زیادتی ہی گوبند سوامین نے جواب دیا کہ تم اپنے لالہ کو اچھے اچھے بھوجن کراکر مست
سیر او کھیل اور لڑائی کا کر دیتے ہو اور وہ پہلے چست و چالاک ہوکر بن کو چلا جاتا ہے مجکو جو بھوجن
پیچھے ملتا ہے تو اوسکی تلاش کرتا ہوا تمام جنگل مین حیران و پریشان پھرتا ہون پس اوس سے
پہلے کسو اسطے مستعد نہ ہو رہون گسائین جی نے ہنسکر پرتاپ اوس بھگتی اور سکھا بھاؤ گوبند سوامین کا
پوجاری سے بیان کیا اور برای آیندہ تاکید کردی کہ اون کی رضامندی سے بھگوت کی رضامندی
تصور کری تصنیفات گوبند سوامین کی بھگوت مین ایسا جلد دل لگادیتی ہین کہ گویا مول منتر ہین اور
اشٹ چھاپ مین ان مہاراج کی شمار ہے ۔ मूल मंत्र کتھا गंगाग्वाल گنگ گوال چیلہ برجناتھ جی سکھا بھاؤ
کے پریم بھگت اور کسی سکھی کا اوتار ہوئے جنھون نے برج کے چرتر اور سب سکھی اور بھگوت سکھا ونکا
مفصل حال بیان کیا نندنندن مہاراج کے ساتھ کھیل کا جو پرم آنند اوسکے رس مین ہر وقت مگن
رہتی تھے برج بھوم جان سے زیادہ عزیز تھی اور بھگوت چرنون مین نہایت پریم اور محبت رکھتے تھے
بھگوت کیرتن یعنی علم موسیقی مین ایسے ہوئے کہ اوس عصر مین ثانی کوئی نہ تھا ایک دفعہ بادشاہ کا گذر
برندابن مین ہوا اور تعریف اونکے گانے کی سنکر بلایا نہ بردستی آئے اور بلبھ آچارج کبھی اوسوقت
ہمراہ تھے بسبب ہونے وقت دوپہر کے راگ سارنگ گایا کہ بادشاہ اور حاضرین سب ازخود رفتہ
ہوگئے اور ہر ایک بھگوت کے پریم مین محو بادشاہ یہ پرتاپ دیکھکر دست بستہ کھڑا ہوا اور بکمال آنند
سے درخواست کری کہ میرے ساتھ چلو جواب دیا کہ برج بھوم کو چھوڑکر نہین جاسکتا جب مبالغہ از جانب

طرفین زیادہ ہوا تو بادشاہ قید کرکے دہلی مین لے آیا اور نظر بند رکھا راجہ ہرداس قوم راجپوت تو ورقی
خبر پائی اور سفارش کرکے چھوڑا دیا فی الفور برج مین آئے اور اپنے پرم متر کو دیکھکر جان تازہ پائی
لقب گوال بسبب سکھا بھاؤ کے مشہور ہوا۔

نشٹھا بست و سوم در تمہا و تعریف سرناگتی و آتم نویدن محتوی بر تتمہ وہ بھگت

आत्म निवेदन शरणागत

سری رگھنندن سوامین کے چرن کملون کی حقیر اور جنوں ریکھا کو ڈنڈوت کرکے منونتر اوتار کو بندنا کرتا ہون
मन्वंतर
کہ جھومین وہ اوتار دھارن کرکے سب دھرمون کا ایجاد کیا قبل از تحریر تمہا سرناگتی و آتم نویدن کر
ایک بات یہ لائق تحریر ہے کہ جو بندن نشٹھا کے اوپاسک ہین وہ بھی اسی نشٹھا مین تحریر ہونگے وجہ
یہ ہے کہ حقیقت مین بندن سے مراد تصدیق ہونیکی ہے اور بندن و سرناگتی مین صرف اسقدر فرق
ہو کہ بندن تو ظاہری رسوم تصدق اور آدھین ہونے کو کہتے ہین اور سرناگتی ظاہر و باطن دونون کو اپنی
اور بھینٹ کرنیکا نام ہے جسطرح کیرتن و سمرن کہ کیرتن تو اوسکو کہتے ہین کہ جو بھگوت کا نام اور جن فقر
زبان سے ادا ہو وے اور سمرن اوسکا نام ہے کہ جو دل سے یاد ہو حقیقت مین دونون بات کا مطلب
یاد کرنے سے ہے خواہ زبان سے ہو خواہ دل سے اور اسیواسطے کیرتن نشٹھا مین سمرن کو بھی شامل
کرکے لکھا گیا ہے اسیطرح بندن نشٹھا کو بھی شامل سرناگتی کے کیا گیا اور یہ بھی واضح رہے کہ سرناگتی
اور آتم نویدن ایک بات ہے کہ اسکا بیان اسی نشٹھا مین مفصل ہوگا بعض اوپاسک اور بالخاص
رامانج سمپرداوالے واسطے حصول بھگونت کے سرناگتی کو مختار مانتے ہین اور کہتے ہین کہ بھگوت
دو طرح سے ملتا ہے ایک تو بھگتی سے اور دوسرے سرناگتی سے سو بھگتی کے لائق تو وہ شخص ہین
کہ جنکو اپنی تدبیرات کا بھروسا کامل ایسا ہو کہ اس جنم خواہ دوسرے خواہ پچاس جنم مین اپنے پرشارتھ یعنی
بھگوت آرادھن وغیرہ سے ضرور بھگوت کو پراپت ہونگے اور جن کے اعتقاد اور بھروسہ کی جراءت
وغیرہ کا کچھ خوف نہین رکھتے اور اگر اس جنم مین انکا مطلب حاصل نہ ہو تو جنم ہاے آئندہ سے
یہ خوف نہین کہ ہمکو بھگوت بھگتی نہ ہوگی بموجب قول بھگوت گیتا کے کہ اتیک جنمون ہین سدھی کو
پراپت ہوکر پرم گتی کو جاتا ہے دوسرا قول کہ اسے ارجن میرے بھگت کا ناس کبھی نہین ہوتا اور
علی ہذا القیاس صدہا قول بھاگوت و گیتا و دیگر پرانون کے ہین سرناگتی وہ چیز ہے کہ جسوقت

بھگوت مین اعتقاد کامل کر کے سرن ہوا اور اس لوگ اور پرلوک کا بوجہ بھار بھگاوت کے اوپر ڈال دیا
اوسیوقت سے اوس شخص کو نہ کسی تدبیر کی ضرورت ہے نہ پرشارتھہ کی اور اگر کچھہ تدبیرات اور
پرشارتھہ کا بھروسا اوس شخص کو باقی رہا تو اوسکے سرن ہونے مین خامی ہے بلکہ اوسکا نام
سرناگتی نہین اور نہ سرناگتی اپنا ثمرہ بخشتی ہے جسطرح ہنومان جی کو اندرجیت لیسر راون نے
برمھہ پھانس مین کر ایک رسی باریک کچی باندھ لیا اور کچھہ تدبیر نہ کی اور اوسکو یقین کامل رہا
کہ اس برمھہ پھانس سے کبھی نہ چھوٹنے لگا چنانچہ جب اعتقاد اوسکے ہنومان جی بندھے رہے
جب وہ یقین جاتا رہا یعنی مضبوط رسیون سے ہنومان جی کو باندھا تو ہنومان جی اوس برمھہ پھانس
اور رسون کو توڑ کر نکل گئے اسیطرح بھگوت سرن ہو کر کچھہ اور بھی اعتقاد واسطے رہائی کے سمجھا
تو سرناگتی کا سروپ کہان باقی رہا سالکان بھگتی مارگ کا یہ سدھانت ہے کہ سرون کیرتن وغیرہ
جو بھگوت بھگتی ہین اونمین پریم اور عشق کا ہونا ضرور ہے جب وہ عشق کمالیت اور مستقل درجہ کو
پہونچ جایگا وہی ثمرہ ہے اوس کی آیندہ کچھہ عمل باقی نہین رہتا اسیطرح سرناگتی والے سرناگتی کو کہتے ہین
کہ جب سرناگتی کا عشق کمالیت کو پہونچ جایگا وہی ثمرہ ہے اوسکے بعد حاجت کسی سادھن اور عمل کی
نہین اب تنقیح اسبات کی واجب ہوئی کہ سرناگتی اور آتم نویدن مین کیا فرق ہے اور اگر کچھہ فرق نہین
تو گفتگو بابعد گر سرناگتی اور بھگتی مارگ والون کی کیا ہے سو واضح ہو کہ سرناگتی و آتم نویدن ایک بات ہے
اور اوسی کو پرپتی اور نیاس اور تیاگ کہتے ہین جسطرح سبو چہ کے چند نام کلس وکمبھ وگھٹ ہین
प्राणि घट कुम्भ त्यागं न्यास
اسیطرح سرناگتی کے چند نام مصرحہ بالا ہین صرف ایک گفتگو کا فرق بابعد گر یہ ہے کہ سالکان طریق
بھگتی نے تو سرناگتی کو ایک جزو بھگتی کا سمجھا یعنی یہ کہتے ہین کہ بھگوت سرن ہو کر واسطے پایا تسل
یا شرنگار یا سرون یا کیرتن وغیرہ بھگتی کا کرنا واجبات سے ہے کہ اوس بھگتی سے مغفرت ہو گی
اور سرناگتی کے اوپاشکان نے سرناگتی کو ہی واسطے مغفرت کے مقام سمجھا اور کہتے ہین کہ بعد
سرناگتی کے ضرورت کسی اور بات کی نہین سرناگتی ہی سب کام دونون جہان کے کردیتی ہے
واضح ہو کہ یہ سدھانت دونون فریق کے اعتقاد کا مندرج ہوا لیکن جس حالتین کہ اوپاسکان
سرناگتی کو بلا سیوا پوجن سرون کیرتن وغیرہ گزیر نہین اور نہ اوپاسکان سرون کیرتن وغیرہ کو
بلا سرناگتی کے کچھہ چارہ ہے لہذا گفتگو وفرق مصرحہ بالا برلے نام و برائے ترقی اعتقاد متصور ہے

مہا و تعریف سرناگتی نشٹھا کی کس سے لکھی جاے کہ ماحصل و انجام سب اقسام بھگتی کا سرناگتی ہے
بھگوت نے اسکند چہارم پورنجن کتھا مین فرمایا ہے کہ سکہا و آتم نویدن کو مین خود تعلیم کرتا ہون اس سے
ثابت ہوا کہ مآل اور انجام سب اقسام بھگتی کا سرناگتی یعنی آتم نویدن ہے جہانتک جو منتر دیکھنے مین
آتے ہین سب مین سرناگتی کو مقدم رکھا ہے تصریح اوسکی یہ ہے کہ بعض منترون مین تو لفظ سرناگتی
کا صاف مندرج ہے کہ مین سری کرشن یا لچھمی نارایں یا رام چندر کے سرن ہون اور بعض منترونمین
نمہ لفظ لکھا ہے اور نمہ کے معنی ڈنڈوت اور بندن کرنے گئے ہین اور بندنا کی مراد اربن خواہ بھینٹ
خواہ نویدن کرنے جسم سے ہے کہ جسکو قربان اور تصدق ہونا کہتے ہین پس جس حالت مین کہ ڈنڈوت
کرنا اور سرناگتی آتم نویدن ایک ہی بات ہے اور ایک ہی اونکا انجام ہے تو ثابت ہوگیا کہ سب
منتر بھگوت سرناگتی کو بیان کرتے ہین اور سرناگتی ہی سب جگہ مقدم رکھی گئی ہے اور چونکہ حصر
سب اقسام بھگتی اور اوپاسناؤن کا صرف اوپر منتر کے ہے اور منترون سے سرناگتی کی تقدیم
ثابت ہوئی تو کوئی شک نہ رہا کہ سرناگتی سب اوپاسنا اور سب طریق بھگتی مین مقدم تر ہے اور
تقدیم سرناگتی جملہ اوپاسنا اور نشٹھاؤن مین اس سے بھی ثابت ہے کہ بھگوت نے گیتاجی مین
فرمایا ہے کہ جو میرے سرن ہوتے ہین وے میری مایا کو اوترتے ہین جب بھگوت سری کرشن
مہاراج اوپدیش گیان اور بھگتی و بیراگ و جوگ و کرم کا ارجن کو کر چکے تو فرمایا کہ جو سب دھرمون
مین پوشیدہ رکھنے کی بات ہے وہ تجھسے کہتا ہون کہ تو میرا عزیز ہے اور ذی عقل ہے سب دھرمون
کو چھوڑکر مجھ ایک کی سرن ہو مین تجھکو سب پاپون سے فی الفور چھوڑا دونگا اور اس سرناگتی کے
اوپدیش کے بعد کوئی اور اوپدیش نہین کیا تو معلوم ہوگیا کہ سب دھرمون کا اخیر درجہ اور انجام
سرناگتی ہے اوسکے بعد کوئی اور بھاگوت دھرم نہین اور سب بھگتی خود بخود سرناگتی سے حاصل
ہوجاتے ہین خواہ اوسکا ضمیمہ ہین جب بھبھیکھن بھگوت سرن آیا تو سگریو وغیرہ نے صلاح اوسکے
قید کرنے کی کری بھگوت نے فرمایا کہ جو شخص میری سرن ہوکر کہتا ہے کہ تیرا ہون اوسکو تمام مخلوقات
یعنی ہر دو جہان سے اوسیوقت بیخوف کردیتا ہون یہ عہد میرا ہے اور یہ ترجمہ اشلوک بالمیک
رامائن کا ہے و نیز واضح رہے کہ یہ دونون اشلوک اخیر گیتاجی و بالمیک رامائن کا منتر بھی شمار
ہوتے ہین درینصورت بموجب بھگوت بچنون کے خوب ثابت ہوگیا کہ سرناگتی ہی واسطے مغفرت کے

وافی اور کافی ہے قطع نظر ازان از روے شاستروں کے ثابت ہے کہ گج اور بعضے بعضوں نے کس طرح کا
کوئی سادھن نہین کیا صرف بھگوت کی سرن ہوئے تھے اوسکی بدولت مراد ہر دو جہان پر فائز ہوئے
عام رواج ہے کہ کیسا ہی گنہگار اور بدافعال کسی کی سرن جاتا ہے تو اوسکے عیوب پر ہرگز نگاہ نہین
ہوتی سب سے اول اوسکی کاربرآری پر نگاہ ہوتی ہے اسیطرح یہ جیو سب بھروسہ کو چھوڑ کر
اگر بھگوت سرن ہوگا تو وہ پربھو کہ سب قاعدوں کا جاننے والا ہے کیون نہ مراد دونون جہان
کی بخش دیگا دنیہو رتہا چہ از روے قیاس وچہ از روے تمثیل وچہ از روے رواج وچہ
از روے منقول یعنی ہر چہار برہان سے خوب یقین ہو گیا کہ بھگوت سرناگتی خود مختار مطلق العنان
وبالاک واسطے مغفرت کے ہے کچھ ضرورت کسی اور سادھن کی نہین سو اوس سرناگتی کا سبب
حقیقت مین تو صرف یہ ہے کہ ہر دو جہان کے حصول کی فکر اپنی ذات سے دور کرکے اور بھگوت
کے اوپر سب بوجھ بھار اپنا ڈالکر اپنی آپ یعنی خودی کو بھگوت کے سمرپن یعنی نذر کر دینا اور مستقل
باعتقاد ہر وقت بنا رہنا کہ بھگوت سرناگتی سے اس لوک اور پرلوک کے سب کام خود بخود ہو جاوینگے
مجھکو کوئی تدبیر کرنی نہین چاہیے میری فکر خود بھگوت کو ہے اور جسوقت جیو بھگوت کی سرن ہوتا ہے
بیشمار گذشتہ جنمون کے گناہ اوسیوقت دور ہو جاتے ہین لیکن بعض اس سرناگتی مین چھ قسم کی تفصیل
کرتے ہین اول یہ کہ وقت سرناگتی سے جو بھاگوت دھرم شاسترون مین لکھے ہین اونکا عمل کرنا دوم جو افعال
دھرم سے خلاف دھرم ہین اور شاسترون نے اونکی مخالفت لکھی ہے اونکا ترک کرنا اور بھگوت
بھگتون مین سیوا اور محبت کا ہونا سوم یہ یقین واثق رکھنا کہ مین جو بھگوت کے سرن ہوا ہون بھگوت
میرے سب گناہون پر نظر نہ کرکے ضرور رچھا کرینگے چہارم سواے بھگوت کے ہر دو جہان مین کسیکو
رچھا اور حفاظت اور بہتری کے واسطے خواب و خیال مین قبول نہ کرنا نہ سمجھنا پنجم بھگوت کی مورتی
مثل سالگرام وغیرہ یا تصویر سروپ بھگوت کے سامنے کھڑا ہوکر اپنی عاجزی اور گناہ بیان کرنے
کہ ہے بھگوت مین گنہگار اور عاجز ہون سواے آپ کے میرا کچھ ٹھکانا اور آسرا نہین اور چونکہ آپ
پتت پاون اور دین بندھو ہین تو یہ تعلق بھی آپ سے رکھتا ہون کہ مجھسے زیادہ پتت اور دین کوئی
نہین میرا ادھار آپ ہی سے ہوگا ششم اپنی آتما یعنی خودی یا ہستی یا ظاہر باطن کو بالکل بھگوت
سمرپن یعنی نذر کر دینا سو اس قسم کی سرناگتی بیشک بلا کسی سادھن وغیرہ کے اس سنسار سمدر سے

ایک لحظہ بین اوتار دیوگی ہو رگھنندن سوامی ہو دین بندھو پتت پاون ہو ادھم اودھارن مہاراج
جیسا ہون آپ کا ہون میرے اوپر بھی نظر ترحم کی ہو کہ آپ کا چنتون دن رات کرتا رہون جو سروپ
بیکنٹھ کا دھام تشنھا بین مندرج ہوا اوسکے بیچ بین خاص مکان اور بجبد دھام بھگوت کی بہار کا ہے
کہ ہزار اوسکے کھنبہ ہین اور ہر در و دیوار اوسکی دبّیہ दिव्य یعنی روشنی اور نور کے جواہرات سے مرصع و
منقش ہے اوسکے بیچ بین سہسر دل کمل اوسہر ایک دل یعنی برگ منتر روپ ہے یعنی ہر ایک جو بوٹا
کے جو چند چند منتر ہین وہی بجاے دل کی ہین خواہ ہر ایک دل پر وے منتر منقش اور لکھے ہوئے ہین
اوسکے اوپر سیس جی مہاراج بجاے مسند کے اور سیس جی کے اوپر سری لچھمین نارائن پرم سوبھا اور
مادھری کے دھام براجمان ہین بھگوت کے سروپ اور روشنی اور نور کے بیدو کروڑون برہمانڈ
کے سورج اور چندرمان ایک دفعہ روشن ہو کر روشنی کرین تو کروڑ سے کروڑ وین حصہ کو نہ پہنچین
چرن کملون کے نکھ یعنی ناخن کہ جنکا شیو برہما وک دھیان کرکے کرتارتھہ ہوتے ہین اور لچھمی کا مقام
شاستروں نے اونکو لکھا ہے ایسے روشنی بخش ہین کہ گویا واسطے قلوب روشنی بھگتون کے کوٹان کوٹ
مہامن یعنی جواہرات جمع ہین نیچے سے اون چرنون کو ایسی سرخی ہے کہ جسقدر روشنی اور آبھا سب
आभा
برہمانڈون بین ہے اسی سے ظاہر ہوئی ہے اور اوپر سے وہ منبع ہر سوبھا اون چرنون کی ہو کہ سب
سوبھا اوس ہی سے متعلق ہین کڑے اور گھونگرو براجمان پیتامبر دھارن کیے ہوئے اوپر چھدر گھنٹکا
क्षुद्र घंटिका
جگید پوبیت سوبھت جواہرات اور تلسی اور پھولون کی مالا کو ستبھہ من کنٹھہ مین ہر جیا ہاتھون مین
कंठ جواہر۱۲ कौस्तुभ
کنگن سوبھا بازوبند وغیرہ زیورات شنکھہ چکر گدا پدم سوبھایمان چہرہ تابندہ و درخشان پر تلک
کی جھلک مکراکرت کنڈل کانون مین سر پر کریٹ مکٹ پیتامبر وغیرہ کی پوشش من بھاون سری
तس کا نشان سینہ پر بلکہ خود لچھمین جی بائین طرف ویسی ہی سوبھا سے چرن سیوا مین براجمان سیوک
श्रीवत्स
وغیرہ پارشد خدمتگزاری مین حاضر۔ کتھا अक्रूर जी اکرور جی کو شاستروں مین سیدن تشنھا کے
اوپاسکان مین لکھا ہے پھلک جدو بنسی کے پتر تھے اگر اتفاق اونکے رہنے کا متھرا کو سنگ یعنی کنس
کے راج کاج مین تھا لیکن چونکہ بھگوت چرنون مین اعتقاد کامل رکھتے تھے اسواسطے وہ صحبت ناقص
کچھ نقصان نہین کر سکتی تھی بلکہ اون کو سنگیون کو اکرور جی کے قدم باعث برکت و حیات کرتے
جب کنس نے واسطے لانے سری برج چند مہاراج کے اکرور جی کو بھیجا تو کمال خوشی سے جسم مین نہ سمائے

بدین امید کہ اسی بہانے سے اون چرن کملون کو دیکھونگا کہ جو شیو برہمادک کے سیو ا ہین اور مالک ہین اور
اوس چندر مکھہ کو دیکھکر میری آنکھیین سوپھل ہونگی کہ جنکے واسطے سب برج سُندری مثل چکور کے ہوکر
انوپ روپ کے پان سے ترپت نہین ہوتین اور جب ڈنڈوت کرونگا تو اون ہاتھون سے مجکو اوٹھا کر چھاتی
سے لگاوینگے کہ جنکا سایہ مثل کلپ برچھہ کے ہمیشہ بھگتون کے سر پر رہا ہے ایسے منورتھہ کرتے ہوئے
جب برندابن کے نزدیک پہونچے تو نشان قدم برج بھوکھن مہاراج کا پہچانکر نہایت جذبہ پریم محبت
سے بیتاب ہوگئے اور اپنا سوا ہین واشٹ دیا اون نشانات کو جانکر پیاسا تا نگ ڈنڈوت کری غرض پریم
واونگ مین بھرے ہوئے جہان نشان دیکھا وہان ہی ڈنڈوت کری اور نشہ محبت مین مست و بیہوش
نندجی کے گھر پہونچے سری کرشن بھگت تبسل مہاراج نے دلی محبت جانکر خواہش اونکی پورن کی اور نہایت
شوق سے مع بلدیوجی کے ادب سے جب صبح کو مع نندجی مہاراج اور بال گوپالون کے روانہ ہوکر جمنا جی پاس
پہونچے تو اکرورجی کو بسبب محبت کے یہ شبہہ ہوا کہ سری کرشن مہاراج اور بلدیوجی پرم سکمار اور سوبھاومان ہیں
ہیں کیا نادانی کرتا ہون کہ کنس پہلوانان بیرحم جوانان بیخبر کنس مین لیے جاتا ہون سری جانکی مہاراج
کو رنج کرنا اس شبہہ کا ضرور ہوا اور بوقت اشنان اکرورجی کو یہ چرتر دکھایا کہ چند دفعہ بھگوت کو مع بلدیوجی
اور تمام سماج کے جمنا مین اور رتھہ پر ہر دو جگہہ دیکھا اور پھر یہ دیکھا کہ خود بدولت سہس پھنا پر سیام سُندر
سروپ کریٹ مکٹ مکراکرت کنڈل و دیگر زیورات مناسب ہر ایک عضو کے اور کوستبھ منی اور پیتامبر پہنے ہوئے
سنکھہ چکر گدا پدم ہاتھون مین لیے براجمان ہین برہما شیو جم کال و چھپن راتھس گندھرب وغیرہ خائف و
ہراسان ہر چہار طرف کھڑے استت کرتے ہین اور وہ دیکھا کہ جو کبھی نہ تھا تھا اکرورجی کا شبہہ فوراً رفع
ہوگیا اور جمنا جی سے باہر آکر نہایت پریم سے ڈنڈوت کری اور طرف متھرا کے روانہ ہوئے بعد قتل
کنس کے خود بدولت نے اپنے قدوم سے اونکے گھر کو مشرف کیا اور بھگتی کا بر دیکر مع خاندان کے نہال کر دیا
جب بھگوت متھرا جی کو چھوڑکر دوارکا تشریف لیگئے تو جادوان کو بسبب نہ معلوم ہونے پرتاپ اور بھگتی اکرورجی
کے بے اعتقادی اور دشمنی ہوگئی اور بمقدمہ سمنتک منی حسب ایماء بھگوت کے اکرورجی کاشی کی طرف چلے گئے
اوسیوقت دوارکا مین ایسی آفات نازل ہوئین اور قحط پڑا کہ سب عاجز ہوگئے اور جب اکرورجی تشریف لائے
تب سب آفات رفع ہوئی ایک اور پرتاپ بھگوت بھگتی کا لائق تحریر اور غور کے ہے کہ سمنتک منی مذکور ایسی تھی
کہ جہان رہتی تھی آٹھہ بھار طلا کے ہر روز خود بخود موجود ہوتے تھے اور مفلسی وغیرہ نزدیک نہ آتی تھی لیکن نحس بھی

اس شدت سے تھی کہ جہان رہی اوسی کا نقصان کیا یعنی اولاستراجیت مارا گیا جب اوسکا بھائی لیکر بھاگ گیا
تو وہ بھی کام آیا جب جاموَنت کے پاس گئی تو وہان اگرچہ بسبب بھگوت بھگت ہونے جاموَنت کے
کچھ زیادہ خلل نہ کر سکی الا جاموَنت کو ہزیمت تب بھی نصیب ہوئی پھر خود بھگوت کے پاس گئی تو
بلدیوجی کو شک بھگوت کی جانب سے ہو گیا الا جب اکرورجی پاس گئے تو سب نحوست رفع ہو گئی اور
پورن پھل نیک ہوا ایسے چرترون سے بھگوت اپنی بھگتی کا پرتاپ ظاہر کرتے ہین ورنہ سب کو معلوم
ہے کہ بھگوت ایک لحظہ مین کوٹان کوٹ برہمانڈ کو ظاہر کرکے پھر ناس کر سکتا ہے اوسکو نحوست اور غیر
نحوست سے کیا واسطہ + کتھا بیسوین विन्ध्यावलि بندھیاولی پٹ رانی راجہ بل پریم بھگت اور تپ یا برتا ہوئی
جسوقت راجہ بل سے بھگوت نے درخواست تین قدم زمین کی کری اور شکرجی نے راجہ کو سمجھایا کہ یہ
بشن نارائن ہین اوسوقت یہ رانی نربھر پریم مین پورن ہو گئی اور اپنے اور راجہ کے بھاگ کی بڑائی کرتی ہوئی
لوٹا جل کا لیکر بار بار راجہ پر متقاضی ہوئی کہ سنکلپ کرو سنکلپ کرو اور سبب اس جلدی اور تقاضا کا
یہ تھا کہ ایسا نہو شکرجی کے کہنے سے طبیعت راجہ کی دان سے پھر جاوے بعد سنکلپ کے جب بھگوت
نے دو قدم سے دونون جہان کو ناپ لیا تو تیسرے قدم کے واسطے راجہ ممدوح کو باندھا رانی موصوفہ کو
اوسوقت غم گرفتاری اور رنج راجہ کا مطلق نہ ہوا بلکہ یہ خوشی ہوئی کہ راجہ بڑا صاحب قسمت ہے کہ
اوسکو بھگوت کے چرنون اور ہاتھون کا سپرش ہوا اور پھر بھگوت کی جناب مین عرض کرنے لگی کہ ہو ناتھ
ہم کیا سندر آپ نے کیا لتا اور دیا لتا جو کچھ اس راجہ پر کری وہ کسطرح اور کس زبان سے بیان ہو سکے
کہ اپنے سنکلپ ملک و مال کو خود آکر دکشنا دیے اور مع خاندان کے زنار بستہ کر دیا بعد ازان رانی کی سمجھ مین آیا کہ
راجہ کا ملک و مال تو بھگوت کی نذر ہو کر سپھل ہو گیا لیکن مجکو اور راجہ کو دیہہ ابھمان یعنی خودی باقی ہے
سو اگر یہ بھی بھگوت کے [illegible] ہو جاوے تو آئندہ جسم کے ہونے کا بکھیڑا رفع ہو سو واسطے راجہ نے جب
واسطے ناپنے اپنے جسم کے بجای ایک قدم باقی ماندہ کے کہا تو رانی نے بھی عرض کیا کہ مہاراج میرا جسم
حسب قاعدہ شاستر کے نصفی جسم راجہ کا ہے سو [illegible] اور جسم بعوض ایک قدم کے پیمایش کر لیجیے بھگوان نے
جب یہ پریم رانی کا آتم نویدن مین دیکھا اور راجہ کے درڑھ بھاو پر نگاہ کی تو وہ کرپا کری کہ جسکا بیان
نہین ہو سکتا اور شمہ اوسکا کتھا میرا جہ بل مین لکھا گیا درحقیقت وہ کرپا بھگوت کی نسبت
اور پریم ستی اور بھاو آتم نویدن رانی ممدوحہ کے ہوئی + کتھا विभीषण بھبھیکھن جی لیسرا

بنیرہ پولست ایسے پرم بھگت ہوئے کہ شاسترون مین پرم بھاگوت لکھے گئے اور صبح ہی اونکے نام لینے سے خیر و
برکت ہوتی ہے خرد سالی سے ہی بھگوت چرترون مین پریت تھی جب بھراہی راون اور کنبھکرن اپنے
بھائی کو تپ کیا تو وقت بردان کے برہما اور شیو جی سے بھگوت بھگتی کی درخواست کی جنکے قدیم لنکا مین
باعث دولت وحیات راون وغیرہ راکھشسان کے تھے چنانچہ راون کو جب بھبھیکھن جی نے تیاگ کیا
تب ہی لنکا پر تباہی آئی اور راون وغیرہ سب راکھشس لقمہ ملک الموت کے ہوئے مختصر حال یہ ہے کہ جب
سری رگھنندن سوامی کی فوج سمندر کے کنارہ پر پہونچی تو راون نے سب اپنے صلاح کارون سے صلاح
پوچھی بھبھیکھن جی نے کہ دھرم اور نیت کے جاننے والے تھے فرمایا کہ بہتر یہ ہے کہ سیتا جی کو بھگونت کے حوالہ کرو
اور عجز و الحاح سے قدم پکڑ کر صلح کرو ورنہ لنکا کی اور تمھاری اور سب راکھشسان کی خیر نہین راون کو یہ صلاح
اچھی نہ معلوم ہوئی اور ناراض ہوکر بھبھیکھن جی سے رشتہ ہوگیا راج سبھا مین ایک لات ماری اور کہا کہ
جسکی جانب داری کرتا ہے اوسی کے پاس روانہ ہو بھبھیکھن جی نے اوسوقت بھی بمقتضاے سادھتا اور دھرم
کے اوسکے فائدہ اور بھلائی کی ہدایت کی لیکن جب بالکل بھگونت سے بیمکھ یقین کرلیا تب اوسکا ترک ضرور
جانا اور بھگوت چرنون کی سرن کو راج [illegible] سے اولیٰ تر سمجھکر اوسیوقت روانہ ہوئے راستہ مین یہ منصوبہ
کرتے آئے کہ آج اون چرن کملون کو دنڈوت کرونگا کہ جو شیو اور برہما وغیرہ کے بھی اشٹ دیو ہین اور
اوس روپ انوپ کو دیکھونگا کہ جسکو جوگی جن سمادھی لگا کر دھیان کرتے ہین اور آج اون ہاتھون کا سایہ
میرے اوپر ہوگا کہ جو سیتا کنت کے سر پر ہزارہا کلپ برچھ سے زیادہ سایہ بخش ہوکر ہر دو جہان کی دھوپ
کو دور کرتا ہے اور وہی بات بھگوت کے مکھ سے سنونگا کہ جو بیدون کا سار اور منترون کا پرم منتر ہے
جب سمدر کی اسطرف آئے تو سری رگھنندن سوامی کو اطلاع پہونچی او [illegible] واسطے آنے کے دیا سگریو نے عرض کیا
کہ دشمن کا بھائی حقیقت [illegible] معلوم کیا اوسکے دل مین ہے بہتر یہ ہے کہ قید کرلیا جاوے رگھنندن سوامی نے
ہنسکر فرمایا کہ اگرچہ تمنے راج نیت کی بات کہی لیکن میرا عہد پناہ آمدہ کے خوف دور کرنیکا ہے جو کوئی ہر دو جہان
کو سب گناہون مین گرفتار ہے اور خوفناک میری سرن آکر ایک دفعہ یہ کہتا ہے کہ مین تمھارا ہون اوسیوقت
دونون جہان کے خوف سے بیخوف کردیتا ہون درینصورت اگر سرن آیا ہو اور قید کرلیا جاوے تو اوس عہد مین
فرق آویگا اور اگر براہ فریب آیا ہے تو اوس حالت مین بھی کچھ نقصان نہین کہ لچھمن جی ایک لحظہ مین تمام جہان
کا قتل کرسکتے ہین پس [illegible]

اور کمال تعظیم واعزاز سے اُسے بھبھیکھن جی نے دونون ہاتھ پر دھر دھنش بان دھاری اور سوبھایمان مکھ
کو درشن کرکے دونون جہان کے رنج وعذاب کو رخصت کیا اور ساشٹانگ ڈنڈوت کرکے بکمال عجز والحاح دل
سے پکار کر یہ لفظ کہا کہ ہم پرناگت تسل سرن ہون سرن پال کرپال مہاراج بفور سنتے اوس لفظ کے اوٹھے
اور چھاتی سے لگا لیا بعد گفتگو اگرچہ سب طرح سے استغنائی بھبھیکھن جی کی امور دنیا سے بسبب حاصل ہوجانے
پرم آنند بھگوت درشنون کے معلوم ہوئی لیکن چونکہ قبل از درشن کرنے کے جو کچھ آرزو اونکی دلمین تھی
اوسکا پورن کرنا بھگوت نے ضرور سمجھا اسواسطے وہ راج لنکا کا کہ جسکو راون نے ہزار بار دفعہ اپنے سر بخشیش
کرکے شیوجی سے پایا تھا اوسیوقت بھبھیکھن کو عنایت فرمایا اور سمندر کا جل منگا کر راج تلک کردیا بعد قتل ہونے
راون کے جب بھبھیکھن جی راج لنکا کا کرنے لگے تو وہی لنکا جو پہلے گناہ اور عذابون کا مخزن اور مجسم تھی
دھرم اور بھگتی کا روپ ہوگئی بھبھیکھن جی کو رام نام مین اسقدر اعتقاد تھا کہ مشہور اوسکا یہ ہے کہ ایک جہاز
کسی سوداگر کا سمندر مین چلنے سے رک گیا مالک جہاز نے بصلاح اپنے مشیرون کے ایک شخص کو بطور بلیدان
یعنی صدقے کے دریا مین ڈالدیا وہ بیچارہ غوطہ کھاتا بہا لنکا کے کنارہ پر جالگا اور وہان کے باشندے اوسکو
بھبھیکھن جی کے پاس لیگئے بھبھیکھن جی نے بدین اعتقاد کہ ایسے ہی شکل اور علامات میرے سوامی
کی ہین اوسکا بھگوت روپ جانا اور سیوا پوجا کی پریم سے سنگھاسن پر بٹھلایا اور تعظیم تمام رکھا وہ شخص
بسبب صحبت غیر جنس کے ہمیشہ ملول وفکرمند رہکر ہر روز درخواست رخصت کی کیا کرتا بھبھیکھن جی نے
اوسکو جواہرات بیشمار دیکر رخصت کیا اور واسطے سمندر سے پار ہونے کے اوسکی پیشانی پر رام نام لکھدیا وہ شخص
اوسی رام نام کی بدولت سمندر مین اس آرام سے چلا آیا کہ جہاز مین کبھی وہ آرام نہ تھا اتفاقاً اوسی جہاز کے
نزدیک پہونچا اور جہاز والون نے اوسکو لیا اوس نے مفصل سرگذشت اور بھگتی بھبھیکھن جی کی اور مہاتم نام
کی جہاز والون سے بیان کی وہ لوگ معتقد ہوگئے اور اوس رام نامی کو تسلیم کیا شکستہ ہوگئے فی الحقیقت نام
مبارک میرے سوامی کا وہ ہے کہ جسکی بدولت اہل سمندر سے ترگئے کہ گنگا اور پریم پاکی جسقدر اس سنسار سمندر کے
اوتر سے ہین اونکی تو کچھ شمار ہی نہین اور بھبھیکھن جی نے جسوقت لکھکر رام نام کے اوسکی پیشانی پر یہی بات
سمجھی تھی کہ جس حالت مین کرورون مہاپاپی سنسار سمندر سے پار ہوگئے تو ایک شخص کا چھوٹے سے سمندر کے
پار ہوجانا کتنی بات ہے کبت [illegible] مہابھارت اور بھاگوت اور دیگر پرانون مین لکھا مفصل تحریر ہے کہ گج
اور گراہ پہلے جنم مین دونون برہمن بھگوت بھگت تھے کسیکے شراپ سے ایک نے جنم گج یعنی فیل کا پایا

اور دوسرے نے گراہ یعنی نہنگ کا بسبب خصومت جنم سابقہ کے اس جنم مین بھی بابہمدگر نوبت لڑائی کی پہونچی
یعنی ایک روز گج موصوف واسطے آبنوشی کے دریاے گنڈکی پر کہ جہان گراہ رہتا تھا گیا اور گراہ نے
پانون گج کا پکڑ لیا گراہ تو اپنی طرف کھینچتا تھا اور گج اپنی طرف ایکہزار سال تک باہمدیگر لڑائی رہی آخر گراہ
غالب آیا اور گج کو دریا مین لیچلا صرف تھوڑی سی سونڈ ڈوبنے سے رہ گئی تھی کہ گج نے بھگوت سمرن لی یعنی
ایک کمل دریا مین سے اوپاڑ کر اور اپنی سونڈ مین لیکر بھگوت بھینٹ کیا اور پکارا کہ ہے ہر تمہاری سرن ہون
سرناگت تپسل دین دکھ بھنجن مہاراج سنتے ہی آواز دکھ سے بھری ہوئی کے بیقرار ہوکر بسواری گرڑ
بیکنٹھ سے جلد پھراتے ہوئے دوڑے اور اسقدر اضطراب جلد پہونچنے کا ہوا کہ گرڑ کو بھی جو دل کی برابر چلتا تھا
کمزور سمجھکر چھوڑ دیا اور پیادہ پا چلے ہنوز گج کی اوسقدر سونڈ پانی سے باہر تھی کہ آپہونچے اور گراہ کو منہ پر
چکر مارا کہ منہ اوسکا کٹ گیا اور گج اوسکی پھانسی سے رہا ہوا ایک اعتراض یہ ہے کہ بھگوت سب جگہ بیاپک ہے
کیا سبب ہے کہ بیکنٹھ سے اوتار دھارن کرکے تشریف لائے اوسی جگہ سے کیون نہ ظاہر ہوگئے سو واضح ہو کہ
اوسوقت گج بیکنٹھ ناتھ مہاراج کا دل مین تصور کرکے پکارا تھا اسواسطے حسب قاعدہ موافق خواہش بھگت کے
بیکنٹھ سے آئے علاوہ ازان یہ چیز اپنی بیقراری کا واسطے چھوڑانے اپنی سرناگت کے براہ عنیت دیگران مشہور کرنا
ضرور تصور فرمایا اسواسطے بیکنٹھ سے آئے جلدی کی تعریف مین ہزارہا اشلوک وکبت شاعران نے تصنیف کیے
منجملہ اونکے دو چار کا مضمون مختصر یہ ہے ⁂ چھائین نہ ہٹین پائین آئے ہر آتر ہوسے ⁂ یعنی ہنوز آواز کی چھائین
موجود تھی کہ بیقرار ہوکر آپہونچے ⁂ دیگر اکہو روون مانہہ ماکہو مگن ہین ⁂ یعنی جب گج رام پکارا تو اسقدر جلد آئے
اور رچھا کری کہ حرف را تو بحالت رودن یعنی گریہ وزاری اوسکی زبان سے بر آمد ہوا تھا اور حرف م بحالت
مگن یعنی خوشی نکلا ⁂ دیگر پانی مین پرگیٹو کہ بوت پانی مین گیند سے یعنی صاف ہین دیگر آپو چڑھ وا ہی کی منوریتھ
مہار تھی ⁂ یعنی اسقدر جلد مہار تھی مہاراج پہونچے کہ گویا اوسکی خواہش پر سوار ہو آئی بعد گج موصوف نے بھگوت
کی استت کری کہ گجیند رموکھ سنتو مین مندرج ہے اور جو کوئی اوسکو پڑھتا ہے بھگوت دھام کو جاتا ہے بھگوت نے خوش
ہوکر اپنا پرم پد عنایت فرمایا اور چونکہ گراہ کو بھگوت چکر کا اسپرش ہوگیا تھا اور پھر بھگوت درشن ہوئی اسواسطے اوسکو بھی
پرم پد نصیب ہوا ⁂ **کتھا** ध्रुव یہ کتھا دھروجی کی اکثر کتھا پرانون مین مندرج اور زبان زد ہر ایک کی ہے اسواسطے
باختصار لکھتا ہون جنم اونکا راجہ اوتان پاد اور رانی سونیتی سے ہوا ایک روز راجہ موصوف اور تم پسر رانی کلان کو گود مین
उत्तानपाद सुनीति
لیے بیٹھا دھروجی نے ارادہ گود مین بیٹھنے کا کیا رانی کلان نے کہا کہ اگر تو میرے پیٹ سے پیدا ہوتا تب راجہ کی گود مین

بیٹھنے کو لائق ہوتا یہ کہکر نہ بیٹھنے دیا دھروجی غیرت سے اوسیوقت بھگوت سرن ہوئے کہ بجز بھگوت سرناگتی کے اور کوئی
پناہ نظر نہ آئی اور والدہ سے اجازت لیکر بارادہ بھگوت بھجن کے گھر سے چلے نارد جی نے سمجھایا اور پھر بھگوت بھگتی کا پاتر
یعنی ظرف دیکھکر دوادس اکچھری منتر کا اوپدیش کیا دھروجی متھرا میں آئے اور منتر جپ کر کے بھگوت کو خوشنود کیا
سرناگت بتسل دین بندہ مہاراج تشریف لائے اور اپنا ہاتھ دھروجی کے سر پر رکھکر بھگتی کا بر دیا اور فرمایا کہ ۳۶ ہزار
سال سلطنت اس جہان میں کرکے پھر اٹل لوک کا راج کروگے اب تم گھر کو جاؤ دھروجی اپنے وطن کو آئے اور والد نے کما
حقہ فہمایش نارد جی کے استقبال کرکے اعزاز و اکرام سے راجدھانی کو لیگیا اور راج تلک وغیرہ کو دیکر واسطے بھگوت
بھجن کے بن کو چلا گیا دھروجی نے ۳۶ ہزار سال کمال عدل و انصاف سے راج کیا اور بھگوت بھگتی کو تمام ملک میں
پھیلایا اوتم برادر دھروجی کو ملازمان کبیر نے قتل کر دیا دھروجی کبیر پر چڑھ گئے اور ایک لاکھ اسی ہزار تو ایمین کبیر کے
قتل کیے سوایمبھو منن آئے اور خطا کبیر کی معاف کرائی بعد ازان دھروجی مع ہر دو اپنی والدہ کے دھرولوک کو گئے
اور مہاپرلے تب ہوگی تب بھگوت کے پرم پد کو جاوینگے دھروکتھا [illegible] سب رامائینوں میں کتھا مفصل مندرج
ہے کہ جٹایو راجہ پرندگان پرم بھگت بھگوت کے ہوئے اور اپنی آتما کو بھی بھگوت کے تصدق کیا جب سری رگھنندن
سوامی ڈنڈک بن میں آئے اور پنچبٹی سے راون والی لنکا کا سیتا جگت جننی کو چرا کر لیگیا تو سیتا جی بھگوت پرہ کی جدائی
سے مضطرب و بیقرار ہوکر مہا بلاپ کرتی ہوئی جاتی تھیں جٹایو موصوف نے کہ پہلے درشن سری رگھنندن سوامی اور
مہارانی جی کے کیے تھے شناخت کر لیا کچھ خوف راون کے پرتاپ اور زور وغیرہ کا نہ کرکے نہایت شادوڑا اور اپنی چونچ
اور پنجوں سے راون کو مار کر گرا دیا سیتا مہارانی اوس سے چھوڑا لیں ایک جگہ بٹھلا کر مستعد جنگ راون ہوا ایسا
لڑا کہ جس راون نے تمام دیوتا اور راجہ وغیرہ بلا محنت فتح کرلیے تھے اوسکو قریب المرگ و بیحواس کردیا راون
متعجب و بغضب ہوا تلوار سے پر کاٹ دیے اگرچہ اوس حالت میں بھی کوشش اور ہمت کری لیکن چونکہ پرند
بلا پر و بال مردہ کے ہے وہ محنت کچھ کارگر نہ ہوئی اور راون دو چار زخم کاری لگا کر روانہ ہوا سیتا جی کی تلاش
میں سری رگھنندن سوامی اور لچھمن مہاراج ڈھونڈتے جٹایو کے پاس پہونچے اوسوقت تک جان باقی تھی
سری رگھنندن سوامی کے درشن کرکے سب دکھ سکھ نیاب و بد دوست دشمن دل سے دور ہوئے اور سوائے
روپ انوپ بھگوت کے اور کچھ چشمہائے ظاہر و باطن میں نہ رہا بعدہ رگھنندن سوامی سے سب حال کہکر رخصت
جان کی چاہی سری کرنا کر نکیتن نے جٹایو کو اپنی گود میں رکھکر ہاتھ جسم پر پھیرا اس موقع کے چند میں ایک
کبت مصنفہ والدہ مرحوم و مغفور کا لکھتا ہوں کبت سویا دین بلین آدھین ہین انگ بھنگ پر چھوٹ

چھین وبکاری ٭ زانگہو دین وپال کرپاپ کو دیکھہ دکھی کرنا بھنی بھاری ٭ گیدہ کو گود مین راکھہ کرپاندہ نین

कवित्त ॥ दीन मलीन औ हीन हैं अंग बिहंग परो क्षिति छीन दुखारी राघव दीनदयाल कृपाल

سروجن مین بھر باری ٭ بار بین بار سدھارت پنکھہ جٹایو کی دھور جٹان سن جھاری ٭ اور شدت غمسی بیقرار ہوکر تسلیم کریان

जटायु

को देखि दुखी करुणा भइ भारी गीध को गोद में राखि कृपानिधि नैन सरोजन में भर वारी वारहिं बार सुधारत पंख जटायु की धूर जटान सों भारी ॥

فرمایا کہ جسم کا چھوڑنا کیا ضرور ہی اچیل اور نشچل کرسکتا ہون جٹایو نی عرض کیا کہ جسکا نام کروڑون جنم کی پاپ اور گناہون کو دور کرکی پریم آنند کو پہونچا دیتا ہے وہ پورن برہمہ سچد آنند گھن مجکو اپنی گود مین لیکر میری سر پر ہاتھہ پھیرتا ہی اور میری دلداری کرتا ہی اور مین اوس سروپ کو جو کہ شیوجی کے دھیان مین بھی کبھی بمشکل آتا ہی دیکھکر پریم آنند مین مگن ہون پس اسوقت سی سوا اور کونسا وقت بہتر ہوگا کہ اس جسم ناپایدار کو چھوڑونگا یہ کہا اور بھگونت چرنون کو چنتون کرتا ہوا دیہہ کو چھوڑ کر سار وپ مکتی کو پراپت ہوا بھگوت کی استت کری اور پرم سو بھایمان ہوان پر سوار ہوکر پرم دھام کو گیا اور بھگوت نی اوسکی جسم کی داہ کریا خود کری اور جسطرح دسرتھہ مہاراج کو تل انجلی دی تھی اوسیطرح جٹایو کو دی واہ واہ کیا پالتا اور دین بسالتا بھگونت کی کہ کیسے کیسے بحقیقت کسدرجہ کو پہونچتے ہین کہ جہان وہم وقیاس کا بھی دخل نہین ٭ کتھا मामू भानजा ماموں بھانجہ دونوں ایسی پرم بھگت ہوئی کہ بھگت کو اپنی سیوا سی خوشنود کیا اور جہان تک بھگوت کی تصدیق کری اور جب بھگوت سرن ہوئی تو گھر بار کو ترک کرکی تیرتھہ جاترا کرتی ہوئی پھرنی لگی پنڈت اور گیانی تو ان تھی ہر وقت جاترا کسی جنگل مین دیکھا کہ پرم سو بھایمان بھگوت کی مورتی ہی لیکن مندر اوسکی واسطی نہین ارادہ مندر بنانی کا کرکے براہ تلاش زر پھرنی لگی کہین کچھہ پتا کسی شہر مین پہنچا یہ جستجو [illegible] ہین کا حال سنا کہ سنگ پارس کی ہی خوش ہوئی کہ اب مندر حسب دلخواہ تیار ہوگا لیکن وہم یہ ہوا کہ بموجب حکم شاسترون کی جو تا کہ سریوڑون دسرا گی مین جانا ممنوع ہی ومتروک ہی کسطرح جاوین آخر [illegible] وبچار کو اسبات پر طبیعت مستقل ہوئی کہ جسم بھگوت سرن ہی بھگوت جس بات مین رضامند ہوت وہ بات کرنی چاہیے اور بھگوت سرناگتون کو دوزخ وغیرہ کا خوف کیا تو استقلال سرناگتی مین فرق ہی بغرض مندر مین جاکر سریوڑون کی چیلہ ہوگئی اور ایسی خدمت اوس مندر اور سریوڑون کی کری کہ سب ذی شعور ہوکر تمام کارخانہ اور اختیار مندر کا اونکو سپرد کیا جب دیکھا کہ اب سب کام قابو مین آگیا تو مورت لیجانی کی فکر کی لیکن راہ نکالنی کی نکلی کہ دروازہ تنگ تھا معماران تعمیر کنندگان سی حکمت نکلنی دریافت ہوا کہ گنبد کو ادہر جو کلس ہی [illegible]

وہی واسطے در آمد برآمد مورتی کے راستہ ہے رات کو دونون نے صلاح کرکے اول اوس کلس کو اوتارا اور پھر ہمشیرہ زادہ
اوسکی راہ کو نکلکر گنبد پر چڑھ گیا ماموں نے مکان مین بیٹھکر اوس مورتی کو خوب مضبوط رسی سے باندھا کہ بھانجہ نے اوپر سے
کھینچ لی جب اپنی مورتی مذکورہ سے خاطر جمع ہوگئی تو ماموں نے بھی اوسی راستہ سے نکلنا چاہا لیکن بسبب کمال شادمانی اور
خوشی کے جسم ایسا فربہ ہوگیا کہ اوس راہ سے نکل نہ سکا بلکہ پھنس گیا ہر چند تدبیرات کری پیشرفت نہ ہوئی ماموں نے
بھانجہ کو کہا کہ اگر میرا جسم یہان رہا تو کچھ مضائقہ نہین اور نہ کوئی بات رنج کی ہے مطلب دلی حاصل ہوگیا اور تم جاکر
بھگوت مندر حسب دلخواہ تیار کرو میرا سر کاٹکر کہین ڈالدو تاکہ میرے کان سادھو بھیکھ کے کہ حقیقت مین بھگوت
کا بھیکھ ہے ہجو اور مذمت سے ریودن کی زبان سے نہ سنین ہمشیرہ زادہ نے غمگین ہوکر موافق فرمودہ اپنے ماموں کے
عمل کیا یعنی اپنے ماموں کا سر کاٹ لیا اور مورتی کو لیکر روانہ ہوا اگرچہ بمقتضای گیان و استقلال بھگوت سرنا گتی کے کچھ
جای غم مرجانے اپنے ماموں کی نہین سمجھتا تھا لیکن بمقتضای ست سنگ اور مہاجرت پرم بھاگوت کے اسقدر غم و الم مین
مبتلا ہوا کہ ہرگز تسلی نہین ہوتی تھی غرض کبھی تو ماموں کی مہاجرت سے غمگین اور کبھی حاصل ہونے مراد دلی سے شادان
جہان مندر بنوانا منظور تھا وہان پہونچا اور دور سے دیکھا کہ کوئی شخص تیاری مندر کے سامان مین سرگرم ہے اپنے دل مین
جانا کہ کسی اور شخص نے بنوانا مندر کا شروع کر دیا یہ رنج از بس ہوا اور نزدیک اوس جگہ کے پہونچا دیکھا کہ ماموں
موجود ہے اور تیاری سامان مین سرگرم و مصروف ہو رہا ہے کمال خوش ہوا اور دونون ماموں بھانجہ بغلگیر ہوکر
ملے اور بھگوت مندر نگنا تھہ سوامی کا اوس زیب و زینت کے ساتھہ بنوایا کہ جسکی ثانی جہان مین نہین ۞ کبت ۸

راگھوانند جی رامانج سوامی کی سنپردا مین پرم بھگت اور بھگتون کو آنند دایک ہوئے اور राघवानन्द
جس ملک مین رہتے تھے اوسکو مثل کاشی جی کے کر دیا کہ چارون برن یعنی براہمن چھتری بیس شودر اور
چارون آشرم یعنی برہمچرج گرہستہ بان پرستہ سنیتہ کو بھگوت بھگتی مین مستقل کر دیا رامانند جی کو
संन्यासी वानप्रस्थ गृहस्थ ब्रह्मचर्य
موت کے پنجہ سے نکالکر سات سو برس کی عمر عطا فرمائی کہ یہ حال رامانند جی کی کتھا مین مذکور ہوا اس قسم
کے معجزات اونکے کثیر ہین اور مہما اونکی احاطہ تحریر سے باہر ہے ۞ کبت ۹ जगन्नाथजी جگنا تھہ پرساس جی بارکے
براہمن کا مہتر اکل مین دھرم اور بھگتی کی مریادہ ہوئی تھی رامانج سنپردا کے موافق بھگوت سرن ہوکر دل لگایا
اور اوپاسنا کو شاستر بخوبی پڑھکر اصول و صلیت اوپاسنا کو بخوبی سمجھا سار اور آسار کو علیحدہ علیحدہ کر دیا کہ جسطرح
ہنس دودھ اور پانی کو جدا جدا کر دیتا ہے پیشرون کی موافق آچار اور دھرم کرتے تھے اور اننیہ سرنا گتی اور دسون
अनन्य
قسم کی بھگتی کے عامل کامل ہوئی ہے سو تم اپنے گرو کے پرتاپ سے دونون انگ یعنی ہر دو عضو مین کو بیچ یعنی بکتر پہنا تھا

اسکے چند معنی ہین اول یہ کہ مہاراج بڑے بہت راجہ کی تھے اور شجاعت مین مشہور و معروف ایک عضو یعنی ظاہر مین تو بکتر پہنا کرتی تھے کہ جیسا سپاہی لوگ پہنتے ہین اور عضو ثانی یعنی دلکو حلم اور برداشت کا بکتر پہنایا تھا کہ کسی کی درشت گوئی کا حربہ دلکو نہ لگے دوم یہ کہ دونون عضو یعنی ہر دو دست پر علامت سنکھ اور چکر کی دھارن کرکی کلکاس کیا پہ جو مثل تیر و تلوار کی ہین اوسسے جسم کو بچایا تھا سوم یہ کہ ظاہری جسم مین تو بھگوت سیوا کا ایسا کوچ پہنا تھا کہ دیگر کام دنیاوی جو تلوار سی بھی زیادہ تیز ہین ہرگز کارگر نہین ہوتی تھے اور باطنی عضو یعنی دل مین بھگوت دھیان اور تصور کا کوچ پہنا کہ جسکے سبب سی دیگر خیالات کا حربہ نزدیک نہین آسکتا تھا

کتھا لچھمن بھٹ رامانج سنپردا مین پرم بھگت سرناگتی طریق کی ہوئے بھگتی کا اچار लक्ष्मणाभट्ट موافق شیشرون کی کرتی تھے اور بھاو اور بھگوت دھرم اور بھگوت بھگتون کی سیوا اور دس قسم کی بھگتی مین مشہور و معروف ہوئی صبر اور حلم اور اخلاق بدرجۂ غایت تھا اور دل کبھی خواب مین مطالب دنیاوی پر توجہ نہین کرتا تھا پرم دھرم جو سرناگتی ہی اوسکا پرت پالن کرکی زمانہ کو اوپدیش کیا اور سری بھاگوت کو بچار کر سار اور آسار کو علیحدہ علیحدہ کر دیا بھاگوت کی کیرتن مین یکتای زمانہ تھی اور بھجن مین لاثانی

نشٹھا بست و چہارم در تعریف پریم و بیان کتھا شانڈلیہ بھگت

سری رگھنندن سوامی کی چرن کملون کی مکٹ ریکھا کو ڈنڈوت کرکے سوامی کو رام اوتار کو ڈنڈوت کرتا ہون کہ واسطے ادھار جگت کی اجودھیا پوری مین دھارن کرکے راون وغیرہ راچھسان کو قتل کیا اور دھرم کی مرجاد قائم کرکے پوتر چرتر جگت مین پھیلائی یہ پریم نشٹھا بھگوت روپ ہی اور جسقدر نشٹھا اس سی پہلے بیان ہوئی اونکا انجام و مآل یہ نشٹھا ہی اس سی آگے اور کوئی درجہ نہین کہ اوسکے لیے کرنا پڑی جیون مکت جو مشہور ہی وہ اسی پریم کی مستقل ہونی کو کہتے ہین اور بعض شخص جو کیول مکتی کہتے ہین وہ بھی اسی پریم اور مستقل ہونے کا نام ہی سانڈل رکھیشر نی اول تمہید اپنی سوترون مین یہ سوتر لکھا ہے अथातो भक्ति जिज्ञासा

قبل تحریر اس سوتر سی یہ بات ثابت اور قائم کر چکے ہین کہ بھگوت بھگتی ہر چہار پدارتھ یعنی دھرم ارتھ کام موکچھ کی دینی والی ہی بعد ثبوت مذکور یہ سوتر لکھا ہی اور معنی اوسکے یہ ہین کہ پس اسواسطے اوس بھگتی کو جاننا چاہیے کہ کیا ہی सापरानु रक्ति ईश्वर اوس سوتر کا اوس سوتر مین جواب ہی کہ پرم انرکتی ایشر مین ہوتی اوسکا نام بھگتی ہی اور انرکتی خواہ راگ خواہ پریت خواہ رت خواہ پریم خواہ عشق خواہ محبت خواہ الفت سب ایک معنی رکھتی ہین اور چونکہ بھگتی کو انرکتی لکھا تو بھگتی کے معنی پریم یا عشق ثابت ہوگئے اور معلوم کیا

کہ پریم اور بھگتی ایک بات ہی چنانچہ نارد پنچراتر مین لکھا ہے کہ اننیہ یعنی لاشرک محبت جو بھگونت مین ہی اوسکو
پریم کہتے ہین اور اوسی کا نام بھگتی ہے اب دو اعتراض لازم آئی اول یہ کہ اگر پریم اور بھگتی ایک بات ہے
تو بھگتی کا حال دیباچہ مین مندرج ہو چکا یہان دوبارہ کسواسطے بیان ہوتا ہے دوم یہ کہ اگر اخیر درجہ
سب نشٹھاؤن کا پریم نشٹھا ہی تو جو دیگر نشٹھا اور اونکی تعریف پہلے لکھی گئی وہ نشٹھا کسواسطے لکھی گئی
یہ پریم نشٹھا کافی تھی سو جواب اعتراض اول کا یہ ہی کہ دیباچہ مین جو حال بھگتی کا لکھا گیا وہ بھاگتی
ہی اور سروپ اوسکا اور اقسام اوسکی لکھی گئی اور اس نشٹھا مین وہ حال مندرج ہوتا ہی کہ بعد حاصل
اوس بھگتی کی جو حالت اس شخص پر گذرتی ہے جواب اعتراض دوم کا یہ ہی کہ جو مہما اور تعریف ہر ایک نشٹھا
کی لکھی گئی وہ سب صحیح اور درست ہی لیکن یہ پریم نشٹھا جو تجویز ہوئی تو حالت اخیر جملہ نشٹھا گذشتہ کی ہی
اگر وہ سب نشٹھا تجویز نہ ہوتی تو اس حالت اخیر کی نوبت تحریر کیب پہونچتی علاوہ ازان اگرچہ نشٹھا کئی ہین
لیکن حالت اخیر سب کی یکسان ہی مثلاً وہ اس نشٹھا والا اپنی اوپاسنا پر مستقل ہو کر اوس درجہ کو پہونچ گیا
کہ کبھی گاتا ہی کبھی ناچتا ہی کبھی ہنستا ہی کبھی روتا ہے اور کچھہ خبر اپنے بیگانے کی نہین رکھتا جب سکھا
یا باتسل یا سہردن یا پوجا وغیرہ نشٹھا والا اخیر درجہ کو پہونچیگا تو اوسکے بھی ایسی ہی حالت ہوگی جب کہ
سب نشٹھاؤن کی اخیر حالت واحد ہوئی اور اوس اخیر حالت کا بیان اگر ہر ایک نشٹھا مین لکھا جاتا تو
طوالت کی ایک طرح کا حال سب نشٹھاؤن مین لکھنا پڑتا اسواسطے یہ پریم نشٹھا مقرر ہوئی سوا ازان ہر ایک
شی کی ابتدا و انتہا معین ہی اگر پریم نشٹھا مقرر نہ ہوتی تو درجہ انتہا کا معلوم نہ ہوتا اور واضح ہو کہ
ثمرہ اس نشٹھا اور جملہ نشٹھاؤن کا ہے اور درجہ اخیر سب نشٹھاؤن کا پریم ہے
کہ اگرچہ پرا بھگتی اور پریم ایک معنی اور ایک بات ہین لیکن سب شاستروں مین اوس حالت معینہ کو بھی
پریم لفظ سے نامزد کیا ہی جو عشق کی شدت مین عاشق یعنی بھگت پر گذرتی ہی پریم دو طرح سے پیدا ہوتا
ایک ایشور کی کرپا سے کہ بھگونت نے ایکادش مین فرمایا ہے اور دھو گوپی نہ گرو سے پڑہا نہ تپ کیا نہ جگ وغیرہ
کری صرف میری کرپا سے مجھکو پہونچ گئے یا مثل میران بائی وکرمتی کے کہ خود بخود عشق بھگونت کیا ہوا
دوسرا بچار سے ہوتا ہی یعنی بھگونت کا جو چدانند سروپ اوسکے گن سنکر محبت پیدا ہو اور اوس
نرم ہو کر ۔۔۔ بموجب قول بشن پوران کہ بھگونت انترجامی کے جو گن اوسکو سننے سے تو جب دل
بھگونت کی لگانے کے لائق ہی اور وہ ایسی ہو کہ جسطرح گنگا کا پرواہ دن رات جاری رہتا ہی وہ بچار دو قسم کا

ایک تو بھگوت بھگتون کی پرتاپ سے ہوتا ہے جسطرح نارد جی نے پرھلاد و دچھ پرجاپت کے پسران کو ۔۔ تاثیر سے فنے
راجہ سوبا ہوکو بھرت نے راگوگن کو اوپدیش کیا اور فی الفور بھگوت سروپ حاصل ہوا اور اب بھی مشہود و معروف
ہے کہ ایسا کوئی کامل کسیکو ملگیا کہ لحظہ مین منزل کو پہونچا دیا دوسرا عمل سے ظاہر ہوتا ہے جسطرح نارد جی نے بھگوت
چرترون کو سُنا اور اوسپر عمل کیا بھگوت بھگت اور پریمی ہوگئے اس بھاؤ کی چار تفصیل شاستر مین لکھی ہین
ایک وہ جو ہمیشہ بھگوت مین طبیعت لگی رہے اوسمین بھی دو درجہ ہین اول یہ وہ کہ جنکو کبھی لذائذ دنیاوی کی
خواہش نہین ہوتی مثل پرھلاد سنکادک وغیرہ ثانی وہ کہ جنکو نعمات دنیا کی خواہش ہوجاتی ہے مثل ادہر
وغیرہ دوسری وہ کہ حالت پریم کی وقت سادھن کے ہوتی ہے مثل شکدیو وغیرہ تیسری وہ کہ بڑی کوشش کرکے
دل کو لگاتے ہین تب پریم کی حالت پیدا ہوتی ہے مثل اکرور وغیرہ چوتھی وہ کہ افسوس کرتے ہین کہ ہمارا دل
مثل گوپکاؤن کے بھگوت کے پریم سے پورن نہ ہوا مثل اودھو وچتر کیتو وغیرہ اب قبل از تحریر اقسام حالت پریم کے
تصریح اس بات کی ضرور ہوئی کہ عشق کی دو حالت ہین ایک سنجوگ یعنی وصل دوم بیوگ یعنی ہجر سو بھگوت
عشق مین بھی حالت ہجر ہوتی ہے یا نہین اور اگر ہوتی ہے تو اوسکی کیا صورت ہے سو واضح ہو کہ ضرور بیوگ ہوتا ہے
مگر مثل عشق مجازی شہوت پرستان و وابستگان لذائذ دنیا کے دکھ کا دینے والا نہین ہوتا بلکہ بھگوت کی عشق
اور تصور کا زیادہ کرنیوالا ہے جسطرح گوپکاؤن کو بروقت تشریف بری برتا ... مہاراج کے بیوگ ہوا لیکن وہ ایسے
پریم کا بڑھانے والا ہوگیا کہ محو ہوکر بھگوت کو وصل دائمی کی پرابت ہوگئی ہین اگر یہ استفسار ہے کہ یہ صورت تو
اون بھگتون کی بیوگ کی ہے کہ بروقت موجود ہونے رام کرشن وغیرہ کے جنکو بیوگ ہوا لیکن جن لوگون کو کہ دیکھا
یعنی تصور تر یہ سماعت روپ اور گن بھگوت کے عشق پیدا ہوا ایا ہے پھر اونکو بھی بیوگ ہوتا ہے یا نہین سو واضح ہو
کہ اونکو بھی بیوگ ہوتا ہے اور اوسکی چند صورتین ہین ایک یہ کہ بروقت دھیان بھگوت کے کسیوقت تصور گوپکاؤن
یا دسرتھ مہاراج یا کوشلیا مہارانی یا مانند جسودھا جی یا دیگر بھگتون کے ہجر کا آگیا یا کتھا اونکی ہجر کی وغیرہ کی سنی تو
جو حالت اوپر حالت بیوگ گذری تھی وہی اس بھگت پر گذرتی ہے اور ذرا فرق نہین رہتا ہے اگر بروقت
کتھا اور سننے کسی چیز ہجر کے اکثر تجربہ ہر ایک کو ہوتا ہے علاوہ ازان جسوقت تصور کی پختگی ہوتے ہوتے بوقت
جذبہ کثرت تصور اور شوق سے تصویر حسن کا جو بیوگ ہوتا ہے وہ حالت بھی بعینہ حالت ہجر معشوق کی ہوتی ہے
اوس سے سوا ہے جب بھگوت کا دھیان و تصور ہر وقت پہونچیگا تو بھگوت کو ساکچھات درشن اس بھگت کو ہوجائیگا
یا وہ تصویر سروپ اور حسن مثل ساکچھات روپ کی ہوجاتا ہے اوسوقت ہمیشہ اور ہر روز حالت وصل اور ہجر کی

گذرا کرتی ہین غرض حالت ابتدا سے تا حالت انتہا وصل اور ہجر دونون ہوتی ہین اب یہ تحریر واجب ہوئی کہ بعض
اشخاص نے ہجر کا درجہ بہ نسبت درجۂ وصل کے زیادہ لکھا اور حقیقت مین جو کچھہ لطف ہجر مین ہے وصل مین اسقدر
نہین سو دونون مین درجہ کلان کسکو ہے سو واضح ہو کہ اگر بدلایل لکھا جاے اور ثبوت ترجیح ایک کا دوسری پر
کیا جاے تو صدہا کتابون مطول مین گنجایش تحریر کی نہو کسواسطے کہ انجام کو تنازعہ و مناظرہ تا ئید شرتی اور
نیائی و پاتانجل و کرم شاستر و بیدانت پہونچ جاتا ہے اور فیصلہ نہین ہوتا سو اسواسطے اوس طوالت سے درگذر کر کر
جو خلاصہ سب تقریرات کا پایا گیا وہ لکھا جاتا ہے کہ عشق مین ہجر اور وصل دونون لازم ملزوم ہین کسواسطے
کہ اگر ہجر ہمیشہ بنا رہے اور توقع وصل یا وصل تصور یہ خواہ ظاہری کی نہو وے تو عشق کبھی نہ ہو اور علی ہذا القیاس
اگر ہمیشہ وصل کی حالت رہے اور ہجر یا خوف ہجر نہو وے تب بھی عشق ہرگز نہ ہو پس عشق نام اوسیکا ہے کہ ہجر کے بعد
وصل اور وصل کے بعد ہجر ہوتا ہو در ینصورت ہجر اور وصل دونون لازم و ملزوم ہین الا چونکہ ہجر مین لطف
زیادہ تر ہے اور پختگی عشق کی بذریعہ ہجر ہوتی ہے اور مراد اصلی یہی کہ وصل دائمی یعنی مکتی ہے ہجر کی بدولت جلد
حاصل ہوتی ہے اسواسطے بعض اشخاص نے اوسکو ترجیح لکھی ہے اور اگر اصول پر نگاہ ہوتی ہے تو شاستر اور سب
سادھن اور بھگتی گیان بیراگ وغیرہ صرف براے وصل ہین اب حالت و اقسام پریم کی لکھی جاتی ہین تمثیلات
ہر ایک حالت کی جو تحریر ہونگی تو اونکے پڑھنے سے یہ شبہہ نہو کہ وہ حالت بزمانہ سابق گذرتی ہونگی بلکہ وہ سب
حالت سب بھگتون پر ہمیشہ اب گذرتی ہین اور جیسا تصور بھگوت کو جسوقت ہوتا ہے ویسے ہی سماج کا
تدروپ اور مجسم ہو جاتا ہے وہ حالت بارہ ہین اور بعض نے اونمین سے باریکی نکالکر تین حالت ایزاد اور زیادہ کری
کہ سب پندرہ ہو گئین سو سبکی شرح کیجاتی ہے اوّل حالت اوپت वत جب محبوب کی خوبصورتی اور اوصاف
کو سنا اور بازلیس تمنا اوسکے ملنے کی ہوئی اور پھر کسیطرح وہ نظر پڑا تو سواے اوس محبوب کے اور کسی پیاری چیز کا
اور کسی کو دیدہ یا شنیدہ حسن کا آنکھون مین نہ سمانا اور یہ رغبت اور چاہ ہوئی کہ یہ پیارا میری آنکھون سے لحظہ بھی
جدا نہو اون اوقات مین جو حالت عاشق صادق پر گذرتی ہے اوسکا نام اوپت ہے مثل ہے کہ جب
رکھمنی جی ... کے جب
رکھمندن سوامی جناب پور مین پہونچ یار کمنی جی کو یا گوپکا اون کی یا اکرور کی یا سو تحجمین کو دھیت वत
کوئی بہانہ کر کے دوت یعنی قاصد سے اپنے محبوب کا حال پوچھنا اور اوس استفسار کے وقت دل بیقرار اور مضطرب
عاشق پر جو حالت گذرتی ہے یا محبوب کا حال سنکر جو حالت اور خوشی ہوتی ہے یا محبوب آیا ہے اور بسبب عدم
تعرف سابقہ کے ملاقات و گفتگو نہین ہوئی اور اوسکا ذکر ہوتا کہ یہ کون ہے اور کہان سے آیا ہے اوسوقت جو حالت

جسطرح کسی گوپی کو سری برج چند مہاراج نی بن مین اکیلا پاکر اپنی گفتگو محبت و لطیفہ آمیز اور حد کی ناز
اور ادا سی اور جو چھیڑ یعنی وہی دشوار ہووی الیسے حد کو مانگنے سی اور ہنسی اور چھیڑ چھاڑ اور کشا کشی وغیرہ
سی پرم آنند کی انتہا کو پہونچایا اور جو اوسی لطف کے کیا یا بروقت راس لیلا الیسے حالات مفصل پنج ادھیای کے
مین لکھے ہین ۱۰ ششم छलित چھولت محبوب پر بسبب غایت محبت کی غصہ آجانا اور محبوب کی عیب
بیان کرنی اور کثرت محبت کی غصہ سی ہونٹون کا پھڑکنا اور جسم کا کانپنا اور دیگر حالات غصہ سی محبوب کا تدارکار
ہوجانا اوسکو چھولت کہتی ہین جسطرح گوپیکا بھنور گیت مین کمال غصہ سی کہتی ہین کہ ای بھنور تو اوسی کرشن
کی تعریف کرتا ہی کہ جسنے رام اوتار مین بالی کو مثل شکاری کی ہو کر مارا کہ جسکا گوشت پوست کار آمد نہ تھا اور محبت
سی جھوٹون کی ہمشیرہ آئی اوسکو حسن کو خراب کر کی نہ خود رکھا اور نہ اور کی لائق رہی دیا باون اوتار مین راجہ بل کی
جگ کو خراب کر دیا یا جسطرح لچھمن جی کو بروقت بن باس ہونی کی رگھونندن سو اپین پر غصہ آیا اور کہا کہ آپ کیا
یہ ہم سون کیسی بات کہتی ہین کہ بن مین جاکر رکھشیسرون کو درشن اور تپ کرینگی مین آپ کا غلام ہون اجازت ہووی
کہ شتروں کو واصل جہنم کردون اور اسی طرح چتر کوٹ پر جب بھرت جی گئے تب غصہ آیا ۱۱ ہشتم चलित
چلت بروقت دیہ تیاگ یعنی مرگ کی اپنی معشوق کا تصور کرکے یہ درخواست بحالت شدت عشق کرنی کہ دوسرے
جنم مین بھی مجکو اوسکا عشق ہووی اور وہی ملے اسکا نام چلت ہی جسطرح پاربتی جی نی دچھ پرجاپت کی جگ مین
بروقت چھوڑنی جسم کی درخواست کری یا بالی یا راجہ دسرتھ و سربھنگ وغیرہ نی ۱۲ نہم कान्त تصور محبوب سے
جو صورت دل مین ظاہر ہووی حسب خواہش دل و رغبت طبع سنگار وغیرہ کرنا اور ہنسنا اور کھیلنا بولنا بیٹھنا
اور اپنی دل کی آرزو پوری کرنی اور سوای محبوب کے اور کسی کا حال نہ سننا اور کو دیکھنا نہ اور کسی سی بولنا ایسی
جو حالت ہی اوسکو کانت کہتی ہین جسطرح کوئی گوپی بھگوت کی تصور سی ظاہر کی سب بات بھول گئی او تصور مین
جو پرم آنند حاصل ہوا اوسمین مثل جوگی جنون کے جیون کی تیون رہ گئی اور ہجر کا جو دکھ تھا نہ دیکھ نہ رہا
اور مثل دیوانہ کبھی آنکھ کھولتی تھی اور کبھی بند کر لیتی تھی واضح ہو کہ عاشق مہجور کو اگر راحت تصور معشوق کی نہووی
تو شدت غم سی زندگی نہ ہو اگر بروقت تصور مین غرق رہی تب بھی زیست چند روزہ ہوتی ہی विक्रांत بکرانت
ایک فرع حالت نہم کی ہی اسیواسطے شمار مین داخل نہین کیا جسوقت عاشق یعنی بھگت بسبب حاصل ہونے
عشق بھگوت کی اپنی قسمت کی بڑائی کرتا ہی یا اپنی اشٹ دیو یعنی بھگوت کی بزرگی اور اوسکو ملنی کا آنند اور اوس آنند
کی بزرگی اور مشکلات اوسکی ملنے کی بیان کرتا ہی یا اپنی اشٹ دیو سی جو اورون کی محبت بھی اونکی تعریف اور توصیف

کہتا سنتا ہی یا اپنی محبوب کی نہ ملنی اور دیکھنی کا افسوس کرتا ہے اون حالات مین جو ایک حالت ظاہر ہو یا چند اوسکا
نام بکرانت ہی جسطرح بھردواج اور اترا اور بالمیک وغیرہ رکھیشرون نی بروقت دیکھنی سری رگھنندن वालमीकि
سوامی کی اپنی قسمت کو سراہا یا برہما و شیو اور دیگر رکھیشرون نی بھگوت کی مہما بیان کی یا برہما جی نی برجھہ अत्रि भरद्वाज
استتی مین بڑائی برج اور گوپکاؤن کی او مشکلات حصول بھگوت اور بھگوت کی پریم کی بیان کی یا گوپکاؤن
نی بیان کیا کہ وہی آنکھین اون گوپکاؤن کی دھن ہین جو نند نندن سو بھا دھام کو دیکھتی ہین سنکرانت संक्रांत
ضمیمہ کرانت اور بکرانت کا ہی شرح ضرور نہین دہم बिहृति بہرت اس حالت کی صورت موافق شلوک
تمثیل کی ہی کوئی گوپی کہتی ہی کہ دیکھو پہلی جنم مین مجکو سری کرشن مہاراج کا پریم نہ ہوا اسیواسطی یہ دیہہ پائی اور
جگت کی دکھہ دیکھنی پڑی اور کیول مکتی مین جو سری کرشن کی پریم کی تقدیم نہین وہ مکتی نہین گویا موت ہی
مطلب یہ ہی کہ اگر بروقت موت بھگوت کا پریم ہو جاوی تو موت مثل ہزار زندگی کی ہی اور جس مکتی مین کہ بھگوت کا
پریم نہین وہ مکتی ہزار موت سی بدتر ہی کوئی گوپی سری کرشن مہاراج سی بیان کرتی یا وجود منانی کی راضی نہ ہوئی
جب سری کرشن مہاراج چلی گئی تب افسوس کرکی بحالت ہجر بیتاب ہوئی اور اپنی جسم کو اور جان کو نفرین کرکی شدت غم اور
ہجر سی تصور مین محو ہو گئی سنبھرت نیبھرت کا ہی شرح ضرور نہین سمجھی یازدہم सम्हृत گلت محبوب کی गलित
خوبصورتی وغیرہ کا تصور کرکی یا اوسکی صورت کو دیکھکر مثل گلائی ہوئی چاندی سونی کی دل کا نرم ہو جانا اوسکو
گلت کہتی ہین جسطرح کوئی گوپکا کسی سکھی کو دیکھکر کہتی ہی کہ دیکھو اس گوپکا نی ایک دفعہ سری برج کشور کی خوبصورتی
اور زیبایش اور گفتگو و ادا وغیرہ کو کسی سی سنا ہی اس سبب سی اسکا یہ حال ہی کہ مثل جوگیون کی خاموش ہو گئی ہی
اور حس و حرکت بھی نہین رہی کبھی روتی ہی کبھی جسم پر بال کھڑی ہو جاتی ہین کبھی بکتی ہی اور کبھی ناچتی ہی اور
کبھی گاتی ہی اور کہتی ہی کہ کب مین اوس پیاری کو دیکھونگی جبکہ سماعت حسن نند نندن سی یہ حال ہی تو معلوم
کہ بعد دیکھنی منموہن کی کیا حال ہوگا دوازدہم سنترپت सन्तृप्त سچدانند گھن پورن برہمہ پرماتما
چھب سمدر سو بھا دھام مین ایسا جسکا دل لگا ہی کہ جہان تہان اوسکو دیکھتا ہی اور ایسا محو اور مستغرق اوس
روپ انوپ مین ہی کہ مطلق دوسری طرف دل کی توجہ رجوع نہین کرتی در و دیوار مین وہی محبوب نظر آتا ہی کہ اپنی ایک
جنم مین طرح طرح کی جوگ اور ابھیاس اور شبھ کرم جسکی واسطی کیی تھی اسی حالت کا نام سنترپت ہی اور مآل اور انجام
سب اوپاسناؤن کا یہی حالت ہی اسکی تعریف مین بھگوت گیتا مین یہ لکھا ہی کہ جو باسدیو روپ جگت دیکھتا وہ مہاتما
درلبھہ ہی اسی حالت اور درجہ کی تعریف مین سب تعریفات مندرجہ بھگوت گیتا اور بھاگوت کی ہین اسی درجہ کو

ساٹھواں سوتر بین پرا انرکتی یعنی پرابھگتی کو نام سی مندرج کیا ہی کہ وہ سوتر اوپر لکھا گیا مستقل ہونا اس درجہ کا بھگت
परानुरक्ति
ہی اور ثمرہ اوسکا ملنی اور پریم ہی اور واضح ہو کہ جو حالتین ساتوک بھچاری یعنی سامان سوم وچہارم کرس بھید کی
व्यभिचारी सात्विक
بیان بین مندرج دیباچہ ہوئی وہی بھی پریم نشٹھا کے متعلق ہین سو بعد شمول جملہ حالتون مندرجہ دیباچہ
اور اس نشٹھا کو اگر کسی عاشق کی کوئی حالت جدید سنی یا دیکھنے مین آوی تو وہ فرع اون حالتون کی سمجھنی چاہیے
یا میری کوتہ قلمی ورنہ کوئی بات ایسی نہین کہ شاستر نے جسکا اصول نہ لکھا ہو ہر گمند ن سوا ہین ہی وین تبدل
ہی تپت پاون مہاراج جسطرح شیشی بھاؤ آپ پر ختم ہوا ہے اوسیطرح پتت پاون اور ادھم اودھارن
स्वामी
نام بھی آپ پر ختم ہے اور جسطرح شیش بھاؤ ختم ہوا ہے اوسیطرح ادھم اور پتت ہونی کا
درجہ میری اوپر ختم ہے لیکن عجب میری کم قسمتی ہے کہ شیش جی کو تو ہر وقت کا قرب حاصل ہوا اور مین اتنک
اس جگت کی کھیڑ مین ہائی ہائی کرتا رہون اور وصف یہ ہے کہ مین تو اپنی کام مین ہوشیار اور جیت وچالاک
ہون یعنی کوئی گناہ اور عذاب ایسا نہین جو مینے نہ کیا ہو یا نہ کرتا ہون اور آپ کو کبھی اپنی نام کا خیال بھی نہین ہوتا
سو کچھہ پرواہ نہین اب مین نی کتاب نمین لکھنا شروع کردیا ہے کبھی تو خیال ہوگا اگرچہ ایسی لفظ عرض کرنی
قاعدہ سی بعید تھی لیکن جناب کی توقف اور تساہل نی کہلائی اور لکھائی گستاخی معاف ہووی فریدی بران یہ ہی
کہ جناب کا وعدہ مستقل چند جگہہ یہ ہے کہ جو سرن آتا ہی اوسکو اپنے کر دیتا ہون سو بارت ہوئی کہ در دولت پر پڑا ہون
अभय
اگرچہ ایسا پختہ اور مستقل نہین کہ دعوی کرکے ثبوت کرون لیکن یہ جناب کو خوب معلوم ہی کہ آپ کی دروازی کی سوا
اور کسی سی کچھہ تعلق بھی نہین رکھتا جب جو کچھہ میری واسطے ہوگا آپ سی ہوگا مختصر عرض یہ ہی کہ کسیطرح اوس
روپ انوپ کی دھیان مین دن رات لگا رہون کہ جو دیباچہ کے اخیر مین لکھہ آیا اور اس چھپے مین بھی درج ہی چھپے
یہ سہت دنکر نیں بھو کٹھن کام ہی چھپے سو ہی تو اب دھر ہر گات انبر پیت من مین موہی مکٹ لکٹ آویہ کیہو کٹھن
اٹک انگن پر نت سجھی جو انہو چ نین بشال اہنج دھن تر کمنت چتی کتھا رانी अम्बरीष راجہ انبریش کی
کتھا مین تحریر ہوا کہ رانی کا پریم نشٹھا مین مندرج ہوگا سو اوسی رانی کا ذکر تحریر ہوتا ہی کہ جب یہ رانی بیاہی
آئی اور راجہ کی اوپاسنا علیحدہ سیوا پوجا کرنی کا پایا تو نہایت پریم اور اعتقاد سی بھگوت مورتی براجمان کر کی سیوا
پوجا کرنے لگی اور اسقدر پریم بھگوت مین ہوا کہ کسی وقت سوای بھگوت بھجن اور آرادھن کی کسی کام مین مصروف
نہ ہوتی تھی راجہ کو بھی اس حال کی خبر ہوئی تحملسری رانی موصوف مین آیا دیکھا کہ رانی کو اسقدر بھگوت مین پریم ہے
کہ درجہ ہای اولین سی گذر کر قریب درجہ اخیر جو نی تدروپتا کے پہونچ گئی ہی کبھی نہایت شوق سی گاتی ہے

اور کبھی ناچتی ہے اور کبھی ہنستی اور کبھی روتی ہے اور کبھی بھگوت تصور مین مثل نقش دیوار کی ہوجاتی ہے
راجہ یہ حالت دیکھکر کمال خوش ہوا اور اپنی خوش نصیبی بیان کرتا ہوا رانی کے پاس پہونچا رانی کہ محو دیدار
بھگوت کی ہوکر ازخود رفتہ تھی اولا کچھہ ملتفت نہوئی اور بعد دیر جب کچھہ ہوشمین آئی تو راجہ کو دیکھکر کمال تعظیم سے
پیش آئی بہین سبب کہ اولاً تو شوہر ہے دوسرے راجا سوم گورو کہ اوسکی ہی اوپدیش سے بھگوت سیوا نصیب ہوئی بعد گفتگو
ست سنگ اور بھگوت آرادھن کے راجا نے فرمایش کیرتن بھگوت چرترون کی کری چنانچہ رانی نے بھگوت کیرتن
اور نرت شروع کیا اور ایسی پریم مین مگن ہوگئی کہ کچھہ خبر خویش و بیگانہ کی نرہی راجا بسبب لذت پریم کے کہ کبھی
وہ مذاق اور لطف پہلے نصیب نہین ہوا تھا خوش نصیبی اپنی سمجھکر ہمیشہ اور ہر وقت رانی ممدوحہ کی ست سنگ مین
رہنے لگا اور انجام رانی کے پریم کا یہ ہوا کہ تمام شہر اور ملک راجہ کا بھگوت بھگت ہوگیا وہ مفصل حال راجہ ممدوح کی
کتھا مین تحریر ہوا اکتھا ۲ सुतीक्षण ستیچھن رکھیشر چیلہ اگست جی رام اوپاسک ازبس پریمی ہوئے جب
سری رگھنندن سوامی دنڈک بن کو تشریف لے گئے اور قریب آسرم ستیچھن موصوف کے پہونچے تو ستیچھن جی
خبر تشریف آوری اپنے سوامی کی سنکر واسطے استقبال کے روانہ ہوئے لیکن پرم آنند بھگوت کے آنیکا اور
شوق درشنون کا اسقدر رہا کہ سب خبر اپنے اور بیگانہ کی بھول گئے سوامی اوس روپ انوپ تصوریہ کے
چشم ظاہر اور باطن کو کچھہ نظر نہین آتا تھا اور نہ یہ کچھہ ہوش تھے کہ مین کون ہون اور کہان ہون اور کسطرف کو
جاتا ہون جب کبھی ہوش مین آتے تھے تو یہ خیال ہوتا تھا کہ آج کونسی ساعت سعید اور کیا روز مبارک ہے
کہ درشن اوس سوامی کے کہ جو شیو اور برھما کو بھی نصیب نہین کرونگا اور کبھی اس بات پر خوش ہوتے تھے
کہ میری برابر اور کون خوش نصیب ہے کہ جسکو درشن پورن برہم سچدانند گھن کے ہونگے غرض ایسے خیالات
اور خوشی مین ایک قدم بھی نہ چلا گیا اور خود رفتہ ہوکر راہ مین بیٹھہ گئے اسقدر اوس تصوریہ روپ مین
مگن ہوئے کہ جب رگھنندن سوامی مع جانکی مہارانی اور لچھمن جی کے تشریف لائے تو کچھہ خبر نہوئی اور جو
آواز دی تو کچھہ نہ سنا تب رگھنندن سوامی نے وہ اپنا روپ تصوریہ انتردھیان کر لیا اور چتربھج روپ اونکے
دل مین ظاہر کیا جب رکھیشر نے وہ منوہر روپ اپنے مطلوب کا نہ دیکھا تو بسبب اضطراب اور بیقراری کے آنکھین کھول کر
اور اپنے مطلوب مرغوب کو روبرو موجود دیکھکر اور نہایت پریم سے ازخود رفتہ ہوکر قدم پکڑ لیے اور [illegible] سوامی نے
بزبردستی اوٹھاکر اپنی چھاتی سے لگایا اور آسرم مین جاکر قیام کیا رکھیشر نے حسب قاعدہ پوجا وغیرہ کرکے بھگوت استتی
شروع کی لیکن کیا ذکر تھا کہ بسبب غلبہ پریم کے ایک حرف بھی زبان سے ادا ہوسکے کبھی تو جل کا پرواہ آنکھون سے

جاری ہو جاتا تھا اور کبھی گلے تھم رک جاتا تھا جب بھگوت نے یہ پریم لاانتہا دیکھا تو فرمایا کہ جو خواہش ہو وہ بر مانگو
کہ سب تمنا تمہاری پورن ہونگی رکھیشر نے عرض کیا کہ کس چیز کی درخواست کرون کہ مجھکو نیک و بد کی خبر نہین جو آپکو
بہتر معلوم ہو وہ عنایت کرو اور اگر میری ہی عرض پر حصر ہے تو یہ درخواست ہے کہ آپکا روپ انوپ مع جانکی مہارانی
اور لچھمن جی مہاراج کے میرے دل مین ہمیشہ بلاتنزل بسا رہے چنانچہ بھگوت نے یہی بردان دیا جب رگھنندن سوامی
روانہ آیندہ ہونے لگے تو رکھیشر موصوف کو تاب مہاجرت کی نہ ہوئی اور بہانہ درشن اگست جی گرو اپنے کو ہمراہ
روانہ ہوئے اور اوسی پریم آنند کے سمدر مین مگن ہو گئے تھا ۳ सावरी شوری بھیلنی کی مہما کس زبان سے
بیان ہو سکے کہ بڑے بڑے رکھیشر جسکی بھگتی کے معتقد ہوئے ابتدا مین جب شوری موصوفہ کو بھگوت بھگتی دل مین
پیدا ہوئی تو سادھو سیوا اختیار کری یعنی ڈنڈک بن مین پنپا سر کے قریب متنگ وغیرہ رکھیشرون کے آسرم مین
मतंग पीतांबर दण्डक
رات کے وقت خفیہ لکڑیون کی بھار ڈال جایا کرتی اور رات سے اوسکر راہ آمدرفت کہ جس راستہ کو رکھیشر واسطے
اشنان کو جایا کرتے درست اور صاف کر دیتی متنگ رکھیشر اپنے دل مین کہا کرتے کہ ایسا کون نیکبخت ہے کہ بقدر
خدمت کرتا ہے اور تپ اوسی کا حصہ دار ہوتا ہے رات کو دس بیس رکھیشر خفیہ واسطے تلاش کے بیٹھ گئے
اور جب شوری آئی تو پکڑ کر متنگ رکھیشر کے روبرو لے گئے شوری خوف سے رکھیشر کے کانپنے لگی اور جب
روبرو گئی تو نشستہ گریہ و زاری اور خوف سے کچھ عرض نہ کر سکی دیگر رکھیشرون کو تو یہ خیال ہوا کہ یہ شوری
نیچ قوم ہے اوسکی لائی ہوئی لکڑی جو ہم کام مین لائے نہ معلوم کس عقوبت مین گرفتار ہونگے اور متنگ رکھیشر
کہ بھگتی بھاو سے واقف تھے اپنے دل مین کہنے لگے کہ یہ شوری ایسی پریم پاتر اور شدھ ہے کہ جسکی اوپر کروڑون
برہمنون کے دھرم کرم تصدق کرنے واجب ہین متنگ رکھیشر اوسکو اپنے آسرم مین لے آئے اور بھگوت نام کا
اوپدیس کیا جب رکھیشر موصوف پرم دھام کو جانے لگے تو شوری کو ہدایت فرمائی کہ سری رگھنندن سوامی
پورن برہم یہان تشریف لاوینگے اور تجکو اونکے درشن ہونگے تو اسی آسرم مین رہا کر اگرچہ شوری کو
مہاجرت گرو سے کمال غم ہوا لیکن سری رگھنندن سوامی کے درشنون کی توقع سے خوشنود ہو کر بن
اور وہیان مین رہنے لگی جس گھاٹ پر رکھیشر واسطے اشنان کے جایا کرتے تھے شوری راہ صاف
کیا کرتی تھی ایک بار وہ وقت معینہ مین دیر ہو گئی اور رکھیشر شوری کو دیکھکر ناراض ہوئے اور اوسی حالت ناراضی
مین ایک رکھیشر کا پاؤن جو شوری سے اسپرس ہو گیا تھا تو زیادہ تر موجب ناراضی اور غصہ رکھیشران کا ہوا
اور شوری کو کلمات سخت و سست کہکر پھر واسطے اشنان کے گئے تالاب مین بجائے جل کے خون دیکھا اور بڑی

بڑے کرم پائے اس بات کو اپنی خوش عقلی سے یہ سمجھے کہ شوری کی ناپاکی کے سبب سے پانی تالاب کا خراب ہو گیا ہے
اور واپس آئے شوری بخوف رکھیشران اپنے مکان پر چلی آئی اور خیال کیا کہ سری رگھنندن سوامی کیواسطے تلاش پھلوں کی
کرنی چاہیے اسواسطے بن بین واسطے تلاش ثمر درختان کے جانا شروع کیا اچھے اچھے بیر یعنی کنار صحرائی توڑکر اول خود
چکھا کرتی کہ آیا شیرین ہیں یا ترش شیرین ہوتے تو رکھ لیا کرتی اور ترش کو ڈالدیتی اور پھر بر سر راہ جاکر جسطرف سے
سری رگھنندن سوامی تشریف لاوینگے اوسیطرف کو دیکھا کرتی اور اپنے دل اور آنکھوں کو فرش راہ بنایا کرتی
جب اپنی بدصورتی اور کم قومی کا خیال ہوتا تو کسی جگہ جاکر پوشیدہ ہو جاتی اور جب اپنے گورو کے قول اور بھگتوں
کی کرپالتا پہچت یاد آتا پرنگا. وہ ہوتی تو بارادہ استقبال تیز رو ہوا کرتی غرض بھگوت کے پریم اور تصور ہیں بسرات
گذرتا اسیطرح جب عرصہ گذرا تو ادھر اودھارن اور بھگت بتسل مہاراج تشریف لائے اور لوگوں سے بکمال شوق
استفسار کیا کہ شوری پریم بھگت کا مکان کہاں ہے جب مکان کے نزدیک آئے تو شوری نے ساشٹانگ ڈنڈوت
کری رگھنندن سوامی نے لپک کر زمین سے اوٹھا لیا اور سب رنج والم مہاجرت کے دور کیے شوری کی یہ حالت ہوئی
کہ جیکو دیکھا چشتا کہ تحصند رسان کی ہوگئی اور محو دیدار ہوکر نیر پریم مانند کا چل آنکھوں سے ایسا جاری کیا کہ جسکا وار پار نہ تھا
پھر رگھنندن سوامی کو اپنے آسرم میں لیگئی اور بیر جو جنگل سے لایا کرتی تھی واسطے کھانے کے پیش کیے بھگت بھاون
مہاراج تو اون بیروں کو کھانے لگے اور برہما و شیو وغیرہ اوس بھگت بتسلتا و کرپالتا کے پریم میں مگن ہوکر
شوری کے بھاگ کی بڑائی بیان کرنے لگے بھگوت ایک بیر اوٹھاوین اور لگھمن جی ڈالکر تعریف اوسکی شیرینی کی
کریں کہ ایسا پھل شیرین ہمنے کبھی نہیں کھایا پھر دوسرا اوٹھاوین اور اوسی تعریف و توصیف سے اوسکو تناول
فرماوین غرض جب تناول طعام سے فراغت ہوئی تو سب کھیشر بدریافت خبر تشریف آوری خود بدولت بمکان
شوری متعجب ہوکر واسطے درشن سری رگھنندن سوامی کے آئے سب غرور قوم اور اپنے دھرم کرم کا رخصت کیا اور بھگت
درشنوں سے کرتارتھ ہوکر پریم آنند کو فائز ہوئے بعد گفتگو برسبیل تذکرہ حال خرابی تالاب کا بیان کیا اور بھگوت سے
مستفسر واسطے پاک اور صاف ہونے اوس تالاب کے ہوئے بھگوت نے فرمایا کہ شوری کے قدم پریم پوتر جب اوس تالاب
میں پڑینگے اوسوقت پاک اور صاف ہو جائیگا رکھیشر شوری کی منت سماجت کرکے تالاب پر لیگئے اور بمجرد پڑنے قدم
اوس پریم بھگت کے تالاب مثل دل بھگوت بھگتوں کے پاک اور صاف ہوگیا بعد ازاں رگھنندن سوامی نے رخصت
روانگی آئندہ کی شوری سے چاہی اور فرمایا کہ جو اوپدیش بھگتی کا ہمنے کیا ہے اوسیطرح بہ آئندہ عمل کرتی رہنا شوری بدین
کہ چشمہائے ظاہر و باطن میں وہ روپ منوہر اور پریم انوپ سماگیا تھا مہاجرت گوارا نہ کرسکی اور بلفور رخصت کی اپنی پران

تصدق کرکے پرم دھام کو گئی بھگوت نے واہ کرم اونکا خود فرمایا اور اس چرتر سے خواہندگان رہائی آوا گون کو
ہدایت واسطے بھگتی کے عطا فرمائی فی الحقیقت پریم کا درجہ انتہا یہ ہی کہ ازبس خوشی وصل محبوب یا ازبس غم مہاجرت مین
فوراً جان عاشق کی جاتی ہی کتھا ۴ **विदुर और उनकी स्त्री** بدرجی اور اونکی دھرم پتنی پرم بھگت ہوئی
بدرجی دھرم اوتار تھے بسبب شاپ مانڈو رکھیشر کے نزدیک پائی کتھا اونکی مفصل مہابھارت مین مندرج ہی جسقدر
محبت بھگوت مین بدرجی کو تھی اوس سے زیادہ اونکی دھرم پتنی کو تھی جب بھگوت سری کرشن مہاراج واسطے رفع نزاع
بھگر کوروان وپانڈوان کے ہستناپور مین پہونچے تو دُرجودھن نے بسبب غرور رعونت اور مال کے صلح قبول نہ کی لیکن واسطے
ضیافت کے گذارش کیا بھگوت نے فرمایا کہ کھانا تین حالت مین ہوتا ہے ایکے بحالت مفلسی دوم بسبب
شوق محبت و خوشی سوم ہر بھگت یا گورو چیلہ تمہارا گھر جاوین سو یہان ان باتون مین سے کوئی بات نہین یہ فرماکے
مکانہ بدرجی تشریف لے گئے اوسوقت بدرجی گھر پر موجود نہ تھے اور اونکی استری اشنان کرتی تھی اوس نے
جو آنا بھگوت بتس مہاراج کا سنا تو کمال خوشی سے تن مین نہ سمائی اور اسقدر پریم اور آنند مین مگن ہوگئی کہ دوڑی ہوا اوسی
حالت برہنگی مین اوٹھ دوڑی سنپورت مہاراج نے یہ حالت اوسکی پریم کی دیکھکر پیتامبر خاص اوڑھا دیا شاید
بھگوت کیواسطے یہ خیال ہوگا کہ یہ میری عزیز بیٹا کر بھولگئی ہو صرف پیتامبر نہین ہے اسی واسطے پیتامبر ہی
اوڑھا دیا واسطے یہ بات ہو کہ جب راجہ کسی اپنے خدمتگار عزیز پر خوش ہوتا ہی تو اپنا خلعت خاص عنایت کرتا ہی
سو بھگوت راج جس سے اوسکے پریم سے خوش ہوکر پیتامبر بطور خلعت کے عنایت فرمایا ہو یا ایسا دیکھین ہیا یا ہو کہ جب
کوئی راجا کی خدمت مین جاتا ہے تو کچھ نذر اور بھینٹ دیا کرتا ہی سو بھگوت نے بدرپتنی کو اپنے پریمیون مین مثل راجہ کے
تصور کرکے پیتامبر بھینٹ کیا بعد ازان بھگوت کو اپنے گھر مین لے آئی اور پریم پریت سے سنگھاسن پر بٹھلایا
کپڑا پہنے جو مہاراج نے جو اوسکو نہایت پریم اور آنند مین محو دیکھا تو واسطے رجوع کرنے طبیعت کے بیان اپنے
بھوکھ کی ارشاد فرمایا کہ کچھ کھانا نیا ہو تو لا دو جبٹ کیلے کے پھل لے آئی پاس بیٹھکر کھلانے لگی چونکہ پرم آنند مین
بیہوش تھی مغز تو زمین پر ڈالدیا اور پوست واسطے کھانیکے جوالہ کیا سیبھو مہاراج کہ صرف پریم کے بھوکے ہین
چھلکا بڑے پیار سے کھانے لگے اوس حالت مین بدرجی آگئے اور بھگوت کے چرن کملونکو ڈنڈوت کرکے استری کو
ملامت تشنیع کرنے لگے کہ اے بیوقوف بیپاگری کی چھلکا کھلاتی ہے اور خود بھگوت کی پاس بیٹھکر بڑی بھگت اور بھاو سے
گمری نکال نکالکر کھلانے لگے بھگت مین چھک مہاراج نے فرمایا کہ بدرجی یہ مغز کیلون کا بڑا لذیذ اور مزہ دار ہے لیکن
اون چھلکون کی حلاوت کو نہین پہونچتا اس فرمانے سے بھگوت اپنے بھگتون کو ہدایت فرماتی ہین کہ جسقدر جسکو

میری چرنون مین پریت اور بھگتی ہے اوسیقدر رکھانا وغیرہ جو کچھہ میرے بھینٹ اور ارپن کرتے ہین مجکو مقبول ہوتا ہی
دوسری یہ بات ثابت کرتے ہین کہ میرے دربار مین چترائی وغیرہ کو کچھہ دخل نہین صرف پریم اور محبت پر نگاہ ہے
اور ایک مطلب یہ بھی حاصل ہوگیا کہ جو بدرجی اور اوسکی استری کو بسبب کھلانے چھلکون کے شرمندگی اور رنج
ہوا تھا وہ سب رفع ہوگیا اور دونون پرم پریت سی بھگوت کی سیوا اور خدمت مین حاضر رہے کتھا ۵

प्रपन्नाम्नत

भक्तदास راجہ بھگت داس ملقب بہ کل شیکھر بھگوت پریمی ہوئے کتھا اونکی پریم اور بھگتی کی پرپن امرت مین
مفصل لکھی ہے یہان بقدر نوشتۂ اصل بھگت مال کے تحریر ہوتی ہی یہ راجا سری رگھنندن سوامی کے اوپاشک تھے
ہمیشہ چرتر اور کتھا سری رگھنندن سوامی کی سنا کرتے اور بکمال پریم اور محبت سے لیلا اور اوتسا بھگوت کی نت نئی
بھاو سے کیا کرتے براہمن کتھا سنانے والا حال پریم راجہ سے بخوبی واقف تھا جب رامائن مین کتھا سیتا ہرن کی
آیا کرتی اوسکو چھوڑ دیا کرتا ایک دفعہ بیمار ہوگیا اور اوسکا بیٹا واسطے کتھا سنانے کے آیا وہی کتھا سنائی کہ
راون آیا اور جانکی مہارانی کو چرا کے لے گیا راجہ بغور استماع اس لفظ کے کہ راون جانکی مہارانی کو لیگیا
تلوار علم کرکے مار مار کرتا ہوا دوڑا اور گھوڑے پر سوار ہو کر تیز و تند طرف لنکا کے روانہ ہوا بدین ارادہ کہ
اسیوقت راون کا قتل کرکے اپنی ماتا کے درشن کرونگا اور راون مہاپاپی کا یہ مقدور کہ بحالت میری زندگی کے
سری جانکی مہارانی میری ماتا کو لیجاوی جب راہ مین سمندر حایل دیکھا تو گھوڑا سمندر مین ڈالدیا اور کچھہ خوف نہ کیا
بھگت بھاون اور بھگت من رچھک مہاراج مع جانکی مہارانی اور لچھمن جی کے ظاہر ہوئے اور فرمایا کہ کل شیکھر کہان
جاتے ہو راون کو تو مین نے قتل کیا اور مع جنک نندنی اجودھیا جی کو جاتا ہون راجہ ستے ہی پاؤن پر پڑا اور جگل سروپ
انوپ کو درشن کرکے از سر نو جان تازہ پائی اور اپنی رجدھانی مین آکر پریم بھگتی مین مشغول اور محو رہا کتھا ۶

विट्ठलदास بٹھل داس جی ماتھر چوبہ بے غرور اور دیگران کو تعظیم اور بزرگی کے دینے والے سب سے
صاف صابر پراوپکاری ہوئے کسی کے عیب پر نگاہ نہ تھی جو ہنر جس شخص مین ہوتا تھا اوسکا بیان کرتے تھے
لالا اور تاک اور بھگوت بھگتون کی مہما اور محبت مثل بھگوت کے ذہن مین سمائی ہوئی تھی اور ہر گوبند ہر گوبند لفظ
ہر وقت زبان پر رہتا تھا اونکا والد اور چچا بھائی حقیقی پروہت رانا کے تھے باہم کر لڑکر بہ ایام خورد سالی بٹھل داس جی
کے دونون مارے گئے جب بٹھل داس جی بالغ ہوئے تو بھگوت بھگتی اختیار کی اور رانا کے پاس آنا جانا ترک کیا
ایک روز رانا نے لوگون سے پوچھا کہ ہمارے پروہت کا لڑکا نہین آتا وہ کہان ہے جلد لاؤ بٹھل داس جی نہ گئے
جب دوبارہ یاد کیا تو مخبران نے عرض کیا کہ مہاراج وہ تو دن رات راگ رنگ اور بیراگیون کی صحبت مین رہتا ہی

اور اپنے آپ کو بھگت شمار کرتا ہے رانا نے بٹھلداس جی کو کہلا بھیجا کہ آج جاگرن ہمارے مکان پر کرنا بٹھلداس جی
مع سماج ہر بھگتون کے تشریف لے گئے رانا نے سبکی تعظیم وغیرہ کر کے واسطے سماج جاگرن کے سہ منزلہ
مکان پر فرش کرایا جسوقت بھگوت چرترون کا کیرتن اور بھجن شروع ہوا بٹھلداس جی کی حالت اون چرترونکے
لطف اور مذاق مین محو اور بیہوشی کی ہو گئی اور خویش بیگانہ کو بھولکر خود کیرتن کرنے لگے اور بحالت نرت اورگان کے
کہ کچھہ خبر اپنی اور اوس مکان کی نہ تھی سہ منزلہ مکان سے نیچے گرے راجا وہ حالت پریم کی دیکھکر کمال مغموم ومتردد ہوا
اور دشٹ لوگون کو زجر و توبیخ و لعنت ملامت سے پیش آیا سادھو لوگ بٹھلداس جی کو اوٹھا کر گھر پر لائے
اور رانا نے نقدی اور جنس بھیجی بٹھلداس جی کو تین روز بعد اوس حالت باطن سے ظاہر کی خبر ہوئی اور اونکی
والدہ نے سب حال اغوائے مخالفین اور واسطے امتحان کے مقرر ہونا محفل جاگرن کا سہ منزلہ پر بیان کیا بٹھلداس جی
بوقت شب اپنے مسکن سے روانہ ہوئے اور موضع چھٹی کرا مین کہ جہان جیو وھا جی نے رسم چھٹی سری نندنندن مہاراج
کی کری ہے آکر سری گرد گوبند کی سیوا پوجا مین مصروف ہوئے رانا کے ملازم جا بجا تلاش کر آئے اور جواب
دیا کہ کہین نہین ملتا لیکن والدہ اور استری نے بعد تلاش اونکو پایا واسطے واپس چلنے کے ہر چند تدبیرات کی
اور خوشامد کر کے سمجھایا لیکن چونکہ دل بٹھلداس جی کا گرویدہ سیوا اور سروپ سری گرد گوبند مہاراج کی ہو گیا تھا
سو واسطے کوئی تدبیر سود مند نہ ہوئی لاچار استری اور والدہ نے اوسی گاؤن مین رہنا شروع کیا کچھہ دن گذر رہے تھے
کہ بیماری سخت عاید ہوئی بھگوت نے خواب مین فرمایا کہ تم متھرا جی مین قیام کرو بٹھلداس جی کو مہاجرت گرد گوبند
مہاراج کی گوارا نہ ہوئی جب بھگوت نے تین روز تک برابر ارشاد فرمایا لاچار متھرا مین آئے اور اپنے متھوون کو
دیکھا کہ بھگوت بھگتی کے خلاف مین اسواسطے ایک درود گر سادھو سیوی کے گھر مقیم ہوئے اونکی استری پرم سنتی
حاملہ تھی اوسکو خرچ اخراجات کا خیال ہوا بھگوت نے مٹی کھودتے ہوئے ایک اپنی مورتی مع مال کثیر کے ظاہر
کر دی بٹھلداس جی وہ مورتی اور زر نقد درود گر کو دینے لگے لیکن اوس نے دست بستہ قدم پکڑ کر عرض کیا کہ آپ ہی
بھگوت کی سیوا کرین اور یہ روپیہ بھی خرچ مین لگائین بٹھلداس جی نے اس محبت اور پریم کے ساتھ سیوا شروع
کی سوائے سیوا پوجا کے اور کسی کام سے تعلق نہ رکھا اور چندروز مین شہرت اونکی بھگتی اور بھاو کی اسقدر ہوئی کہ
ہر وہم کثیر چیلہ ہو گئے سماج بھگوت اوتسا اور کیرتن کا ایسا رہنے لگا کہ گویا بھگوت پارشد ونکا سماج ہے اتفاقاً
ایک ٹھٹی آگئی اور روشنے بھگوت کے روبرو نرت اور کیرتن کیا بٹھلداس جی بھگوت پریم مین ایسے محو اور از خود رفتہ ہو گئے
کہ جو اسباب اور زیور تھا سب اوسکو بخشدیا اور جب وہ بھی کم جانا تو رنگی راے اپنے صاحبزادہ کو بھگوت تصدق کر کے حوالہ کیا

رنگی رای موصوف کی چیلی برانا کی لڑکی تھی اوسنے نٹنی مذکور سے کہلا بھیجا کہ جو زر و زیور مطلوب ہو وہ مجھسے لے
اور رنگی راے میرے گورو کو میرے حوالہ کر نٹنی نے جواب دیا کہ دولت کی کچھہ پرواہ نہین لیکن رچھہ کرتن مین دشمن
ویسکتی ہون دختر رانا نے بٹھلداس جی کی خدمت مین عرض معروض کرکے پھر سماج کرایا اور جو صاحب ہنر اور بھگت جمع
ہوئے تھے اونکی نذر بھینٹ زر کثیر کیا اور خود بھگوت کے سامنے نرت کرنے لگی کہ وہ نٹنی بھی متعجب ہوگئی اور رنگی راے
جی کا سنگار کرکے اور ڈولہ مین بٹھاکر بھگوت کے روبرو لائی . رنگی راے جی نے حسب کہنے اوس نٹنی کے نرت
شروع کیا کہ سب سماج بھگوت پریم مین بیہوش ہوگیا اور نٹنی نے سب دولت و مال مع رنگی راے جی کے
بھگوت بھینٹ کیا رنگی راے جی نے بٹھلداس جی سے کہا کہ آپ مجکو بھگوت نوچھاور کرچکے ہین مناسب نہین کہ پھیر لیوین
اسواسطے رنگی راے جی کو بٹھلداس جی نے تو نہ لیا لیکن دختر رانا نے لے لیا رنگی راے جی نے سمجھا کہ اگرچہ ظاہری
جسم تو بھگوت نوچھاور ہوچکا لیکن پران ابتک نوچھاور نہین ہوئے اسواسطے قالب خالی چھوڑکر بھگوت کے پریم دھام کو
پراپت ہوئے یہ چرتر پوتر بھگوت کے رشک و پیمیو نکا بھگوت بھگتی کا دینیوالا ہی لایق غور کے ہے کتھا

कृष्णदास کرشنداس جی پرم بھگت بھگوت کے ہوئے کہ سری نندنندن مہاراج نے اپنی خاص
چرن کملون کا نوپر اونکو عنایت فرمایا بھگوت کیرتن کے قاعدونسے خوب واقف تھے سُر اور تال اور گرام اور مورچھنا
وغیرہ جو کچھہ سنگیت رتناکر مین مندرج ہین اونکو ایسا جانتا کہ اوس زمانہ مین اونکے ثانی کوئی نہ تھا اور کمال
اوسکا یہانتک ہوا کہ رادھکا بلبھہ مہاراج کو بھی اپنے پریم اور گن سے راضی اور خوشنود کرلیا قوم کے زرگر تھے
اور کھڑک سین اونکے والد کا نام تھا ایکروز سری رادھا کرشن مہاراج کی سیوا پوجا کرکے نرت اور کیرتن بھگوت کے
روبرو کرنے لگے اور بھگوت کے روپ اور چرتر کے تصور اور پریم مین ایسے مگن اور محو ہوئے کہ کچھہ ہوش نہ رہا
اوسی حالت مین ایک پاون کا گھونگھرو کھلکر گر پڑا اور تال بھنگ ہونے لگا سری رنگ بہاری پریم رچھوار اوس
تال بھنگ کو باعث خلل سمجھکر اوٹھے اور اپنے چرن کمل کا نوپر ہاتھہ مبارک سے کرشنداس جی کے چرن
مین پہنا دیا کرشنداس جی کو بعد نرت اور کیرتن جب یہ حال معلوم ہوا تو بھگوت کرپا اور اپنی خوش نصیبی کے آنند مین
پھر مگن ہوگئے اور اسقدر بھگوت بھجن مین مصروفیت کی کہ دن رات اوسی حالت پریم مین محو رہنے لگے سادھو سیوی
ایسے تھے کہ ہر بھگتون کو بھی بھگوت سے کم نہ جانتا اگر کسی کو یہ اعتراض ہو کہ بھگوت نے اپنا گھونگھرو کیون پہنایا
وہی گھونگھرو کیون نہ درست کردیا سو واضح ہو کہ اگر وہ گھونگھرو درست کرکے پہناتے تو وہ یہ ہوتی اسواسطے اپنا
گھونگھرو پہنا دیا اور بھگت کے لیے اپنی رچھوارتا اور شوق قلبی ثابت کردی علاوہ ازان یہ بھی ظاہر ہوتا ہی کہ بھگوت نے

پر بھگت گنکو نکہر و انعام فرمایا گیتھا ۸ **कात्यायनी** کاتیاینی جی کے پریم اور بھگتی کی کتھا کس سی کہی جاوی
کہ جیسقدر برج گوپکاون کو پریم اور عشق سری برجھبوکن مہاراج مین تھا اوسیقدر کاتیاینی جی کو ہوا بات کہتی کہتی
بھگوت کے روپ اور تصور مین محو ہو جایا کرتی تھی اور کچھہ خبر یا ہوش نہین رہا کرتے تھے جگت کی جھگڑے
قصہ جیسقدر نظر آتے ہین اون سے علحدہ تھے اور بھگوت کے پریم اور محبت کی مجسم سب بھگوت بھگتون کا اتفاق
اس بات پر ہے کہ بھگوت کا عشق کاتیاینی جی پر ختم ہوا یہ حال تھا کہ راہ چلنے مین بھگوت چرترونکے
کتھن مین ہو جاتی تھی اور کبھی گاتی تھی کبھی روتی تھی کبھی ہنستی تھی ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بھگوت چرترون کے
کیرتن مین محو اور مگن تھی بسبب تیز و تند چلنے ہوا کے درختون سے آواز آنے لگی کاتیاینی جی یہ سمجھی کہ یہ لوگ
کوئی تال مردنگ بجانیوالے ہین بھگوت کے روبرو جو مین گاتی ہون تو یہ تال بجاتے ہین اسواسطے کچھہ
انعام اونکو دینا چاہیے چنانچہ سب پارچہ اپنے اونکو بخشدیے اور بریہ پر تیم کی پریم مین محو اور مستغرق ہوگئی گیتھا ۹

माधवदास مادھوداس جی ساکن گڈہا گدہہ ایسے پریمی بھگوت کے بھگت ہوئے کہ جب بھگوت
چرترون کا گان یا کیرتن سنتے یا خود کیرتن کرتے تو محو تصور روپ مادھری بھگوت کے ہوکر لوٹنے لگتے اور
ہوش و حواس باقی نرہتے اور علے ہذا القیاس سپر و بنیرگان وغیرہ کا پریم تھا بھگوت بھگتون سی نہایت
پریم اور اعتقاد رکھتے تھے اور بجان و دل اونکی خدمت کیا کرتے تھے والی شہر بھگوت سے بیگمہ تھا
بعضے لوگون نے اوسکو ترغیب کیا کہ مادھوداس واسطے اپنے نشو و نما کے اظہار بھگوت پریم کے ناحق
زمین پر لوٹا کرتا ہے راجہ سادہ لوح نے واسطے امتحان کے سماج اپنے مکان پر ٹھہرایا اور سہ منزلہ
محفل سماج کی تجویز ہوئی وقت سماج کے مادھوداس جی نے نوپر باندھکر ایسا کیرتن کیا کہ بیحواس ہوکر لوٹنے لگے
اور بحالت بیخودی چھت مکان سے ایک کڑاہ روغن زرد گرم مین کہ واسطے اوتساہ کے پکوان تیار
ہوتا تھا گرے بھگوت نے اپنے بھگت کی ایسی رچھا کری کہ کچھہ گزند کسی عضو کو نہ پہونچا اس چرتر سے راجا
کی آنکھہ دل کی کھل گئی کمال خائف اور نادم ہوکر بھگوت بھگتی اور بھگتون کا معتقد ہوا اور بھگت ہوگیا گیتھا ۱۰

नारायणदास نارائن داس جی نٹ یعنی نٹوہ (رقاص ۱۲) بھگوت پریم کے مجسم ہوئے اگرچہ دنیا مین
ہزارہا رقاص گذرے اور ہین لیکن جو بھگوت پریم کو اونھون نے نباہا اور کس سے ہو سکتا ہے حروف بشن پد
کے مطلب سے بھگوت مین محو ہوکر بھگوت کے نت بہار مین جا ملے اونکا یہ نیم اور عہد تھا کہ سوای بھگوت کو
اور کسی کے سامنے نرت اور کیرتن نہین کرتے تھے تیرتھ اور بھگوت مندرون کی جاترا کرتے ہوئے ہنڈیا سے

ہین کہ الہ آباد سے چھہ کوس ہنے پہوپنچے اور اونکے نرت اور کیرتن کی دھوم شہر مین ہوئی حاکم وہان کا
مسلمان تھا اوسنے لوگون کو واسطے طلب کے بھیجا ناراین داس جی سنے بھگوت سنگھاسن کا لیجانا دربار
مسلمانون کے مناسب نہ سمجھا اور نہ کچھ اخلاق گوارا ہوئی ناچار ایک تجویز اپنے دل مین کرکے تشریف لے گئے
اور اونچے سنگھاسن پر تلسی کی مالا کہ حسب قول شاستر کے بھگوت اور تلسی مین کچھہ فرق نہین ہے جان کر کے نرت اور کیرتن
کرنے لگے لیکن اوس حاکم مسلمان کی طرف کہ علیحدہ بیٹھا تھا بھولکر بھی نہ دیکھا جب یہ بشن پد میران بائی جی کا
مطلع سانچو پریت ہی کو نا توڑے کی جانے رادھکا ناگری کی مدموہن رنگ راتو یہ کیرتن کیا تو اوسکے مطلب
اور معنی کو سمجھکر پریا پریتم کے تصور مین محو ہوگئے اور اوسی حالت محویت مین موافق مضمون بشن پد مذکور دو گھڑی
وہ سماج جشمہائے ظاہر و باطن مین سمایا کہ برجبھوشن مہاراج اور برکھبھان نندنی ہمدگر کی محبت اور عشق مین
مسرور ہوکر کھیل اور بہار اور نرت اور کیرتن مین مصروف ہین اور بحالت نرت ترچھا دیکھنا اور ترجھنگی روپ
برجکشور مہاراج نے اور پریم سوبھا و شرنگار برج ناگری جی سنے ایسے جلوہ کا ظہور پکڑا کہ نارایندا س جی کو
نہایت شوق سے کچھہ تصدق اور نوچھاور کرنا واجب اور ضرور ہوا اوسوقت اپنی جان سے بہتر اور کوئی چیز
نزدیک نہ پائی اور فی الفور جگل سروپ کے نوچھاور کرکے نت بہار اور پریم آنند مین شامل ہوگئے کتھا ۱۱
ایک براہمن پرسوتم پوری مین ایسے پریمی بھگت ہوئے کہ محو بھگوت روپ کے ہوکر
تن می ہوجاتے تھے ایک دفعہ نرسنگھ جی کی لیلا پرم پوتر بروز نرسنگھہ چتردشی لوگون نے بہت دھوم دھام سے تیار کی
اور براہمن موصوف کو بھگوت بھگت اور پریمی جانکر نرسنگھہ جی کا روپ بنایا جب اوس چرتر کا کیرتن ہونے لگا
نرسنگھہ جی نے ہرنکشپ کا اپنے ناخنون سے شکم چیر کر مار ڈالا تو براہمن ممدوح کو انوکرن کا خیال نہ رہا اور جو نرسنگھہ جی کو
کرنا چاہیے تھا وہی کیا یعنی جو شخص ہرنکشپ کا روپ بنا تھا اوسکا شکم اپنے ناخنون سے چیر کر مار ڈالا اور پرہلاد کو
راج دیا لوگون نے اوسکا قتل بسبب عداوت کے سمجھا اور بھگوت بھگتون نے یہ کہا کہ عداوت نہین بلکہ نرسنگھہ جی کا
انس براہمن مین آگیا تھا آخر بعد رد و قدح یہ تجویز ہوئی کہ بروقت رام لیلا کے براہمن کو دسرتھہ مہاراج کا
انوکرن بنانا چاہیے اوسوقت حال پریم یا عداوت کا معلوم ہوجائیگا چنانچہ رام لیلا مین ایسا ہی کیا کہ جسوقت وہ
چرتر آیا کہ رگھنندن سوامی مع جنک نندنی اور لچھمن مہاراج کے بن کو تشریف لیگئے اور سومنت وزیر لوٹ آکر راجہ دسرتھ کو
پیغام رگھنندن سوامی کا سنایا اور راجہ نے سنتے ہی پیغام کے پران تیاگ کیے تو براہمن موصوف نے کہ
حقیقت مین دسرتھہ ہی ہوگیا تھا سنتے ہی پیغام رگھنندن سوامی کا زبانی سومنت کے اوسیوقت پران اپنے

بھگوت کے پوچھا و دیکھے اور ہر تہہ مہاراج سے بڑھکر درجہ پایا حقیقت مین پریم کوہی پتاپ ہے کہ لطف ۱۲

मुरारदास مراردواس جی پریمی بھاگت سری رگھنندن سوامی کے بلونڈا شہر مین جو بیلاک باڑوار
مشہور ہے ہوی بھگوت کے اوتساہ اور ہر بھگتون کی سیوا اور بھنڈارہ کرنے مین یکتا و بیمثال تھے کیرتن کرنے کے
وقت سری رگھنندن سوامی کے چرنون مین لولین ہو کر انتہا درجہ پریم کا ہر بھگتون کو ہدایت فرمایا ایک چمار بھگوت ہوا
وہ جا کمال اعتقاد سے کر کے با آواز بلند کہا کرتا تھا کہ جو بھگوت چرن آمرت کا ادھکاری ہو سو لیجاوے
مرارداس جی نے وہ آواز بلند بسر راہ سُنی اوسکی گھر گئے وہ شخص خوف سے کانپا و ٹھا مرارداس جی نے
اوسکی تسلی و تشفی کری اور فرمایا کہ خوف کسواسطے کرتا ہے صرف واسطے چرن امرت کے آیا ہون چمار نے عرض کیا کہ
مہاراج مین تو ہم کا چمار ہون آپ کو کب دیسکتا ہون مرارداس جی نے جواب دیا کہ تو جیسے بھی بہتر ہے اور اگر
تجکو کچھ خوف ہے تو ہم کسی سے نہ کہین گے یہ کہکر پریم سے بیکل ہو گئے اور پانی آنکھون سے جاری ہوا چمار نے
پوچھا کہ مہاراج تم کسواسطے روتے ہو مرارداس جی نے جواب دیا کہ ہماری آنکھین دیکھتی ہین پھر چمار نے کمال
منت اور الحاح سے گذارش کیا کہ مہاراج آپ کو چرن آمرت مجھہ نیچ سے لینا نہ چاہیئے مرارداس جی نے نہ مانا
اور ہستید اوسکے چرن آمرت لیا بھگوت بھگتی مقدم سمجھی اور ذات کرم وغیرہ پر خاک ڈالی واضح ہو کہ
مرارداس جی اس چرتر سے ہر قسم کے لوگون کو علی قدر مراتب ہدایت فرماتے ہین یعنی جو شخص بھگوت پریم اور
بھگتی کے انتہا درجہ کو پہونچگئے ہین اونکو تو یہ ہدایت ہے کہ ذات کرم وغیرہ کا بند مین اون لوگون کو واسطے ہی
کہ بھگوت پریم مین مستقل نہین ہوئے ہو تم اوس استقلال پر قائم رہنا اور ساد ھک لوگون کو تاکید ہے کہ
بھگوت بھگتی مین وہ درجہ حاصل کرنا چاہیئے کہ تجاوز اور دوئی دور ہو جاوے اور جو بھگوت سے بکھے ہین
اونکو یہ طعنہ ہے کہ تمسے چمار بہتر ہین جو بھگوت سیوا کرتے ہین بھاگوت کے ایکادش کا قول ہے کہ جو
بیپر یعنی قوم اصلی بارہ کرم یعنی ششش ظاہری و ششش باطنی کا عامل ہے الا بھگوت بھگتی نہین رکھتا اوس سے
شوپچ یعنی خاکروب بہتر ہے کاشی کھنڈ مین لکھا ہے کہ براہمن خواہ چھتری خواہ بیس خواہ شودر بلکہ کمینہ اور
نیچ جو بھگوت بھگت ہے وہ سب ادتم لوگون مین اوتم ہے وعلی ہذا القیاس صدہا حکم اس بات مین ہین ایک یہ
اوپدیش بھی اس چرتر سے واضح ہوتا ہے کہ بموجب قول آگم یعنے منتر شاستر کے براہمن بھگتی کے پانچ
شترو مین غرور قوم غرور علم غرور بزرگی دولت وغیرہ غرور حسن غرور طاقت سو جس شخص نے ہر پنچ شترو ان
مذکور کو فتح کر لیا وہ ہی ملک بھگتی کا متسلط ہوا وہ خبر مرارداس جی کی تمام شہر مین مشہور ہوئی اور لوگ برملا

طعنہ دینے لگے بلکہ راجا تک خبر پہونچائی راجا کو بھی یہ بات ناپسند ہوئی اور غیر معتقد ہوگیا ایک دفعہ
مرارداس راجا کے دیکھنے کو آئے تو اعتقاد سابقہ راجا مین نہ دیکھا چونکہ بیراگوان تھے سب کارخانہ ترک
کرکے کسی اور جگہہ جا رہے اونکے جانے سے ہر بھگتون کا آنا بالکل موقوف ہوگیا اور راجا جو ہر سال اوتساہ
کیا کرتا تھا اور دیس دیس کے سادھو بھگوت بھگت جمع ہوا کرتے تھے کوئی نہ آیا بلکہ مفسدہ اور خرابی اور
آثار بد مثل قحط وغیرہ کے ملک مین ظاہر ہونے لگے تب راجا متفکر اور مغموم ہوکر واسطے واپس لانے کے روانہ ہوا
اور جاکر بکمال عجز اور فروتنی سے ساشٹانگ ڈنڈوت کری مرارداس جی نے اوس طرف سے مونھ پھیر لیا کہ
ایسے شخص بھگوت بمکھہ کی صورت دیکھنی نہین چاہیے کہ بھگوت بمکھہ سے گورو کی بدنامی ہوتی ہے راجا دست بستہ
دینتا (दीनता عاجزی) اور عاجزی سے ندامت اور خجالت کے دریا مین غرق ہوکر کھڑا رہا اور پھر ڈنڈوت کرکے ملتجی ہوا کہ آپ
میرے حال پر رحم فرمایا کر جو سزا تجویز فرماوین اوسکے لائق ہون اور یہ لطیفہ بھی گذارش کیا کہ میری خوش قسمتی
مین ہرگز شک نہین کہ آپ سے گورو مجھکو ملے لیکن آپکی کرپا اور عنایت کی البتہ کمی ہے کہ آپکے قدمون مین اعتقاد نہ رہا
مرارداس جی اس لطیفہ سے خوش ہوئے اور پرسنگ بالمیک خاکروب کا کہ سری کرشن مہاراج نے جگ جشٹر کی جگ مین
سب سے اونچے درجہ پر بٹھلاکر دروپدی کے ہاتھ سے بھوجن کرایا اور شوری کا کہ رکھیشر ونکے جسکے قدم پڑے اور
تالاب جسکو چرنون کی برکت سے پاک ہوا اور گھیدراج بھیلان کا کہ بشسٹ جی اور بھرت جی نے اپنے برابر بٹھلایا اور
سگریو وہنومان وببھیکن و جگ (युद्ध) دنگا یعنی طوائف وغیرہ کا اوپدیش کیا اوسکے دل کی سیاہی رفع کردی اور
بھگتی اور بھگتون کا اعتقاد عطا فرمایا بعدہ راجا کے شہر مین تشریف لائے اور ویسا ہی سماج بھگوت بھگتون کا
اور ست سنگ ہونے لگا سب مفسدہ اور حادثہ رفع ہوئے اور لوگون نے بھگوت بھگتی اختیار کی ایک دفعہ
سماج ہوا اور جو شخص کیرتن و بھجن مین مشتاق اور واقف تھے جمع ہوئے وقت بھجن اور کیرتن کی بھگوت بھگتون نے
مرارداس جی کو کہا کہ کچھہ آپ بھی بھجن کرین حسب فرمایش اونکے اوٹھے اور گھونگھرو باندھکر نرت
کرنے لگے چونکہ بھگوت بھگت تھے سب راگ راگنی اور ساتون سُر (स्वर) اور تینون گرام (ग्राम) اور اکیس مورچھنا (मूर्छना) حاضر ہوئے
اور ایسا سماج ہوا کہ کسی نے نہ دیکھا تھا نہ سُنا تھا جب سری رگھنندن سوامی کی بن کے جانے کا چرتر
بھگوت بھگتون نے کیرتن کیا تو مرارداس جی بھگوت پرم کے تن مے ہوگئے اور مثل تصویر کے جیون
کے تیون رہگئے یا یہ بات سمجھی کہ اوس جنگل اور بن مین پرم سکمار رگھنندن سوامی اور جانکی مہارانی اور
لچھمن جی کی خدمت کون کریگا اسواسطے یہ پران ہمراہ بھیجنے واجب ہین یہ حالت دیکھکر وہ سماج

گدا دھر بھٹ ۱۳۱ از بس مغموم اور دکھی ہوا اور مراد اس جی پرم پدسری رگھنندن سوامی کو پہونچے کتھا
گدادھر بھٹ جی پریم بھگتی کے سمدر نیکذات نیک نیت خوش خلق شیرین گفتار بے حرص ہمیشہ بھگوت بھجن
لا شرک میں آنند اور لوگون کو بھگوت بھگتی مین مستقل کرنے والے ہوئے کسی سے کچھ خواہش نہین رکھتے تھے
سب پر کرنا و دیا برابر تھی اور بھگوت بھگتون کی خدمت سے اسقدر محبت رکھتے تھے کہ گویا اسیواسطے اونکا جنم
ہوا تھا اونکا یہ بشن پد مطلع سکھی ہون سیام رام رنگ رنگی ۔ دیکھہ بکاے گئی وہ صورت مورت مانہہ پگی ۔
جیوگسائین جی نے سنا اور ایک خط لکھکر دو شخص سادھو کے ہاتھہ بھیجا مضمون خط یہ تھا کہ تمکو بدون رنگی رنگ
کسطرح چڑھگیا ہمکو فکر ہے مطلب اول اس تحریر کا یہ کہ بدون بیراگ یعنی ترک کے بھگتی کا رنگ چڑھنا مشکل ہے
سو تمنے ابتک ترک تعلقات کا نہین کیا پھر رنگ مین کسطرح رنگین ہوئے دوم یہ کہ سری برندابن بھگوت سروپ
کو رہنی ہے سو جدا برندابن باس رنگ کسطرح چڑھگیا سادھو موصوف وہ خط پریم کا بھرا ہوا لیکر پہلن بھٹ جی مین
پہونچے اور اتفاقاً بھٹ جی بیرون از شہر کسی چاہ پر بیٹھے تھے اون سے ہی پوچھا کہ گدادھر جی کہان اور
کسطرف رہتے ہین بھٹ جی نے کہا کہ تم کہان سے آئے اور کہان رہتے ہو سادھان نے جواب دیا کہ سب دھامون کا
پرم دھام برندابن ہے وہان رہتے ہین اور وہان سے آئے ہین بھٹ جی سنتے ہی اوس نام پرم ابھرام
کے پریم سے بیہوش ہوکر گرگئے اور بعد دیر جو ہوش مین آئے تو پرم آنند مین مگن و خاموش ہوکر مثل صورت
تصویر کے بھگوت روپ کے تصور مین بیٹھہ گئے کسی شخص نے سادھان موصوف سے کہا کہ گدادھر جی یہ ہی
مہاراج ہین سادھان نے وہ خط اونکو دیا بھٹ جی نے سر پر چڑھا کر جو پڑھا تو برندابن اور برندابن بہاری
کے روپ مین آنند ہوکر اوسیوقت برندابن کو روانہ ہوئے اور جیوگسائین جی سے ملے دونون کو ایسا پریم کا
دریا جوش مین آیا کہ اوسمین غرق ہوگئے اور ہمیشہ کے ست سنگ سے موجب خوش قسمتی اور بھگوت کرپا کا
سمجھا بھٹ جی نے گسائین موصوف سے سب گرنتھہ بھگوت چترا اور رس راس اور پریا پریتم کے کنج بہار کے
پڑھے سنے اور بھگوت کے روپ رنگ مین رنگین ہوگئے بھٹ جی ہر روزہ کتھا سری مدبھاگوت کی کہا کرتے تھے
کلیان سنگھہ نامی راجپوت ساکن دیرہ کہ نزدیک برندابن کے ہے کتھا سنکر بھگوت کیطرف رجوع ہوا اور
رفتہ رفتہ اپنے گھر کی ترک کرکے بھگوت بھجن مین رہنے لگا اوسکی عورت نے سمجھا کہ بھٹ جی کے ست سنگ سے
خواہش گھر کی اور کام کی باسنا جاتی رہی ہے سو واسطے بے اعتقاد کرنے اپنے شوہر کے ایک حاملہ عورت کو کہ
گداگری کرتی پھرا کرتی تھی بولایا اور بیس روپیہ دینے کرکے سکھایا کہ جسوقت بھٹ جی کتھا کہین اوسوقت جو مین سکھاتی ہون

باآواز بلند کہدینا اور کنیز اپنی ہمراہ دیکر گدادھر جی کا مکان اوسکو بتلا دیا عورت مذکور مطلع مین آکر جہان
بھٹ جی کتھا کہتے تھے آئی اور باآواز بلند کہا کہ یا تو میرے ساتھ تکو وہ اختلاط تھا کہ حمل رہگیا یا اب
وہ نامہربانی ہے کہ خرچ کا دینا بھی موقوف کردیا بھٹ جی نے اوسی حالت کتھا مین جواب دیا کہ درست ہی
لیکن میرا اسمین کیا قصور ہے تمنے ہی درشن نہین دیے موجود ہو کہا کہ اوس بات کا یقین نہ آیا اور کہنے لگے
کہ محض غلط ہے بلکہ بنالاالقہ و اسباب لعقوبت ہے گشامین رادھکا بلبھ لعل جی کو اس حال کی خبر پہونچی اور
کمال رنج ہوا اوس عورت کو بلاکر خوب دہمکایا کہ سچ بیان کر ورنہ زندہ نچھوڑونگا اوسنے جو حال راست تھا
بیان کردیا کلیان سنگھ مذکور نے اپنی عورت کے تریاچرتر کی خبر پائی اوسکو مار ڈالا سنتے ہی معتقد ہوا بھٹ جی نے
بڑا رحم فرمایا کہ خبردار عورت کو کچھ نہ کہنا چاہیے یہی سزا کافی ہے کہ اوسکا ترک ہوگیا کسی دیس کا ایک
مہنت کتھا مین آیا اور بھٹ جی نے سب سے آگے اوسکو بٹھلایا مہنت مذکور نے دیکھا کہ سب سروتا پریم مین بھرے ہوئے
بھگوت چرترون کو سنتے ہین اور پریم کا جل آنکھون سے جاری ہے لیکن میری آنکھون سے ایک قطرہ بھی
نہین نکلتا دیگر اشخاص میری بزرگی پر ضرور طعن کرینگے اگلے روز چادر کے گوشہ مین مرچ باندھکر اور
آنکھون مین ڈال کر خوب پانی بہایا ایک سادھو اس حال سے واقف ہوگیا اور بھٹ جی سے سب حال
بیان کیا بھٹ جی نے بسبب اپنی صاف دلی کے یہ سمجھا کہ اوس مہنت نے اسواسطے مرچ اپنی آنکھون مین
ڈال لی ہین کہ جن آنکھون سے پریم کا جل جاری نہ ہوا اوسمین مرچ بہتر ہین سو جب کشف ہوگئی بھٹ جی
کمال خوش ہو کر اوس مہنت سے ملے اور یہ ماننا اونکا اوسکے واسطے ایسا اکسیر ہوا کہ چند روز مین
سب پریمیون پر فائق ہوگیا ایکدفعہ گدادھر جی کے مکان مین چور آیا اور اسباب کی مضبوط پوٹ
باندھی لیکن بسبب گرانی کے اوٹھا نہ سکا بھٹ جی خود تشریف لائے اور گٹھری اسباب کی اوٹھوا دی
چور نے فکر کیا کہ یہ شخص کون ہے کہ بجائے گرفتار کرنے کے مال اوٹھائے دیتا ہے پوچھا کہ تم کون ہو بھٹ جی نے
نام اپنا بتایا چور اسباب کو چھوڑکر قدمون مین پڑا اور بحد الحاح کرنے لگا بھٹ جی نے فرمایا کہ
بلا فکر و اندیشہ لیجاؤ بلکہ جسقدر اور مطلوب ہو موجود ہے اور جلد چلے جاؤ کہ صبح ہوگئی چور نے دست بستہ
گذارش کیا کہ اب تو وہ دولت اور مال مجھکو عنایت ہو کہ دونون جہان کی فکر سے بیفکر اور مستغنی ہو جاؤن
یہ کہکر گریہ کنان جیسے قدم پکڑ لیے بھٹ جی نے بمقتضاے رحم اوسکو منتر اوپدیش کیا اور اس چوری
چھوڑا کر مالکن چور سے دستگیری کرا دی بھٹ جی کا دستور تھا کہ بھگوت رسون کی خدمت سب اپنے ہاتھ سے

کیا کرتے تھے حالانکہ سیوک اور نوکر بہت سے تھے لیکن بھگوت سیوا مین کسیکو دخل نہ تھا ایک روز
بھگوت ریتھ مین کا چوکہ دیتے تھے کوئی ساہوکار یا راجہ واسطے درشنون کے اور نذر کیشر واسطے بھینٹ کے
لایا ایک سیوک نے بھٹ جی سے عرض کیا کہ چوکہ چھوڑکر اور ہاتھ دھوکر جلد مسند پر تشریف لا دین کہ
کلان سیوک آتا ہے بھٹ جی اوس شخص سے کمال ناراض ہوئے اور فرمایا کہ بھگوت سیوا سے مقدم کام
کونسا ہے کہ ہم جسکے واسطے سیوا کو چھوڑا جاسے ایسے چرتر کا ادھر بھٹ کے بکثرت اور آنند کی دینے والے
ہین کتھا ۱۴ रतवन्ती رت ونتی بائی پرم بھگت باتسل او پاسک ہوئی بھگوت بھجن اور
تیاری لوازمات بھوگ وغیرہ مین ہر وقت اور ہمیشہ مصروف رہا کرتی تھی کتھا سری مدبھاگوت کی کہین جگہ
ہوتی تھی ہر روزہ وہان جانیکا نیم تھا ایک روز بھگوت کی رسوئی تیار کرتی تھی اوسکو چھوڑکر کتھا مین جانا
بدین سبب کہ سیوا کو تقدیم ہے مناسب نہ سمجھا اور اپنے پسر کو بھیجدیا اور اوس روز کتھا مین وہ پرسنگ تھا کہ
نندنندن برج چند مہاراج ماکھن کو چورا کر اپنے یارون اور بندرون کو کھلا رہے تھے اور اوس کھیل اور تماشا مین
مصروف تھے کہ جسودھا جی نے اونکا حال بچشم خود دیکھا اور چونکہ اوسی روز چند شکایت اسی قسم کی از جانب
برج سندریون کی بھی ہو چکی تھی اسواسطے نندرانی جی نے برجبھوکھن مہاراج کو اوکھل سے باندھ دیا پسر رت ونتی نے
وہ سب کتھا آکر بیان کردی جسوقت یہ لفظ اوس پسر کی زبان سے برآمد ہوا کہ رسّی سے باندھ دیا تو بیتاب ہوگئی
اور زبان پر آیا کہ جسودھا بڑی کٹھور ہے اوس سکمار تازک اندام پرم سندر کو کسطرح برداشت باندھی جائیگی
رسّی ہاسے مضبوط سے ہوئی ہوگی ہاسے وہ میرا منوہر بالک تو اوکھل سے بندھا ہوا اور مین پرم آنند سے
بیٹھی رہون یہ کہکر اوسیوقت اپنی جان تصدق کی اور نت پرم آنند کو پہونچکر اوس اپنے نور چشم لخت جگر کو اوکھل سے
چھوڑایا کہ جسکی بابا کی پھانسی مین کروڑون برہمانڈ بندھ رہے ہین کتھا ۱۵ जसधर دیوداس
بنس مین جسودھر جی کے گھر ایسی بھگتی مستقل ہوئی کہ پتر اور استری وغیرہ سب بھگوت پراین تھے اور جس
بھاو اور بھگتون سے بھگوت مین پریم اور سنیہہ تھا اوسی بھاو سے بھگتون کی خدمت کرتے تھے سری
گنگنندن سوامی کے چرترون مین استقدر پریت تھی کہ چرترون کو سنکر بھگوت روپ مین محو ہو جاتے تھے
چنانچہ ترچورا این مین مندرج ہے کہ بسوامتر رکھیشر آئے اور دسرت مہاراج سے درخواست سری گنندن
سوامی اور لچھمن جی مہاراج کی کری اور بھگت بتسل مہاراج ہمراہ رکھیشر موصوف کے چلنے کو تیار ہوئے تو اس
چرتر کے بیان کرتے وقت اوسی سماج کے تدروپ ہوگئے یعنی کہنے لگے کہ مہاراج مین بھی ساتھ

ملتا ہون بھگوت نے سمجھایا کہ ہو کر فرمایا کہ تم یہان ہی رہو ہم چند روز مین رکمیشر کا جگ پورن
کر کے آتے ہین چونکہ جسو دہر جی نے اوس روپ مادھری کو روبرو دیکھ لیا تھا کہ جسکی ذرہ سوبھا کی
بدولت کو ٹہان کوٹ برھما نڈون کی سوبھا اور خوبصورتی موسوم بہ سوبھا و خوبصورتی ہوتی ہے پس
کہان تاب مفارقت کی ہو سکتی تھی سنتے ہی اجازت قیام کے لیئے پران بھگوت سے بھا دھام کے
تو چھا ور کر کے نت پرم آنند کو فایز ہوے کتھا ١٦ कसकास کرشنداس جی برھمچاری
چیلہ سناتن جی کے ہوے جب سری مدن موہن جی مہاراج کا مندر طیار ہوا اور مورتی بھگوت کی
اوسمین براجمان ہوئی تو سناتن جی نے کرشنداس موصوف کو بھگوت سیوا مین ازبس لائق جانکر
بھگوت سیوا اونکے سپرد کی سوا ایسے بھاو اور بھگتی سے سیوا پوجا مین مصروف ہوے کہ باعث
خوشنودی بھگوت اور گورو کا ہوا بعد ازان کرشنداس جی نے نراین بھٹ کو بھگت اور پریمی جانکر
اپنا چیلہ کیا۔ ایکروز کرشنداس جی نے بھگوت کا شرنگار کیا بعد بھگوت چھب کو دیکھنے لگے دیکھتے دیکھتے
بھگوت کے روپ مین محو اور مستغرق ہوگئے اور اسقدر غلبہ پریم اور شوق کا ہوا کہ باوجود تدبیرات کے
دیرتک خبر خویش و بیگانہ کی نہ ہوئی جس محبت اور بھگتی سے سرنگار کرتے تھے اوسکا بیان کب ہو سکتا ہے

خاتمۂ ترجمہ و بیان بعض حالات ضروری و ماحصل آن

قربان اور تصدق چرن کملون سری سیتاپت اودھ بہاری کے کہ جو مجھسے اودھم اور بستہ مندون کو
بمقتضا سے کرپا لتا و دیا لتا اپنے سرن مین رکھکر دونون جہان کے دکھون سے ایک لحظہ مین بیخوف و خطر
کر دیتے ہین غور کرنا چاہیئے کہ جسکی مایا لا انتہا برھمانڈون کو بنا کر بھیر ناس کر دیتی ہے جسکو کوئی بہت
سے سر اور ہاتھہ اور پاون والا اور آنکھہ اور ناک والا اور کوئی سب عضو سے علٰحدہ اور سب علامات سے
بری نرگن نر آکار اور کوئی بسو روپ (विश्वरूप) اور کوئی جوگ کی انتہا اور کوئی پر ماتون کا پرمان اور کوئی سب
تتون کا پرم تت (तत्त्व) اور کوئی کال کا بھی کال اور کوئی سب کرمون کا پرم پھل بتلاتا ہے جسکے چرن کمل
ممدوحہ برھما کے بھی برھما ہین اور سب دیوتاؤن کے دیوتا جسکا روپ انوپ شیو جی کے من مانس کا ہنس ہے
اور بھگتون کا آدھار نام مبارک جسکا سب نامیون کا نام دینے والا ہے اور سب بید و شاسترون کا
سار جسکی مہما کے بیان مین شاردا گنگ ہے اور شیش بے زبان بید نیت نیت کہتے ہین اور عقل و قیاس

بیرون از احاطہ گمان و انمان سو کہان تو وہ سوامی اور کہان مین سرمنشار گنہگاران کہ جسکا نام
چھٹنے سے دوزخ بھی محزون مجسم صعوبات دوکھون کا ہوگیا ورنہ دیوتا تھا میرے اوپر بھی وہ کرنا دیالتا
فرمائی کہ جسکا حد و حساب نہین یعنے جس بھگت مال کا سننا اور پڑھنا ہزار در ہزار بشرہ ثواب و اعمال نیک
سابقہ سے نصیب ہوتا ہے اوسکے ایک ایک حرف کے غور اور لفظ لفظ کے معنی کا سمجھنا اور پھر اوسکو ترجمہ
کرنا اور اوسکے رس مین آنند ہونا میرے نصیب فرمایا اور خود جابجا سے سامان کثیر تحریر خواہ معنی اور پاٹھ دان کا
اسقدر جمع کردیا کہ بخوف طوالت کے عشر عشیر بھی نہ لکھہ سکا اور ہر بار سے براں چونکہ حسب شدت جو دنیا چہ کے
کسی سے امداد بھی نہ لینے دی اور میری ہی مصروفیت و قلم سے ختم کرادیا سو اس عنایت و خداوندی و دین
بتسلتا و پتت پاونتا پر بخوبی غور اور خیال کرکے اگر میرا دل کمبخت جناب ممدوح کے چرن کملون مین
نہ لگے تو اوس سے زیادہ ترمرتد و متکبر و کم نصیب و نالائق اور کون ہوگا دوہرہ سو کر توت قل
مہان جیہ جوہی ❊ جو نہ بھجے رگبیر پد جگ بہ پنجاب سوی ❊ ظاہر ہے کہ یہ تیسرہ پتر بھگوت بھگتون کا خود
سری رگھنندن سوامی کوشل جانکی مہارانی اور اپنی بھگتی کے عزیز ہے اور بلا خاص کرپا جناب ممدوح کے
کسیکو نصیب نہین ہوتا ہر دوجہان کے مطالب یعنی ارتھہ دھرم کام موکچھ کا بخشنے والا ہے اور سری رگھنندن
سوامی کے سروپ کو صفحۂ دل پر ظاہر اور منقوش کردینے والا اور بصورت مناسب نہ تھا کہ سری اختتام کے
باعث مشکوری اور بھگوت کرپا کا لکھنا کسواسطے کہ نہ معلوم یہ پرمانند پھر میرے نصیب ہو یا نہ ہو لیکن بروقت
اوس تحریر کے یہ یقین کامل دلکو ہوا کہ جس کرپا و دیا خاص سے جناب ممدوح نے یہ ست سنگ میرے
نصیب فرمایا اور مدت تک مجکو اوسمین مصروف رکھا اور حسب دلخواہ انجام کو پہونچادیا اور میرے گناہون پر
خیال نہ کیا گیا وہ کرپا و عنایت آیندہ مبذول نہ رہے گی بلکہ بالضرور رہیگی اور کیا ہمیشہ کو ست سنگ
میرے نصیب نہوگا بلکہ ضرور ہوگا اور ایک یہ بات سے امیدوار زیادہ تر عنایت و صلہ کا ہونا کہ جناب ممدوح کے
دوستون اور رشتہ دارون کا چرتر دل سے بیان کیا ہے اگر اپنے چرترون کا تصنیف کا صلہ نہ بخشین
تو اختیار ہے مگر یہ ہرگز ممکن نہین کہ اونکے چرترون کا صلہ نہ ملے کسواسطے قاعدہ مستمرہ جناب ممدوح مین
فرق آویگا اور کچھہ خوف طعنہ ہاے اپنے دوستون اور رشتہ دارون کا بھی فرماوینگے در بصورت یقین واثق
اور بھروسا اس کامل ہے کہ بالضرور مستقل بتصور روپ الوپ اور بھجن کا زر نقد مجکو ملیگا اگر یہ شبہ و شک میرے دلکو
ہوے کہ عبارت اس ترجمہ کی سب قواعد شاعری سے خالی ہے بلکہ بے محاورہ اور ناموزون یعنی نہ وہ حسن بندش ہے

نہ ظاہر مین کوئی منتر معلوم ہوتا ہے نہ اوسکا قاعدہ پس ایسی تصنیف سے خوذ بدولت کیا خوش ہون گے
اور ہمنشینان جناب ممدوح کے کیا سفارش کرینگے اگر مجھہ مین بھگوت چرنون کا پریم ہوتا تو سفارش وغیرہ
کی کچھہ ضرورت نہ تھی بدین سبب کہ + ریجھت رام سنیہہ نسوتی + سووہ بھولکہ کے تیر سے نزدیک نہین آیا پھر کیا
خالص سے ۱۲
توقع صلہ کی ہے سو واضح ہو کہ ایسا شبہہ خواب و خیال مین بھی میرے دلکو ہونا نہ چاہیے کسواسطے کہ جسطرح
دیگر امور کا انتہا درجہ میرے سوامی پر ختم ہے اسیطرح ہنسی و کھیل اور تماشا دیکھنا بھی جناب ممدوح پر
ختم ہوا ہے سو جب یہ عبارت کہ مثل گفتار کج مج زبان کے ہے سنین گے تو بہت ہنسینگے بلکہ جہان عبارت
غلط و ناقص ہوگی اوسکو واسطے ہنسی کے چند بار پڑھوا دینگے اور خوش ہو کر حسب دلخواہ انعام عطا کرینگے
بلکہ فرمائینگے کہ پھر بھی سنانا اور بھگوت بھگتون کا دستور ہے کہ جس عبارت اور تصنیف مین بھگوت اور بھگتونکے
چرترا اور نام ہین اوسی کو پرم منتر اور سب تصانیف سے بہتر واسطے جانتے ہین گو وہ کیسی ہی ناقص اور
گنہگار شاعر کی مصنفہ اور جملہ قواعد شاعری سے خالی ہو در ینصورت ہمنشینان بھگوت کے کہ بھگت ہین
اس ترجمہ کو کہ مجسم بھگوت اور بھگتون کے چرترون کا ہے نہایت پریم سے سنکر اور خوش ہو کر میری
میری سفارش بھگوت سے کرینگے اور مطالب دلی کو پہونچا دیوین گے یعنی بھگوت کے روپ انوپ کا چنتون
اور بھجن مجکو نصیب ہوگا علاوہ ازان یہ بھگت مال مثل ایک درخت کے ہے کہ بھگوت بھگتی اوسکی اصل
یعنی بیج ہے اور چوبیس نشٹھا جو بیان ہوئے وے بجاے شاخ کے بھگوت بھگتون کی کتھا بجاے برگ
کے ہے اور معنی عبارت اور سلسلہ الفاظ سے نئی بات پیدا ہونی بجاے پھول کے بھگوت سروپ
چنتون اور بھجن مستقل ہونا بجاے ثمر کے ہے اور ہر جمہہ آنند مین مگن ہونا بجاے رس اوس ثمر کے ہے
جس حالت مین کہ بیج اوس کلپ برچھہ لازوال اور ابدپایدار کو سیوں کیا ہے تو وہ ثمر مجکو کیون نہ ملیگا اور
اگر کوئی اعمال قبیحہ میرے ایسے پیش آئے کہ ادھر تو اس سنت سنگ سے علیحدگی ہوئی اور ادھر بھگوت بھجن
اور تصور مین دل نہ لگا تو بالضرور یہ بات ثابت ہو جائیگی کہ جسم میرا سگ اور خوک و خر و عقرب و مار وغیرہ سے
بھی بدتر و نجس ہے کسواسطے کہ سب ذی روح اور جسم والون کو اشتہا و تشنگی و شہوت وغیرہ برابر ہے
جسم انسانی کو بزرگی اور بڑائی بسبب بھگوت بھجن کے دیجاتی ہے پس جس جسم سے بھگوت بھجن نہین ہوتا وہ جملہ
جسماے ناقصہ سے بدتر و نجس ہے جو سر کہ بھگوت اور بھگتون کے چرنون مین خم نہین ہوتا وہ سر بازی گر کی تخم کا
یا تلخ کدو ہے اور زبان بلا بھگوت کیرتن کے مثل زبان غوک کی گوش کو بلا سماعت بھگوت چرترونکے مثل خانہ مار کے

جاننا چاہیے اور آنکھین بلا درشن بھگوت کے مثل نقش پر طاؤس یا ستارہ پاپوش کے ہاتھہ بلا بھگوت پوجن کے مثل چوب نیم سوختہ کے ہین اور پانون جو بھگوت تیرتھون اور استھان کی جاترا نہین کرتے مثل بیخ درخت خشک کے غرض بھاگوت بھجن سے ہی آدمی کہنا چاہیے ورنہ سوانس یعنی دم کا لینا مثل دھونکنی لوہار کے ہے اور اوسنے ناحق پیدا ہوکر والدکی طاقت اور والدہ کے حسن کو ضایع کیا دونون جہان کی نعمات سے محروم رہکر جاسے کرتا مرجاتا ہے اور واضح رہے کہ اگرچہ نشکام بھجن کا درجہ اسکے برتر ہے لیکن جن لوگون نے واسطے کامیابی دنیا کے بھگوت کی سرن لی ہے اونکو حسب لخواہ نعمات دنیا کی حاصل ہوئی اور ہوتی ہین اور انجام کو سلسلہ آواگون سے رہا ہوے اور ہوجاتے ہین کہ بید سُرتی و گیتا و بھاگوت اور سب پوران آواز بلند پکارتے ہین اور دھرم شاستر و بھکتی و جد منتر و اگستیہ و تحاان وغیرہ ہزار در ہزار بھگتون کی گواہی کامل دیتے ہین اور یہ بھی فرمایش عام فرماتے ہین کہ بھگوت سے بیمکھ ہوکر سب نشکام نہین پایا نہ کسی کی دولت قایم رہی کہ جراسندھ و بین و دریودھن و راون و کنس و شیشپال و انسال وغیرہ کی کہنا کافی ہے اور صرف دولت کا ہی زوال نہین ہوتا بلکہ اوس خاندان کا نشان جہان سے اوٹھہ جاتا ہے یا قطع نسل سے یا پیدا ہونے اولاد نطفہ غیر واقوام نیچ سے غرض یہ رام بھگت ... ہین پائی

[illegible]

ضمیمہ خاتمہ و مہابھگوت بھجن کے بیان حالات اشخاص باشندہ راجپان بھگوت بھجن کا

چند دفعہ جدا گرایچھے لوگون کے اسباب کا ذکر ہوا کہ ملک ہندوستان پر ہر وقت قریب ایکسال سے ہے بڑا آفات عظیمہ کسواسطے نازل ہین اسکے جواب مین کسی نے تو زناکاری کا رواج ہوجانا اور اوسکے عذاب سے طرح طرح عقوبت کا ہونا بیان کیا کسی نے کہا کہ یا نت نہین اور اکل حلال اوٹھہ گیا کہ ہر پیشہ ور اپنے مال نیک مین تھوڑا اسامال بدملاکر سب کو ناقص اور نجس کرلیتا ہے کسی نے رواج پانا جھوٹھہ و فریب و چوری و دغل و قمار بازی خیانت وغیرہ اعمال قبیحہ کا ظاہر کیا کوئی بولا کہ عداوت اور پھوٹ اسقدر اس ملک میں ہوگئی کہ حقیقی بھائی ہمدگر کے بدخواہ ہین اسواسطے غیر شخص غالب آئے اور طرح طرح کے عذاب دیے ایک شخص نے کہا کہ علم شاستر کا اس ملک مین کم ہوگیا بیشتر ناواقف و جاہل اپنے مذہب اور دیگر علوم سے ہین خوم بزرگ اور بالاترین جواتنے بے رواج ہے تو اوسیقدر کا کہ جسمین دنیا حاصل ہو پرلوک کا مطلق خیال نہین اور دیگر اقوام نے وجہ کفاف کی علم اور زبان بیگانہ سے سمجھہ لی او سیکو پڑھتے ہین سہو اور خواب مین اپنے

علم کی طرف رغبت نہین سو جیسے عالم کو پڑھتے ہین ویسا ہی اثر ہوتا ہے اسواسطے راندۂ درگاہ ہوگئے اور ہوجاتی ہین اور طرح طرح کے عذاب از دست دیگران پاتے اور پاتے ہین کسی نے بیان کیا کہ راجگان اپنے دھرم سے جاتی رہے یعنی راجا بموجب دھرم شاستر کے نجیب الطرفین عقیل اور دھرما تما دانشمند و شاستر و نیت بیدار مغز باریک فہم بروقت انصاف کے دوست و دشمن کو برابر جاننے والا احتراز عیب شراب نوشی بازی شکار شہوت پرستی ظلم و دشنام دہی بسیار گوئی خون بیگناہ و دشمنی با رعایا لہو و لعب وغیرہ سے پرہیز گار ساتون کا ہونا یعنے گورو پروہت و وزیر و قلعہ خزانہ کار زیدہ و دوست کو درست رکھنے والا سام دام بھید ڈنڈ کے قاعدونکا واقف و عامل ہوا اور اپنی رعایا کو از دست دیگر راجگان و ٹھگ و اچکہ و رہزن و سارق و قالب ساز و جاہل و بیخوار و فاسق و فاجر و قاتل و دیگر مجرمان بحفاظت تمام مثل اپنی جان کے رکھکر ہر ایک کو اپنے اپنے دھرم پر قائم و مستقل رکھے اور کارندگان و زنان فاحشہ کے ہاتھ سے زیادہ تر حفاظت رعایا کی کرے کیونکہ یہ دونون بلاے عظیم راجا کو سبز باغ دکھا کر اپنے قابو مین کر لیتے ہین اور اسواسطے رکھنا اہلکار عقیل و دیانتدار و فہیم و ذی علم کا شاستروں مین لکھا ہے غرض ایسے راجا اپنی رعایا کی حفاظت کر کے دھرم پر قائم رکھتے تھے اب کے راجگان کا وہ حال ہے کہ ناگفتہ بہ مختصر اسکے برعکس دھرمہاے مندرجہ شاستر کے ہین بجاے حفاظت و پرورش رعایا ظلم اور لوٹنا ہے اور بجاے دھرم کے ادھرم اور بجاے علم کے جہالت ہے اور بجاے ہوشیاری و چالاکی کے نادانی و غفلت کارندہ بخشی و وزیر وغیرہ ایسے ہین کہ قطع نظر از دانستگی علوم و رواج دھرم پرورش رعایا کے درپے تخریب ہرسہ امور کے ہین اور خیر خواہی و دیانت کا یہ حال ہے کہ راجا کا روپیہ جاتا رہے تو پاپوش سے لیکن کسیطرح اونکو روپیہ حاصل ہو بعض راجگان کیواسطے یہ تمثیل کافی ہے کہ کسی جنگل مین جانورونکا بادشاہ بندر تھا گربہ و موش واسطے تقسیم کرانے ایک روٹی کے اوسکی خدمت مین حاضر ہوئے پادشاہ سلامت نے اوس روٹی کے دو ٹکڑے کر دیے لیکن ایک بڑا ہو گیا تھا اوسکا کھانا شروع کیا مستغیثان نے سبب کھانیکا پوچھا فرمایا کہ دوسرے کے برابر کرتا ہون کھاتے کھاتے وہ چھوٹا ہو گیا تو دوسرے کا کھانا شروع کیا اور اسیطرح وہ روٹی بالکل چٹ کر گئے القصہ جب حال راجگان کا یہ ہووے تو رعایا بیچارہ مفلوک و مفلس کیون نہ بلاے عظیم مین گرفتار ہو اور جس حالت مین ایک مظلوم کی آہ واسطے خاک سیاہ کرنے ملک عظیم کے کافی ہے تو وہ راج کہ جسمین الکھو کہا مظلوم ہون کیون نہ جاتا رہے اور کسواسطے اوس ملک پر تباہی نہ آوے بعد اسکے ایک شخص نے بیان کیا کہ دھرم کے چار پانون سَت सत्य شوچ शौच دان दान دَیا दया و اُن و یا تحرن اور اصل دیگر دھرمون مندرجہ شاستر دھرم وید و پُران کے تھے بسبب ماہ کلجگ کے اون چارون چرنون مین خلل عظیم واقع ہوا

اور لوگ پاپی اور گنہگار ہوگئے اسواسطے دیگر اشخاص کے ہاتھ سے اون گناہون کی سزا ہوئی اور ہوتی ہو قصہ کوتاہ ہر قسم کے اکثر اشخاص نے اپنی فہم اور عقل کے موافق وجوہ بیان کیے سب سے پیچھے ایک شخص عقیل و بہیدان و بھگوت بھگت نے فرمایا کہ اصل سبب جاتے رہنے راج راجگان اور اوٹھ جانے جپ دھرم ہاے مندرجہ شاستر اور اجرای ممنوعات اور عاید ہونے مصیبات عظیم کا یہ ہے کہ بھگوت کا بھجن و آرادھن جاتا رہا اگر وہ قائم رہتا تو ممکن نہین تھا کہ کسیطرح کی خرابی کسی بابت مین ہوتی یا کلجگ اپنا زور کرتا اور وجہ کم ہونے بلکہ مثل معدوم ہوجانے بھجن اور آرادھن کے یہ ہے کہ بعض طریق لوگون نے ایسے جاری کیے کہ بید و شاستر سے بالکل خلاف ہین اور بعض ایسے اجرا پائے کہ گو اصل اونکی شاستر سے جاملتی ہے لیکن فروع مین ایسی غلطی و فروگذاشت ازجانب موجد اول یا مجتہد ان آخیر اون طریقون سے واقع ہوئی کہ پیروان اونکے نہ اودھر کے ہوئے نہ اودھر کے ہوئے بلکہ بدکاری و ناہنجاری مین یکتا ہین اور بعض اشخاص نے کلجگ و اعمال ناقصہ کی تحریک سے واسطے پڑہونے دوزخ کے مطالب شاستر کا بالعکس سمجھ لیا اور بہ بہانہ ایک طریق کے کھانے پینے اشیاے ممنوعہ و متروکہ کا و نیز شہوات نفسانی کا خوب مزہ اوڑاتے ہین واہ طریقا اور واہ سمجھ زیادہ تر افسوس کا یہ مقام ہو کہ ان لوگون نے ذرا بھی مطالب اور صداقت شاستر کا نہ سمجھا علاوہ ازان ہمارے پیشرو اور مجتہد رنگریز بہ ریش خود درماندہ ہوگئے اور کمتر جو باقی ہین تو موافق عمل اور اثر اونکی زبان کے کم و بیش سلسلہ بھجن کا جاری ہے سواے اوسکے ایک بڑی خرابی یہ واقع ہوئی کہ بعض لوگ حالانکہ غار تنگ و تاریک دنیا مین بے دست و پا پڑے ہین لیکن کسی ایسے شخص سے کہ وہ بھی اوسی غار مین اوس سے زیادہ تر درماندہ ہے تعریف ایسے پادشاہ کی کہ بعد طے بالاخانہ چار منزلہ کے شاید ملے یا نہ ملے اور ایک ایک منزل کا طے ہونا ہزار ہزار جنم مین بھی مشکل ہے بلکہ بعد طے ہونے کے احتمال گرنے کا ہر وقت دامنگیر رہتا ہے سنکر ارادہ پہونچ جانیکا بلا وساطت نردبان اور طے ہونے ہر چہار منزل کے رکھتے ہین وجہ یہ کہ توقع اونکے نکلنے کی اوس غار سے بھی نہین بالاخانہ پر کا پہونچنا تو در رہا اور اسپر بھی لطف یہ ہے کہ باوجود ایسی عقل سلیم کے دیگران کو اپنا ہمراہی بنا لینے دریغ نہین رکھتے بشن پوران مین اون لوگون کے واسطے جو کچھ لکھا ہے سب سچ ہے اشخاص مصرعہ بالا سے سواے ایک اور فریق ایسا ہے کہ جسکے سبب سے بالکل بیخ کنی بھجن اور دھرم کی ہوگئی اور اسقدر عالمگیر ہے کہ اسقدر ستجگ مین بھگوت بھگتون کا تھا نام اونکا دشمن و منکر مرتد و بلکہ کمل ہے اوصاف حمیدہ اونکے بھگوت بھگتون کے چہرہ سے چند سے چند طویل ہین مختصر اونکی اوپاسنا یہ ہے کہ برخلاف شاسترون کے عمل کرنا یہی اونکی دھرم کرم مشغلا ہے اور جسطرح ہوسکے بھگوت بھجن و آرادھن سے باز رکھنا اور اوسکے اسباب مین خلل اوبر

نقصان پہونچانا یہ بجاے بھاگوت دھرم پرچارک کے بھگوت بھگتون و سادھو ہونا یعنی برہمنون کی
نیست کرنی یہ سادھو سیوا اور دنرات ناچ راگ رنگ فحش قصہ کہانی لہو ولعب کھیل تماشا سیر چکلہ کوچہ گردی
و دیگر ایسے امور مین رہنا بجاے ست سنگ کے ہے عیوب دیگران اور دشٹ کتھا اور دشمنون کے چرتر سننے
یہ اونکی سرون نشٹھا ہے دروغ بدگوئی غمازی و دشنام دہی کا شب و روز کیرتن کرتے ہین جیسی صورت اور
پوشاک سے ہندو ہونا ثابت ہو ایسی پوشاک اور صورت بنانی یہ بھیکھ نشٹھا ہے میفروش و قمار باز اور جو
زیادہ مکاری و فریب و دروغگوئی و نابنجاری مین مہارت رکھتا ہو وہ سب گورو اونکے ہین لولیان و زنان بیگانہ
و طفلان کو بھگوت مورتی سے بھی زیادہ دیکھتے ہین نیکان و راست بازان کے پاس صورت تلک و راست
بازونکی بنا کر جانا اور اونکو بھی اپنی عادات اصلی و اعمال بد کے رنگ مین رنگین کر لینا یہ لیلا نوکرن ہے
دوسرے کا نقصان کر دینے مین اپنی جان سے بھی دریغ نہ کرنا دلشکنی کج خلقی جان کشی یہ اونکی دیا ہے
چند بار اوقات ممنوعہ مین کھانا یہ بجاے اوپاس یعنی برت کے ہے نشا پینا اور اشیاء ممنوعہ کا کھانا
بجاے چرن امرت دھار پرساد کے جانتے ہین میخانہ و قمار خانہ اور بھنگیر خانہ اور مکان طوایفان کو تیرتھ
یہ اونکا تیرتھ اور دھام ہے نیکون کو بدی سے اور بدون کو نیکی سے نام زد کرنا اور ہزارون لولیان و عورات
بدکارہ کے نام یاد رکھنے و بیان کرنے یہ نام نشٹھا ہے راست بات کو بھی خلاف سمجھ لینا اور مشتبہ رہنا اگر
نیک امور و احکام شرعی مین طبعی وجہ پیدا کرے اوسکے موافق نہ خود عمل کرنا نہ دوسرے کو عمل کرنے دینا
یہ اونکا گیان ہے بھگوت اور بھگتون کے چرترون سے اسقدر بیراگ ہے کہ کبھی خواب مین بھی خیال
نہین ہوتا لولیان و زنان بیگانہ و طفلان کا سیون مثل بھگوت مورتی کے کرتے ہین سب قسم کے کوسنگیون کو
اپنا رشتہ دار سمجھتے ہین شہوت پرستی و زناکاری کو شرنگار جانتے ہین زر و مال لغو بیصرف ہے اور خرچ کرنا
اور خرچ کرنا براہ نیک عزیز مطلب کے غلام اور دوست ہین اور جس سے کچھ ملے اوسکے سرناگت ہے
اعمال افعال مصرحۂ بالا مین خوش اور محو رہنا اور دوسری طرف رغبت نہ ہونی یہ مستقل پریم اون لوگونکا
پرم دھام یعنی مکتی اون کی وہ دوزخ ہے کہ پھر جس سے نہ نکلے لا انتہا دکھون کا کہ جنکو سنکر دل
کانپ جاوے نصیب ہونا یہ ہی اوس مکتی کا سکھ ہے کام (काम) کرودھ (क्रोध) لوبھ (लोभ) موہ (मोह) مد (मद) متسر (मात्सर्य)
اوسکے آچاریج ہین مجتہد و پیشوا و رواج دہندہ وے صاحب دولت یا صاحب حکومت
یا رئیس خاندان یا رئیس شہر دکھائی دے گے ہین کہ جنکو بھگوت سمجھتے ہین مناسب نہین کسواسطے کہ جیسے عمل

اونکے دیگر اشخاص نے دیکھے ویسا ہی عمل کیا بھگوت نے گیتا مین فرمایا کہ اگرچہ مین کرمہاے نیک
و بد سے بری ہون لیکن واسطے لوک سنگرہ یعنی مروج رہنے اون دھرمون کے سب کرم خود کرتا ہون
اگر مین کرمون کو چھوڑ دون تو دیگر اشخاص بھی میرے موافق عمل کرین اور سب کا ناس ہو جاوے پس بخوبی
ثابت ہوگیا کہ ہر چہار اشخاص مصرحۂ بالا سے رواج اون سب اعمال قبیحہ کا ہوا اس مقام پر ایک فریق کا
کچھ حال لکھنا تجویز کیا تھا لیکن بہدایت ایک براہمن کے خاموش رہا بہدایت اسمرتی و شاستر کے لکھنے مین
کچھ ہرج نجانا ایکادشی اسکند کی شرح مین سری دھرسوامی نے درجہ بدرجہ انتخاب اشخاص و پیشہ کا
کرکے خاتمہ اوپر ملازمین راجگان کے لکھا اور اسمرتی کا قول بھی مطابق پایا اور ایک قول زبان زد
خلائق کے یہ ہے کہ زراعت کا پیشہ نیک ہے اور تجارت کا متوسط اور سب سے ناقص نوکری کا ہو وجہ
ناقص اس پیشہ کی یہ ہے کہ سب شاستر اور ہر ایک ملت مذہب کے طریق واسطے یکسو ہونے دل کے ہین
کہ اوسی کو صفائی قلب کہتے ہین اور جب دل صاف ہوا تب بھگوت حاصل ہوتا ہے اور واسطے یکسو ہونے
دل کے رحم کا ہونا سب ضروریات سے ضرورتر اور سادھن کلان ہے سو اس پیشہ نوکری مین وہ دونون
بات مفقود ہین یعنی بے اطمینانی جانب آقا اور دیگر اشخاص سے اسقدر ہے کہ ہرگز طبیعت جمع نہین ہوتی
اور بیرحمی اس کثرت سے ہے کہ دکھہ اور درد ہاے خلیقہ کو ملازمین راجہ ایک بات معمولی اور مساوات بلکہ
ضابطہ سرکاری سمجھتے ہین پس جبکہ وے اصل بات بانی مبانی حصول بھگوت کی اس پیشہ کی بدولت جاتی رہین
توکسواسطے پیشہ سب پیشون مین بدتر و ناقص نہ شمار کیا جاوے اور کیون نہ شاسترون مین اوسکی
مذمت مندرج ہو مطلب اس تحریر سے یہ ہے کہ ایک تو یہ پیشہ ناقص و مذموم اگر اس پیشہ والے بھگوت بھجن
نہ کرین تو اپنے مال اور انجام پر بخوبی غور کرلین کہ کیا شدنی ہے اور اگر باوجود میسر ہونے اس پیشہ مین ایا
مذموم کے بھگوت بھجن کرینگے تو اوسکا انجام بھی دیکھہ لین کہ سب سے آواز بلند اور فائق درجہ اونکو
کیون نصیب ہوگا آدمی پر اصل مطلب یعنی جبکہ ایسے ہرج کلان واقع ہون کہ ایک بھگوت بھجن چندربان کو
مثل شب چتردشی تاریک کئے ہے توکسواسطے اوس بھگوت بھجن مین خلل نہ آوے اور کیون نہ سلسلہ
اوس پریم دھرم کا ٹوٹ جاوے اور کیون نہ دیگر اشخاص کے ہاتھہ سے طرح طرح کے عذاب نصیب ہون
قصہ کوتاہ بھگوت بھجن سار و خلاصہ سب شاسترون اور بیدون کا ہے جسطرح ہوسکے بھجن مین دل لگانا
واجب ہے اور بلا بھگوت بھجن برہما بھی باوجود اوس بزرگی اس سنسار سمدر سے اوتر نہین سکتا ⁘ ⁘

حال سروپ مکتی

جا بجا اس ترجمہ مین ذکر آیا کہ انجام بھگوت آرادہن اور سب طریقون کا مکتی ہے اوسی کے واسطے سب
محنت کرتے ہین بیان کرنا چاہیے کہ مکتی کسکو کہتے ہین اور وہ کیا چیز ہے سو واضح ہو کہ جیسا گیان لفظ کے
بیان مین ہر ایک طریق اور شاستر کے جدا جدا شرح و تنقیح ہے اسیطرح مکتی کی شرح مین لفظی اختلاف ہے
اگرچہ مطلب سبکا واحد نکل آتا ہے کیا معنی کہ کسی نے سنسار یعنی آواگون کا نہ ہونا مکتی کا سروپ بیان کیا اور
کسی نے کہا سب دوکھہ دور ہوکر نت سکھہ ہونے کو مکتی کہتے ہین اور کسی نے مایا کے گنون سے علحدہ ہونا اور کسی نے
سکھہ دکھہ دونون کا نہ رہنا اور کسی نے دوسرے کے اختیار سے نکلکر خود مختار ہوجانا اور کسی نے جسم و روح
دونون کا نہ رہنا اور کسی نے محسوسات و عناصر کا ملجانا ایشر مین اور کسی نے مایا کا ناس ہوجانا مکتی کا روپ ظاہر کیا
لیکن اصلی بات جو بموجب سدھانت شاسترون کے معلوم ہوئی وہ یہ ہے کہ برہمہ سروپ ہونیکا نام مکتی ہے
اگرچہ لفظی معنی مکتی کے رہائی اور چھوٹنا ہے لیکن جب تک برہمہ سروپ نہ ہوگا تب تک رہائی کیونکر ہے
اسواسطے برہمہ سروپ ہونا سدھانت اور سار رہا اور برہمہ سروپ وہ ہوتا ہے کہ جو بھگوت کرپا کی سبب سے
مایا کی پھانسی سے چھوٹ جاتا ہے اب یہ اعتراض پیدا ہوا کہ شاسترون مین مکتی کے چار نام لکھے ہین اور
تحریر بالا سے صرف ایک مکتی یعنی برہمہ سروپ ہوجانا معلوم ہوتا ہے سو سبب اختلافات کا کیا ہے سو واضح ہو
کہ حقیقت مین تو مکتی صرف برہمہ سروپ ہونے کا نام ہے لیکن شاسترون نے جو چار نام سے نامزد کیا ہے
تو سبب یہ ہے کہ بھگوت کو سب حالتون مین خواہش دلی بھگت پر لحاظ رہتا ہے اور وے بھگت وہان بھی
اوسی اپنے بھاو پر مستقل رہتے ہین کہ جس بھاو اور کینکرج کی بدولت درجہ برہمہ سروپ ہونے کا اونکو حاصل ہوا
اسواسطے اوس ایک مکتی یعنی برہمہ سروپ ہونے کی چار تفصیل شاستر نے لکھی ہین اول سالوک सालोक्य
یعنی اوس پرماتما کی لوک مین رہنا دوم سارُوپ सारूप्य یعنی موافق روپ اوس پرماتما کی روپ دھارن
کرکے وہان رہنا سوم سامیپ सामीप्य یعنی بھگوت کے قریب رہنا چہارم سایوج सायुज्य
یعنی بھگوت مین ملجانا اور اوسکا نام سارشٹی सार्ष्टि بھی ہے اسمین بعض کا تو یہ اعتقاد ہے کہ بھگوت مین
وصل ہوجانا اور پھر نشان جیو کا نہ رہنا اوسکا نام سایوج ہے اور بعض کا یہ قول ہے کہ اگرچہ بھگوت مین
جیو ملجاتا ہے مگر اوس جیو کو اپنا بھگوت مین ملجانا معلوم رہتا ہے جسطرح کوئی شخص دریا مین غوطہ لگاتا ہے
اگرچہ کسی کو معلوم نہین ہوتا لیکن اوس غوطہ لگانے والے کو اپنے غوطہ لگانے کا حال معلوم رہتا ہے اور

بعض کہتے ہین کہ کسی زیور اور پارچہ اور پھول وغیرہ کے روپ سے بھگوت کے خاص جسم مین پہنایا جاتا ہے
ہے جسوقت کہ اوپاسک کی اوپاسنا کمال اور پختگی کو پہونچتی ہے اوسوقت جیون مکت کہلاتا ہے اور
بروقت ارادہ جانے پرم دھام کے اس دیہ کو چھوڑکر لنگ سریر دھارن کرتا ہے پھر ہمراہی بھگوت
लिंग शरीर
پارشدون کے اوس راستہ سے کہ شتیکی اوپنشد اور اٹھوین ادھیاے گیتا مین اگنی اور سورج اور شکل پچھ
اور شش ماہ اوتراین کے دیوتاؤنکا ذکر مندرج ہے روانہ ہوکر جو مایا کے گن مثل خاک و آب و آتش
و ہوا و خلا یعنی آکاش و اہنکار و مہتت ہین اونکو ہر ایک کے کرہ مین چھوڑتا ہوا یعنی خاک کا کرہ
جب طے ہوچکا تو خاکی تتو کو وہین چھوڑدیا آب کے کرہ مین جا ملا اور اسیطرح دیگر کرونکو طے کرتا ہوا
اندر و دھرم و برہما وغیرہ دیوتاؤن و رکھیشرون سے پوجا و تعظیم کو حاصل کرکے اس برہمانڈ سے
باہر ہوتا ہے واضح رہے کہ زمین ریزہ اور ذرہ اور پانی کے قطرہ اگر شمار ہوجاوین تو ہوجاوین لیکن
برہمانڈون کی شمار نہین ہوسکتی غرض بعد طے جملہ کرہ ہا کے برہمانڈ کی کہ وہ نور اور روشنی پورن برہم
پرماتما سچدانند گھن کی ہے پہونچتا ہے اور اوسمین اشنان کرکے لنگ سریر کو چھوڑدیتا ہے اور
دیب مقر نکا پرکاشوان گیانانند برہمہ سروپ دھارن کرکے مایا کے گنون سے بری ہوتا ہے
اور پھر اون گنون سے تعلق نہین رہتا وہان سے آنند و چیدو دیگر استمان نہت مکت وغیرہ بھگوت بھگتون
اور پارشدون کے ہین اونکے اور وہان کے باشندگان کے درشن کرتا ہوا خاص مقام قیام اپنے سوامی
کے دروازہ پر پہونچتا ہے کہ کسی کے اعتقاد مین وہ بیکنٹھ ہے اور کسیکے گولوک اور کسیکے ساکیت یعنی
اجودھیا پارشد ان دربانان بعد کرانے درشن اور تعظیم کے اندر لیجاتے ہین وہان کی تجلی اور نور
اور روشنی پورن برہم پرماتما کی کہ اوسی سے سب مکانات و باغیچہ و نہر و تالاب وغیرہ جو کچھ دل اور
قیاس اور عقل کی عقل اور قیاس کو نظر آوین بنا رہین سیر کرتا ہوا اپنے سوامی کے روبرو پہونچتا ہے
سب مدارج لطف و عنایت او محبت و کرپا و نوازش و رحم کے جانب بھگوت پورن پرماتما سچدانند
گھن سوامی اور اوسکی پرم پریا اور اوسکے نت سہاسی سے اس شخص پر مرعی و مبذول ہوتے ہین اور بعد
ملاقات دلگشا اوسوقت یہ شخص کہتا ہے کہ مین نت انند ... ہا آنند سروپ پرکاشوان برہمہ ہون
ابتک مایا کے جال مین پھنسا ہوا تھا اب آپ کی کرپا سے چھوٹا اور اپنے سروپ کو پراپت ہوا بعد ازان
لیلا و بھوگ ہستی ... چھوٹا ہے یا اوسی جگہ داوسکا دوگنگریج ہین کہ جسکی طرف اسکی رغبت ہو مستقل و

بلا تنزل رہکر برمھانند مین نشچل اور مگن اوس پرم پد مین باس کرتا ہے اگرچہ خود اسقدر طاقت اور
قوت رکھتا ہی کہ کوٹان کوٹ بلکہ بے انتہا برمھانڈون کو پیدا کر کے پالن اور ناس کردیوے لیکن اوس
برمھانند کے لطف مین ایسا مگن رہتا ہے کہ دوسری طرف رغبت نہین ہوتی جو کچھ بموجب سد مت
بید و شاستر اور سنپرداون کے معلوم ہوا ایسی الفاظ سے کہ ہر ایک سنپرداوالا موافق اپنے اعتقاد کے
مطلب حاصل کرلیوے لکھا گیا اور زیادہ شرح اسواسطے نہ کی کہ کسی ایک سنپردا کے متعلق ہوجاتی

بیان اس بات کہ نرگن طریق اور بھگتی مارگ مین ترجیح کسکو ہے

اب یہ شک ہوا کہ بعض اشخاص بھگتی مارگ پر گیان مارگ کی بزرگی بیان کر کے بحوالہ قول سرتی اور شاسترونکی
مکتی کا ہونا اوپر گیان نرگن برمھ کی حصر کرتے ہین اور اس بھگت مال مین اول سے آخر تک بزرگی اور مہما
بھگوت بھگتی اور سگن برمھ کی بیان ہو کر اوسیکی بدولت مغفرت کا ہونا بیان ہوا سو ان دونون طریق مین
نفس الامر بزرگی کس طریق کو ہی اور کس سے مکتی نصیب ہوتی ہے سو قبل از تحریر جواب کے واضح ہووے کہ
حقیقت مین اصلی معنی گیان لفظ کے ایشر یا جیو کا جتھارتھ سروپ جاننے کو کہتے ہین اور نرگن برہم کے معنی
یہ ہین کہ مایا کے گنون سے وہ پرماتما جدا اور بری ہے لیکن بعض اشخاص گیان لفظ کی مراد واحد ہونے جیو سے
سمجھتے ہین اور ایشر کو ابیکت یعنی بلا وجود مانتے ہین واجب الوجود نہین مانتے اور اوسکو نرگن برمھ سے نامزد کرتے ہین
سو اس موقع اور تحریر مین موافق اعتقاد اون اشخاص نرگن طریق والون کے معنی ہر دو الفاظ مذکورہ کے سمجھنی چاہیئے
اور سگن لفظ کی مراد از اشٹ دیوا و پاسکان بھگتان اور اصلی معنی سگن سروپ کے آیندہ لکھے جاوینگے اشتباہ مذکورہ بالا کا
جواب بھگوت سری کرشن مہاراج ارجن سے گیتا مین پہلے ہی بیان فرما چکے ہین یعنی ارجن نے بھگوت سے پوچھا کہ
دونون طریق مین کونسا طریق واسطے مغفرت کے فائق تر ہے بھگوت نے فرمایا کہ جو میرے مین دل لگا کر اعتقاد سے
میری اوپاسنا یعنی بھگتی کرتے ہین وی युक्तातम جگت تم یعنی بہت اچھے ہین اور جو نرگن یعنی ابیکت جانکر اوپاسنا
کرتے ہین اگرچہ وے بھی مجکو پراپت ہونگے لیکن اونکو کلیس یعنی دکھ ازبس ہی کسواسطے کہ ابیکت یعنی غیر سروپ کے
حصول مین رنج اور محنت ازبس ہی پھر برمھ استتی مین برمھاجی کا قول ہے کہ ہے مہاراج جو شخص اپنے آپکو مکت ہونیکا
متکبر مانکر آپ کی بھگتی نہین کرتے اور بحث ناحقہ مین عقیل ہین اگر وے کمال مشکلات سے کسی درجہ کو پہنچ بھی جاوینگے
تو پھر گر پڑتے ہین کسواسطے کہ آپکے چرن کملون سے [illegible]

دل لگایا ہے وے دیوتا ہاے کلان کے اوپر ہوکر وہان پہونچتے ہین کہ جہان سے پھر نہین پھرتے تیسرے اسکند مین
کپل جی نے اپنی ماتا کو اپدیش کیا کہ بھگوت بھگتی سدہی یعنی نرگن گیان سے ادہک ہے جو نشکام ہو پھر
کیسی ہو کہ انہین اور اونکے دیوتا اور سب بھاگوت مین لکہا ہے پدم پوران مین لکہا ہے کہ گیان اور جوگ
وغیرہ سے کیا ہے صرف بھگوت بھگتی ہی مکت کی دینے والی ہے بھاگوت کا قول ہے کہ ہے مہاراج جو تمہاری
بھگتی کو چھوڑکر صرف واسطے حصول نرگن گیان کے دکھ اور محنت اوٹھاتے ہین اونکو صرف دکھ ہی باقی رہتا ہے
جسطرح بھوسے کے کوٹنے سے بجز رنج کے اور کچھ حاصل نہین ہوتا اور جن لوگون نے تمامی اپنے اعمال وافعال
آپکے نذر کیے ہین اور جو تمہارے چرتر سنتے ہین وے تمہاری بھگتی کو پاکر مکت ہو جاتے ہین اگرچہ ان قولون سے
گیان مارگ پر بھگتی کی فضیلت بخوبی ثابت ہوگئی لیکن دل کو یہ اونمنگ ہوئی کہ کچھ مختصر حال اور بھی
لکہا جاوے سو چند سطر لکہتا ہون اور چونکہ سب پورانون مین سری مد بھاگوت کو فضیلت ہے اسواسطے
برائے شہادت چند قول اوسکے لکہے جاوینگے اوسکے روبرو دیگر پورانون کے قول لکہنے ضرور نہ سمجھے اور
واضح ہو کہ چارون بید کا سار اوپنشد اور سب اوپنشد کا سار گیتا اوپنشد ہے اور سب اوپاسکان
بھلا طریق نرگن وسگن نے اوسکے احکام کو سند کامل قبول کیا ہے بدین وجہ کہ جیسا بید بھگوت کے مکہ سے پیدا ہوا
ایسی ہی یہ گیتا ہے سو اوسکے اصلی سدھانت کو بترجمہ بعض قولہا مندرجہ اوسکے لکہونگا بھاگوت مین بھگوت کا
قول ہے کہ بھگت جوگ جو مشہور ہے اور مین نے بیان کیا ہے اوسکی بدولت جرسگن یعنی مایا سے بری ہوکر جیو میرے
بھاو کو پراپت ہوتا ہے قول دوم میرے بھگت سارو پ وغیرہ مکتی کو باوجود میرے دینے کے نہین چاہتے
صرف میری بھگتی کے مستحق رہتے ہین قول سوم میرے بھگت سرگ اور روے زمین کے سب سکھ نہین چاہتے
الا میری بھگتی قول چہارم میرے بھگت کیول مکتی کو نہین چاہتے حالانکہ مین دیتا ہون قول پنجم موافق قول دوم
کے کہی بلکہ چند الفاظ کہے ہے قول ششم بھگوت نے گوپیون سے فرمایا خوب ہوا کہ تمہاری محبت مجھ مین ہوئی
کسواسطے کہ میری بھگتی بالضرور مکتی کی دینے والی ہے قول ہفتم بید کرکے کیا ہے اور بڑے شاستر ون سے کیا ہو اور
تیرتھ سیون سے کیا ہے میری بھگتی ارتھ دھرم کام موکچھ سب کی دینے والی ہے قول ہشتم نیک کرم اور جوگ وغیرہ کا
پہل ہے کہ بھگوت مین بھگتی ہو اور وہ بھگتی باقی وغیرہ سب پدارتھون کو دیتی ہے وعلے ہذا القیاس صدہا ہزارہا
قول ہین گیتا جی کے اول ادھیاے مین باعث بیان گیتا شاستر کا ہے دوسرے ادھیاے مین جیو کا سروپ اور
سانکہ جوگ لکہا ہے تیسرے ادھیاے کرم جوگ کو بیان کرتی ہے چوتھے ادھیاے مین برہم جگ کی تعریف ہے پانچوین

ادھیاے مین سنیاس جوگ لکھا ہے چھٹے ادھیاے مین دل اور دیگر محسوسات کو اور آتما کو جمع کرنیکا جوگ ہر
بعد بیان کرنے جوگ ادھیاے ہاے مذکورۂ بالا کے آخر مین ششم ادھیاے کے بھگوت نے فرمایا کہ جس شخص کا
دل مجھہ مین لگا ہے اور بصدق دل میرا بھجن کرتا ہے وہ شخص سب جوگیون مین جگت تم یعنی از ہمہ بہتر ہے اس سے
ثابت ہوگیا کہ سب طریقون مندرجۂ ہر شش ادھیای پر بھگوت بھگتی کو شرف ہے ساتوین ادھیای مین مندرج ہے
کہ بہت جنمون کے بعد گیانوان ہوکر میری سرن ہوتا ہے اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ گیان ایک ضمیمہ اور
جزو بھگتی کا ہے پھر اوسی ادھیاے مین لکھا ہے کہ مکتی کیواسطے جو میری سرن ہوکر سیون کرتے ہین وہی برہمہ اور
وہی وانندہ اور وہی ادھیاتم گیانی اور وہی سب کرمون کے جاننے والے ہین اور پھر لکھا ہے کہ جو شخص مجکو
انیمنہ یعنی لاشرک جانکر بھجن کرتے ہین اون جوگیون کو باسانی حاصل ہوتا ہون آٹھوین ادھیای مین بھگوت نے
فرمایا ہی کہ وہ پرم پورکھہ یعنی بھگوت انیمنہ بھگتی سے جانا جاتا ہے نوین ادھیای کو شروع مین بھگوت نے فرمایا ہے
کہ گیان اور بگیان سب تجھسے کہتا ہون اور اوس تمام ادھیای مین اپنا سروپ ایشر کا بیان کرکے حاصل ہونا اوسکا
بھگتی سے بیان کیا اور قاعدے اپنے حصول کے بیان کرکے اخیر مین لکھا کہ میری سرن ہونے سے استری سودر
بیس وغیرہ بھی ترجاتے ہین براہمنون کا تو کچھہ کہنا ہی نہین اسواسطے اے ارجن مجھہ مین ہی دل لگا اور میرا ہی
بھگت ہو اور میرے ہی واسطے جاگ یعنی جپ کر اور مجکو ہی ڈنڈوت کر کہ مجکو ہی پراپت ہوگا یہ سچ کہتا ہون
اس ادھیاے سے خوب ثابت ہوگیا کہ گیان اور بگیان صرف بھگوت بھگتی ہے دسوین ادھیای مین بھگوت نے
اپنا بھوتی سروپ بیان کرکے گیارہوین ادھیاے مین اپنا سروپ ارجن کو دکھایا اور فرمایا کہ مین نہ بیدون سے نہ
تپ سے نہ دان سے نہ جگ سے دیکھا جاتا ہون کہ جیسا اے ارجن تونے دیکھا اور یہی کہا کہ بھگتی انیمنہ سے
حاصل ہوتا ہون جیسا مین ہون اس ادھیاے سے بھی یہی حاصل ہوا کہ بھگوت صرف بھگتی سے پایا جاتا ہے
بارہوین ادھیای مین صرف بھگتی کا بیان ہوا دوسرا ذکر کچھہ اور نہین اور اوسکا اصل مطلب ابتدای امر بحث مین
بیان کرچکا ہون تیرہوین ادھیای مین اگرچہ بھگوت بھگتی کا ایک جگہہ ذکر آیا ہے لیکن وہ ادھیای از ابتدا تا انتہا
ایشر مایا جیو و دیگر محسوسات کو بیان کرتی ہے چودہوین ادھیاے مین بھگوت نے مایا کے تینون گن بیان کرکے
اخیر مین فرمایا کہ جو مجکو مستقل بھگتی سے سیون کرتے ہین وے اون تینون گنون سے علحدہ ہوکر برہمہ روپ
ہونے کے لائق تصور کیے جاتے ہین پندرہوین ادھیاے مین بھگوت نے ارجن کو سنسار گتی شجر پیپل
فرمایا اور جیو و ذات مجرد سے اپنے آپکو جدا اپنا مرتبہ پرشوتم بیان کرکے فرمایا کہ جو مجکو پرشوتم جانتا ہے سو سب

لطف سے میرا بھجن کرتا ہے یہ کمال پوشیدہ بات بیان کری جسکو جانکر اے ارجن کرت کرتیہ ہو جاے اس
कृतकृत्य
قول پر بھگوت کے بخوبی غور کرنا چاہیے کہ نرگن مارگ کب قائم رہا یعنی جبکہ ایشر جیو تٹستھ سے علحدہ ہے
तटस्थ
اور جیو کرت کرتیہ ہونیکا اور پرجاننے پر سوتم کے سبب تو بلا تکلف و اشتباہ ثابت ہو گیا کہ ایشر سگن سروپ ہے
اور بھگتی سے جانا جاتا ہے سولھوین ادھیاے مین منکران اور مرتدان کا بیان ہے سترہوین اور اٹھارہوین ادھیای
مین سب قسم کے دھرم کرم بیان کرکے اخیر مین بھگوت نے فرمایا کہ جسطرح برہم کو پراپت ہوتا ہے وہ گیان نشٹھا
باختصار کہتا ہون عقل سے دلکو یکسو کرکے اور لذاید محسوسات و دوئی یعنی دکھ سکھ دوستی و دشمنی وغیرہ کا تارک
ہو کر گوشہ مین بیٹھکر غرور اور تمنا وغیرہ سے چھوٹا ہوا برہم ہونے کے لائق تصور کیا جاتا ہے بعد ازان برہم مین
مجتمع ہو کر نہ فکر ہے نہ کچھ تمنا اور سب ذوی الارواح کو برابر دیکھتا ہے وہ میری پرا بھگتی کو پہونچتا ہی بھگتی ہی سے
جانا جاتا ہون حقیقت مین جیسا ہون اوسی بھگتی سے مجکو جانکر وہ شخص مجھہ مین باس کرتا ہی یعنی مجکو پراپت ہوتا ہے
بعد ازان سب سے اخیر مین فرمایا کہ سب سے زیادہ پوشیدہ پرم مت یعنی سدھانت اور خلاصہ سن چونکہ تو میرا
عزیز ہے اور عقل تیری پیاری ہے اسواسطے تیرے کلیان ہونے کے واسطے وہ سدھانت کہتا ہون میرے ہی مین
دل لگا و میرا ہی بھگت ہو کر میرا ہی جاگ کر یعنی جپ کر اور مجکو ہی ڈنڈوت کر مجکو ہی پراپت ہوگا سچ کہتا ہون
کہ تو میرا عزیز ہے سب دھرمون کو چھوڑ کر مجھہ ایک کی شرن ہو مین تجکو سب پاپون سے چھوڑا دونگا فکر مت کر
بعد اس اوپدیش کے پھر کچھ اوپدیش بھگوت نے نہین کیا اس ادھیاے سے بھگوت بھگتی ہی اصل خلاصہ
اور سدھانت ثابت ہوا اور یہ اشلوک کہ مجھہ مین دل لگاو اور میرا بھگت ہو جو بھگوت نے دو جگہہ یعنی اولاً
ادھیاے نہم اور ثانیاً ہیجدہم کے اخیر مین فرمایا اوسکی دو وجہ ہین اول یہ کہ جو امر تاکیدی اور ضروری
ہوتا ہے وہ بار بار کہنے مین آتا ہے سو دو دفعہ کہنے سے بھگوت اپنی تاکید واسطے بھگتی کے ثابت کرتے ہین
دوم یہ کہ بھگوت کو گیان اور بگیان نوین ادھیاے مین کہنا منظور تھا سو چونکہ بھگوت بھگتی سے سواے
گیان اور بگیان کچھ نہین اسواسطے ایکدفعہ تو وہان اوس اشلوک کو کہا اور اٹھارہوین ادھیاے مین
بھگوت کو خلاصہ اور سدھانت تمام گیتا کا کہنا منظور ہوا چونکہ بھگوت بھگتی سب شاستر اور بید اور اوپنشد
وغیرہ کا سدھانت اور مآل کار ہے اسواسطے وہان بھی وہی اشلوک کہا جو واسطے ثبوت گیان اور بگیان کی
نوین ادھیاے مین کہا تھا بیان کیا اور اوس سے یہ بات ثابت کری کہ گیان اور بگیان بھی بھگوت بھگتی ہی
[illegible] اور سدھانت بھی بھگوت بھگتی ہے غرض مطلب تمام گیتا تمام [illegible] کا اول تا آخر یہ ہے کہ

بزرگی حاصل ہوتی ہے یعنی اونکا قول ہے کہ وہی نرگن برمھہ سگن سروپ ہو جاتا ہے اب اسمین یہ استفسار ہے
کہ وہ سگن سروپ جو نرگن برمھہ نے ظاہر کر لیا ایشر ہے یا سلسلہ آواگون مین گرفتار ہے اگر پیدا ہونا اور مرنا
اوسکو ہے تو ایشر کہنا نہ چاہیے اور اگر ایشر ہے تو اوسکے سیون سے مُکت کیون نہ ہوگی علاوہ اس دلیل کے
اور ایک بات ہے کہ نرگن طریق کے موافق بید شرتی نے فرمایا ہے کہ نرگن پرماتما اپنے بھگتون پر کرپا کر کے
سگن روپ ہو جاتا ہے اسمین یہ گفتگو ہے کہ اگر اوس سگن روپ کی بھگتی اور سیون سے مکتی نہ ہوئی تو اوس نرگن
برمھہ نے کرپا ہی کیا کری بلکہ وہ کرپا ایک عذاب جان ہو گئی کیا معنی کہ ہزارون جنمون تک ایک جیو بیچارہ نے
محنت کری اور انجام کار وہ ایشر اصل کا برابری سے درماندہ نکلا پس وہ نرگن برمھہ ایک دہوکہ باز اور
کپٹی ہوا کہ لوگون کو سبز باغ گفتگو کا دکھلاتا ہے اور اوسی شرتی کے موافق دوسرا اعتراض یہ ہے کہ اگر وہ بید شرتی
صحیح ہے اور یہ بھی اونکا کلام درست ہے کہ نرگن طریق سے ہی مُکت ہوتی ہے تو اس بھگوت قول کے کیا معنی کیے
جاوینگے اسے ارجن جنم اور کرم میرے جو شخص جانتا ہے یعنی میرے چرتر دل مین دل لگاتا ہے تو جسم کو چھوڑ کر
پھر جنم نہین لیتا اور مجکو پراپت ہوتا ہے مطلب اس تحریر سے یہ ہے کہ اگر مُکت ہونا بھگوت بھگتی سے تسلیم ہے
تو اس سدھانت مین غلطی آتی ہے کہ بلا نرگن طریق کے مکتی نہین اور اگر یہ سدھانت صحیح ہے تو اوس بید شرتی
اور بھگوت کے قول کا جواب دینا واجب ہے کہ راست ہین یا دروغ علاوہ ازان اصول کی بات ہی کہ جوب
کسیکا تصور کرتا ہے وہ وہی ہو جاتا ہے اس سدھانت کے موافق جس کسی نے بھگوت کو پورن برمھہ پرماتما
سچدانند گھن ماں باپ مایا دغش بیشمار برھمانڈون کا مالک جانکر اوسکے روپ انوپ کا چنتون کیا وہ کہان
جائیگا اگرچہ کہو گے کہ اپنے سوامی کا روپ ہو جائیگا تو یہ بھی بیان کرنا چاہیے کہ اوسکے سوامی مین یہ صفات
کہ جیسا جانکر اوس نے تصور کیا ہے ہین یا نہین اگر ہین تو بہر حال وہ شخص مُکت ہو گیا کہ سدھانت یہی ہے
اور اگر وہ صفات نہین تو کوئی شخص اون صفات والا تجویز کر دینا چاہیے ورنہ سدھانت مین خلل عظیم واقع ہوگا
اگرچہ دلائل مصرحہ بالا کو نرگن طریق والے قبول کر کے یہ بات بتاتے ہین کہ فی الحقیقت جو بھگتی کر کے اپنے
سوامی کو پہونچگیا ہے اوسکو آواگون نہین ہوگا لیکن اصل مکتی یعنی نرگن برمھہ کا حصول اوسیوقت ہوگا
کہ جب اپنے سوامی کے ساتھہ انتردھیان ہو کر نرگن برمھہ مین ملجاوے گا مطلب اونکا یہ کہ بھگتی ایک ذریعہ
اور سادھن حاصل ہونے نرگن برمھہ کا ہے سو اسکا جواب اگرچہ مجھسے کم عقل اور ناقص اعتقادون کا تو یہ ہے
ہمکو آنب کھانے یا درخت شمار کرنے مطلب ہمارا واسطے رہائی آواگون کے تھا سو ہمارے ایجاب و اقبال سے

خود حاصل ہوگیا پس کیا ضرورت زیادہ بحث کی ہے اور کسواسطے ہم سواے اپنے سوامی کے اور کسی کو ایشر
قبول کرین لیکن جو اصلیت اور حقیقت حال اور بید وشاسترون کے سدھانت کو جانتے ہین وے اوس
بیان نرگن طریق والون کو بے اصل و بے بنیاد فرماکر جواب دیتے ہین کہ وہ قول اونکا اوس حالت مین لائق ایجاب
کے ہوتا کہ جو سگن برہمہ فرع نرگن برہمہ کا ہوتا اور جس حالت مین کہ نرگن برہمہ ایک فرع سگن برہمہ کی ہے تو وہ
سدھانت اونکا کب قابل پذیرائی ہو بلکہ خلاف ہے چنانچہ مختصر حال اوسکا یہ ہے کہ نشٹھا پانزدہم مین بموجب سدھانت
شاسترون کے جہان ایشر کا بیان ہوا ہے وہان پانچ تفصیل لکھی گئی ہین اور منجملہ اونکے چہارم تفصیل مین
یہ مندرج ہوا کہ وہ سروپ چہارم اوس سگن برہمہ کا انترجامی ابیکت یعنی غیر مجسم گیا تا نبذالکہہ اینا سی نرگن
نرگن برہمہ سروپ بیاپک ہے پس ظاہر ہوگیا کہ نرگن فرع سگن برہمہ روپ کی ہے اور نرگن طریق والے
اوسی چہارم سروپ کے اوپاسک ہین علاوہ ازان باراہ سنگہتا (संहिता) مین لکھا ہے کہ نرگن برہمہ سایہ سگن
برہمہ کا ہے اور اصلی بھگوت کا روپ سگن برہمہ ہے تو اس تحریر سے مطابقت تفصیل چہارم مندرجہ نشٹھا
پانزدہم کی ہوتی ہے غرض لاریب و بلاشک نرگن برہمہ ایک فرع سگن برہمہ کی ہے براے رفع اعتراض
کسیطرح کے نرگن برہمہ کے معنی ابتداے اس بحث مین لکھہ آیا ہون کہ جو ایشر مایا کے گنون سے جدا
اور بری ہوا وسکو نرگن برہمہ کہتے ہین نہ ابیکت یعنی غیر جسم کو اور علے ہذا القیاس گیان لفظ کے معنی
تحریر ہوچکے کہ ایشر یا جیو کے جاننے کا نام گیان ہے اور وہ ایک سادھن بھگوت بھگتی کا ہے کہ ثبوت
اسکا ترجمہ اشلوکہاے گیتا جی مترجمہ بالا سے بخوبی ہوتا ہے اور یہان بھی ایک دو قول لکھتا ہون گیتا مین
فرمایا ہے کہ جو بھگتی کے واسطے میری سرن ہوتے ہین وے ہی برہمہ کے جاننے والے ہین اور وہی
ادھیاتم گیان و کرمون کے سانڈل سوتر (शाण्डिल्य सूत्र) ہے کہ برہمہ کانڈ یعنی گیان بھگوت بھگتی جاننے کے واسطے ہے
غرض گیان ایک سادھن بھگتی کا ہے اور بھگوت بھگتی مین مستقل ہونا گیان ہے اب اگر یہ اعتراض
کہ جس حالت مین نرگن لفظ کے معنی اشٹ دیو اوپاسکان سے متعلق ہوے تو سگن سروپ کے کیا معنی
کیے جاوینگے سو ظاہر ہے کہ جب نرگن برہمہ کے معنی مایا سے علیحدہ کے ہوئے تو سگن لفظ کے معنی اوس
بھگوت سروپ کے ثابت ہوگئے کہ جو اپنی مایا کے آسری ہو کر واسطے کارج اپنے بھگتون کے ظاہر ہوتا ہے
اور جیسے چرتر سنسار سمدر کے واسطے مستقل پل ہین جو کوئی سنسار سمدر سے اوترا اون چرترون کی ہی
کرپا و عنایت ہے اون چرترون سے سواے اور کوئی سبیل نہ پہلے ہوئی نہ اب ہے نہ آیندہ ہوگی یہ اوتار

اس بات کو با آواز بلند پکارتے ہین القصہ بعد رفع جملہ اعتراضات کے بھگوت بھگتی ہی مقدم ہے اوس سوا
کوئی طریق نیک اور سیدھا نہین اور ایشر کا سروپ مقبولہ نرگن طریق والون کا ایک فرع ایشر پراتما مقبولہ
بھگوت بھگتان کے ہے اس تحریر مین یہ اعتراض لازم آیا کہ اگر وہ نرگن برہمہ بجائے روپ والے بھگوت کے
انترجامی اور بیاپک خواہ سایہ ہے تو اوسکی اوپاسنا مین کیا عذر ہے کسواسطے کہ بموجب سدھانت…
…روپ بھگوت کے خواہ دھام خواہ نام خواہ چرتر کی اوپاسنا کامل ہونی چاہیے بالضرور مغفرت ہوگی
جواب اوسکا یہ ہے کہ ابتدائے تحریر اس بحث سے تا حال یہ کہین نہین لکھا کہ اونکا طریق غلط ہے صرف ترجیح
بھگوت بھگتی اور سگن سروپ کی بیان کری گئی ہے اگر وے لوگ بہت امر کو سمجھکر ارادہ نرگن برہمہ کا کرین
…بالضرور کبھی نہ کبھی بھگوت سچدانند گھن پورن برہمہ کا اصلی سروپ اونکے دل پر ظاہر ہو اور مغفرت کو
پہونچ جاوین لیکن غور بھی تو واجب ہے کہ وہ طریق کسقدر مشکل ہے اول تو بھگوت نے خود گیتا جی مین
فرمایا ہے کہ ابیکت یعنی غیر جسم کا حصول کمال مشکل ہے علاوہ ازان اوسکا بیان کرنا مشکل اور اگر کسی نے
…بھی کیا تو سمجھنا اوس سے زیادہ مشکل اور کسیطرح سمجھ بھی لیا تو عمل اوسکا کیا صعب و سخت مشکل ہے
…اس پہلے زمانہ مین کوئی عامل اوسکا ہوا ہوگا کسواسطے کہ جو چیز عقل اور قیاس سے باہر ہے اوسمین کسطرح
…اور چونکہ بلا یکسو ہونے دل کے حصول اوسکا غیر ممکن ہے اسواسطے منزل مقصود پر پہونچنا معلوم…
اگر مرتبہ بیشمار جنمون مین کمال مشکلات سے کسی ایک کو کوئی درجہ بھی حاصل ہوا تو پھر قائم رہنا ازبس
…ہے اور گرنا بہت آسان کسواسطے کہ اندریون کی زبردستی سبکو معلوم ہے غرض از سرتاپا مشکلات سے
…سوا اور کوئی بات نظر نہین آتی بھگوت بھگتی کی آسانی اور جلد حاصل ہونے بھگوت کا حال یہ ہے کہ
…جسے تھوڑی سی محبت بھگوت چرترون مین ہونی چاہیے وسے چرتر ہی بھجن اور کیرتن مین لگاکر بھگوت
صفحۂ دل پر ظاہر کر دیتے ہین اوس سروپ کا یہ پرتاپ ہے کہ روز بروز اپنی امانت (?) کی ترقی سالک کو دل…
…بخشتا ہوا اور اعتقاد و یقین کامل عنایت فرماکر آئینۂ دل سے خواہش لذائذ دنیا کی دور کرتا ہوا اور…
…بیراگ کا ظہور فرماتا ہوا اور نام کیرتن و بھجن کی امداد سے اولاکرتا (?) [illegible] بھگت کے دل مین پیدا
کر دیتا ہے بعد ازان اپنا چھتا (?) حسن و جمال بیشمار [illegible] سے دکھلا کر ایسا فریفتہ کر لیتا ہے کہ سوائے اوس
…اور پیار اوسکی ادھر ہی لگے دوسری طرف وہ دل نہین جاتا پھر وہ شخص [illegible] اور کرتا…
…چاہے مستقل و بلا تزلزل ہو جاتا ہے کہ اوسی کا نام جیون مکت ہی [illegible] غرض از اول تا آخر

بجز آسانی اور سہولیت کے مشکل ہے کوئی بات نظر نہین آتی جنم مرن کے عذابون سے خوف کرکے اوس طرف رجوع
ہونیکی دیر ہے بھگوت کو اپنی کرپا اور دیالتا اور دین بتسلتا مین مطلق دیر نہین سب سامان و اسباب اپنے
حاصل ہونے کے خود کر دیتا ہے ظاہر مین بہت جگہ سُنا اور بعض جگہ دیکھنے مین آیا کہ جذبہ دلی عاشق فاسق گنہگار کا
عورات بیوقوف مخزن گناہ اور عذابون کے دل پر اثر کرکے اون عورات کو جانب اونکے طالبان کے رجوع کر دیتا ہے
پس وہ پرماتما کہ سدہ و سچد انند گھن واقف و پیدا کنندہ جملہ قواعد و عقائد اور مدایح عاشقی و معشوقی کا ہے اپنے
عاشق صادق پر رحم فرما کر کسواسطے جلد تر نہ ملیگا اور کیون نہ مراد کو پہونچا دیگا ورنہ اوسکے اصول پیدا کردہ اور
معینہ مین غلطی واقع ہوگی حاصل کلام کا یہ ہے کہ جو شخص ایسی آسان اور اصل طریق کو چھوڑکر واسطے حصول بھگوت
کی طرف مشکلات و فروع کی توجہ کرتے ہین وے بیوقوف بلاشک و شبہ کم قسمت و بے نصیب ہین جواہرات کو ہاتھ
سے ڈالکر سنگریزون کو اوٹھاتے ہین کامدھین کو چھوڑکر واسطے تلاش دودھ کے آک کا درخت تلاش کرتے ہین
اور ایک لطیفہ بھی یاد آیا کہ نرگن شوہر کو عورت بھی قبول نہین کرتی مرد فہیم اور عقیل تو نرگن کو اپنا مالک کیون
قبول کرے چنانچہ گوپیکا بھگوت کی پریم پر پا اودھو سے کہتی ہین ہم سور چھاڈ گن دھام سانور و کو نرگن نرباہی
اور ایک بات لائق غور و انصاف کے ہے کہ عشق بلا حسن نہین ہوتا اور جب تک عشق نہین تب تک حصول
بھگوت کا غیر ممکن ہے اوس طریق والون کا سدھانت ہے کہ جبتک برن و آشرم دھرمون کو کرکے صفائی قلب
حاصل نہو تب تک وہ شخص گیان اور اوپشن کا ادھکاری نہین اب وہ برہم گیان گلی اور کوچہ مین ایسا
بہا بہا پھرتا ہے کہ اگر اندکے بھی تشریح کرتا ہون تو طوالت کشیدہ ہوتی ہے اور تہمت تعصب کی علاوہ وہ بھی اسواسطے
وہ ذکر ہی قلم انداز کیا اور خوب سمجھ لیا کہ بشن پوران و بھاگوت وغیرہ مین جو حالات مذموم کلجگ کے لکھے ہین
اور یہ بھی بیان ہوا کہ کلجگ مین عورت و مرد ایسے ہونگے کہ سواے برہم گیان کے اور کچھ نہ کہینگے اور افعال
اونکے ایسے ہونگے کہ تھوڑی سی طمع مین آکر ایسے کرم کرینگے کہ جنسے چانڈال کا بھی دل کانپ جاوے سو وہ زمانہ
اب آگیا قصہ کوتاہ اور بحث ختم کرکے کمال عجز و انکسار سے عرض کرتا ہون کہ اگر آفتاب طرف پچھم سے
طلوع ہونا شروع ہو اور خرگوش کے سر پر شاخ پیدا ہو جاوین اور آسمان مین پھلواری کا باغیچہ نمودار ہو جاوے
اور پانی آگ کا کام دیوے تو ممکن ہے لیکن یہ ہرگز ہرگز نہین ہوسکتا کہ بلا بھگوت بھجن پورن برہم پرماتما میرے
سوامی کے اس سنسار سمدر سے پار ہو جاوے یہ پرتاپ بھگوت کے سیون بھجن کو ہے کہ وہ سمدر مثل گو پد جل
کے ہو جاتا ہے یہ سدھانت وسار بید و شاسترون کا ہے ـــ

نہین رامانج سوامی کی کتب مین یہ بات نہین لکھی گئی کہ اونکا طریق سرتاکتی کا ہے کہ جسکا ذکر لشتملکا سے
بسنت وسوم مین ہوا اور ایشر کو چدچت بشٹا دویت [illegible] مانتے ہین

مختصر حال طریق سمارتکان اور شرح اس لفظ کی

اب یہ بیان ضرور ہوا کہ سمارت سنپردا کا ذکر اس بھگت مال مین ہوا ہے اوس سنپردا والون کا کیا طریق
ہے اور آرادھن کس دیوتا کا کرتے ہین سو واضح ہو کہ سمرتی یعنی دھرم شاستر کے موافق چلنا اور شانزدہ کرم
از ابتدائے حمل تا وفات کو مقدم جاننا اونکا طریق ہے جیسے اول جگیوپویت دیا جس سے علم پڑھا اسیکا
گرو جانتے ہین رکھشنہ یعنی منو وجاگ بلک وغیرہ کو آدا چارج سمجھتے ہین اور چونکہ رکھیشر کثیر گذرے اسواسطے
کوئی ایک شخص موجد وآچارج و رواج دہندہ اوس طریق کا نہین کہا جاتا لیکن اس عہد مین بعد قتل سرپرستون
کے شنکر سوامی سے زیادہ تر رواج اوس طریق کا ہوا اور وے لوگ مآل اور انجام اپنے دھرم کرم کا حصول
نرگن برھم کو سمجھتے ہین اسواسطے شنکر سوامی کو اخیر آچارج سمجھنا چاہیے سمرتی کو واسطے پرستش دیوتا کے
کتاب قاعدہ اور دستور العمل کی جانتے ہین پنچایتن پوجا کرتے ہین یعنی گنیش شیو وشن درگا سورج کی مورت
ایک سنگھاسن پر براجمان کرکے سبکو پوجتے ہین اور جس دیوتا پر عقیدہ ورغبت زیادہ ہوا وسکو درمیان
پنچایتن
مین اور باقی کو ہر چہار طرف چارون گوشون پر بٹھلاتے ہین چارون سنپردا ویشنوی مین سے کسی کے چیلے
نہین ہوتے اونمین سے بعض ایسے بھی ہین کہ خاص کسی ایک دیوتا کا پوجن کرتے اور اپنے آپکو سمارت
کہتے ہین پدہتی پرستش دیوتا کی اور استوتر پاٹھ وغیرہ کے البتہ موجود رکھتے ہین لیکن خاص کسی دیوتا کی
اوپاسنا کے گرنتھ جسطرح ہر چہار سنپردا مین ثبوت ایشرتا کا اپنے سوامی پر کردیا ہے اس ملک مین کوئی نہین
البتہ دکھن مین سنے جاتے ہین اگرچہ ہر چہار سنپردا والے بھی احکام سمرتی کو اسیقدر مانتے ہین کہ جسقدر
سمارتکان وربابِ شانزدہ کرم وغیرہ عمل کرتے ہین بلکہ بعض معاملات مین اونسے بھی زیادہ لیکن چونکہ چارون
سنپردا مین تقدیم احکام اوپنشد وبید کی ہے وسمرتی مین سے صرف اون احکام کو کہ جو متعلق بھگوت کے
حصول کے ہون مانتے ہین اسواسطے یہ لوگ تو بشنو نامزد ہوتے ہین اور وے لوگ سمارت علاوہ ازان ہر چہار
سنپردا مین پنچایتن پوجن کا دستور نہین باقی تو انسی پوجتے اپنے اشٹ دیوکا اور ظاہری پوجا اگر اونکا
پوجن کرتے ہین تلک اور مالا کا ذکر بھیکھ نشٹھا مین مندرج ہوا اور سمارتکان مین منتر اول و اعظم گائتری کا

اور اوس ہی سوامی وہ منتر بھی جپتے ہین کہ جس منتر پر جس کسی کی رغبت ہووے اور ہر چہار سنپردائین سواے
گاتیری منتر کے اوس منتر کی تقدیم ہے کہ جس دیوتا کے متعلق وہ سنپرداے ہے اس بھگت مال مین جو بعض جگہ
سمارت سنپرداکا ذکر ہوا ہے تو وجہ یہ ہے کہ اون لوگون مین کسی کسی کو بھگوت آراودھک ایسا دیکھا کہ
بھولکر دوسری طرف توجہ نہین ہوتی ظاہر ہے کہ بھگوت کو اپنا اننیہ داس عزیز ہے جو کوئی ہو وہی بھگوت کا
بھگت ہے بھاگوت کو قوم ہنر علم بزرگی دولت وغیرہ پر کچھہ نظر نہین صرف اننیہ بھگتی درکار ہے بالمیک
بھیچ شوری گج گنکا سگپو ہنومان بھیکھن پرہلاد وغیرہ ہزارہا بھگتون کی کتھا براے شہادت کافی ہے
اور گیتا مین فرمایا ہے کہ اننیہ چت بھجن کرنیوالے کو سلبھہ ہون دوسرا قول ہے کہ اننیہ ہمیشہ کیرتن کرنیوالے کو
مکت دیتا ہون اننیہ لفظ کے معنی بحالت ابتدا تو یہ ہین کہ اپنے سوامی سے سواے میاںتا وصریحاً کسی اور کا
کسیطرح تعلق نہ ہو نہ آرادھن نہ کسی سے تعصب اور بحالت اوسط یہ ہین کہ روبروے تصور چھب انوپ اوپنہ
سیواچرن بکمل اپنے سوامی کے بہیہ لوک تک کے پدارتھون کو بے حقیقت و ناچیز جانے اور دوزخ وغیرہ
وجملہ آفات کا خوف بسبب استقلال بھگتی اور بھگونت کے جاتا رہے و بحالت اخیر یہ ہین کہ سواے اپنے
سوامی روپ راس کے اور کوئی دیدہ ظاہر و باطن کو نظر نہ آوے بہر سہ حالت ایک سے سواے دوسرا مقبول
اور واجب الاعتقاد نہین اور حصول کی بات ہے کہ دو صورت مرغوب اور حسین پر ایک شخص کا عشق نہین ہوسکتا
چنانچہ ایک تمثیل بھی یاد آئی عشق [illegible] فاجر نے ایک عورت خوبصورت کو کہا کہ مین تیرا عاشق ہون اوسنے
جواب دیا کہ فلان عورت از بس خوبصورت ہے اوسپر عاشق ہو وہ شخص اوس عورت کی تلاش مین گیا پھر آکر
کہا کہ کوئی عورت نہ ملی اوس عورت نے جواب دیا کہ تیرا امتحان کرتی تھی اگر تو حقیقت مین میرا عاشق تھا تو دوسری
عورت کی تلاش مین کسواسطے گیا اعتقاد نہیں درست نہ معلوم کہ جنکے اعتقاد چند طرف ہین اور اصلی مراد کا دینے والا
سواے اوسکے کہ جسکی پوجا پتری کرتے ہین کسی اور کو جانتے ہین تو اونکو عشق کسمین اور کسطرح ہوگا اور کیونکر
منزل مقصود کو پہونچینگے باوجود ایسے اعتقاد کے تماشا یہ ہے کہ جو شخص حسب قاعدہ شاسترون کے ایک طرف
لگے ہین اونکو بمقتضاے خوش عقلی اتہام متعصب اور بے اعتقادی کا لگاتے ہین حالانکہ وہ ہرگز و مطلق
کسی سے تعصب نہین رکھتے اور جیسا رتبہ جیسا جس دیوتا کا درجہ اور قرینہ ہے باعتقاد دل اوسکو ویسا ہی مانتے
ہین مان مثل اون لوگون کے ہر ایک کو اپنا اشٹ نہین مانتے بدین سبب کہ اشٹ حسب قول شاسترون کے ایک ہوتا ہے نہین
مطلب اس طوالت سے یہ ہے کہ یکدر گیر محکم گیر جو سگ خانہ بخانہ پھرتا ہے ہرگز شکم سیر نہین ہوتا اور جو سگ ایک دروازہ پر

قناعت کرتا ہے باوجود نجاست اور ناپاکی کے مالک خانہ کو ایسا عزیز ہوجاتا ہے کہ خود خبرگیری کرتا ہے اوریہی لائق غور ہے کہ پسر زن فاحشہ والد کسکو کہے

مراد از دل ۱۲ عقل مثل ازل و معشقۃ چھپنا ۱۲

بھگوت کے اوتار لینے اور موافق خواہش بھگتونکے چرتر کرنیکی وجوہات

अवतार

اب یہ سوال ہے کہ اس ترجمہ ونیز سب شاستروں مین بھگوت کی یہ مہما لکھی گئی کہ وہ اُچت وانت پیا پاک سچدانند گھن پورن برجمہ پرماتما ہے کہ بید جسکو نیت نیت کہتے اور اوسی کا یہ بیان ہوا کہ کسی بھگت کے واسطے سوامی اور کہین ٹہلوا چیرواہا کہین مشعلچی کہین سُنار اور کہین چور کہین ساہوکار کہین بیٹا کہین باپ کہین عاشق کہین معشوق کہین یار کہین رشتہ دار ہوا پس اوس مہما کی طرف خیال کرکے اگر ایسے چرتروں پر نگاہ ہوتی ہے تو کمال و رکمال تعجب ہوتا ہے اسکا کیا حال ہے سو واضح ہو کہ اون لوگون کا تو یہ اعتراض نہین اور نہ اونکو کچھہ جواب مطلوب ہے کہ جو بھگوت اور شاستر کے جاننے والے ہین کسواسطے کہ اونکو یہ چرتر پرم آنند کے دینے والے و دافع جملہ شبہات اور بخشندہ بھگوت بھگتی اور پریم مستقل کے ہین بلکہ اونکو بھگوت چرتروں سے سواے اصلاً و مطلقاً اور کسی کتھا پر رغبت نہین ہوتی کسواسطے کہ اون چرتروں کو یہ طاقت اور پرتاب ہے کہ روپ انوپ اور چھب مادھری بھگوت کی صفحۂ دل پر ظاہر کرکے بھگوت پرایں کر دیتے ہین باقی رہے اشخاص ناواقف سو اونکی خدمت مین عرض ہے کہ اس سوال کا جواب صریحاً بالفاظ مختصر او ضمناً یہ حیلۂ خواہش بھگتان و کرنا و دیالتا بھگوت کی اکثر جگہ تحریر ہوچکا ہے اور یہان بھی مختصر لکھتا ہون بید شرتی فرماتی ہے کہ بھگوت پورن برجمہ پرماتما اپنے بھگتون پر کرنا اور رحم کرکے اور ظاہر ہوتا ہے ساندل سوتر مین لکھا ہے کہ بھگوت کے سروپ دھارن کرنے مین صرف کرنا اور رحم اوپر بھگتون کے باعث ہے بھگوت نے گیتا جی مین فرمایا ہے کہ بھگتون کے رچھا کرنے کو اور دھرم کے قائم کرنے کو ہر ایک جگ مین اوتار لیتا ہون اور میرے جنم اور کرمون کے جاننے سے پھر جنم نہین ہوتا پس بموجب اون قولون کے جبکہ بھگوت اپنے پرم دھام کو چھوڑ کر ظاہر ہوتا ہے تو جو چرتر کرتا ہے وہ باعث رحم اور کرنا کا اوپر بھگتون کے ہے بدین وجہ کہ وے بھگت اون چرتروں کو کیرتن کرکے اور اپنے سوامی کی کرنا و دیالتا کو دیکھکر اوسی طرف لگے رہتے ہین دوسری طرف رجوع نہین ہوتے اور دیگران کو بھی بدولت اون چرتروں کے نجات ہوجاتی ہے علاوہ ازان بھاوت بھگتون کو ہر وقت تصور و خیال اپنے سوامی کا رہتا ہے اور جو بات ضرورتاً پیش آتی ہے تو سواے بھگوت کے اور کسی طرف رجوع نہین لاتے پس بموجب قاعدہ اور اصول کے

ہر وقت ضرورت بھگت کے اوسی کا آنا واجب اور لازم آتا ہے کہ جبکا اوس بھگت کو تصور رہتا ہے اور اگر یہ گفتگو ہو
کہ بھگوت کو سب کچھہ سمرتھہ اور طاقت ہے کیا اور کسیطرح وہ کاربراری نہین ہوسکتی خود آنے کی کیا ضرورت ہے
واضح ہو کہ اس اعتراض سے اول تو قاعدہ اصول مین فرق آتا ہے یعنی تصور تو کرے کسی جمال کا اور کاربراری
ہو کسی اور طرح یہ کب ممکن ہے دوم اون قولون مصرحۂ بالا کی بموجب رحم اور کرنا مین بھگوت کے خلل پڑتا ہے
کیا معنی کہ جب بھگتون کو ضرورت ہوئی اور خود نہ آیا اور دیگر کسی طرح سے کاربراری ہوگئی تو وہ ارشاد بھگوت کا
اور رحم کہان رہا اسپر رہا کسواسطے کہ اون قولون مین یہ بات لکھی ہے کہ خود آتا ہون یہ بات نہین لکھی کہ کاربراری
کر دیتا ہون اور اسی اعتراض کے جواب مین ایک حکایت بھی یاد آئی یعنی دارا شکوہ یا کسی اور عمدہ نے بابالال
الہی اور صاحب کمال سے پوچھا کہ ایشر کو سب کچھہ طاقت ہے اوتار لینے کی کیا ضرورت تھی کسی اور طرح بھگتون کی
... کیون نہ کردی صاحب کمال موصوف اوس روز خاموش رہا اور ایک تصویر اوسکے پسر خورد سال کی
... ہوائی کہ مطلق کچھہ فرق اوسکے پسر کی صورت سے نہ تھا اور خدمتگار کو سمجھا دیا کہ جسوقت ہم اور عمدہ مذکور
جمنا کی سیر کو کشتی پر سوار ہوون اوسوقت وہ تصویر لے آنا چنانچہ خدمتگار روقت معہود پر لے گیا اور صاحب کمال
اوس طفل تصویر کو لیکر عمدہ کو دینے لگا لیکن وہ تصویر ہاتھہ سے چھوٹکر جمنا مین گر پڑی عمدہ مذکور اوس تصویر کو
اپنا پسر سمجھتا تھا بیتاب ہوکر فوراً جمنا مین کود پڑا اور کچھہ فکر اپنی جان اور ڈوبنے کی نکی صاحب کمال نے نکلوایا
اور پوچھا کہ تمہارے نوکر اور ملاح صدہا موجود تھے تم کسواسطے جمنا مین کود پڑے عمدہ نے جواب دیا کہ مجکو بسبب
محبت اور الفت اوس طفل کے یہ تاب اور ہوش نہ رہے کہ کسی سے کچھہ کہون اسواسطے خود کود پڑا صاحب کمال نے
جواب دیا کہ یہی اوس بھگوت کا حال ہے کہ جب اپنے بھگت کو تکلیف مین دیکھتا ہے تو بمقتضای رحم اور دیالتا کے
بیتاب ہوکر خود چلا آتا ہے علاوہ از دلائل مصرحۂ بالا بھگوت کا وعدہ مستقل ہے کہ اپنے بھگتون کی خواہش
پورن کرتا ہون اور اون اشلوکون کے ترجمے چند جگہہ اس کتاب مین مندرج ہوئے بس اوس وعدہ کے
موافق جیسی خواہش بھگت کی ہوئی ویسی آکر خود بھگوت نے پورن کری اس سے سواے بھگوت اور اوسکے
چیتر مثل کلپ برچھہ کے ہین جیسا جس کسی کو اعتقاد ہے اوسکو ویسا ہی پھل دیتے ہین چنانچہ سری رام چند
سوامی سفینہ نمبر مین جانکی مہارانی کے اور بھگوت سری کرشن رنگ بھوم مین متھرا کے راجگان کو راجا اور پہلوان کو
کال روپ اور عورتون کو حسین جوان وعلی ہذا القیاس موافق طبع ہر ایک کے معلوم ہوئے پس ثابت
ہوگیا کہ جس بھگت نے جس بھاؤ سے تصور کیا اوسکو اوسی بھاؤ سے نظر آئے اور ویسا ہی پھل دیا اور ویسی ہی

چرتر کیے ایک حال بندہ نے بچشم خود دیکھا یعنی برج جاترا کے جب برسانہ مولد سری رادھکا مہارانی مین جانیکا اتفاق ہوا تو وہان کی عورات جاتریون سے پیسا کوڑی مانگنے لگین کسی نے کہا کہ جب یہ بات کہو گی کہ نند نندن برج کشور ہمارا بہنوئی ہے تب کچھ دیوینگے عورات ممدوحہ سفہ الیہم نے بمقتضاے اپنے رشتہ اور بھاؤ کے اوس رادھکا بلبھ اور اوسکے جانب دارون کو ستو صلوات سُنائی اور بھاگوت بھگتون اور رشکون کے دل مین ایک سماج روپ انوپ پریا پریتم کا ظاہر کر دیا اوسوقت ایک دو کا تو یہ حال دیکھا کہ پریم کا پرواہ آنکھون سے جاری تھا بھگوت کی چھبب مادھُری کے تصور مین محو و مدہوش تھے اور اون عورات کو بھاگوت کی سکھی جانکر پرنام کرتے تھے اور بعض نالائقون کو دیکھا کہ اون عورات سے بدشنام دہی پیش آکر بنظر کاوب دیکھتے تھے اور ہنسی و قہقہہ اونکے ساتھ کرتے تھے اب غور کرنا چاہیے کہ ایک فریق کو گالیون نے مہا منتر کا پھل دیا اور دوسرے فریق کو وے عورات اور اونکی گفتگو باعث دوزخ اور جہنم کا ہوا غرض جس کسیکو بھگوت اور اوسکے چرترون مین جیسا بھاؤ ہے اوسکو ویسا ہی ظہور مین آتا ہے اور شاسترون مین صاف لکھا ہے کہ بھگوت کے چرتر بھگتون کو تو آنند دینے والے اور دُشٹ اور بکھون کو جہنم دینے والے ہین جسطرح آفتاب کہ کمل تو دیکھکر شگفتہ ہو جاتا ہے اور کمودنی پژمردہ یا تمام جہان کو تو بصارت حاصل ہوتی ہے اور چغد و شپرک کی بینائی جاتی رہتی ہے دربیصورت کوئی مقام شبہ و شک کا نہین کہ بھگوت سمرتھہ اور مالک قادر و اور اپنے وعدہ کا مستقل اور اپنے قولون کا راست کرنیوالا اور اپنے بھگتون پر ازبس راحم و دیال ہے جو چرتر اوس نے کیے اور آیندہ کریگا سب راست و درست ہین اعتراض و کو ترک کو ہرگز گنجایش و دخل نہین معتقد اور پریمیون کو تو وے چرتر بالضرور و لاریب پرم آنند اور برھمہ پد کے دینے والے ہین اور نگکھہ و ناعتقد و مرتدون کو نامعتقدی کا اعتقاد بڑھا کر جہنم کے دینے والے کسواسطے کہ کالب ہر کچہ سے خواستگار رحمت کو راحت ملتی ہے اور خواستگار رنجکو رنج کہ ذکر پہلے بھی کیا ہوکرت نشٹھا مین مندرج ہوا ہے مجکو اعتراض کرنیوالون کے سوال پر کمال تعجب ہوا کہ اونھون نے بلا سمجھے اور سوچنے کے کسواسطے ایسا سوال مجہول اور نامعقول کیا کسواسطے کہ جن بھگتون کے چشمہاے دلکو سواے بھگوت کے اور کوئی نظر نہین آتا اور نہ ظاہر مین سواے اوسکے اور کسیکو جانتے ہین تو جو اونکو خواہش کسیطرح کی ہو اوسکا انجام دینے والا سواے بھگت بتسل کرپاسندھ کے اور کون تجویز کیا جاوے اور اون بھگتون کی چشم ظاہر و باطن کو سواے اوسکے کون نظر آوے

بیان نقصان کوسنگ اور فائدہ سوسنگ

صحبت بد ۱۲ صحبت نیک ۱۲

اب یہ بحث ضرور ہوئی کہ فی الفور کون سی چیز لائق ترک کے ہے اور کون سی چیز لائق اختیار کرنیکے سو
معلوم ہو کہ دشٹ اور کھل اور بمکھون کی صحبت کا ترک بلا توقف از بس ضروریات اور واجبات سے ہے
اونکی تعریف اور توصیف تو کچھ ضرور نہین کہ قلیل از کثیر بعض نشتھا اور بالخاص اس خاتمہ مین لکھا آیا ہن
اونکی صحبت کو بمجرد تصور کرنا چاہیے جدا جدا صورت سے لوگون کو پیش آتی ہے یعنی بعض کو بمثل
عقرب اور زہر پیپیا کہ ہے اور بعض کو مثل سگ دیوانہ کے اور بعض کو شراب کی رنگت دکھاتی ہے
اور بعض کے واسطے زہر قاتل ہو جاتی ہے گسائین تلسیداس جی نے واسطے ترک صحبت ان لوگون کی اونکا
بہت قرار دیا ہے ۔۔ اور واسین مت رہے گسائین ۔۔ کھل پہ ہری سوان کی نائین ۔۔ یعنی اس چوپائی کے مختصر یہ ہین
کہ کھل یعنی دشٹ سے بدرجہ اوسط رہنا چاہیے اور مثل سوان یعنی سگ کے ترک اوسکا واجب ہے مطلب
بدرجہ اوسط رہنے سے یہ ہے کہ سگ سے اگر محبت اور پیار کیا جاوے تو وہ جسم کو لگ کر اور چاٹ کر ناپاک
کردیوے اور اگر مار کر نکالدیا جاوے تو غف غف کرے اور کاٹ کھاوے ہر دو صورت مین نقصان ہے اور
بدرجہ اوسط رہنے مین کچھ نقصان نہین بلکہ ٹکڑا ڈالدینے مین کچھ ہرج نہین ہوتا ہے یعنی اس چوپائی و تمثیل
سے ممانعت احسان اور سلوک کردینے کی نہین ممانعت واسطے دوستی اور دشمنی اون اشخاص کے ہے اور
بدرجہ اوسط رہنے کی اجازت ہے کسی نے نسبت ایک دشخص کے التزام کے ساتھ جو عمل اوس چوپائی پر کیا
تو اسیطرح خوش رہا غرض ترک کرنا صحبت بکھ اور دشٹون کا از بس ضروریات سے ہے جبھو لگکر بڑو پاپ سنجای
اور جیسا ترک کرنا بکھ اور دشٹون کا اور اونکی صحبت کا کمال ضروریات سے ہے ایسا ہی اختیار کرنا
ست سنگ اور صحبت بھگتون کا از بس واجبات اور ضروریات سے ہے ست سنگ وہ چیز ہے کہ جن مدارجات کا ملنا
[illegible] دشوار ہے وے آسانی ملجاتے ہین اس جہان اور بہشت کے سکھ تو خفیف ہین برھمہ آنند کا
سکھ بھی ست سنگ کی برابری نہین کرسکتا بلکہ وے سب سکھ خادم ست سنگ کے ہین سب دست بستہ حاضر
رہتے ہین کہ جیسا [illegible] کہ پورن برھمہ پرماتما ست سنگ کی بدولت سہولیت اور آسانی سے ملجاتا ہے
اور جہان ست سنگ ہے وہان خود مع دیوتاؤن کے حاضر اور موجود رہتا ہے پس اگر دیگر مدارج اور سکھ
حاصل ہوجاوین تو کیا امید ہے ست سنگ کو وہ پرتاب ہے کہ اجامیل سا گنہگار [illegible] دوتون کو مار پیٹ کر

اوس مقام پر پہونچا کہ جو جوگیون کو مشکل ہے طوالفان مجسم گناہان کو وہ مدارج ملے کہ رنگناتھہ سوامی اور ناتھہ جی مہاراج فریفتہ ہو گئے اور اپنے قرب اور نت بہار مین اونکو جگہہ دی بالمیک اور نارد جی کے حال پر نگاہ کرنی چاہیے کہ پہلے وہ کیا تھے اور اب بدولت ست سنگ کے کیا ہین غرض کسکے نام کی خصوصیت کیجاوے جو کوئی جس مرتبہ اور درجہ کو پہونچا ہے وہ ست سنگ کی عنایت ہے جس کسیکو سنسار سمدر سے اوترنا ہو ست سنگ کرے بلا ست سنگ نام کیرتن حاصل ہوتا ہو نہ بھگتی نہ بھگوت

وجہ مقرر ہونے نشٹھا کثیر کی اور ضمیمہ اوسکے مہاتم نام کیرتن کا

اس بھگت مال پر وپن مین چوبیس نشٹھا مندرج ہوئی اور ہر ایک نشٹھا کی تعریف مین یہ لکھا گیا کہ اسی نشٹھا سے بھگوت حاصل ہوتا ہے اب طبیعت تزلزل مین ہے کہ اونمین کسکے موافق عمل کرنا چاہیے اور اگر کسی ایک نشٹھا سے بھگوت حاصل ہوتا اسقدر نشٹھا کے لکھنے کی کیا ضرورت تھی صرف ایک نشٹھا لکھدینی کافی تھی اور اگر پوچھے چوبیسون نشٹھا درست ہین تو یہ بھی بیان کرنا چاہیے کہ اونمین کونسی نشٹھا ایسی ہے کہ جس سے مطلب جلد تر حاصل ہو جواب یہ ہے کہ سب نشٹھاؤنکی جو کچھہ مہاتم یہ ہوئی ہے سب راست و درست ہے تو غنے ونجے جاکو وشٹھ کی بنیوہت اونمین سے کسی ایک نشٹھا پر طبیعت مستقل ہو جانی چاہیے وہی ایک نشٹھا اس سنسار سمدر سے پار اوتار دیگی دوسری نشٹھا کی ضرورت نہ ہوگی اور اوسی ایک نشٹھا کے اعتقاد و استقلال کو یہ پرتاب ہے کہ باقی دیگر نشٹھاؤن مین کمالیت خود بخود ہو جاویگی جسطرح ایک چراغ کے روشن ہونے سے سب چیز موجودہ خانہ نظر آجاتی ہین اور جس نشٹھا پر اس شخص کی طبیعت رجوع ہو اوس نشٹھا سے سوا اسکے واسطے حصول بھگوت کے دیگر سادھن ضرور نہین ابتدا مین وہ نشٹھا سادھن روپ ہے روز بروز محبت کی ترقی کر کے کمالیت کو پہونچا دیتی ہے وجہ مقرر ہونے نشٹھاؤن کثیر کی یہ ہے کہ جملہ اشخاص باہمدیگر مختلف المزاج ہین کسیکی طبیعت تو طرف بال چرترون کے راغب ہے اور کسیکی طرف ماوھرج وسر نگار کے کوئی ہنسی کھیل سکھا بجنا وسکے چرترون پر دل لگاتا ہے اور کوئی ایشرتا و کرپالتا کے چرتر پر مائل ہے وعلے ہذا القیاس ہر ایک اوپاسک حسب رغبت طبع خود بھگوت کے حسن تصور مین رجوع ہوتا ہے پس اگر شاسترون مین اونکی ہر ایک بھاو کی نشٹھا مندرج نہ ہوتی تو بلا مقرر ہونے قاعدہ آرادھن اوس نشٹھا کے ہرج کمال بھگوت کے حصول مین ہو جاتا تصدیق اس تحریر کی خود بھگوت کے چرترون سے ہوتی ہے کہ بھگوت نے سب نشٹھاؤن کو متعلق

اپنے چرتر کہے تاکہ جیسے چرترون پر جسکو رغبت ہووے ویسے چرترون سے دل لگا کر بھگوت پراین ہو جاوے
درینصورت چوبیس نشٹھا جو تجویز ہوئی مناسب اور ضروری تھی بلکہ جس قدر زیادہ لکھی جاتی اوسی قدر زیادہ تر
صراحت ہوتی یہی بات دیباچہ مین جہان بھگتی کے اختلافات کا جواب لکھا گیا ہے اول ہی وجہ مین بنام دو قاعدہ
کی مندرج ہوئی بیان اوسی کو بتصریح درج کر دیا اگرچہ یہ نہین کہا جاتا کہ اون نشٹھاؤن مین فلان نشٹھا سے بھگوت
جلد حاصل ہوتا ہے اور فلان سے بدیر کسواسطے کہ یہ چوبیس نشٹھا آواگون کے سمندر سے پار ہونے کو مثل
چوبیس کشتی کے ہین جس کشتی پر سوار ہوگا بیشک پار ہو جاویگا کشتی پر بیٹھنے یعنی اعتقاد و عمل کامل کی دیر ہے
ملاح کو بمقتضاے اپنے رحم کے مطلق پار اوتار دینے مین دیر نہین لیکن زمانۂ حال یعنی کلجگ کیواسطے جو کچھ
شاسترون مین لکھا ہو وہ لکھتا ہون پر اختصار قانع ہون کہ واسطے زمانۂ کلجگ کے مختص ہے لکھا ہے کہ ست جگ
مین بھگوت کا دھیان اور تریتا مین جگ اور دواپر مین بھگوت کی پوجا کرنے سے اودھار ہوتا تھا اور کلجگ مین
صرف بھگوت کا نام مقدم ہے اور اس قول کی موید بھاگوت و اسکند و پدم پوران وغیرہ ہین رام تاپنی مین بیدرتی
فرماتی ہو کہ نام کی بدولت پورن برہم پرماتما حاصل ہوتا ہے نام مہاتم گوسائین [illegible] مین سوتر و شروتی و [illegible] بید وغیرہ
سے وغیرہ دلایل معقولی سے ثبوت کامل حصول مکتی کا صرف بھگوت نام سے ایسا کچھ لکھا ہے کہ وہ گرنتھ پڑھنے اور
سننے سے تعلق رکھتا ہے جسقدر مذہب اور طریق دیکھو اور سنو اونکے پیروان اپنے اپنے طریق کو ترجیح دیکر باہم گر
لڑتے جھگڑتے ہین لیکن بھگوت نام کی مہما اور بزرگی مین سب متفق الاقوال اور برابر ہین کہ نام سب کام ہر دو جہان
کے کر دیتا ہے سمجھ کی بات ہے کہ ایک [illegible] آدمی سوتے ہین اور سب کو غفلت خواب کی برابر ہی اونمین سے
کسی ایک کا نام لیکر کسی نے آواز دی تو وہی شخص [illegible] جسکا نام لیکر پکارا گیا [illegible] اور کچھ خبر نہین ہوتی
اس دلیل سے واضح ہے بزرگی نام کی ثابت ہوئی ایک یہ کہ [illegible] نام کے پکارنے سے ہوشیار
ہو کے [illegible] بھگوت [illegible] واسطے [illegible] جاویگا دوم یہ کہ اوس
دلیل سے نام اور نامی کو ابھید ثابت ہوئی یعنی جو نام ہے وہی نامی [illegible] حقیقت مین بھگوت ہی
ہر وقت زبان پر رہیگا تو شخص جاپ [illegible] نام کے لینے سے
تمام گناہ زمانۂ سابق و حال کے جاتے رہتے ہین اور [illegible] نام مہاتم [illegible] نے اعتراض کیا
اگر ہو کہ [illegible] ایکدفعہ نام لینے سے سب گناہ [illegible] زایل ہو جاتے ہین تو وہی لوگ دنیا و آخرت
مین کسواسطے رنج و ملال اوٹھاتے ہین جواب یہ ہے کہ [illegible] ایکدفعہ نام لینے کی [illegible] جو نام [illegible] لیتے تو [illegible] نام کے

گناہ مین ماخوذ ہوکر طرح طرح کے عذابون مین گرفتار ہوتے ہین اگر بلا فرق نام لیتے رہین تو کوئی گناہ نہو اور برجھ صرف ہوجاوین اور چونکہ پارچہ صاف اور سفید پر سیاہی بہت جلد اثر کرتی ہے تو جبتک زبان سے ایکدفعہ نام بر آمد ہوا اور دوسرے پھر نام نہین لیتے تو اونکو گناہ نہ لینے نام کا زیادہ تر ہوتا ہے مطلب یہ نکلا کہ بھگوت کا نام ہر دم اور ہر لحظہ زبان سے بر آمد ہوتا رہے تاکہ پھر کوئی گناہ نزدیک نہ آوے اور جن لوگون نے ایکدفعہ بھی کسیطرح وہ نام لیلیا ہے اونکو تو کمال ضروری ہے یہ سدھانت ایسا ہے کہ کوئی شبہہ یا اعتراض لازم نہین آتا اور اگر کسیکو شبہہ ہو تو اجامیل کے مکت ہونیکا کہ مدت العمر گناہ کیے تھے اور پھر کو نارائن نام لینے سے مکت ہوا اصول اور قاعدہ پیدا کرکے دلائل معقولی یا منقولی سے ثابت کردی غرض اس زمانہ کلجگ مین سوا سے نام مبارک پرمیشر سوامین کے کوئی تدبیر فائق اور بہتر ایسی نہین کہ جلد منزل مقصود کو پہونچا دیوی اور نہ اوسکی عمل مین کچھ مشکلات ہین نہ کچھ خرچ ہوتا ہے صرف زبان سے کہنا چاہیے جن لوگون نے اتنہ ہوکر اس نام نامی کی پناہ اور سرن لی ہے وہی بھگت ہین اور وہی بھگوت کے آنند بھوگتے ہین اور وہی بخشیدہ ہین

عرض مولف کی بخدمت بھگوت بھگتون اور گذارش بجناب سری سیتاپت سوبھا دھام کے

اب بھگوت بھگتون اور اپاسکون کے چرن کملونکو ڈنڈوت کرکے عرض کرتا ہون کہ یہ چرتر بھگوت اور بھگتون کا سب پاپ اور دکھونکو دور کرنیوالا اور بھگوت کے چرنونمین پریت کا بڑھانیوالا اور سب سکھ دونون جہان کی بخشنے والا برہمانند کا دینیوالا جیسا موافق عقل ناقص اور فہم نادرست کے مجھسے ہوسکا تیار کرکے پیش کیا چونکہ تمہاری پریم پرتیم کی چیز ہے جسمین اسواسطے بلالحاظ میرے اعمال ناقصہ کے بیشک لائق ایجاب منظوری کے ہے اور سنپرداون کا پرم آنند کا دینیوالا ہے کسواسطے کہ سب سنپرداونکے آچارج اور قواعد اور عقائد کا حال بلا کم و کاست بتعظیم وفضیلت تمام مندرج کیا ہے نادانستہ وادانی میری امر دیگر بہی ابتدائی ترجمہ سے تا انتہا ایک اس سدھانت پر نظر رہی ہے کہ جسطرح ہوسکے نشٹھا کے ذریعہ سے یا چرتر سے یا نام یا سنپرداسے بھگوت پورن برہم سچدانند گھن چھبی سمدر سوبھا دھام کے چرترون اور روپ اوپ مین ناد انقون کو محبت اور واثقون کو ترقی و استقلال حاصل ہو البتہ دو تین قصور دیدہ و دانستہ ہوا ایک یہ کہ اکثر جگہ اشخاص زمانہ کا حال کہ حقیقتاً مین وہ سیر احوال ہے مندرج ہوا ہے سو اوسکی وجہ صاف ظاہر ہے کہ سنگرہ اور تیاگ بلا جاننے امر نیک و بد کے نہین ہوسکتا دوم یہ کہ بعض جگہ وہی مطلب اور غوامض اور بھاو مندرج ہوئے ہین کہ جو اشخاص بعید اور نامتعقدان [illegible]

لائق تھے سو اس بابت مین اطمینان یہ ہے کہ اون لوگونکو نوبت پڑھنے اور سننے اون مطالب [illegible]

ہزار دو ہزار مین کسی ایک نے پڑھ سن لیے تو اوسکے لطف اور بھاو اور اعلی مطالب [illegible]

یا از ورع یا براے نمایش یا از فریب خواہ از دل خواہ بظاہر آپکی سرن ہو کر اور تمہارا ہو آواز بلند پکار کریہ گدائی کرتا ہوں کہ کسی جسم مین جاؤن کسی لوک مین رہوں یہ تصور اور چنتون آپکا شب و روز بلا تزلزل بنا رہے کہ سطر جو پرم پوتر کنارہ پر اجودھیا پوری کہ جسکی رج کو برہما دک اپنے مستک کا تلک کرکے سدھتا اور سدھتا کو پہونچے ہین اور ایکدفعہ درشن جسکا لا انتہا جنمون کے پاپ اور گناہونکو دور کرکے سریرام پراپن کر دیتا ہے بیچ بہت ہے اوسکے بیچ مین راجدھانی اور راجدہانیکے بیچ مین خود بدولت کا بہار استھان اور بہار استھان کی بیچ مین راج سبھا ہے اور اوسکے پانچ درجہ تو بصورت کمل کے ہین اور درجہ ششم شش گوشہ ہے اوسپر سہ گوشہ سنگھاسن براجمان ہونے خود بدولت کا ہے اوسکی صفت تناکس سے بیان ہوسکتی ہے سو کروڑ چندرمان اور سورجون کی روشنی جھلکے روبرو گرد ہے جواہرات کے جا بجا نقش و نگار ایسی تجلی اور زیبایش کے ساتھ ہین کہ گویا سب دیوتا و منتر اپنی اپنی اصلی نورانی رنگ سبز سرخ زرد سیاہ وغیرہ کے بیشمار روپ بناکر ہر ایک موقع مناسب پر واسطے سیوا کے سنگھاسن پر چست ہوگئے ہین اوس سنگھاسن پر تیان یعنی پیندہ چھایا ہے کہ جسکی جگمگاہٹ اور جھلک سے دیدۂ دل کی نظر خیرہ ہوتی ہے منقش اور موتی اور جواہرات کی لڑیون سے جھالر لگی ہوئی ہین اور زمین و در و دیوار وہانکے طلائی اور مرصع اوسی زیبایش و آرایش کے ساتھ ہے کہ جو سنگھاسن کی ہے اوس سنگھاسن پر سری دسرتھ نندن سیتاپت اودہ بہاری وخشش بان دہاری مہاراج اوس سوبھا و سنگار کے ساتھ براجمان ہین کہ جسکا بیان بید و برہما سے بھی نہین ہوسکتا اور جو کچھ شاستر اور بیدون نے بیان کیا ہے تو آخر مین معترف ہوے کہ بیان سے باہر ہے روشنی ناخن چرن کملون کی برہما و شیو وغیرہ جگدیشران کو برہمانند کی روشنی بخشتی ہے چرن منوہر بخشندۂ چار ون پدارتھ کے اوپر سے شیام اور نیچے سے سرخ ایسے سوبھا یمان ہین کہ تمثیل سرخ اور شیام کمل کی اور روشنی جواہرات ہر دو رنگ مذکور کی از بس پھیکی معلوم ہوتی ہے اور مزید برآن یہ کہ مہارانی جی نے اپنے ہاتھ سے کہین رنگ حنا اور کہین مہاور کا لگا کر بحرف چنچلتا خود بدولت کے اپنی نظر مبارک کو محافظ رکھا ہے اون چرنون کے انگوٹھون مین چھلے جڑاؤ اوسپر کڑے اور گھونگھر مرصع کا پڑتا سبزی دھوتی کی چمک کو شرمندہ کرنیوالی پہنے ہوئے اور اوسپر چھدر گھنٹکا ناف منوہر کے اوپر تریلی جانب چپ پشتان ہری تبس کا پوٹہی چھاتی اوسپر دھکدھکی اور بالا موتیونکا ہار باگا زربفت دہانی و باریک جسم منوہر و نازک پر دوپٹہ پیتامبری مغرق زری و پٹکہ سے کسی ہوئی ہیکل طلائی سبزدان وغیرہ جواہرات سے جڑی ہوئی ہر دو شانہ اور سینہ پر آکرتا کمر آویزان کنٹھی دوہری چھوٹے چھوٹے دانہ موتیون وغیرہ کی گلے مین ہاتھون مین انگوٹھی چھلہ کنگن پہونچی بازو بند نورتن پہنے ہوئے سیام سندر چہرہ ایسا دلفریب و منوہر کہ پورن چندرمان جسکی سیتا تا و منوہرتا کو لیوے آفتاب و برق روشنی و چمکاہٹ کو اور نیلمن و گھنسیام ملاحت اور نگینی کو و کمل و گلاب وغیرہ شگفتگی خوبصورتی کو دیکھکر ایسے بے حقیقت و بے رونق ہین جسطرح آفتاب کے روبرو ذرہ کریٹ مکٹ پانچ کلغی سر پر اور ہر ایک کلغی مین موتی

ودھنی وسبز دن کی لڑی آویزان اور جابجا پھول گتھے ہوئے پیشانی پر ناک کی جھلاب کانون مین کنڈل اور جھمکا اونین رنگا رنگ پھولونکے گچھے مہارانی جی نے اپنے ہاتھسے بنا کر پہنائے ہین آنکھون رسیلی اور اصیلی مین سرمہ لگا ہوا رخسارہ تابندہ وسو بھایمان پر زلف پیچدار آئی ہوئی لبون پر پانون کی سرخی اور مہارانی جی کے کسقدر مزوکنایہ بتبسم نمودار اوس سوبھاو سنگار پر واسطے بچانے نظر گذر کے اگر بیشمار کا ہیرا اور سب برہمانڈون کی سوبھاو سُندرتا و آرایش و مادھرج و ملاحت وغیرہ کو قربان کیا جاوے تو وہ تمثیل لازم آتی ہے کہ کسی چکرورتی راجہ پر کوئی شخص کانی کوڑی یا خاک کا ذرہ قربان کرے بانون طرف سری سیتا مہارانی جی براجمان ہین اونکو اگر سری رگھنندن سوامی سے علحدہ کہا جاوے تو رام تاپنی وغیرہ اوپنشد و دیگر شاسترون کے خلاف ہے بلکہ موجب آرہ پنچ استر تسترون کے برہمہ ہتیا کا پاپ عائد ہوتا ہے اگر ایک روپ سری رگھنندن سوامی کا بیان کیا جاوے تو مادھرج اور سنگار کی اوپاسنا کا ناس ہو جاوے اور حسن و زیبایش و سوبھاو سُندرتا وغیرہ کا نام و اصول باقی نہ رہے پس یہ بات لازم آتی ہے کہ جو رگھنندن سوامی ہین وہی سیتا مہارانی ہین جو سیتا مہارانی ہین وہی رگھنندن سوامی جسطرح بھگوت بمقتضاے اپنی کرپا لتا و دیالتا کے اوتار لیکر اور بھگتون کو اپنے چرترون آنند دکھا کر تا ہی اسیطرح واسطے جاری کرنے اوپاسنا مادھرج و سنگار کے بھگوت نے اپنے دو روپ ظاہر کیے ہین اور اسیواسطے مادھرج و سنگار رسمتا سب نشٹھاؤن پر اول مقدم ہے کہ اوسکی بدولت جلد تر بھگوت حاصل ہوتا ہو اور ایک یہ سری رگھنندن مہارانی جی کے واحد ہونیکی ہر لطیفہ اور نجو کر نیوالی ہر یا پریتم کے سماج مین یہ ہر کہ اوس سنگھاسن پر جو دونون براجمان ہین تو بسبب صفائی حسن اور لباس اور زیورات زرق برق کے عکس چہرہ و لباس ہمدگر کا چہرہ و لباس ہمدگر پر پڑتا ہو اوسوقت یہ نہین معلوم ہوتا کہ کون سی سیتا مہارانی ہین اور کون سے رگھنندن سوامی اس تنقیح مین شیو اور سارد کی بھی عقل دنگ ہو اور مشغول بہ بیداری ہین دیگر کسی شخص سے تو کب امتیاز ہو سکتی ہو اور پریا پریتم کے عشق کا یہ حال ہو کہ مہارانی جی تو رگھنندن مہاراج کے دلہین اور رگھنندن مہاراج مہارانی کے دلہین ہر وقت اور لحظہ بلا فرق بسے ہوئے ہین پس جبکہ ظاہر و باطن دونون کا یہ حال ہے تو کسطرح کہا جاوے کہ رگھنندن مہاراج اور سیتا مہارانی دو ہین بیشک ایک ہین جسطرح جل اور ترنگ یا الفاظ و معنی غرض اوس جناب نندنی و سر تعمد مہاراج کی ہر شے پر جو سو نیٹا اور کوشلیا کی لاڈلی رگھنندن سوامی کی پریم پر یا جیسے کپوت کمبخت نالائق کو لیسے اور اپنے سوامی کو اوتش سو بالن کرنیوالی کی سوبھا اور سنگار کا بیان کس سے ہو اور کسطرح ہو سکتا ہو تمثیلات تو عورات زنانہ سے متعلق ہو کر لائق تمثیل مہارانی جی کے نہ ہی اور سُندرتا و سوبھاو سنگار وغیرہ کی اصل بنیاد مہارانی جی خود ہی ہین اصل کے ساتھ فرع کی تمثیل کب ہو سکتی ہو پس اسقدر لکھنا کافی ہو کہ اوس سوبھا و سُندرتا کے ساتھ سری رگھنندن سوامی کے بام انگ براجمان ہو کہ جسکی سوبھا و سُندرتا کی سبب سے سری رگھنندن سوامی کی سوبھا کو سوبھا و سُندرتا حاصل ہوتی ہو جیسن اور شترگن مہاراج چھتر لیے اپنے اپنے موقع پر سیوا مین کھڑے ہین بھرت مہاراج پنکھا جھلتے ہین ہنومان جی دست بستہ پریم آنند مگن سامنے موجود ہین برہما و شیو وغیرہ دیوتا اور بھرگ سنکادک وغیرہ رکھیشر اور

خاتمۃ الطبع

کرپا سے سری کرشن جی مہاراج پار برہم پرمیشر کے یہ پوتھی پرم پوتر بشال بھگت مال جسکو اول نارائن داس عرف نابھا جی نے چوہومان بنسی تھی بنایا اُسکے پیچھے سوآمی پریا داس جی نے شرح اسکی بھاشا مین کبت بند تصنیف کی اسکے بعد پہلے پہل ترجمہ اُردو زبان مین لالہ لال جی داس نے ۱۸۵۴ء مین بڑی تحقیقات کے ساتھہ کیا علی ہذا اسیطرح گو اکثر لوگون نے اپنے اپنے ڈھنگ و رنگ کا ترجمہ کیا اور سمبت ۱۹۰۹ مین لالہ گمانی لال قوم کایستھہ نے بھی بہت خوبی سے ترجمہ عمدہ لکھا لیکن اس طرز پسندیدہ اور روش پاکیزہ سے یہ ترجمہ اتی تلسی رام صاحب ولد رام پرشاد اگروال نے تالیف کیا اور عام فہم زبان مین صاف صاف یہ چوبیس نشٹھا قائم کیے (۱) نشٹھا دھرم کرم (۲) بھاگوت دھرم یعنی رواج دہندہ بھگوت بھگتی (۳) سادھو سیوا است سنگ (۴) سرون (۵) کیرتن (۶) ببیک (۷) گورمہا (۸) پرتما وارچا یعنی پوجا تصویر کی (۹) مہا پرلا اوکرن (۱۰) دیا دہرم (۱۱) اوپاسن یعنی برت (۱۲) مہا پرساد (۱۳) بھگوت دھام (۱۴) بھگوت نام (۱۵) گیان دھیان (۱۶) بیراگ و شانت (۱۷) سیوا (۱۸) سیوا پراد (۱۹) سرنگار دھاجس (۲۰) باتسل (۲۱) داس (۲۲) سکھہ بھاو (۲۳) سرناگتی و آتم نویدن (۲۴) پریم اور ہر ایک نشٹھا مین جو جو بھگت گذرے ہین اونکا مفصل حال ایسی عمدگی سے لکھا ہے کہ ہر ایک فوراً سمجھہ لے اور بھگتی پیدا ہو جاے حقیقت مین لوک اور پرلوک کی کامیابی کے واسطے تو مثل کلپ برچھہ اور کام دھین کے ہے جو شخص اسکو پڑھتے ہین ممکن نہین کہ بھگوت بھگتی اونکو نہو جاوے اور اگر کسی خواہش دنیاوی کے واسطے بھی پڑھین تو بھی بہت جلد کامیابی حاصل کرین کیونکہ اسمین اونکا ایسے ایسے بھگت ہونگے ہین کہ جنکی آرزو پوری کرنیکے واسطے خود پار برہم پرمیشر نے اوتار دھارن کیے ہین اور ہر بھگت کی بات قائم رکھا ہے —

حاصل کلام دنیا مین تین قسم کے آدمی ہین ایک بھگت (۲) سادھک (۳) بشئی سو بھگت یعنی وارستگان اور سادھک یعنی سالک تو جان سے زیادہ اس پوتھی کو عزیز رکھتے ہین کہ وہی اسکے مراتب و منازل خوب پہچانتے ہین یہ بات بھی سچ کہی ہے ع قدر جوہر شاہ داند یا بداند جوہری ۔ مگر لطف یہ ہے کہ پڑھنا اس پوتھی کا بشئی کو یعنی خواہان لذائذ دنیاوی کو سود مند ہے کہ مرادات دنیاوی اونکی اسکے پڑھنے سے حاصل ہو جاتی ہین اور بھگوت کی طرف طبیعت خود بخود مائل ہو جاتی ہے الغرض جو کچھ مہاتم اس پوتھی کی لکھی جاوین کم از کم ہین اسکے رموز عارفانہ کے نکات کو عارف ہی لوگ خوب جانتے ہین۔ پرمیشر کی دیا سے یہ پوتھی کمال ہی درجہ مقبول و مرغوب عالم ہے اول مطبع کوہ نور لاہور مین چھپی تھی پھر چار مرتبہ اس مطبع نامی منشی نولکشور مین چھپی اور چھپا اور ہر کی اس مرتبہ بھی مع فرہنگ لغات سنسکرت و بھاشا جو اس پوتھی بھگت مال مین واقع ہین نہایت ہی غور اور صحت کے ساتھہ ماہ اگست ۱۸۸۳ء مطابق سمبت ۱۹۴۰ مقام لکھنؤ محلہ حضرتگنج مین چھپکر طیار ہوئی پرمیشر سے پرارتھنا ہے کہ مقبول عالم کرے اور شائقون کی تمنا سے دلی برآوے فقط ۔ تمت

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
अनुकूल	انکول	موافق مرضی
उपकार	اوپکار	نیکی برای فائدہ دیگرے
उपासक	اوپاسک	خدمت کنندہ مراد از سالک
उपासना	اوپاسنا	بھگوت سیوا کی راہ
उपदेश	اوپدیش	تلقین و ہدایت
उपनिषद	اوپنشد	اخیر حصہ بید کا نام ہے
उज्वल उज्ज्वल	اُجل و اوجول	اوجلی یعنی پاون
उत्तम	اوتم	اعلے یا نیک
उपाय	اوپاے	تدبیر
उत्साह	اوتساہ	خوشی یا [illegible] ہمت جو [illegible] ہونا یا [illegible] وغیرہ کرانا
आवेश	اویش	در دخل ہونا کسی جسم مین اور قسم اوتار کی
आवागमन	آواگون	آنا جانا یعنی پیدا ہونا اور مرنا
उत्तर	اوتر	جواب یا سمت
अवतार	اوتار	حلول یعنی اوترنا
अहंकार	آہنکار	غرور یا منجملہ گرہ ہائے آتش آب وغیرہ کی گرہ ہفتمین کا نام ہے
अहिंसा	اہنسا	نہ مارنا جاندار کا یعنی بے آزاری
ईश्वर	ایشر	مختار یا ذی طاقت یا مالک
ईश्वरता	ایشتا	ذی اختیاری یا مالکی
बाब बे		**باب بے**
वासना	باسنا	خواہش و آرزو یا تمنا
वाणी	بانی	گویائی یا گویائی کا دیوتا یعنی سرستی
वात्सल्य	باتسل	فرزند خردسال پیار از بس رحم
वामांग	بامانگ	جانب چپ
वाण	بان	تیر یا عادت
बाल	بال	موی جسم یا طفل
बालक	بالک	طفل
वागीश	باگیش	گویائی کا مالک یعنی بھگوت

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
बावड़ी बावली	باوری یا باولی	چاہ زینہ دار
बाई	بائی	کلمہ تعظیم برای ہمشیرہ وغیرہ
वास	باس	قیام
व्यभिचारी	بھچاری	سامان چہارم رس بھید کا ہے کہ شرح اوسکی دیباچہ مین مندرج ہے ۳۳ حالت ہین
विभाव	بھاؤ	سامان اول رس بھید کا نام ہے کہ دیباچہ مین مفصل تحریر ہے
विभूति	بھوتی	دولت یا خاکستر یا قسم بھگوت کی اوتاروں کی
विप्र	بپر	براہمن
वत्सल	بتسل	پیار کرنے والا یعنی عزیز رکھنے والا
वज्र	بجر	اسلحہ اندر کہ جسکو غلط العام صاعقہ کہتے ہین
वचन	بچن	قول
विद्या	بدیا	علم یا گیان
विदेह	بدیہ	باوجود موجود ہونے جسم کے غیر جسم جانتا رہا ہو
व्रत	برت	عہد کرنا کسی کام کے واسطے
वर्णसंकर	برن شنکر	عورت غیر قوم یا غیر منکوحہ سے جو اولاد ہو
व्रज व ब्रज भूमि	برج و برج بھوم	چوراسی کوس کا برج منڈل ہے کہ اندر کی تصریح مقامات وبن وغیرہ موقوعہ وہان سے [illegible] جیو کی گیتا مین مندرج ہوئے
विरह	برہ	ہجر
विराजमान	براجمان	زیبا نشستہ و الا و مراد از نشستن [illegible]
वर	بر	دعا یا شوہر یا نیک
वरदान	بردان	دعا

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
बिरद	بیرد	بانا یا لباس
बरन	برن	قوم یا حرف
ब्रजकिशोर	برج کشور	برج کا نوجوان یعنی بھگوت
ब्रजनागर	برج ناگر	برج کا عقلمند یعنی بھگوت
ब्रजकिशोरी	برج کشوری	رادھکا جیو
ब्रजनागरी	برج ناگری	رادھکا جیو یا گوپی
बृषभानुनंदनी	برکھبان نندنی	رادھکا جیو یعنی راجہ برکھبان برسانہ والا کی دختر عزیزہ
व्रती	برتی	[illegible]
ब्रह्माण्ड	برہمانڈ	جہاں تک برہما کی افزنیش ہے اوسکا نام برہمانڈ ہے
ब्रजसुखदा	برج سکھد	برج کا راحت دینے یعنی بھگوت
ब्रजचन्द्र	برج چند	برج کو روشنی دینے والا یا برج کا چندرما یعنی بھگوت
वृन्दावनचन्द्र	برندابن چند	برندابن کا روشنی دینے والا یا چندرما یعنی بھگوت
वृषभानुकिशोरी	برکھبان کشوری	رادھکا جیو
ब्रह्म	برہم	مایا کے گنون سے سترا وشدھ ایک سب برابر کوئی نہ ہو
ब्रह्मा	برہما	والد مخلوقات کا نام ہے
ब्रह्माणी	برہمانی	برہما کی استری
विश्वंभर	بسونبھر	تمام جہان کا پرورش کنندہ یعنی بھگوت
विश्वेश्वर	بشویشور	جہان کا مالک یعنی بھگوت
विश्वास	بسواس	یقین
वश	بس	تابع
वशीभूत	بسی بھوت	غیر کے قابو میں ہونا
विश्राम	بسرام	آرام
विश्वनिवास	بسو باس	تمام جہان میں بستا یا قیام ہو یعنی بھگوت
विश्वविमोहन	بسو موہن	تمام جہان کا فریفتہ کر لینے والا

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
विषयी	بشئی	مہوس شہوات دنیا
विष्णुपद	بشن پد	جس شعر و شاعری میں بھگوت کا بیان ہو
विष्णु	بشن	ہمہ جا موجود یعنی بیاپک
विग्रह	بگرہ	جسم یا تصویر یا دشمنی
बल	بل	زور یا نام بلدیوجی
विलास	بلاس	آرام یا بازی یا خوشی
विमान विमान	بمان یا بیوان	خانہ مکلف کہ حسب خواہش دل ہوا پر پرواز کرے
विमुख	بمکھ	منکر از بھگوت یا مرتبہ یا گنہگار یا برخلاف
बन	بن	جنگل
बनमाला	بن مالا	تلسی اور جنگل کے پھولوں کی مالا
बंश	بنس	خاندان
बंदन	بندن	برائے تعظیم دست بستہ سر جھکانا
बंधन	بندھن	پابندی کسی امر کی یا کسی امر کا عہد کرنا یا اوس عہد کا متعلد رہنا
बिहार	بہار	سیر یا کھیل یا تماشا دیکھنا
बिहारस्थल स्थान	بہار استھان	سیر یا کھیل کی جگہ
बिहारी	بہاری	سیرانی یا کھلاڑی یا تماشہ کا شوقین یعنی بھگوت
वैराग्यवान	بیراگوان	تارک
वेद	بید	الفاظ برآمدہ از زبان بھگوت
व्यापक	بیاپک	سب میں اور سب جگہ موجود
वैराग	بیراگ	ترک
वेदांत	بیدانت	شاستر وحدانیت
विराट	براٹ	اس بھگوت کے سروپ کا نام ہے کہ جسکو ایک روم یعنی بال میں بیشمار برہمانڈ لٹکتے ہیں
वैशेषिक	بیشیشک	ترک شاستر یعنی منطق کا ایک ضمیمہ بسبب تجاوز قلیل کے جدا شاستر ہو گیا

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
जन्म	جنم	پیدا ہونا
जननी	جننی	والدہ
यंत्र	جنتر	پانڑہ وغیرہ کا نقش یا کلدار چیز مثل گاڑی وغیرہ
जन्मान्तर	جنمانتر	دیگر جنم خواہ سابق کی ہون یا آئندہ کی
जनकनंदनी	جنک نندنی	سیتا مہارانی
जिवनार	جونار	ضیافت یعنی بہت لوگون کو کھانا کھلانا
योगमाया	جوگ مایا	قدرت کاملہ
ज्योति	جوت	روشنی
जय	جے	فتح یا بسیار خوشی
जीव	جیو	ذی روح
जयति	جیت	فتح
जीवन्मुक्ति	جیون مکت	جسکو بحالت زندگی مغفرت کا پروانہ حاصل ہو گیا ہو
झंगा	جھنگا	کرتہ یا انگرکھہ یا جامہ
बाब च		باب چ
चारपदार्थ	چار پدارتھ	ارتھ دھرم کام موکچھ
चान्द्रायण	چاندراین	ایک مہینے کا برت بہ کم و بیشی لقموں کی طعام موافق کم و بیشی ماہتاب +
चाण्डाल	چانڈال	پر غضب مراد از پاپی یعنی کمینہ کم ظرف
चित्त	چت	دل
चितवन	چتون	دیکھنا
चतुर	چتر	عقلمند
चतुराई	چترائی	عقلمندی
चतुर्भुज	چتربھج	چار ہاتھ والا یعنی بھگوت
चितचोर	چت چور	دل کا سارق یعنی بھگوت
चटोरा	چٹورا	طالب طعام لذیذ
चरित्र	چرتر	کرتب یعنی حال یا کھیل یا بازی وغیرہ دل پسند و مرغوب +

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
चर्चा	چرچا	بحث یا گفتگو یا ذکر
चरणामृत	چرن امرت	بھگوت بھگتوں کی یا بھگوت کی پاؤنکا دھوون یا بھوگ لگایا ہوا اور یعنی پس خوردہ
चरण	چرن	پاؤن یعنی پاے
चक्र	چکر	سلاح معروف بھگوت کا مدور ہوتا ہے نام اوسکا سودرشن ہے +
चम्पू	چنپو	ایک قسم کی شاعری کی کتاب مثل رامایین وغیرہ
चंद्र चंद चंद्रमा	چندر چند چندرما	روشنی بخش مشہور مراد از ماہتاب
चंद्रनी चांदनी	چندنی چاندنی	ماہتاب کا عکس
चमर	چور	مشہور چیز ہے مادہ گاو کی دم کے بالونکا ہوتا ہے
चंदोवा	چندویہ	شامیانہ و سائبان
चिंतवन	چنتون	یاد کرنا دل سے تصور
चंचल	چنچل	جو ایک جگہہ قائم نہ رہے یعنی طناز
चौताला	چوتالہ	مکان سراوگی کے دیوتا کا
चोर	چور	سارق
चैतन्य	چیتن	باحس اور گیانوالا
चेला	چیلا	مرید
छन्द	چھند	شعر یا بیت
छकना	چھکنا	سیر ہونا
छाया	چھایا	سایہ
छत्र	چھتر	مشہور ہے فارسی میں چتر کہتے ہیں
छाप	چھاپ	سنکھ چکر وغیرہ بھگوت سلاحوں کی علامت نقرئی وغیرہ یا اونکی علامت اپنے جسم پر لگاتی یا انگوٹھی یا مقطع میں شاعر کا نام +
छोढक	چھیوچھیک	دختر [illegible] سے پیدا ہوا [illegible]

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
सायुज्य	سایوجیہ و سایتیہ	وہ مکتی ہے کہ بھگوت مین مل جاوے
सागर	ساگر	سمندر یعنی دریائے محیط
सात्विक	ساتوِک	رس بھید مین سامان سوم کا نام ہے دیباچہ مین شرح مفصل ہے آٹھ حالت ہین +
शारीरकसूत्र	شاریرک سوتر	برھمانڈ یا کو سوتر مین مصنفہ بیاس جیو برہم سوتر و بیاس سوتر بھی کہتے ہین +
सभा	سبھا	مجلس
स्पर्श	سپرش	چھونا یعنی لمس
सप्त	سپت	ہفت
शत्रुसूदन	شترسودن	دشمنون کو مارنے والا یعنی بھگوت
सत्य	ست	راست
सतोगुण	ستوگن ست	منجملہ سہ صفت یعنی گن مدار آفرینش کی ایک یہ ہے کہ مدار پرورش دنیا و مغفرت و نیک کرداری اسی پر ہے
सत		
सती	ستی	نام شیو جی کی پیاری کا اور پتی برتا عورت کو بھی کہتے ہین
सत्संग	ست سنگ	بھگوت بھگتون کی صحبت یا نیک صحبت یا راست صحبت
सच्चिदानन्द घन	سچدانند گھن	ست یعنی ہمہ ذاتی اور پرم آنند سو لبریز یا گیان یا ہمہ تن یعنی پورن برہم
सद्गति	سدگت	نیک سیر یا بالاتر مقام پر پہنچنا
सिद्ध	سدھ	جس کو کچھ کرنا باقی نہ رہے اور انتہا کو پہنچ جائے
[illegible]	سادھ	پاک نیک
सिद्धि	سدھی	حالت انتہا کو پہنچ جانا یا انما دک آٹھ سدھی یعنی ہشت سورہ کو بھی کہتے ہین
सिद्धान्त	سدھانت	درجہ انتہا تحقیق شدہ +

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
श्रीवत्स	شری بتس	بھرگو کا نشان بھگوت سینہ پر جانب چپ
शिर	سر شر	عضو معروف ہے بالای از گلو
सुर	سُر	دیوتا یا گانے کے سات سُر جس سے راگ بہم پہنچ دھانی +
श्री	شری	لچھمن کا نام یا دولت یا خوبصورتی
श्रुति	شرت	منجملہ بید کوئی فقرہ
श्रवण	شرون	سننا بھگوت چرترون کا یا گوش
श्रद्धा	شردھا	یقین
शृंगार	شرنگار	حسن یا آرائش
शरणागत	شرناگت	در پناہ آمدہ
श्रोता	شروتا	سامع یعنی سننے والا
सर्वस	سربس	بالکل جو کچھ پاس ہو
श्राद्ध	شرادھ	واسطے بزرگان کی ایک کرم ہوتا
शरण शरणागति	شرن و شرناگتی	پناہ
स्वर्ग	سرگ	بہشت
शिरोमणि	سرمنی	سرمنشہ
सर सर	سر	تیر یا تالاب
शिरमोरस्वरूप	سروپ	حسن یا چہرہ یا مورتی بھگوت مثل سالگرام وغیرہ
सेवड़ा	سیوڑہ	سراوگی کا گرو
शास्त्र	ششتر	سلاح
सकाम	سکام	خواستگار مطلب
सख्य	سکھیہ	دوستی
सखा	سکھا	از قسم مردم کہ ہمہ گر دوست باشند
शिष्य	سکھ	مرید
सखी	سکھی	عورت دوست بھگوت کی یا عورات جو ہمہ گر دوست ہون
सुख	سکھ	راحت
सुखसमाज	سکھ سماج	مراد از راحت قرب بھگوت یا رحیت کا سامان

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
सकल	سکل	سب
शुक्ल	شکل	سفید خواہ منجملہ لقب برہمنان کے ایک لقب یا منگار رس
सुकुमार	سکمار	نازک
सघन	سگھن	گنجان
सम	سم	برابر
समाधान سावधान	سمادھان وساودھان	خبردار
समा	سما	ایک حالت مرغوب کا نمودار ہونا
स्मार्त	سمارت	سمرتی کے طریق پر چلنے والا
स्मृति	سمرتی	اٹھارہ سمرتی کہ رکھیشرن نے موافق بید کی احکام شرعی بیان کیے ہے
स्मरण	سمرن	یاد کرنا
समाज	سماج	جمع ہونا اسباب فرحت یا سرود یا دیگر قسم کا
समुद्र	سمدر	دریای کلان یعنی بحر محیط
समाधि	سمادھی	دل اور حواس کو یکسو کرکے بھگوت کا تصور کرنا +
समर्थ	سمرتھ	ذی طاقت
संचित	سنچت	جمع شدہ سابقہ
सम्बन्ध	سمبندھ	رشتہ داری
संसार	سنسار	جانیوالا یعنی دنیا یا پیدار
संस्कृत	سنسکرت	دیوتاؤں کی گفتگو یا آراستہ کھرے یعنی تہذیب
सिंहासन	سنگھاسن	تخت یا چوکی وغیرہ بھگوت کی نشست کی چیز
संकल्प	سنکلپ	خواہش یا عہد کرنا کسی بات کا
संध्या	سندھیا	دو وقت کا ملنا مثلاً صبح و شام اور اوسوقت جو کرم کرتے ہین موافق حکم بید کی اوسکا نام سندھیا ہے یا دو چیز کا ملنا

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
सम्मुख	سنمکھ	مقابل یا روبرو
संसारी	سنساری	دنیادار
संशय	سنسے	شک و شبہ
सन्त	سنت	بھگوت بھگت یا نیک
संग्रह	سنگرہ	جمع کرنا
सुन्दर	سندر	خوبصورت
संयम	سنجم	دل کا روکنا یا پاک رہنا یا فرمودہ شاستر کا عمل
संस्कार	سنسکار	آراستگی مراد از مرید شدن
संवृत	سنبرت	پردہ پوشش یعنی ستار
शंख	سنکھ	ناقوس اور بھگوت کے سنکھ کا نام پنج جن ہے
शिव	شیو	کلیان یعنی جملہ سکھ کا دینے والا
सुहागन	سوہاگن	عورت شوہردار
सौभाग्य	سوبھاگا	بڑی قسمت والی یا شوہر دار عورت
शोभन	سوبھن	خوبصورت
स्वयम्वर	سوئمبر	وہ مجلس کہ جسمین دختر اپنے واسطے شوہر پسند کرے
सुशील	سوسیل	صاحب اخلاق
स्वार्थ	سوارتھ	اپنا مطلب
शोभाधाम	سوبھا دھام	خوبصورتی کا مجسم یعنی بسیار خوبصورت مراد از بھگوت
स्वामी	سوامین	مالک
शोभा	سوبھا	خوبصورتی
सूत्र	سوتر	جس مختصر عبارت مین مطلب کثیر ہو یعنی احکام متفرق بید کو مسلسل بعبارت مختصر رکھیشرون نے تالیف کیا ہے یا رشتہ یعنی سوت وجنیو پویت +
स्वामिधर्म	سوامین دھرم	اپنے مالک کا دھرم +

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
स्वकीया	سوکیپا	اپنی منکوحہ عورت
स्वास	سُوانس	دم
शून्य	سونیہ	خالی یا نقطہ یعنی صفر
सहायक	سہایک	حفاظت کرنیوالا
सहाय	سہاے	حفاظت
सहित	سہت	ساتھ
सौहार्द	سوہارد	رشتہ داری
श्याम	شیام	تمثیل جسکی ابر کی ساتھ ہو یعنی ہا مچ یا سبزہ رنگ +
सेवा	سیوا	خدمت
शेष	شیش	باقی یا شیش ناگ
शेषी	شیشی	جسکا اور سب ضمیمہ ہون یعنی بھگوت یا جسکے واسطے سب چیز ہون +
शीतप्रसाद	سیت پرساد	اوتشر یعنی لپس خوردہ بھگوت کا یا بھگتون کا
शय्या	سیجیا	توشک یا چارپائی
सीतारमण	سیتارمن	سری رام چندر سوامین
सीतापति	سیتاپت	ایضاً
सेवक	سیوک	غلام یا خدمتگار
सेवकाई	سیوکائی	غلامی یا خدمتگاری
[illegible]		یا ... کی
काम	کام	خواہش نفس یا شہوت یا ... کہ خواہش ... اوس پر ختم ہے
कामधेनु	کامدھین	خواہش دل دینے والی مادہ گاو دیوتاؤن کی +
कारण	کارن	باعث یا پیدا کرنیوالا تخم
कारिणी	کارنی	حسب شرح بالا بھگوت کی پرم پریا اوسکی قدرت کاملہ
काव्य	کابیہ	شاعری

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
काल	کال	وقت یا موت
काली	کالی	درگا جیو
कांड	کانڈ	فصل
कामी	کامی	شہوت پرست
कवि	کب	شاعر
कवित्त	کبت	شعر
कपटी	کپٹی	فریبی
कथा	کتھا	حال و حکایت
कठोर	کٹھور	سخت
कठुला	کٹھلا	ہیکل حرز جسکو بعض دیس مین کٹھلا کہتے ہین
करुणा	کرنا	رحم
कर्म	کرم	جو کام یا عمل نیک روز مرہ کیے جاتے ہیں یا قسمت +
कृतार्थ	کرتارتھ	جنے سب مطلب اپنا حاصل کر لیا
कृपा	کرپا	عنایت و مہربانی
किरीटमुकुट	کریٹ مکٹ	تاج کلغی دار
कृच्छ्र	کرچھر	واسطے کفارہ کے ایک برت معین ہے
क्रोधी	کرودھی	پر غضب
क्रोध	کرودھ	غصہ
करवा	کروا	لوٹہ برنجی یا گلی
[illegible]	[illegible]	جو کرم بزبان حال کیے جاوین
[illegible]	[illegible]	کیسے ہوئی کو مانگنے والا یعنی احسانمند سو میرا سوامین ہے
करुणाकर	کرناکر	رحم کرنیوالا یا رحم کی کھان یعنی بھگوت
करंक	کرنگ	جسم مردہ دیرینہ
करुणासिंधु	کرناسندھ	رحم کا دریا یعنی بھگوت
कृपाकर	کرپاکر	عنایت کرنیوالا یا عنایت کی کھان یعنی بھگوت

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
मुकुर	مُکُر	محتاج
मुकुन्द	مکند	مکتی کا دینے والا
मग	مگ	راستہ یعنی راہ
मग्न	مگن	غرق ہونا و نیز مراد از راحت بسیار
मगह	مگہ	کاشی کی گنگا پار کا ملک
म्लेच्छ	ملیچھ	جنکے دین میں جانکشی اور طعام گوشت شائع ہے اور ممنوعات کا پرہیز نہیں اور شاستر سے مخالفت عمل کرتے ہیں
मलीन	ملین	میلا
ममता	ممتا	خودی و دل بستگی از امورات دنیا
मण्डल	منڈل	احاطہ
मन्दिर	مندر	گھر
मनोहर	منوہر	فریفتہ دل
मण्डप	منڈپ	سراپردہ یا جائے مقررہ برائے جگ و مجلس وغیرہ امور نیک
मन्वन्तर	منونتر	ایک مدت برہما میں چودہ اندر [illegible] منونتر ہو جاتے ہیں
मन्दमुस्कान	مند مسکان	تبسم
मन	من	دل
मंगल	منگل	سکھ یا خوشی اور نام کا روز ہفتہ یا مریخ ستارہ
मणि	من	عام نام جواہر
मंगलाचरण	منگلاچرن	بھگوت کو یاد کرنا جو ابتدا کسی چیز کی کرتے ہیں بالخصوص تصنیفات میں
मुनि	منی	سچا یعنی حقیقت و غیر حقیقت کی فکر کرنے والا +
मंत्र	منتر	پوشیدہ رکھنے کے لائق کہ جسکے جپنے سے بھگوت اور سدھی مراد دلی حاصل ہوں
मनमोहन	منموہن	فریفتہ دل یعنی بھگوت +

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
मनभावन	من بھاون	دل کو جو اچھا معلوم ہو
मोह	موہ	نہ جاننا اصل مطلب کا یعنی اگیان
मोही	موہی	اگیانی
मोहित	موہت	فریفتہ یا بھولا ہوا
मूर्त्ति	مورتی	تصویر
मोहन	موہن	فریفتہ کر لینے والا
महिमा	مہما	بزرگی و تعریف
महेश	مہیش	شیو جی مہاراج
महत्तत्त्व	مہت تتو	بیر تتو یعنی مایا کا اول بچہ +
महोत्साह	مہوتساہ و چھا	خوشی بسیار و مراد ضیافت کرنے برہمن سادھو وغیرہ کی +
महोच्छा		
महामाया	مہامایا	قدرت کاملہ
महन्त	مہنت	بزرگ و سرغنہ
मीमांसा	میمانسا	کرم شاستر یعنی شریعت کا شاستر جسکے اول اچارج جیمنی رکھشی ہوئے +

बाब न — باب ن

लفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
नाथ	ناتھ	مالک
नारायण	ناراین	جو جل یعنی آب یا سب میں یا انسانوں میں بیاپک خواہ مقیم ہو یعنی بھگوت
नारी	ناری	عورت
नाश	ناس	زوال یا نیست نابود
नायक	نایک	سرغنہ
नागर	ناگر	باشندہ شہر مراد از عقلمند یعنی بھگوت
नागरी	ناگری	رہنے والی شہر کی بہت عقل والی مراد رادھکا یا گوپکاؤں سے +
नास्तिक	ناستک	منکر از شاستر و بید برہمن خواہ از بھگوت
निवाह	نباہ	اول سے آخر تک ایک طرح پر کسی بات کا انجام کرنا
नित्य	نت	ہمیشہ
नित्यविहार	نت بہار	ہمیشہ کا قائم کھیل یعنی قرب بھگوت